

شیخ علی، مولود فرانسوی، کوفہ طبعی نے حدیث کی بڑی کتب سے اسلوبِ علمت کے بارے میں سختی احادیث کو جمع فرمایا اس سے مزید کسی نے نہیں کیا۔
 احمد عبد الغفور مولود کہتے ہیں جس نے اس کتاب کو نسخہ لکھوایا گو یا کہ اس نے حدیث کی شری سے لاکھتہاں کا خطہ لکھا

أُرْدُو ترجمہ کنز العمال

فی سنن الأقوال والأفعال

مشتبہ کتب میں روایت حدیث سے مشفق کلام ہاشم کر کے حوالہ کے ساتھ شائع کیا گیا ہے

جلد ۲
 حصہ دوم جہاز

تالیف
 علامہ علاء الدین علی بن شمس الدین
 مولیٰ بہ حضرت مولیٰ

مترجم بنو امیہ، خزانہ فیہ

مولانا احسان اللہ شاہ

احمد و حسین علی جامعۃ الرشیدہ حسن آباد کراچی

دارالاشاعت
 نمبر ۱۰۰۰۰۰۰۰
 کراچی ۱۹۹۹

اردو ترجمہ فقہ کے جملہ حقوق ملکیت بحق دارالاشاعت کراچی محفوظ ہیں

باہتمام . فیصل اشرف عثمانی
طباعت . ترجمہ فقہ اسلامی
صفحات . 680

قادر مبین سے نزاعی

اولیٰ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جاتی ہے کہ ہر اہل بیت تک عیال ہی ہو، لہذا وہ بھی بے گناہی گراہی
کے لئے ہے اور اس کے متعلق ایک عالم موجود ہے جسے بھی کوئی غلطی نہ ہوئے اور اگر
[مطالعہ فرما کر مبین لراہیں تاکہ اس کے دست پر ہو سکے۔ ہر ایک نے

..... کے پتے.....

اردو دارالاشاعت ۱۹۸۰ء کراچی
بیت العلوم (کراچی) دارالاشاعت
کتبہ دارالاشاعت دارالاشاعت
کتبہ اسلامیہ دارالاشاعت
کتبہ دارالاشاعت دارالاشاعت

دارالاشاعت دارالاشاعت

ISLAMIC BOOKS CENTRE
P.O. BOX 1000, KARACHI
SINDH, PAKISTAN

AFHAR ACADEMY LTD.
MOJIBULLAH ROAD, KARACHI
SINDH, PAKISTAN

دارالاشاعت دارالاشاعت

ISLAMIC BOOKS CENTRE
P.O. BOX 1000, KARACHI
SINDH, PAKISTAN

MAJLISUL ISLAMIAH BOOK STORE
P.O. BOX 1000, KARACHI
SINDH, PAKISTAN

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ از مترجم

اللہ تعالیٰ کا اکلہ لاھ شکر ہے کہ اس نے ہمیں ہمہ ریشہ کی مایہ ناز کتاب "کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال" کے تراجم و تشریح کی توفیق بخشی، ادارہ اشاعت کے "مجمع العلماء" نے اس سے پہلے "تاریخ اس کثیر"، "حقیۃ الاولیاء"، "کاہرہ اب "کنز العمال" کا ترجمہ پیش کیا ہے۔

ہمارے دسم میں "کنز العمال" کی تیسری جلد آئی، جو اخلاقیات پر مشتمل ہے، ہم نے اس میں بھی وہی طرح اختیار کیا ہے جو اس سے قبل رہا، اس میں کثیر کی ۱۳۴۱ اور ۱۳۴۲ اور ۱۳۴۳ کی جلد میں اختیار کیا ہے، ترجمہ و محاورہ، زبان سادہ و سہل، شہرہ اور بی اختیار کی ہے، ہر حدیث کے بعد تشریح کا ذخیرہ لکھا گیا ہے، اور ان میں لفظ "امالی" کا لفظ بار بار چھپتا ہے، اس سے مراد یہ ہے کہ باب کی دو اس حدیث پر پہلے ذکر نہیں کی تھیں، جن حدیث کا اس "امالی" میں ذکر کیا جائے گا۔

اولیٰ علم حضرات نے گزارش ہے کہ جہاں کہیں کوئی علمی فروگزاشت یا نہیں تو ضرور غلط کر رہی، اگرچہ ہمارے بارہ وثوق، ہر دم اختیار اور پیش رفتی سے کام لیا ہے، مگر بھی سو و سیاق سے کوئی انسان محفوظ نہیں ہوگا، معاملہ حدیث رسول کا ہے کسی ادبی یا تاریخی یا علمی کتاب کا معاملہ نہیں، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس ترجمہ کو سب کے لئے ہدایت و رہنمائی کا ذریعہ بنائے اور ہمارے لئے اجر و مغفرت بنائے، آمین۔

نقد

ناصر شہزاد علوی

ناشر، پبلیشر، دارالعلوم کراچی

فہرست عنوانات..... حصہ سوم

۳۵	آخر اجات میں فری اور مریانہ دہی	۵	پیش خطہ اور مسترجم
۳۶	چاندیہ اور وقت کر پند یہ عمل جس	۲۵	فصل اول۔ تخریب کے بیان میں
۳۶	الاکمال	۲۶	روزے اور کاسر جب پانا
۳۷	انکاء اللہ تعالیٰ کہتا	۲۷	بالاخلاق فیض بندہ کا محبوب ہے
۳۸	الاکمال	۲۹	کامل ترین ایمان والا
۳۸	و حقاقت کا بیان	۲۹	الاکمال
۳۹	الاکمال	۳۹	اوچھے اخلاق کی تفسیر
۳۹	آپس میں صلہ جوئی	۳۳	فصل ثانی۔ اوچھے اخلاق کو حاصل کی ترتیب پر لکھا گیا
۳۹	الاکمال		جاننے لگا ہے
۳۹	امانت	۳۳	حرف الاولف... عبادات میں احسان
۵۰	الاکمال	۳۳	الاکمال
۵۱	امانت داری کا خیال رکھنا	۳۳	اخلاص
۵۱	نیک کا حکم اور برائی سے بد گمانا	۳۵	الاکمال... حسن بلا کمال
۵۲	چہانت محبت نہ کرو	۳۵	کی زبان دہی کے بغیر اعمال میں فری اور مریانہ دہی
۵۲	کلام حکمرانوں کا زمانہ	۳۶	عبادت طاقت کے بقدر ہو
۵۳	برائی سے دو کئے کا اہتمام	۳۷	اسلام میں رہبانیت نہیں ہے
۵۴	الاکمال	۳۸	استقامت ہی کامیابی کی گنج ہے
۵۵	خوابشات کی بڑی خطرہ ہاک ہے	۳۹	اپنی طرف سے دین میں سختی سے متور ہے
۵۵	اقول رشک بند	۴۰	فری پند یہ عمل ہے
۵۷	منکرات کی وجہ سے عمومی عذاب	۴۰	الاکمال
۵۸	منکرات کو باقاعدہ سے روکنا چاہئے	۴۱	اللہ تعالیٰ فری کو پند نہ کرنا ہے
۵۹	بادشاہوں کی املاط کا طریقہ	۴۲	انہما اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ہوئی
۶۰	حرف الباء۔ بذل الکھود	۴۳	ہر صاحب حق کا حق ادا کرنا

صفحہ نمبر	فہرست عنوان	صفحہ نمبر	فہرست عنوان
۷۸	طہ صبیحہ کی تعظیم	۶۰	آفرین کی جامعیت
۷۹	الاکمال	۶۰	الاکمال
۷۹	گلبت پسندی شیطان کا عمل ہے	۶۰	فلکست حالی اور دعا کی
۸۰	اندر قہر لی اور لوگوں کے در سے کسی اچھا گن رکھا	۶۱	الاکمال
۸۱	بندہ کے گمان کے مطابق اللہ جل جلالہ فرماتا ہے	۶۱	حرفہ نامہ تعویذی و پیر گز مری
۸۱	الاکمال	۶۲	الاکمال
۹۲	حرفہ اقامہ الخوف و الرجاء	۶۳	پیر زگاروں کو قرب حاصل ہوگا
۹۳	خوف و امید کا بیان	۶۳	رحمت کے واسطے
۹۳	دوا نگھوں پر جنم حرام ہے	۶۳	سجیویں غور و فکر اور سوچی و پیر
۹۵	لغوی عبارت میں دینی اور عجزی	۶۵	اندر قہر لی پر توکل و پیر
۹۵	الاکمال	۶۶	الاکمال
۹۶	جبر و کس علیہ السلام جنم کے خوف سے دعا	۶۷	انبیاء و پیغمبر اسلام سے پیر و کاروں کی وحدہ
۹۷	اندر تعالیٰ کا سوا خدا و بہت سخت ہے	۶۸	غور و فکر
۹۹	اعمال پر پیر و بہت کرے	۶۸	الاکمال
۹۹	نجات کا خوف الاکمال	۶۹	کا مریوں کے لئے جلی کے پیر آفرینا الاکمال
۹۹	فروغ دعا جزی	۶۹	لوگوں کو ان سے اور بہت میں دعا
۷۰	جنت کا یاد دہا	۶۹	تواضع دعا جزی
۹۱	الاکمال	۶۹	ان کا کام فرما دیا ہے
۹۱	زمین کے دریا کی پہچان	۷۰	الاکمال
۹۲	الاکمال سے اشارہ فرما	۷۱	اور بہت کی بلندی اور پستی
۹۳	حرفہ الراد و الرادہ	۷۲	جمود پانی پیر کی تعظیم
۹۳	رہنمائی اور دعا کی	۷۳	خوش اللہ شرم و امیا
۹۳	الاکمال	۷۳	ایہ دوستان کا مخلص
۹۳	کمزوروں کی جگہ پر اچھے لوگوں کو مستثنیٰ پر نام کرنا	۷۴	الاکمال
۹۵	اندر زمین پر قدم کرنا	۷۵	ایہ بظاہر و باطن و حال و کلام ہے
۹۶	الاکمال	۷۶	میں نے شخص کی مدد سے
۹۶	الرحمن بہ التیم و التیم پر رحم	۷۶	تجربہ اور پستی
۹۷	تیمم کے نام پر ہاتھ بھیجنا	۷۷	الاکمال
۹۸	پیر و لوگوں کی کمزوروں پر دعا	۷۷	پیر وادی و حصہ بندی

صفحہ نمبر	فہرست عنوان	صفحہ نمبر	فہرست عنوان
۱۲۷	دنیا فانی ہے	۹۸	الاکمال
۱۲۸	مالدار شیطان کے نرے نمے میں	۹۸	بوزھوں اور بواؤں پر رحم
۱۳۰	امت کی تباہی کی علامات	۱۰۱	حرف الزراء..... الزبد
۱۳۰	تخیر مال کے فوائد اور قابل تعریف دنیا کے متعلق	۱۰۱	دنیا سے بد چستی کا بیان
۱۳۱	الاکمال	۱۰۲	دونا پسندیدہ چیز میں بہتری
۱۳۲	مال کو صدیقی کا ذریعہ بنایا جائے	۱۰۳	حلال کمائی حلال طریقہ سے خرچ کرنا
۱۳۲	آپ ﷺ کی دنیا سے بد چستی	۱۰۳	دنیا ملعون ہے
۱۳۳	دنیا کی زریب و زینت سے احتراز	۱۰۵	دنیا کی بے وقعتی
۱۳۳	مال منع کر کے رکھنا ناپسند ہے	۱۰۶	تھوڑے پر قناعت
۱۳۵	دنیا ملنے کے بعد تم ہو جائے گی	۱۰۷	دنیا مسافر خانہ ہے
۱۳۶	حرف سین..... سخاوت کے فضائل، کتاب الزکوٰۃ میں	۱۰۸	مالداری پر آخرت میں حسرت
۱۳۶	اچھی حالت اور نیک سیرت کا ذکر	۱۰۹	دنیا جمع کرنے کی لالچ اور مرض خطرناک ہے
۱۳۶	میب پوشی	۱۱۰	میش و نیم میں احتراز
۱۳۷	میب پوشی کی فضیلت	۱۱۱	مال و اسباب کی کثرت غفلت کا سبب ہے
۱۳۷	الاکمال	۱۱۲	الاکمال
۱۳۸	سکون و وقار	۱۱۳	دنیا سے بد چستی کی حقیقت
۱۳۸	الاکمال	۱۱۳	مال و دولت ایک آزمائش ہے
۱۳۸	حرف اشمن..... الشکر	۱۱۵	دنیا بھروسے بھی حقیر ہے
۱۳۹	اللہ کا شکر، بجالانا چاہئے	۱۱۶	کھانے میں اعتدال پر قائم رہنا
۱۴۱	دینی نعمت پر بھی شکر بجالانا چاہئے	۱۱۷	گزارہ کے قابل روزی بہتر ہے
۱۴۱	قیامت کے روز نعمت کے متعلق سوال ہوگا	۱۱۸	کھانے پر بسم اللہ نہ پڑھنا غفلت کی علامت ہے
۱۴۳	الاکمال	۱۱۹	مردوں کے لئے سونے کا استعمال حرام ہے
۱۴۳	شکر کا اجر روزہ کے برابر	۱۲۰	مرض کی انتہاء
۱۴۶	الشفا..... سفارش کا بیان	۱۴۱	دنیا کی محبت دین کو بگاڑ دیتا ہے
۱۴۶	ممنوع سفارش	۱۴۲	آخرت کو طلب کرنے کا فائدہ
۱۴۷	الاکمال	۱۴۳	دنیا اللہ کے مطابق ہی ملتی ہے
۱۴۷	حرف الصاد..... آزمائشوں، بیماریوں، مصیبتوں اور	۱۴۳	قصر و جنت میں پہلے داخل ہوں گے
۱۴۷	مشکات پر صبر	۱۴۵	مال و منصب والے کے سامنے جھکنے کی ممانعت
۱۴۷	صبر کی فضیلت	۱۴۶	دین پر ثابت قدمی کی دعا

صفحہ نمبر	فہرست عنوان	صفحہ نمبر	فہرست عنوان
۱۷۷	۱۱۸ اکمال	۱۷۸	ممبر کی حقیقت
۱۷۸	۱۱۹ وعدہ کی چٹائی	۱۷۹	آخر چلے جانے پر ممبر
۱۷۹	۱۲۰ اکمال	۱۸۰	۱۱۸ اکمال
۱۷۸	۱۲۰ مٹا مٹا کر اختیار کرنے کا بیان	۱۸۰	بیوائی ختم ہونے پر ممبر کی فضیلت
۱۷۹	۱۲۱ اکمال	۱۸۱	اولاد اور رشتہ داروں کی موت پر ممبر
۱۷۹	۱۲۲ زبان کی حفاظت کی فضیلت	۱۸۲	بچوں کے فوت ہونے پر ممبر کی فضیلت
۱۸۰	۱۲۳ صلہ رحمی اور اس کی ترقیب اور رشتہ داری ختم کرنے سے ڈراؤ	۱۸۳	بہ تمام بچہ بھی سفارش کرے گا
۱۸۰	۱۲۴ صلہ رحمی کی ترقیب	۱۸۴	۱۱۸ اکمال
۱۸۲	۱۲۵ صلہ رحمی و رازنی عمر کا سبب ہے	۱۸۵	اولاد کا نہ ہونا مصیبت نہیں
۱۸۲	۱۲۶ اکمال	۱۸۶	بڑا حے مسلمان کا سفید بال نور ہے
۱۸۵	۱۲۷ قطع رحمی سے ڈراؤ	۱۸۷	مطلقاً اور عام مصیبتوں پر ممبر
۱۸۶	۱۲۸ صلہ رحمی بڑی عبادت ہے	۱۸۸	مومن کی ہر تکلیف مصیبت ہے
۱۸۶	۱۲۹ اکمال	۱۸۹	۱۱۸ اکمال
۱۸۷	۱۳۰ حرف اہمین عزت و ملیحہ گی	۱۹۰	مصیبت کے وقت انا للہ ربہ
۱۸۷	۱۳۱ عشق	۱۹۱	عام بیماریوں پر ممبر کرنے کی فضیلت
۱۸۸	۱۳۲ اکمال	۱۹۲	بیماری گناہوں کو مٹاتی ہے
۱۸۸	۱۳۳ نذر قبول کرنے کے ساتھ معافی	۱۹۳	بیماری پر جہیز و فرہ کی ممانعت
۱۸۹	۱۳۴ اکمال	۱۹۴	۱۱۸ اکمال
۱۸۹	۱۳۵ حکم کرنے والے کو معاف کر دینا چاہئے	۱۹۵	بیماری کی وجہ سے جو عمل چھوٹ جائے اس پر اجر ملتا ہے
۱۹۰	۱۳۶ نذر قبول کرنا	۱۹۶	بیماری کی مصیبت پر ممبر کرنے کی فضیلت
۱۹۰	۱۳۷ اعتقادی عقلمندی	۱۹۷	بیماری کو گناہی دینا منوع ہے
۱۹۱	۱۳۸ گناہ کرنے سے عقل کم ہو جاتی ہے	۱۹۸	۱۱۸ اکمال
۱۹۱	۱۳۹ اکمال	۱۹۹	مختلف قسم کی مصیبتوں اور آزمائشوں پر ممبر
۱۹۳	۱۴۰ حرف اہمین غیرت کا بیان	۲۰۰	اللہ کے محبوب بندوں پر آزمائش
۱۹۳	۱۴۱ مسلمان کے حرام گم کرنے سے اللہ کو غیرت آتی ہے	۲۰۱	مصیبت گناہوں کا کفار دے
۱۹۳	۱۴۲ اکمال	۲۰۲	مسلمان کو کانٹا چھینے پر بھی اجر ملتا ہے
۱۹۳	۱۴۳ حرف القاف قناعت اور سوادِ سخن کی وجہ سے لوگوں	۲۰۳	مصیبت رفع درجات کا سبب ہے
۱۹۳	۱۴۴ سے بے پرواہی	۲۰۴	اعمال نامہ لکھنے والے فرشتوں کی گواہی
۱۹۵	۱۴۵ روزی کم ہونا اللہ تعالیٰ کی ناراضگی نہیں ہے	۲۰۵	باتوں میں چٹائی اختیار کرنے کا حکم ہے

صفحہ نمبر	فہرست عنوان	صفحہ نمبر	فہرست عنوان
۲۱۳	حرف ہاء .. یقین	۱۹۷	الاکمال
۲۱۳	الاکمال	۱۹۷	سحر کا سامان بکھر ہونا چاہئے
۲۱۵	باب دوم برے اخلاق اور افعال	۱۹۹	خفلیت پیدا کرنے والا قابلِ خدمت ہے
۲۱۵	فصل ہول برے اخلاق و افعال سے ڈراؤ	۱۹۹	لوگوں سے بے پرواہی اور اس میں بدگمانی کی وجہ سے لالچ
۲۱۵	خود پوشانی پسندیدہ عمل ہے		کا ترک
۲۱۶	الاکمال	۲۰۰	الاکمال
۲۱۶	فصل چالیس .. برے اخلاق اور افعال حروفِ علم کی	۲۰۰	حرفِ کاف حسرت
	ترتیب ہے	۲۰۰	الاکمال کا حصہ
۲۱۶	حرف الہب .. ہر اہل و فحول خیر کی	۲۰۱	عدالت و درواری
۲۱۶	ایماناً گھبراہٹ سے اشارہ	۲۰۱	الاکمال
۲۱۶	الاکمال	۲۰۱	صوت
۲۱۷	نفس کی توبہ کیل .. از اکمال	۲۰۱	الاکمال
۲۱۷	حرف باء بغاوت و ظلم	۲۰۱	الاکمال
۲۱۷	نکل و کھجور کی خدمت	۲۰۲	الاکمال
۲۱۸	ظلم .. از اکمال	۲۰۳	حرف ضنون .. بصیرت و خیر خواہی
۲۱۸	بائی نفس و عجز .. از اکمال	۲۰۳	از اکمال
۲۱۸	نکل .. از اکمال	۲۰۳	حد و حد نہ
۲۲۰	حرف لام .. لوگوں کے محبوب و عاشق کرنا	۲۰۴	مسلمان بھائی کی حد بردہ میں ہو
۲۲۰	منع و بہا	۲۰۵	الاکمال
۲۲۰	ظلم میری اور عزت	۲۰۶	نیت و ارادہ
۲۲۰	آرامش اور کمزوری کے لئے پیش ہونا .. از اکمال	۲۰۷	الاکمال
۲۲۰	لوگوں کے محبوب کی تلاش .. از اکمال	۲۰۷	اچھی نیت پر ارجہ ہے
۲۲۱	حرف مام .. درج پندی	۲۰۹	حرف دال .. جبر و پرہیز گاری
۲۲۱	الاکمال .. چاہ و حریص کی محبت	۲۰۹	تقویٰ پرہیز گاری ایران کا جز ہے
۲۲۱	حرف و لائی کی خدمت	۲۱۰	الاکمال
۲۲۲	نفس .. خدمت کی خدمت	۲۱۱	جس کام کے گناہ ہونے کے بارے میں شک ہو جائے
۲۲۲	خدمت کیوں دیکھا جاتی ہے	۲۱۲	حرم و رشتہ جیزوں سے پرہیز کرو
۲۲۳	الاکمال	۲۱۳	چند یہ باتوں .. از اکمال
۲۲۳	خدمت و عزت	۲۱۳	ایمان و ہمد .. از اکمال

صفحہ نمبر	نمبر سے عنوان	صفحہ نمبر	نمبر سے عنوان
۲۳۱	حق توہم کی طرف اشارہ	۲۳۲	باب افعال
۲۳۲	معبودت کا کمال	۲۳۳	بخش اور قطع رحمی کرنے والے کی مغفرت نہیں ہوتی
۲۳۳	نگاہ و دور	۲۳۴	حرف غلام خدایت
۲۳۴	جہد باطنی	۲۳۵	حرف سدا و دیا
۲۳۵	پانچ پیر و جہد باطنی	۲۳۶	قومیت کے دو چشمید کا فیصلہ پہلے ہوگا
۲۳۶	عجب خواہشمند	۲۳۷	مذہب کا یہی خصلت ہے
۲۳۷	ایک طرف	۲۳۸	یہ کام پر جنت لازم ہے
۲۳۸	اس کا اندھ ہون	۲۳۹	الکمال
۲۳۹	حرف انہیں غلام و صحر	۲۴۰	ربا کا ذکر کے چند میں دلے جانے کا قصہ
۲۴۰	الکمال	۲۴۱	مروت میں مروت کی تعریف مست ہے
۲۴۱	غضب و دفعہ	۲۴۲	ربا کا ذکر قبول ہونے میں غلبہ ہوگا
۲۴۲	الکمال	۲۴۳	حرف میں چھل غریب اور نقصان پہنچاؤ
۲۴۳	حرف ایک طرف	۲۴۴	ایکساں
۲۴۴	تعمیل و اہل	۲۴۵	حرف انہیں دوسرے کی نصیحت پر خوشی
۲۴۵	نفس کے پیچھے پناہ گاہ ہے	۲۴۶	حرف انہیں غلبہ کی باتیں ہیں
۲۴۶	الکمال	۲۴۷	الکمال
۲۴۷	تکبر و غلبہ سے بچنا ہوگا	۲۴۸	حرف غلام و دیا
۲۴۸	تہذیب کے ساتھ ساتھ رہنا ہے	۲۴۹	الکمال
۲۴۹	تعمیل سے تہذیب رہا ہے	۲۵۰	نفس و غلبہ
۲۵۰	تعمیل و غلبہ	۲۵۱	الکمال
۲۵۱	تہذیب کے ساتھ ساتھ رہنا ہے	۲۵۲	نفس و غلبہ
۲۵۲	تعمیل و غلبہ	۲۵۳	الکمال
۲۵۳	تہذیب کے ساتھ ساتھ رہنا ہے	۲۵۴	نفس و غلبہ
۲۵۴	تعمیل و غلبہ	۲۵۵	الکمال
۲۵۵	تہذیب کے ساتھ ساتھ رہنا ہے	۲۵۶	نفس و غلبہ
۲۵۶	تعمیل و غلبہ	۲۵۷	الکمال
۲۵۷	تہذیب کے ساتھ ساتھ رہنا ہے	۲۵۸	نفس و غلبہ
۲۵۸	تعمیل و غلبہ	۲۵۹	الکمال
۲۵۹	تہذیب کے ساتھ ساتھ رہنا ہے	۲۶۰	نفس و غلبہ
۲۶۰	تعمیل و غلبہ	۲۶۱	الکمال
۲۶۱	تہذیب کے ساتھ ساتھ رہنا ہے	۲۶۲	نفس و غلبہ
۲۶۲	تعمیل و غلبہ	۲۶۳	الکمال
۲۶۳	تہذیب کے ساتھ ساتھ رہنا ہے	۲۶۴	نفس و غلبہ
۲۶۴	تعمیل و غلبہ	۲۶۵	الکمال
۲۶۵	تہذیب کے ساتھ ساتھ رہنا ہے	۲۶۶	نفس و غلبہ
۲۶۶	تعمیل و غلبہ	۲۶۷	الکمال
۲۶۷	تہذیب کے ساتھ ساتھ رہنا ہے	۲۶۸	نفس و غلبہ
۲۶۸	تعمیل و غلبہ	۲۶۹	الکمال
۲۶۹	تہذیب کے ساتھ ساتھ رہنا ہے	۲۷۰	نفس و غلبہ
۲۷۰	تعمیل و غلبہ	۲۷۱	الکمال
۲۷۱	تہذیب کے ساتھ ساتھ رہنا ہے	۲۷۲	نفس و غلبہ
۲۷۲	تعمیل و غلبہ	۲۷۳	الکمال
۲۷۳	تہذیب کے ساتھ ساتھ رہنا ہے	۲۷۴	نفس و غلبہ
۲۷۴	تعمیل و غلبہ	۲۷۵	الکمال
۲۷۵	تہذیب کے ساتھ ساتھ رہنا ہے	۲۷۶	نفس و غلبہ
۲۷۶	تعمیل و غلبہ	۲۷۷	الکمال
۲۷۷	تہذیب کے ساتھ ساتھ رہنا ہے	۲۷۸	نفس و غلبہ
۲۷۸	تعمیل و غلبہ	۲۷۹	الکمال
۲۷۹	تہذیب کے ساتھ ساتھ رہنا ہے	۲۸۰	نفس و غلبہ
۲۸۰	تعمیل و غلبہ	۲۸۱	الکمال
۲۸۱	تہذیب کے ساتھ ساتھ رہنا ہے	۲۸۲	نفس و غلبہ
۲۸۲	تعمیل و غلبہ	۲۸۳	الکمال
۲۸۳	تہذیب کے ساتھ ساتھ رہنا ہے	۲۸۴	نفس و غلبہ
۲۸۴	تعمیل و غلبہ	۲۸۵	الکمال
۲۸۵	تہذیب کے ساتھ ساتھ رہنا ہے	۲۸۶	نفس و غلبہ
۲۸۶	تعمیل و غلبہ	۲۸۷	الکمال
۲۸۷	تہذیب کے ساتھ ساتھ رہنا ہے	۲۸۸	نفس و غلبہ
۲۸۸	تعمیل و غلبہ	۲۸۹	الکمال
۲۸۹	تہذیب کے ساتھ ساتھ رہنا ہے	۲۹۰	نفس و غلبہ
۲۹۰	تعمیل و غلبہ	۲۹۱	الکمال
۲۹۱	تہذیب کے ساتھ ساتھ رہنا ہے	۲۹۲	نفس و غلبہ
۲۹۲	تعمیل و غلبہ	۲۹۳	الکمال
۲۹۳	تہذیب کے ساتھ ساتھ رہنا ہے	۲۹۴	نفس و غلبہ
۲۹۴	تعمیل و غلبہ	۲۹۵	الکمال
۲۹۵	تہذیب کے ساتھ ساتھ رہنا ہے	۲۹۶	نفس و غلبہ
۲۹۶	تعمیل و غلبہ	۲۹۷	الکمال
۲۹۷	تہذیب کے ساتھ ساتھ رہنا ہے	۲۹۸	نفس و غلبہ
۲۹۸	تعمیل و غلبہ	۲۹۹	الکمال
۲۹۹	تہذیب کے ساتھ ساتھ رہنا ہے	۳۰۰	نفس و غلبہ
۳۰۰	تعمیل و غلبہ	۳۰۱	الکمال
۳۰۱	تہذیب کے ساتھ ساتھ رہنا ہے	۳۰۲	نفس و غلبہ
۳۰۲	تعمیل و غلبہ	۳۰۳	الکمال
۳۰۳	تہذیب کے ساتھ ساتھ رہنا ہے	۳۰۴	نفس و غلبہ
۳۰۴	تعمیل و غلبہ	۳۰۵	الکمال
۳۰۵	تہذیب کے ساتھ ساتھ رہنا ہے	۳۰۶	نفس و غلبہ
۳۰۶	تعمیل و غلبہ	۳۰۷	الکمال
۳۰۷	تہذیب کے ساتھ ساتھ رہنا ہے	۳۰۸	نفس و غلبہ
۳۰۸	تعمیل و غلبہ	۳۰۹	الکمال

صفحہ نمبر	فہرست عنوان	صفحہ نمبر	فہرست عنوان
۲۶۹	حرف الغین..... نصیحت کی حقیقت کا بیان	۲۵۶	پہلی قسم..... برے اخلاق و افعال سے خوف دلانا
۲۷۰	نصیحت کی تعریف	۲۵۶	زبان سے زیادہ خطا صادر ہوتی ہے
۲۷۰	نصیحت پر امید	۲۵۷	معمولی بات کی وجہ سے دائمی ہار و ہنگامی
۲۷۱	الاکمال	۲۵۸	الاکمال
۲۷۱	جس کی نصیحت کی جائے اس کی نیکی میں اضافہ ہوگا	۲۵۹	معمولی بات جنت سے دوری کا سبب
۲۷۲	دو نصیحت کرنے والی عورتوں کا انجام	۲۶۰	بالفراغ لڑائی..... زبانی اخلاق کی تفصیل حرف جی کی ترحیب پر
۲۷۳	نصیحت کرنے کی رخصت اور اجازت والی صورتیں	۲۶۰	حرف الہاء..... انشاء اللہ کہنا بھولے سے چھوڑ دینا
۲۷۳	الاکمال	۲۶۰	اللہ تعالیٰ کی قسم کھانا
۲۷۴	حرف الفاء..... فحش گوئی، گالی گلوچ اور طعن زنی	۲۶۰	الاکمال
۲۷۴	گالی کی ابتداء کرنے پر وبال ہوگا	۲۶۱	مفتنگو میں پانچیس کھانا
۲۷۵	ہوا کو گالی دینا	۲۶۱	پانچیس کھانا..... از اکمال
۲۷۵	ہوا کو گالی دینے کی مذمت	۲۶۲	تہمت..... از اکمال
۲۷۶	الاکمال	۲۶۲	الاکمال
۲۷۶	فحش گوئی..... از اکمال	۲۶۲	حرف الخاء..... خصومت و لڑائی
۲۷۷	جس کی گالی کی اجازت ہے..... از اکمال	۲۶۲	الاکمال
۲۷۷	زمانے کو گالی	۲۶۳	لفظ بات میں غور و خوض
۲۷۷	الاکمال	۲۶۳	حرف الذال..... ذوالجوہرین
۲۷۸	مردوں کو گالی دینے کی ممانعت..... از اکمال	۲۶۳	دور نما شخص
۲۷۸	نبی ﷺ کا لوگوں کو ڈانٹنا ان کے لئے باعث رحمت و	۲۶۳	الاکمال
	قدرت ہے	۲۶۳	مفتنگو میں آواز بلند کرنا
۲۷۸	الاکمال	۲۶۳	الاکمال
۲۷۹	آپ کا ڈانٹنا بھی رحمت ہے	۲۶۳	فضول سوال سے اجتناب کرنا لازم ہے
۲۸۰	لعن طعن کرنے کی ممانعت	۲۶۳	الاکمال
۲۸۱	جانوروں پر لعنت کرنے کی ممانعت	۲۶۵	شعر گوئی اور بے جا مدح سرائی دونوں قابل مذمت ہیں
۲۸۱	الاکمال	۲۶۶	الاکمال
۲۸۲	حرف التاف..... گمان سے بات کرنا	۲۶۶	ایک شعر و اشعار قابل تعریف ہیں
۲۸۲	حرف الکاف..... جھوٹ کی ممانعت	۲۶۷	الاکمال
۲۸۳	مذاق میں جھوٹ بولنا بھی گناہ ہے	۲۶۷	حسان بن ثابت کی حوصلہ افزائی
۲۸۳	الاکمال	۲۶۸	لبید کے اشعار کی تعریف

صفحہ نمبر	فہرست عنوان	صفحہ نمبر	فہرست عنوان
۳۰۰	فصل چہل۔ عرفانگی کے لحاظ سے اخلاق کی تحصیل	۲۸۳	جھوٹ کی ظہیر کرنا بھی حرام ہے
۳۰۰	افعال میں مہاسندوی	۲۸۴	نئی نکر بھڑکے کے نام جھوٹ
۳۰۱	تجارت اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ہوگی	۲۸۵	جھوٹ پر چشم پوشی سے روکنا
۳۰۲	افعال میں	۲۸۵	الاکمال
۳۰۳	استقامت و ثابت قدمی	۲۸۵	خوف کی بات
۳۰۳	علامہ۔ لایستادہ	۲۸۶	دو جھوٹ جس کی رخصت اجازت ہے
۳۰۳	آپس کی اصلاح	۲۸۶	الاکمال
۳۰۳	انکشاف کا حکم	۲۸۷	جھوٹ کی جائز صورتیں
۳۰۳	تکلی کا حکم اور پوری سے راستہ	۲۸۷	وہ نکر یہ باتیں جن سے آدمی کا فرما جاتا ہے
۳۰۶	جہاد کی تین قسمیں ہیں	۲۸۹	نکر یہ مجبور کیا جاتا۔۔۔ الاکمال
۳۰۷	برائی کاٹنے کا جذبہ ایمان کی علامت ہے	۲۸۹	حرف اکبر فضول باتیں
۳۰۸	برائی کو دل سے ٹانہ نہ کرنا	۲۸۹	الاکمال
۳۰۹	لوگوں کا مزاج بدل جانے کا	۲۹۰	لڑائی جھگڑے کی ممانعت
۳۰۹	اس پر المعروف کے آداب	۲۹۰	الاکمال
۳۱۱	زہد مختلف	۲۹۱	حق یہ ہوتے ہوئے جھڑپے چھوڑنے کی اہلیات
۳۱۱	تجید کی اور نرم قدمی	۲۹۲	مزاج کی اجازت ہے
۳۱۱	لڑائی جھگڑا چھوڑنا	۲۹۳	فہمی مدق۔۔۔ الاکمال
۳۱۱	اکن بہت دور کرنے کے لئے دل کی نیکی تبدیل کرنا	۲۹۳	جائز مزاج۔۔۔ الاکمال
۳۱۱	غور و فکر	۲۹۳	مدق و تحریف۔۔۔ الاکمال
۳۱۲	برہنہ رگڑی	۲۹۳	بے جا تعریف کرنے کی مذمت
۳۱۳	لوگوں کو ان کے مراتب میں رکھنا	۲۹۳	قابل تعریف۔۔۔
۳۱۳	انکشاف	۲۹۳	حرف النون۔۔۔ جمل خوری کی مذمت
۳۱۳	انکشاف سے مراد ملحد ہوتا ہے	۲۹۵	الاکمال
۳۱۳	کام کے دل کو کام نہ پھینا	۲۹۵	زبان کے کثیف اخلاق
۳۱۳	توکل اور بھروسہ	۲۹۹	الاکمال
۳۱۵	وجہ ایمان	۲۹۷	کان کی آفت و مصیبت
۳۱۵	بروبادی و برداشت	۲۹۸	کتاب الاخلاق۔۔۔ انجم فاعل
۳۱۵	شرع و حیا	۲۹۸	فصل اولی۔۔۔ مطلقہ و صحیح اخلاق کی اہلیات
۳۱۶	پیشہ کی دکانی	۲۹۹	ایک صحیح اخلاق اور عاموشی کی وجہ

صفحہ نمبر	فہرست عنوان	صفحہ نمبر	فہرست عنوان
۳۲۲	سجائی	۳۱۶	خوف وامید
۳۲۳	دھوکہ سجائی	۳۱۷	آخرت کا خوف
۳۲۴	سجائی	۳۱۸	تیم پر مبنی
۳۲۴	لوگوں سے زیادہ میل بول کر ناپسند کرنا	۳۱۹	اللہ تعالیٰ کے فیصلوں پر رضا مندی
۳۲۵	نقد و راجح پیکار	۳۲۰	زبردنیاسے بے شک
۳۲۵	معافی	۳۲۱	عظم ویش سے اہم بکن
۳۲۶	زور وں کی ایذا پر صبر کرنا	۳۲۲	دنیا کی بے لگ
۳۲۶	عشق	۳۲۳	دنیا کی حقیقت
۳۲۶	عقل و عین	۳۲۴	ہنس و دولت مجھڑ کر مت جاؤ
۳۲۷	غیرت	۳۲۵	دنیا و دنیا کی صورت میں غایب ہوئی
۳۲۷	سرور میں پوری کرنا	۳۲۶	رسول اللہ ﷺ سے دور تھے
۳۲۷	آرامت و غور سے پرہیز	۳۲۷	ایکے قادیان پر ایک سواری کا کافی ہونا
۳۲۸	غصہ و بچا	۳۲۸	جنت کے غور سے کاؤ کر
۳۲۹	شخص کا عیب اور اس سے دشمنی	۳۲۹	پسندیدہ دنیا
۳۲۹	مدار و ملقا	۳۳۰	عیب ہوئی کسی کا عیب پر مبنی
۳۲۹	پد کر دار عین کی مدارات کرنا	۳۳۱	خطا و غلطی
۳۳۰	مشورہ اور وں سے رائے لینا	۳۳۲	شکر گزاری کا حکم
۳۳۱	صحت و نفع فراموشی	۳۳۳	شکر گزار اور شکر مند
۳۳۲	نیت	۳۳۴	صبر و رسی کی فضیلت
۳۳۲	باغ و صبر نیت	۳۳۵	عام نیار یوں پر صبر
۳۳۲	مد و راجح	۳۳۶	معیشتیں مکاروں کا کفارہ ہیں
۳۳۳	پرہیز گاری	۳۳۷	معاصی کے ذریعہ زنا و ش
۳۳۳	حلال و حرام کی تمیز	۳۳۸	عربی معیشتوں پر صبر
۳۳۴	پرہیز گاری میں دفعہ کے مقدار	۳۳۹	معاصی پر اچھوٹا سبب ہوتا ہے
۳۳۵	یقین	۳۴۰	لواد کے کرنے پر صبر کرنا
۳۳۵	اوسر اب بر سے اخلاق	۳۴۱	کار و کھانچنے والوں کی سزا کرنا
۳۳۶	زمین و زمین میں حد سے تجاوز	۳۴۲	نظر کے قسم ہو جانے پر صبر
۳۳۶	شخص کو دلیل کرنا اور آزمائشوں کے لئے پیش ہونا	۳۴۳	رشتہ داری کا نام کرنا
۳۳۶	بیعتن کسی پر اقامہ	۳۴۴	خاموشی کی اہمیت

صفحہ نمبر	فہرست عنوان	صفحہ نمبر	فہرست عنوان
۳۶۸	کیمیائی	۳۵۶	بہت دیر لمبی
۳۶۸	فصل زبان کے مخصوص، علاقائی	۳۵۶	نخل و کجوی
۳۶۸	زبان کی فصاحت	۳۵۷	تہوں کے لئے پیش ہو
۳۶۹	زبان کے مخصوص، علاقائی کی تفصیل	۳۵۷	زبردستی دہشت دہری
۳۶۹	ہستان . ان کی بات کسی کے ذمہ رکھتا	۳۵۷	مسلمان کو کفار سے دیکھنا
۳۶۹	افدقوی کی تسمیہ رکھتا	۳۵۷	تلفظ و بیانات
۳۷۰	باجیس چکر کھنکھ کر	۳۵۷	چان بوجہ کر مرل بنانا اور مرلوں کی طرح ہونا دیا ہے
۳۷۰	مارا لانا	۳۵۸	جاسوسی اور نوہ
۳۷۰	دور بانوں والا	۳۵۹	نکھڑا ہوا پندری
۳۷۰	لاٹینی خطوں باتوں کے متعلق سوال	۳۵۹	مرحوم کی تعریف پر پندری
۳۷۱	گولی و گولت	۳۵۹	سند
۳۷۱	ہوا کو گولی دینا	۳۶۰	کیش . جاحد ملی دھمی
۳۷۱	مردوں کو گولی دینا	۳۶۰	ریا و رکھنا
۳۷۱	جس گولی کی رخصت ہے	۳۶۰	ریا کاری شرب ہے
۳۷۲	قابل خدمت اشعار	۳۶۱	ہنسی نہ حق
۳۷۲	شعر گوئی کی خدمت	۳۶۱	کو شش اور نقصان پہنچانا
۳۷۳	پوپ ہر جہ شعر گوئی سے بہتر ہے	۳۶۲	پوشیدہ شرک
۳۷۳	ادب کے اشعار	۳۶۲	لاٹھی
۳۷۶	اشعار جن کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رد کر دیا ہے	۳۶۳	استقامت طاعت پر اداسی
۳۸۰	بعض اشعار میں حکمت ہے	۳۶۳	بدگمانی کی جسے لوگوں سے لاٹھی نہ رکھتا
۳۸۰	چراغ و نخل علیہ السلام کی تائید	۳۶۳	بسی امید
۳۸۱	شعر کے ذیل میں	۳۶۳	بدگمانی
۳۸۲	قیبت	۳۶۳	قلم
۳۸۲	قابل خدمت لہجہ	۳۶۵	عجب خود پندری
۳۸۳	پرکی بات	۳۶۵	قابل تعریف جلد بازی
۳۸۳	اکھات کفر	۳۶۶	فسر
۳۸۳	جھوٹ	۳۶۶	تکبر
۳۸۳	سوئی جھوٹ نہیں بیان	۳۶۷	تکبر کا علاج
۳۸۳	جھوٹ کی رخصت کے مشائے	۳۶۷	بڑا ہے بڑا

[illegible]

فہرست عنوانات..... حصہ چہارم

۳۲۳	چوٹی فصل... منور ذراغ آمدنی کے بیان میں	۲۰۵	حرفہ و
۳۲۳	انصوبہ تصویر کشی کی ممانعت	۲۰۵	کتاب لمعہ
۳۲۳	تصویر کشی کی پرخت خراب	۲۰۵	سلا باب... کھائی کے بیان میں
۳۲۵	تعمیر	۲۰۵	چوٹی فصل... محال کھائی کے بیان میں
۳۲۶	آزار انہ نول کی تجارت حرام ہے	۲۰۶	انہ نجاد برویت مہموشیں حضرت کا تشریف یقہ رضی اللہ عنہما
۳۲۷	روزی میں طہارت کرنے والے	۲۰۷	حال کھائی سے نہیں شرعاً چاہئے
۳۲۷	تعمیر	۲۰۸	حضرت زکریا علیہ السلام کا تم سے کھائی کرنا
۳۲۸	مستحق منوعہ نوح آمدنی کے بارے میں	۲۰۹	حال روزی کہ بفرش ہے
۳۲۸	دوسرا باب... خرید و فروخت کے وقت میں	۲۱۰	برائی سے بکریاں چرائیں
۳۳۰	سبا فصل... خرید و فروخت کے آداب کے بیان میں	۲۱۱	ترامہ نالی کا مصدقہ: تاہم قبول ہے
۳۳۰	پہلا مضمون... نئی اور دھوکہ کے بیان میں	۲۱۲	ضمیر حرام کی بجائی کے بیان میں
۳۳۰	دوسرا مضمون... مستحق آداب کے بیان میں	۲۱۲	حرام تہ اجتنام کا سبب ہے
۳۳۱	بازار میں افس ہونے کی دعا	۲۱۳	حرام مال میں نجاست ہے
۳۳۲	تعمیر	۲۱۳	دوسری فصل... کھائی کے آداب کے بیان میں
۳۳۲	ناجروں کو مصدقہ کا اجتنام کرنا چاہئے	۲۱۶	کھائی کے ذریعہ کو جانچ نہ چھوڑے
۳۳۳	دوسری فصل... عملی طور پر منور خرید و فروخت کے بیان میں	۲۱۶	روزی کی حاش میں میاندہی کی کمال کی بقتانی ہے
۳۳۳	پہلا مضمون	۲۱۷	طلب روزی میں میاندہی اختیار کرنا
۳۳۳	دوسرا مضمون... عیب چھپانے کی بجائی کے بیان میں	۲۱۸	مستحق آداب
۳۳۳	تعمیر	۲۱۹	دست روزی کی دعا
۳۳۳	تعمیر	۲۲۰	مسند کی سفر میں احتیاط
۳۳۵	تعمیر کی مستحق منوعہ اقسام کا حکم	۲۲۲	تیسری فصل... سبائی
۳۳۹	جھاڑ بھاڑ کرنے کی ممانعت	۲۲۲	سبب کی ممانعت کے بیان میں
۳۳۷	غیر ملوکہ چیز فروخت کرنے کی ممانعت	۲۲۳	تعمیر
۳۳۷	تیسرا مضمون... جو کے اور ملاوٹ کے بیان میں	۲۲۳	برکت والی روزی

صفحہ نمبر	فہرست عنوان	صفحہ نمبر	فہرست عنوان
۴۵۳	القیار فی حق محمد	۴۳۸	محمد
۴۵۵	تیسرا باب ذخیرہ اندوزی اور زرخ مقرر کرنے کے	۴۴۰	چوتھا مضمون موجود کارخانہ کے لئے خرید و فروخت
	بیان میں		کرنا اور سودوں سے ملاقات کرنے کے بیان میں
۴۵۶	ذخیرہ اندوزی کی ممانعت	۴۴۱	محمد
۴۵۶	زرخ کا بیان	۴۴۱	زرخ مقرر کرنے کی ممانعت
۴۵۹	ذخیرہ اندوزی عمل	۴۴۲	پانچواں مضمون بیع پر بیع کے بیان میں
۴۵۸	چوتھا باب سود کے بیان میں	۴۴۲	چھٹا مضمون بچوں کی بیع کے بارے میں
۴۵۹	دوسرے فصل سود سے ڈرانے کے بیان میں	۴۴۳	محمد
۴۵۹	آخری ذمہ دہی سود نام بچنے کا	۴۴۳	ساتواں مضمون دوسرے کی بیع
۴۵۹	سودی معاملہ کرنے والوں پر لعنت	۴۴۳	آٹھواں مضمون مختلف قسم کی منوع بیع کے بارے میں
۵۶۰	محمد	۴۴۵	بیعہ سد کی بعض صورتیں
۴۶۱	دوسری فصل سود کے احکام کے بیان میں	۴۴۵	تیسری فصل ان چیزوں کے بارے میں جن کی خرید و
۴۶۲	سودے کو ایسے میں زیادتی کر کے فروخت کرنا سود ہے		فروخت جائز نہیں ہے
۴۶۳	محمد	۴۴۵	چھٹا مضمون حق، ذخیرہ، مردار اور شراب وغیرہ پانچویں
۴۶۵	خلاف جنس میں سود ہونا		کے بیان میں
۴۶۶	کتاب البیوع... افعال کے بارے میں	۴۴۵	شراب
۴۶۶	باب کھانے کے بیان میں "کھانے کی فضیلت"	۴۴۵	کھانا وغیرہ
۴۶۷	حرام کے متعلق مضمون	۴۴۸	نہیں چیزیں سب کے لئے سباز ہیں
۴۶۷	کھانے کے آداب	۴۴۹	دوسرا مضمون ان چیزوں کے بیان میں جو ناپاک نہیں
۴۶۷	مختلف آداب		ہیں، شرابی، مانگ وغیرہ
۴۶۸	کھانے کی خوراک	۴۵۰	مختلف احکام کے بارے میں فقہ اور قول کے بیان میں
۴۶۹	تجارت کرنے کی فضیلت	۴۵۰	احکام کرنا بعض اہم ہے
۴۶۹	ممنوعہ مال کی تصویر	۴۵۱	منکر فی الحال کا محمد
۴۷۰	سنت تصویر والے گھر میں فرستے دھل نہیں ہوتے	۴۵۱	ایسے غلام اور فروخت کرنا جس کے پاس مال تھا
۴۷۱	مختلف ممنوعہ کھانا	۴۵۱	محمد
۴۷۲	بزار میں ایسے کا جھنڈا	۴۵۲	احکام کے بیان کا محمد
۴۷۳	باب خرید و فروخت کے احکام	۴۵۲	بیعہ کی فصل اختیار خرید و فروخت میں
۴۷۳	آداب اور ممنوعات کے بیان میں احکام	۴۵۳	بیعہ و ایسے
۴۷۳	بیعہ کرنا لانا باعث برکت ہے	۴۵۳	محمد

صفحہ نمبر	فہرست عنوان	صفحہ نمبر	فہرست عنوان
۵۰۰	توبہ کی اصل	۴۷۵	خیر اختیار
۵۰۱	توبہ کرنے والے سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے	۴۷۵	غلام کی بیعت کے بل سمیت
۵۰۲	روزانہ سو مرتبہ استغفر کرتا	۴۷۶	پھلوں کی خرید و فروخت
۵۰۳	توبہ کی رفتار قبول ہوتی ہے	۴۷۷	عیب کی وجہ سے سوا کچھ حرام
۵۰۴	عقار سے بچنے کا حکم ہے	۴۷۸	آپس میں دو گناہ کے تبادلہ
۵۰۵	ایسا ہی حقوق دینا	۴۷۹	خرید و فروخت میں گناہوں سے کام لینا
۵۰۶	توبہ کرنے والے کو توبہ میں	۴۷۹	تقصیر آداب
۵۰۷	مغفروں کو اصرار سے توبہ دینا چاہتا ہے	۴۸۰	ممنوعات میں چیز کا چھپنا جو پختہ میں نہیں
۵۰۸	عمل	۴۸۰	بیش جھوک
۵۰۹	توبہ کا روزہ بیک وقت گزار دینا	۴۸۱	اچھوتے پر غصہ
۵۱۰	نزع سے وقت سے پہلے توبہ قبول ہے	۴۸۱	تقصیر
۵۱۱	توبہ کا طریقہ	۴۸۲	توبہ کی شرائط
۵۱۲	توبہ کی شرائط	۴۸۲	شراب کی کٹا
۵۱۳	توبہ کی شرائط	۴۸۲	سواری کی بیعت کا توبہ سے لینے
۵۱۴	توبہ کی شرائط	۴۸۲	آنے والے تاجروں سے لینا
۵۱۵	دوسری فصل توبہ کے احکام میں	۴۸۳	مفتقر کی منوعات
۵۱۶	توبہ کی شرائط	۴۸۳	شراب کی تجارت حرام ہے
۵۱۷	توبہ کی شرائط	۴۸۶	تلفی و تکلیف کی ممانعت
۵۱۸	توبہ کی شرائط	۴۸۶	ناقابل اشعار بچل خریدنے کی ممانعت
۵۱۹	توبہ کی شرائط	۴۸۹	باب ذخیرہ اندوزی اور ربح مقررہ کرنے کے بیان میں
۵۲۰	توبہ کی شرائط	۴۸۹	ذخیرہ اندوزی
۵۲۱	توبہ کرنے والے کی مثال	۴۹۱	باب سود و راس کے احکام کے بیان میں
۵۲۲	توبہ کرنے والے کی مثال	۴۹۲	سود کو سونے سے عوض برابر فروخت کرنا ضروری ہے
۵۲۳	توبہ کرنے والے کی مثال	۴۹۳	زمین کو خشک کے عوض فروخت کرنا ممنوع ہے
۵۲۴	توبہ کرنے والے کی مثال	۴۹۵	سود خریدی کا شمار
۵۲۵	توبہ کرنے والے کی مثال	۴۹۶	دو کی بجز بھی برابر لینا دینا
۵۲۶	توبہ کرنے والے کی مثال	۴۹۸	ادھار کی صورت میں سود
۵۲۷	توبہ کرنے والے کی مثال	۴۹۹	القسمیہ
۵۲۸	توبہ کرنے والے کی مثال	۵۰۰	حرف تاء کتب الیہ

صفحہ نمبر	فہرست عنوان	صفحہ نمبر	فہرست عنوان
۶۰۳	سراول باب احکام جہاد کے بیان میں	۵۸۲	اجتماعی احکام
۶۰۵	تعمیر	۵۸۲	مقتضی احکام
۶۰۷	آفتوں باب جہاد کے ٹکھٹات کے بیان میں	۵۸۳	جہاد میں کس لوگوں کا قتل جائز نہیں
۶۱۰	قریبی دشمن کا ایک پختہ سی آزاد ہونا	۵۸۴	غیر مسلم کی قیمت میں ضمانت
۶۱۰	کتاب الجہاد افعال کی نسبت جس سے	۵۸۷	چوتھا باب ان چیزوں کے بیان میں جو جہاد میں منع ہیں
۶۱۰	جہاد کی تعریف اور اس پر ترتیب کے بیان میں	۵۸۷	بغلول باب ضمانت میں ضمانت
۶۱۲	مجاہد کی دعا	۵۸۸	باب ضمانت میں ضمانت کا حکم ہے
۶۱۳	سب سے زیادہ جہاد میں کون ہے؟	۵۸۹	تخلیہ باب ضمانت کے بیان میں
۶۱۵	دست محمد پر کی سیاحت جہاد ہے	۵۹۱	پانچواں باب فقیہ اور علمی شہادت کے بیان میں
۶۱۶	سرحد کی حفاظت کرنے والا خوش نصیب	۵۹۱	پہلی فصل شہادت حقیقی کے بیان میں
۶۱۷	یہودیوں کے گھوڑے نہایت صاف کرتا	۵۹۰	شہادہ کے قطع کرنا
۶۱۷	باب آداب جہاد کے بیان میں	۵۹۱	قرض کی سزا اور شہید کا برتن و معاف ہونا
۶۱۷	نقصان شہادت کی حکمت کے بیان میں	۵۹۲	شہادت کی دعا مانگنے والے کے لئے شہادت کا مرتبہ
۶۱۸	جہاد میں اخلاص نیت کی ضرورت	۵۹۲	سزا ہزار کے حق میں شہادہ کی سفارش قبول ہوگی
۶۱۹	نقصان حیرانہ دہائی کے بیان میں	۵۹۳	غیر مسلم
۶۲۰	نقصان مقابلہ اور روز کے بیان میں	۵۹۴	بیمید کی سزا
۶۲۰	نقصان ہندو گھوڑا	۵۹۷	دوسری فصل شہادت حقیقی کے بیان میں
۶۲۱	نقصان مختلف آداب کے بیان میں	۵۹۸	شہادہ کی اقسام
۶۲۱	نقصان حیرانہ دہائی کی حکمت کا علم	۶۰۰	تعمیل
۶۲۲	نقصان جنگی چال اختیار کرنے کا مرتبہ	۶۰۱	حکمت کی ممانعت میں جان دینے والا بھی شہید ہے
۶۲۳	جہاد کے احکام کا باب	۶۰۳	نقصان کے بارے میں مضمون
۶۲۳	نقصان مختلف احکام کے بارے میں	۶۰۳	محمد
۶۲۳	مجاہدین کے ساتھ پیدل چلنا	۶۰۳	چھٹا باب مقتول کے احکام اور دیگر مشفقہ احادیث کے
۶۲۶	مصرف قتال کے قائلوں کو مل کر کرنا	۶۰۴	بیان میں
۶۲۷	جنگ میں احتیاط کرنا	۶۰۴	ادعا مقتول
۶۲۸	مقتولین و شہداء کے لئے کی ضمانت	۶۰۴	نقصان
۶۲۸	جنگ میں بچوں کو قتل نہیں کیا گیا	۶۰۴	مختلف احادیث
۶۲۹	امان	۶۰۵	جہاد میں جہاد میں
۶۳۰	جنگ میں بھی وعدہ خلافی جائز نہیں	۶۰۵	تعمیل چودا کبر

صفحہ نمبر	فہرست عنوان	صفحہ نمبر	فہرست عنوان
۶۶۳	ادب فاروقی میں نئی فراوانی	۶۳۲	آمین کے اذکار
۶۶۵	عقیدہ پنے میں توفیق	۶۳۳	بزرگ کے احکام
۶۶۷	مالِ شہادت کا پنجوں حصہ فقراء کا حق ہے	۶۳۴	جزیرہ شہداء
۶۶۹	باب ثانی، حصہ ۱۰ میں طبعیوں میں تقویت	۶۳۵	سیدنا یحییٰ کے ساتھ طے کرنے والی شہادت
۶۶۹	وفاغریبہ کی تحفہ دیوار	۶۳۶	سیدنا یحییٰ کے گناہ کے تہہ پران میں
۶۷۰	باب ان چیزوں کا بیان جو جہاد میں مستعمل ہیں	۶۳۷	سیدنا یحییٰ کو ہر دہشتہ اوشیوں
۶۷۱	لوٹ مار	۶۳۸	مصاحفہ اہل
۶۷۱	باب شہادت کی تعلیمات اور ان کے اقسام کے بیان میں	۶۳۹	عشقریوں
۶۷۳	شہادت عسکری کے بیان میں	۶۴۰	قرآن
۶۷۳	ازدوق مظہر شہادت کے خطا کا جواب	۶۴۱	فصل
۶۷۵	راہوں والی زمین پرست ہو	۶۴۲	انکسٹ مرزئی اندھن کی دعا کی قیادت
۶۷۶	ادب و نوری	۶۴۳	مالِ شہادت کے پنجوں حصہ کی تقسیم
۶۷۷	فصل مسئلوں کے احکام میں	۶۴۴	مالِ شہادت کے ابراہیم کے احکامات
۶۷۷	باب جہاد کے احکامات میں	۶۴۵	باب شہادت کی تحفہ
۶۷۷	باب شہادت کے احکامات میں	۶۴۶	مالِ شہادت کی تقسیم
۶۷۸	باب شہادت کے احکامات میں	۶۴۷	انکسٹ مرزئی کے احکامات
۶۷۹	باب شہادت کے احکامات میں	۶۴۸	باب شہادت کے احکامات میں
۶۸۰	باب شہادت کے احکامات میں	۶۴۹	باب شہادت کے احکامات میں
۶۸۰	باب شہادت کے احکامات میں	۶۵۰	باب شہادت کے احکامات میں
۶۸۰	باب شہادت کے احکامات میں	۶۵۱	باب شہادت کے احکامات میں
۶۸۰	باب شہادت کے احکامات میں	۶۵۲	باب شہادت کے احکامات میں
۶۸۰	باب شہادت کے احکامات میں	۶۵۳	باب شہادت کے احکامات میں
۶۸۰	باب شہادت کے احکامات میں	۶۵۴	باب شہادت کے احکامات میں
۶۸۰	باب شہادت کے احکامات میں	۶۵۵	باب شہادت کے احکامات میں
۶۸۰	باب شہادت کے احکامات میں	۶۵۶	باب شہادت کے احکامات میں
۶۸۰	باب شہادت کے احکامات میں	۶۵۷	باب شہادت کے احکامات میں
۶۸۰	باب شہادت کے احکامات میں	۶۵۸	باب شہادت کے احکامات میں
۶۸۰	باب شہادت کے احکامات میں	۶۵۹	باب شہادت کے احکامات میں
۶۸۰	باب شہادت کے احکامات میں	۶۶۰	باب شہادت کے احکامات میں
۶۸۰	باب شہادت کے احکامات میں	۶۶۱	باب شہادت کے احکامات میں
۶۸۰	باب شہادت کے احکامات میں	۶۶۲	باب شہادت کے احکامات میں
۶۸۰	باب شہادت کے احکامات میں	۶۶۳	باب شہادت کے احکامات میں

حرفِ ہمزہ کی تیسری کتاب مشتمل بر اخلاق کنز اعمال کی اقوال کی قسم
اس کے متعلق دو باب ہیں پہلا باب اخلاق اور افعال محمودہ کے متعلق
اخلاق سے مراد ان کے افعال اور افعال سے مراد ان کے اعمال مراد ہیں۔ یہی دو حصے ہیں۔

فصل ازل ترغیب کے بیان میں

۵۴۹۔ اچھے مذاق، نشت کے اہل ہیں۔ طبعی الامتداد سے اندر وحی اللہ ہے۔
 ۵۵۰۔ اچھے مذاق، حق میں ہوا (جس) اندر مددیں تو رہنے ہیں (نیکوں) کہیں کا جیسا کہ عادی ہوتا ہے اور (اسلام) اوقات (کے) میں ہوتے ہیں جیسے وہ ان سے محروم رہتا ہے (یعنی) غلام میں ہوتے ہیں (نیکوں) اس کے دالغہ میں نہیں ہوتے، اندر تعالیٰ ان مذاق کو جس نے لیے ہے سب سے زیادہ ہے۔ ان میں کوئی ایک نہایت سعادت مند ہے، دعا میں

۱۔ عشق کی پہلی۔ ۲۔ نئی جھوٹی۔ ۳۔ مانگنے والے خود ہے۔
 ۴۔ جلی کر کے پھلانا۔ ۵۔ دولت کی حفاظت۔ ۶۔ رشتہ داری کو قائم رکھنا۔
 ۷۔ بہت ہی دوست نے لیے (میں) خوشی لیا۔ ۸۔ مہمان کو انہی کی کمر لہران سب سے زیادہ۔ ۹۔ ظہر صوفیہ ہے۔

حکیم بھائی کی نصیحت : لا یجوز عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۴۱۱۔ جس مؤسس نے اخلاقیات کو جس طرح کی بات سمجھا دیا ہے وہ کمالیہ بن گیا ہے۔

مسجد احمد، اس عمارت، ہوتا ہوا۔ معنایک لٹاگوں اس ہر پورا رہی اللہ ع

جس کے افکار، فکری، عقلی، ادبی، تاریخی، ادبی، فلسفہ، اور تفسیر سے ملے۔ ان شخصوں میں سے دو تہ چار ہی عربوں کے تھے۔ ان کی زبانیں عربی، فارسی، ہندی، اور انگریزی تھیں۔ ان کے افکار، فکری، عقلی، ادبی، تاریخی، ادبی، فلسفہ، اور تفسیر سے ملے۔ ان شخصوں میں سے دو تہ چار ہی عربوں کے تھے۔ ان کی زبانیں عربی، فارسی، ہندی، اور انگریزی تھیں۔

معمولی، بر مبنای، حسن، صحیح، حسن بخیر ای هر چه از حق است

مجموعہ اخلاق: انہوں کو لالہ بکھڑا دیتے ہیں جسے پانی برف کہتے ہیں۔ ہمارے اخلاق اعمال واپسے فراب کہتے ہیں جسے سرک شہ فراب کہتے ہیں۔

۱۳۳۳ (۱۳۳۳) خاتمی تہذیب و ادب کے لیے ایک نیا دور ہے۔ ان کے لیے ایک نیا دور ہے۔ ان کے لیے ایک نیا دور ہے۔

[illegible]

... ..

۳۴۴

اے اعلیٰ صوفیاء! میں اور بانی پیرائے سے پیچھے نہ ہوں۔ موقوفہ علیٰ اہل حق و اہل حق

تشریح: ... ضروری نہیں کہ ہر اخلاقی شخص وزنی ملی پس منہ ہو، بلکہ یہ درست اخلاقیات کے درجہ میں ہے جسے اکثر کی اخلاقیات میں کیا ہے کہ

نہیں تھی بھوت بول، وعدہ خلافی کرنا اور اہانت میں خیانت سے گناہ بڑھا ہے۔

۵۱۳۷۔ افریقہ میں گارتی ہیں۔ الکعبہ عن انس

تشریح:۔۔۔ جتنے ایسے اخلاق ہوں۔۔۔ جن کی زیادہ روایت ہوئی سرفراز روزہ اور نظام نبوی اہمال میں نہیں بلکہ دین کے اجزاء ہیں۔

۵۱۳۸۔ وہ شخص اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ بندہ ہے جس کے افریقہ میں۔۔۔ طبرسی ہی الکعبہ عن سعد بن طربک

۵۱۳۹۔ میں نے زمری اور خندہ، ان کو اللہ تعالیٰ پسند فرماتے ہیں۔ الشیرازی بیہقی ہی شعب الایمان عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۵۱۴۰۔ خوش اخلاق انسان سب سے بڑا فاضل ہے۔ طبرسی ہی الکعبہ عن سعد بن طربک

۵۱۴۱۔ ایسے اخلاق آدمی ہیں۔۔۔ فرمادوس عن انس رضی اللہ عنہ

تشریح:۔۔۔ ایسا واسطہ کہ ان کے تمام شعبوں میں خوش اخلاق کی کی ضرورت میں مدد دیا ہے۔

۵۱۴۲۔ وعدہ خلافی یہ صورت کی بات ہیں (مذکورہ کے اخلاق کو مستحب نہ کی تا سبب ہیں اور انکی عمر میں زیادتی و خالی کا راجع ہے اور

صدقہ کی بڑی سوت سے روکتا ہے۔ سعد اس۔۔۔ طبرسی ہی الکعبہ عن اعلیٰ بن مکت

تشریح:۔۔۔ یہاں ہم تم قائل نظر ہیں، نعمت اور عمر میں اللہ کا باعث، اور خوب سمجھنا چاہیے کہ نعمت کی بڑھنے اور نہ ہونے میں کوئی شخص نہیں

نہیں اور نہ یہ تبارکی تعلیم ہے، ایک مرد سے روکتی ہے دوسری بات عمر میں اضافہ ہونے کی یہ عام تقدیر ہے غلط سمجھتا ہے، جس کا علم نظام اخلاق سے آئے

ہیچے اور تعین عمر کر کے پڑتا ہے اور جس عمر کے اضافہ ہوگی انکی کی قدرت ہے۔

۵۱۴۳۔ ایسے خلق مبارک ہیں اور یہ بہ اخلاق مبارک ہیں۔۔۔ ابو داؤد عن ربع بن مکت

۵۱۴۴۔ ایسے اخلاق مبارک اور یہ بہ اخلاق مبارک ہیں، عورت کی اطاعت و فرمانبرداری ندامت و شجاعت کی ہے اور صوفیوں کی

تقدیر بڑھتا ہے۔۔۔ سعد اس۔۔۔ عن حنظلہ رضی اللہ عنہ

تشریح:۔۔۔ یعنی جب آدمی صرف عورت کی بات نہ کرے تو یہ بہ اخلاق مبارک اور یہ بہ اخلاق مبارک ہیں، عورت کی اطاعت و شجاعت کی ہے اور صوفیوں کی

ہوتی ہے جیسا کہ سید محمد علی کے موصوف پر سن کر بتا رہا ہے، یہاں کے حضور پر عظمت ہونے کے عمل فرمایا، اور یہاں ہر امر عورت کی شکرانی ہے۔

۵۱۴۵۔ سب ملک آدمی اپنے اخلاق کے اور اس کی شخص کا درجہ حاصل کر لیتا ہے عورت کو خدمت کرنے اور خدمت کر سوں میں روزہ کی وجہ سے

بڑا مبارک بناؤ۔۔۔ طبرسی ہی الکعبہ عن ابی امامہ

تشریح:۔۔۔ اصل کتاب اور مقلد کا کتاب ہے جسے کو درجہ حاصل کر سکتے ہیں اس کے کو فہمیدہ کا جواب ملتا ہے لیکن وہ شریعہ کا نہیں

۵۱۴۶۔ سب ملک مومن کوئی دیکھا اخلاق کی وجہ سے روزہ اور (دلت کو نہ دیکھیں) انکار ہونے والا درجہ حاصل کرتا ہے۔

ابو داؤد۔۔۔ اس حسان عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۵۱۴۷۔ سب ملک نہ دے ایسے اخلاق کی بدولت رات کو کھڑے ہونے والے اور ان کو روزہ رکھنے والے کے رات کو حاصل کر لیتا ہے۔

۔۔۔ سعد، مستدرک معجم عن عائشہ رضی اللہ عنہ

روزہ سے دار کا مرتبہ پانا

۵۱۴۸۔ سب ملک مومن اپنے ایسے اخلاق اور عبادت کی محلات، انہوں نے روزہ اور اخلاق کی قیوت میں تواتر کے

والس کا درجہ پانا۔۔۔ سعد اس۔۔۔ طبرسی ہی الکعبہ عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ

۵۱۴۹۔ سب ملک بندہ اپنے ایسے اخلاق کی وجہ سے آخرت کے عظیم درجوں میں بھی سزا دل تک پہنچتا ہے اور وہ سب ملک میں ہوتا ہے اور بندہ اپنے یہ اخلاق کے درجہ میں عظیم کے سب سے نیچے طبقہ میں پہنچتا ہے۔ ان کے اہم بات دانا ہوتا ہے۔

سموہ طبرانی فی الکبیر عن انس

۵۱۵۰۔ جو چیزیں ترازو میں تولی جائیں گی ان میں سے اچھے اخلاق سب سے زیادہ جو حاصل و وزن دار ہوں گے، اس واسطے کہ اچھے اخلاق والا شخص روزِ ہوا اور نازی کے دہر تک پہنچ جاتا ہے۔ ترمذی عن ابی الدرداء یہ حدیث ۵۱۹۲ میں بھی آئے گی۔

۵۱۵۱۔ لوگوں کو اچھے اخلاق سے بہتر کوئی چیز نہیں دی گئی۔ طبرانی فی الکبیر عن اسماء بن شریک

۵۱۵۲۔ بے شک سب سے اچھی چیز اچھے اخلاق ہیں۔ المستغفری فی مسلسلہ و ابن عساکر عن الحسن بن علی

۵۱۵۳۔ بے شک اچھے اخلاق اللہ تعالیٰ کے پاس خزانہ کی صورت میں ہیں اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو پسند فرماتے ہیں تو اسے اچھے اخلاق سے نوازتے ہیں۔ الحکیم عن العلاء بن کعب یہ حدیث مرسل ہے۔

با اخلاق شخص اللہ کا محبوب ہے

۵۱۵۴۔ مجھے تم میں سب سے زیادہ محبوب دو شخص ہیں جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔ بخاری عن ابن عمر و

۵۱۵۵۔ مومنوں میں وہ شخص کامل ترین ایمان والا ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں اور اپنے گھر والوں کے ساتھ نرم گوشہ ہو۔

ترمذی، مسندک الحاکم عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۵۱۵۶۔ یہ اچھے اخلاق اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں، جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کسی بھائی کا ارادہ فرمائیں تو اسے اچھے اخلاق سے نوازتے ہیں،

اور جسے کسی شرمیں مبتلا کرنا چاہیں تو اسے برے اخلاق بخش دیتے ہیں۔ طبرانی فی الاوسط عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۵۱۵۷۔ تو ایسا شخص ہے جس کی بناوٹ اللہ تعالیٰ نے اچھی بنائی سو تو اپنے اخلاق اچھے کر۔ ابن عساکر عن حمیرہ

۵۱۵۸۔ تم لوگ اپنے اموال کے ذریعہ لوگوں کو وسعت و گنجائش نہیں دے سکتے، البتہ تمہاری شہدہ ہو یا ثانی اور اچھے اخلاق ان کی گنجائش کا باعث

بن سکتے ہیں۔ الزوار، حلیۃ الاولیاء، مسندک الحاکم، بیہقی شعب الایمان عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۵۱۵۹۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی، اسے میرے فضل اپنے اخلاق اچھے ہی رکھیے گا چاہے کفار کے ساتھ ہوں،

آپ ایک لوگوں کے مقامات میں داخل ہو جائیں گے، اس واسطے کہ میری بات پہلے سے ہی اس شخص کے لئے ثابت ہو چکی ہے کہ جو اپنے اخلاق

اچھے کر لے گا میں اسے اپنے عرش کے نیچے سایہ عطا کروں گا اور اسے اپنی پاکیزگی کی جگہ میں ٹھہراؤں گا اور اسے اپنے بڑوں کے قریب رکھوں گا۔

الحکیم طبرانی فی الاوسط عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

تفسیر:..... یہاں یہ معنی درست نہیں کہ "اپنے اخلاق اچھے کر لیں" کیونکہ انبیاء علیہم السلام اخلاق کے درجہ پر فائز ہوتے ہیں، بلکہ یہ امر وہم و گھم

و گھم کے لیے ہے مطلب یہ ہے کہ جیسے آپ کے اخلاق پہلے سے اچھے ہیں انہیں باقی رکھئے گا۔

۵۱۶۰۔ سب سے پہلے جو چیز ترازو میں ٹلے گی وہ اچھے اخلاق ہیں۔ طبرانی فی الکبیر عن ام الدرداء رضی اللہ عنہا

۵۱۶۱۔ اچھے اخلاق سے بڑھ کر کوئی چیز ترازو میں زیادہ جو حاصل نہ ہوگی۔ مسند احمد عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۵۱۶۲۔ کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ کل (قیامت میں) کس پر آگ حرام ہوگی، ہر اس شخص پر جو نرم گوشہ ہوگی حیثیت کا قریب اور نرم خو ہو۔

ترمذی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۵۱۶۳۔ نیکی اچھے اخلاق ہیں، برائی وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے اور تو اس بات کو نہ پسند کھٹکے کہ لوگ اس پر غصہ ہو جائیں گے۔

بخاری فی الادب، ترمذی عن النواص بن سمعان

نوبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ لفظ اللہ الہی جوڑنے، لطف و مہربانی، مکی اور انجلی محبت و معاشرت کے معنی میں استعمال ہوتا ہے یہ تمام چیزیں اچھے اخلاق کا مجموعہ ہیں حاکم متحرک ہونے کے معنی میں ہے یعنی دل میں تردد و دشمنی صدرتہ ہو بلکہ دل میں اس کے گنہگار ہونے کا شک اور خوف گزرے۔

۵۱۶۳۔ آدمی میں خواہمورتی اس کی زبان ہے۔ مسند بک الحاکم عن علی بن حسین مرسلہ

۵۱۶۵۔ تم میں سب سے بہتر لوگ وہ ہیں جن کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔ مسند احمد، بخاری، مسلم، ترمذی عن ابن عمر و

۵۱۶۶۔ دو لوگ تم میں سب سے بہتر ہیں جن کے اخلاق سب سے اچھے ہوں جن کے کندھے جھکے ہوں اور تہائی برسے لوگ وہ ہیں جو زیادہ پورے ہوں جو منہ چیر کر اور ہاتھیں بکا کر بولتے ہوں۔ بیہقی فی شعب الامان عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۵۱۶۷۔ جن لوگوں کی عمر لمبی اور اخلاق اچھے ہوں وہ تمہارے بہترین لوگ ہیں۔ مسند احمد و التراز عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۵۱۶۸۔ بہترین لوگ وہ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہوں۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

۵۱۶۹۔ لوگوں کو جو چیزیں دی گئیں ان میں سب سے اچھی چیز اچھے اخلاق ہیں۔

۵۱۷۰۔ مسند احمد، نسائی، ابن ماجہ، مسند بک الحاکم عن اسماء بن سہیلہ
مؤمن آدمی کو جو بہترین چیز دی گئی وہ اچھے اخلاق ہیں اور آدمی کو جو بری چیز دی گئی وہ بر اول ہے جو اچھی صورت میں ہو۔

۵۱۷۱۔ مصنف ابن ابی شیبہ عن رجل من صحبہ
تم میں سے ان لوگوں کا اسلام انتہائی اچھا ہے جن کے اخلاق سب سے اچھے ہوں جب وہ دین کی کچھ بوجہ حاصل کریں۔

۵۱۷۲۔ بخاری فی الادب، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
اللہ تعالیٰ پر ایمان کے بعد عقل کی بڑی چیز دو لوگوں سے محبت کرنا ہے۔ طبرانی فی الاوسط عن علی رضی اللہ عنہ

۵۱۷۳۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان کے بعد عقل کی بنیاد لوگوں سے محبت کرنا ہے۔ بیہقی فی شعب الامان عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۵۱۷۴۔ دین کے بعد عقل کی چیز دو لوگوں سے محبت کرنا اور ہر ایک وجہ سے بھلائی کرنا ہے۔ بیہقی فی شعب الامان عن علی

۵۱۷۵۔ ترازو میں سب سے بھاری چیز اچھے اخلاق ہیں۔ ابن حبان عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۵۱۷۶۔ مؤمن کے میزان و ترازو میں سب سے وزنی چیز اچھے اخلاق ہوں گے، ہے ثلک اللہ تعالیٰ فی شئ کو، بیش پسند اور فہمبول م سے نفرت کرتے ہیں۔ بیہقی فی السنن عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۵۱۷۷۔ سب سے افضل عمل اچھے اخلاق ہیں اور جہاں تک ہو سکے تو غصہ ناک نہ ہو۔

۵۱۷۸۔ اللہ تعالیٰ فی مساوی الاخلاق عن العلاء بن الشحیر
قیامت کے روز تم میں سے اس شخص کی مجلس میرے بہت قریب ہوگی جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں گے۔

۵۱۷۹۔ کامل ترین ایمان والا وہ مؤمن ہے جو اخلاق میں سب سے اچھا ہو، جن کے کندھے جھکے ہوں، جو محبت کرتے اور ان سے لوگ محبت کرتے ہوں، اس شخص میں کوئی بھلائی نہیں جو نہ محبت کرنے اور نہ اس سے الفت کی جائے۔ طبرانی فی الاوسط عن ابن عمر

۵۱۸۰۔ ہے ثلک اللہ تعالیٰ اعلیٰ اخلاق کو پسند کرتے ہیں اور غصہ اخلاق کو پسند کرتے ہیں۔ مسند بک الحاکم عن سہیل بن سعد

۵۱۸۱۔ تم میں سے مجھے زیادہ محبوب اور آخرت میں میری مجلس کے زیادہ قریب دو لوگ ہوں جن کے اخلاق اچھے ہوں، اور اچھے سب سے زیادہ مہوش اور آخرت میں مجھ سے زیادہ دور دو لوگ ہوں جن کے برے اخلاق ہیں جو بہت بڑے مال اور عمارتوں کے مالے ہاتھیں پھیل کر بولنے والے ہیں۔ مسند احمد، ابن حبان، طبرانی فی الکبیر، بیہقی فی شعب الامان عن ابی ثعلبہ الحسینی

۵۱۸۲۔ قیامت کے روز ان لوگوں کے کھوکھلے میرے زیادہ نزدیک ہوں گے جن کے دلوں میں اچھے اخلاق ہوں گے۔

ابن عساکر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کامل ترین ایمان والا

۵۱۸۳۔ مؤمنوں میں وہ شخص کامل ترین ایمان والا ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں، بے شک اچھے اخلاق والا نماز روزے کا وہم پالیتا ہے۔ الطبرانی عن انس

۵۱۸۴۔ تم میں سے مجھے زیادہ محبوب اور قیامت کے روز میری مجلس کے زیادہ نزدیک وہ لوگ ہوں گے جن کے اخلاق اچھے ہوں گے، اور وہ لوگ مجھے زیادہ بغض اور قیامت کے دن مجھ سے زیادہ دور ہوں گے جو بہت بولنے اور پانچیں نکال کر بولنے والے اور تکبر کرنے والے ہوں گے صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ! اختیار کن کون لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا تکبر کرنے والے، تو مدی عن جابر۔ صحیح ابو ۲۰۱۹

۵۱۸۵۔ قیامت کے روز مسومن کے میزان میں حسن اخلاق سے بڑھ کر کوئی چیز وزنی نہ ہوگی، بے شک اللہ تعالیٰ بخشش کو اور فضول کو اس کرنے والے کو ناپسند کرتے ہیں۔ تو مدی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۵۱۸۶۔ اپنے بھائی کے خلاف شیطان کے مددگار نہ ہو۔ بخاری عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۱۸۷۔ اچھے اخلاق کو اختیار کرو کیونکہ لوگوں میں بہترین اخلاق والا بہترین دین والا ہوتا ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن معاذ

۵۱۸۸۔ اچھے اخلاق اور زیادہ خاموشی کو اختیار کرو، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے مخلوق نے ان جیسی دو چیزوں سے بڑھ کر خوبصورتی حاصل نہیں کی۔ مسند ابی یعلیٰ عن انس رضی اللہ عنہ

تشریح یعنی اچھے اخلاق اور زیادہ خاموش رہنا خوبصورتی کا باعث ہیں

۵۱۸۹۔ اچھی گفتگو اور کھانا دینے کی صفت اختیار کرو۔ بخاری فی الادب، حاکم عن ہانی بن یزید

۵۱۹۰۔ اگر اچھے اخلاق کسی آدمی کی صورت میں لوگوں میں چلتے پھرتے تو وہ نیک آدمی ہوتا۔ الخریطی فی مکارم الاخلاق عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۵۱۹۱۔ جس آدمی کے اللہ تعالیٰ نے اچھے اخلاق بنائے اور اس کی عقل و صورت بھی اچھی بنائی اسے کبھی آگ نہیں کھائے گی۔

طبرانی فی الاسماء، بیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۱۹۲۔ میزان میں حسن اخلاق سے بڑھ کر کوئی چیز وزنی نہیں۔ مسند احمد، ابوداؤد عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

یہ حدیث ۵۱۵۰ میں گزر چکی ہے۔

۵۱۹۳۔ اچھے اخلاق آدمی کی سعادت ہیں اور بے اخلاق اس کی بد بختی کا حصہ ہیں۔ بیہقی فی شعب الایمان عن جابر رضی اللہ عنہ

۵۱۹۴۔ جو شخص زہم پہلو، معمولی اور نرم گو ہو تو اسے اللہ تعالیٰ آگ پر حرام کر دیتے ہیں۔ مسند ابی الدرداء، بیہقی فی السنن عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۱۹۵۔ ہر معمولی حیثیت کا آدمی انہی سے گفتگو کرنے والا نرم پہلو اور لوگوں کے قریب رہنے والا جنم پر حرام کر دیا گیا ہے۔

مسند احمد عن ابی مسعود رضی اللہ عنہ

۵۱۹۶۔ اچھے اخلاق پابکرت ہیں۔ الخریطی فی مکارم الاخلاق عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۵۱۹۷۔ اے اللہ! آپ نے جیسے مجھے اچھی طرح بنایا ایسے ہی میرے اخلاق سنوار دیجیے۔ مسند احمد عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

الاکمال

۵۱۹۸۔ تم میں سے اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب وہ لوگ ہیں جن کے اخلاق سب سے اچھے ہوں، جن کے کندھے عاجزی سے جھکے ہوں جو لوگوں سے محبت کرتے اور لوگ ان سے اشد کرتے ہوں، اور وہ لوگ جو خفی کھانے والے، بھانئیں میں نہ پانی پیداکرنے والے اور ان کے غرضوں

کو دھمکانے والے ہیں ناپائندہ ترین ہیں۔ خطیب عن انس

۵۱۹۹۔ تم میں سے مجھے زیادہ محبوب اور قیامت کے روز میری مجلس کے زیادہ قریب وہ لوگ ہوں گے جن کے اخلاق سب سے اچھے ہوں اور وہ لوگ مجھے انتہائی مبغض اور قیامت کے روز مجھ سے زیادہ دور ہوں گے، جو برے اخلاق والے زیادہ بولنے والے، ہاتھیں نکال کر بولنے والے اور تکبر کرنے والے ہوں گے۔ بیہقی فی شعب الایمان عن ابی ثعلبہ الحنسی۔ ابن عساکر عن جابر

۵۲۰۰۔ قیامت کے دن جو مثل سب سے زیادہ افضل لایا جائے گا وہ اچھے اخلاق ہیں۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی الدرداء، رضی اللہ عنہ

۵۲۰۱۔ وہ مؤمن سب سے افضل ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔ حلیۃ الاولیاء ابن عساکر، مستدرک الحاکم عن ابن عمر

۵۲۰۲۔ وہ مؤمن کامل ترین ایمان والا ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔

مسند ابی یعلیٰ، والحاکم فی الکی، سعید بن منصور عن انس مسند احمد والدارمی، ابو داؤد، ابن حبان، حاکم، بیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ عن جابر، طبرانی فی الاوسط، بیہقی فی شعب الایمان والحرطانی عن عمر بن قنادہ الدلی، والحرطانی فی مکارم الاخلاق عن ابی ذر

۵۲۰۳۔ کامل ترین ایمان والا وہ مؤمن ہے جو تم میں سب سے خوش خلق ہو اور مسلمان تو وہ شخص ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ ابن الجارود عن علی

۵۲۰۴۔ قیامت کے روز جو چیز سب سے افضل میزان میں رکھی جائے گی وہ اچھے اخلاق ہیں۔ طبرانی فی الکبیر عن ام المومنین رضی اللہ عنہا

۵۲۰۵۔ تم میں سے سب سے بہتر شخص وہ ہے جس کے اخلاق انتہائی اعلیٰ ہوں اور وہ اپنے گھر والوں پر بے حد مہربان ہو۔ خطیب عن عائشہ

۵۲۰۶۔ کامل ترین ایمان کی نشانی اچھے اخلاق ہیں۔ الحرطانی فی مکارم الاخلاق عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۲۰۷۔ میزان میں سب سے افضل چیز اچھے اخلاق ہوں گے۔ ابن عساکر عن ابی الدرداء، رضی اللہ عنہ

۵۲۰۸۔ مسلمان بندے کو سب سے اچھی چیز اچھے اخلاق کی صورت میں دی گئی ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن اسماء بن شریک

۵۲۰۹۔ مسلمان کو افضل ترین چیز اخلاق حسنی کی صورت میں عطا کی گئی ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن اسماء بن شریک

۵۲۱۰۔ اللہ تعالیٰ نرمی اور کثرت فرماتے ہیں۔ الشیوخی فی الانقلاب والحرطانی فی مکارم الاخلاق والدلیبی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۲۱۱۔ پہلے تک آدمی اپنے اچھے اخلاق کی وجہ سے رات کو کھڑے ہو کر عبادت کرنے والے اور رخت گرمیوں میں پیاسا رہ کر روزہ رکھنے والے کا

وجہ حاصل کر لیتا ہے۔ الحرطانی فی مکارم الاخلاق عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۲۱۲۔ قیامت کے روز تم میں سے وہ شخص زیادہ محبوب اور اس کی مجلس میری مجلس کے بہت قریب ہوگی جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں گے، اور وہ لوگ مجھے زیادہ مبغض اور ان کی مجالس مجھ سے انتہائی دُور ہوں گی جو برے اخلاق کے مالک ہیں جو بے حد بولنے والے، ہاتھیں نکال کر

گفتگو کرنے والے اور تکبر ہیں۔ الحرطانی فی مکارم الاخلاق والخطیب وابن عساکر وسعید بن منصور عن جابر

۵۲۱۳۔ آخرت میں تم میں سے مجھے زیادہ محبوب اور میری مجلس کے زیادہ قریب وہ لوگ ہوں گے جو اچھے اخلاق والے ہیں اور مجھے آخرت میں وہ لوگ بے حد مبغض اور میری مجلس سے بہت دور ہوں گے جو تم میں سے بد اخلاق ہیں بے حد بولنے والے تکبر۔

مسند احمد، ابن حبان، طبرانی فی الکبیر، ابونعیم، بیہقی فی شعب الایمان والحرطانی عن ابی ثعلبہ الحنسی

۵۲۱۴۔ قیامت کے روز تم میں سے مجھے زیادہ محبوب وہ لوگ ہوں گے جن کے اخلاق بے حد اچھے ہوں گے، اور وہ لوگ مجھے قیامت کے دن

انتہائی مبغض ہوں گے جو تم میں سے بولنے والے اور تکبر کرنے والے ہیں۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۵۲۱۵۔ تم میں سے اعلیٰ اخلاق والے لوگ مجھے بے حد محبوب ہیں جو عاجزی کرنے والے لوگوں سے محبت کرتے ہیں جس لوگ ان سے محبت کرتے ہیں

اور تم میں سے اللہ تعالیٰ کو وہ لوگ انتہائی ناپسندیدہ ہیں جو گفتگو میں بھانسیوں میں پھونکے ڈالنے اور گناہوں سے بری لوگوں کی لغزشوں کو عتاب

کرنے والے ہیں۔ ابن ابی الدلیہ فی دم العبدۃ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، حریرۃ ۵۱۹۸

- ۵۲۱۶۔ یہ اخلاق اللہ تعالیٰ کی نوازش ہیں جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو پسند کرتے ہیں تو اسے اچھے اخلاق سے نوازتے ہیں، اور جب اسے پسند نہ کرتے ہیں تو اسے برے اخلاق کا دینے ہیں۔ العسکری فی الامثال عن عائشہ رضی اللہ عنہا
- ۵۲۱۷۔ مجھے تو اچھے اخلاق کی تکمیل کے لیے بھیجا گیا ہے۔ بخاری مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
- ۵۲۱۸۔ مجھے مبعوث کیا گیا تاکہ اچھے اخلاق کو پورا کروں۔ ابن سعد عن مالک بن مالک بلاغا
- یعنی اعلیٰ اخلاق کا آخری درجہ حضور ﷺ پر فتم تھا، آپ کے اخلاق سے بڑھ کر کوئی شخص اچھے اخلاق کا مظاہرہ نہیں کر سکتا۔
- ۵۲۱۹۔ یہ اخلاق اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں، جسے چاہتے ہیں کہ اچھے اخلاق سے نوازیں تو اسے نواز دیتے ہیں۔ *

الحرطی فی مکارم الاخلاق عن ابی السنہال

- ۵۲۲۰۔ جہنم پر ہر وہ شخص حرام ہے جو معمولی حیثیت کا نرم گو نرم اور قریب ہو۔ ابن حبان عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ
- ۵۲۲۱۔ کیا تمہیں نہ بتاؤں کہ آگ پر کون حرام ہے؟ ہر قریب، کم حیثیت، نرم گو نرم طبیعت۔
- نرم علی حسن غریب، طبرانی فی الکبیر، بیہقی فی شعب الایمان عن ابن مسعود مرقوم ۵۱۶۲
- ۵۲۲۲۔ کیا تمہیں نہ بتاؤں کہ کل آگ پر کون حرام ہوگا؟ ہر کم حیثیت، نرم گو نرم اور نرم طبیعت۔
- ۵۲۲۳۔ کیا تمہیں نہ بتاؤں تم میں سے مجھے زیادہ محبوب اور قیامت کے روز میری مجلس کے زیادہ قریب کون ہوگا؟ جو تم میں سے زیادہ اچھے اخلاق والے ہوں گے۔ مسند احمد، والحرطی فی مکارم الاخلاق عن ابن عمر
- ۵۲۲۴۔ تمہیں نہ بتاؤں تم میں سے زیادہ بہتر کون لوگ ہیں؟ جو تم میں سے زیادہ اچھے اخلاق والے ہیں۔

الحرطی فی مکارم الاخلاق عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

- ۵۲۲۵۔ اسلام اچھے اخلاق کا نام ہے۔ الدیلمی عن ابی سعید
- ۵۲۲۶۔ اچھے اخلاق بڑھاؤ اور برے اخلاق نکوست ہیں۔ مسند احمد، ابو داؤد عن داؤد بن مکیت مرقوم ۵۱۳۳
- ۵۲۲۷۔ ہر کم حیثیت، نرم گفتگو کرنے والا، نرم طبیعت، قریب آگ پر حرام ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن معیق
- ۵۲۲۸۔ اچھے اخلاق والا دین دیتا ہے اور برے اخلاق کو ہی بھیر دیتا ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس
- جہ نہ دینا بذات خود ایک بری خصلت ہے لہذا ہم دینا اچھے اخلاق والے کا کام ہے یعنی اچھے اخلاق والے سے جب کوئی بد اخلاق سے پیش آتا ہے تو وہ اعلیٰ اخلاق کے ذریعے انہیں بھیر دیتا ہے۔

اچھے اخلاق کی تفسیر

- ۵۲۲۹۔ اچھے اخلاق کی تفسیر یہ ہے کہ اسے جتنی دینا ملے اس پر راضی رہتا ہے اور اگر اسے کچھ نہ ملے تو راضی نہیں ہوتا۔
- ابو نعیم فی حلیۃ الاولیاء
- ۵۲۳۰۔ لوگوں سے اپنے اخلاق کے ذریعے میل جول رکھو اور ان کے اعمال میں مخالفت کرو۔ العسکری فی الامثال عن یونان
- ۵۲۳۱۔ تم میں سے سب سے بہتر سب سے اچھے اخلاق والے ہیں جب دین کی کچھ بوجھ حاصل کر لیں۔ ابن حبان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
- ۵۲۳۲۔ دوزخ و جنت میں داخل ہونے، ان لوگوں کی نماز، روزہ، حج، جہاد اور بھائی کرنا برا ہے، ان میں ایک اپنے اچھے اخلاق کی بنا پر اپنے دوست پر اپنی فضیلت رکھتا ہے جیسے مشرق و مغرب کے درمیان فاصلہ ہے۔ دیلمی عن ابن عمر
- ۵۲۳۳۔ اچھے اخلاق کو اختیار کرو اور لازماً جنت میں ہوں گے۔ ابن لال عن علی ولیہ داؤد بن سلیمان بن العزازی
- ۵۲۳۴۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں اللہ ہوں، میں نے بندوں کو اپنے علم سے پیدا کیا میں جس کے ساتھ بھائی کا ارادہ کروں اسے اچھے اخلاق

ابن نعیم فی حلیۃ عن ابن عمر، مرہوم ۵۲۵۱

الاخلاص..... من الاکمال

- ۵۲۸۰۔ لوگو! اللہ تعالیٰ کے لیے اپنے اعمال خالص کر لو کیونکہ اللہ تعالیٰ صرف خالص عمل ہی قبول فرماتے ہیں یوں نہ کہ یہ اللہ تعالیٰ کے لیے اور یہ رشتہ داری کے لیے۔ دہلمی عن الطحاکی بن قیس
- ۵۲۸۱۔ اللہ تعالیٰ صرف خالص عمل اور جوان کی رہنمائی کے لیے کیا گیا ہو قبول فرماتے ہیں۔ زعفرانی طبرانی فی الکبیر عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ
- ۵۲۸۲۔ جب بندہ اعلانہ اور پوشیدہ اچھی طرح نماز پڑھے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:
- میرے بندے نے اچھا کیا۔ واللہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
- ۵۲۸۳۔ پوشیدہ اعمال سے افضل ہے اور جواقدہ کا ارادہ کرے اس کے لیے اعلانہ پوشیدگی سے افضل ہے۔ الدہلمی عن ابن عمر
- ۵۲۸۴۔ تمہارے لیے دو اجر لکھا گیا، پوشیدگی کا اجر اور اعلانہ کا اجر۔ طبرانی فی الاوسط عن ابن مسعود
- ۵۲۸۵۔ تمہارے لیے دو (عمل) ہے جس میں تم نے ثواب کی امید کی۔ ابن ماجہ عن ابی بن کعب
- ۵۲۸۶۔ اعمال کا دار و مدار خدا پر ہے جیسے برتن اگر اس کا اوپر والا حصہ اچھا ہو تو اس کا پتہ اچھی بہتر ہوتا ہے اور جب بالائی حصہ خراب ہو تو پتہ اچھی خراب ہو جاتا ہے۔ ابن عباس عن معاویہ
- ۵۲۸۷۔ دنیا میں صرف آزمائش اور سختی باقی رہ گیا تم میں سے کسی کے عمل کی مثال اس برتن کی طرح ہے جس کا بالائی حصہ اچھا ہو تو اس کا پتہ اچھا ہوگا یعنی اچھا ہوتا ہے اور جب اوپر والا حصہ خراب ہو تو پتہ اچھی خراب ہو جاتا ہے۔ ابن مبارک والرمیہ مزی فی الامثال عن معاویہ صلیح
- ۵۲۸۸۔ جس کا کوئی پوشیدہ عمل اچھا یا برا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی چاروں طرف کر دیتا ہے جس سے وہ پہچانے جاسکے۔

ابو نعیم فی الحلیۃ عن عثمان بن عفان

- ۵۲۸۹۔ جانتے ہو مومن کون ہے؟ مومن وہ جو اس وقت تک نہیں مرتا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کے کانوں کو اس کی پسندیدہ چیزوں سے بھر دے، اگر کوئی متقی و پرہیزگار بندہ ستر گھروں میں سے ایک گھر کے درمیان میں بیٹھا ہو ہر گھر کا لوے کا دروازہ و دروازہ اللہ تعالیٰ اس کے عمل کی چاروں طرف سے یہاں تک کہ لوگ اس کے متعلق باتیں کریں گے اور بہت زیادہ کریں گے، لوگوں نے عرض کیا کیسے زیادہ کریں گے؟ فرمایا: اگر متقی اپنی سنگی میں اضافہ کر سکتا تو زیادہ کر لیتا، اسی طرح ظاہر و گہرے شخص کے بارے لوگ باتیں کریں گے اور خوب کریں گے کیونکہ وہ اگر اپنے گناہوں میں اضافہ کر سکتا تو کر لیتا۔ الحکیم، حاکم فی ترویجہ عن انس
- ۵۲۹۰۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جس نے جو عمل بھی پوشیدہ طریقہ سے کیا اللہ تعالیٰ ظاہر میں اس کو اس کی چاروں طرف سے یہاں تک کہ لوگ اس کے متعلق باتیں کریں گے اور بہت زیادہ کریں گے، لوگوں نے عرض کیا کیسے زیادہ کریں گے؟ فرمایا: اگر متقی اپنی سنگی میں اضافہ کر سکتا تو زیادہ کر لیتا، اسی طرح ظاہر و گہرے شخص کے بارے لوگ باتیں کریں گے اور خوب کریں گے کیونکہ وہ اگر اپنے گناہوں میں اضافہ کر سکتا تو کر لیتا۔ الحکیم، حاکم فی ترویجہ عن انس
- ۵۲۹۱۔ تمہارے پاس تمہارا سبب ضرور آئیں گے اگرچہ تم کو مری کی تل میں ہوئے۔ مسند احمد، بخاری، مسلم عن جابر بن مطعم

کمی زیادتی کے بغیر اعمال میں نرمی اور میانہ روی

- ۵۲۹۲۔ درست رہنمائی، اچھی چال اور میانہ روی نبوت کا بیکسوس جز ہے۔ مسند احمد، ابو داؤد عن ابن عباس
- ۵۲۹۳۔ میری امت کے درمیانی لوگ نرم دل ہوں گے۔ طبرانی عن ابن عمر
- ۵۲۹۴۔ مالدار میں میانہ روی اتنی اچھی چیز ہے فقر و فاقہ اور غنا میں درمیانی چال اتنی اچھی صفت ہے۔ البزار عن حذیفہ
- ۵۲۹۵۔ لوگو! میانہ روی اختیار کرو، میانہ روی اختیار کرو، میانہ روی اختیار کرو، اللہ تعالیٰ تمہیں انکسار سے محفوظ رکھے گا، تم خود ہی انکسار کرتے ہو۔

اسی حد، مسند احمد، ابی حمزہ رضی اللہ عنہ

۵۲۶۶ اور ان کی دوزخ کی پل انھی پر ہے، اللہ تعالیٰ کس وقت سے، ماں گندہ گھرا تا پاد، مسند احمد عن حمزہ

۵۲۶۷ اور قول کس آیت سے کہ قرآن میں آیت ہذا، مسند احمد، ابی حمزہ رضی اللہ عنہ

۵۲۶۸ بٹے اور اس سے اس کو بعضی قرآن طاقت نہ لے دے تو اس آیت سے کہ قرآن طاقت نہ لے دے

۵۲۶۹ حمزہ رضی اللہ عنہ، مسند احمد عن حمزہ رضی اللہ عنہ

۵۲۷۰ اور اس کی قرآن طاقت ہے، اس سے کہ ان میں سے کسی آیت سے کہ قرآن طاقت نہ لے دے تو اس آیت سے کہ قرآن طاقت نہ لے دے

۵۲۷۱ اس سے کہ قرآن طاقت نہ لے دے تو اس آیت سے کہ قرآن طاقت نہ لے دے

۵۲۷۲ اس سے کہ قرآن طاقت نہ لے دے تو اس آیت سے کہ قرآن طاقت نہ لے دے

۵۲۷۳ مسند احمد عن حمزہ رضی اللہ عنہ

غیر دت طاقت کی بقدر ہو

۵۲۷۴ ایسے کہ اس میں دت کرانہ دتے نہ دے تو اس میں سے کہ قرآن طاقت نہ لے دے تو اس آیت سے کہ قرآن طاقت نہ لے دے

۵۲۷۵ اس میں دت کرانہ دتے نہ دے تو اس میں سے کہ قرآن طاقت نہ لے دے تو اس آیت سے کہ قرآن طاقت نہ لے دے

۵۲۷۶ اس میں دت کرانہ دتے نہ دے تو اس میں سے کہ قرآن طاقت نہ لے دے تو اس آیت سے کہ قرآن طاقت نہ لے دے

۵۲۷۷ اور اس میں دت کرانہ دتے نہ دے تو اس میں سے کہ قرآن طاقت نہ لے دے تو اس آیت سے کہ قرآن طاقت نہ لے دے

۵۲۷۸ اس میں دت کرانہ دتے نہ دے تو اس میں سے کہ قرآن طاقت نہ لے دے تو اس آیت سے کہ قرآن طاقت نہ لے دے

۵۲۷۹ مسند احمد عن حمزہ رضی اللہ عنہ

۵۲۸۰ اور اس میں دت کرانہ دتے نہ دے تو اس میں سے کہ قرآن طاقت نہ لے دے تو اس آیت سے کہ قرآن طاقت نہ لے دے

۵۲۸۱ مسند احمد عن حمزہ رضی اللہ عنہ

۵۲۸۲ اس میں دت کرانہ دتے نہ دے تو اس میں سے کہ قرآن طاقت نہ لے دے تو اس آیت سے کہ قرآن طاقت نہ لے دے

۵۲۸۳ اس میں دت کرانہ دتے نہ دے تو اس میں سے کہ قرآن طاقت نہ لے دے تو اس آیت سے کہ قرآن طاقت نہ لے دے

۵۲۸۴ اس میں دت کرانہ دتے نہ دے تو اس میں سے کہ قرآن طاقت نہ لے دے تو اس آیت سے کہ قرآن طاقت نہ لے دے

۵۲۸۵ اس میں دت کرانہ دتے نہ دے تو اس میں سے کہ قرآن طاقت نہ لے دے تو اس آیت سے کہ قرآن طاقت نہ لے دے

۵۲۸۶ اس میں دت کرانہ دتے نہ دے تو اس میں سے کہ قرآن طاقت نہ لے دے تو اس آیت سے کہ قرآن طاقت نہ لے دے

۵۲۸۷ مسند احمد عن حمزہ رضی اللہ عنہ

۵۲۸۸ اس میں دت کرانہ دتے نہ دے تو اس میں سے کہ قرآن طاقت نہ لے دے تو اس آیت سے کہ قرآن طاقت نہ لے دے

۵۲۸۹ اس میں دت کرانہ دتے نہ دے تو اس میں سے کہ قرآن طاقت نہ لے دے تو اس آیت سے کہ قرآن طاقت نہ لے دے

۵۲۹۰ اس میں دت کرانہ دتے نہ دے تو اس میں سے کہ قرآن طاقت نہ لے دے تو اس آیت سے کہ قرآن طاقت نہ لے دے

۵۲۹۱ اس میں دت کرانہ دتے نہ دے تو اس میں سے کہ قرآن طاقت نہ لے دے تو اس آیت سے کہ قرآن طاقت نہ لے دے

۵۲۹۲ اس میں دت کرانہ دتے نہ دے تو اس میں سے کہ قرآن طاقت نہ لے دے تو اس آیت سے کہ قرآن طاقت نہ لے دے

۵۲۹۳ اس میں دت کرانہ دتے نہ دے تو اس میں سے کہ قرآن طاقت نہ لے دے تو اس آیت سے کہ قرآن طاقت نہ لے دے

۵۲۹۴ اس میں دت کرانہ دتے نہ دے تو اس میں سے کہ قرآن طاقت نہ لے دے تو اس آیت سے کہ قرآن طاقت نہ لے دے

۵۲۹۵ اس میں دت کرانہ دتے نہ دے تو اس میں سے کہ قرآن طاقت نہ لے دے تو اس آیت سے کہ قرآن طاقت نہ لے دے

۵۳۳۲ اللہ تعالیٰ پر چڑھیں اور اٹھو پندرہ گز سے زیادہ چلنا تک نہ جائیں مگر۔ من عبدہ مکرم عن ابن عمر
 ۵۳۳۳ ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے کوئی شخص نہیں دیکھا جو نماز میں پڑھتا ہو اور ساتھ ساتھ دعا پڑھتا ہو اور قریب
 قریب دو سو خوشخبری پڑھتا ہو اور اس کی سبکدوشی نہ کرے۔

بحرہ جہانگیری، سنن ابی حنیفہ، ص ۱۰۰۔ حدیث کتاب الامارۃ باب من عبدہ مکرم
 ۵۳۳۴ قمیؒ فرماتے ہیں کہ ہم قاریہ سے نہیں دیکھتے۔ من عبدہ۔ مسند احمد اس حدیث میں اس کا ذریعہ
 ۵۳۳۵ محمد بن یحییٰ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے ایک بھائی کو دیکھا کہ وہ نماز میں پڑھتا ہے اور ساتھ ساتھ دعا پڑھتا ہے۔
 یہ روایت ترمذی، ص ۲۹۹، ۳۰۰۔

اپنی طرف دین میں سختی ممنوع ہے

۵۳۳۶ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ (اور) تم سختی کی بات نہ کرو۔ ایک قوم نے اپنے آپ کو سختی کی بات کہی کہ ہم تمہارا اور ہماری
 عبادتوں میں تمہارے باپ، والدین اور لوگوں میں سے کوئی ایک کو بدعت نہیں لے سکتی اور یہ کہ ان کے لئے قرآن نہ پڑھا جائے۔
 ابو داؤد، ص ۱۰۰۔
 ۵۳۳۷ دین میں اپنے بھائی سے یا کسی سے یا اپنے دوست سے یا اپنے کسی اور سے سختی نہ کرو۔

مسند احمد، سنن ابی حنیفہ، ص ۱۰۰۔ حدیث کتاب الامارۃ باب من عبدہ مکرم
 ۵۳۳۸ دین میں (اپنے باپ، بھائی، والدین اور لوگوں میں سے کوئی ایک کو) بدعت نہ لے سکتے ہیں۔ من عبدہ۔ مسند احمد، ص ۱۰۰۔ حدیث کتاب الامارۃ باب من عبدہ مکرم
 ۵۳۳۹ یہ روایت ترمذی، ص ۲۹۹، ۳۰۰۔ حدیث کتاب الامارۃ باب من عبدہ مکرم
 ۵۳۴۰ یہ روایت ترمذی، ص ۲۹۹، ۳۰۰۔ حدیث کتاب الامارۃ باب من عبدہ مکرم
 ۵۳۴۱ یہ روایت ترمذی، ص ۲۹۹، ۳۰۰۔ حدیث کتاب الامارۃ باب من عبدہ مکرم
 ۵۳۴۲ یہ روایت ترمذی، ص ۲۹۹، ۳۰۰۔ حدیث کتاب الامارۃ باب من عبدہ مکرم

۵۳۴۳ یہ روایت ترمذی، ص ۲۹۹، ۳۰۰۔ حدیث کتاب الامارۃ باب من عبدہ مکرم
 ۵۳۴۴ یہ روایت ترمذی، ص ۲۹۹، ۳۰۰۔ حدیث کتاب الامارۃ باب من عبدہ مکرم
 ۵۳۴۵ یہ روایت ترمذی، ص ۲۹۹، ۳۰۰۔ حدیث کتاب الامارۃ باب من عبدہ مکرم
 ۵۳۴۶ یہ روایت ترمذی، ص ۲۹۹، ۳۰۰۔ حدیث کتاب الامارۃ باب من عبدہ مکرم
 ۵۳۴۷ یہ روایت ترمذی، ص ۲۹۹، ۳۰۰۔ حدیث کتاب الامارۃ باب من عبدہ مکرم
 ۵۳۴۸ یہ روایت ترمذی، ص ۲۹۹، ۳۰۰۔ حدیث کتاب الامارۃ باب من عبدہ مکرم
 ۵۳۴۹ یہ روایت ترمذی، ص ۲۹۹، ۳۰۰۔ حدیث کتاب الامارۃ باب من عبدہ مکرم
 ۵۳۵۰ یہ روایت ترمذی، ص ۲۹۹، ۳۰۰۔ حدیث کتاب الامارۃ باب من عبدہ مکرم

۵۳۵۱ یہ روایت ترمذی، ص ۲۹۹، ۳۰۰۔ حدیث کتاب الامارۃ باب من عبدہ مکرم
 ۵۳۵۲ یہ روایت ترمذی، ص ۲۹۹، ۳۰۰۔ حدیث کتاب الامارۃ باب من عبدہ مکرم
 ۵۳۵۳ یہ روایت ترمذی، ص ۲۹۹، ۳۰۰۔ حدیث کتاب الامارۃ باب من عبدہ مکرم
 ۵۳۵۴ یہ روایت ترمذی، ص ۲۹۹، ۳۰۰۔ حدیث کتاب الامارۃ باب من عبدہ مکرم
 ۵۳۵۵ یہ روایت ترمذی، ص ۲۹۹، ۳۰۰۔ حدیث کتاب الامارۃ باب من عبدہ مکرم
 ۵۳۵۶ یہ روایت ترمذی، ص ۲۹۹، ۳۰۰۔ حدیث کتاب الامارۃ باب من عبدہ مکرم
 ۵۳۵۷ یہ روایت ترمذی، ص ۲۹۹، ۳۰۰۔ حدیث کتاب الامارۃ باب من عبدہ مکرم
 ۵۳۵۸ یہ روایت ترمذی، ص ۲۹۹، ۳۰۰۔ حدیث کتاب الامارۃ باب من عبدہ مکرم
 ۵۳۵۹ یہ روایت ترمذی، ص ۲۹۹، ۳۰۰۔ حدیث کتاب الامارۃ باب من عبدہ مکرم
 ۵۳۶۰ یہ روایت ترمذی، ص ۲۹۹، ۳۰۰۔ حدیث کتاب الامارۃ باب من عبدہ مکرم

۵۳۶۱ یہ روایت ترمذی، ص ۲۹۹، ۳۰۰۔ حدیث کتاب الامارۃ باب من عبدہ مکرم
 ۵۳۶۲ یہ روایت ترمذی، ص ۲۹۹، ۳۰۰۔ حدیث کتاب الامارۃ باب من عبدہ مکرم
 ۵۳۶۳ یہ روایت ترمذی، ص ۲۹۹، ۳۰۰۔ حدیث کتاب الامارۃ باب من عبدہ مکرم
 ۵۳۶۴ یہ روایت ترمذی، ص ۲۹۹، ۳۰۰۔ حدیث کتاب الامارۃ باب من عبدہ مکرم
 ۵۳۶۵ یہ روایت ترمذی، ص ۲۹۹، ۳۰۰۔ حدیث کتاب الامارۃ باب من عبدہ مکرم
 ۵۳۶۶ یہ روایت ترمذی، ص ۲۹۹، ۳۰۰۔ حدیث کتاب الامارۃ باب من عبدہ مکرم
 ۵۳۶۷ یہ روایت ترمذی، ص ۲۹۹، ۳۰۰۔ حدیث کتاب الامارۃ باب من عبدہ مکرم
 ۵۳۶۸ یہ روایت ترمذی، ص ۲۹۹، ۳۰۰۔ حدیث کتاب الامارۃ باب من عبدہ مکرم
 ۵۳۶۹ یہ روایت ترمذی، ص ۲۹۹، ۳۰۰۔ حدیث کتاب الامارۃ باب من عبدہ مکرم
 ۵۳۷۰ یہ روایت ترمذی، ص ۲۹۹، ۳۰۰۔ حدیث کتاب الامارۃ باب من عبدہ مکرم

- ۵۳۵۹ دانت اور سواربان میں سخت تک پہنچنے کے لیے ان پر مارا۔ لاپن عدی، اس عات کو عن اس عی
- ۵۳۶۰ آسانی ہو کر وہ اپنی نہ کردہ خوشحالی بنا کر ہنسنے لگا اور عبد احمد، بخاری مسلم، سنائی عن اس
- ۵۳۶۱ قرنی کو حق کر کے نکال جس چیز میں نہی ہوئی ہے اس میں چیز سے نہی نالی ہی ہوتے است وہ یہاں آتی ہے۔
مسند عن عائشہ، کتاب التیمم ۵۳۶۲
- ۵۳۶۲ زنی اختیار کرنا اپنی اور شہس کوئی سے بچ۔ لااب انفراد عن عائشہ رحمی اللہ علیہا
- ۵۳۶۳ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ زنی کو نہ کرنا ہے مگر یہ وہ جو حلال ہے جوئی اور اس سے ماہرہ پر حاکم کرتے۔
مسند عن عائشہ رحمی اللہ علیہا

زنی پسندیدہ عی ہے

- ۵۳۶۴ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ زنی اختیار کرنا اس سے زنی میں چیز میں بھی ہوئی است اور نہ کرنا کرتے سے اور اس چیز سے زنی نہ کرنا کی است۔ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
- ۵۳۶۵ زنی، زنا، زنا، زنی اختیار کرنا، زنی اور عی کوئی سے بچ۔ بخاری عن عائشہ رحمی اللہ علیہا
- ۵۳۶۶ ان عی سے جس مہاجر میں حضرت عائشہ صدیقہ کوئی لب سے زنی اختیار کرنا سے کوئی کیا طبع عی ان سے اپنی میں اسطری
- ۵۳۶۷ اپنی میں اس کے سبب نہ کرنا ہے۔ ال۔ آپ ایک انکی پر سوار ہوئی جس میں کھجور تھی کوا سے است۔ دے اور اس کے نہیں دے یہ وہیوں نے سب آپ۔ یہ اسامہ، اس مہاجر میں تھے ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے یہ نہیں اور فرما سے نہیں قرآن میں اور نہ است وہ۔
شرح الجمع
- ۵۳۶۸ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں ال۔ جو میں زنی کو پسند کرنا۔ قرین۔ مسند احمد، بخاری مسند ابن ماجہ عن عائشہ
- ۵۳۶۹ زنی میں چیز میں بھی ہوتی ہے اس سے راستہ راستہ کرتے ہیں اور اس سے زنی نالی جانے کے است۔ زنا کرنا کرتے ہیں۔
عبدی عن عائشہ رحمی اللہ علیہا
- ۵۳۷۰ عائشہ کی کا صحت پا لیا کہ اسے بھلائی کا صحت پا لیا، اور اس سے زنی کا صحت پا لیا کہ اس سے بھلائی کا صحت پا لیا۔
مسند احمد، مسند ابی نعیم عن عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
- ۵۳۷۱ جوئی سے کہ وہ مکر کا ہے (مجموعہ) اور بھلائی سے کہ وہ مکر کا ہے کہ۔
مسند احمد، مسند زنا، ابن ماجہ عن حمیرہ وصحیح مسلم مسند ۵۳۷۲ کتاب التیمم

الاکمال

- ۵۳۷۰ اللہ تعالیٰ نے اسے میں اور بچ میں ہی پسند کرتے ہیں اور جوئی کرنے والے نہیں ال کو پسند ہے میں جوئیوں و بھلائی کی است
- ۵۳۷۱ صحیح جوئیوں کی بھلائی کی طرف باوجود برکت اور بھلائی ال کو پسند کرتے ہیں جوئیوں رات سچ ہے اور اللہ تعالیٰ کا انکی آواز اور اللہ
- ۵۳۷۲ یہ جانا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے میں پسند کرتے ہیں یا نہیں؟ اللہ تعالیٰ عن اس لفظ، عائشہ رحمی اللہ علیہا
- ۵۳۷۳ اللہ تعالیٰ نے اسے میں اور زنی کو پسند کرتے ہیں اور زنی پر واکت کرتے ہیں جوئیوں پسند کرتے ہیں۔
مسند ابی نعیم عن عائشہ رحمی اللہ علیہا
- ۵۳۷۴ اللہ تعالیٰ نے اسے میں اور زنی کو پسند کرتے ہیں یا نہیں؟ اللہ تعالیٰ عن اس لفظ، عائشہ رحمی اللہ علیہا

اللہ تعالیٰ نرمی کو پسند کرتا ہے

۵۳۷۲ اللہ تعالیٰ نرمی کو پسند کرتا ہے اور پند کرتے ہیں اور اس پر وہ کچھ غلط کرتے ہیں جو ان پر مقرر نہیں کرتے۔ غرض اس فی انکسور علی ابن عمرو

۵۳۷۳ اللہ تعالیٰ نرمی پر وہ کچھ غلط کرتے ہیں جو ان پر مقرر نہیں کرتے۔ غرض اس فی انکسور علی ابن عمرو

۵۳۷۴ قہار الذین یؤمنون بہ ہے جو ان کی آواز میں ہوتا ہے۔ غرض اس فی انکسور علی ابن عمرو

۵۳۷۵ قہار الذین یؤمنون بہ ہے جو ان کی آواز میں ہوتا ہے۔ غرض اس فی انکسور علی ابن عمرو

۵۳۷۶ یہ دین تھیں جو ان کی آواز میں ہوتا ہے۔ غرض اس فی انکسور علی ابن عمرو

۵۳۷۷ یہ دین تھیں جو ان کی آواز میں ہوتا ہے۔ غرض اس فی انکسور علی ابن عمرو

۵۳۷۸ یہ دین تھیں جو ان کی آواز میں ہوتا ہے۔ غرض اس فی انکسور علی ابن عمرو

۵۳۷۹ یہ دین تھیں جو ان کی آواز میں ہوتا ہے۔ غرض اس فی انکسور علی ابن عمرو

۵۳۸۰ یہ دین تھیں جو ان کی آواز میں ہوتا ہے۔ غرض اس فی انکسور علی ابن عمرو

۵۳۸۱ یہ دین تھیں جو ان کی آواز میں ہوتا ہے۔ غرض اس فی انکسور علی ابن عمرو

۵۳۸۲ یہ دین تھیں جو ان کی آواز میں ہوتا ہے۔ غرض اس فی انکسور علی ابن عمرو

۵۳۸۳ یہ دین تھیں جو ان کی آواز میں ہوتا ہے۔ غرض اس فی انکسور علی ابن عمرو

۵۳۸۴ یہ دین تھیں جو ان کی آواز میں ہوتا ہے۔ غرض اس فی انکسور علی ابن عمرو

۵۳۸۵ یہ دین تھیں جو ان کی آواز میں ہوتا ہے۔ غرض اس فی انکسور علی ابن عمرو

۵۳۸۶ یہ دین تھیں جو ان کی آواز میں ہوتا ہے۔ غرض اس فی انکسور علی ابن عمرو

۵۳۸۷ یہ دین تھیں جو ان کی آواز میں ہوتا ہے۔ غرض اس فی انکسور علی ابن عمرو

۵۳۸۸ یہ دین تھیں جو ان کی آواز میں ہوتا ہے۔ غرض اس فی انکسور علی ابن عمرو

ابن حبان، بیہقی فی شعب الایمان عن ابوبان

تشریح:..... احتجاج مراد ہے کہ ہمیشہ باوجود رہنا خاصہ ایمان ہے کوئی رہے تو رفع درجات کا باعث ہے نہ رہے تو حتیٰ کوئی نہیں محض ترغیب ہے۔
۵۴۰۰۔ لوگو کو ہی عمل اختیار کرو جس کی تمہیں قدرت ہو اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ نہیں آگنا تے یہاں تک کہ تم خود ہی آگنا جاتے ہو۔

ابن حبان عن عمران بن حصین

۵۴۰۱۔ لوگو کو ہی عمل اختیار کرو جس کی تمہیں طاقت ہو اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ نہیں آگنا تا، ہاں تم ہی آگنا جاتے ہو اور یحییٰ کا عمل اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے اگرچہ وجوداً ہو۔ محمد بن نصر عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۵۴۰۲۔ مؤیر اور سلمان تجھ سے زیادہ علم رکھتے ہیں، تھک کر سفر نہ کرو رو نہ (قافلتے) گٹ جاؤ گے، اپنے آپ کو (مت) رو کو رو نہ لوگ تم سے آگے نکل جائیں گے، اور میانی چال اختیار کرو تم قافلہ کی رفتار تک پہنچ جاؤ گے جس میں تم سب و شام اور رات کی دو گھنٹوں کو ملے کر دو گے۔

ابن سعد عن قتادہ مرسلہ

ہر صاحب حق کا حق ادا کرو

۵۴۰۳۔ اے ابو ذر، اگر تمہارا رے بدن کا، تمہارا رے گھر والوں کا، اور تمہارا رے رب کا تم پر حق ہے ہر صاحب حق کو اس کا حق دو، سورہ زور کو اور انظار کرو (رات) کھڑے ہو کر عبادت کرو اور سو یا (بجی) کرو، اور اپنے گھر والوں کے پاس بھی آیا کرو۔

ابو نعیم فی الحلیۃ عن ابی حلیفہ

۵۴۰۴۔ جس بندہ میں دین کی کچھ کا اضافہ ہو تو اس میں عمل میں میانداری کا بھی اضافہ ہوتا ہے۔ ابو نعیم عن ابن عمر

۵۴۰۵۔ جب تم (نشاط و جستی کی حالت میں جو کچھ پڑھ رہے ہو اسے) کچھ رہے ہو تو تمہیں نماز پڑھنی چاہیے اور جب (نیند کی چپ سے) مغلوب ہو جاؤ تو سوچنا چاہیے۔ عبد بن حمید عن انس

تشریح:..... کیونکہ معلوم نہیں انسان اپنے لیے بھلائی کی دعا کرتے کرتے شر کی دعا کر بیٹھے۔
۵۴۰۶۔ جسے نیا میں نرمی دینی گئی اسے آخرت میں فائدہ دے گی۔ العوی عن رجل

۵۴۰۷۔ جسے نرمی کا حصہ ملا تو اسے خیر کا حصہ عطا کیا گیا اور جسے اس کی نرمی کا حصہ نہیں دیا گیا تو وہ اپنے خیر کے حصہ سے محروم رکھا گیا۔

مسند احمد، نو مذی حسن صحیح، طبرانی فی الکبیر، بخاری مسلم عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۵۴۰۸۔ جسے اس کی نرمی کا حصہ دیا گیا تو اسے دنیا اور آخرت کی بھلائی عطا کی گئی، اور جسے اس کی نرمی کے حصہ سے محروم رکھا گیا تو وہ دنیا اور آخرت کی خیر کے حصہ سے محروم، ہار شدہ واری کو قائم رکھنا خوش اخلاقی اور اچھا پڑوس شہروں کو یاد کرتے ہیں اور عمر میں اضافہ کا باعث ہیں۔

مسند احمد نو مذی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

تشریح:..... بھلائی تو ہر انسان کو ملتی ہی ہے لیکن انسان کچھ ایسی حرکتیں اور اعمال کرتا ہے کہ خیر سے محروم ہو جاتا ہے کسی جگہ مضامین بت رہی ہو وہاں کوئی شخص گندگی والے ہاتھوں سے مضامین لینا چاہے تو اسے کون دے گا؟

۵۴۰۹۔ جسے اس کی نرمی کا حصہ نہیں ملا تو اسے دنیا اور آخرت کی بھلائی سے محروم رکھا گیا، اور جسے نرمی کا حصہ دیا گیا تو اسے دنیا اور آخرت کی بھلائی کا حصہ عطا کیا گیا۔ الحکیم عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۵۴۱۰۔ جس نے میری امت کے ساتھ نرمی کا بہتا دیا تو اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ نرمی کا معاملہ فرمائیں گے اور جس نے میری امت کو شدت میں ڈالا تو اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ شدت والا معاملہ فرمائیں گے۔ ابن ابی الدنیا فی دم العصب عن عائشہ

۵۴۱۱۔ بظہر کر اسے عائشہ ابے شک اللہ تعالیٰ پر دے دین کے معاملہ میں نرمی کو پسند کرتے ہیں۔ بخاری عن عائشہ رضی اللہ عنہا

تشریح: کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ عورتیں بھی انہی مردوں کے ساتھ نرمی سے گفتگو کریں، ایسا کرنا خود قرآن کے حکم کے خلاف ہے۔
 ۵۳۲۶۔ کسی کو اس کا عمل نہایت نہیں دے گا، لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ کو بھی نہیں؟ فرمایا: ہاں نہ مجھے، مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت میں ڈھانپ لے، اور دستِ ربہ قریب قریب رہوں، صبح شام اور تاریکی کے کچھ حصے سے مدد پاؤں، درمیان میں راہ اختیار کرو (منزل تک) پہنچ جاؤ گے۔

مسند احمد، ابن عباس، عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
 ۵۳۲۷۔ تم میں سے کسی کو اس کا عمل نہایت نہ دے گا، لوگوں نے عرض کیا: کیا آپ کو بھی یا رسول اللہ؟ آپ نے فرمایا: ہاں نہ مجھے، مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت میں ڈھانپ لے، لیکن (تم) درست رہو، قریب رہو، صبح شام اور تاریکی کے کچھ حصے سے مدد پاؤں، درمیان میں چلو (منزل پر) پہنچ جاؤ گے۔ بخاری، مسلم، عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۳۲۸۔ آسانی پیدا کرو، پہنچی نہ کرو، اور جب تجھے قصداً نہ تو خاموش رہا کر۔ ابن ماجہ، ابوداؤد، عن ابن عباس
 ۵۳۲۹۔ آسانی پیدا کرو، مشکل پیدا نہ کرو، سکون پیدا کرو، نفرت نہ دلاؤ۔ طبرانی فی الاوسط، مسند احمد، بخاری، مسلم، نسائی، عن انس
 ۵۳۳۰۔ اس آدمی سے میرے امراض کو تم نے کیا سمجھا؟ میں نے دیکھا کہ وہ فرشتے اس کے من میں جنت کے میوے ڈھونڈ رہے ہیں، تو میں سمجھ گیا کہ وہ جو کافوت ہوا ہے۔ مسند احمد، عن جابر

اخراجات میں نرمی اور میانہ روی

۵۳۳۱۔ جس نے میانہ روی کی وہ بھی جتنا نہ ہوا۔ مسند احمد، عن ابن مسعود
 ۵۳۳۲۔ میانہ جتنا نہیں ہوا۔ دارقطنی، طبرانی فی الاوسط، عن ابن عباس
 ۵۳۳۳۔ میانہ روی آدمی معیشت ہے، اور خوش خلقی آدمی دین ہے۔ خطیب عن انس
 ۵۳۳۴۔ خرچ میں میانہ روی آدمی معیشت ہے، اور لوگوں سے محبت رکھنا آدمی عقلمندی اور اچھے انداز میں سوال آدھا علم ہے۔

طبرانی فی معکرم الاحلاق، بیہقی فی شعب الایمان، عن ابن عمر
 ۵۳۳۵۔ تدبیر آدمی معیشت، باہمی الفت آدمی عقل، پریشانی آدھا بڑھاپا، امیال کی کمی ہوا دنیوں میں سے ایک ہے۔
 القضاہی عن علی، فروجوس عن انس
 ۵۳۳۶۔ تدبیر جیسی عقلمندی نہیں اور پہچنے جیسی کوئی پرہیزگاری نہیں، اچھے اخلاق جیسا کوئی حسب نہیں۔

۵۳۳۷۔ جس نے میانہ روی کی اسے اللہ تعالیٰ غنی کر دے گا، اور جس نے فضول خرچی کی اسے فقیر کر دے گا، جس نے اللہ تعالیٰ کے لیے تواضع کی اللہ تعالیٰ اسے بلند کرے گا، اور جس نے بزدلی کی اللہ تعالیٰ اس کی گردن توڑ دیں گے۔ البراء بن عطفہ
 تشریح: اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے کاموں اور غیر اللہ کے نام پر دینا فضول خرچی ہے، اپنی ضرورت کے لیے جتنا خرچ کرے فضول خرچی نہیں۔

۵۳۳۸۔ معیشت میں نرمی آدمی کی بھجھداری کی دلیل ہے۔ مسند احمد، طبرانی فی الکبیر، عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ
 ۵۳۳۹۔ آدمی اپنی معیشت کو درست کرے یہ اس کی بھجھداری ہے اور جو چیز تیری اصلاح کرے اس کی طلب دنیا کی محبت نہیں۔

ابن عدی فی الکامل، ابن حبان، عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ
 ۵۳۴۰۔ جس نے گھر چھڑ کر اس کی قیمت اسی جیسے گھر میں نہ لگا لی تو اللہ تعالیٰ اسے برکت نہ دے گا۔ ابن ماجہ، عن حذیفہ رضی اللہ عنہ
 تشریح: اس میں بڑی حکمت ہے جسے تا جبری سمجھ سکتے ہیں۔

الحرم الطی فی مکرم الاخلاقی عن عائشہ

۵۳۵۷۔ اللہ تعالیٰ جب کسی گھرانے کے لیے خیر کا ارادہ فرماتے ہیں تو ان کے پرزری کا دروازہ کھول دیتے ہیں۔

الحرم الطی فی مکرم الاخلاقی عن عائشہ

۵۳۵۸۔ جس گھرانے کو بھی نری عطا کی گئی تو وہ ان کے لیے نفع بخش ثابت ہوئی، اور نواز سے محروم رہنے ان کے لیے نقصان دہ ثابت ہوئی۔

البغوی وابونعمہ، ابن عساکر عن عبد اللہ بن معمر قرشی، قال البغوی ولا اعلیٰ له غیرہ وقال غیرہ دھو مرسل

۵۳۵۹۔ اللہ تعالیٰ نری پر وہ کچھ عطا فرماتا ہے جو پہلو ہڑنے پر عطا نہیں فرماتا، اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت کرتے ہیں تو اسے نری عطا فرماتے ہیں جو گھر انہی نری سے محروم رہتا تو وہ (گویا سب کچھ سے) محروم رہا۔ ابن ابی الدنیا فی دم العصب عن جریر

۵۳۶۰۔ اللہ تعالیٰ نری پر وہ کچھ عطا فرماتے ہیں جو نخی پر عطا نہیں فرماتے، اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو پسند فرماتے ہیں تو اسے نری عطا کرتے ہیں، جو گھر انہی نری سے محروم رہا تو وہ محروم رہا۔ طبرانی عن حاکم

۵۳۶۱۔ نری مبارک اور حماقت ہمہ پارک ہے اللہ تعالیٰ جب کسی گھرانے کو عطا فرماتا ہے تو ان کے دروازہ کھول دیتے ہیں، نری جس چیز میں ہوئی اسے سچا دیتی ہے اور نخی جس چیز میں ہوئی اسے عیب دار بنا دیتی۔ الحرم الطی فی مکرم الاخلاقی عن عائشہ رضى الله عنها

۵۳۶۲۔ جس نے کوئی گھر سچ کر اس کی قیمت سے (یا) گھر خرید تو اسے برکت نہ ہوگی، نہ اس گھر میں اور نہ قیمت میں آنے والی رقم میں۔ بخاری مسلم عن حفصہ

۵۳۶۳۔ جس نے کوئی گزشتہ اور اس کے بیچنے کے بغیر چارہ نہیں تھا تو اس مال پر ایسا شخص مقرر کر دیا جائے گا جو اسے تلف کر دے گا۔

الحکم عن عمران بن حصین

۵۳۶۴۔ زمین اور گھر کے چیزوں میں برکت نہیں دی جاتی، اور نہ وہ پیسے گھر اور زمین میں لگائے جائیں۔

مسند احمد عن سعد بن زید ج ۱ ص ۱۹۰

۵۳۶۵۔ جس نے مال کا ایک گزشتہ تو اللہ تعالیٰ اس پر ایک شائع کرنے والا مسلط کر دیں گے۔ مسند احمد عن عمران بن حصین

۵۳۶۶۔ معیشت میں نری تمہاری سمجھداری کی علامت ہے۔

ابن عدی فی الکامل بھی فی شعب الایمان عن ابی الدرداء رضى الله عنه

۵۳۶۷۔ اسے ابو انوشہ اور حوالی بکری کو ذبح نہ کرنا، ہمارے لیے بکری کا کچھ ذبح کرو۔ حاکم عن ابن عباس

”انشاء اللہ تعالیٰ“ کہنا

۵۳۶۸۔ بندے کے کامل ایمان کی نشانی یہ ہے کہ وہ ہر چیز میں انشاء اللہ کہا کرے۔ طبرانی فی الاوسط عن ابی ہریرہ رضى الله عنه

۵۳۶۹۔ حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام نے فرمایا: ”اس رات میں سو عورتوں کے پاس جاؤں گا، ان میں سے ہر ایک ایک گزشتہ کو ختم دے گی، جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرے گا تو ان کے کسی نعمانی نے ان سے عرض کیا: ان شاء اللہ کہیے اور آپ ان شاء اللہ نہ کہہ سکتے، ان عورتوں میں سے صرف ایک عورت حاملہ ہوئی وہ بھی انسان کا ایک گزشتہ جن بھی، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر وہ ان شاء اللہ کہتے تو وہ حاملہ (حتم تو ہونے والے) نہ ہوتے اور ان کی ضرورت بھی پوری ہو جاتی۔

مسند احمد، بخاری، مسلم نسائی عن ابی ہریرہ رضى الله عنه

تشریح: اس حدیث پر تبصرہ کرتے ہوئے ایک بہت بڑے اذکار نگاہتے ہیں، یہ حدیث پکار پکار کر کہہ رہی ہے کہ میں حضور ﷺ کی حدیث نہیں لیکن انہی حدیث نے اس حدیث کی سند کو صحیح قرار دیا، یعنی بات ہے کہ یہ سند لوگ سندی باتیں کہاں تقسیم کرتے ہیں؟

۵۴۷۰۔ حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام کی چار سو بیویاں اور چھ سو لادیاں تھیں ایک دن انہوں نے فرمایا: آج رات میں ہزار عورتوں کے پاس جاؤں گا جن میں سے ہر ایک حاملہ ہو کر ایک ایک گھڑ سواری کو جنم دے گی جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرے گا۔ (اور آپ ان شاء اللہ کہنا بھول گئے) اور ان شاء اللہ نہ کہا۔ چنانچہ آپ ان کے پاس گئے اور ان میں سے صرف ایک عورت حاملہ ہوئی اور وہ بھی انسان کا ایک ٹکڑا بنی، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر وہ ان شاء اللہ نہ کہہ دیتے اور کہا ان شاء اللہ ان کے اولاد ہوئی، جو کچھ انہوں نے کیا یعنی گھڑ سواری اور وہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرتے۔ خطیب، ابن عساکر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

اس سند میں اسحاق بن بشر کذاب ہے۔

۵۴۷۱۔ حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام نے فرمایا: اس رات میں سو عورتوں کے پاس جاؤں گا، سب کی سب ایک ایک گھڑ سواری کو جنم دیں گی جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرے گا، آپ کے کسی صحابی نے آپ سے کہا ان شاء اللہ کہہ دیجئے اور (آپ نے بھولے سے) انشاء اللہ نہ کہا، چنانچہ آپ ان کے پاس گئے، اور ان میں سے صرف ایک عورت حاملہ ہوئی اور وہ بھی انسان کا ایک ٹکڑا بنی، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر وہ ان شاء اللہ نہ کہہ دیتے تو حادثہ نہ ہوتے، اور ان کی ضرورت بھی پوری ہو جاتی، وہ سارے کے سارے اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہسوار ہو کر جہاد کرتے۔ مسند احمد، بخاری، مسلم، نسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

الاکمال

۵۴۷۲۔ اے لوگو! انشاء اللہ کہا کرو، خواہ ایک ماہ کے بعد ہو۔ الدیلمی عن ابن عمر

استقامت کا بیان

۵۴۷۳۔ استقامت اختیار کرو اور لوگوں کے لئے اپنے اخلاق اچھے کرو۔ طبرانی حاکم بیہقی فی شعب الایمان عن ابن عمر و

۵۴۷۴۔ استقامت اختیار کرو اور تم ہرگز تمام اعمال کو نہیں گھیر سکتے، اور جان کو تنہا اسے اعمال میں سے سب سے بہتر عمل نماز ہے اور وضو کی پاسداری صرف مؤمن ہی کرتا ہے۔ مسند احمد، ابن ماجہ، حاکم، بیہقی فی السلسل عن لومان، ابن ماجہ طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر، طبرانی فی الکبیر عن مسلم بن الحجاج

۵۴۷۵۔ استقامت اختیار کرو، کیا ہی اچھی بات ہے اگر تم استقامت اختیار کرو، اور تمہارا سب سے بہتر عمل نماز ہے وضو، پر صرف مؤمن ہی ندامت کرتا ہے۔ ابن ماجہ عن ابی امامہ، طبرانی عن عبادۃ بن الصامت

۵۴۷۶۔ اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب وہ عمل ہے جس پر یقینی کی جائے اگرچہ وہ کم ہو۔ بخاری و مسلم عن عائشہ

۵۴۷۷۔ کہو میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا اور تمہارا اس پر وثاق۔ مسند احمد، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ عن سفیان بن عبد اللہ الظفی

الاکمال

۵۴۷۸۔ تم نماز پڑھتے پڑھتے ٹھہرے اور روزہ رکھتے رکھتے تانت (کی طرح ہار یک) ہو جاؤ، پھر تم میں کے دو، جس میں ایک سے زیادہ پسندیدہ ہوں گے جو استقامت کے درجہ تک پہنچے۔ ابو عبد اللہ محمد بن اسحاق بن یحییٰ بن مندہ فرماتے ہیں ہم سے محمد بن قاسم بنی نے کوالہ حاتم الاصبیہ انہوں نے یحییٰ بن ابراہیم بنی سے انہوں نے ابراہیم بن اوسم سے ووما لک بن دینار سے و ابو مسلم نو لانی سے آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں۔

ابن عمر کرنے اپنے طریق سے فرمایا، مالک بن دینار نے ابو مسلم سے نہیں سنا۔ دیلمی

قبیل میں ایک شخص (میں نے) (مورخین) وقت لگے کہ آپ نے کلاں کوئی کتنے میرا، ابن حریف، اور کتنا شخص ہے، جبکہ اس کے دل میں رانی برائی تھی، یہاں نہ ہوگا۔ بعد اس کے، بخاری، مسلم، نوحدی، میں مذکور ہیں۔

۵۴۹۔ ابوہریرہؓ میں سب سے پہلے امامت افغانی ہو گئی، اور سب سے آخری چیز جو ہوئی، آپؐ کی اور نہ ہوئی، بہت سے نزاری ایسے ہیں جن میں کوئی خیر و بھلائی نہیں۔ جعفری، فی شعب الاسلام عن حمیر

۵۴۹۰۔ امامت امام ربیع بن خثعم عن علی بن عمر
 ۵۴۹۱۔ امامت رزائی جو بخاری میں ہے اور خیانت لغزو کا ذکر کرتی ہے۔ فردوس عن حمیر۔ الفضل عن علی
 ۵۴۹۲۔ جو شخص تجھے ملے، امن دے گا تو اسے امامت دلاؤ اور جو تمہارے ساتھ خیانت کرے اس سے خیانت نہ کرو۔

بخاری فی التلخیص، ابو داؤد، ترمذی، حاکم، علی بن یزید، یزید بن ابی حمزہ، داؤد، فضیل، معمر بن مسلم، الفضل عن انس، طبرانی فی الکبیر، علی بن اسماعیل، دارقطنی عن اسی بن کعب، ابو داؤد عن رجل عن الصحابة

۵۴۹۳۔ تمہوں سے پہلی چیز امامت افغانی جائے گی اور ان کے دین کی آخری چیز جو ہوگی وہ جائے گی وہ نماز ہے بہت سے نزاری ایسے ہیں کہ ان کا اللہ تعالیٰ کے پاس کچھ نہیں۔ (تحریر) عن زید بن ثابت۔

۵۴۹۴۔ پہلی چیز جو اپنے دین کی تم کو ملے گی آپؐ وہ امامت ہوگی۔ ابو داؤد عن حمیر عن اوس
 ۵۴۹۵۔ جس شخص میں امامت نہیں وہ ایمان نہیں، اور جو نزاری نہیں اس کا کوئی دین نہیں۔ دین میں نزاری حقیقت ایسے ہی ہے جیسے جمر میں سر کا قتل ہے۔ طبرانی فی الاوسط عن ابن عمر

الاکمال

۵۴۹۸۔ امامت عزت (کا باعث) ہے۔ ابوالدبلہ عن اوس بن
 ۵۴۹۹۔ امامت رزائی کو اور خیانت لغزو کا ذکر کرتی ہے۔ الفضل عن علی
 ۵۵۰۰۔ جس میں امامت رزائی (کی صفت) نہیں اور ایمان نہیں، اور صدق میں (صدق) غماز کرنے والا اسے روکنے والا ہے۔

ابن عبدی فی الکامل، بخاری، مسلم، علی بن انس، طبرانی فی الکبیر عن حمیر عن انس بن مالک عن
 تشریح:..... اس واسطے کہ ایک شخص کو حقوق کرانے والے دوسرے وقت تک صبر کرے اور اس سے کہتے پھرتے ہیں کہ بھی صدق نہ کرے۔

۵۵۰۱۔ جس میں امامت نہیں اس میں ایمان نہیں، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم بغیر ایمان اسے جنت میں داخل نہیں کر سکتے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

۵۵۰۲۔ جس میں امامت نہیں اس میں ایمان نہیں، اور جس کا منصب نہیں اس کی نذر نہیں ہوگی۔ جعفری فی شعب الاسلام عن ثوبان
 ۵۵۰۳۔ جس میں امامت رزائی نہیں، اس میں ایمان نہیں، بخاری میں حمیر (کی پاسداری) نہیں اس کا کوئی دین نہیں، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں عمر (رضی اللہ عنہ) کی ہوتی ہے، کسی بندے کا دین اس وقت تک درست نہ ہوگا یہاں تک کہ اس کی زبان درست ہو جائے، اور زبان اس وقت تک درست نہیں ہوگی یہاں تک کہ دل درست ہو جائے، وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہو سکے گا جس کے بڑی اس کی زبیر سے مخلوق نہ ہوں، کبھی نہ کہا یا رسول اللہؐ یزید سے کیا سر رہے فرمایا اس کی قلم و زبان دیتی، اور جس شخص کو ناجائز طریقے سے کوئی مال ملا ہو اگر اس نے اس میں سے خرچ کر لیا تو اسے اس میں بڑھت نہیں دلی جائے گی، اور اگر اس میں سے صدقہ کیا تو قبول نہیں کیا جائے گا، اور جو ہوتی ہے وہ اس کا بھیم (کے لیے) تو شہ ہے یہ شک نہیں، حقیقت یہ ہے کہ کفار وہ نہیں ہو سکتا، البتہ احمد مال بھگے کا کفار ہو سکتا ہے۔

طہراسی فی الکبیر عن ثوبان

امانت داری کا خیال رکھنا

۵۵۰۴ میری امت فطرت پر قائم رہی جب تک امانت کو (مال، نفسیت اور ذوق کو) ادا نہ سمجھتی۔ سعد بن مسعود عن ثوبان۔

۵۵۰۵ اس امت سے سب سے پہلے امانت اور خیر شروع کیا جائے گا۔ یہاں تک کہ تم ایک شخص بھی فحشا کرنے والا نہ دیکھ سکو گے۔

ابن الساریک عن عمر بن الخطاب عن جندب موصلاً

۵۵۰۶ لوگوں سے سب سے پہلے امانت اٹھائی جائے گی اور ان کے دین کی سب سے آخری چیز جو باقی رہے گی وہ امانت ہے اور بہت سے نمازی ایسے ہیں جن کا اللہ تعالیٰ کے پاس کچھ حصہ نہیں۔ مصلحہ عن عبد بن ثابت

۵۵۰۷ اس دین کی سب سے نیچی چیز جو بچے گی وہ امانت ہے اور سب سے آخری چیز ناز رہتی ہے۔ نبی و مقرب و اہل بیت میں گئے

جن میں کوئی غیر نہیں۔ جس قوم نے زور کی امانت دی وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے ساتھ لڑائی کی سختی ہوئی، اور جس قوم میں امانت مستحق

اور گاہی کا خیال نہ ہوا تو ان کے دل ہرے ہو جاتے ہیں، اور جو قوم مقرب و مقرب اختیار کرے تو ان کی آنکھیں اندھی ہو جائیں گی، اور جس قوم نے تقیہ

کی طرف لی دوئی کے لئے سے محروم ہو جائے گی عورب انہوں نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر چھوڑ دیا تو ان کے دل اندھے ہو جائیں گے اور

نوبت یہاں تک کی آجائے گی کہ وہ اچھا اور برائی کو نہ پہچان سکیں۔ ابن عبد حکم عن واصل بن عبد اللہ فی حدیث عن عبد

۵۵۰۸ جودنیا کی کسی شے کو دنیا پر گزار دیا اور پھر اسے واپس کر دیا اور اگر وہ چاہتا تو ادا نہ کرتا، اللہ تعالیٰ اسے عذاب میں سے جس سے چاہے گا

شرابی کر دے گا۔ طہراسی فی الکبیر عن ابی امامہ

نیکی کا حکم اور برائی سے روکنا

۵۵۰۹ جو شخص اپنی زبان سے کوئی حق (بات) ظاہر کرتا ہے پھر اس بات پر اس کے بعد عمل کیا یا تو قیامت تک اس کا اجر بھری رہے گا اور

امت اللہ تعالیٰ اس کا پورا ثواب بخشے گا۔ مسند احمد عن ابن

تیمار نے والے اور ثواب سے گناہ سے عمل کرنے والے کا ثواب کم نہ ہوگا۔

۵۵۱۰ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بہتر یہ ہے کہ ظالم بادشاہ کے سامنے حق بات کہی جائے۔ مسند احمد عن ابی امامہ

۵۵۱۱ سب سے افضل جہاد ظالم بادشاہ کے سامنے حق بلند کرنا ہے۔ ابن مسعود عن ابی سعید۔ مسند احمد۔ ابن ماجہ، طہراسی، بیہقی

فی شعب الايمان عن ابی امامہ، مسند احمد، مسلم، بیہقی فی شعب الايمان عن طلحہ بن شہاب موصلاً

۵۵۱۲ افضل جہاد ظالم بادشاہ کا ہر امر کے ساتھ مصافحہ کی بات کرتا ہے۔ خطب عن ابی سعید

۵۵۱۳ جہاد چار امور میں۔ نیکی کا حکم کرنا، برائی سے روکنا، میری تمہیں میں کچھ ہونا، اور فاسق سے نفس امارا اٹھانا، حلۃ الاولیاء عن علی

قشریح۔ فاسق سے بچنا، نفس کے نفس سے نفرت کرنا، انسان سے نفرت کی بر گزاردن، نفس نیکی تکبر کرنا۔

۵۵۱۴ سب سے عظیم جہاد ظالم بادشاہ کے سامنے مصافحہ کی بات کرنا ہے۔ نو مسلم عن ابی سعید

۵۵۱۵ اللہ تعالیٰ غاص لوگوں کے عمل سے عوام کو عذاب نہیں دیتا، جب تک کہ وہ انہیں لوگوں کو روکنے کی استطاعت رکھتے ہوں، یہی جب

رو عوام میں لوگوں کو نہ دیکھیں تو اللہ تعالیٰ عوام کو عذاب سب کو عذاب سے جتا کر دے گا۔ مسند احمد، طہراسی فی الکبیر عن عبد بن عمر

۵۵۱۶ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر چھوڑنے والے کا اللہ تعالیٰ پادری سے عذاب نہ کرے۔ خطبہ عن واصل بن

۵۵۱۷ لوگ جب برائی کو دیکھتے ہیں کہ جو ختم نہیں کرتے تو ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ انہیں عذاب میں مبتلا کر دے۔ مسند احمد عن ابی ہریرہ

۵۵۳۹ گناہ جب پوشیدہ کیا جائے تو صرف کرنے والے کو نقصان دینا ہے اور جب ظاہر ہو جائے اور اس کو دکان چائے تو جانوروں کے لیے بھی مضر ہوتا ہے۔ طبرانی فی الاوسط عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

برائی سے روکنے کا اہتمام

۵۵۳۸ جب تو بری امت کو دیکھے کہ وہ ظالم کو ظالم کہتے سے باز رہی ہے تو پھر ان سے اجابت لے لی تھی۔

مسند احمد۔ طبرانی فی الکبیر، بیہقی فی الشعب عن ابن عمر، طبرانی فی الاوسط عن جابر
۵۵۳۸ جب تم ایسا کوئی کام دیکھو جسے تبدیل کرنے کی ترغیب نہیں دے، تو ظہر سے دیکھو یا اس تک کہ خدا تعالیٰ خود سے تبدیل فرمادیں گے۔

ابن عدی فی السنن، بیہقی فی الامہ
۵۵۳۷ اللہ تعالیٰ قنات کے دروازے سے ضرور پوچھیں گے یہاں تک کہ اس پر بھی پوچھیں گے کہ تجھے برائی کو دیکھ کر اسے پسند
بگھنے سے کس چیز نے روکا، جب اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے لیے واپس ثابت کر دیں گے تو دوا عرض کرنے کا مجھے آپ کی امید تھی اور
لوگوں سے مجھے اتنا پیشہ تھا جسے احمد، ابن ماجہ، ابن حبان عن ابو سعید

۵۵۳۶ لوگ جب کسی ظالم کو دیکھیں تو یہاں کا پتہ نہیں روکنے تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں عموماً عذاب میں مبتلا کر دے۔

ترمذی، ابن ماجہ، ابوداؤد، عن ابی بکر
۵۵۳۵ اللہ تعالیٰ اس قوم کو ایک نہیں فرماتے (جس میں) کمزور قوی سے اپنا حق وصول نہ کر سکا، وادارے کوئی اذیت نہ پہنچے۔

بیہقی فی السنن عن ابی سعید بن ابی ہریرۃ
۵۵۳۵ اللہ تعالیٰ اس قوم کو ایک نہیں فرماتے جس میں کمزور قوی سے اپنا حق وصول نہ کر سکا۔

۵۵۳۶ اللہ تعالیٰ اس قوم کو ایک نہیں فرماتے جس میں کمزور قوی سے اپنا حق وصول نہ کر سکا۔

۵۵۳۷ اللہ تعالیٰ اس قوم کو ایک نہیں فرماتے جس میں کمزور قوی سے اپنا حق وصول نہ کر سکا۔

۵۵۳۸ اللہ تعالیٰ اس قوم کو ایک نہیں فرماتے جس میں کمزور قوی سے اپنا حق وصول نہ کر سکا۔

۵۵۳۹ اللہ تعالیٰ اس قوم کو ایک نہیں فرماتے جس میں کمزور قوی سے اپنا حق وصول نہ کر سکا۔

۵۵۴۰ اللہ تعالیٰ اس قوم کو ایک نہیں فرماتے جس میں کمزور قوی سے اپنا حق وصول نہ کر سکا۔

ترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ کتاب الاسراف ۹۲۰
۵۵۴۰ میری امت میں سے کچھ لوگ ایسے ہوں گے جنہیں پہلے لوگوں (سواہر کرامہ رضی اللہ عنہم) کے درجہ پر اُتر دیا جائے گا، وہ لوگ برائی کا

انکار کرنے والے ہوں گے۔ مسند احمد عن رجل

۵۵۴۱ نبی کا حکم کرنے والے اس کے کرنے والے کی طرح ہے۔ یعقوب بن سفیان عن مسدد، ترمذی عن عبد اللہ بن حمرہ

۵۵۴۲ آدمی کی منہ بہ منہ سے جب دھوکا دیا جائے اور اسے جانا نہ سکے، اللہ تعالیٰ اسے توبہ کا سانس دے گا، اگر اسے توبہ نہ کرے تو اسے توبہ کا سانس دے گا۔

طبرانی فی الکبیر، معجم فی التاریخ عن ابی سعید

الاکمال

۵۵۴۳ اے لوگو! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، میں کا حکم دوا دینا اس سے پہلے کہ تم مجھ سے نہ نہ اور میں (توبہ دینا) قبول نہ کران۔
اور تم مجھ سے مانگو اور میں تمہیں عطا نہ کروں اور تم مجھ سے نہ نہ اور میں (توبہ دینا) قبول نہ کران۔

- ۵۵۵۵۔ اے اللہ تعالیٰ! اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! دعا قبول فرما کہ میں تیرا دعا قبول کرنا چاہتا ہوں۔
 ۵۵۵۶۔ تم میں سے جس نے میری دعا کو مانگا ہے وہ اس کے لئے دعا ہے کہ وہ اس کی دعا قبول کرے اور اس کی دعا قبول کرے۔
 ۵۵۵۷۔ ہاتھ نہ دے کہ تمہارا دعا قبول کرے اور اس کی دعا قبول کرے۔
 ۵۵۵۸۔ دعا قبول کرے اور اس کی دعا قبول کرے۔
 ۵۵۵۹۔ دعا قبول کرے اور اس کی دعا قبول کرے۔

خواہشات کی پیروی خطرناک ہے

- ۵۵۶۰۔ اے اللہ تعالیٰ! اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! دعا قبول فرما کہ میں تیرا دعا قبول کرنا چاہتا ہوں۔
 ۵۵۶۱۔ تم میں سے جس نے میری دعا کو مانگا ہے وہ اس کے لئے دعا ہے کہ وہ اس کی دعا قبول کرے اور اس کی دعا قبول کرے۔
 ۵۵۶۲۔ ہاتھ نہ دے کہ تمہارا دعا قبول کرے اور اس کی دعا قبول کرے۔
 ۵۵۶۳۔ دعا قبول کرے اور اس کی دعا قبول کرے۔
 ۵۵۶۴۔ دعا قبول کرے اور اس کی دعا قبول کرے۔

- ۵۵۶۵۔ اے اللہ تعالیٰ! اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! دعا قبول فرما کہ میں تیرا دعا قبول کرنا چاہتا ہوں۔
 ۵۵۶۶۔ تم میں سے جس نے میری دعا کو مانگا ہے وہ اس کے لئے دعا ہے کہ وہ اس کی دعا قبول کرے اور اس کی دعا قبول کرے۔
 ۵۵۶۷۔ ہاتھ نہ دے کہ تمہارا دعا قبول کرے اور اس کی دعا قبول کرے۔
 ۵۵۶۸۔ دعا قبول کرے اور اس کی دعا قبول کرے۔
 ۵۵۶۹۔ دعا قبول کرے اور اس کی دعا قبول کرے۔

قابل رشک بندے

- ۵۵۷۰۔ اے اللہ تعالیٰ! اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! دعا قبول فرما کہ میں تیرا دعا قبول کرنا چاہتا ہوں۔

والے کو دھرم کیا تو اللہ تعالیٰ اسے بڑی گھبراہٹ سے امن عطا فرمائے گا، اور جس نے کسی بدعتی کی توہین کی تو اللہ تعالیٰ اس کا جنت میں درجہ بلند فرمائے گا، اور جو اسے اس طرح ملاکر اس سے بشارت کا اظہار کیا تو گویا اس نے اس کی توہین کی جو محمد (ﷺ) پر نازل کیا گیا۔

ابن عساکر عن ابن عمر

تشریح:۔۔۔ انہوں نے میں شرک میں مبتلا شخص بھی مشرک نہیں کہا، تاچہ ہائیکہ بدعت میں مبتلا!

۵۵۹۹۔۔۔ جس نے بدعتی سے بغض کی وجہ سے اعراض کیا تو اللہ تعالیٰ اسے امن و ایمان سے محروم نہ کرے گا، اور جس نے کسی بدعتی کو دھرم کیا تو اللہ تعالیٰ اسے بڑی گھبراہٹ میں امن عطا فرمائے گا، اور جس نے بدعتی کی توہین کی تو اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے سوا رہے بلند فرمائے گا، اور جس نے بدعتی کو سامع کیا یا اسے خوشی سے ملایا ایسی حالت اس کا استقبال کیا جس سے وہ خوش ہوا تو اس نے اس شریعت کو کم سمجھا جسے اللہ تعالیٰ نے محمد (ﷺ) پر نازل فرمایا۔ حطب عن ابن عمر

انہوں نے فرمایا اس روایت میں حسن بن خالد ابوالجلید اکیلے ہیں جبکہ دوسرے راوی معتبر ہیں۔

۵۶۰۰۔۔۔ جس نے اپنے زبان سے کوئی حق اٹھایا تو اس کا اجر اس وقت تک جاری رہے گا یہاں تک کہ قیامت میں اللہ تعالیٰ کا حکم آجائے تو اسے پورا پورا بدلہ دیں گے۔ صحیحہ، حلیۃ الاولیاء، عن انس

۵۶۰۱۔۔۔ جس نے کسی قوم کے درمیان کسی معصیت کا ارتکاب کیا، اور وہ ان کی طرح ہے انہوں نے اسے منع نہ کیا تو اللہ تعالیٰ کا وعدہ اس سے بڑی ہے۔

طبرانی فی الکبیر عن اسی اعامة

۵۶۰۲۔۔۔ جو کسی کام میں حاضر ہو کر اسے پسند سمجھتا ہو تو وہ غالب کی طرح ہے اور جو غائب ہو کر اس سے راضی رہا تو وہ حاضر کی طرح ہے۔

ابو یعلیٰ فی مسندہ

بادشاہوں کی اصلاح کا طریقہ

۵۶۰۳۔۔۔ جس کے پاس کسی بادشاہ کے لیے خیر خواہی ہو اور وہ اس سے اعلانیہ بات نہ کرے، (بلکہ) اس کا ہاتھ پکڑے اور تہائی میں لے جا کر کہے، وہ اگر قبول کر لے (تو فہما) اور نہ اس نے اپنی ذمہ داری ادا کر دی۔ طبرانی فی الکبیر، حاکم، بخاری، مسلم، عیاض بن عیثم اور ہشام بن حکیم کا ایک ساتھ تعاقب کیا گیا۔

۵۶۰۴۔۔۔ جو مظلوم کے ساتھ چلا، تا کہ اس کا حق ثابت کرے تو اللہ تعالیٰ اس دن اس کے قدم ثابت رکھے گا جس دن قدم اٹمگائیں گے۔

ابو الشیخ و ابونعیم عن ابن عمر

۵۶۰۵۔۔۔ اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے یقیناً میری امت کے (کچھ) لوگ قبور سے بندروں اور غریبوں میں بھی صورتوں کے ساتھ نکلیں گے یہ انبیاء ان کی رگن ہوں میں مدینت (سستی سے نکلیں اور پرانہ کہنا) اور نبی (عن المنکر) سے روکنے کی وجہ سے، دو گنا جبکہ وہ اس کی طاقت بھی رکھتے ہوں گے۔ ابونعیم عن عبدالرحمن بن عوف

۵۶۰۶۔۔۔ وہ امت پاک نہیں ہوتی جس کا ضعیف قوی سے اپنا حق الا چاری کی حالت میں وصول نہ کر سکے۔

ابن عساکر عن عبداللہ بن اسی سفیان بن الحارث بن عبدالملک

۵۶۰۷۔۔۔ وہ امت پاک نہیں کی جاتی جس میں حق کا فیصلہ نہ ہو اور نہ ضعیف و لاچار شخص قوی سے اپنا حق وصول کر سکے۔

طبرانی فی الکبیر، حلیۃ الاولیاء، والنقاش فی الفضائل، ابن عساکر عن ابن عمر

۵۶۰۸۔۔۔ وہ امت پاک نہیں ہوتی، جس میں (حق کا) فیصلہ نہیں کیا جاتا، کہ کمزور و لاچار مظلوم سے اپنا حق وصول کرے۔

حلیۃ الاولیاء، ابوسعید النقاش فی الفضائل، عن ابن عمر

۵۶۰۹ اور امت پائے نہیں ہوئی جس کی تہذیب چار شخص کا قتل نہ لایا جائے۔ ختمی فی الکفر عن معاذ بن ابی عوف عن ابو سعید
 ۵۶۱۰ اللہ تعالیٰ اس امت کو آپ نہیں فرماتا، جس میں حق کا فیصلہ نہیں کیا جائے کہ ضعیف والا چار شخص قتل نہ لایا جائے۔

۵۶۱۱ اللہ تعالیٰ اس امت کو پائے نہیں کرتے جس میں ضعیف نے لیے تو قتل سے اس کا قتل نہ لایا جائے۔
 انعام عن عبد شمس بن عبد الرحمن عن معاویہ بن عمار عن عمار بن

۵۶۱۲ اللہ تعالیٰ کسی کو قتل نہیں کرتا مگر اس کے تمام اہل عرف کا معاملہ کیے ہوئے ہو۔ ابو عبیدہ عن علی
 ۵۶۱۳ آخری روز میں ایک قوم ہوئی اور ان کے پاس حاضر ہو کر اللہ تعالیٰ کے قہر کے برخلاف فیصلہ کریں گے۔ ان کے پاس ۳۰

پرانہ تعالیٰ کی امانت ہو۔ ابو جہرہ والنخعی عن ابن مسعود
 ۵۶۱۴ کسی کو قتل نہ لایا جائے جسے یہ مناسب نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے فرمان کو دیکھے اور اس پر ایمان نہ لائے۔ ابو جہرہ عن حماد بن علی

۵۶۱۵ جس کو قتل نہ لایا جائے جسے یہ لازم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے قہر کے برخلاف فیصلہ کریں گے۔ ان کے پاس ۳۰
 ان نے بھائی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ لوگ کہتے ہیں آپ جس چیز کو عرف لائے اس کے برخلاف کرتے ہیں۔ ان سے
 آپ نے یہ الفاظ ذکر کیے۔

حرب الباء۔۔۔ بذل الجہود

کنز ورنکی جانفشانی

۵۶۱۶ اللہ تعالیٰ غمگین کی تعریف اور ان کے دے وقف کی ملامت کرتے ہیں۔ جب تم کسی چیز سے بے بس ہو جاؤ تو کہو۔ حسبی اللہ
 ونعم الوکیل۔ (علامہ شاذلی کی یہ کتاب "لواء حبیب اللہ" ہے جس میں ہزار مصلحتیں ہیں جو ماریٹونی نے لکھی ہیں۔)

۵۶۱۷ اللہ تعالیٰ بے قوتی کی ملامت کرتے ہیں جس میں تم غمگین کی دعا اختیار کرو۔ اور جب کسی چیز سے بے بس ہو جاؤ تو کہو۔ حسبی اللہ ونعم الوکیل
 ابو داؤد عن عوف بن مالک

الاکمال

۵۶۱۸ بے شک اللہ تعالیٰ بے قوتی کی ملامت کرتے ہیں جو اپنے کو آخری کوشش تک پہنچا کر پوچھ لے گا کہ اب تو کیا میں نے اللہ تعالیٰ
 پر جھوٹ کیا یا حسبی اللہ ونعم الوکیل۔ عمار بن ابی العاص عن ابو سعید

شکستہ حالی اور در ماندگی

۵۶۱۹ شکستہ حالی ایران کا حصہ ہے جسے مسند احمد۔ نو بعدی، حاکم، معنی ہی اللہ عزوجل
 ۵۶۲۰ اللہ تعالیٰ اس در ماندہ کو سن سے محبت کرتا ہے جو مجھے پڑھنے سے بے بس ہو جائے اور اللہ کریم

تشریح:۔۔۔ اور میں اس حالت پر غمگوں سے جب انسان بے بس ہو جائے تو اللہ تعالیٰ سے کہے۔ یا اللہ دیکھنے پر اسے پڑا ہے پس

- ۵۶۳۳۔ میں اندھنوں کے قتل اور برہانچی جنگ پر خدا برکت کی وصیت کرتا ہوں۔ میں حاضر علی بن ہریرہ رضی اللہ عنہ
- ۵۶۳۴۔ حسب حال سے اور عزت و شرافت تقویٰ میں ہے۔ حسنہ احمد، قرطبی، ابن ماجہ، حاکم عن سیرہ
- ۵۶۳۵۔ مجتہدین و شافعیوں کے بارہوں میں بہترین چیز جس کا اطلاق آیا گیا وہ یقین ہے۔ ابو نعیم، ابی اسحاق ابن عباس
- ۵۶۳۶۔ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو اور ہر آدمی تمہارا کبر کیسے کا اتمام کرو۔ نوعمی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
- ۵۶۳۷۔ عزت تقویٰ (میں) ہے، شرافت تواضع میں اور یقین ہے پر وائی میں ہے یعنی اگر کسی وقت پاس نہ ہو تو پورے پیشانی نقش نہ ہو۔
- ۵۶۳۸۔ ہر چیز کی پہچان ہوتی ہے، بلا تقویٰ کی کان الی معرفت کے ان میں۔ طبرانی، ابی الکثیر عن ابن عمر، بیہقی، ابی شعبہ الایمان عن عمر
- ۵۶۳۹۔ دو کتب پر بیگز گار ہے؟ وہ کس لہ پر بیگز گار ہے؟۔ نیاجہ دام جو بیہاز کی چوٹی میں کھڑا ہو گئے وہ کون نماز تہنم کرتا ہے۔ طبرانی، ابی الکثیر عن ابی امامہ
- ۵۶۴۰۔ جہان تہنم سے الٹی ہوئی زبان سے ڈر لہا ہے، غصہ کو شفا دے دی۔ ابن ابی لہب عن سہل بن سعد
- تشریح:۔۔۔ حدیث سابقہ مضمون کے مطابق ہے یعنی وہ بھی کتنا ممکن ہے جس میں یہ تصانیف ہوں۔
- ۵۶۴۱۔ جسے تقویٰ نصیب ہو اس سے دنیا و آخرت کی بھلائی ملی۔ ابوالشیخ عن عائشہ رضی اللہ عنہا
- ۵۶۴۲۔ آدمی جس وقت تک متعین کے بعد تک نہیں پہنچ سکا بیان تک کہ وہ چھ نہ چھوڑے جس میں کوئی حرج نہیں اس ذرے کے جس میں حرج ہے۔ نوعمی، ابن ماجہ، حاکم عن عطیہ السعدی
- تشریح:۔۔۔ یعنی انسان مہاجر کا سول کو جب چھوڑے تو اسے غیر مہاجر کا سول سے خود بخود احتیاط ہوتی ہے، غلط فہمی بنا کر کھڑے ہو کر پانی پینے میں کوئی حرج نہیں، لیکن اس میں احتیاط کی بنا پر جب بھی وہ پانی پینا چاہے گا تو اسے یاد دہانے لگے گا۔
- ۵۶۴۳۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا میں نے جس ذات کا تمہیں حکم دیا، جس بات کی وصیت کی تم نے اسے منکر کر دیا (اس کی بجائے) تم نے اپنے نسب بلند کیے، آج میں اپنا نسب بلند کروں گا، اور تمہارے لیوں کو گھٹاؤں گا، متعین کہاں ہیں، متعین کہاں ہیں؟ قومیں سب سے عزت والا نسب سے ذرا متنی تھکے۔ حاکم، بیہقی، ابی شعبہ الایمان عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
- ۵۶۴۴۔ تم میں سے میرے پیارے ایک دو لوگ ہیں جو میری زبان سے کہیں، اور جہاں ہوں اور جہاں بھی ہوں، حسنہ احمد عن معاذ
- ۵۶۴۵۔ تم میں سے میرے پیارے دو بڑے ایک تہی لوگ ہیں، جو جگہ ہوں اور جہاں بھی ہوں۔
- تشریح:۔۔۔ جو جگہ ہوں سے خاص نسب کی نفی اور جہاں بھی ہوں سے خاص جگہ کی نفی اس واسطے کہ اکثر لوگ جو یہ سمجھتے ہیں کہ صرف عالی نسب ہی پیہیز گار ہوتے ہیں یا صرف خاص مقامات و بارگاہ کے رہنے والے ہوتے ہیں غلط ہے۔

الاکمال

- ۵۶۴۶۔ لوگوں میں سب سے عزت مند سب سے پر بیگز گار ہے، بخاری و مسلم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
- ۵۶۴۷۔ علی اللہ تعالیٰ کے ہاں عزت مند ہے، اور قادر و مدبر تحت اللہ تعالیٰ کے، ابی نعیم، ابی نعیم عن ابن عمر
- ۵۶۴۸۔ مروی عزت اس کے تقویٰ میں ہے، اس کی جراتوری عقل میں اور اس کا نسب اس کے اخلاق میں۔
- ۵۶۴۹۔ دنیا کی عزت، الدار کی اور آخرت کی عزت تقویٰ ہے (بجہ) تمہاری بیواؤں ایک مرد اور عزت (گنہگار) ہے۔
- ابو نعیم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
- ابو نعیم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۵۶۵۰۔ دنیا کی شرافت، الداری اور آخرت کی شرافت تقویٰ ہے اور تمہاری پیہوش ایک مرد اور عورت سے ہے تمہارا شرف والداری تمہارا کرم تقویٰ تمہارا حسب اتفاق اور تمہارے نسب اعمال ہیں۔ الدیلمی عن عمرو

۵۶۵۱۔ لوگ (حضرت آدم وادامہ علیہما السلام) کی اولاد ہیں، جیسے صانع کا کنارہ (صانع پرانے زمانے میں ایک پتہ نہ ہوتا تھا)۔ جسے وہ ہیز گار نہ مہر سکیں گے، تم تمہارے حسب نسب کے بارے سوال نہیں ہوگا، قیامت کے روز سب سے زیادہ عزت والا تم میں کسب سے پرہیز گار ہے۔

ابن سعد و ابن جریر عن عطیہ بن عامر

۵۶۵۲۔ لوگو! تمہارا رب ایک، تمہارا باپ ایک (لہذا) کسی عربی کو بھی پر اور نہ کسی عجمی کو عربی پر کوئی فضیلت حاصل ہے نہ گورے کو سیاہ پر اور نہ سیاہ کو گورے پر (فضیلت) ہے مگر تقویٰ کی وجہ سے تم میں سے اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ عزت والا سب سے زیادہ متقی ہے آگاہ و بویا میں نے پہچان دیا؟ (لہذا) حاضر شخص غائب تک (یہ بات) پہچانے۔ بیہلی فی شعب الامعان عن جابر

۵۶۵۳۔ متقی لوگ سردار، عالم، فقہاء، قائدین ہیں ان کے پاس بیٹھنا (علم میں) اضافہ ہے وہ عالم کہ جس کے علم سے فائدہ اٹھایا جائے وہ ہزار برگشتہ، ان کی طرف دیکھنا نور (دل کا سبب) ہے۔ الحلیلی عن عائشہ

۵۶۵۴۔ متقی لوگ سردار، فقہاء، قائدین ہیں ان کے پاس بیٹھنا (علم میں) اضافہ ہے وہ عالم کہ جس کے علم سے فائدہ اٹھایا جائے وہ ہزار عبادت گزاروں سے افضل ہے۔ الحلیلی عن علی

۵۶۵۵۔ تمہارا رب ایک، باپ (آدم) ایک، دین ایک، نبی ایک (لہذا) نہ کسی عربی کو بھی پر اور نہ عجمی کو عربی پر اسی طرح کسی گورے کو کالے پر نہ کسی کالے کو گورے پر کوئی فضیلت حاصل ہے (مگر بس) تقویٰ کی وجہ سے۔ ابن الجار عن ابی سعد

۵۶۵۶۔ اللہ تعالیٰ متقی، نبی اور پرہیز گاروں کو پسند کرتے ہیں۔ مسند احمد، مسلم، العسکری فی الامثال عن سعد

۵۶۳۰ پر یہ حدیث گزر چکی ہے۔

۵۶۵۷۔ میرے اہل بیت یہ لوگ نہیں جو یہ سمجھتے ہیں کہ وہ میرے قریب ہیں (جبکہ) ایسا نہیں، میرے دست تم میں سے متقی لوگ ہیں جو بھی ہوں اور جہاں بھی ہوں، اے اللہ! میں نے جو ان میں اصلاح کی اس کا فساد نہیں چاہتا اللہ کی قسم! میری امت کو دین سے ایسے ہی ہٹا دیا جائے گا جیسے کھلمیدان میں برتن کو پھوڑ دیا جاتا ہے۔ طبرانی عن معاذ

۵۶۵۸۔ لوگوں میں میرے نزدیک ترین متقی لوگ ہیں سو دیکھو، لوگ قیامت کے دن اعمال نہیں لائیں گے، اور تم دنیا لادے گے اور میں تم سے اپنا چیرا پیچیرا لوں گا۔ ابو یعلیٰ، ابن ابی عاصم فی الاحاد عن الحکم بن منہال او ابن منہال

۵۶۵۹۔ تم میں سے میرے نزدیک متقی لوگ ہیں اگرچہ سب نسب سے زیادہ قریب ہے لوگ قیامت کے روز اعمال لائیں گے، اور تم دنیا کو اپنے کندھوں پر لادے آؤ گے تم کہو گے اے محمد! میں کہوں گا ہاں اسی طرح، اسی طرح۔ الدیلمی عن معاذ

۵۶۶۰۔ تم میں سے میرے نزدیک تر لوگ متقی ہیں، اگر تم وہ ہو تو میرے نزدیک ہو، ورنہ دیکھو، پھر دیکھو، لوگ ہیز گار اعمال نہ لائیں، اور تم بوجھ لادے آؤ گے، سو تم سے اعراض کر لیا جائے گا قریش اہل امانت ہیں جس نے لغزشوں کی وجہ سے ان سے بغاوت کی، اللہ تعالیٰ اسے نقصانوں کے

بل گرائے گا۔ حاکم عن اسمعیل بن عید بن دافعۃ الزرقی عن ابیہ عن جندہ

۵۶۶۱۔ خبردار! تم میں سے فلاں کی اولاد میرے نزدیک نہیں لیکن میرے نزدیک تر لوگ پرہیز گار ہیں، جو بھی ہوں جہاں بھی ہوں۔

الحکم عن عمرو بن العاص

پرہیز گاروں کو قرب حاصل ہوگا

۵۶۶۲۔ اے اہل قریش! تم میں سے میرے نزدیک ترین لوگ پرہیز گار ہیں، اگر تم تقویٰ اختیار کرو تو میرے قریب ہو اور اگر تمہارے غیر اللہ

- ۵۶۷۲ تھیانی ہر چیز میں بہتر ہے صرف آخرت کے عمل میں بہتر نہیں۔ بوداؤد، مسٹرک حاکم، بھٹی فی شعبہ الايمان عن سعد
- ۵۶۷۳ سون اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور جندی شیخ کی طرف سے۔ لرمندی عن سید بن سعد
- ۵۶۷۵ ہما ندوی اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور جلد بانی شیطان کی طرف سے ہے۔ بھٹی فی شعبہ الايمان عن انس
- ۵۶۷۶ جب تم کسی کا حکم ارادہ کرو تو اس کے انجام میں خوب غور و فکر کرو۔ اگر اس کا انجام بہتر ہو تو اسے کرنا اور اگر برا ہو تو نہ کرنا
- ۵۶۷۷ ابن العبادہ کہ فی الزہد عن ابی جعفر عبداللہ بن مسعود انہما ضعی مرسلان
- ۵۶۷۸ جب تم کسی کام کا ارادہ کرو، نجدی کی اختیار کرو، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اس سے نکلنے کا راستہ دکھائے۔
- ۵۶۷۹ بحاری ابی الدرداء، بھٹی فی شعبہ الايمان عن وجہل عن سہی
- ۵۶۸۰ جس نے سوچا، پچھلے سے کام لو تو اس نے درست کام کیا، اس کے قریب ہو اور جس نے جہد میں اس نے غلطی کی یا غلطی کے قریب ہوا۔
- ۵۶۸۱ جب تم نے سوچا، پچھلے سے کام کیا تو تم نے صحیح کام کیا، تم صحیح بات کے قریب ہو گئے اور جب جہد سے کام لو گے تو غلطی کرو گے یا قریب ہے کہ غلطی میں پڑ جاؤ گے۔ بھٹی فی شعبہ الايمان عن ابی جعفر
- ۵۶۸۰ غور و فکر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور جلد بانی شیطان کی جانب سے تو خوب غور کر لیا کرو۔
- ابن ابی الدنیا فی دم القلب و الخواص فی مکارم الاخلاق عن الحسن مرسلان

اللہ تعالیٰ پر توکل و بھروسہ

- ۵۶۸۱ میری امت کے ستر ہزار لوگ بطور حساب کے جنت میں داخل ہوں گے اور وہ ایسے لوگ ہیں جو نہ جہاد بھوک کریں گے نہ قتال نکالیں گے نہ ہاتھوں کو انہیں گے اور وہ صرف اپنے رب پر بھروسہ کریں گے۔
- ۵۶۸۲ بحاری عن ابی عباس، احمد، مسلم عن عمران بن حصیب، مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
- ۵۶۸۲ میرے سامنے (عالم مثال میں) ایسے پندرہ تئیں، میں نے ایک کی کے ساتھ ایک جماعت رکھی، ایک نبی کے ساتھ ایک شخص اور دو آدمی رکھے اور ایک نبی کے ساتھ کوئی بھی نہ تھا، چنانچہ میرے سامنے ایک بہت بڑا گروہ نمودار ہوا، میں نے سمجھا میری امت ہے، مجھے کہا گیا: یہ سوئی (علیہ السلام) اور ان کی قوم ہے، البتہ آپ اس کی طرف دیکھیں، میں نے دیکھا کہ بہت بڑا گروہ ہے پھر مجھ سے کہا گیا: آپ اس دوسری طرف دیکھیں، تو میں نے دیکھا تو وہاں بھی ایک بہت بڑا گروہ ہے تو مجھ سے کہا گیا: یہ آپ کی امت ہے ان کے ساتھ ستر ہزار لوگ ایسے ہیں، جو بغیر حساب و تعداد کے جنت میں جائیں گے، کسی نے عرض کیا: وہ کون لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا: جو جہاد بھوک نہیں کرتے عاویہ کی سے جہاد بھوک کرتے ہیں، ان قتال لیتے اور نہ جانوروں کو مارنے ہیں، (بلکہ وہ لوگ اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔
- مسند احمد، بخاری، مسلم عن ابی عباس

- ۵۶۸۳ میری امت کے ستر ہزار لوگ بطور حساب کے جنت میں داخل ہوں گے، جو نہ جانوروں کو مارنے، اور نہ قتل و قتل میں نہ جہاد بھوک کرتے اور نہ قتال لیتے ہیں (بلکہ وہ اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔ لہذا عن انس
- ۵۶۸۴ تم اگر اللہ تعالیٰ پر ایسے بھروسہ کرو جیسے بھروسہ کرنے کا حق ہے تو وہ تمہیں ایسے رزق دے گا جیسے پہلے پہلوں کو دے رہے تھے تاکہ خیال نہ ہو
- ۵۶۸۵ جہت اور نہ کو چیت بھروسہ کرتے ہیں۔ سعد احمد، لرمندی، ابن ماجہ، مسند ابی حاکم عن عمر
- اللہ تعالیٰ نے اس بات کا ارادہ کیا ہے کہ اپنے مومن بندے کو ان کی جگہ سے رزق دے دیں جنہاں سے اس کا گناہ نکلیں۔

فردوس عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، پہنچی فی شعب الايمان عن علی

۵۶۸۶۔ جو اس بات سے خوش ہو کہ وہ سب لوگوں سے طاقتور ہو جائے اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرے ماہن ابی الدہلی فی نوکل عن ابن عباس

۵۶۸۷۔ اوت کو پانچ سو (پچھڑا) توکل کر دو ہمدی عن انس

۵۶۸۸۔ اسے جزی کی پناہ داور توکل کر دو۔ پہنچی فی شعب الايمان عن عمرو بن لہیا

۵۶۸۹۔ اسے جزی کی ڈاڈ اور بھروسہ کر دو۔ حبیب فی رد مالک ابن عساکر عن ابن عمر

۵۶۹۰۔ اللہ تعالیٰ دو کو جب اللہ کی طرف دلی تمکین جو بندہ مخلوق کی بجائے مجھ پر اعتماد کرنا سکھو میں اس بات کو اس کی نیت سے

جناہوں (پھر اگر) آسان اپنے رہنے والوں سمیت اس کے لئے نکر کرے تو میں پھر بھی اس کے لیے راہ نکال دوں گا اور جو بندہ میرے

عز کے مخلوق پر بھروسہ کرتا ہے اور مجھے اس کی یہ بات اس کی نیت سے پتہ ہوئی ہے تو میں اس کے سامنے آسمان کی آوازوں کو کات دینا ہوں

ہو اگر اس کے قدموں تلے سے بنادیا جاوے اور جو بندہ میری اطاعت کرتا ہو میں اسے مانگنے سے پہلے عطا کر دیتا ہوں اور مجھ سے بخشش

مانگنے سے پہلے اسے بخش دیتا ہوں۔ ابن ہشام عن عبد بن مالک

۵۶۹۱۔ اسے بڑے اوصیٰ تھے پندہ میں سمجھا ہوں (انہیں یاد رکھنا) اللہ تعالیٰ (کے حکم) کی اطاعت کرنا وہ تمہاری خداوند فرمائے گا اللہ تعالیٰ

(کے حکم) کی خداوند کرنا تو اسے اپنے سامنے پنے کا جب تو کوئی چیز مانگے تو اللہ تعالیٰ سے مانگنا اور جب تو دوجاے اللہ تعالیٰ سے دے

مانگنا جان رکھو اور پوری بات تجھے نفع دے پناہ قائم کر لے تو تجھے اس چیز کا نفع دے دے سکتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے لکھی ہے۔

اور اگر وہ اس بات پر رنج ہو جائیں کہ تجھے کوئی نقصان پہنچا کر تمہارا نقصان تو پہنچا سکیں گے جو اللہ تعالیٰ نے میرے حق میں لکھا ہے

نعم شک ہو گئے انھیں دالے بچھلے انھیں لیے گئے محمد احمد بن محمد، مستدرک حاکم عن ابن عباس

الاکمال

۵۶۹۲۔ اللہ تعالیٰ نے ادا کر دیا ہر اس کی طرف دلی تمکین مجھے میری عزت کی ضرورت جو بندہ میری مخلوق کی بجائے مجھ پر بھروسہ کرتا ہے مجھے

اس کی یہ بات اس کی نیت سے پتہ ہوتی ہے پھر آسمان زمین اپنے بایں سمیت اس کے خلاف تدبیر کرے تو میں اس کے لیے نکلے گی راہ

نکل دوں گا۔

اور جو بندہ میرے بجائے مخلوق پر اعتماد کرتا ہے اور مجھے اس کا علم اس کی نیت سے ہوتا ہے تو میں اس کے سامنے آسمان کی آوازوں کو کات

دیتا ہوں اس کے قدموں تلے سے بنادیا جاوے اور جو بندہ میری اطاعت کرتا ہے تو میں اسے مانگنے سے پہلے عطا کرتا ہوں اور مانگنے سے

پہلے قبول کرتا ہوں مغفرت طلب کرنے سے پہلے بخش دیتا ہوں۔ تمام و ابن عساکر و ابن ہشام عن عبد الرحمن بن کعب بن مالک عن ابن

ابن عباس۔ ابن ہشام بن اسلم بن اسلم جو حدیث میں جھوٹ سے کام لیتے تھا سبھی نے کہا۔

اور ان لوگوں میں شمار دیتا ہے جو حدیث میں وضع کرتے ہیں۔

۵۶۹۳۔ جس نے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیا اللہ تعالیٰ اس کی دلداری کے لیے کافی ہوگا۔ روا۔ سے ابی جگہ سے راقی دے گا جہاں سے اس کا گناہ

مکمل نہ ہو گا اور جو دنیا کی طرف گم گیا اللہ تعالیٰ اسے دنیا کے کفر کے گرد سے گلاب الہی عن عمرو بن حصین و ابن ہشام عن ابن عباس

۵۶۹۴۔ اور تو اللہ تعالیٰ کو کیا توکل کرے میرا توکل کرنے کا حق ہے تو تجھے ایسے راقی دے گا جیسے پندہ کو کتابہ خلی پیت جاتے ہیں اور میر

تو کو روک آتے ہیں۔ پہنچی فی شعب الايمان عن عمرو

۵۶۹۵۔ اسے (ارشاد کو) اللہ تعالیٰ کو اگر کو ہمدی عن عبد ابن عزیز، حلیہ الايام، پہنچی فی شعب الايمان، سعید بن منصور عن انس

بنی عبد شمس حدیث نے کہا ان کی امانت غیر معروف ہیں میں جان، مستدرک حاکم، پہنچی فی شعب الايمان عن عمرو بن ابن ہشام

کہ وہ اہل جنت کا حصہ ہوں گے، اسے میرا شواہد اور غرض تو ملے گئے، یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے ان سے (بڑا کر) میں سے بنادے۔ آپ نے ان کے لیے دعا فرمادی، تھوڑی دیر کے بعد کچھ اور حاضرین اٹھ کھڑے اور میرے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کر دی کہ وہ مجھے ان لوگوں میں سے بنادے۔ آپ نے فرمایا: عکاشہ تم سے جنت کے لیے گیا، پھر کسی نے کہا: وہ سیدہ زینبؓ، ان میں سے آپ نے فرمایا: جو نہ اٹھ جاتے ہیں، نہ جہان پہنچ سکتے ہیں نہ قبالہ لیتے ہیں، اور اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔

[illegible]

فقط

۷۴۔ ہر چیز میں خود فکر کرو (فہم لا تہتدق) کی وفات میں غور نہ کرو۔ اس واسطے کہ ساتویں آسمان سے اُن لوگوں کی کڑی تکست و قرار فوراً (کے لئے) آواز آئے۔ اوروں سے اصرار ہے۔ موانعہ فی العطفۃ عو این محاسن

۵۷-۵۸ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں خود غرض کرو۔ (لیکن) اللہ تعالیٰ کی ذات میں غور نہ کرو اور نہ تم پر۔ ہو جاؤ گے۔ سو شیعہ عن اس خبر

۵۷-۵۹ مخلوق میں غور کرو اللہ خالق کے بارے میں غور نہ کرو اس لیے کہ تم اس کا امتداد لگاتے ہو کا صبر۔ سو شیعہ عن عمر حسن

۵۷-۶۰ اللہ تعالیٰ کی نعمت میں غور کرو۔ (لیکن) اللہ تعالیٰ کے بارے میں غور نہ کرو۔

[illegible]

لاکھاں

۵۷۱۱ ایک گھڑی کا سوچا اور رات بھر کے قیام سے بھرے۔

۵۴۲۔ ایک مٹھی اللہ تعالیٰ کی خلعت، اس کی جنت و جہنم میں نور و فکر، رات و نهار کے قیام سے افسوس سے بھر کر اُنکے وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی ذات میں غور و فکر کرتے ہیں برے ہیں اور لوگ جو اللہ تعالیٰ کی ذات میں غور و فکر کرتے۔ مولانا شبیر احمد علی صاحب نے اس پر ایک کتاب تصنیف کی ہے۔ مولانا ابو الشیخ ابو العطاء عن ابن عباس۔ مولانا

۵۷۱۳ خبردار اللہ تعالیٰ کی ذمت میں ہر نظر کرنا (یہ جملہ اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی نعمت میں ہر نور قرار کرو۔ یہ جملہ میں ہر فرمایا۔

۵۸۴۔ اللہ تعالیٰ نے ذات میں خود کو مقرر کر دیا (بلکہ) اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں خود کو مقرر کیا، اس واسطے کہ وہ رب نے ایک فرشتہ پر اترایا ہے جس کے دونوں ہاتھ سب سے اعلیٰ ساتویں زمین میں ہیں جبکہ اس کا سر اوپر والے ساتویں آسمان سے گزر رہا ہے اس کے ہاتھ ہر شخص کے

درمیان چودہ سال کا فاصلہ جا رہا تھا حقوق سے محکیم ہے۔ ابو الشیخ فی العظمة، حلیۃ الاولیاء، عن عبداللہ بن سلام

کام کو اس کے اہل کے سپرد کرنا انزا مکمل

۵۷۱۵۔ اے اہلِ مہم! تم مٹی کے عناصر پر مبنی ہو سب سے ہوشیار رہو ہمارے لئے مٹی کوئی دور۔ طرانی فی الکبیر عن طلق بن علی

۵۷۱۶۔ مٹی میں سے مٹی کو ہندو نہ کھو اس واسطے کہ وہ چھوٹے میں بڑی ابھلے۔ ابن حبان عن طلق

لوگوں کو ان کے درجات میں رکھنا

۵۷۱۷۔ لوگوں کو ان کے مقامات میں رکھو۔ مسلم، ابوداؤد، عیسیٰ بن عقیل

۵۷۱۸۔ خیر و شر میں لوگوں کو ان کے مقامات میں رکھو مگر ان کا ادب اپنے حقوق سے کرو۔ بخاری، ابی نعیم، الاصبغی عن سعد

تواضع و عاجزی

۵۷۱۹۔ تواضع انسان کا مرتبہ ہی بڑھاتی ہے۔ ہندو تواضع اختیار کرے تو اللہ تعالیٰ ہمیں بلند کرے گا، عیسیٰ بن عقیل عن حضرت میں اس وقت کہتا ہے
ہندو تواضع کیا کرے تو اللہ تعالیٰ ہمیں عزت دے گا، عیسیٰ بن عقیل عن زیاد بن ابی اسحاق ہے ہندو تواضع کیا کرے تو اللہ تعالیٰ ہمیں عزت دے گا۔

ابن ابی نعیم، ابی نعیم، ابی نعیم، ابی نعیم

۵۷۲۰۔ ہندو تواضع اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے مرتبہ دے گا۔ مسلم، ابی نعیم، ابی نعیم، ابی نعیم

۵۷۲۱۔ جو اللہ تعالیٰ کے یہاں تواضع اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے ایک درجہ بلند کرتے ہیں یہاں تک کہ اسے شہنشاہ کا آخری

بندہ بنائے گا۔ ابی نعیم، ابی نعیم، ابی نعیم، ابی نعیم

۵۷۲۲۔ اللہ تعالیٰ نے میری طرف سے بھیجی کہ (سب) تواضع اختیار کرے، کوئی کسی پر فخر نہ کرے بلکہ ہر کوئی کسی سے تواضع کرے۔

مسلم، ابی نعیم، ابی نعیم، ابی نعیم

۵۷۲۳۔ اللہ تعالیٰ نے میری طرف سے بھیجی کہ تواضع اختیار کرے، تم میں سے کوئی کسی کے خلاف بغاوت نہ کرے۔

بخاری، ابی نعیم، ابی نعیم، ابی نعیم

۵۷۲۴۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کے لیے تواضع سے کہہ رہا ہے کہ وہ لوگوں کو جلد سے جلد پرست کرے۔

طبرانی فی الکبیر، ابی نعیم، ابی نعیم، ابی نعیم

۵۷۲۵۔ تواضع اختیار کرے وہ ساری باتیں کہتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے۔ لوگوں میں جو تواضع ہے، وہ تواضع ہے۔

ابی نعیم، ابی نعیم، ابی نعیم

اپنا کام خود انجام دینا

۵۷۲۶۔ اپنے کام کو خود انجام دے گا اسے اللہ تعالیٰ کوئی کمزوری اور عیب سے محفوظ رکھے گا۔ ابی نعیم، ابی نعیم، ابی نعیم

بخاری، ابی نعیم، ابی نعیم، ابی نعیم

- ۵۷۳۶ ہوا اللہ تعالیٰ کے لیے تو اشع کرے گا اللہ تعالیٰ اسے بلند کرے گا اور جو سائنہ وہی اختیار کرے گا اللہ تعالیٰ اسے الوداد (نوکوں) سے ابرو (اد) کر دے گا اور جو اللہ تعالیٰ کو یاد رکھے گا اللہ تعالیٰ اسے اپنے محبوب بنائے گا۔ اس مندرجہ عن ایسی ہر ہر فارسی لغت میں
 ۵۷۳۷ ہوا اللہ تعالیٰ کے لیے تو اشع اختیار کرے گا سے اللہ تعالیٰ بلند کرے گا اور اگر چاہے جس ذات میں ضرور نہ لگا (لیکن) انوکوں کی نظر میں ہوا اور جو دیگر کرے گا سے اللہ تعالیٰ بلند کرے گا اور انوکوں کی نظر میں حقیر ہوگا اگر چہ اپنی ذات میں بلا وہی برابر ہے کہ وہ ان کے نزدیک کئے اور خیر سے بھی زیادہ بڑا کیل ہوگا۔ نوبہ علی عمر
 ۵۷۳۸ جس نے اللہ تعالیٰ کے سامنے کساری کے لیے تو اشع کی اللہ تعالیٰ اسے بلند کرے گا اور جو وہی کے لیے ہر بلند کرے گا اللہ تعالیٰ اسے بلند کرے گا اور اگر اللہ تعالیٰ کی خاطر اسے میں پس اپنے اہل اس کرتے ہیں اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو سزا کرنا چاہے میں تو اسے اپنی صفات سے باہر کر دیتے ہیں، حال اس کے مطابق ہو دیتے ہیں۔ نوبہ علی عمر
 ۵۷۳۹ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو میرے لیے اتنی ہی تو اشع کرتا ہے میں اسے بلند کر دیتا ہوں۔

- مسند احمد، ابو یعلیٰ، الشافعی، عمر بن حفص، سعید بن مسعود عن عمر
 تشریح: بلند کے لیے تو اشع اپنے استطاعت سے کر چاہے کم سے کم حق تعالیٰ کی مدد پر فرار کی ایڈ شان کے مطابق ہے۔
 ۵۷۴۰ تو اشع: اسے بلند کر دیتا ہے، جو حق تعالیٰ کے بلند کر دیتا ہے۔ نوبہ علی عمر
 ۵۷۴۱ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جس نے میرے حق کے لیے غرض کی اور میری غرض وضع کی اور میری زمین میں کھجور لپٹا، میں اسے بلند کر دیتا ہوں
 ۵۷۴۲ اگر یہاں تک کہ اسے لیکن تک پہنچا دے گا۔ نوبہ علی عمر
 ۵۷۴۳ ہر آدمی کے سر میں ایک ہرج ہے جس پر چھ فرشتے۔ سور ہے جب وہ مرد و قاتل کرے تو اللہ تعالیٰ اسے بلند کر دیتا ہے اور اگر وہ خود بلند ہو تو اللہ تعالیٰ اسے بلند کر دیتا ہے۔ لیکن اگر وہ اپنی اہل تعالیٰ کا چار ہے جو جو بھی اللہ تعالیٰ سے اٹھنے لگتا اللہ تعالیٰ پرست کر دے گا۔
 ابن مسعود، جی، صالحہ عن اس

درجات کی بلندی اور پستی

- ۵۷۴۴ ہر آدمی کے سر میں ایک درجہ (بلندی یعنی) ایک فرشتہ کے ساتھ میں ہوتا ہے جب وہ تو اشع اختیار کرے تو اللہ تعالیٰ اسے بلند کر دیتا ہے اور اگر نہ کرے بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کے بلند کرے۔ اور جب وہ سر اٹھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے زمین کی طرف کھینچتا ہے اور وہ زمین پر پست ہوا اللہ تعالیٰ کے پست کر دیتا ہے۔ نوبہ علی عمر
 ۵۷۴۵ ہر بندے کے سر میں ایک درجہ (بلندی یعنی) ایک فرشتہ کے ساتھ میں ہوتا ہے جب وہ تو اشع کرے تو اللہ تعالیٰ اسے اس جہ سے بلند کر دیتا ہے اور اگر نہ کرے بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کے بلند کرے۔ اور جب وہ سر اٹھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے زمین کی طرف کھینچتا ہے اور وہ زمین پر پست ہوا اللہ تعالیٰ کے پست کر دیتا ہے۔ نوبہ علی عمر
 ۵۷۴۶ ہر آدمی کے سر میں ایک درجہ (بلندی یعنی) ایک فرشتہ کے ساتھ میں ہوتا ہے جب وہ تو اشع کرے تو اللہ تعالیٰ اسے اس جہ سے بلند کر دیتا ہے اور اگر نہ کرے بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کے بلند کرے۔ اور جب وہ سر اٹھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے زمین کی طرف کھینچتا ہے اور وہ زمین پر پست ہوا اللہ تعالیٰ کے پست کر دیتا ہے۔ نوبہ علی عمر
 ۵۷۴۷ ہر آدمی کے سر میں ایک درجہ (بلندی یعنی) ایک فرشتہ کے ساتھ میں ہوتا ہے جب وہ تو اشع کرے تو اللہ تعالیٰ اسے اس جہ سے بلند کر دیتا ہے اور اگر نہ کرے بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کے بلند کرے۔ اور جب وہ سر اٹھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے زمین کی طرف کھینچتا ہے اور وہ زمین پر پست ہوا اللہ تعالیٰ کے پست کر دیتا ہے۔ نوبہ علی عمر
 ۵۷۴۸ ہر آدمی کے سر میں ایک درجہ (بلندی یعنی) ایک فرشتہ کے ساتھ میں ہوتا ہے جب وہ تو اشع کرے تو اللہ تعالیٰ اسے اس جہ سے بلند کر دیتا ہے اور اگر نہ کرے بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کے بلند کرے۔ اور جب وہ سر اٹھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے زمین کی طرف کھینچتا ہے اور وہ زمین پر پست ہوا اللہ تعالیٰ کے پست کر دیتا ہے۔ نوبہ علی عمر
 ۵۷۴۹ ہر آدمی کے سر میں ایک درجہ (بلندی یعنی) ایک فرشتہ کے ساتھ میں ہوتا ہے جب وہ تو اشع کرے تو اللہ تعالیٰ اسے اس جہ سے بلند کر دیتا ہے اور اگر نہ کرے بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کے بلند کرے۔ اور جب وہ سر اٹھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے زمین کی طرف کھینچتا ہے اور وہ زمین پر پست ہوا اللہ تعالیٰ کے پست کر دیتا ہے۔ نوبہ علی عمر
 ۵۷۵۰ ہر آدمی کے سر میں ایک درجہ (بلندی یعنی) ایک فرشتہ کے ساتھ میں ہوتا ہے جب وہ تو اشع کرے تو اللہ تعالیٰ اسے اس جہ سے بلند کر دیتا ہے اور اگر نہ کرے بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کے بلند کرے۔ اور جب وہ سر اٹھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے زمین کی طرف کھینچتا ہے اور وہ زمین پر پست ہوا اللہ تعالیٰ کے پست کر دیتا ہے۔ نوبہ علی عمر

۵۷۴۵۔ جو شخص حسب میں اچھی صورت والا ہو، واضح کرنے سے اسے عیب معلوم نہ ہوگا، ہر وہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے لئے اچھے لوگوں میں سے ہوگا، ابو نعیم عن جابر بن عبد اللہ ج ۳ ص ۹۰

جھوٹا پانی پینے کی فضیلت

۵۷۴۸۔ یہ واقع ایک طریقہ ہے کہ آبی اپنے برائی کا جھوٹا پانی پیے اور جس نے اپنے جھوٹا پانی پیا تو اس کے ستر درجات بلند ہوں گے، اس کی ستر برس کی عمر ہو جائے گی اس کے لیے ستر نیکیاں بھی جائیں گی۔

الخطیب عن ابن عباس: رابہ موح بن اسی مریہ و اردو من ابو نعیم فی المصنوعات
یہ روایت کہ "مومن کے چھوٹے میں شفا ہے" ان الفاظ سے بہت نہیں، اگر یہ فضیلت کے لیے اللہ صمد اشرف "کشف الخفاء" الملائکی
اسلمہ عنی (الحادیث المفوضہ) "اور تارخین" "بعض لوگ طربا: ہر سوں کا جھوٹا نہیں ہے، اگر وہ بول سے غرت و تارگری پر ہوتا ہے جھوٹا، بت
سے پریشانی پر نہیں، ہر ہٹا، وضو میں، ناک پھر نہ، ایک، اپنی نفس سے نیکو اور کوئی شخص نہیں جس کی وجہ سے ناک نہیں پھر نہ صرف ناک میں پانی
والے سے گرا، اس سے پرا نہیں، جیسا تو اس پر کوئی مواضع نہیں، کسی کا باپ بڑھا، بت اور معذور ہے۔ سے کھانا کھانا اور پیٹاب لیمہ و لیمہ
ہر ہٹا ہے، کوئی شخص ایسا ہے کہ اسے کوئی سے غرت ہے اور وہ نیکوں پر ہوتا اور نیکوں میں وہ پ کی خدمت سے کرتا محسن کرتا ہے صرف
اپنی طبیعت سے بخیر ہے تو اس کے لیے بھی کوئی مرنا نہیں۔

۵۷۴۹۔ جس نے اللہ تعالیٰ کی خاطر عیب و زینت ترک کر لی اور اچھے کپڑے اللہ تعالیٰ کے لیے تو اچھے کی وجہ سے اس پر لے کر جولی
کے لیے جھوٹا پانی (پلو انوم) لے پئے لیے یہ حق قرار دیتے ہیں کہ اسے رات کے بعد رات (بکس) میں سے زینت کے برائی
کپڑے پہن نہیں۔ حبہ الاولیٰ

اس کے بدلہ زینت کا جوڑا ملنا فراموش۔ ابو یعلیٰ، اندھنی، ابو نعیم و ابن ابی عمیر عن ابن عباس

حرف الحاء..... شرم و حیا

۵۷۵۰۔ اللہ تعالیٰ سنا پسے ہی دیا کر جیسے تو اپنے عقیدہ کے نیک مردوں سے دیا کرتی ہے۔ ابن عسکری فی الکمال عن علی بن حماد

۵۷۵۱۔ تم میں سے: ایک کو اپنے ساتھ والے اور خستوں سے دیا کرتی پائے، جیسا کہ وہ اپنے نیک پڑوسیوں کے درمیان سے جو کرتا ہے
(توبہ) اور اس نے فرشتے، رات دن اس کے ساتھ رہتے ہیں۔ یہ بھی فی شعب الايمان عن ابي هريرة و عن ابن عباس

۵۷۵۲۔ اللہ تعالیٰ سے ایسے جو کر رہے ہیں، جو کافر ہیں، اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے اختلافات، یہ کسی شخص کے لیے ہیں جسے تمہارا، نہ وہ ایمان
توبہ کے درستی ہم کیے ہیں۔ بخاری فی الترویج عن ابن مسعود

۵۷۵۳۔ اللہ تعالیٰ سے ایسے دیا کر رہے ہیں، جو کافر ہیں، اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے اختلافات، یہ کسی شخص کے لیے ہیں جسے تمہارا، نہ وہ ایمان
توبہ کے درستی ہم کیے ہیں۔ بخاری فی الترویج عن ابن مسعود

۵۷۵۴۔ اللہ تعالیٰ سے ایسے دیا کر رہے ہیں، جو کافر ہیں، اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے اختلافات، یہ کسی شخص کے لیے ہیں جسے تمہارا، نہ وہ ایمان
توبہ کے درستی ہم کیے ہیں۔ بخاری فی الترویج عن ابن مسعود

خیال رکھنا یہ سارے امور حکم کے درجہ میں ہیں اس سے آگے بڑھنا مناسب ہے جس کی طرف حدیث بالا میں تفصیل گزر چکی ہے
 ۵۷۵۳۔ اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کی بلاکت کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس سے حیا چھین لیتے ہیں جب اس سے حیا چھین لی جائے تو اسے ناپسندیدہ اور مبغوض ملے گا اور جب تو اسے اس حالت میں ملے گا وہ تجھے مبغوض و ناپسندیدہ تو اس سے امانت چھین لی جائے گی اور جب اس سے امانت چھین لی جائے تو اس سے اس حالت میں ملے گا کہ وہ خاکن ہے اور اس سے حیانت کی جاتی ہے تو اس سے رحمت چھین لی جاتی ہے اور جب رحمت چھین لی جائے تو اسے اس حال میں ملے گا کہ وہ مردود اور ملعون ہوگا تو اس کے ٹکے سے اسلام کا قیادہ (ہار) چھین لیا جائے گا۔

ابن ماجہ عن ابن عمر

۵۷۵۵۔ حیا اور ایمان دونوں ایک جوڑ میں ہیں جب ایک سلب کر لیا جائے تو دوسرا اس کے پیچھے ہو لیتا ہے۔

بیہقی فی شعب الایمان عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

حیا اور ایمان کا تعلق

۵۷۵۶۔ حیا اور ایمان دونوں جوڑ دیئے گئے ہیں جب ایک ختم ہو جائے تو دوسرا بھی ختم ہو جاتا ہے۔

حاکم، حلیۃ الاولیاء، بیہقی فی شعب الایمان عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۵۷۵۷۔ ہر دین کے کچھ اخلاق ہوتے ہیں جبکہ اسلام کے اخلاق حیا ہے۔ ابن ماجہ عن ابن عباس

۵۷۵۸۔ حیا ایمان کا حصہ ہے۔ مسلم، ترمذی، عن ابن عمر

۵۷۵۹۔ ایمان اور حیا ایک ساتھ ملے ہوئے ہیں دونوں اکٹھے ہی ختم ہوتے ہیں۔ طبرانی فی الاوسط عن ابی موسیٰ

۵۷۶۰۔ حیا اور ایمان دونوں اکٹھے ملے ہوئے ہیں جب ایک ختم ہو تو دوسرا بھی ختم ہو جاتا ہے۔

حلیۃ الاولیاء، حاکم، بیہقی فی شعب الایمان عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۵۷۶۱۔ حیا ہی پر ارادین ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن قرۃ

۵۷۶۲۔ حیا ساری کی ساری بھلائی و برتری ہے۔ مسلم، ابو داؤد عن عمران بن حصین

۵۷۶۳۔ حیا سے خیر ہی پیدا ہوتی ہے۔ بخاری مسلم عن عمران بن حصین

۵۷۶۴۔ حیا ایمان کا حصہ ہے اور ایمان جنت میں (جائے کا ذریعہ) ہے۔ بے ہودہ گوئی جفا کا حصہ ہے اور جفا جہنم میں (جائے کا ذریعہ) ہے۔

طبرانی فی الکبیر، بیہقی فی شعب الایمان عن عمران بن حصین

۵۷۶۵۔ حیا اور کرم گئی ایمان کے دو جز ہیں (جبکہ) بے ہودہ گوئی اور بیان خفاق کے دو جز ہیں۔

مسند احمد، ترمذی، حاکم عن ابی امامہ

تشریح:۔۔۔ ہر ادھر وقت کی بڑ بڑ اور رز ہے حق بات اگر ایسے انداز سے کرنے والا ہو تو سننے کو بھی جی چاہیے۔

۵۷۶۶۔ حیا اور ایمان دونوں ایک جوڑ میں ہیں جب ایک سلب کر لی جائے تو دوسری اس کے پیچھے ہو لیتی ہے۔

طبرانی فی الاوسط عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۵۷۶۷۔ حیا زینت (کا باعث) ہے اور تقویٰ عزت (کا سبب) ہے، بہترین سواری صبر ہے اور اللہ تعالیٰ سے کشادگی کا انتظار عبادت ہے۔

الحکیم عن حابر

۵۷۶۸۔ حیا ایمان کا حصہ ہے اور میری امت میں سب سے بایا عثمان (رضی اللہ عنہ) ہیں۔ ابن عساکر عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

مطلب یہ کہ باقی لوگ بھی بایا ہیں لیکن عثمان پر حیا کا غلبہ ہے۔

ابو الشیخ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۵۷۹۶ دو عادتیں رب کے اخلاق سے ہیں جو ان کا ستون ہیں (اور وہ یہ ہیں کہ) غصہ یہ لوگ انہیں بھڑکائیں گے اور انہیں اغوائی۔

مولانا الشیخ عن ابن عمر

تشریح:۔ عرصہ عرصہ میں یہ حد درجہ سخت سوئی کی طرف پلٹ ہوتا جا رہا ہے۔

۵۷۹۷۔ نہ سے سب سے پہلے حیا بھی جاتی ہے تو وہ تنہائی کا پتہ دے گا اور غریب و نادار سے بھر اس سے ناست چھین کر جاتی ہے تو وہ

نہایت کرنے والا اور جس سے خیریت کی جاتی ہے وہ دنیا کا سے بھر اس سے رحم کو نکال لیا جاتا ہے تو وہ سخت زبان اور سخت دل ہو جاتا ہے وہ اپنی

کردن سے اسلام کا قتلوار اور بار بار روک ٹوک ہے یوں وہ اپنا ملعون شیطان بن جاتا ہے جس پر بہت بہت پھٹکا کر بھیجی جاتی ہے۔ علیہ السلام عن ابن

تشریح:۔ اس لیے کہ جاتا ہے یہی چیزیں ہیں جن کی چیزوں کی حفاظت ہوتی ہیں جن کو اس سے شامیں اور شاموں سے پرے اور سے اور مجموعہ

وراثت سے تحفی اور نکلے سے چیزوں کی حفاظت ہوتی ہے۔

مفوض شخص کی علامت

۵۷۹۸۔ اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو مہینہ کرتے ہیں تو اس سے ملنا بھیجتے ہیں جو وہ اس سے دیا نہیں لیتے ہیں تو وہ جب بھی اس سے ملتا

نہ تو وہ علیٰ انہی ہائی ہائی ہائی اور غرض ہو گا اور اس سے ناست (بھی) چھین لیتے ہیں پس جب اس سے ناست نہیں لیتے ہیں تو اس سے ناست

بھی لیتے ہیں اور جب اس سے نہ ملتی ہے تو اس سے ناست لیتے ہیں تو اس سے ناست لیتے ہیں تو اس سے ناست لیتے ہیں تو اس سے ناست لیتے ہیں

یعنی وہ شیطان کی بے گام مہینہ عن ابن عمر

تشریح:۔ ایسی سستی اور غفلت سے اس کی قابلیت کو ثابت کر دیا اور ایک عظیم حرکت سے محروم ٹھہرا۔

۵۷۹۹۔ یوں نہ کہ کہ شخص کو کیا نے غراب کر دیا اگر تم نے یوں کہا ہو گا کہ حیات اسے درست کر دے تو تم نے کیا کہا ہو گا۔

المعظم علی فی حکم الاملائی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۵۸۰۰۔ اللہ تعالیٰ نے حیات دے دی (۱) جسے (۲) کوئی بھی نہیں جانتا جس سے (۳) جسے جو تو اس میں دیکھے اور وہ اس میں فیتہ

مصرعہ و ناست لے جاتی تو اسے تبدیل سے مردوں کے ایسے ہی کرتی ہوئی جیسے بچہ پلاؤں کی انہیں اپنے نواسے کوئی پڑتی دیکھیں۔

المعظم علی عن عبد الرحمن بن عبد اللہ

تیزی اور چستی

۵۸۰۱۔ اللہ تعالیٰ میری ناست کے نیک لوگوں پر طاری ہوتی ہے۔ طوری ہی الکعبہ عن ابن عباس

تشریح:۔ کسی سال یا کوئی ہائی کے ملائکہ کی قالی ناست ہے جس کی تفصیل بعد کی دنیا میں انہیں ملے گا اور یہ بھی ملے گا۔

۵۸۰۲۔ نہ طاری قرآن پر طاری ہوتی ناست کے سببوں میں قرآن کی عزت کی وجہ سے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما

تشریح:۔ اس سے وہ لوگ خوب اندازہ لگا سکیں جنہوں نے قرآن مجید یاد کر کے اور جنہوں نے قرآن پڑھ کر اپنے آپ کو چست کیا۔

۵۸۰۳۔ ہائی کے بعد دیا گیا اس ناست کی قدر کرتے تو کیا ہی اچھا ہو گا۔

۵۸۰۴۔ ہائی کے بعد دیا گیا اس ناست کی قدر کرتے تو کیا ہی اچھا ہو گا۔

تشریح:۔ معصوم ہو کہ مندرجہ سے کسی اور کی پیدا ہوئی ہے منسوب کسی کے کاسوں میں جیسے روزانہ کے کاسوں میں۔

۵۸۰۵۔ ناست میری ناست کے نیک لوگوں پر طاری ہوئی۔ طوری ہی عن ابن عمر

۵۸۰۵ میری امت کے بہترین لوگ وہ جست لوگ ہیں کہ جب انہیں غصہ آئے تو وہ اسے لپا جاتے ہیں۔ طواغیٹوں کی لڑاؤ سے علی
 ۵۸۰۶ عالم قرآن سے بڑھ کر کوئی شخص نسا کا تقدار نہیں داس کے پیرو میں قرآن کی عزت کی وجہ سے۔

نوعصر المسحوری فی الامانة فریوس عن انس

الاکمال

۵۸۰۷ اپنے سینوں میں قرآن منج کرنے والوں پہنچ ڈالاری ہوئی ہے۔ اللہ علیہ السلام
 ۵۸۰۸ نظر آتا ہے حتیٰ صرف میری امت کے نیک لوگوں پر طاری ہوئی ہے۔ اس معجزہ عن اس عا

برو باری اور حوصلہ مندی

۵۸۰۹ انسان برو باری کی وجہ سے روزے اور عبادت گزار کا درجہ حاصل کر لیتا ہے اور وہ جو رقیہ جاتا ہے حالانکہ وہ صرف اپنے گھر
 والوں کا مالک ہو ہے۔ حلیۃ الاولیاء عن علی
 تشریح: برو باری کا اجر کتنا عظیم ہے اور ہم یہ گردنیا گے وہ کر دیتے ہیں۔ ایسا کہنا اسے فقط اپنے گھر کے شیر بوجتے ہیں۔

۵۸۱۰ برو باری میں دنیا اور آخرت میں برور ہے۔ خطبہ عن انس
 تشریح: برو باری سے مراد یہی کہ وہ ہر امت اور قبیلہ کی سرداری عرا ہے۔

۵۸۱۱ (اسے لیا) تم میں وہ ایک ہے جس میں جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں برو باری اور حوصلہ مندی معلوم۔ نوحدی عن اس عباس
 تشریح: برو باری کے سردار تھے، ان کے سر میں رخم کا نشان تھا جس سے فن کا دم چڑھتا، ان کا قصہ یہ تھا کہ جب جاپے قبیلہ کے سردار
 اسلام لانے کی فرسنگ میں حاضر ہوئے تو تمام لوگ سادان سنبھالے اور اونٹ، باندھے، بغیر بار بوجت میں بیٹھے چلے سفر سے آلودہ کپڑے پہنے
 جاپنے جبکہ حضرت فرخ نے سادان سادار، اونٹوں کو باندھا وہ کپڑے بدل کر بارگاہ نبوت میں حاضر ہوئے تو تاخیر کی وجہ سے آپ علیہ السلام
 نے ان سے فرمایا۔

۵۸۱۲ اسے تم میں وہ ایک ہے جس میں جو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے علم و حوصلہ مندی۔ اس عا عن ابی سعید

۵۸۱۳ قریب تھا کہ علیہ السلام شخص نی ہو جاتا۔ خطبہ عن اس

تشریح: یعنی ان صفات سے ان کا سید صاف شہر ابوبہ ۱۴۰۰ یہ صفات نبوت کی صفات تھیں لیکن اب تا تم انہیں کے بعد اس کا مکان
 ہی ختم ہو گیا۔

۵۸۱۴ کسی اذیت کی بات کوں کر اس پر صبر کرنے والا نہ بنائی سے بڑھ کر کوئی نہیں لوگ اللہ تعالیٰ کے لیے لڑاؤ لگا دیتے ہیں اور اس کے
 شریک مانع ہیں اس کے باوجود اللہ تعالیٰ انہیں مالیت میں رکھتا اور انہیں رزق دیتا ہے۔ معاذی معاذ عن ابی موسیٰ

۵۸۱۵ وہ شخص برو باری جو کھلائی کے ساتھ کر رہا ہو کرے جس کے ساتھ اس کی کر رہا ہو کرے، وہی ہے یہاں تک کہ لیے اللہ تعالیٰ ان سے
 لیے اس سے نکلے گا راستہ آتا ہے۔ سہمی فی شعب الامار عن ابی فاطمہ الاولیاء

تشریح: ای کا نام تقویٰ ہے کہ کسی چیز کے اوپر ہونے اس سے بچنا، سخت لڑنے کے جذبہ سے پہلی کے جذبے موجود، شہر میں لڑنے، لیکن
 ان سب کے ہوتے ہوئے روزہ دار شخص صبر کر رہا ہے ایک شخص ہے کسی سے میل چلی جس رکھتا کسی سے ہوتا نہیں۔ وہ کسی کی عداوت پر کیا نصیر
 کرے گا اور یا برہنہ شدت سے کام لے گا۔

یہ کریم ہے فرمایا کہ جو سزا میں لوگوں سے میل چل رکھتا ہے ان کی لڑائیوں پر صبر کر رہا ہے وہ اس مؤمن سے بہتر ہے جو ان سے ملتا

نہیں مہر نشان کی از جلال پر مبر کرتا ہے۔

۵۸۱۲ ہر دینی و دہر دہشت کس قدر زینت بننے والی صفت ہے۔ حلیۃ الاولیاء میں اس واسطے کہ عن معاذ

۵۸۱۳ جتنے مجھے ستا گیا تھا کس اور کونسیں ستا گیا۔ حلیۃ الاولیاء میں اس واسطے کہ عن جابر

تشریح: اگرچہ ہر نبی کو از پیش و پی نہیں لیکن انہیں صرف اپنی اپنی قوم سے تکلیف پہنچی جبکہ تبار سے نبی و فرزند یا کو اپنی قوم کے ساتھ ساتھ دوسرے مذاہب مثلاً یہود نصاریٰ سے از پیش نہیں اس لیے آپ کی اہمیت دوسروں سے بڑھ کر ہوئی تفصیل کے لیے انجیل "انطربا" بتائیں "مطلوبہ نور محمد" اس بارخ کراچی۔

۵۸۱۸ اللہ تعالیٰ کے لیے جس طرح مجھے ستایا گیا کس کو نہیں ستایا گیا۔ حلیۃ الاولیاء میں جس

۵۸۱۹ کسی بندے کا مکتوب اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہمارے مکتوب سے افضل نہیں، جسے اللہ تعالیٰ کے لیے عورت کی رضا جوئی کے لیے پی چائے۔

عبد احمد، طلوعی فی الکبر عن ابن عمر
تشریح: ہمارے پیشہ خلاف طبیعت کام سے آتا ہے، یہ موالدہ بھی ہم نشینوں سے پیش آتا ہے ہر گھڑی انہیں سے اس واسطے ہم نشینوں میں ہر دہشت سے ہر انہیں میں زبان کو کاہنہ ہو کہ کر ہمارے کو چہ بڑا ہے۔

۵۸۲۰ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کسی مکتوب کا ہر اس ہمارے مکتوب سے زیادہ نہیں جسے کوئی خدا اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لیے پی جائے۔

اس واسطے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ

غصہ مینے کی فضیلت

۵۸۲۱ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی مکتوب ہمارے مکتوب سے پسندیدہ نہیں جسے کوئی نہ دینی نہ تہذیبی اللہ تعالیٰ اس کا پیٹا ایمان سے بھرا ہے۔

ابن ابی العباسی دم لعصب عن ابن عباس

تشریح: ... عرا جہ ہے اس لیے کہ دوسری اہمیت میں زبان اور اس کے گرد و نواح کے اعتناء کو ایک ہمارے اور چہ ہمارے اس کے آس پاس دیکھنا کو ایک ہمارے چہ ہے۔

۵۸۲۲ جس شخص نے اس حد میں غصہ کیا کہ اس کے نکالنے پر قادر تھا تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے کائنات اور زمین سے بھرا دے گا۔

ابن ابی العباسی دم لعصب عن ابن عباسی رضی اللہ عنہ

تشریح: ... قدرت دہی ہو یا ذہانی یا قلبی بعض لوگ ہمارے ہاتھ لات برساتے ہیں تو ہم بدست و باز بان سے مد مقابل کو پہنچتے ہیں تو کبھی سے کسی دے لفظا میں کئی دے دے ہیں اور ایک صفت ایسی ہے جن کے اعضاء ہوتے ہیں مذہبان میں کشش ہوتی ہے کس دے سے دیا صبرا نکلتی ہے ہر ایک کو اس کی قدرت کے مطابق آج ملے گا۔

۵۸۲۳ جس شخص نے اس حال میں غصہ کیا کہ وہ اس کے نکالنے پر قادر تھا تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے کائنات اور زمین سے بھرا دے گا اور جس نے عاجزی و انکسار کی حد سے فرسودہ نہ اس پر جو قدرت کے ترس کر دیا اللہ تعالیٰ اسے عزت و شرافت کا لباس پہنا کر جس نے اللہ تعالیٰ کے لیے کسی شادی کر لی تو اللہ تعالیٰ اسے بادشاہ کا تاج پہنا دے گا اور دین و دھرم

تشریح: ... جیسا کہ فرسودہ یا شستہ لباس پہننا اظہار غریبہ سے حدیث میں جس امر کی طرف اشارہ ہے وہ بھی بھلا کا مثل ہے، جیسا حدیث میں آتا ہے کہ کبھی نیکے لباس بھی چلے یہ کہ دوسروں کی شادی ضروری نہیں کہ رشتہ مناس کر کے کرائی جائے بلکہ ان کی جھیز سے گراہی کے دلوں کی دیر کی قوم سے کہہ دکر بھی اس فضیلت میں شامل ہے۔

۵۸۲۴ جس نے اس حال میں غصہ کیا کہ وہ اس کے نافذ کرنے پر قادر تھا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز دلوں کے در و دیوار میں

یہاں تک کہ اسے خود بخود میں سے شہداء چاہے اس کا اقدار دیکھ کر چٹائی چڑھ گئے تھے۔ سے زیادہ یہ گئے۔ عن معاذ بن اس

۵۸۲۵ جس نے اپنے فضل و کرم اللہ تعالیٰ اس کی پروردگار پر انکس کے دہلی امی الدعا عن ابن عمر

۵۸۲۶ ان شخص کے لیے اللہ تعالیٰ کی رحمت واجب ہوئی۔ جسے اللہ تعالیٰ نے دنیا و آخرت کا سب سے بڑا اجر عطا کیا۔ ابن عبد الوہاب عن عائشہ وصرقہ علیہا

۵۸۲۷ القرضوں و الاقارب و ارحامہ سے اور صاحب تجربی کہ محمد بن عبد الوہاب سے سند احمد انوادی۔ امی حدیث۔ حاکم عن امی محمد

تشریح: القرضیں لکھا کرو و بکھتا ہے کہ وہ سب سے بھی القرض ہو جاتی ہے اس لیے برداشت کرتا ہے اور بہار و قیامی طریقت کے کام چلنا آئے سے کچھ بہا ہے۔

۵۸۲۸ اللہ تعالیٰ کے ہاں بلند کی تلاش کرو و بکھتا ہے کہ وہ سب سے برداشت کرتا ہے اور بہار و قیامی طریقت کے کام چلنا آئے سے کچھ بہا ہے۔

امی حدیث فی الکمال عن ابن عمر

تشریح: ضروری نہیں کہ جاہل نبی جہالت سے کام لے بلکہ وہ اسے برادری سے کئے بھی جاہل بن جاتا ہے۔ اسے ہر دین کے کاموں کو اپنی ذات و اولاد میں ہوتا ہے۔ اکثر راہنماؤں و کتابت سے ملتی ہیں۔

الاکمال

۵۸۲۹ کسی چیز کی کسی چیز کی طرف نسبت اور دیکھ کر کسی طرف نسبت سے نہیں۔ ابن السی عن امی محمد

۵۸۳۰ جہالت کی وجہ۔ حاکم علی غریب میں دیکھ کر اور غلط و برادر کی وجہ سے غلط کرنا ہے اور کبھی کسی صوفی نے اس کو کہا ہے۔

اس شاہین عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۵۸۳۱ جو عمر منہ بنی ایک کام میں بہت سے ہوائے نیک میں گئے۔ العسکری عن حماد بن محمد

تشریح: معصوم اس واسطے کہ نیک کام میں آئیں اکثر ان کے دروازے کا باعث بن جاتی ہے ایک صاحب کا قول ہے:

عجلوا الصلوة فـ انعمت و عجلوا التوبة قبل الموت

نزد کے فوت سے پہلے جلدی کرو اور موت سے پہلے توبہ کرنے میں جلدی کرو۔ ملفوظات جلد ۱۰

۵۸۳۲ تین کاموں کے علاوہ ہر کام میں آئیں۔ اگر وہ غلط امور ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ کا لشکر (یعنی جہاد) کے لیے پکارا جائے تو

سب سے پہلے لیٹنے والے نورا اور جب نماز کی اذان ہو جائے تو سب سے پہلے لیٹنے والے نورا اور جب کوئی بڑا کام ہو تو اس کے لیے لیٹنے والے

جلدی کرو پھر اس کے بعد تاخیر ہے۔ العسکری فی الاصل عن طبع العزیز فی حلیہ قومہ

تشریح: ان تین کاموں کے علاوہ ہر کام میں آئیں۔ اگر وہ غلط امور ہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ بالآخر کسی جس کے لیے مناسب رشتہ مل رہا ہو اس میں جلدی کرو۔

گنہت پسندی شیطانی عمل ہے

۵۸۳۳ برداری اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور جلدی زنی شیطان کی جانب سے اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی طاقتور کرنے والا نہیں۔ احمد سے

بڑھ کر کوئی چیز اللہ تعالیٰ کو کچھ نہ کہے۔ یہ بھی فی شعب الامعاء عن ابن عمر

۵۸۳۴ اسے (خدا) تم میں دو اشیاء میں سے جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں۔ محمد بن احمد عن ابو ذر عن ابو ذر

۵۸۳۵ اسے (خدا) تم میں دو اشیاء میں سے جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں۔

تشریح: جب اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے پیروں کو پسند ہیں۔

۵۸۳۶ تمہاری دو عادتیں اللہ تعالیٰ کو بڑی پسند ہیں، برہاری اور حیا۔

مسند احمد، بخاری فی الادب و ابن سعد و البغوی، ابن حبان، عن الاشج و اسامہ المنلو بن عامر و العز بن علی فی مکارم الاخلاق عن ابن عباس تشریح: مختلف مواقع پر آپ نے انہیں ان کی اچھی عادات پر خوشخبری سنائی۔

۵۸۳۷ تمہاری دو عادتیں اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہیں، برہاری اور برقراری۔ مسلم، ترمذی عن ابن عباس، مسلم عن ابی سعید، مسند احمد، طبرانی فی الاوسط، و البغوی، بخاری، مسلم، سعید بن منصور، عن ابی امان بنت الوازع بن الزوازع عن جدها، طبرانی فی الکبیر، بخاری فی التاریخ عن الاشج، طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر بن عبدہ و ابو نعیم عن جویہ العسری

۵۸۳۸ تمہاری دو خصلتیں اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں غصہ اور ثابت قدمی۔ طبرانی فی الکبیر عن مزیدہ العبیدی

۵۸۳۹ اسے امت! تمہاری دو خصلتیں ایسی ہیں جو تم سے پہلی امتوں میں نہ تھیں۔

ابن عبدہ و ابو نعیم عن اصعب بن عیاض بالمعجمۃ و المنلة و قبل بالهتلة و الموحدۃ و سندہ ضعیف

۵۸۴۰ دو اونگھی باتیں ہیں اے قوف (کے منہ) سے نکلتی بات (من کر) قبول کرو اور تمہارا ہے اے قوفی کی بات (من کر) معاف کرو اس واسطے کہ لغزشوں والا حق پر بار ہوتا ہے اور تجربے والا حق حکیم ہوتا ہے۔ الدیلمی عن علی

تشریح: انسانی ذہن ایک رے دار کی مانند ہے جب وہ خالی اور بیدار ہوتا ہے تو فضا سے وسیع میں پھرنے والی ہے شہار قوس میں سے کوئی ایک بات اچک لیتا ہے اگر حکمت کی بات ہے قوف کے ذہن میں آجائے تو اوپر کی گتی ہے، لیکن حکمت کی بات مومن کی میراث ہے جہاں جس سے ملے قبول کر لے اور معیار و سونپی اس کے لیے قرآن و حدیث اقوال صحابہ اور پر حکمت ذہانت سے اسی طرح تمہارا شخص کے ذہن میں کسی وقت کوئی بے قوفی کی بات آجائی ہے، جو سننے والوں کو عجیب لگتی ہے کہ حضرت کیا فرما رہے ہیں اور اذوقی روایت میں ہے کہ وہ شیاد ہو گئی شیطان حکیم، تمہارا شخص کی زبان بولتا ہے

۵۸۴۱ برد بار صرف برقراری والا اور علم والا صرف الغرض والا اور حکیم و تمہارا صرف تجربے والا ہوتا ہے۔ العسکری عن ابی سعید

اللہ تعالیٰ اور لوگوں کے بارے اچھا گمان رکھنا

۵۸۴۲ اچھا گمان اچھی عبادت کی وجہ سے (پیدا) ہوتا ہے۔ ابو داؤد، حاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح: عبادت کی اچھی دل کی حاضری سے پیدا ہوتی ہے اور یہی چیز آج کل لوگوں میں نہیں رہی جسے خشوع و خضوع سے تعبیر کیا جاتا ہے، بے توہمی سے کی جانے والی عبادت سے قرب کی بجائے بعد پیدا ہوتا ہے اور رفتہ رفتہ دل اچاٹ ہو جاتا ہے اور جب دل نہ لگے تو عبادت چھوٹ جاتی ہے اس وقت دل میں خیال آتا ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ بخشنے کا نہیں اور یہی بدگمانی ہے۔

۵۸۴۳ سب سے افضل عبادت، اللہ تعالیٰ سے اچھا گمان رکھنا ہے، اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے فرماتا ہے میں بندے کے ساتھ اس کے گمان کے مطابق معاملہ کرتا ہوں جو اس کا میرے بارے گمان ہوتا ہے۔

تشریح: انسان کا اپنا خیال اس کے لیے بہت سی مشکلات پیدا کر دیتا ہے، بہت سے لوگ گھر سے نکلے ہی یہ سوچ لیتے ہیں آج کسی سے لڑائی ہوگی، اور پھر ہو گئی جاتی ہے، حضرت قتادہ بن رباح رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مخطوطات میں فرمایا ہے کہ اگر ایک انسان جنگل میں جھگڑ جاتا ہے یہ خیال دل میں جھانکے گا کہ اچھی شہر لکے گا مجھے دشمنی کر دے گا، پھر وہ خیال اس پر چھا جائے گا کہ پھر شہر نہ لکے گا بھی اس کی پینہ پر شیر کے پنجے کا نشان پڑ جائے گا جس سے خون بھی بہ لکے گا جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم ہی آسمانی زمین آفتوں کا نشان ہیں تو وہی نشان بن جاتے ہیں اور جن کا گمان ہوتا ہے کہ ہمیں بھی کشادہ رزق نہیں ملے گا تو انہیں بھی اس کا موقع نہیں ملتا۔

۵۸۴۴ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں اپنے بندے کے ساتھ اس گمان کے مطابق معاملہ کرتا ہوں جو گمان وہ میرے بارے رکھتا ہے اگر گمان

اچھا ہے تو معاملہ بھی اچھا اور اگر برا ہے تو معاملہ بھی برا۔ طریقہ ہی الامور، حلیۃ الاولیاء عن رسول اللہ

۵۸۴۹۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اپنے بندے کے گناہوں کے مطابق معاملہ کرتا ہوں، پھر میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔

مسند احمد عن انس بن مالک، سنی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

تشریح: حضرت پیرِ نہد یہ اسلام نے پھیلنے کے بیٹ میں اس بیٹیا سے نکاح کر لیا جس کی نجات دینے والا مفتاح میرا ہے، تو وہ موت کے منہ سے اٹھ کر آئے وہاں نے بھی اس کی ذلیل کی اور نہ سوچا اور تو میں کی نظروں کے سامنے رہنے کی حیات سے ہاتھ چھڑا کر موت کے منہ سے باہر آیا۔

بندہ کے گناہ کے مطابق اللہ معاملہ فرماتا ہے

۵۸۴۶۔ اللہ تعالیٰ نے ایک بندے کو کتاب میں ذلالت کا حکم دیا، وہ جب اس کے تدارک پہنچا تو مرکز الیکٹوریک کے ایک آدمی کے پاس گیا اور کہنے لگا اللہ تعالیٰ نے تم میرے پاس

میرا تو آپ کے پاس ہی اچھا لگتا ہے تو خدا تعالیٰ نے فرمایا: اے ابلیس! وہ اس کے سامنے کھڑا ہے بندے کے ساتھ ایسا ہی معاملہ کرتا ہوں میرا

ایجاد میرے بارے میں گمان رکھتا ہے پھر اللہ تعالیٰ نے اسے بخش دیا۔ یہی فی شعب الامور عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

تشریح: کہیں جہنم کا طوق: مراد یہ کہ اگر آپ کی آن میں جہنم کا پیش کا پروانہ

۵۸۴۷۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے میرے بندے! میں اپنا ہی نہیں میرا تیرا میرے بارے میں گمان ہے اور میں تیرے ساتھ ہوں: جب تو

مجھے یاد کرے گا۔ حاکم عن انس

۵۸۴۸۔ اللہ تعالیٰ کے پاس میں اچھا گمان رکھتا ہوں، اللہ تعالیٰ کی مجلس عبادت کا جبر ہے۔ مسند احمد، ترمذی، حاکم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۵۸۴۹۔ سب سے بڑا گناہ اللہ تعالیٰ کے پاس میں ہو گا کہ وہ کہتا ہے: ہر دوسرا میں اس سے

۵۸۵۰۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں اپنے بندے کے ساتھ اس گناہ کے مطابق معاملہ کرتا ہوں جو وہ میرے بارے میں دیکھتا ہے کہ اس نے اچھا

گمان کیا تو اس کا (فائدہ) اور اگر برا گمان کیا تو اس کا (نقصان)۔ مسند احمد عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۵۸۵۱۔ آدمی انہیں عبادت کی وجہ سے اچھا گمان پیدا ہوتا ہے۔ ابن عدی فی الکامل، حطب عن انس

۵۸۵۲۔ ہم میں سے کوئی بزرگ اس حالت میں نہ رہے کہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں اس کا جیسے گمان ہو۔ مسند احمد، عواد، ابن ماجہ عن حویر

تشریح: یعنی مرنے سے پہلے اس کی زندگی اس طرح گزرے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں ایک مان رکھتا ہو۔

۵۸۵۳۔ حضرت یحییٰ خلیفہ اسلام نے ایک شخص کو چوبی کرے لیا تو آپ نے فرمایا: کیا تو نے چوبی کی ہے؟ وہ کہنے لگا: ہر ایسا نہیں اس

ان کی قسم جس کے سوا کوئی شخص مجھ کو آپ نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ پر ایمان نہ رکھتا ہوں، میں اپنی آنکھ کو کھول کر دیکھتا ہوں۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، نسائی، ابن ماجہ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

الاکمال

۵۸۵۴۔ اے لوگو! اللہ تعالیٰ کے بارے میں اچھا گمان رکھو، اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ بندے کے ساتھ اس کے گناہ کے مطابق معاملہ کرتے ہیں۔

ابن ابی الدنيا وابن النجار عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۵۸۵۵۔ اے لوگو! اللہ تعالیٰ کے بارے میں اچھا گمان رکھو، اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ بندے کے ساتھ اس کے گناہ کے مطابق معاملہ فرماتے ہیں۔

طبرانی فی الکبیر، حاکم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۵۸۵۶۔ بندے کے ساتھ اس کے خدا تعالیٰ کے بارے میں گناہ کے مطابق معاملہ ہوتا ہے اور وہ حقیت کے بارے میں اپنے دوستوں کے ساتھ ہوگا۔

مصلحت نہ کرے، اور جب کسی سے امید رکھے تو اسی کے قول کو رو یا چاہے، اگر انسان صرف اللہ تعالیٰ سے امید رکھے تو اللہ تعالیٰ اسے کسی کے حوالہ نہ کرے۔ اللہ حکیم ہے اس حیرت رسی اللہ علیہ

تشریح: خیر اللہ سے خوف، خوفِ اہل سبب مراد ہے لیکن انسان دوسروں سے اس طرح اور سے جس طرح اللہ تعالیٰ ہے، اُمرہ جاتا ہے، باقی خوفِ طبی تو نہیاء میں بھی تھا، دیکھیں موسیٰ علیہ السلام، رنجی سے بے سناپ کو، کیونکر یث پہنچا، اور خیر اللہ سے امید کا مطلب بھی نہیں ہے کہ انسانوں سے ایسی امید رکھی جائے جیسے اللہ تعالیٰ سے، رنجی جاتی ہے ورنہ، یا میں ہم کہتے ہیں، کبھی مجھے آپ سے یہ امید نہ ہوگی۔

جیسے جھٹی بدھتی لوگ جو خیرک، غول، گڑے، چس، قبر و الواف سے ڈرتے ہیں کہ ہمیں کوئی تکلیف پہنچاویں گے، ان سے یہ امید رکھنا کہ ہمارا فلاں کا مہا داس گئے، چاہے وہ تیرہ برس، چار سو سال، اس سے کہیں زیادہ عمر رکھنا یا نکلن مخلوط ہے۔

اور خوف کے پس پروردگار جنم سے

اور خوف کے پس پروردگار جنم سے

۵۸۶ء مگر موسیٰ کو یہ پہل جانے جواز تھوئی کے پاس نہ تھیں تیار میں کو کوئی بھی جنت کی خواہش نہ کیے اور اگر کافر وہ پہل جانے جواز تھوں کے پاس رحمت ہے تو کوئی بھی جنت کے ساتھ نہ تھو۔ تو میں نے اس پر ہر بار صریح لفظ عہ

تشریح: ختم سے مراد اعلیٰ علم الفہم ہے اس لیے کہ معلومات تو سب کو ہیں۔ انہیں مزائے زمانہ و محو غلغلہ دہی جب سر دیکھنے والا جانی عدالتِ باری سے قربت کرنے میں بھی پاک محسوس کریں گے۔

۵۸۶۶ جس نے زمین کے مٹس اور خوف جمع ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کی امید پر آمین کر لے گا اور خوف سے امن بخٹھے گا۔

مہدی فی شعب الايمان عن سہد بن الحبيب

۵۸۶۱ فاجر شخص جسے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے امید ہے اللہ تعالیٰ کی رحمت کے لیے زیادہ قریب ہے یا ان کی عبادت گزار سے جو؟ امید ہے۔

الحكماء والمثقفين في الإسلام عن أبي مسعود

تشریح:..... کونجک داس رحمت کی امید پر عبادت میں لگ جائے گا جبکہ عبادت گزار اور ایسی ہی وجہ سے عبادت ترک کر دے گا۔

۵۸۷۰ مجھے مہرے خالق تھے اسید کالی تھے اور میرے لیے دین میری دنیا کے لیے کالی ہے۔

حبيب الاوليا، عن ابراهيم بن ادهم عن ابي ثابت عن سبل

تشریح: سوہرا قرمت میں اللہ تعالیٰ سے امیدواروں کے پیچیدہ ادنیٰ کافی ہے۔

۵۸۷۱ یہ خبر پور بھلائی اور نیکی کا کام ہے کسی اپنے رب سے امید رکھوں یہی سعد و ابن عساکر عن العاص

۵۸۷۲ اللہ تعالیٰ کا خوف، ہر کھلم کھلا کی دنیا و دلوں پر بیڑ لگا رہی تمام اہل علم کی طرف سے۔ القضاہ عن اس

مقررہ: نہ اخوان ہوئی تو گولی سے پہلے کا نصیحت سے باز رہے گا مگر ہماری مجلس کے کام کو تو یہ بھونکنا نہ پڑے گا۔ اور اگر ہر ایک ایسا چاہے تو جس کی ایک نیکی دوسری نیکی دیکھتی ہے جسے ایک برائی سے دوسری صوبیت ختم کر لیتی ہے۔

۵۸۷۳ قسمت کی بنیاد اللہ تعالیٰ کا خوف ہے۔ عجبکے واسطے میں مسعود

۵۹۷۳۔ اللہ تعالیٰ اس آئینہ پر جمہور کے لئے خزانہ تعالیٰ کے خوف سے روئی اور اس آئینہ پر جمہور اللہ تعالیٰ کے لئے ایسا ہی ہے۔

مفسر: آج کے دور میں، تو کسی کے حقوق میں، ٹکڑا دلی ہے، غفلت سے معصیت میں جاتی ہے۔

۵۸۵ دو تھمبوں پر ایک مچی نہیں چھوئے گی (ایک باہر آنکھ جو غنہ خالی سے خوف سے روٹی اور (اسرفی) کو) کھڑا نہ لیجان کے راستے میں

جو کید لادی کرنے کے لیے پیدا ہوئی۔ سو پہلو فی سبوعہ و مصلیٰ: اور اس
 ۵۸۷۶ دوا نگھول (جہنم کی) آگ نہیں اٹھیں گے وہ آنگھ جو اللہ تعالیٰ کے خوف سے اڑ کر روئی اور وہ آنگھ جو اللہ تعالیٰ کی راویں گردانی
 کرتے ہوئے پائی۔ طرانی فی الاوسط عن اس

دوا نگھول پر جہنم حرام ہے

۵۸۷۷ دوا نگھول کو (جہنم کی) آگ نہیں پہنچے گی۔ ایک دوا نگھ جرات کے پیر اللہ تعالیٰ کے خوف سے دے لے لار ایک دوا نگھ جو اللہ تعالیٰ کی
 راویں پہنچانی کرتے ہوئے پائی ہو۔ ترمذی عن ابو عبد اللہ
 ۵۸۷۸ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: انکے اپنی جرات اور جلال کی قسم! میں اپنے بندے کے لیے دو خوف اور دو آگیں نہیں کروں گا کہ وہ دنیا میں مجھ
 سے بے خوف رہا تو میں اس دنیا و ازل کا جس میں اس بندوں کو کھ کر اس کا اور گرد و دی میں مجھ سے ڈرا تو میں اسے اس دن بے خوف
 کروں گا جس دن تیروں کو آگ کر دیں گا۔ حلیۃ الاولیاء عن شافعی اوس
 تشریح:۔ اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ سے غرور ہو یا اور اس کا خوف رکھنا و اعتقاد باقی میں اور اعتقاد چھریں بکھ اور انکسکی نہیں، و خلق ہیں مثلاً
 دن رات آگ پالی، اللہ میرا بالاد و میرا

۵۸۷۹ جب اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے کسی بندے کے دو حقے کھڑے ہو جائیں تو اس سے کتنا ہائے بھرتے ہیں جیسے پرانے اور عت
 سے پتے بھرتے ہیں فسفوفہ، جبرانی فی حشکیر عن الحسن
 ۵۸۸۰ آدمی کے کہ کر ہونے کے لیے یہ کافی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرے اور اس کے ہاں ہونے کے لیے یہ کافی ہے کہ وہ اپنے آپ سے
 خوش ہو۔ اپنے جیسا کسی کو کھجے، پہلے ہی شعب الاسلامی عن مسعودی مرسل
 تشریح:۔ پیچھے علم ہونے کے باوجود خوف خدا نہیں رکھتے معلوم ہوا کہ محض الفاظ و نقوش کا علم معلومات ہی ہیں عقلی طور پر ہے جو مومن
 دکھائے مولا کا دم لے فرمایا:

علمکہ باموذن نماہ جہالت است

۵۸۸۱ اگر تم اللہ تعالیٰ سے اس طرح ڈرنے لگ جاؤ جیسا کہ اس نے ڈرنے کا حق ہے تو تم میں ایسا علم ہو جائے جس کے ساتھ جہالت نہیں
 اور اگر تم میں اللہ تعالیٰ کی ایسی معرفت حاصل ہو جائے جیسا اس کی معرفت کا حق ہے تو تمہاری دعاؤں سے پہاڑیں جائیں۔ الحکیم عن سعد
 تشریح:۔ دوسری امارت میں ہے: من عمل بما علم و دہ اللہ علم عالم بعلم۔ جو شخص جتنا جانتا ہے اس کے مطابق عمل کرے تو
 اللہ تعالیٰ اسے معلوم باتوں کا علم عطا کر دے گا اس علم و معنی علم لہ فی کہنے ہیں انسان جتنے علم پر عمل نہیں کرتا وہ علم اس کے لیے وبال اور بوجھ
 ہوتا ہے عاقلان و یقین کا اعتبار سے ہوتا ہے جتنا حکم یقین آتا پھر سوال ہوتا ہے۔

۵۸۸۲ جس مومن بندے کی آنگھوں سے اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے کبھی کے سر جتنے آنسو بہہ چڑیں اور بھروسے کے چہرے کی لہجہ کو کھج
 جائیں اور اسے کبھی ہلک چھو لے (ایسا نہیں ہو سکتا)۔ ابن ماجہ عن ابن مسعود
 ۵۸۸۳ جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرے اللہ تعالیٰ ہر چیز کو اس سے خوفزدہ کر دے اور جو اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا اللہ تعالیٰ اسے ہر چیز سے
 خوفزدہ کر دے۔ الحکیم عن والدہ

۵۸۸۴ جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے ہر چیز سے محفوظ رکھتا ہے۔ ابن السہو عن ابن عباس
 ۵۸۸۵ ... (جو اللہ تعالیٰ سے) ڈر اور بات کی نہ کرے میں داخل ہوگا، جرات کی نہ کرے میں داخل ہوگا (گویا) منزل تک پہنچ گیا، خبردار اللہ
 تعالیٰ کا سوا ذرا اہم گاہے خبردار اللہ تعالیٰ کا سوا جنت ہے۔ مسلم حاکم عن ابی ہریرہ ذہبی اللہ علیہ

تشریح:..... یہاں خوف الہی کورات کے ابتدائی حصہ میں سز کرنے سے تشبیہ دی گئی، سابقہ زمانے میں لوگ میلوں میل لے سز کرتے اور حدی خواں ساتھ ہوتے اور چلتے چلتے پتے پتے بھی نہ چننا کہ منزل آ جاتی تھی۔

۵۸۸۶ وہ شخص جہنم میں داخل نہ ہوگا جو (اللہ تعالیٰ کے خوف سے) کرو یا نہ سستی، حاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۸۸۷ وہ شخص جہنم میں داخل نہیں ہوگا جو اللہ تعالیٰ کے خوف سے رہتا ہے یہاں تک کہ وہ وہاں اہل حقنوں میں لوٹ جائے اللہ تعالیٰ کے راستے کا گرد و بار اور جہنم کا دھواں کبھی بھی کسی مسلمان کے حقنوں میں جمع نہیں ہو سکتے۔ مسند احمد، الترمذی، نسائی، حاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۸۸۸ تم لوگ غم اختیار کیا کرو اس واسطے کہ یہ دل کی چابی ہے اور اپنے آپ کو بھوکا پیاسا رکھا کرو۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس
تشریح:..... کبھی بھوکا غم کی حالت اور کبھی بھوکا پیاس کی عادت دہی بنا پر پورے سال میں صرف ایک ماہ کے روزے فرض ٹھہرے نہ کہ پورے سال کے لوگوں کے سامنے غزوہ اور افسردہ چہرہ لے کر پھرنا اچھی بات نہیں، مولانا ابوالکلام آزاد نے غبار خاطر "میں فرمایا کہ زندگی گزارنے کا سب سے بہترین طریقہ یہ ہے کہ آپ لوگوں کو خوش رکھیں انہیں خوش دیکھ کر آپ خود بخود خوش ہو جائیں گے لہذا ایمان و فی اختیار کریں اور غلو و احتیاط پسندی اور تکلف پریلو سے بچیں۔

الخشوع..... عبادت میں دلجمعی اور عاجزی

۵۸۸۹ لوگوں سے سب سے اولین جو چیز اٹھائی جائے گی وہ خشوع ہوگی۔ طبرانی فی الکبیر عن شداد بن اوس

۵۸۹۰ اس امت سے سب سے پہلے جو چیز اٹھائی جائے گی وہ خشوع ہے یہاں تک کہ اسے طالب تحجے اس امت میں کوئی خشوع والا نظر نہ آئے گا۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۵۸۹۱ اگر اس شخص کا دل خشوع والا ہو جائے تو اس کے اعضا بھی خشوع کرنے لگ جائیں۔ الحکیم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

الاکمال

۵۸۹۲ جس مؤمن کے دل میں خوف اور امید جمع ہو جائیں اللہ تعالیٰ اسے امید عطا فرمائیں گے اور خوف سے امن فرمائیں گے۔

بہیقی فی شعب الایمان عن سعید بن المسیب

۵۸۹۳ اگر تم اللہ تعالیٰ کی معرفت ایسے حاصل کرو جیسا کہ اس کی معرفت کا حق ہے تو تم سمندر میں پر چلنے لگو اور تمہاری دعاؤں سے پہاڑیں جائیں اور اگر تم اللہ تعالیٰ سے ایسے ڈرنے لگ جاؤ جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے تو تمہیں وہ علم ہو جائے جس کے ساتھ جہالت نہیں لیکن اس تک کوئی نہیں پہنچا کسی نے عرض کی یا رسول اللہ! کیا آپ بھی یا رسول اللہ؟ آپ نے فرمایا اور میں اللہ تعالیٰ اس سے بہت بڑا ہے کہ کوئی اس کے تمام امر کو پہنچے۔ ابن السنی عن معاذ

تشریح:..... اس حدیث سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آپ علیہ السلام عالم الغیب بھی نہ تھے۔

۵۸۹۴ اگر تمہیں اللہ تعالیٰ کی رحمت کی مقدار معلوم ہو جائے تو تم اسی پر بھروسہ کرو اور عمل نہ کرو کہ تمہارا بہت اور اگر تمہیں اللہ تعالیٰ کی غضب کی مقدار کا پتہ چل جائے تو تمہیں یہ گمان ہونے لگے کہ تم تہمت نہیں پاؤ گے۔ الدیلمی عن ابی سعید
تشریح:..... یعنی اللہ تعالیٰ کی رحمت کیسے کیسے مشکل حالات میں کام نہ لاتی ہے اور کسی باریک اور معمولی بات سے اللہ تعالیٰ ناراض ہو جاتے ہیں۔

۵۸۹۵ میں نے جبرئیل سے کہا جبرئیل! کیا بات ہے میں دیکھ رہا ہوں کہ سرافیل نہیں رہے ہیں! جبکہ میرے پاس جو فرشتہ بھی آیا میں نے اسے ہشت دیکھا تو جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا ہم نے اس فرشتہ کو اس وقت سے ہشت نہیں دیکھا جب سے جہنم پیدا کی گئی۔

ابن النجار عن امی

۵۹۱۱ جس شخص کی آنکھ سے اللہ کے خوف کی وجہ سے آنسو نکلے اگرچہ وہ کھلی ہوئے سر سے نہ ہو، پھر وہ اس کے چہرے پر نہ لگے تو اللہ تعالیٰ اس کو جہنم پر حرام کر دیں گے۔ یہ بھی فی شعب الایمان عن مرسلہ

۵۹۱۲ جو شخص اللہ تعالیٰ کے خوف سے دیا، اللہ تعالیٰ اسے بخش دیں گے۔ والہ اعلىٰ عنہ

۵۹۱۳ آخر آج تمہارے پاس ہر ایسا عاقل حاضر ہو جس کے ذہن سے گناہ ہوں جیسے مضبوط پیراؤ اللہ تعالیٰ اس سب کو اس شخص کے سر سے کرے اور اس کے دل اور زبان سے اس کے گناہ نکلے دیتے ہیں اور اس کے لیے اللہ کو دے دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ وہ گناہ ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ان سے بخش دیے ہیں۔

۵۹۱۴ جس نے اللہ تعالیٰ کے خوف سے گناہ چھوڑ دیے اللہ تعالیٰ اسے راضی کرے گا۔ ابن لالہ عن امی

۵۹۱۵ جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرے اللہ تعالیٰ ہر چیز کو اس سے ڈرے گا اور جو اللہ تعالیٰ سے ڈرے اللہ تعالیٰ اسے ہر چیز سے ڈرے گا۔

ابو الشیخ عن واثقہ عبدالمعین بن محمد بن عبدالحکیم بن لکھ عن امی، والہ اعلىٰ عنہ

۵۹۱۶ اللہ تعالیٰ قسم اٹھاتا ہے کہ جس کی طرف سے بہت آدمی ترسے اللہ تعالیٰ ان کی فرائض زیادہ دے گا اور اللہ تعالیٰ سے ترسے اللہ تعالیٰ ان کی نیکیوں کو بڑھا دے گا۔ اور اس کی جائیں عیسیٰ ہو گئیں اور اس سے ان کے امتداد تکلیف کیے۔ وہ کھڑے ہو کر ایک مقام پر ایستادہ رہیں اور اللہ تعالیٰ سے ترسے وہ لوگوں کی توجہ سے لے گئے۔ ابن السبی و مرسلہ عن عبدالمعین بن علی

۵۹۱۷ وہ شخص جو جہنم میں داخل نہیں ہو گا جو اللہ تعالیٰ کے خوف سے روئے اور کسی گناہ پر اور نہ کلمی کرنے والا نہ ہو جس میں نہیں ہو گا اور اگر وہ گناہ سے گناہ نہ ہوں تو اللہ تعالیٰ اس کی قوم لے آئے گا جس سے تمہارے زبوں گئے (پھر وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں) اور اللہ تعالیٰ ان کی بخش دے گا۔

یہ بھی فی شعب الایمان عن امی ہر وہ آدمی جسے اللہ

تشریح: ... خدا کا ہر گناہ اور چار گناہی اس سے نہیں نکال دیتے ہاں مستوجب مراد ہے کسی صاحب نفس کے لیے کیا یا لا کبیرہ مع الاستغفار ولا صبر مع الاصرار، استغفار کرنے سے کوئی توبہ نہ آتی رہتا اور نہ کبیرہ سے کوئی توبہ نہ آتی رہتا۔ بلکہ توبہ ان پر ہوتی ہے۔

اعمال پر بھروسہ نہ کرے

۵۹۱۸ اس کی عمر اپنے والدین کے لیے (اللہ تعالیٰ پر) جو کام میں نہ پڑے اس کا اللہ تعالیٰ کی بزرگداشت بڑھائے اور مضبوط پیراؤں جیسے کسی نیک عمل کے گناہ پر بھی وہ بے پروا نہ ہوگا اس کی ہولناکیوں سے ڈسکتا پڑے گا۔

اس کی عمر اپنے والدین کی حفاظت کرے اور ان کی حفاظت کرے اور ان کی ہولناکیوں سے ڈسکتا پڑے گا۔ (علم برین) ماس

نہ ہے، جو جو لوگ دین پر کار بند اور نہ ہونے کے ہیں ان سے حاصل نہ کرو اور ان سے حاصل نہ کرو (ان سے فقط) گھٹے ہیں۔

ابو عبدی فی الکامل عن امی

تشریح: اس حدیث میں بھی امور ہیں، اللہ تعالیٰ ہر آدمی کی جانوں پر رحم کرے اور ان کی تعلیم میں مداخلت نہ کرے اور ان کے علم میں نہ لگے جائے جو صرف دین کے عالم ہیں اور ان کی حفاظت کرے اور ان کی ہولناکیوں سے ڈسکتا پڑے گا۔ (علم برین) ماس

نہ ہے، جو جو لوگ دین پر کار بند اور نہ ہونے کے ہیں ان سے حاصل نہ کرو اور ان سے حاصل نہ کرو (ان سے فقط) گھٹے ہیں۔

اور اس کی زندگی کے مطابق اپنی زندگی و حال لیں۔

۵۹۱۹۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، مجھے اپنے جلال اور اپنی مخلوق پر برتری کی قسم! میں اپنے بندے پر دو خوف اور دو امن جمع نہیں کروں گا، جو مجھ سے دنیا میں ڈرائیں اسے اس دن امن بخشوں گا اور جو دنیا میں مجھ سے بے خوف رہائیں اسے اس دن ڈراؤں گا۔ ابن عساکر عن انس

۵۹۲۰۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: مجھے میری عزت و جلال کی قسم! میں اپنے بندے پر دو خوف اور دو امن جمع نہیں کروں گا جب وہ دنیا میں مجھ سے نڈر رہائیں اسے قیامت کے دن ڈراؤں گا اور اگر دنیا میں مجھ سے ڈراتو قیامت کے روز اسے امن بخشوں گا۔

ابن المبارک والحکیم عن الحسن بن علی بن ابی حمزہ، ابن حبان عن ابی سلمہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۹۲۱۔ مؤمن کے لیے مناسب ہے کہ وہ فہم کی حالت میں شام گزرا دے اگرچہ وہ نیکی کرے یا نہ ہو، اس واسطے کہ وہ دو خوفوں کے درمیان ہے، ایک وہ گناہ جو اس سے پہلے صادر ہوا اسے معلوم نہیں اللہ تعالیٰ اس کے متعلق کیا فیصلہ فرماتا ہے اور اس کی باقی ماندہ عمر میں کتنے مصائب اس پر آئیں گے اس کا اسے علم نہیں۔ الدیلمی عن ابی امامہ الحدیث بطولہ، ابن عساکر عن ابی امامہ تشریح:۔۔۔ مقصود یہ ہے کہ خوف بھی ہو اور امید بھی نہ ہو بلکہ خوف کے ساتھ ساتھ امید بھی ہو۔

انجام کا خوف..... من الاکمال

۵۹۲۲۔ جنہیں کیا پتہ؟ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں پھر مجھے یہ معلوم نہیں میرے ساتھ کیا گزرے گی۔ حاکم عن ابی حسان تشریح:۔۔۔ مقصود لوگوں کو خدا کی بے نیازی کی تعلیم دینا ہے اور حساب کی فکر ہے۔

۵۹۲۳۔ جنہیں کیا معلوم اللہ تعالیٰ نے اس کا اکرام کیا ہے؟ تو موت آگئی (لیکن) میں اللہ تعالیٰ سے اس کے لیے خیر کی امید رکھتا ہوں، اللہ کی قسم! مجھے معلوم نہیں کہ جبکہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں میرے ساتھ کیا ہوگا! مسند احمد، بخاری عن ام العلاء

تشریح:۔۔۔ رسول اللہ ﷺ کے رشتہ دار بھی عثمان بن مظعون اور حضرت عبداللہ بن عمر اور طلحہ بن عمرو کے ماموں کی فوجی پر آپ تشریف لائے تو وہاں ام العلاء و انصار موجود تھیں، انہوں نے حضرت عثمان بن مظعون کے بارے میں کلمات کہے جس سے ان کا ہمتی ہونا پختی لگ رہا تھا آپ نے فرمایا کسی کے بارے میں کیا فیصلہ ہوا، کچھ کہا نہیں جاسکتا؟ پھر ایک اللہ تعالیٰ سے خیر کی امید ہے تاکہ کید کے طور پر آپ نے فرمایا: مجھے بھی اپنے انجام کی خبر نہیں، یاد رکھیں بعض اہل خدا اور بے دین لوگ اس روایت لے کر بہت اچھلتے کودتے ہیں کہ نبی کو جب اپنے انجام کی خبر نہیں تو انہیں اپنی شریعت پر گویا یقین نہ تھا، اس کا الزام یہ ہے کہ انہیں ان بات کا پختہ یقین تھا کہ ہم نجات پائیں گے لیکن خدا تعالیٰ کے سامنے جو پیشی اور پوچھ چوچ کی منازل ہیں ان کا پتہ نہیں کیا گیا ہوگا۔

فروتنی و عاجزی

۵۹۲۴۔ بہت سے پرانے وہاں لوگ جنہیں وہ ازوں سے بنایا جاتا ہے اگر وہ اللہ تعالیٰ کے نام کی قسم کھالیں تو اللہ تعالیٰ اسے پورا کر دے۔

مسند احمد، مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۹۲۵۔ بہت سے پرانے وہاں، غبار آلود، پرانے کپڑوں والے جن پر لوگوں کی آنکھیں نہیں جھپٹیں وہ اگر اللہ تعالیٰ کی قسم کھائیں تو اللہ تعالیٰ اسے پورا کر دے۔ حاکم، حلیۃ الاولیاء عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح:۔۔۔ کسی کا اللہ تعالیٰ کے ہاں کیا مقام ہے کسی کو کیا معلوم؟ کسی کی شکل و صورت سے دل کا کوئی تعلق نہیں ہوتا۔

۵۹۲۶۔ بہت سے پوسیدہ کپڑوں والے جن کی پروا نہیں کی جاتی، اگر اللہ تعالیٰ کی قسم کھالیں تو اللہ تعالیٰ اسے پورا کر دیں۔

الروای عن ابن مسعود

۵۹۲۷ میرے نزدیک وہ مومن کا مال رشک ہے جو ہلکا چمکا ہے، اپنی نماز کا حصہ اسے حاصل ہے، اس کی روزی قابل کفایت ہے جس پر اللہ تعالیٰ سے ملنے تک میرے ہونے ہے، اچھے طریقہ سے اس نے اپنے رب کی عبادت کی، لوگوں میں اتنا مشہور بھی نہیں، اس کی موت جلدی آئی، اس کی میراث تموزی سے اور اس پر رونے والیاں بھی کم ہیں۔ مسند احمد، سرمدی، ابھی فی شعب الایمان عن ابی امامہ

۵۹۲۸ میرے نزدیک سب سے قابل رشک شخص وہ مومن ہے جو ہلکا چمکا ہے، نماز کا اسے اچھا حصہ ملا ہے، اپنے رب کی اس نے اچھی عبادت کی، اور پوشیدگی میں اس کی اطاعت کی، وہ لوگوں میں بھاری پتا ہے، انھیں اس کی طرف اشارہ نہیں کیا جاتا، اس کا رزق اتنا ہے جو اس سے بچتا ہے، اس پر وہ میرے ہونے ہے، جلدی اس کی موت آئی، اس پر رونے والیاں کم ہیں، اس کی میراث بھی تموزی سے۔

مسند احمد، سرمدی، حاکم، ابی امامہ عن ابی امامہ

۵۹۲۹ اللہ تعالیٰ کے سب سے پسندیدہ بندہ تقی اور بے پچھتہ لوگ ہیں، جب وہ غائب ہوں تو ان کی تمسک شدہ اور جب موجود ہوں تو بچہ نہ نہ جائیں، انکی لوگ ہدایت کے امام اور علم کے چرے ہیں۔ حلیۃ الاولیاء عن معاذ

۵۹۳۰ اللہ تعالیٰ کو سب سے پسند وہ لوگ ہیں جو ان کی سے تھے ہیں، بڑا پنے دین کو بچا کر بھاگتے ہیں، انھیں اللہ تعالیٰ جنت سے ملنی، ابن مریم کے ساتھ اٹھائے گا۔ حلیۃ الاولیاء عن ابن عمرو

تشریح... حضرت علی علیہ السلام کے ساتھ اٹھا جاتا، خود دوسری ایک جیسے ہونے کی وجہ سے۔

۵۹۳۱ ہر ماتہ دن اللہ تعالیٰ کے (جہنم سے) آؤ اور وہ لوگ ہوتے ہیں جن میں سے ہر بندہ کی ایک مقبول دعا ہوتی ہے۔

مسند احمد، عن ابی ہریرۃ و ابی سعید، مسودہ عن حابر

۵۹۳۲ اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں اگر وہ اللہ تعالیٰ کی قسم کھائیں تو اللہ تعالیٰ اسے پورا کرے۔

مسند احمد، بخاری و مسند، ابو داؤد، نسائی، ابی امامہ عن ابی امامہ

جنت کا بادشاہ

۵۹۳۳ کیا میں تمھیں جنت کے بادشاہ نہ بتاؤں؟ (ماشاؤ!) ہر ضعیف و کمزور جسے ان کو اس سمجھا جاتا ہے، پہنچنے پانے کی وہاں جنت میں پورا نہیں کی جاتی، اگر اللہ تعالیٰ کی قسم کھائے تو اللہ تعالیٰ اسے پورا کرے۔ طبرانی فی الکبیر عن معاذ

۵۹۳۴ کیا میں تمھیں جنت میں جنت کے آگاہ نہ کروں؟ کمزور جسے ان کو اس سمجھا جاتا ہے، وہ اللہ تعالیٰ کی قسم کھائے تو ان کو ان سے پورا کرے، کیا تمھیں مل دوزخ سے آگاہ نہ کروں؟ اور وہ ہر امیر و بخی کی کھیر ہے، اللہ جل جلالہ اور کتب مختلف ہے۔

مسند احمد، بخاری، مسند، سرمدی، نسائی، ابی امامہ

۵۹۳۵ ایسے لوگوں کی تفصیل احادیث فقہی (نہائی) میں "مطبوعہ دھرم پراکاش" کتاب میں ملے گی۔

۵۹۳۶ جنتی کے کئی حصے ہیں، جنت کے لیے تاکا کوئی سے کاس کی طرف انھیں سے اشارہ دیا جائے، طبرانی فی الکبیر عن معاذ بن جابر

۵۹۳۷ جنتی وہ شخص ہے جسے اللہ تعالیٰ نے کئی سے کئی بار دیا، کاس کی طرف اشارہ دیا جائے، طبرانی فی الکبیر عن معاذ بن جابر

۵۹۳۸ اللہ تعالیٰ نے کئی سے کئی بار دیا، کاس کی طرف اشارہ دیا جائے، طبرانی فی الکبیر عن معاذ بن جابر

۵۹۳۹ وہ شخص ہے جسے اللہ تعالیٰ نے کئی سے کئی بار دیا، کاس کی طرف اشارہ دیا جائے، طبرانی فی الکبیر عن معاذ بن جابر

۵۹۴۰ وہ شخص ہے جسے اللہ تعالیٰ نے کئی سے کئی بار دیا، کاس کی طرف اشارہ دیا جائے، طبرانی فی الکبیر عن معاذ بن جابر

نہ آؤں؟ کمزور جنہیں ضعیف سمجھا جاتا ہے دو بوسیدہ کپڑوں والا، جن کی پرانیس کی جالی، اگر اللہ تعالیٰ کی قسم تعاضل تو اللہ تعالیٰ کی قسم پر اگر کہے۔ محمد احمد علی حیدر

۵۹۴۵ کیا جنہیں جنت کے بادشاہ بنائوں کہوں (لوگ) ہیں؟ پر کمزور، جسے بتاؤں سمجھا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی قسم کھائے تو اللہ تعالیٰ اسے پورا کر دے، کیا جنہیں جنت والے بنائوں؟ پر بتاؤں جسے کمزور سمجھا جاتا ہے، کہ اللہ تعالیٰ کسی کی قسم کھائے تو اللہ تعالیٰ اسے پورا کرے، کیا جنہیں جہنم والے بنائوں؟ پر اجنبی، بڑا الی، شکیر، سخت گواہ آپ کو پورا سمجھئے (۱)۔

طبرانی، مسند احمد، بخاری، مسند، ترمذی، سنن، ابن ماجہ، ابن حبان، بیہقی، ابن سعد بن حمالہ علی حوالہ من و عبد
الخصر احمی، طبرانی فی الکبیر، ابن سعد بن حمالہ بن وہب، المستدرک المعیری، معاً، طبرانی فی الکبیر، سعد بن
مصور، ابن سعد بن حمالہ علی من عبد اللہ الحدادی عن زید بن ثابت

۵۹۴۶ ہر چیز کا وہ ہونے کے لیے اور ہر شے کا ہونے کے لیے تو بخیر ہے جسے اللہ تعالیٰ تو جانتا ہے (لیکن) لوگ نہیں جانتے۔

العسکری فی الاہل من من و عبد اللہ

۵۹۴۷ تھوڑی سی ریا بھی شرک (ظنی) ہے اور جس نے اللہ تعالیٰ کے اہل، اسے دشمنی کی تو اس نے اللہ تعالیٰ کو (ظنی) لڑائی کے لیے لڑا، اور اللہ تعالیٰ ان پر سزا کا ہوں، لڑکا ہوں، کو پسند کرتا ہے جو پوشیدہ رہے میں جب وہ ظاہر ہو جائیں تو ان کی کمی محسوس نہیں کی جاتی، اور جب نہ ہوں تو بائیں کیسے جانتے، اور نہ پچھانے جانتے ہیں ان کے دل و دیت کے چاند میں نہ ظاہر نہ اندھیرے سے نکل آتے ہیں۔

طبرانی فی الکبیر، علی حوالہ

تشریح: ریا کہتے ہیں دوسرے کے دکھانے کی خاطر کوئی کام کرنا، اس میں بھی ایک قاعدہ یاد رکھیں کہ جو چیز بھی خود کو دکھانے اور دینے کی کی اگر ضرورت سے زائد ہے موقع، احتمال کی جارہی ہے تو وہ ریا کا سبب بنی جاتی ہے، "تفصیل" فقہی و فقہی باتوں میں دیکھیں۔

انگیوں سے اشارہ کرنا

۵۹۴۸ آدمی کے شر (میں جہاں ہونے) کے لیے یہ کافی ہے کہ اس کی طرف انگلیوں سے اشارہ لیا جائے، چاہے ایسا کہے یا نہ کہے چاہے دنیا کے کام میں، البتہ جسے اللہ تعالیٰ کفو قرار دے، بیہقی فی شعب الاہل من من و عبد اللہ، طبرانی فی الکبیر، بیہقی فی شعب الاہل من من و عبد اللہ

۵۹۴۹ آدمی کے شر کے لیے یہ کافی ہے کہ اس کی طرف انگلیوں سے اشارہ لیا جائے، تو ان کے غصے کی یہ دلیل ہندو لڑکے ہوا اشارہ ہوا؟ آپ نے فرمایا اگر چہ غر کا ہوا، مگر بھی اس کے لیے یہ اسے حال میں پر اللہ تعالیٰ رحم کرے، ملو اور ریزہ ریزہ ہوتا ہے۔

طبرانی فی الکبیر، الرافعی، علی حوالہ من حسن، فی الرافعی، کمالی، السخاوی، و ما کان اللغز مہر شہرہ الامام رحمہ اللہ
۵۹۵۰ ہندو اس وقت تک بھلائی میں رہتا ہے جب تک اس کی جگہ کاہن نہ ملے، اور جب اس کے مقام کا ظلم ہو جائے تو لڑائی لڑتا ہے جس کے سامنے وہ ۱۰۰ سال تک نہیں رہتا، اس پر جسے اللہ تعالیٰ ثابت قدم رکھے اللہ علیہ من

۵۹۵۱ میری امت کے ہر آدمی کے لیے جس کو ان کا کوئی اثر سمجھا ہے یا نہیں، کہ وہ ہم پر دیر نہ کرے تو وہ اسے نہ سمجھا رہا، نہ اللہ تعالیٰ سے جنت مانگے تو اللہ تعالیٰ اسے عطا کر دے، اگر وہ اللہ تعالیٰ کی قسم کھائے تو اللہ تعالیٰ اسے پورا کر دے، اور اگر وہ اللہ تعالیٰ سے دنیا کی بات نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی عزت کی وجہ سے اسے نہ دے۔ ابن جہر، علی حوالہ من عبد اللہ حرملا

۵۹۵۲..... اللہ تعالیٰ کے بعض بندے ایسے ہیں اگر وہ اللہ تعالیٰ کی قسم کھائیں تو اللہ تعالیٰ اسے پورا کر دے۔

مسند احمد و عبد بن حمید، بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان عن انس

۵۹۵۳..... بہت سے پراگندہ ہل، غبار آلود بوسیدہ کپڑوں والے جن کی پرہیزگاری کی جاتی، اگر اللہ تعالیٰ کی قسم کھائیں تو اللہ تعالیٰ اسے پورا کر دے۔

الحطیب عن انس

۵۹۵۴..... میری امت میں کچھ مرد ایسے ہوں گے جن کے سر غبار آلود و پراگندہ ہوں گے، ان کے کپڑے میلے کپٹے ہیں اگر وہ اللہ تعالیٰ کی قسم

کھائیں تو اللہ تعالیٰ اسے پورا کر دے۔ الدیلمی عن ابی موسیٰ

تشریح..... یعنی کسی وقت ان پر ایسی حالت طاری ہو جاتی ہے یہ نہیں کہ وہ نہ بھی نبھاتے ہیں اور نہ کنگھی کرتے ہیں سرخوں پر بھرتے ایسے لوگوں میں سے اکثر مہذوب، پاگل اور دین سے واقف ہوتے ہیں۔

۵۹۵۵..... اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ ایک جگہ سے دوسری جگہ نقل مکانی کرتے رہتا کہ تمہیں کوئی پہچان نہ سکے،

اور یوں تمہیں کوئی تکلیف پہنچے، مجھے اپنے خیال و عزت کی قسم میں تجھے ایک بڑا درجہوں سے بڑا ہوں گا اور چار سو سال تک تمہارا لیمہ کروں گا۔

ابن عساکر عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ، عبیدہ ہاشمی بن مسوکل الاسکندرانی قال فی المعنی مجهول

تشریح..... عصر حاضر میں اسفار کی کثرت نقل مکانی کی طرح ہے لہذا مذکور کے ظاہر کو دیکھتے ہوئے کوئی ایسا ہی کرنا شروع نہ کرے۔

حرف الراء..... الرضا والخط

رضامندی اور ناراضگی

۵۹۵۶..... جو اللہ تعالیٰ سے راضی رہا اللہ تعالیٰ اس سے راضی رہے گا۔ ابن عساکر عن عائشہ رضی اللہ عنہا

تشریح..... یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو تقدیری فیصلہ ہو اس پر راضی رہے۔

۵۹۵۷..... اللہ تعالیٰ جب بندے سے راضی ہوتا ہے تو سات طریقوں کی بھلائی سے اس کی تعریف کرتا ہے جسے وہ انسان نہیں جانتا اور جب بندے

سے ناراض ہوتا ہے تو سات طرح کے شر سے اس کی مذمت و برائی کرتے ہیں جسے وہ انسان نہیں جانتا۔ مسند احمد، ابن حبان عن ابی سعید

الاکمال

۵۹۵۸..... بندہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی یا تلاش کرتا ہے اور برابر اسی کوشش میں لگا رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: جبرئیل امیر اہل انبیا

اس جہت میں لگا ہوا ہے کہ وہ مجھے راضی کرے، خبردار میری رحمت اس پر ہے، تو جبرئیل علیہ السلام عرض کرتے ہیں: اہل انبیا محض پر اللہ تعالیٰ کی

رحمت ہو، اسی بات کو عرض اٹھانے والے اور ان کے آس پاس فرشتے کہتے ہیں: یہاں تک کہ سات آسمانوں والے اسی بات کو کہتے ہیں پھر

یہ بات زمین پر آتی ہے۔ مسند احمد، طحاوی فی الاوسط، سعید بن منصور عن ثوبان

تشریح..... اب بھی اگر کوئی اللہ تعالیٰ کی طرف رخ نہ کرے تو اس سے بڑھ کر بد بخت کی کیا؟ آئیے گارنٹین اسے سہاگنا ہوں سے کہی تو پ

کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی میں متحد ہو جائیں صوب الی اللہ معانا۔

۵۹۵۹..... اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے لیے صرف رضامندی سے آسانی پیدا کرتا ہے، موجب اس سے راضی ہو جاتا ہے تو دلائل کو اس کے

لیے جاری کر دیتا ہے۔ ابن الجار عن الطحاوی بن الاسود

تشریح..... حضرت مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا: کہ انسان کو دیکھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے راضی ہے یا ناراض تو اس کا ایک معیار

طبرانی فی الکبیر عن ابی امامہ

تشریح: برکت دینے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے بزرگوں کی برکت یہ ہے کہ ان کی کشش جھٹش سے شریعت کی طرف کھچا پیدا ہوتا ہے نہ یہ کہ انسان اپنے ذہنی پراتر آتا ہے۔

الاکمال

۵۹۸۳۔ مسکینوں پر رحم کرو۔ مسند احمد عن ابی ذر

۵۹۸۴۔ وہ شخص نقصان اور خسارے میں رہا جس کے دل میں اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے لیے رحم نہیں ڈالا۔

الحسن بن سلیمان والد ولابی والدعلی وابن عساکر عن عمرو بن حبيب

تشریح: صفات حمیدہ انسانی قابلیت کی بنا پر عطا ہوتی ہیں جیسے تمام برائیاں پیدا کی طور پر انسان میں نہیں ہوتیں۔

۵۹۸۵۔ جیسے اس بات کی خوشی ہو کہ اسے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز جہنم کے جوش سے بچائے اور اپنے سامنے میں ٹھہرائے تو وہ مسلمانوں سے

نکتہ ایہ میں بات نہ کرے (بلکہ) ان پر رحم کرے۔ الحسن بن سلیمان وابن لال فی مکارم الاخلاق و ابو الشیخ فی الواب، والطیلسی فی

الترغیب۔ حلیۃ الاولیاء، سیوطی فی شعب الایمان عن ابی بکر وہو ضعیف

۵۹۸۶۔ جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا جو بخشش نہیں اسے بخشش نہیں جاتا، اور جو قہر نہیں کرتا اس کی قہر نہیں ہوتی، اور جو پرہیزگاری اختیار

نہیں کرتا اسے پرہیزگاری نہیں ملتا جاتا ہے۔ ابن حزمہ عن عمرو بن مسعود

۵۹۸۷۔ جو مسلمانوں پر رحم نہیں کرتا اس پر اللہ تعالیٰ رحم نہیں کرتا۔ مسند احمد عن جریر، الخطیب عن الانعت بن قیس

۵۹۸۸۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بڑی مہلت ہے، اگر عا بڑی کرنے والے کو جو ان کو اے والے بڑھے، سیر جو پائے اور وہ پیتے

پینے نہ ہوتے تو (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) قہر پر عذاب نازل کر دیا جاتا۔ بخاری مسلم والخطیب عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

اور جب لوگ اللہ تعالیٰ کی مہلت کو ضائع کر کے قہر نہیں کرتے تو ان پر عذاب آتا ہے۔

۵۹۸۹۔ اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جنت میں صرف رحمت ہی داخل ہوگا، صحابہ نے عرض کی: ہم سب تو

رحمت ہیں آپ نے فرمایا نہیں، یہاں تک کہ عام لوگ بھی رحمت بن جائیں۔ الحکمہ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ عن الحسن بن مسعود

۵۹۹۰۔ اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہیں کرتا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔ ابو یعلیٰ فی مسندہ عن جابر، طبرانی فی الکبیر عن السائب بن یزید

یعدیث پہلے ۵۹۸۶ نمبر میں گزر چکی ہے۔

۵۹۹۱۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر تم میری رحمت کے امیدوار نہ بننا چاہتے ہو تو میری مخلوق پر رحم کرو۔ ابو الشیخ، ابن عساکر والدعلی عن ابی بکر

۵۹۹۲۔ جہنم میں ایک پکارنے والا آواز دے گا اسے ساری کرنے والے احسان کرنے والے اچھے جہنم سے نجات دے گا تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ کو

نکلم دے گا جو اسے نکال لائے گا وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے ٹھہرا ہوگا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تو نے چڑیا پر رحم کیا تھا۔ ابن شہاب عن ابی داؤد

الرحمة بالیتیم..... یتیم پر رحم

۵۹۹۳۔ میں اور یتیم کی پرورش کرنے والا جنت میں (ان دو اگھویں) کی طرح ہوں گے۔ مسند احمد بخاری، ابو داؤد، ترمذی عن سہیل بن سعد

۵۹۹۴۔ مسلمانوں کا بچہ بن کر مرنا ہے جس میں کوئی یتیم رہتا ہو اور اس سے اچھا سلوک کیا جاتا ہو، اور مسلمانوں کا وہ گھر اجنبی برا گھر ہے

جس میں کسی یتیم سے بد سلوکی کی جاتی ہے، میں اور یتیم کی پرورش کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے۔

بخاری فی الادب المفرد، ابن ماجہ، حلیۃ الاولیاء عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

تشریح: بہت سے لوگ اس فضیلت کو حاصل کرنے کے لیے اس وجہ سے نکاح کر لیتے ہیں جس کی پہلے سے اطلاع نہ ہو اور جس بعد میں انھیں ہر پانچ اور تینوں کو مارا جے پہنچے اور انھیں معذرت دے دیں ہوں وہ اس عہد کے سرگرم ہو جاتے ہیں اس واسطے انکی طرح سوچنا کہ اگر لینڈ کرنا چاہے اور مردوں کے ذریعہ تینوں کی جودہ دہائی دے بہتر ہے۔

۵۹۹۵۔ تمہارے گھروں میں سے باہر تین گھروہے جس میں جہنم کی لذت کی جاتی ہو۔ عقلی فی الضعفاء وحلہ الاولیاء عن عمرو
۵۹۹۶۔ میں اور اپنے بھائی کی ادارہ کے جہنم کی پرورش کرنے والا جنت میں ہوں گے، یہ دو ان ادارہ گینوں کے لئے غور و محو پ کرنے والا اللہ تعالیٰ
کی رحمتوں، چہلو کرنے والے کی طرح ہے۔ طہوئی فی الاوسط عن عائشہ
۵۹۹۷۔ اپنے باغیر کے جہنم کی پرورش کرنے والا، میں اور وہ ابن ودا (الکھو) کی طرح جنت میں ہوں گے۔

۵۹۹۸ جس نے کسی ایکہ فیماں دو تیرہوں کو کجہ دی پھر (انہوں کو) اخراجات پر اس کے صبر کیا تو (ایک کو) کھرج کیا اس پر (ثواب) کی امید رکھی تو اس اور وہ جنت میں دو انگلیوں کی فاصلہ پر ہوں گے۔ طبرانی المعجم ص ۱۰۷

۵۹۹۱ جس نے قہر بنے یا بجی سے اچھا سلوک کیا تو میں لا روڑہ جنت میں ہاں دو انگلیوں کی طرح ہوں گے۔ الحکم علیہ

۶۰۰۰ جس نے کسی اپنے یا غیر کے قہر کو (اپنے) ساتھ لا یا روڑہ بالاخر عہد قیامت میں اس سے لا روڑہ کر دیا تو اس کے نیچے جنت و اہلب ہے۔

طہ انبی فی الاوسط علی غیری من حاسب

۶۰۰۰۔ منہ تھما دے لے لیا اور کھڑو رہا۔ یعنی خیمہ اور صورت کے کئی کئی اہتر اور پتا ہوں۔ سنا کہ یہ بھلی فی شعبہ الاچھان عن ہی عربو فارسی ہے۔
۶۰۰۲۔ کیا تم یہ جانتے ہو کہ تھما دلوں نرم چ جائے اور تھما دلی ضرورت پڑی ہو؟ تو سہو یہ کام کرو۔ خیمہ پر دم کرو اس کے سر پر شفقت ہے) اور تھما دلوں کے کھانے سے کھانا کھلاؤ تھما دلوں (یعنی لڑکے) پر جانے کا اور ضرورت (یعنی) یہی ہو جائے گی۔

۶۰۰۳ تمہارے گمروں میں سے فتنہ خانی کا سب سے پسندیدہ مگرد ہے کسی بھی کسی حکیم کی اڑت کی جاتی ہے۔
 یہ بھی فی شعب الاطباء عن عمر وحی اللہ علیہ

۶۰۴ لڑکا جب جنم ہوتا ہے اس کے سر پر اس طرح (پنچا پر) لٹختا ہے کہ اس کی طرف پھیرا کر دیکھ کر اس کا باپ (زنہو) کہتا (پیشانی پر) آگے سے پیچھے (باجھ) پھیرا کر دیکھو۔ طبعی فی الاوسط عن ابن عباس

تھیں تو کس نامور غزوہ انسان کی آنکھیں اور کھنکھیں اور آنکھیں گویا اس طرح بند کیا جاتا ہے اور غشی اور غشا کی حالت میں چپ کو تو بند کرنا مقصود ہوتا ہے اور اس کے لیے آنکھیں کھلی رکھنا ضروری ہیں اور آپ دیکھتے ہیں کہ آنکھوں کو بند کرنے کے لیے اوپر سے نیچے ہاتھ چھیرا جاتا ہے اور کھولنے کے لیے نیچے سے اوپر ہاتھ اٹھایا جاتا ہے۔

مقیم کے سر پر ہاتھ بھرنے

۱۸۵۔ یحییٰ کے سر پر اس طرح آگے کی طرف ہاتھ پھیرا کہ، اور شمس کا باپ ہوا جس کے سر پر اس طرح پیچھے کی طرف ہاتھ پھیرا کہ۔

معاری فی القاریع من امر عباس رضی اللہ عنہ

۶۰۳۳ جو سولہاں مئی ۱۹۶۷ء کے سربراہانِ ممبران نے ان کے پاس پر من و مباحہ ہو کر ان کے بدلے سے ایک نئی سطح پر ایک درجہ بلند ہو گا اور

اگر سے تیس (صفر) لڑائی ہو جائے تو اسے اس کا ایک حصہ دے دے اور باقی اس کا ہے

۱۶۳۵ جو شخص کسی عظیم کے نام پر ایسے تعالیٰ کے ساتھ کچھ بھیجے جو ہر دہائی کے بدلہ جس پر اس کا کچھ بھیجے، پھر اس کے لیے کبھی ہونے والے کسی عظیم سے ایسا ملے گا یا نہیں اور وہ دلوں پر ہنسے گا، ان دنوں کی طرف سے ہوں گے کہ وہ آپ نے اپنی دونوں انگلیوں کو ملایا۔

۱۰۰۰ جنسے کسی شجر کے سر پر رخت یا پتھر چاٹواں کے لیے ہر ل کے پتے جس پر اس کا پتھر چسپاں ہو گیا۔

۹۰۳۷۔ اگر تجھے اس بات سے خوشی ہو کہ میرا نام رونا کیخبر کے مر رہا تو مجھ پر ہر مصلحتیں کا کھانا کھا۔

مسند احمد، جلد ۱، مسلم و الترمذی فی حدیثہما، نقاد اب علی بن ابراہیم ہمدانی، ص ۲۵۳

۲۰۳۵ جس کو اسے ساتھ ان کے پاس کے چل کر کوئی بھرتی (پینے کے لیے) دیکھتا تو ان کے پاس کے نزدیک چل جانے لگتا۔

۹۰۳۵ اس کے کھانے سے کوئی کھانا زیادہ برکت والا نہیں جس پر کوئی شکر بھیجے۔ الدیلمی عن اس

۶۰۱۔ میں تپاست کے ذریعہ ہر سماج کی طرف سے محظوظ گزروں کا اور میں کسی سے محظوظ آموں کا اثر پر غائب رہوں گا۔
 اشہبھی عن امر عمر رضی اللہ عنہ
 ۔ خانقاہ نشہ قوی ہے۔

۶۰۴۲۔ قتلخانہ انہاں کے پاس ہے تو فرورہ رات ہی جو منہدم دیا اور آخرت میں ان کا منہمیاں ہوں۔ طہرائی و امن عسکر علی عبد اللہ میں جعفر فرماتے ہیں کہ میں اس سولہ گھنٹہ کے پاس آکر ہمارے کھجور کی کھجوریت کرنے میں ٹھیکیں تو یہ نے فرمایا ہمارے انہوں نے یہ بہت ڈر کر کے۔

۶۰۳۔ جو کہ ختم کے دن کا احوال اور ان کو دوسرے قوموں میں گمانے اور راستے سے ہٹا کر ان کو راستہ سے کھینچے۔

۹۸۴۲ جس چیز سے بھی تمہارے ذہن کے ساتھ توجہ و دل میں شریک کرو (مترجمتے ہو) اس چیز کو تمہاں کے پاس سے دور دیراں یا اس کے والے اس عبادی فی الکائنات معادری سبب ہی اس عباد

اور اس کا الٹا براہ ہے کہ اسے تلواریں فی الصبح بھیجی جی شعبہ الامداد میں سامان میں منجھانے میں مدد
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا یہ شخص تلواریں کرنے لگا میں نے کہا میں اپنے تلواریں کے ساتھ تلواریں کو منجھانے میں مدد
میں دیکھتا ہوں۔

۶۰۳۵۔ یوحنا کے بعد تیسری مجلس ہوئی۔ دہر اٹلی میں۔ لاہور دین میں۔
۶۰۳۶۔ اسلام بروجہ نے سے بعد تیسری مجلس ہوئی اور لازمی کوئی نہیں (ابو ہریرہ) آئے بغلے سے جو تیسری مجلس ہوئی۔

۱۰۴۷ اے قندھار میں انگریزوں نے قیام اور غارت کرنے کی مہمیں چاہنا، وہ اس ماحولہ سے کام لے کر اس کو ہر مہرہ سے جھڑکا۔

۶۰۳ جیم کوپے قریب کرمان سے ٹری سے چٹیل آئیں گے سر پر ہاتھ بھیرا اور اپنے کھانے سے اسے کہہ نا کھلا، اس سے تمہارا دل نرم ہو گا۔

سے در ساتے ملنے لگے۔ جو وہ اس عمر میں

- ۶۰۵۱ اپنا میں نے جتنی کام کرے میں نہیں کر سکتا اور جو کام کرنا چاہتا ہے (بلکہ) انھیں دین میں بھی نہیں کرتا۔ مطلب یہ ہے کہ جو چیز تمہارے کام میں ہے وہ اللہ تعالیٰ کے دست قدرت میں جو چیز ہے اس کے مقابلہ میں زیادہ قابلِ حوائج ہو اور جو نصیحت ہے پہنچے تجھے اس نصیحت کے مقابلہ میں زیادہ نصیحت اور چتر سے ہے۔ ہاں۔ یہ۔ نرمی۔ اس واحد میں ہو
- ۶۰۶۰ دین میں ہے رفتی قلب و ہون کی راحت کا سبب ہے۔ اس میں بہت قلب و ہون کی تکلیف کا باعث ہے۔

طریقہ جی لاوسط، اس علیٰ فی الکمال، یعنی فی شعب الایمان عن امیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیہ السلام، جو وہ اس عمر میں

تقریباً: ہزار ہا کام کرنا چاہتا ہے اور وہ رفتی پر رفتی ہون تکلیف کا سبب ہے۔ رفتی رفتی سے بہت کم آسانی، بدن میں تکلیف

دوبل شروع ہونا ہے کہ تفصیل "تقریباً" و "تقریباً" ہون۔

۶۰۶۱ اپنا ہے رفتی دل و ہون کی راحت کا سبب ہے (بلکہ) اپنا میں رفتی و رفتی ہون کی راحت ہے۔

- ۶۰۶۲ مسند احمد، علی الرشد، یعنی فی شعب الایمان عن علی بن ابی طالب علیہ السلام، جو وہ اس عمر میں
- اپنا ہے رفتی قلب و ہون کی راحت ہے (بلکہ) اپنا میں رفتی و رفتی ہون کی راحت ہے۔ رفتی رفتی سے بہت کم آسانی، بدن میں تکلیف
- کرنا ہے۔ الفصاحی عن عمر

جو اس میں بہت کم آسانی ہے کہ پاس سے چلے گا اور پر نہ کرنا ہے۔

- ۶۰۶۳ دین میں رفتی کرنے کے لیے اس وقت کی عمر اس کے لئے قدرت میں ہوئی ہے۔ رفتی رفتی سے بہت کم آسانی، بدن میں تکلیف
- الحکمہ عن عبداللہ بن مسعود السامی

دو ناپسندیدہ چیزوں میں بہتری

- ۶۰۶۴ اپنا میں جیسا کہ میں نے نہ کرنا ہے موت کو چاہتا ہوں کہ میں نے نہ کرنا ہے موت اس کے لیے رفتی سے بہت کم آسانی، بدن میں تکلیف
- نہ کرنا ہے۔ رفتی رفتی سے بہت کم آسانی، بدن میں تکلیف
- تقریباً: ہزار ہا کام کرنا چاہتا ہے اور وہ رفتی پر رفتی ہون تکلیف کا سبب ہے۔ رفتی رفتی سے بہت کم آسانی، بدن میں تکلیف
- ۶۰۶۵ اپنا ہے رفتی دل و ہون کی راحت کا سبب ہے (بلکہ) اپنا میں رفتی و رفتی ہون کی راحت ہے۔ رفتی رفتی سے بہت کم آسانی، بدن میں تکلیف

- ۶۰۶۶ اس میں اللہ تعالیٰ دو نعمتیں دی ہیں، رفتی رفتی سے بہت کم آسانی، بدن میں تکلیف
- ۶۰۶۷ رفتی رفتی سے بہت کم آسانی، بدن میں تکلیف
- ۶۰۶۸ رفتی رفتی سے بہت کم آسانی، بدن میں تکلیف
- ۶۰۶۹ رفتی رفتی سے بہت کم آسانی، بدن میں تکلیف

- ۶۰۷۰ رفتی رفتی سے بہت کم آسانی، بدن میں تکلیف
- ۶۰۷۱ رفتی رفتی سے بہت کم آسانی، بدن میں تکلیف
- ۶۰۷۲ رفتی رفتی سے بہت کم آسانی، بدن میں تکلیف
- ۶۰۷۳ رفتی رفتی سے بہت کم آسانی، بدن میں تکلیف
- ۶۰۷۴ رفتی رفتی سے بہت کم آسانی، بدن میں تکلیف
- ۶۰۷۵ رفتی رفتی سے بہت کم آسانی، بدن میں تکلیف
- ۶۰۷۶ رفتی رفتی سے بہت کم آسانی، بدن میں تکلیف
- ۶۰۷۷ رفتی رفتی سے بہت کم آسانی، بدن میں تکلیف
- ۶۰۷۸ رفتی رفتی سے بہت کم آسانی، بدن میں تکلیف
- ۶۰۷۹ رفتی رفتی سے بہت کم آسانی، بدن میں تکلیف
- ۶۰۸۰ رفتی رفتی سے بہت کم آسانی، بدن میں تکلیف

- ابن ماجہ، حلیۃ الاولیاء، بیہقی فی شعب الایمان عن ابن جلالہ، حلیۃ الاولیاء، بیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
- ۱۰۷۰ باب میری امت وہی کو قابلِ وقعت و خلعت سمجھنے لگے تھے تو اسلامی وقت و ہیبت ان کے قلوب سے نکل جانے کی وجہ سے وہ معروف اور نبی میں اکتسار کو چھوڑ دے تھے تو وہی کی برکات سے کرام جو پائے تھے اور سب آئین میں ایک دوسرے کو سب و شکر کرنا اعتقاد کر کے تھے تو اللہ تعالیٰ نے ان کا دست نہ رہا تھے۔ اللہ عظیم ہے اس کی ہر طرفہ وحی اللہ
- ۱۰۷۱ اپنا (میں دل لگانا اور رغبت کرنا) آخرت والوں کے لیے حرام ہے، وہ آخرت و دنیا والوں کے لیے حرام ہے خیر دنیا اور آخرت دونوں کے لیے حرام ہیں۔ سلب ابن عاکف عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
- تشریح: اس بات کو یقین رکھنے والے خدا مقرر ہوئی ہے۔
- ۱۰۷۲ دنیا میں بھی مریز ہے۔ طرہی میں الکبیر عن محمود
- ۱۰۷۳ اپنا بھیگی اور تپ۔ فردوس علی سعد
- ۱۰۷۴ سب سے بڑا گناہ دنیا سے محبت کرنا ہے۔ فردوس علی سعد
- ۱۰۷۵ دنیا میں بھی اور مریز ہے جس نے اس کے حقوق کی رعایت کرتے ہوئے کیا تو اس کے لیے اس میں برکت دی جائے گی اور بہت سے اپنے نفس کی چاہت کی وجہ سے کسی چیز میں پڑ جانے میں جس میں اس کے لیے قیامت کے دوزخ صرف ایک ہی جگہ ہے۔
- طرہی فی الکبیر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

حلال کمانا، حلال طریقہ سے خرچ کرنا

- ۱۰۷۶ دنیا سبز چٹائی ہے جس نے اس پر حلال طریقے سے مال کما یا اور صحیح جہاں سے خرچ کیا تو اللہ تعالیٰ اس میں بڑا ثواب عطا فرمائے گا اور اس جنت میں داخل کرے گا۔ اور جس نے ناجائز طریقے سے مالی کمایا، اس میں فرق کیا تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کے قریب میں اسے گا بہت سے لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے مال میں سمجھتے ہیں جہاں انہیں قیامت کے دن ان کی جگہ ملے گی۔ بیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
- ۱۰۷۷ جہاں تک ہر کئے و کیا کے انکار سے کارن ربوہ اس واسطے کہ جس کی سب سے بڑی پریشانی دنیا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی جائیداد کے لحاظ کو سمجھ کر دے گا اور اس وفات کو اس کے سامنے رکھے گا۔ اور جس کی سب سے بڑی پریشانی آخرت ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے کام کو سمجھ کر دے گا اور مالدارانی دینا کو اس کے دل میں ڈال دے گا۔ اور جس بندے نے بھی ایسا دلی اللہ تعالیٰ کی طرف سے دیا تو اللہ تعالیٰ مومنین کے دل میں رحمت اور رحم سے اس کی طرف بھیج دے گا اور اللہ تعالیٰ اس کی طرف ہم بھلائی میں بھیج دی فرمائیں گے۔

- طرہی فی الکبیر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ
- ۱۰۷۸ زمین آبی بغیر حساب کرپ جنت میں داخل ہوں گے ایک دھنسل جس نے اپنے پیڑے دھوئے اور ان کپڑوں کے سوا اور کچھ اس کے پاس نہ تھے ایک دھنسل جس کے چوسٹ پر دو بھڑوں پر دھری گھسیٹ لیا، وہ دھنسل جس نے اپنے کی کوئی چیز مانگی اور اس سے پیٹنگ پڑھا کر یہ زمین کو نہا کر دیا ہے اللہ تعالیٰ فی الثواب علیہ
- تشریح: کپڑوں کا ایک ہی ٹکڑا کرکھنا اس وقت کی بات ہے جب چیزوں کی قیمت تھی اور وہ بھڑوں کا نہ پڑھانے سے مراد فضول اور بے فائدہ کاموں کی تلاش سے بچنا ہے ایک قسم کا مشروب نہ مانا کہ حسود نے بعضی سے کچھ دینی کی زمین اعتبار کرنا۔
- ۱۰۷۹ کسی مالدار جس کی بھی قیمت پر نہ کرے نہ کہ اس لیے کہ اس نے اس کے مال اللہ تعالیٰ کے پاس ایک ٹکڑا کرنا اسے دوسرے دیکھ۔

بیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۰۹۵۔ اے اللہ! جو شخص مجھ پر ایمان لایا اور میری تعہد لینے کی بات پر یقین کر لیا کہ جو کچھ میں نے کرا یا وہ آپ کی طرف سے برحق ہے تو اس کا مال اور اولاد کم کر اور اپنی ملاقات اس کے لیے پسند نہ کرے اور اسے جہد سوت عطا فرما، اور جو نہ مجھ پر ایمان نہ پختہ میری تعہد لینے کی بات نہ کر یقین نہ کر جو میں نے کرا یا وہ آپ کی طرف سے حق ہے تو اس کی اولاد مال پر عطا کار اس کی عمر بڑھائے۔

تشریح:۔۔۔ یہ دعائے چند شخصوں کو گون کے لیے تھی۔ اس دعا میں کوئی بھی اس دعا کا تحمل نہیں۔
ابن ماجہ عمو بن عیلان النخعی، طبرانی فی المعجم عن معاذ

۶۰۹۶۔ اے اللہ! جو آپ پر ایمان لایا اور یہ گواہی دی کہ میں آپ کا رسول ہوں تو اپنی ملاقات اس کے لیے محبوب کر دے اور موت (کی جگہ) اس کے لیے آسان فرما دے تو اس کے لیے تم کو عطا کر دو جو آپ پر ایمان نہیں لایا اور نہ یہ گواہی دی کہ میں آپ کا رسول ہوں تو اپنی ملاقات اس کے لیے پسند نہ کر دے اور نہ موت اس کے لیے آسان کر دے اور اس کی دنیا پر زیادہ نہ کر۔ طبرانی فی المعجم عن فضہ عن عبد

۶۰۹۷۔ جب تم یہودیہ یا نصاریٰ کسی سے کسی کے لیے دعا کرو (یوں) کیونکہ اللہ تعالیٰ تیری اولاد و مال میں اضافہ فرمائے۔
اس حدیث فی التکمیل وابن عساکر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۶۰۹۸۔ انسان سے جو (فضل) بخارش ہو ہے اللہ تعالیٰ نے اسے دنیا کی مثال بتلایا ہے۔
مسند احمد، طبرانی فی المعجم، بیہقی فی شعب الایمان عن المصداق بن سفیان

۶۰۹۹۔ اللہ تعالیٰ نے پوری دنیا کو قتل نہ کیا ہے اور اس سے بات نہ کی یا بھی تمہارا ہے جیسے کسی کھد میں سیرا یا درجہ پر پانی ہو جس میں سے صاف پانی پیا جائے اور مگر لافانی رہ جائے۔ ابن عساکر عن ابن مسعود

۶۱۰۰۔ اللہ تعالیٰ نے جب دنیا پر افراتی تو اس سے امرائے دنیا اور اپنے ہاں کسی کی بدعتوں کی بد سے روک رکھا۔

ابن عساکر عن علی بن الحسن حرسلہ

دنیا کی بے وقعتی

۶۱۰۱۔ اللہ کی جسم الثبوت: دنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے زیادہ اہم ہے۔ جتنا۔ (یہ بکری کا مردہ بچہ جس کے کان چھوئے پھوئے ہیں) ایہ تمہارے ہاں بے قدر مردہ لکڑی ہے۔ مسند احمد، موطاؤد عن حاکم

۶۱۰۲۔ اللہ تعالیٰ نے کوئی مخلوق ایسی پیدا نہیں فرمائی جو دنیا سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے ہاں (زیادہ) پسندیدہ ہو اور اس سے نفرت کی چیز نہ ہو، جب سے یہ کہ (دست بکری لگاؤ سے) انیس دیکھا حاکم فی الموطا عن ابن جریر رضی اللہ عنہ

۶۱۰۳۔ اللہ تعالیٰ نے جب دنیا کو پیدا کیا (اس وقت سے) اس سے امرائے دنیا، پھر پھر: یعنی عزت کی قسم میں نے تجھے اپنے ہاں لوگوں میں ہی بات مارا۔ ابن عساکر عن ابن جریر رضی اللہ عنہ

تشریح: اللہ تعالیٰ کے بہت سے نیک بندوں کو بھی دنیا ہی جیسے حضرت اداؤد و عیسیٰ بن یوسف و خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا ہوئی اور بہت سے صحابہ کرام کو بھی جیسے حضرت یونس، حضرت طہ، حضرت ظہار، حضرت علیہ بن صلی اللہ علیہ وسلم، لیکن ان لوگوں نے بتلایا کہ ہم اللہ تعالیٰ سے اللہ تعالیٰ کے لیے نیک اعمال کو اختیار کیا (اس وقت سے) اس سے امرائے دنیا، پھر پھر: یعنی عزت کی قسم میں نے تجھے اپنے ہاں لوگوں میں ہی بات مارا۔ ابن عساکر عن ابن جریر رضی اللہ عنہ

۶۱۰۴۔ اللہ تعالیٰ اپنے سوسن بندے کو جس سے محبت کرتا ہے دنیا سے اسی طرح بچاتا ہے جس طرح تم اپنے مریدوں کو خوف کی وجہ سے (تواضع) کھاتے اور اپنے سے منحور رکھتے ہو۔ مسند احمد بن مسعود بن لہد، حاکم عن ابن مسعود

۱۵۔ ہر وہی سب (خیر و شر) کی شان و شوکت و اہمیت تعالیٰ ہی کی برائیوں کے لئے ہے۔ اعلیٰ عزت و تاج و تخت و مہر و ملی سے ملی سر
نور و تاب و صبح از سر ملی و شام و سحر و بیدار و کائنات کے تمام اشیاء کی برائیوں کے لئے ہے۔ ہر وہی سب (خیر و شر) کی شان و شوکت و اہمیت تعالیٰ ہی کی
برائیوں کے لئے ہے۔ ہر وہی سب (خیر و شر) کی شان و شوکت و اہمیت تعالیٰ ہی کی برائیوں کے لئے ہے۔ ہر وہی سب (خیر و شر) کی شان و شوکت و اہمیت تعالیٰ ہی کی

۱۰۶۔ ہر چیز کے لیے ایک نکتہ ذوق ہے اور یہی نکتہ کاغذ، مٹی، لکڑی، پتھر، برص و دیگر معدنیات ہیں جو ہم ان سے کچھ کر رہے ہیں۔

۱۷۷۔ ان تحریریں سے پتہ چلتا ہے کہ ان لوگوں نے جو اب پاکستان کے رہنے والے ہیں

۶۸۹ قرآن میں ایسا ہی ہے جس (آقا) نے ان کو ان کے جہانوں اور آقاؤں سے۔

المدرسة في القلعة، بجبتي في. هـ. (القدس، ١٩٠٤)

۱۰۶ دہائیوں سے لے کر ترقی کے لئے ملکی اور بین الاقوامی سطح پر محنت، پیسہ، اور جدوجہد کی ضرورت ہے۔

۶۰۔ انہوں نے فرمایا: یہ کہ کوئی نیک صورت فعلی ہو، جس سے یہ نیک ناس ہو، جس سے اس نے اسے فرود لے لے۔

نہ (۱) انہوں نے آپ کو کبھی جیل سے آزاد نہ کیا۔ جس نے آپ کی طرف سے یہ بڑی مہم جوئی کا اہتمام کیا۔

واللہ۔۔۔ جو مہاجرین کا گناہ بھی عفو فرمائی ہے، اُن کے لیے جس نے اسے اپنے دوستوں کے لیے قیام گاہ اور محفلوں کے لیے

انتہائی ————— رفعتی ہے ۔ کہہ سکتا ہوں کہ یہ انتہائی

... ..

— عبد الحميد بنيتيم، شير تيجان الابدول علي مهال

تذکرہ مولانا سید علی احمد صاحب دروغا ہے، تذکرہ مولانا ابوالحسن محمد امجدی صاحب ہے، تذکرہ مولانا عبدالحق صاحب ہے۔

ہر ایک کے لیے ایک خاص اور منفرد جگہ ہے۔ یہاں پر ہر ایک کو اپنا جگہ ملے گی۔ یہاں پر ہر ایک کو اپنا جگہ ملے گی۔ یہاں پر ہر ایک کو اپنا جگہ ملے گی۔

[illegible][illegible]

۶۳۔ چنانچہ یہاں ہے، اور انہی کی دیگر مثالیں یہ ہیں۔ تاہم یہ جہتوں میں سے ہے۔

۱۰۰۰ سے کم ہو جائے۔ اس کے بعد اس کی قیمتیں ۱۰۰۰ سے کم ہونے لگیں۔

تعمیر کے لیے برقی طاقت

112 - ان کی مہلت نہ تھی کہ وہ اپنے گناہوں کو دیکھ کر کہیں کہیں نہ ہنس سکیں۔

مجلسه اول : در این جلسه ، محترم رئیس هیئت مدیره و اعضای هیئت مدیره و هیئت عامل شرکت با حضور جمعی از مسئولان دستگاه های اجرایی و نمایندگان مردم در مجلس شورای اسلامی و همچنین رؤسای ادارات دولتی و غیردولتی و صاحبان صنایع و تجار و معتمدین و علمای دینی و روحانیون و سایر حضار گرامی برگزار گردید .

۲۱۹ قرص سے کچھ بڑھ کر دے، اگر دیکھو کہ وہ بہت زیادہ ترش ہو گیا ہے تو اسے کچھ دھواں دے کر کھائے۔

[illegible]

المجلس الأعلى للدراسات والبحوث

[illegible]

هناك في كل لغة غرامر فريدة، فكل لغة لها منطقها، وقواعدها، وقوانينها.

[illegible]

۲۴۰ انیسویں صدی کے دور میں انگریزوں نے ہندوستان میں ایک نیا دور لایا۔ انگریزوں نے ہندوستان میں ایک نیا دور لایا۔

... (300) ... 417a

تعلیمی اور مذہبی خدمات اور بصیرت حاصل ہوئی تو جاہل صوفیائے گمراہ نہ ہوتے، حضرت قاضی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ ایک بزرگ راہنہ کی جگہ کو قاضی نے بھجور ۳۰ سال تک چھوڑا ہے۔ اس لیے قرآن وحدیث سے مرعوب نہ رہے کیونکہ وہ عالم کمال کا اور بہ دینی ہے اس میں دوستانہ گفتگو کوئی اثر نہیں اور دانشمندی بہت کیا تو قریب جاتے گا یا نہ وہ نہیں سمجھتے گا۔

۱۱۵۰ دینار و سنہ (۱۰۰۰ روپے) سے زائد (پانچ سو) روپے کا مالک علیہ ۱۰۰۰ روپے کا مالک علیہ ۱۰۰۰ روپے کا مالک علیہ

۱۱۵۱ جو بھی دینی چلے گا کیا اس کے لئے ہرگز نہ ہوں گے کسی طرح (۱۰۰۰ روپے) سے زائد (پانچ سو) روپے کا مالک علیہ ۱۰۰۰ روپے کا مالک علیہ

بھائی فی شعبہ الامداد علیہ ۱۰۰۰ روپے کا مالک علیہ

۱۱۵۲ (۱۰۰۰ روپے) سے زائد (پانچ سو) روپے کا مالک علیہ ۱۰۰۰ روپے کا مالک علیہ ۱۰۰۰ روپے کا مالک علیہ

۱۱۵۳ دینار و سنہ (۱۰۰۰ روپے) سے زائد (پانچ سو) روپے کا مالک علیہ ۱۰۰۰ روپے کا مالک علیہ ۱۰۰۰ روپے کا مالک علیہ

۱۱۵۴ (۱۰۰۰ روپے) سے زائد (پانچ سو) روپے کا مالک علیہ ۱۰۰۰ روپے کا مالک علیہ ۱۰۰۰ روپے کا مالک علیہ

۱۱۵۵ (۱۰۰۰ روپے) سے زائد (پانچ سو) روپے کا مالک علیہ ۱۰۰۰ روپے کا مالک علیہ ۱۰۰۰ روپے کا مالک علیہ

۱۱۵۶ (۱۰۰۰ روپے) سے زائد (پانچ سو) روپے کا مالک علیہ ۱۰۰۰ روپے کا مالک علیہ ۱۰۰۰ روپے کا مالک علیہ

۱۱۵۷ (۱۰۰۰ روپے) سے زائد (پانچ سو) روپے کا مالک علیہ ۱۰۰۰ روپے کا مالک علیہ ۱۰۰۰ روپے کا مالک علیہ

۱۱۵۸ (۱۰۰۰ روپے) سے زائد (پانچ سو) روپے کا مالک علیہ ۱۰۰۰ روپے کا مالک علیہ ۱۰۰۰ روپے کا مالک علیہ

۱۱۵۹ (۱۰۰۰ روپے) سے زائد (پانچ سو) روپے کا مالک علیہ ۱۰۰۰ روپے کا مالک علیہ ۱۰۰۰ روپے کا مالک علیہ

۱۱۶۰ (۱۰۰۰ روپے) سے زائد (پانچ سو) روپے کا مالک علیہ ۱۰۰۰ روپے کا مالک علیہ ۱۰۰۰ روپے کا مالک علیہ

۱۱۶۱ (۱۰۰۰ روپے) سے زائد (پانچ سو) روپے کا مالک علیہ ۱۰۰۰ روپے کا مالک علیہ ۱۰۰۰ روپے کا مالک علیہ

۱۱۶۲ (۱۰۰۰ روپے) سے زائد (پانچ سو) روپے کا مالک علیہ ۱۰۰۰ روپے کا مالک علیہ ۱۰۰۰ روپے کا مالک علیہ

۱۱۶۳ (۱۰۰۰ روپے) سے زائد (پانچ سو) روپے کا مالک علیہ ۱۰۰۰ روپے کا مالک علیہ ۱۰۰۰ روپے کا مالک علیہ

دینا جمع کرنے کی لالچ اور حرص خطرناک ہے

۱۱۶۴ (۱۰۰۰ روپے) سے زائد (پانچ سو) روپے کا مالک علیہ ۱۰۰۰ روپے کا مالک علیہ ۱۰۰۰ روپے کا مالک علیہ

۱۱۶۵ (۱۰۰۰ روپے) سے زائد (پانچ سو) روپے کا مالک علیہ ۱۰۰۰ روپے کا مالک علیہ ۱۰۰۰ روپے کا مالک علیہ

۱۱۶۶ (۱۰۰۰ روپے) سے زائد (پانچ سو) روپے کا مالک علیہ ۱۰۰۰ روپے کا مالک علیہ ۱۰۰۰ روپے کا مالک علیہ

۱۱۶۷ (۱۰۰۰ روپے) سے زائد (پانچ سو) روپے کا مالک علیہ ۱۰۰۰ روپے کا مالک علیہ ۱۰۰۰ روپے کا مالک علیہ

ہرگز اس کے پاس آئے گی، اور جس کا سارا اہم، نیا جو اللہ تعالیٰ بخشتی ہو اس کے سامنے رکھ دینے میں ہمارا اس کی حالت کو غفلت کر دیتا ہے۔ اور دنیا (یعنی) اسے وہی لپٹا ہے جو اس کے مقدر میں ہوئی ہے۔ ہم مدبر علی بنی: جس اٹھ

۹۱۷۔ جس کی آخرت کی نیت ہو تو خدا تعالیٰ اس کی حالت بہتر بنا دیتا ہے اور خدا کو اس سے دل میں یہ اطمینان ہوتا ہے اور دنیا سرنگوں ہو کر اس کے پاس آتی ہے اور جس کی نیت نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے معاملہ کو تکمیل دیتا ہے یہ غور و فانی کو جس کے سامنے صبر رکھنا ہے اور اسے اپنا بھی رہنمائی ہے جو اس کے لیے کھول دی گئی۔ اس جامعہ میں زہد و عبادت

[illegible]

۱۱۹۔ آجین چیزیں ایک ہیں جن پر ہمیں قسم کھانا ہیوں (کہ اور حق میں اصدقہ کرنے سے کسی کا دل نہیں ٹھنکا، جس پر کوئی ظلم ہو اور اس نے اس پر مہربان کیا تو اللہ تعالیٰ اس کی عزت میں اضافہ فرمائے گا اور جو ہندو سوال کا رد و کموٹا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے عقیقہ کی کھور واز کھولے گا اور جس تم سے ایک دم کہتا ہوں اسے یاد کرو، انہ (سے فائدہ اٹھانا) نو چار آدمیوں کے لیے مناسب ہے ایک دو شخص غصے ہندو تعالیٰ نے اس بار طر عطا کیا، اور اس مال کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے، صلہ رحمی کرتے ہو اور اس میں اللہ تعالیٰ کا حق بھی جانتا ہے، تو ایسا شخص سب سے نفیس مرتبہ میں سے

ایک دفعہ شخص نے اللہ تعالیٰ سے قسم سے تو نواز مگر مال سے محروم رکھا، اور وہ بھی نہایت سے کہتا ہے آخر میرے پاس مالی کوتاہی کی (بھئی) فلاں شخص نے مل کے طرح ٹٹس کرنا تو وہ (انکر چو) اپنی نہایت میں ہے جبکہ دونوں کا اجر و ثواب ہے اور ایک دفعہ شخص نے اللہ تعالیٰ کے لئے مال تو دیئے لیکن عمر کی راستہ سے ہے۔ یہ روکنا دیا اپنے مال میں جس قسم کے بغیر مسرت کرتا اس امان اس کے بارے سے اپنے رب سے نہیں ڈرتا، اور شیطان کو کوششیں یوز تاوانہ اسے اللہ تعالیٰ کا حق معلوم ہوتا ہے تو یہ سب سے بڑا عثر میں ہے

[illegible]

الاکمال

۱۱۹۰ و تیار ہوا اس کے حسب نسب وہی ہیں جنہوں کی طرف اس ماس کے لیے جاتے ہیں۔ مسند احمد، حجازی مسلمہ والروایاتی و بی

خزیمہ، اس حجاز، دار فطی حاکم
 عن سعد بن مسعود عن یزید بن العسکری فی الاثنین عن ابی ہریرہؓ اوصی اللہ علیہ
 ۱۹۱۱ زید بن جہر کہ جب نبوت کو تمہارا واقعہ پیش کرے اسے پسند کر اور کہے وہ پسند کرے اس سے تم بھی بغض رکھو، اور دنیا کی حلائی چیزوں
 سے تم ایسے بچو جیسے دنیا کی حرام چیزوں سے بچتے ہو، اس سے دنیا کی حلائی چیزیں حساب (کلا ریہ) ہیں، اور اس کی تمام چیزیں مذہب (شہا
 دت) کا کرنے کی بات ہیں اور تمام مسلمانوں پر دینی و دنیوی تمام چیزیں آپ پر ہر دم کرتے ہو اور تم، یعنی (مغلول) کا تو بے گناہان پرانے سے
 ایسے ہی اکثر آزاد و اجتناب کرو جیسے حرام باتوں کی شکوک سے بچتے ہو، اور زیدؓ کا کھانے سے تم اسی طرح پرہیز کرو جیسے تم اس مرد کے کھانے سے
 پرہیز کرتے ہو جو سخت بد ہوا ہو چکا ہو اور تم دنیا کے ساز و سامان اور مذہب و ملت سے ایسے بچو جیسا کہ تم اپنے محبوب اور تمہاری اپنی امیدوں
 اور دھوکوں کی دنیا سے بے رغبتی کو نہ مانتے۔ العننی عن ابی ہریرہؓ و عنہ

تشریح: دنیا کی ہلاکتیں جو نہ تو طرہ سے پرستش کرنے میں کوئی حرج نہیں، مگر ان کی ناکاہ صرف کے بارے میں سوال ہوگا نعمتوں کے متعلق نہ پھر مجھ کوئی مقام مسلمانوں پر حرج ہے کہ ہر انسان چاہتا ہے کہ میں اور جنہم سے بچوں تو دوسروں کے لیے بھی یہی دلولہ ہی کے لیے ہو جن کو مذہب اور سنت حد اور حدود میں چار ہے۔

دنیا سے بے رغبتی کی حقیقت

۶۱۹۲: "کہا ہوا دنیا سے بے رغبتی عمارت چڑھوں کو اپنے اوپر حرام کرنے اور مالی کوشاں کرنے کا، نہیں لیکن دنیا سے بے رغبتی یہ ہے کہ جو چیز اللہ تعالیٰ کے دست قدرت میں ہے اس پر تمکین یا اپنے ہاتھوں کی چیز سے بڑھ کر غرور نہ ہو اور یہ کہ جس میں جب مصیبت پہنچے تو اس مصیبت کا ثواب بڑا اور غلوب و پستیدہ ہونا اور مصیبت تمہارے لیے بانی برکتی۔ العلة عن امی العبدۃ، وحسب الله"۔

۶۱۹۳: "میں نے چاہیں ان دنیا سے بے رغبتی اختیار نہ کی اور اختیار میں سے ہدایت کی تو اللہ تعالیٰ اس سے دل سے اس کی زبان پر نکلت گئے جیسے ہوا کی کرکٹ۔" امی ہدی فی الکمال علی امی موسیٰ ابوودہ اس شعوری فی الموضوعات، وقد اندس فی العبدۃ فی البصر۔

تشریح: چاہیں روز کو، ایک خاص ترجیحی حیثیت حاصل ہے بانی رہا ہدایت پر گاہ ہر اس نے متعلق ہوگا اتنی کافی ہے کہ یہ کسی سوئی کا کلام ہے۔

۶۱۹۴: "جس نے دنیا میں رغبت رکھی اور بہت رغبت کی تو اللہ تعالیٰ اس کی دل کو اتنا اندھا کرے کہ جتنا دور دنیا میں رغبت ہو جائیگا، اور جس نے دنیا سے بے رغبتی کی اور اس میں اپنی امید کو اتنا کیا تو اللہ تعالیٰ اسے بغیر سیکھنے کے علم اور بغیر کسی کے رہنمائی کے ہدایت عطا فرمائے گا۔"

امی عبد الرحمن السلسلی فی کتاب الموعظ والوعایہ عن امی عبد بن

۶۱۹۵: "کیونکہ تم میں سے کوئی چاہتا ہے کہ اسے بغیر سیکھنے کے علم عطا اور بغیر کسی کی رہنمائی کے ہدایت ملے؟ کیا تم میں سے کوئی چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے دل کے اندھے پن کو دور کر کے اسے بصیرت و فہم و درجہ دے؟ تو آگاہ ہوا جو دنیا میں ہے ہر حد رغبت کرنے کے اللہ تعالیٰ میں کے الی واندھا کرے کہ جتنا دور دنیا کی طرف راغب ہوگا، اور جتنا اس سے بے رغبت ہوگا، اپنی امید کو اتنی تو اللہ تعالیٰ اسے بغیر سیکھنے کے علم اور بغیر کسی رہنمائی کے ہدایت عطا فرمائے گا۔"

خبردار! تمہارے بعد ایک قوم ہوئی جن کی حکومت صرف تمہارے علم سے چمک رہی تھی، اور ان کی ہمدانی عاجزی اور غلی سے ہوئی، اور بہت یوں قائم ہوئی کہ وہ دین میں اپنی خاص نکالیں گے اور غلو و ہشامت کی بیرونی کریں گے، سوگم سے سے جو کوئی دوزخ پائے اور پھر مالدار کی پر قدرت کے باوجود فقر کے لیے اور عزت پر قدرت کے باوجود اذیت پر اذیت کے ہوتے ہوئے تلاش کے لیے عمر فرستے اور ان تمام وقور سے تقصیر اللہ تعالیٰ کی رتہ ہو تو اللہ تعالیٰ اسے پچاس مہینے کا ثواب عطا فرمائے گا۔ العلة عن الحبس، موعظاً

۱۱۹۶: "دنیا سے بچو، اس واسطے کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، وہ ہدایت و رستہ سے بڑھ کر ہدایت ہے۔"

سبحکم عن عبد بن بسر العاصمی

مال و دولت ایک آزمائش ہے

۶۱۹۷: "بے شک دنیا بڑی مضحکہ اور بڑی جھڑکی ہے اور اللہ تعالیٰ (پہلے لوگوں کے بعد) جنہیں اس میں (ان کا) تعلق ہے، ان سے ۱۱۱ ہے، اور پھر جنہیں چاہے گا کہ قرآن میں لڑے ہو اور دنیا اور دوزخوں سے بچا۔" اس بات کی ہر شکل میں پہلے تسکین و ہر دوزخوں سے ہوئی۔

سبحکم عن امی سعد بن زید اللہ

قرآن: ... موی عبد السلامی امت ایک جملہ لشکر کشی کی خبر پر روانہ تھی کہ انہیں آنسوؤں نے ٹھٹھکت کی یہ ترکیب عربوں کی بنی اسرائیل کی طرف سے تھیں روانہ کی جائیں تو جب ان کو پہل پہل ہو تو ایک اسرائیلی ایک اور سے کہا اپنے خیمہ میں سے باگڑاں سے مشغول رہا انہوں نے اسے بہت سمجھایا تو اس کی عقل نہ بڑھ سکی چنانچہ پوری فوج میں حاوی ہو گئی کہ اگر ایک دن میں کی سو اسرائیلی قتل کر اہل بیت کی گئے۔

۶۱۹۹ اسے عبدالرحمن بن ابی بکر نے بھی اور جری بکری سے عبداللہ خانی انہیں (پہلے لوگوں کے بعد) قتل کر دینے والے۔ براہِ تحقیق جانچ کر مگر کیسے غلط کرتے ہو؟

خبردار اہل بیت پر اور ان کو سے اعتبار کرو۔ طبرانی فی الکبیر عن عبدالرحمن بن سعید

۶۱۹۹ نے قسم دینی ہوئی تھی اور بڑے اہل اللہ خانی انہیں اس میں خلیفہ بنائے دے اپنے ہمارے کیسے؟ کہ تم یہ فعل کرتے ہو؟ سو دینا ہے چنانچہ انہوں نے اذیت دینا شروع کر دی اور بہت بڑھ چڑھ کر مارنے والے کا ایک جملہ ایسا کہ جو اس کی سرین کے پاس ہو گا۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی ہریرہ

۶۲۰۰ دینا ہوئی تھی اور میرے سے جو کوئی اس میں اللہ تعالیٰ سے نور اور بہت سزا دے گا (طبرانی ابی ہریرہ) اور سزا دے گا تو اس کا انجام تو بھروسے کا۔ اگر وہ اس کو سزا کی طرف سے بھی کر سکتا ہو گا اور اس سے اس سے وہ لوگوں کے درمیان رہا ہے جیسے وہ ستاروں کے درمیان بعد چھائی۔

ایک مشرقی سے طبرانی نے اسے اور اسے مغرب میں ایک عرب سے۔ ابو ہریرہ فی الکبیر عن عبدالرحمن بن سعید

۶۲۰۱ کیا تم کہیں کے اس (عروہ) کو کچھ دے رہے ہو، جب وہ اسے پہنچے ہے تو وہ کسی قدر تعجب و تعجب سے تھا اس وقت کی قسم میں سے قسم اللہ تعالیٰ کی جان ہے وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اس سے بھی زیادہ حق ہے جتنا یہ کہتی کا چاہی کہ تمہارے لوگوں کے نزدیک حق ہے۔

ابن الساریک، سعد، فرجی، حسن، ابن ماجہ، طبرانی عن عبدالرحمن بن سعید، احمد، طبرانی فی الکبیر، مسند بن مسعود عن عبداللہ بن رباح السیسی، طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر، طبرانی فی الکبیر عن ابی موسیٰ، حداد عن

ابی ہریرہ عن علی بن ابی طالب

۶۲۰۲ کیا تم کہیں کو کچھ دے رہے ہو اس کے، لوگوں کے ہاں ہے قیمت ہے اس ذات کی قسم جس کے بھروسے میں میری جان ہے! جتنی یہ کہتی اپنے، کہ کے ہاں ہے قیمت ہے اسے دینا اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے زیادہ مکمل ہے اور دینا کی قیمت اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک گھر کے برابر بھی ہوتی تو بھی کسی کا کافر کو ایک قطرہ دینا یا دے۔

ابن ماجہ، دارقطنی فی الاخر، طبرانی فی الکبیر، حاکم عن سہیل بن سعد

۶۲۰۳ ان کو نہ دینا چاہیے کہ تمہارے سیدھے ہیں کا تمہیں پریشانی کا گھر ہے فرست دینا دلی کا گھر نہیں، جس نے اس کو پہچان لیا تو وہ کسی خوشنودی پر خوش نہیں ہوا اور اس کی مصیبت پر نہیں ہوا اور اللہ تعالیٰ نے دینا مصیبت و آزمائش کا گھر اور آخرت کو پہچان لیا اور دینا کی آزمائش کو آخرت کے آگے آپ کے لیے پیر کیا (یوں) آخرت کا وہ آپ دنیا کی مصیبت کا بدلہ ہے۔

(انسان دینا کو) کہہ دینا آزمائش میں پڑا ہے تاکہ اسے بدلہ دیا جائے سو اس کے دوزخ پلانے کے وقت کی حادثات و مصائب سے، اس کے دوزخ چھڑانے کی کڑواہٹ (تبدیل سو جانے) سے بچے۔ اور اس کی جلدی لہذا یہ چیز سے جو دوزخ مصیبت سے تبدیل ہو جانے والی ہیں اور اس گھر کی آزمائش کی کڑواہٹ کو جس کے بارے اللہ تعالیٰ نے فریب و پروہ جانے کا فیصلہ فرمایا ہے اور اس کے ساتھ مکمل بدلہ نہ کہو جب کہ تم کو اس سے اعتبار نہ ہو کہ تم اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کے در پر اور اس کی سزا کے عمل میں جاؤ گے۔

الدیلمی عن ابن عمر

۶۲۰۴ کیا تمہارا خیال ہے کہ یہ (کہی) اپنے لوگوں کو دوزخ ہوگی؟ اللہ تعالیٰ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے اس سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بے قدر و گنت ہے جتنی یہ اپنے گھر والوں کے نزدیک ہے قیمت ہے آپ کی مراد عروہ کہی سے تھی۔

ابن طلحہ عبداللہ بن براء عن ابی ہریرہ، طبرانی فی الکبیر عن سہیل بن سعد

- ۶۲۵۵۔ اللہ کی قسم! دنیا کوئی کے بہت کے برابر اگلی نہیں جہاد عن الحسن مرسلہ
 ۶۲۵۶۔ اللہ کی قسم! دنیا اللہ تعالیٰ نے اس سے کہی زیادہ اچل ہے جتنی جہاد سے زیادہ ایک یہ مراد برتری ہے۔

مسند احمد، مسلم، ابوداؤد

۶۲۵۷۔ ابوذر اسرار بن جابر رضی اللہ عنہ کہ رسول اللہ ﷺ ایک مراد بکروئے کے اس سے کہتے جس کے کان چھوئے چھوئے تھے تو آپ نے فرمایا کیا تم چاہے ہو کہ یہ جبین میں جائے؟ تو میں یہ کہہ کر اس نے عرض کی: ہم تو کسی چیز کے خوش بھی اسے لینا پسند نہیں کرتے بلکہ ہم اسے کریں گی کہ؟ پھر آپ نے سید کر لیا۔

۶۲۵۸۔ اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری ہاتھ ہے بے شک! دنیا اللہ تعالیٰ کے پاس اس بڑی کے یہ ہے مگر زیادہ اچل ہے جتنا وہ اپنے گھر والوں کے پاس بقدر سب کا روٹا ایک نہائی کے کاناہ برابر بھی ہوئی تو اللہ تعالیٰ سے اپنے اویا ماوا ہے پسندیدہ و لوگوں کوئی عطا کرتے۔

طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

دنیا مجھ سے بھی حقیر ہے

۶۲۵۹۔ دنیا اللہ تعالیٰ کے پاس ایک مجھ کے چکے برابر بھی بہتر ہوتی تو کسی کا فرق اس میں سے کچھ بھی عطا نہ کرتے۔

ابن الصبار کہ: البخاری عن عثمان بن عبد اللہ بن واقع عن رجال من الصحابة

۶۲۶۰۔ اگر دنیا اللہ تعالیٰ کے پاس یہ مجھ کے چکے برابر بھی بہتر ہوتی تو اس دنیا کا کسی کا فرق ایک محنت بھی نہ دیتے۔

ابن عساکر عن ابو ہریرہ و رضی اللہ عنہ

۶۲۶۱۔ اگر دنیا اللہ تعالیٰ کے پاس ایک مجھ کے چکے کا بھی ذوق رکھتی تو اس میں سے کسی کا فرق اپنی کالیہ محنت نہ دلاتے۔

حلیہ الاولیاء عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۶۲۶۲۔ جو یہ کچھ کر خوش محسوس کرے کہ وہ چوہی دانی کو دیکھ تو کھپا ہے کہ وہ اس ذخیرہ کو دیکھتا ہے کہ دنیا اللہ تعالیٰ کے پاس بھی اس کے برابر بھی ہوتی تو کسی کا فرق اس میں سے کچھ بھی نہ دلاتے۔ ابن الصبار کہ: عن الحسن مرسلہ

۶۲۶۳۔ اللہ تعالیٰ نے انسان، جہاد بن ہوئے وان (خلافت) کو دنیا کی مثال بنایا ہے۔

مسند احمد و البیہقی، خبر ابن عمر فی الکبیر، بیہقی فی شعب الایمان عن الصحابہ عن سفیان الثعلبی

۶۲۶۴۔ انسان کا سب سے شہدہ کو دنیا کی مثال بنایا گیا ہے جو کچھ جو انسان سے خارج ہوتا ہے اس کے کچھ مرسلے کا نیا حال ہوا۔

ابن الصبار کہ: مسند احمد، ابن حبان، طبرانی فی الکبیر، حلیہ الاولیاء، بیہقی فی شعب الایمان، مسند ابن مسعود عن ابن عمر کہ: خبر دار انسان کا (سب سے شہدہ) گھاتا دینے کی مشق قرار دیا گیا ہے اور (اسی طرح) اس کا کتب اور سالہ۔

طبرانی عن ابن عمر

۶۲۶۵۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کی طرف حق بھیجی کہ اسے داؤد اور ان کی مثال اس مراد بھیجی ہے جس پر بہت سے سنے کچھ ہو کر اسے سمجھ رہے ہوں یہ تم بھی ان کی طرح کرنا چاہتے ہو اور ان کے ساتھ دنیا کو سمجھتے پھر داؤد کا داؤد اٹھانے کی پابندی کی نری اور لوگوں کو فرستے میں شہرت جنت بھیجی بھی انہیں جو بھیجیں کرے گی۔ اللہمسی عن علی

۶۲۶۶۔ ایک خط بنانا کی طلب اور اس کے لئے مسیح یہ کہنے ہے دوسری طرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ نعمتیں ملی جائیں تو اس کی ممانعت نہیں۔

۶۲۶۷۔ اللہ تعالیٰ نے جب سے دنیا کو پیدا کیا اس وقت سے لے کر اس کی طرف صرف اس میں مہارت گزاروں کی جگہ کی جہ سے نہ دیکھا، اور

مذہبِ حقانِ صمد پھر تھکے لڑکی کی طرف دیکھنے والا نہیں رہا۔ وہ سب سے بڑا شخص کی جہت سے لڑکی کی ہلاکت نہ اچازت دے رہا تھا، اور اسے آخرت پر ترجیح دینا چاہتا تھا۔

تشریح..... دنیا کی حرف رکنا کھرمست سے رکنا مراد ہے، اور وہی شعر میں مددغنی سے مخفی نہیں، چونکہ اللہ تعالیٰ کے قہم بدلے ہی دنیا میں اس کی عبادت سے دریا غمت کیا معروف ہے اس واسطے اللہ تعالیٰ ان کی جگہ سے دنیا کی طرف اٹھائے ہیں۔

۹۲۱۷ واپس زیادہ دینے کا ارادہ کر کے اسے ایک سو سے زیادہ بھوکے بولے۔

تقریباً: آخرت کو قبول کر اور خدا تعالیٰ کی طرف سے تم کو دے دیئے جانے والے امر اور ہیں۔

۳۲۱۸ قیامت کے روز دو لوگ سب سے زیادہ بھوکے ہوں گے جو ان تکس پیت پھر کر اور خوب سر جو کر کھاتے ہیں۔

الحکیم عن اہل بیت بعد ہجرت، بیہی عن سی صحیفہ

کھانے میں اعتدال پر قائم رہنا

۱۶۱۸ء: اوجھیل ایسے زبرد (یعنی خوب) یہ ہونے لگا کہ راجا (نواب) قیامت سے ڈر رہی تھیں کہ سب سے زیادہ جو کے ہنس کے جو تیاہیں سب سے زیادہ
 یہ ہونے والے ہوں گے۔ حاکم عمر بنی جھوٹا

۶۳۰۔ اچھی ڈکار ہو کہ اس سے جڑ لوگ و نہا کی مٹ سے: یاد دیر ہوں گے وہ آخرت میں مٹ سے بڑھ کر جو کہے ہوں مٹ۔

۶۲۳۱ نیلا بخیرہ اپنی دھڑا دم کروانہ واسطے تیار ہو لوگ دنیا میں چل پھر کر کھانے والے ہوں گے، وہی مت شرم کی جھوک والے ہوں گے۔

صبر ہی فی الکفر عن ابي جعفر محمد بن اسمعيل ۹۶۲

۱۳۲۲ اسلطان نے اپنی زکا ویر کو اٹلس واسے کے چور نیا میں زیادہ سر ہوں کے دوا فرستیں میں زیادہ بھوکے والے ہوں مگر۔

تشریح: خطاب برائے اہل کربلا یا حضرت ابو عبد اللہ رضی اللہ عنہ ہی کو ہے۔

۱۲۳۳؎ مجھے خواب میں: دنیا کی سچائی کی خبر تیرے ہی ہاتھوں سے مل چکی تھی۔ اور تیرے دنیا سے دنیا پرستوں کی نفرت سے تیرے دل پر ایک نورانی شعاع کی طرح چھائی ہوئی تھی۔

۱۲۴۳ انبیاء علیہم السلام کے خواب بھی وحی کے درجہ میں ہوتے ہیں۔ مرنے والے شہید، سفید کاٹا اور زور بھی ہوتا ہے۔

۶۲۵ مہرِ امی کے برے لوگ وہاں جنہیں فحشیت، نڈا، طیس وادروہ انہی میں رہے جو اچھے کھانے لکھاتے، ہرگز پکڑے نہ پھینکے گئے۔

تعلیق باعث ہے کہ وہ برے لوگ ہیں، مگر بادشاہ سے (بندوبست کر کے) بھائی کے والد شخص مقرر کیا نہیں، بلکہ وہ بادشاہ سے: فرمان ہے جو مقرر ہے۔
خبردار مقررین: مقررین میں کسی حکومت کی فرمانبرداری جائز نہیں۔ العبد المذنب عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

تشریح:..... یہاں بھی حد سے تجاوز مراد ہے روئے الجھٹھوٹا اور محمد و کچلہ ایمن صحیح احادیث سے غایت ہے۔ ترمذی روایت ہے کہ اللہ قویٰ اپنے بندے را فی نعمت کا اثر دیکھ کر خوش ہوتے ہیں۔

۶۲۲۶۔ تم آج بہتر ہو یا اس وقت (بہتر ہو گے) جب تمہارے اوپر ایک پیالہ (خالی کر کے) اٹھایا جائے گا اور دوسرے کو شام کے وقت رکھا جائے گا صبح ایک جوڑے میں ہوگی اور شام دوسرے میں، اور تم اپنے گھروں کو ایسے ہی کپڑے پہناؤ گے جیسے بیت اللہ کو پہنانے جاتے ہیں؟ تو ایک شخص نے عرض کیا: پھر تو ہم اس وقت بہتر ہوں گے، آپ نے فرمایا: نہیں بلکہ تم آج بہتر ہو۔

طبرانی فی الکبیر، بخاری مسلم عن عبد اللہ بن یزید الخطمی
تشریح: انسانی ضروریات رہائش کا مکان، پینے کو کپڑے، کھانے کو طعام اور پینے کو پانی ہے، پھر بعضی ضروریات بڑھیں گی اتنے ہی اسباب درکار ہوں گے، لہذا اتنا یاد رہے کہ سب ضرورت اور فائز اشیاء ہرگز ہرگز متعین نہ کی جائیں۔

۶۲۲۷۔ تم آج بہتر ہو یا اس وقت (بہتر ہو گے) جب تمہارے سروں پر ایک کھانے کا برتن صبح اور ایک برتن شام کے وقت پھیرا جائے گا اور اس وقت تم میں سے کوئی اپنے گھر کو ایسے ہی ڈھانچے کا جیسے خانہ کعبہ کو ڈھانچا جاتا ہے؟ تو صحابہ نے عرض کیا: کیا ہم اس دن بہتر ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: نہیں بلکہ تم آج بہتر ہو، بلکہ تم آج بہتر ہو، جب تم اس (دنیا) میں جہنم کرو پڑے گئے تو تاتے ختم کر دو گے، آپس میں حسد کرنے لگ جاؤ گے، ایک دوسرے کی مخالفت اور ایک دوسرے سے بغض کرنے لگ جاؤ گے۔ ہناد، حلیقا لا ولیاء عن الحسن عرسلا

تشریح:..... جب دل میں مال کی قدر و قیمت متعین نہ ہو تو اخوت جگہ نہیں پاتی، بھائی بھدھن اسی وقت قائم رکھا جاسکتا ہے جب لین دین اجنبی لوگوں کی طرح ہو ہمارے ہاں سمجھا جاتا ہے بھی کوئی بات نہیں بڑے بھائی کے پیسے ہیں وہ کب نکلتے ہیں، پیسے کے بغیر کون اس دنیا میں رو سکتا ہے۔

۶۲۲۸۔ قریب ہے کہ جب تم میں سے کوئی زندہ رہا تو اس کے پاس صبح و شام برتن لائے جائیں گے، اور تم دیواروں کو ایسے ہی چھو گے جیسے کعبہ کو چھایا جاتا ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن فضالہ البیہی
تشریح:..... یہاں بھی ضرورت سے لاکھ پڑے ممنوع ہیں۔

گزارہ کے قابل روزی بہتر ہے

۶۲۲۹۔ تمہارا اس وقت کیا حال ہوگا جب تم گندم کی روٹی اور کشمش سے سیر ہو گے اور تک بڑے کھانے کھاؤ گے طرح طرح کے کپڑے پہنو گے؟ کیا تم اس وقت بہتر ہو گے یا آج؟ لوگوں نے عرض کی اس وقت، آپ نے فرمایا: بلکہ تم آج بہتر ہو۔

بخاری مسلم وابن عساکر عن واللفہ
تشریح:..... اس حدیث میں بھی غیر ضروری اشیاء کی ممانعت ہے۔

۶۲۳۰۔ اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تمہارا ایک شخص صبح کو ایک جوتا اور شام کو دوسرا جوتا پہنے گا، اور اس کے سامنے ایک برتن رکھا جائے گا اور دوسرا اٹھایا جائے گا اور تم اپنے گھروں کو ایسے ہی پردہ پوش کرو گے جیسے خانہ کعبہ؟ تو لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ! ہم آج کی نسبت اس دن بہتر ہوں گے، ہماری خرق کی کفایت کی جائے گی اور ہم عبادت کے لیے فارغ ہوں گے، آپ نے فرمایا: نہیں بلکہ اس دن کی نسبت تم آج بہتر ہو۔

ہناد، ترمذی، حسن طبرانی عن علی
تشریح:..... اس واسطے کہ عہد نبوت میں ان چیزوں کا رواج نہ تھا۔

۶۲۳۱۔ مجھے تو تمہارے متعلق اپنے بعد دنیا کی خوشنمائی اور زینت کا خوف ہے جو تمہارے اوپر گھول دی جائے گی، تو ایک شخص بولا، یا رسول اللہ! کیا کوئی بھلائی بھی شر پیدا کر سکتی ہے؟ آپ نے فرمایا: بات یہی ہے کہ بھلائی سے شر پیدا نہیں ہوتا البتہ موسم بہار کچھ ایسے پودے لگاتی ہے جو پتہ چھلا کر جلاک کر دیتی ہیں اس کے قریب پہچاننا دیتی ہے صرف سبز و کھانے والے پانور، کیونکہ وہ اٹکا کھاتے ہیں کہ ان کی کوٹھیں بھر جاتی ہیں۔ (پھر) وہ درخت کا سامنا کرتے ہیں (جس کی وجہ سے) ان کا پتہ جاری ہو جاتا ہے اور وہ پتہ ثابت کرتے ہیں اور پھر چرے لگتے ہیں۔

اور یہاں بھی بڑو تھو ہے، اور بہتر مال مسلمان کا ہے جو وہ مسکین، یتیم، اور سافر کو دے سو جس نے اسے منع کرنے سے لیا اور کچھ چنگ
فریق کیا تو وہ انھی سعادت (کا سامان) ہے، اور جس نے ناقص لیا تو وہ ایسا ہے جیسا کہ اگلا کام اور نیز نہ ہوگا اور ۱۴۰۰ (مال) اتنی مدت کے روز
ہیں (کے) بہر خلاف گواہ ہوگا۔ حضور علی، حسنہ، احمد، یحییٰ، موسیٰ، سلیمان، یسعی، عیسیٰ، محمد بن ابی حجاز عن امی مہدیہ و رقم ۹۱۸۶

۲۳۴ - تمہاری اس وقت کیا حالت ہوگی جب ترنگ برنگ کھاؤں سے میر ہوتے؟ لوگوں نے عرض کی: کیا ایسے ہوگا؟ آپ نے
فرمایا: نہیں، اگر میں غفلت کو اپنے ساتھ لے کر جاؤں گا تو اس کا حال ہوگا جب تمہارا ایک شخص صبح ایک جواز سے جس شام دوسرے
جواز سے کسی مکہ کا لوگوں نے عرض کی کیا یہ بھی ہوگا؟ آپ نے فرمایا: گو یا تم نے اسے اپنا یا تمہیں کا دئیے۔ پھر اس کا تمہارا اس وقت کیا
حال ہو رہا ہوگا جب تم اپنے ٹھکانوں کو ایسے ہی پروردگار کی طرف سے خاندان کو کہا جاتا ہے، لوگوں نے عرض کی: کیا تعبیر ہے؟ رسول کی جا
ز آپ نے فرمائی: انیس، الحمد للہ! خدا تعالیٰ کے نزدیک جو تم حاصل کر دو گے۔

عقول نے عرض کی کیا تم کو ایسا کچھ پتا ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں بلکہ قرآن کی آیتیں یہاں سے لے کر وہاں تک ہیں جو ہمارے سامنے ہیں۔

۱۳۳۳ شاید قرآن میں کسی کوئی اور زمانہ نہ ملے۔ جس میں قرآن ایسے کثرت سے پڑھوئے جیسے کتب پر پڑا جاتا ہے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ قرآن میں نہ ملے۔
 ماسٹر برتن لائے جانے لگے۔ لاجوئی میں طبعاً حضرت عبداللہ النبی
 تفریق: یہاں بھی یہی مضمون کی طرف اشارہ ہے۔

۱۷۷۳ء مجھ کو بارہ برس سے ماضی پر پوری عمر دو روزا فیضے گزرتے تھے۔ ہاں صرف چیلو کا چھل کھانے کے لیے جوتا، بچہ مہمانے ان اور یونیوں کے پاس آئے۔ اور ان کا تب سے تعلیم نہ کیا جھوٹا۔ بچہ فصول نے اس بار سے ہماری وہی والدہ کی خدمت میں آکر تہجد۔ لے لیے روٹی یا ٹکڑے۔ صحت کر لیتے تو تمہیں اس سے حیر کر دیا لیکن میرے بعد غائب رہا اور نہ پاؤں کے کو تمہیں سے کسی کے پاس صبح اور شام میں آئے ماضی سے اس بار اس زمانہ میں قریبے پچاس۔ نہ پتہ نہ جیسے تھے کے دیوے ہوئے ہیں۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی کہ رسول اللہ کیا ہمیں وہ بختہ ہوں گے یا قرآن مجید میں آپ نے فرمایا: بلکہ قرآن مجید ہوتا ہے قرآن مجید جو بھائی بھائی کا ہر نامہ محبت کرنے والے ہو اور اس میں آپ دوسرے سے بغض رکھ کر کہہ دوسرے کی کُردش کرنے والے ہو نہ ہو سکتے۔

تشریح: یہ بات کی وجہ ذرا غور سے سمجھو، سناؤ اور تمہارے بارے میں غلط فہمی سے جسے میں موقع پر اپنے وقتاً کسی دے گا، وہ آپ نے یہ ارشاد فرمایا تھا۔

۱۲۳۵: جس وقت کہ قسم اٹھائیں کہ کوئی معبود نہیں، اگر میرے پاس روٹی اور گوشت ہو تو میں تمہیں کھاتا ہوں شاید تم ایسا نہ کرنا چاہو تم میرے کوئی ایک دوست رکھو، کیونکہ اگر تم میرے کچھ سے پہلو ہو گے جیسے خدا تمہارے پرستے ہو تو میں تم کو کھانا نہ دے سکتا ہوں۔

عبدالاحمد، ابن حبار، طبرانی، ابی الکثیر، معبد بن منصور، علی بن طلحہ، ابن عمر و انس بن

قرطوبہ: اس کتاب میں بھی ایسی صفحہ ہوتے ہیں۔

کھانے پر بسم اللہ نہ پڑھنا غفلت کی علامت ہے

طہانی فی الکفر عن عبد اللہ بن مسر

تشریح: کھانوں کی جب کثرت ہوتی ہے تو غرضاً غرض میں انسان واقعی کھانہ تناول جاتا ہے۔

۱۲۳۷ فقیر یہ تم ایسے لوگ! کھانے کو مان کر تو بیچ رہیں گے دوشیزا سے لیے دنیا میں ایک کھانا اور خدا کو فی راوی ایک سواری کافی ہے۔

طہانی فی الکفر عن اسی صاحبہ ابن عتہ

تشریح: ... یہ حدیث جہاد ال کی ہے بعد میں فرصت دست کی گئی اس واسطے ہر ضرورت کی چیز مختصر فقیر

۱۲۳۸ میں تم سے پہلے پیش راہیں اور کھانا راہ راہوں کے بعد سے کی جگہ جگہ (کوڑا) سے جس سے ان کے ہاں ایک سواری ایک سواری ایک سواری

مکہ میں اچھے اس کا خوف نہیں کہ تم شرک کرنے کو۔ لیکن مجھے تم پر ہر ایک کا اندیشہ ہے کہ تم ایک دوسرے سے ایک سے ملنے کی کوشش کرنے کو۔

اس لہذا کہ عن عتہ بن عمرو مرقوم ۲۱۹۷

تشریح: پہلے ہو چکی ہے۔

۱۲۳۹ میں تمہارے بارے میں اندازے زیادہ ایک دہائی کا خوف رکھتا ہوں جب دنیا تم پر چلی غرض میں فی ہاں نے کی کاش اس وقت

میری امت نہ تہی۔ طہانی عن امیر

تشریح: نبی مایہ اسلام نے جس جس بات کا نہ پیش فرمایا وہ ہو کر گذری۔

مردوں کے لئے سونے کا استعمال حرام ہے

۱۲۴۰ اس کے علاوہ مجھے تمہارے متعلق خوف ہے جب دنیا تم پر چلی غرض میں فی ہاں نے کی کاش اس وقت میری امت سونے کا زور نہ پئے۔

سد احمد عن امیر

مردوں کے لیے سونے کی ممانعت عورتوں کو بھی ۳۰ نے زینب زینب و آرائش کے استعمال میں کیا جائیے۔ شد و شدہ انسان و تکلیف

جاتا ہے۔ قطری صاحب

۱۲۴۱ مجھے تمہارے متعلق غمزدگی کا خوف نہیں، بلکہ مال میں ایک دوسرے سے بڑھنے کا ہے، اور مجھے تم پر غلطی کا خوف نہیں نہیں قسم

(غلطیاں کرنے) کاؤر، عہد حاکم، بیلگی فی شعبہ الامار عن امیر ہر ہر ہر ہر ہر ہر

خطا غلطی۔ وف سے بڑھ کر قصور و اراد۔ سے نکال دینے سے بڑھ کر ہوتی ہے۔

۱۲۴۲ انسان کا مال، دنیا کی طلب میں پیش چلا، جاتا ہے، اگرچہ وہ چلے کی جدت اس نے سیدنی بنیوں کی طرف سے ہوئی۔

الذیل عن امیر ہر ہر ہر ہر ہر ہر

تشریح: ... زینب عفریت و بچنے اور بڑھانے میں زبان و دانت میں مخالفت ہوتی ہے، جیسے بچے اپنی اور فقیر سے دانت سے آئینہ کی مر

سید و لوگ اس کو اختیار ہو جائے۔

۱۲۴۳ اگر تمہیں سے کسی کو دانی اوپر سے نیچے تک (نہر جو ہے) پھر تو وہ وہی ہے کہ کاش کی ایک راوی کی بھی ہو پھر ان کے ہاں یہ

دوسری راوی بھی ہے کہ تو وہ وہی ہے کہ اوپر راوی دانی یا کاش کا آپ نے فرمایا اللہ کی خبر راوی میں نہ سہ تو مجھے خبر دینا، اس راوی کا دل کی

وقت پر گلاب کی سی ہے ہر جائے کاش طہانی عن مسعود

تشریح: ... یہ راوی فہرست کا نمبر ہے کہ وہ راوی اس وقت اللہ کی کاؤر ہوتا ہے لیکن جو کرنے کی اس میں کوشش کرنا ہے اور فرج کرنے

سزا دیتا ہے۔

۱۲۴۴ اگر انسان کی مال (دستی) راوی راوی ہر جس کو وہ نہیں کی کاش میں لگے ہو تو مال کو صرف غرضاً غرض کرنے اور نہ کوڑا کرنے

جلدی نقصان پیدا نہیں کرتے، جتنا فساد مال و مرتبہ کی طلب سے مسلمان کے دین میں پیدا ہوتا ہے۔

طبرانی فی الاوسط، سعید بن منصور عن اسامة بن زید

دنیا کی محبت دین کو بگاڑ دیتی ہے

۲۴۵۶۔ اے عاصم! درود گزارنے والے بھڑے جو گریوں کے اس ریز تک پہنچ جائیں جسے اس کے مالک نے کھود یا ہوا، اتنا فساد نہیں مچاتے، جتنا آدمی کی مال اور شرف سے محبت کرنے کی وجہ سے اس کے دین کو بگاڑتا ہے۔

الحاکم فی المحکم، طبرانی فی الکبیر، حاکم عن عاصم بن ابی الداح بن عاصم بن عدی عن ابیہ عن جدہ
۲۴۵۷۔ تم سے سابقہ تو گوں کو درود گزارنے والا کیا درود جو میں بھی ہلاک کرنے والے ہیں۔ الحطیب فی المطلق والمقرون عن ابن مسعود
تشریح:۔۔۔ جب ہر وقت پیرہ پیرہ ہونے لگے تو اس وقت انسان کی ہلاکت ہو جاتی ہے۔

۲۴۵۸۔ دنیا درود رحم کے غلام پر لعنت کی گئی۔ ترمذی حسن غریب، ابو یوسف، ۶۱۴۹
تشریح:۔۔۔ دولت کی گمن میں جب آدمی حقیقی اللہ و محبوب کو بھول جائے تو جس کے خیال میں گمن رہے وہی اس کا مقبرہ اور یہ اس کا بندہ اور غلام ہے۔

۲۴۵۹۔ ہر امت کا ایک گنہگار (کائے کابچہ) ہے جس کی دو مہادت کرتے ہیں، جبکہ مری امت کا گاؤں سال درود گزارتا رہا، اللہ علیہ عن حلیفہ
تشریح:۔۔۔ نبی اکرم ﷺ سے گاؤں سال کی پرستش شروع ہوئی، اور خدا کو بھول گئے تھے چونکہ درود گزارا اور پیسے کی حد سے زیادہ مشغولیت انسان کو خدا سے غافل کر دیتی ہے اس لیے یہ اس کے مہادت ہیں۔

۲۴۶۰۔ تم میں سے ہر ایک کے لیے دنیا کا اتنا خرچ دہہ ہونا چاہیے جتنا ایک سوار کا تو شہ دوتا ہے اور وہ اسی حالت میں مجھ سے آئے۔

مسند احمد و ابن سعد، ہناد، ابو یعلیٰ، و ابن ابی الدنیا والرواہی والغوری و طبرانی فی الکبیر، ابن حبان، الحلیہ حاکم، بیہقی
و ابن عساکر، سعید بن منصور عن سلمان بن عساکر عن عمرو بن الدرداء
تشریح:۔۔۔ یہ اس وقت کی بات ہے اور آج کل کے مسافر کا تو شہ آج کے حالات جیسا ہوگا۔

۲۴۶۱۔ تم میں سے ہر سب سے زیادہ قریب اس شخص کی آشت و منزل ہوگی جو دنیا سے اسی حال میں نکلا ہو جس پر میں نے اسے چھوڑا تھا۔
ابن ابی شیبہ عن ابی ذر

تشریح:۔۔۔ یعنی جیسے قریب دنیا استعمال تو کرتے ہو مگر اس سے بچ رہے ہیں۔

۲۴۶۲۔ اللہ تعالیٰ مومن کی اس پر شفقت اور اس کی مدد کے لیے، دنیا سے ایسے حفاظت فرماتے ہیں جیسے مریض کی حفاظت (اموافی)
کھانے سے اس کے گھر والے کرتے ہیں۔ اللہ علیہ عن انس

حدیث کا آخری کلمہ "یحمِل المریض اہلہ الطعام" ہے جو صحیح صحیح ہونا چاہیے تشریح پہلے لڑ چکی ہے۔
۲۴۶۳۔ جس بات سے اللہ تعالیٰ تم سے محبت کریں گے وہ دنیا سے پہلے رہتی ہے اور جس بات کی وجہ سے لوگوں کو تجھ سے محبت ہوگی وہ یہ ہے
کہ جو کچھ تیرے ہاتھ میں ہے تو یہ جہاں ان کی طرف پھینک دے۔

الحلیہ عن معاذ، امر سلّ، الحلیہ عن اوطا بن الصلار، امر سلّ، الحلیہ عن الربیع بن خثیم، امر سلّ
تشریح:۔۔۔ غور طلب لفظ ہے یعنی ہے نہ کہ بے تعلّق ہونا، اور نہ معاشرت و فیروہ کے تمام احکام بے کار اور رائیگاں ثابت ہوں گے۔

۲۴۶۴۔ بندے کی جب ساری پریشانی اور لگاؤ کی چیز دنیا بن جائے تو اللہ تعالیٰ اس کی جائیداد ضائع کر دیتا ہے اور ضرورتاً تو اس کے سامنے رکھ دیتا ہے تو وہ صحیح فقیر اور شام کو فقیر بھٹتا ہی رہتا ہے اور جب بندے کی ساری فکر اور دلچسپی کی چیز آخرت بن جائے تو اللہ تعالیٰ اس کی

جانیہ کو نکاح کرنا ہے اور غلام اور لڑکی کو اس کے دل میں پھر افراتفرہ ہے تو وہ بھی دشمن بنی ہی رہتا ہے۔ عہد میں اس
تشریح: ... کاروبار کی وجہ سے مسرت نہ ہو سکتی رہے اس کے لیے پہلے سوچو وہ مرد کیا کرتا ہے پھر قرآن لیتا ہے نقصان ہوتا ہے تو سواری فرمے
کے کر بیٹھ کر بیٹھتی ہے بھروسہ میں جا رہی ہے آخری حربہ جانیہ کو ہی خطرہ ہے اس لیے اسے بھی صوبہ دیتا ہے پھر اس کے پاس کچھ نہیں رہتا،
بہرہ و منت ختم کی گامیٹ سر پر ہوا رہتا ہے۔

آخرت کو طلب کرنے کا فائدہ

۲۳۲۵۔ جس نے آخرت کا ارادہ کیا اور اس کے لیے کوشش کی تو اللہ تعالیٰ اس کے نفع کو اس کے دل میں کھودے گا اور اس کی جانیہ کو بھی
گا اور صحیح شرم و ہشام و لا بر و لا رہے گا اور جس نے دنیا کا ارادہ کیا اور اس کے لیے (تھک کر) دوزخ کو چھپ کر اللہ تعالیٰ اس کی جانیہ کو منتشر کر دے گا
اور کئی کئی کواں کے دل میں کھودے گا اور دشمنانِ حق اسے گامیٹ نہ دیں۔
تشریح: دیکھ کر ہے کہ جو جانیہ کو ارادہ کرے وہ اپنی عقل کو گم کر دے اور ضرورت کی حد تک جائزے نہ لے سکے اور جانیہ کو
کے اور جانیہ کو نہ کرے۔

۲۳۲۶۔ جس نے اپنے دل میں دنیا کی محبت بھالی تو وہ اس کی نین چھین دے اور وہ

۱۔ اپنی مشقت میں نہ تھکے گا اور اپنی محنت میں نہ پھنسے گا۔

۲۔ اپنی جانیہ کو نہ دے گا اور اپنی جانیہ کو نہ پھنسے گا۔

۳۔ اور اس کی جانیہ کو نہ دے گا اور اس کی جانیہ کو نہ پھنسے گا۔

تو جس نے دنیا طلب کی اسے آخرت طلب کر سکتا ہے اور اس کے پاس آج کے دل اور اس سے لے لے گا اور جس نے آخرت
طلب کی تو دنیا اس کی طلب میں گم جائے گی یہاں تک کہ وہ اس سے اپنا مذاق پورا کر سکے۔ طرہ طرہ ہی الکبیر حلیۃ الاولیاء، ص ۱۵۵
تشریح: جانیہ کو نہ دے کر انسان آخرت کا حاکم بنے دنیا کا جو حسد ہے وہ خود اس کے پاس چھین جائے گا جس کی شہادت اس کی محنت
دے گی۔

۲۳۲۷۔ جس کی محنت اس حال میں ہو کہ اس کا سب سے بڑا غم دنیا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی کچھ پراہنیں اور جو اللہ تعالیٰ سے نہ دار اللہ تعالیٰ اس
کو اس کی کچھ پراہنیں اور جو مسلمانوں کی فکر نہ کرے وہ ان میں سے کسی سے سزاگاہ و تحقیر میں مدد دے اور وہ اس کی جانیہ کو نہ دے گا
تشریح: جسے مسلمانوں کا غم نہیں وہ مسلمان کیا کو یاد و مسلمان ہی نہیں۔

۲۳۲۸۔ جس کی محنت اس طرح ہوئی کہ اس کی تمام توجہ اللہ کی طرف ہوئی تو اللہ تعالیٰ اس کی کوئی پراہنیں نہ دے گا اور جس کی

تشریح: انسان جب اللہ تعالیٰ کو بھول جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی بھول جاتا ہے۔

۲۳۲۹۔ جس نے تمام پراہنوں کی ایک پراہنہ (صرف آخرت) بھالی تو اللہ تعالیٰ اس کی دنیا اور آخرت کی پراہنوں میں کفایت دے اور اس
میں اور جس کی پراہنہ نہیں تو اللہ تعالیٰ اس کی جانیہ کو نہ دے گا اور جس کی جانیہ کو نہ دے گا اور جس کی جانیہ کو نہ دے گا
تشریح: محنت سمیت اسے تو راضی ہوتے ہیں جانیہ کو نہ دے گا اور جس کی جانیہ کو نہ دے گا اور جس کی جانیہ کو نہ دے گا

تشریح: طرہ طرہ

۲۳۳۰۔ جس کی صرف ایک ہی فکر اللہ تعالیٰ اس کی کفایت کرے اور جس کی فکر اللہ تعالیٰ کے شعلہ و نور میں جانیہ کو نہ دے گا اور اللہ
تعالیٰ اس کی کوئی پراہنیں نہ دے گا اور جس کی فکر اللہ تعالیٰ کے شعلہ و نور میں جانیہ کو نہ دے گا اور جس کی فکر اللہ تعالیٰ کے شعلہ و نور میں

۲۳۳۱۔ جس نے دنیا پر غم کرتے ہوئے مسیح کی تو وہ اپنے رب سے ناراض ہو کر مسیح کرے گا اور جس کی جانیہ کو نہ دے گا اور جس کی جانیہ کو نہ دے گا

ہوئے ہوئی جو اس پر آئی تو وہ گویا اپنے رب سے شکوہ کر رہا ہے جو کسی والد کے پاس پہنچا اور اس کے سامنے عاجزی کی تو اس کے دین کا دو تہائی ختم ہو گیا اور جو قرآن پڑھ کر بھی جہنم میں داخل ہوا تو وہ ان لوگوں سے ہے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی آیات سے مزاح کیا۔

الحطیب عن ابن مسعود

تشریح:..... انسان کی نیک بختی کی علامت یہ ہے کہ وہ تقدیر اور قضاء الہی پر راضی رہے اور قضاء و تقدیر پر چیخ و پکار بد بختی کی نشانی ہے۔

۶۲۷۲..... جس کی صبح اس حال میں ہو کہ اس کی سب سے بڑی پریشانی دنیا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے دل کے ساتھ چار فصلائیں لگا دیتا ہے جو تادموت اس سے جدا نہیں ہوتیں ایسا غم جو کبھی ختم نہیں ہوتا، اور ایسی مشغولی جس سے کبھی فراغت نہیں ملتی، اور ایسی محتاجی جو کبھی مالدار کی تک نہیں پہنچ سکتی، اور ایسی امید جو کبھی بھی اپنی ابتدا تک نہیں پہنچ سکتی۔ الدیلمی عن ابن عمر

تشریح:..... ہمیشہ پیچھے رہنے کا غم، مشغولی کے باوجود ترقی نہیں ہوتی، دل ہمیشہ محتاج رہتا ہے، سب کچھ سمیٹنے کی امید کبھی پوری نہیں ہوتی۔

۶۲۷۳..... جو اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو گیا تو اللہ تعالیٰ ہر ذمہ داری میں اس کی کفایت کرے گا اور اسے ایسی جگہ سے روزی دے گا جس کا اسے گمان بھی نہ ہو گا اور جو دنیا کی طرف لگ گیا تو اللہ تعالیٰ اسے دنیا کے پروردگار دیتے ہیں۔

الحکیم و ابن ابی حاتم، طبرانی فی الکبیر، بیہقی فی شعب الایمان، والحطیب عن عمران بن حصین

تشریح:..... دنیا ایک پریشانی ہے پھر دنیا کے پہلے پڑ جانا دوسری پریشانی ٹھہری۔

دنیا تقدیر کے مطابق ہی ملتی ہے

۶۲۷۴..... جس کی نیت (ہی) دنیا ہو تو اللہ تعالیٰ فقر و محتاجی کو اس کے سامنے رکھ دیتے ہیں، اور اس کی جائیداد کو بکھیر دیتے ہیں، اور دنیا سے اسے وہی ملتا ہے جو اس کا مقدر ہو، اور جس کی نیت آخرت (کی) ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے دل میں غنا پیدا کرتے ہیں، اس کی جائیداد برقرار رکھتے ہیں اور دنیا ذلیل ہو کر اس کے پاس آتی ہے۔ ابن عساکر عن زید بن ثابت

تشریح:..... محنت و مشقت اتنی کریں جتنی ضرورت ہے اس سے آگے کی تک وہ فضول ہے۔

۶۲۷۵..... جو آخرت کے عمل سے دنیا طلب کرے تو اس کا چہرہ مٹا دیا جائے گا، اس کا ذکر ختم کر دیا جائے گا اور اس کے ہم جو جنہیوں میں باقی رکھا جائے گا۔ طبرانی فی الاوسط اور نعیم عن الجاورد بن المعلی

تشریح:..... میرا معمول وادب کو کرتے ہیں جو دین بڑھتے ہی دنیا حاصل کرنے کے لیے کیا نہیں مغالطہ ہوتا ہے، یا تاویل فاسد کا سہارا لیتے ہیں۔

۶۲۷۶..... جس کے سامنے دنیا اور آخرت پیش کی گئیں اور اس نے آخرت اختیار کر لی اور دنیا چھوڑ دی تو اس کے لیے جنت ہے اور اگر اس نے دنیا لے لی اور آخرت ترک کر دی تو اس کے لیے جہنم ہے۔ ابن عساکر عن ابی ہریرۃ و عنی اللہ عنہ و ابن عباس

تشریح:..... دنیا اور آخرت کو اپنی رائے سے مل کر رکھنے سے انکار ہو گا ہو جاتا ہے جبکہ سنت کی پیروی سے انسان کی فطرت سے مخفی رہتا ہے۔

۶۲۷۷..... جس نے دنیا سے اپنی ضرورت پوری کی تو آخرت میں اس کی خواہشات کے درمیان رکاوٹ کر دی جائے گی، اور جس نے خوش بختی لوگوں کی ذریعہ و ذلت کی طرف لگاؤ بلندگی تو وہ آسمان و زمین کی بادشاہت میں ذلیل ہو گا، اور جس نے سخت روزے پائے پانچھے صبر کا مظاہرہ کیا تو

اللہ تعالیٰ اسے جنت الفردوس میں وہاں جگہ و مظاهر مائیں گے جہاں وہ چاہے گا۔

بیہقی فی شعب الایمان، ابن ضمری فی المعالہ و حسنہ عن البراء، قال بیہقی فی شعب الایمان: الفرزدہ اسمعیل بن عمرو و الحنفی

تشریح:..... صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جب دنیا کی عمدہ نعمتیں ملتی تو وہ آبدیدہ ہو کر کہتے: کیا ہمیں ہمارے اعمال کا بدلہ دنیا میں ہی تو نہیں مل گیا؟

۶۲۷۸..... جس کی نیت دنیا (نور نے) کی ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے معاملہ کو بکھیر دیتے ہیں اور محتاجی اس کے آگے رکھ دیتے ہیں، اور دنیا سے اسے وہی ملتا ہے جو اس کا مقدر ہو، اور جس کی نیت آخرت کی طلب ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی حالت کو یکجا کر دیتا ہے اس کے دل میں غنا پیدا فرماتا ہے اور دنیا

تشریح: حدیث کاراویٰ اگرچہ مزاح ہے لیکن حدیث کے الفاظ دوسری روایات سے ثابت ہیں۔

دیکھیں حمل الیوم والنبیۃ ابن السیر مطبوعہ دار محمد کراچی

۶۳۵۵۔ اللہ تعالیٰ تیرے جسم کو صحت بخشے، تیری کھجور کو بہتر بنائے، تیرے ہاتھ کی امانت قرار دے۔ ابن عباسؓ کو بن عمرؓ تشریح: ایک یہودی نے رسول اللہ ﷺ سے: اے کا مطالبہ کیا تو آپ نے یہ امانت ذکر کیے ہاں سندس اسماعیل بن یحییٰ تمہی کو آپ ہے جو حدیثیں گھر جاتے۔

۶۳۵۶۔ میں ایک شخص کو (مال) دیتا ہوں اور تم اس سے بہتر ہوتا ہے اسے چھوڑ دو (جہاں) (اور جسے دیا ہوں) اس خوف سے کہ اسے اللہ تعالیٰ جہنم میں اندھے منہ کر دے گا۔ صحابی عن عبد بن ابی واصل

تشریح: کوئی کہہ سکتا ہے: ہاں لوگ آتے اور جب انہیں محروم رکھا جاتا تو قول نازل کیتے اور انہیں عموماً منہ فقیرن کرتے تھے، ہاں واسطے آپ صحابہ کرام کو بھی ہو، پر محروم رکھتے اور اس شخص کو اسے گروا دیتے۔

۶۳۵۷۔ دنیا میں فلاح سے سزا دے دی لوگ ہوں گے جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ قبض کرے گا اور موجود ہوں تو ان کا پوچھا نہیں جاتا اور جب موجود ہوں تو کوئی انہیں پہچان نہیں دے گا۔ دنیا میں فلاح میں اور آسمان میں مشیور، جاہل انہیں دیکھ کر خیال کرتے ہیں کہ وہ چاروں انہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے خوف کے کوئی پکاری نہیں، انہیں اس رقت سارے فراموش کیا جائے گا جس دن اللہ تعالیٰ کے سامنے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔

تشریح: ان مضمون کی کئی احادیث پہلے درج کی ہیں، ان سے مقصود ظلم میری اور شہرت سے بچنے کی ترغیب ہے، لیکن اگر یہ چیزیں از خود حاصل ہو جائیں تو کوئی مضائقہ نہیں۔

۶۳۵۸۔ خبردار! بیش و عشرت سے بچو، اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ کے (نیک) بندے بیش پرست نہیں ہوتے۔ معنی احمد عن معاذ

تشریح: مطلب یہ ہے زیادہ خود راہ کشی نہ کرو، خبردار! ایک بھٹی جائے۔

۶۳۵۹۔ خبردار! بیش بھر کر کھانے سے بچنا، اس لیے کہ بعد اسی وقت ہلاک ہوتا ہے جب وہ آخرت کے مقابلہ میں اپنی خواہش کو فروخت دہیست بنے۔ لکھنے النبی عن ابن عباس

تشریح: کھانے کی ہر لذت گھر برداشت انسان کو اپنی اسباب سے محروم کر دیتی ہے۔

۶۳۶۰۔ لوگو! دنیا تو ایک عارضی چیز ہے جسے نیک و بدہ حاصل کرتا ہے، اور آخرت چھادھ ہے جس میں فادہ اور مشاہدہ کم ہوگا جو اس کا حق کو حق اور عمل کو باطل کی صورت میں نہ کر دے گا، اس لیے کہ لوگو! آخرت کے لیے بن جاؤ اور دنیا کے لیے نہ بنو، اس واسطے کہ ہر کی جہاد کی اس کا دنیا کرتا ہے، اور لوگ مگر کرتے رہو اور تم اللہ تعالیٰ سے ایک خوف چہ ہو اور جان لو تم اپنے اعمال کے سامنے پیش ہو گے اور لا زماً تم نے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کر لی ہے جو جس نے ذرا دربار بھلائی کی ہوگی اسے یہ ملے گا اور جس نے ذرا دربار برائی کی ہوگی اسے وہ ملے گا۔

الحسن بن معان طبرانی فی الکبیر وابن مردودہ، حلیۃ الاولیاء عن شداد بن اوس
تشریح: حدیث کے آخری جملوں پر توجہ دیں، انسان جرم عبادی یا اچھائی کرے گا، مگر اس کے بعد کوئی ایسا عمل نہ کیا جس سے وہ برائی اور اچھائی باقی نہیں رہتی تو وہ اسے دیکھ لے گا، کیونکہ عبادی و کبیرہ مگر وہ کی صورت میں ہوگی یا مغرور کی صورت میں، اور کبیرہ مگر وہ تو بے معاف ہو جاتا ہے اور مغرور دوسری چیزوں کے درمیان ختم ہوتا ہے جس میں کسی نہ بعض اوقات نیکیاں ختم ہو کر شروع ہو جاتی ہیں، جس کا آدمی کو علم بھی نہیں ہوتا اس لیے کہ اسے یہ کہنا ہے: نیکی کرنا آسان لیکن اسے باقی رکھنا مشکل ہے۔

دنیا فانی ہے

۶۳۶۱۔ دنیا (اور ہرے) کو گنج کرنے اور جانے والی ہے، اور آخرت (اور ہرے) کو گنج کر کے آنے والی ہے، ان میں سے ہر ایک (کی) شے

ہیں مگر تم سے ہونے کی آخرت کے بیٹے اور دنیا کے بیٹے نہ ہو تو یہ یقینی کرنا اور اس کے گمراہی کے لیے تم سے کہیں میں حساب (کتاب) نہیں اور اس کی قیامت میں حساب کے گھر میں ہو گے چنانچہ تم سے اس لائق عیہ حاضر تشریح: ... منہم و اجمع ہے تشریح کی ضرورت نہیں۔

۶۳۱۲۔ مرنے پر عقیقہ کے لیے بلاکت دینا۔ کسی نے عرض کی تو میرے ایک ذخیرہ کو کر ہی؟ آپ نے فرمایا تو فرم کرنا والی زبان، شکر کرنے والی زبان اور اس کی بیوی جو غربت (کے کا حال) پر رونا رہی۔ مسند احمد عن رجل من اصحابنا تشریح اس سبب بلاکت ہونے کی وجہ سے ایسا فرمایا اور عقیقہ حوالہ جانی بلاکت کا سبب نہیں۔

۶۳۱۳۔ ستیا ناس: ہونے پر غلی کا اہم ذکر کرنے والی زبان و مکر کر ادا کی اور آخرت پر ہر گز بیوی و اختیار نہ رکھیں غی عن اس عمر ۶۳۱۴۔ دنیا مجھ سے بڑے جان جن کو اس کا کام ہے (بے اللہ تعالیٰ کی راہ میں لگاؤ (جلا جلا کر) اتونے سے نہ رہا، شہادت ہے اور جو بھی دینی کو چھوڑے اللہ تعالیٰ ایسا جبر سے گامیہ شہرہ روا ہے اور اس کا مجھ سے (بے سے کہ) تم ممان اور کم میرا اور لوگوں کی تحریف کو پسند سمجھنا، اس واسطے کہ جو لوگوں سے تحریف نہ پسند کرے تو وہ دنیا اور اس کی نعمتوں کو پسند کرے جو اور سے ساری نعمتیں خوش کرنے لگیں۔ اسے پات کدو دینا اور لوگوں سے تحریف (شہا) چھوڑنے کا۔ الدیلمی عن من مسعود

تشریح: ... ظاہر یہ مضمون کام لگنے ہیں لیکن بڑوں نے ان میں جملائیں ان سے اگرچہ بچا جائے تو ان پرست پر ان چیزوں کو چھوڑنے کا نہ نہیں لینے اور نہ وہ کرتے ہیں صاحب: کیا کوئی مجھ سے اس واسطے بن خرابیوں میں چرنے سے پہلے ہی آگاہ کر دیا گیا۔ ۶۳۱۵۔ سعد بن عبدان کی مشہور بات اختیار کرنا وہ نے خود سے پہلے سے یہ بتا دیا کہ پانچ چار کرے۔

الترمذی عن عبد اللہ بن سعید عن ابی عبد الرحمن عن رجل من اصحابنا قال قال رسول اللہ ص ۳۴۵ اس حدیث کی تشریح پہلے کر رہی ہے۔

۶۳۱۶۔ دنیا کی مٹھاس آخرت کی تر وادھت ہے اور دنیا کی تر وادھت آخرت کی مٹھاس ہے۔

مسند احمد و ترمذی۔ طبرانی فی الکبیر۔ بھی فی شعب الایمان وابن عبد البر عن امی ماریک الانسوری تشریح: ... ہاتھ سانہ سے جو شخص میرے ساتھ دنیا کی زندگی گزارے اور کوئی شکوہ نہ کیا تو اس کی آخرت کو چار پندرہ گے لیکن جو دنیا پسند اور بھی رہا اور نہ ان سے داؤد لگے کیا تو اس کی آخرت کو دو یا دو تین بڑا دیں۔

۶۳۱۷۔ دنیا دہانوں کے لیے چھوڑ دیا جس نے اپنی ضرورت و کامیابی سے زیادہ دنیا حاصل کی تو اس نے اپنی موت کی جگہ سے غم نہیں۔

اس لال عن انس رضی اللہ عنہ

تشریح: جو جو بھی حد اعتدال سے تجاوز کرے نقصان دہ و زہری۔

مالدار شیطان کے فرغے میں

۶۳۱۸۔ شیطان نے کہا کہ مالدار آدمی تمہاری باتوں میں سے مجھے بیچ سکتا جن کو میں تمہارے لئے لڑا ہے پھر اسے حرام ہرچے سے اس کا بل حاصل کرنا، حق خرچ کرنا اور اس مال کو اس کا محبوب بنانا اور اسے اس سے حق (اسی صرف کرنے) سے روک دینا۔

طبرانی فی الکبیر و ابو یوسف فی المعرفۃ عن عبد الرحمن بن عوف و رجالہ لغات تشریح: ... بہت کم لوگ ایسے ہوتے ہیں جہاں فتنوں سے محفوظ رہے ہوں۔

۶۳۱۹۔ فردین اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تم پر انہیں (حسنہ کے لیے) ایک دوسرے کو ایسے بلائیں گی جیسے تم کھانے کے برتن پر ایک

الدبسی و من الجبار عن اس صحابہ

تشریح: آپ دست بیست و دو تھیں کہ پیشی غیر مختلف چیزیں ہیں خصوصاً نظام قدرت کی شیاؤں میں کائنات میں اس واسطے کہ وہ مورد محرم میں آئیں بڑا محکمہ کیا یہی چیز ان کے لئے موزوں آگیا۔

۱۳۴۰: اللہ تعالیٰ نے جب آدم علیہ السلام کو جنت سے زمین کی طرف اتار تو ہر اس چیز نے جن کے حلقہ غریب جو ان سے ساتھ تھے۔ اس سونے چاندی کے قسم کا خم نہیں آیا تو اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کی طرف اپنا بام بیجا میں سے تمہیں اپنے بندوں میں سے ایک بندہ کا پڑوس عطا کیا پھر میں نے اسے تمہارے پڑوس سے دور کر دیا پھر وہ تمہارے پڑوس سے لے کر کھانا کھانا جو اس کے ساتھ رہی۔

تو وہ دونوں بولے اے جبرائیل الہی ہم نے تو آپ کو غریب کیا ہے، تو آپ نے ہمیں اس کا پڑوس عطا کیا، وہ آپ کا فرما ہوا تھا کہ جس میں آپ کی ذرا غریبی کی تو ہم نے اس کے لیے ممکن ہو گا پھر اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کی طرف بام بیجا مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم اٹھی کہ میں ان دونوں کو اپنی عزت میں اس کے لیے ممکن ہو گا پھر اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کی طرف بام بیجا حضرت آدم علیہ السلام کو جنت سے اتار دیا پھر ان کو اس کے پڑوس عطا کیا، جس کی بدولت اللہ تعالیٰ نے انہیں انکی مقام عطا ہوا یعنی انسان کے لیے ہی اس قسم کے قائل تھیں۔

مال کو صلہ رحمی کے ذریعہ بنایا جائے

۱۳۴۱: اس شخص میں کوئی برتری نہیں جو سرور و درشت داری کو قائم رکھنے کے لیے امانت کی ذرا جتنی اور لوگوں سے منتظمی ہونے کے لیے مال کو پسند نہ کرے۔ اس حسان فی السعداء و فی السواک و فی ذال، حاکم فی ترویجہ میں حسان عن اس مال میں حسان لاهل و لا ولد ابن ماجہ فی الموصوعات و قال یحییٰ و تہذیب و عن سعد بن السب قولہ

تشریح: محدثین کا کہنا ہے کہ یہ حدیث نہیں بلکہ معنی میں اسباب ممالی کا قول ہے پس قول کا قول میں کہتے ہیں۔

۱۳۴۲: لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ جس کے پاس سونا چاندی نہ ہوگا و نہ نہ نہ تو زمانہ میں کبھی گئے۔

طبرانی فی الکبیر، الطحاوی عن المقدم بن عبد بنکرم۔

تشریح: آج اس حقیقت کا ٹوکہ مری آنکھوں سے مشاہدہ کر رہے ہیں۔

۱۳۴۳: لوگوں کے پاس ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ جس میں صرف اہم و عاری کا راند ہوں گے۔

تحدیث بن حسان فی الخلف عن المقدم بن عبد بنکرم۔

۱۳۴۴: جابر! جس میں اپنے چسپاں بنایا ہو، رک رکھنے سے کوئی گناہ نہیں اس واسطے کہ اس کا مری انجی مدت ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن حسان تشریح: کام سے مراد غالباً قیامت ہے اس لیے اور مری حدیث میں آتا ہے کہ جو شخص پورا انکار ہادیہ خریداری کے لیے پڑ جائے یا ذرا اسے چاہے کہ اپنا کام کر لے اس واسطے کہ اسے کافی وقت رہتا ہوگا۔

آپ ﷺ کی دنیا سے بے رغبتی

۱۳۴۵: جہاں تک ہر معاملہ میں ہے تو میں سے وہم قرار نہیں دیتا، البتہ میں اسے اللہ تعالیٰ کے سامنے عاجزی و تواضع کی نہ طریقہ کرتا ہوں، اس واسطے کہ جس نے اللہ تعالیٰ کے لیے تو اسے اللہ تعالیٰ اسے بلند کرے کوہر (جو آخر بات میں ہمیشہ روی اختیار کرے گا اللہ تعالیٰ سے مامور کر دے گا، جو فضول فرمائی کرے گا اللہ تعالیٰ اسے تھکان دے گا۔ فتح محمد بن علی

کہ مومن اللہ سے پاس ہیں، خولائے الیم بیلے کے گرجا حضرت: کے کہیں میں راہ نہ شہر حقانیتوں نے دوجا لہو اور کجاوہ بابت

تشریح: یہی مایہ ناسم کے اندر ہیں روزِ عیا تو مخلص و مخلص کے مابین کھوس نہیں فرما، اور ساقیہ سے ادا لیا ہو جائے۔

۱۳۵۰ء آئیلہ ہار پیچے میں روضت اور آئیلہ میں دو سال تک قیام کیا۔ اس کی ضرورت نہیں تھی، لیکن یہاں تک کہ یہ مراسم بہت اہم تھے یہ بات مانگے ہوئے کہ وہ اپنی زندگی کا اگلہ فیصلہ بھی سے قیامت کے روضہ میں کرے گا جس روضہ کوئی نے اپنے اپنے طریقہ کار کے ساتھ ہوا، اور کوئی اللہ تعالیٰ کے لیے نافرمانی کرے گا اللہ تعالیٰ سے بلند مقام رکھتا ہے۔ اور یہ شہر تو ہے اللہ تعالیٰ کی کارمراست خانہ ہے جس کا روضہ جو کوس سے ابراہیم علیہ السلام کے روضہ تعالیٰ کے روضہ میں ہے اور یہ شہر ہے جس کا روضہ تعالیٰ کا روضہ ہے اور یہ اللہ تعالیٰ سے بلند کرتے ہیں۔

دارفضی فی لاہور، طبع انی لم الاربعین مائتہ و حسیب اللہ علیہا
فرماتے ہیں: محمد بن مسلم کے پاس فقہ بار بار آتا جس میں دوا اور شہ قہرا رہتے ہیں چہ آپ سے راجا شاد فرمایا۔

۶۳۵) ایس ڈاکیٹس (انٹرنل ممبر) او۔ پھر اسے گوندھو۔۔۔ ہی ماحول علی م۔ یہیں

۶۳۵۶۔ اس (خیر) کو پڑا، اس واسطے کہ یہ گھٹا پڑو، تاکہ جب یہ مدتی جس سے اسی عن خانہ
فرمانی تھے، وہ ایک اس سے بچو، بلکہ پڑا، جس پر کہہ دے، کہ میں تو علی اسلام نے مجھے آپ نے یہ بات فرمائی
میں تھیں، میں نے بڑے گھر کے گھر میں خدا تعالیٰ کو تو خدا تعالیٰ سے

۳۵۲۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ میں جب بھی اللہ تعالیٰ سے دعا کروں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ دعائیں میرے پاس پہنچیں تو ان کو پڑھوں گا۔

۱۳۴۴ء کے قریب ہندوستان میں جب بھی اللہ تعالیٰ نے کسی قوم کو فتح دیا ہے۔

امیر امداد گئے، امیر احمد، سندس بھی خوتہ بہ و جہی کے علیٰ

دنیا کی زیب و زینت ہے احترام

1333 یہ بات میرے دل پر لگی اور مجھے افسوس ہو گیا۔ ہمارے بچے کو دیکھ کر میں افسوس ہوتا تھا کہ وہ بڑا ہی عرصہ عرصہ
تک رہا۔
نہایت میں۔

۱۳۵۶: یہی ہے تاہم شکر کہ ۱۹۵۰ء میں مورخان نے جوئے کو نہیں اٹھل دیا۔ یعنی جی شعلہ الاموال عن الامتعة
 ۱۳۵۷: سخی (مستعان احمد) کے ہے۔ تاہم شکر کہ ۱۹۵۰ء میں مورخان نے جوئے کو نہیں اٹھل دیا۔ یعنی جی شعلہ الاموال عن الامتعة

[illegible]

۱۳۔ یونہی تھا۔۔۔ بڑے مضمیں بڑے کاہن اور ا۔۔۔ مقلیوں کی تہمتیں مڑھتے ہوئے تھیں۔۔۔ جسے جسے چاہیے گا سمجھ سکتے۔

محمد حميد الله خان، الملقب بـ "مفتي اعظم بنغلاديش"،

یہ شخص کہیں سے نہ ملے گا۔ یہ تو ایک عجیب و غریب شخص ہے۔ یہ تو ایک عجیب و غریب شخص ہے۔ یہ تو ایک عجیب و غریب شخص ہے۔

تشریح: آپ نے نیک کی کثرت ہے لیے پسند فرمائی اور نہ اپنی آن کے لیے۔

۹۳۹۷ اس آیت کی قسم و جس کے چند کلمہ شہید کی موت ہے اگر اجماع پر ہمارے پاس ۳۰ کا دو میں سے جو ہوں گا کہ جو ہمیں
راحم بھی نہ کرے نہ اس میں سے ایک اور بھی ہے۔ پس ہو، شہداء اور اہل قتل و قتل کا ہوا ہے۔ کھوتے قول کرنے سے اس آیت پر
کے جس کے اپنے اور قتل اور قتل کے لیے کلمہ کلمہ ہوں۔ صحت اجماع علیٰ منہ خبریہ و اسی لفظ ہے
تشریح: یعنی کھوتے پر کسی قسم کا رد ہے۔ جس کے قتل اور قتل کا ہوا ہے۔

۹۳۹۸ میں نے یہ بھی نہ کر کے میں اہل قتل ہوں۔ میں اس خوف سے کہ میں اہل قتل ہوں کہ میں اہل قتل ہوں۔ اس سے کہ میں
اور قتل نہ کر سکوں۔ طبعی معنی میں معصوم ہے۔ معصوم
تشریح: کہ کھوتے پر کسی قسم کا رد ہے۔ جس کے قتل اور قتل کا ہوا ہے۔

۹۳۹۹ نمبر (۱) کا اپنے آپ کے بارے میں یا تمہارے آپ سے ملاقات کریں اور یہ ہے۔ اس نے کہا ہے۔
صحت اجماع و ہمارے اس خبر علیٰ منہ
تشریح: ہمارے آپ سے ملاقات کریں یا تمہارے آپ سے ملاقات کریں اور یہ ہے۔ اس نے کہا ہے۔

۹۳۹۰ عمر (۱) کا اپنے آپ کے بارے میں یا تمہارے آپ سے ملاقات کریں اور یہ ہے۔ اس نے کہا ہے۔
صحت اجماع و ہمارے اس خبر علیٰ منہ
تشریح: ہمارے آپ سے ملاقات کریں یا تمہارے آپ سے ملاقات کریں اور یہ ہے۔ اس نے کہا ہے۔

۹۳۹۱ میں نے مجھ سے سوال کیا کہ جو کوئی مجھے دیکھے اور قتل کرے۔ اس نے کہا ہے۔ اس نے کہا ہے۔ اس نے کہا ہے۔
صحت اجماع و ہمارے اس خبر علیٰ منہ
تشریح: ہمارے آپ سے ملاقات کریں یا تمہارے آپ سے ملاقات کریں اور یہ ہے۔ اس نے کہا ہے۔

۹۳۹۲ میں نے مجھ سے سوال کیا کہ جو کوئی مجھے دیکھے اور قتل کرے۔ اس نے کہا ہے۔ اس نے کہا ہے۔ اس نے کہا ہے۔

۹۳۹۳ میں نے مجھ سے سوال کیا کہ جو کوئی مجھے دیکھے اور قتل کرے۔ اس نے کہا ہے۔ اس نے کہا ہے۔ اس نے کہا ہے۔
صحت اجماع و ہمارے اس خبر علیٰ منہ
تشریح: ہمارے آپ سے ملاقات کریں یا تمہارے آپ سے ملاقات کریں اور یہ ہے۔ اس نے کہا ہے۔

دنیا ملنے کے بعد ختم ہو جائے گی

۹۳۹۴ وہاں ہے۔ میں نہیں ان کی پسند ہے۔ میں نے کہا ہے۔ اس نے کہا ہے۔ اس نے کہا ہے۔
صحت اجماع و ہمارے اس خبر علیٰ منہ
تشریح: ہمارے آپ سے ملاقات کریں یا تمہارے آپ سے ملاقات کریں اور یہ ہے۔ اس نے کہا ہے۔

۹۳۹۵ میں نے مجھ سے سوال کیا کہ جو کوئی مجھے دیکھے اور قتل کرے۔ اس نے کہا ہے۔ اس نے کہا ہے۔ اس نے کہا ہے۔

دینی تھی نہ کہ پتے پر تھی مگر اسے جان کر اور مجھ کو نہ کرنے والوں میں شامل رہا اور موت کے بعد اپنے رب کی عبادت نہ کرے۔
 تشریح: اس طرح کہ اگر وہ تہمت نہ کرے گا مگر چونکہ موت کے مقام پر نہیں تھیں انھیں اندر نظر رکھیں جس کی غلط فہمیاں تھیں۔
 ۳۷۵: مجھے پر یہ بھی تھی کہ میں جو لوگوں میں شامل ہو جاؤں انھیں یہ بھی آئی ہے کہ اپنے رب کی عبادت نہ کرے۔ تاہم شیخ فرما رہا ہے کہ وہ اپنے رب کی عبادت نہ کرے گا مگر اپنے رب کی عبادت نہ کرے گا۔
 تشریح: اس کے بعد موت کے بعد انھیں ان کی عبادت نہ کرے گا۔

حرف سیم

سخاوت کے فضائل، کتاب الزکوٰۃ میں اچھی حالت اور نیک سیرت کا ذکر

۱۳۷۶: اچھی حالت اور اچھی سیرت کا ذکر کیا ہے۔ اس کے بعد اس کے فضائل اور نیک سیرت کا ذکر کیا ہے۔
 تشریح: اس کے بعد اس کے فضائل اور نیک سیرت کا ذکر کیا ہے۔ اس کے بعد اس کے فضائل اور نیک سیرت کا ذکر کیا ہے۔
 ۱۳۷۷: اس کے بعد اس کے فضائل اور نیک سیرت کا ذکر کیا ہے۔ اس کے بعد اس کے فضائل اور نیک سیرت کا ذکر کیا ہے۔
 ۱۳۷۸: اس کے بعد اس کے فضائل اور نیک سیرت کا ذکر کیا ہے۔ اس کے بعد اس کے فضائل اور نیک سیرت کا ذکر کیا ہے۔

غیب پوشی

۱۳۷۹: اس کے بعد اس کے فضائل اور نیک سیرت کا ذکر کیا ہے۔ اس کے بعد اس کے فضائل اور نیک سیرت کا ذکر کیا ہے۔
 تشریح: اس کے بعد اس کے فضائل اور نیک سیرت کا ذکر کیا ہے۔ اس کے بعد اس کے فضائل اور نیک سیرت کا ذکر کیا ہے۔
 ۱۳۸۰: اس کے بعد اس کے فضائل اور نیک سیرت کا ذکر کیا ہے۔ اس کے بعد اس کے فضائل اور نیک سیرت کا ذکر کیا ہے۔
 ۱۳۸۱: اس کے بعد اس کے فضائل اور نیک سیرت کا ذکر کیا ہے۔ اس کے بعد اس کے فضائل اور نیک سیرت کا ذکر کیا ہے۔
 ۱۳۸۲: اس کے بعد اس کے فضائل اور نیک سیرت کا ذکر کیا ہے۔ اس کے بعد اس کے فضائل اور نیک سیرت کا ذکر کیا ہے۔

تشریح: معلوم ہو مسلمان بڑا محترم ہے اگر وہ خود بدل نہ لے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے بدلہ لیں گے، اللہ تعالیٰ جس سے بدلہ لے دو گیسے
تجارت کا؟

عیب پوشی کی فضیلت

۱۳۸۳ جو بندہ بھی دنیا میں کسی کی پردہ پوشی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کی پردہ پوشی فرمائیں گے۔

تشریح: جسے اپنی عزت، مہذب سے ۱۰۰۰ روپیہ کی عزت تھے اور عزت کا یہ معنی نہیں کہ دوسروں کو ملے تو کچھ نہ کہا جائے لیکن ان کی عدم موجودگی میں انہیں خوب بدنام کیا جائے۔

۱۳۸۴ قبر میں سے جو کوئی چاہے کہ وہ اپنے مومن بھائی کی اپنے کپڑے کے کنارے سے پردہ پوشی کرے تو وہ اسے طرح کرے۔

تشریح: مرد، جس طرح تمسک نہ ہو مومن اور سوائی سے بچایا جائے۔
مردوس عن جابر رضی اللہ عنہ

الاکمال

۱۳۸۵ جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی تو وہ ایسا ہے گویا اس نے زندہ دور گور لڑکی کو اس کی قبر سے زندہ نکال لیا۔

ابن مردويه، بیہقی، الطبرانی، معجم الاصلی، ابن عساکر، ابن الجار، ابن حبان، طبرانی فی الاوسط عن مسلمہ بن مخلد، مسند احمد، بخاری، مسلم عن عقبہ بن عامر

۱۳۸۶ جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی اس نے گویا زندہ دور گور لڑکی کو اس کی قبر سے زندہ و باہر نکالا۔ ابن حبان، بیہقی عن عقبہ بن عامر

۱۳۸۷ جس نے کسی مسلمان کی رومانی پر پردہ والا تو اس نے گویا زندہ دور گور لڑکی کو اس کی قبر سے باہر نکالا۔ الحرانی عن عقبہ بن عامر

۱۳۸۸ جس نے کسی مسلمان کی برائی پر پردہ والا تو اس نے گویا زندہ دور گور لڑکی کو زندہ لے دے۔ بیہقی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
تشریح: یعنی دو بار زندہ لے گا، زبردہ بنا، اور زندہ لے موت کا مالک حقیقی اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

۱۳۸۹ جس نے دنیا میں کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی کرے گا۔ بیہقی عن عقبہ بن عامر

۱۳۹۰ جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔ الحرانی فی معجم الاصلی عن عقبہ بن عامر

۱۳۹۱ جس نے اپنے بھائی کی کسی برائی کا علم ہوا اور پھر اس نے اسے چھپا دیا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔

ابن حبان عن عقبہ بن عامر
۱۳۹۳ جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی، اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔ ابویعمور عن ثابت بن مخلد

۱۳۹۴ جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائے گا اور جس نے کسی پریشان حال کی پریشانی دور کی اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کے روز پریشانی دور کرے گا اور جو کسی بھائی کی ضرورت میں لگا، باللہ تعالیٰ اس کی ضرورت کو پورا کرے گا۔

عبدالرزاق، مسند احمد و ابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج و ابویعمور و الخطیب عن مسلمہ بن مخلد
تشریح: وقتی طور پر کسی کی مصیبت دور کرنا بہت مشکل ہوتا ہے مگر اس کا شرم و دنیاوی و اخروی انتہائی کارآمد ہے، ایسا کام ہمیشہ خوش ولی سے کرتے جاتے ہیں۔

۱۳۹۵ جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی یا کراں کی پردہ پوشی کی تو اس نے گویا ایک زندہ دور گور لڑکی کو اس کی قبر سے باہر نکالا۔

طبر بنی قریظہ، ۱۹۹۷ء، ص ۱۰۰ - خطہ ۱ - خلاصہ

۱۳۹۰۔ جس نے اسے مسلمان بھائیوں کی ایک نئی سراج دہی چمکائی جس سے وہ خوش ہوئے وہ ان کو لڑا سے واپس لے کر آئے۔

ابن السكيت عن أبي هريرة في: مائة ألف

۶۳۷۔ جو شخص کسی شخص کی طرف سے دینے والی چیز کو اس پر سزا دینا دے گا تو خدا تعالیٰ سے لعنہ ہوگا۔

عن أبي حمزة الثمالی عن محمد بن الفضل عن ابن السكيت عن عبد الله بن مسعود قال سمعت النبي صلى الله عليه وآله يقول من أحب الله وأهله أحب الله وأهل الجنة

سکون و وقار

۳۹۹۔ ا۔ ہند کے ہندو حکمرانوں کی زندگی پر مکتوب نامہ جو حاکم

۶۲۵۹ سید الشہداءؑ کی خدمت میں حاضر ہو کر دعا پڑھیں کہ اے اللہ! میری زندگی بھر کے لیے میری تیری رضا سے ملنے دو۔

مذکورہ لیے نابینا بچوں کو اسماعیل الی جمعہ علی بن شریف ذرا سی انڈیا

۱۳۷۱ھ - انصاریاں کھرنی اور کھانے کا موسم شروع ہوتا ہے۔

۶۳۵۱ عمار ایچھی بس اور اچھو بس۔ کینٹر ٹیوس اگلے دن صبحان اور قاری جس سے لڑتے ہیں ان کو سیدھی

۱۳۴۲

الانكسار

۶۳۶۳ = منہجہ تعمیر بازار سے کوٹ لکھنؤ سے داتا - غفر بی کوئی قبیلہ نہیں پہچانتا

حرف اشمین... الشکر

۶۹۴۳ (۱۹۷۳ء) میں جس نے، پانچویں محرم، دارالکلمۃ لکھنؤ سے خط لکھا اس سے نقل: ”جگہ سے ملاحظہ اس

تشریح: بعض اوقات غائب کی طرف ہندو سونا لے کر نکلتا ہوئی ہوتی ہے۔

۳۴۵۔ اہل ثقلین کے جس ہمت سے یہ دولت کی دہانے کی کھدائی کا کام سر انجام دیا، اسے اس وقت سے انھیں ہوتی ہوئی ان کی ہمت سے کہہ سکتے ہیں۔

۹۹۹ اگر چنانچہ یہ باتوں کا یہ فیصلہ ہے کہ اس سوچ و انداز کے ساتھ کہ "الحمد لله" اللہ کے لئے، جس کی

نہیں۔ عجب کی بات ہے کہ اس : قسمی اہم علیہ

۳۶۷ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر جمعیت کی وزارت نے الحمد للہ کیا تو اس نے اس نعمت کا شکر ادا کرنا اور اس نعمت کی بے انتہائی

است نہ تو اب حلقہ فتنہ کا دارا اور قیصر کی رہبر تو غلام تھا ہی جس کے گناہ بے انتہا تھے۔ وہ سب کا مددگار، ہینسلی علی حشر

۳۳۰۰ ختم نبوت کا حقیقی ثبوت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبروں کو بھیجنا چاہا تو ان کے لئے کھلی قومیں تھیں جن سے ان کو چاہا تو چاہ لیتے تھے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبروں کو بھیجنا چاہا تو ان کے لئے کھلی قومیں تھیں جن سے ان کو چاہا تو چاہ لیتے تھے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبروں کو بھیجنا چاہا تو ان کے لئے کھلی قومیں تھیں جن سے ان کو چاہا تو چاہ لیتے تھے۔

۱۔ "میں نے" کے لئے "میں" کی جگہ پر "میں" لکھیں۔

تشیخ: علم پرانے مباحثہ، شک، غم اور غمی کو بھروسہ داتے ہیں حالانکہ یہ افسانہ نامی مقولہ ہوتا ہے۔

۱۳۹۹ ہجری قمری کے مہینہ ربیع الثانی کے ۱۱ تاریخ کو بمبئی کے ایک مسلمان نے ایک مسلمان کو مار مار کر ہلاک کر دیا۔

۶۴۰ سے مکہ کی طرف سفر کرنے والے مسلمانوں کو غازی کے باوجود حجاز میں اجماعی شیعہ عقول کی قرین ترسیل

طبرانی، معجم، بیہقی، عربی، شہابی

تشریح: معلوم ہوا کہ اسے تو ان کی تعریف سے کسی قدر عاجز اور کمزور ہے۔

۹۳۵۔ ہندوؤں کی نفرتوں کا اچھا پرمیٹر مقدمہ ٹیکس ٹیلفون کا ہے۔ اس طرح کہ بہت معمولی ہوتے کہ کسی قوم سے کوئی نفرت نہ اٹل ہو کر بھڑکھڑاہٹ ہو۔

ماہرِ تعلیٰ فی عہدہ، اے عہدہ فی الکامل عن اہل البہی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

تشریح: آج تک یمن میں دو مسابکے ان باغوں میں سے باغات اور وہ پیداوار کے۔

۴۹۴* اللہ تعالیٰ جب کسی قوم کو تہذیب دینی سے دھوکے کا وارو کر رہا ہے تو اس قوم کی تہذیب دینی سے ان کی تہذیب دینی سے جدا کیجئے اور انہیں تہذیب دینی کی تہذیب دینی مل جائے۔

فردوس۔ عن اسی طریقہ فریضی اللہ علیہ

یہی موجب اعمال صالحہ اور شکر گزارانی سے ماحقہ نذر ہے بہت بڑی نعمت ہے یہی عرس ہر شخص کی کوئی عبادت ہے نہ دوست

بیکہ اور سطح علم سے بڑھ کر جو علم ہوئی نہیں شمار ہوں۔

۱۳۱۳ کوئٹہ میں اہل حق تعالیٰ کا سب سے زیادہ شکر گزار بندہ اور محض سے جو لوگوں کا زور و لشکر بجا کرنے والا ہے۔

عبد حميد طرابلسي، بهنقي والصباح، عن الاشاعت في فنيح طرابلس، يهتفي عن الامام بن رشد، عن ابن مسعود

جہاں کہیں بندہ توبہ کرے، اُس کے بندوں کے حقوق میں جو باغیاں توبہ کرنے والوں کے حقوق منہم ہوئے، جس سے ان کی توبہ کی

سے شکر بانی وقت قبول ہوگا جب انہوں نے شکر کیا، آپ جوئے گا۔

۶۶۶ قریمت میں اللہ تعالیٰ نے سب اھل بیت (ع) کو اللہ تعالیٰ کی اہمیت پر یقین دلائے۔ طرہ سے عن عمرو بن حصص

۱۳۱۲ خنکرہ کو کھائے والے سہنے ہیں، روزے کی رعایت میں مہر کرنے والوں کی طرف اثر ہے۔ جو کم عن ایسے طریقہ رضی اللہ عنہ

نمایا دعوت نمودہ ہے کی حکومت اور سب روزوں وقفہ بند ہے۔ ہر روز اے اہل ایمان کا ثواب اس شخص کو بھی حاصل ہو جاتا ہے جو صرف

علاء اللہی: ہر وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ کا حکم ملے۔

قیامت کے روز بندہ سے جس نعمت کے متعلق سوال ہوگا یہ ہے کہ: کیا ہم نے حق تعالیٰ کو شکر مند نہیں رکھا؟ درحقیقت ہمارے پاس سے

بجانب این آیه که لیاکوه را ذکر کرده، در مدی غرض این هر چه رضی الله عنه

(الحال کے لیے) میری حالت پر توجہ دے کر مجھے بھی اللہ سے رو بھنی عن اسرار

۱۹۱۱ء کی دہائی کے آخر میں، ان کا رشتہ خراب ہو گیا۔ ان کے بیٹے نے ان کی والدہ کی طرف سے ان کی زندگی میں کیے گئے کاموں پر تنقید کی۔

مذہب کے لئے جو کچھ کرنا ہوگا وہ اس کے لئے کرنا ہوگا، اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا، اللہ تعالیٰ کی عزت میں اضافہ کرنا اور جو ان میں خدایاں ہیں۔

سوالی عن اعمان بن مشور

ہم اپنے غلامانہ فرائض کو ادا کرنے کے لئے اس عظیم الشان عطا کردہ ہوشیاری سے شاکر ہیں کہ ہمارے ہر قدم پر اللہ تعالیٰ کی نظر فرمائی ہو۔

— ۱۰۰ —

اللہ کا شکر، مجالِ ناپ ہے

۱۶۱۔ نو مہینے؟ جہاں کے القذافی کا ٹھکانہ ہے، جس کے اہل قریبے نہیں ہیں۔ عبدالرزاق، مسہقی عن ابن عمر

۱۰۰. اس لیے ان کے لئے یہ بات کہ جس نے ان کو دیکھا ہے وہ ان کو پہچانے گا۔

۳۶ بہت سے حکماء کائنات کے خالق اور رب کے نام پر ایمان لائے اور اس سے زیادہ ہے۔ انھیں اعلیٰ عوامی ضرورتیں بھی آتی تھیں

۱۰۰۰ روپے ۱۰۰ روپے کے پاس پیشکش کیا اور اس کی اعصابہ اور زوار کے پاس میسرانی غصتیں ہیں بلکہ عظمیٰ گزار طعام نور کے پاس

ہماری امداد کی دعاؤں کی شہادتیں ہیں۔ اس لیے اس کا جو بھی دعا اور نصیحت بھی دیتی۔

۶۳۰ نکات (کے ملے) پر امداد کی خبر اس کے شہر ہوئے۔ یہ حفاظت (کا ذکر دینا) ہے۔ یہ بھی عن عمر
تشریح: یہ قانون اللہ تعالیٰ کا ایسا نیا دیا ہے جس کی ہر بہت کم کو اسے سزا ہے۔

۶۳۱ جب تم میں سے کوئی اپنے سے افضل شخص کو دیکھے جس نے پاس مال اور حقوق (اور) کے اوقات پر اپنے کو اپنے سے زیادہ
فصلیٰ دیکھ لے۔ مہمہ احمد، معافی۔ مسلم میں اسی خبر پر اسی حدیث ہے۔

تشریح: جب کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا ہوا ہو مگر یہ نہ ہوئے ہوتے۔

۶۳۲ دو شخصیں ایسی ہیں کہ میں بھی ہوں کہ ان سے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کر کے فائدہ نہیں ہے۔ یہ دونوں عبادتیں ہیں۔ ان سے
سایہ کرنا نہیں کر کے اس نے ان کے معاملہ میں اپنے سے اسی شخص کو دیکھا اور اس کی قدر اور بڑائی کر کے اچھا اور اچھے معاملہ میں
اپنے سے اسی شخص کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی تعریف کی۔ یہ اللہ تعالیٰ نے اس شخص پر نصیبیت دی۔ اللہ تعالیٰ اس سے بڑا شکر دے گا۔

اور میں نے ان کے وہ بھی اپنے سے کم (عمل) شخص کو دیکھا اور اس کے معاملہ میں اپنے سے اچھا اور بڑا کر کے اس سے بڑا
اس کے ساتھ ہے۔ پر اس کی نیا دعا اللہ تعالیٰ اس سے بڑا کرنا نہیں کر کے گا۔ یہ معذرتیں ہیں۔

۶۳۳ (ان کے معاملہ میں) اپنے سے کم دیکھ شخص کو دیکھا ایسا ہے اسی کو کہ دیکھو یہ اس بات کے احوال کے کہ تم اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کو نہیں
نہ جانتے تو تمہیں ہے۔ مہمہ احمد، بھی عن اسی خبر پر اسی حدیث ہے۔

تشریح: نتیجہ صاف ظاہر ہے۔

۶۳۴ شکر گزار (علاء غفر) (وہ جس کی شہادتیں ساری دنیا کی حالت ہے۔ مہمہ احمد، غفر علیہ۔ اور دیکھو کہ اسی خبر پر اسی حدیث ہے۔

۶۳۵ شکر گزار (علاء غفر) کے لیے سایہ دار (کا ذکر دینا) ہے۔ مہمہ احمد، اور مہمہ عن ساری دنیا۔

۶۳۶ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ان آدمیوں کو کہ ان کے پاس کوئی شکر گزار (علاء غفر) ہے۔ مہمہ احمد، اور مہمہ عن ساری دنیا۔

تشریح: بطور میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ان آدمیوں کو کہ ان کے پاس کوئی شکر گزار (علاء غفر) ہے۔ مہمہ احمد، اور مہمہ عن ساری دنیا۔

۶۳۷ مولیٰ علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ میں نے سب آدمیوں کو کہ شکر گزار (علاء غفر) کے لیے سایہ دار (کا ذکر دینا) ہے۔ مہمہ احمد، اور مہمہ عن ساری دنیا۔

۶۳۸ شکر گزار (علاء غفر) کے لیے سایہ دار (کا ذکر دینا) ہے۔ مہمہ احمد، اور مہمہ عن ساری دنیا۔

تشریح: واقعی میں آدمیوں کے تعلق کے لیے ان کے لیے شکر گزار (علاء غفر) کے لیے سایہ دار (کا ذکر دینا) ہے۔ مہمہ احمد، اور مہمہ عن ساری دنیا۔

۶۳۹ مجھے تمہارے متعلق کیا حال ہے۔ یہ آدمیوں کے لیے شکر گزار (علاء غفر) کے لیے سایہ دار (کا ذکر دینا) ہے۔ مہمہ احمد، اور مہمہ عن ساری دنیا۔

تشریح: میرے ساتھ آپ کی باتیں سننے کے لیے ان کے لیے شکر گزار (علاء غفر) کے لیے سایہ دار (کا ذکر دینا) ہے۔ مہمہ احمد، اور مہمہ عن ساری دنیا۔

۶۴۰ مجھے یہ حال ہے کہ میں نے تمہارے متعلق کیا حال ہے۔ یہ آدمیوں کے لیے شکر گزار (علاء غفر) کے لیے سایہ دار (کا ذکر دینا) ہے۔ مہمہ احمد، اور مہمہ عن ساری دنیا۔

۶۳۳۲۔ تم میں کا کوئی ایسا کرے کہ شکر گزار دل، ذاکر زبان اور ایسی مومن بیوی اختیار کرے جو آخرت کے معاملہ میں مددگار ہو۔

مسند احمد، نسائی، ابن ماجہ عن لوبان

تشریح:۔ علم خاص اذن عام ہے۔

۶۳۳۳۔ میں نہیں چاہتا کہ جبرئیل (علیہ السلام) کو کعبے کے پردوں کے ساتھ چٹنا ہوا دیکھوں کہ وہ یہ کہہ رہے ہو اسے ماجدے واحد جو نعمت آپ نے مجھ پر کی اسے مجھ سے نہ دینا تو میں انہیں دیکھوں گا۔

تشریح:۔ یعنی مجھ ان کی سرف یہ حالت قابل دیدنی اور عملی لگتی۔

دینی نعمت پر بھی شکر بجالانا چاہئے

۶۳۳۴۔ جس بندے کے پاس اللہ تعالیٰ کے دین کی طرف سے کوئی نصیحت آئی تو وہ اللہ تعالیٰ کی ایک نعمت تھی جو اس کی طرف چلائی گئی پس اگر اس نے شکر کے ساتھ اسے قبول کیا (تو یہ اس کے حق میں بہتر ہے) اور نہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے برخلاف جنت و دہشت ہے تاکہ اس کا گناہ زیادہ ہو اور اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا غضب اس پر زیادہ ہو۔ ابن عساکر عن عطیہ بن قیس

تشریح:۔ اس کا انداز صرف لغز مند اور بات بات پر آگاہ شخص کو ہی ہو سکتا ہے۔

۶۳۳۵۔ نعمت کا شکر (یہ بھی ہے کہ) اسے پھیلا جائے۔ مسند ابو یعلیٰ عن قتادہ و عروسانہ

تشریح:۔ اب جو لوگ جان، مال، علم، فن، بغیر و متکثری غرض کسی بھی نعمت میں کمال سے کام لیتے ہیں خوب جان لیتا چاہیے کہ وہ شکر گزار ہیں یا ناشکرے؟

۶۳۳۶۔ جو کسی مصیبت میں مبتلا ہو اور اس کا ذکر کریا تو اس نے اس کا شکر کیا اور اگر اسے چھپایا تو اس نے ناشکری کی۔ ابو داؤد، حیا، عن جابر

تشریح:۔ کیونکہ بہت سے لوگوں کے لیے وہ مہرت اور بہت سوں کے لیے موعظت و نصیحت ہوگی۔

۶۳۳۷۔ اللہ تعالیٰ بندے کو (صرف) اس نعمت یا گھونٹ کی وجہ سے جنت میں داخل فرماتا ہے جس پر وہ اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتا ہے۔

مرتبہ کوئی چاہتا ہے! کیا اسلام کے سوا کسی مذہب میں اتنی گنجائش ہے؟

۶۳۳۸۔ سنو! اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، جن نعمتوں کا قیامت کے روز تم سے سوال ہوگا، وہ عند اسایہ، بعدہ

کی مجبور اور عند امانی ہے۔ نو، مدی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

تشریح:۔ یہ اس واقعہ کی طرف اشارہ ہے کہ ایک روز آنحضرت اور حضرات شیخین فاقہ کی حالت میں حضرت سعد کے ہاتھ میں تشریف لے گئے تو مجبور کا ایک خوش تامل کرتے ہوئے آپ نے یہ ارشاد فرمایا تھا۔

قیامت کے روز نعمت کے متعلق سوال ہوگا

۶۳۳۹۔ اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، تم سے قیامت کے روز اس نعمت کے بارے میں ضرور پوچھا جائے گا جو کہ تمہیں تمہارے گھروں سے باہر لا نکالا اور پھر تم واپس بھی نہ ہوئے تھے کہ یہ نعمتیں تم مل گئیں۔ مسند احمد عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۶۳۴۰۔ جو لوگوں کا شکر یہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا شکر بھی ادا نہیں کرتا۔ مسند احمد، ابو داؤد، ابن حبان عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۶۳۴۱۔ اللہ تعالیٰ کے کسی بندے نے کہا: اے میرے رب تیری ایسی تعریف ہو جتنی تیرے چہرے کے جلال اور تیرے بڑے درجے کے مناسب ہے تو یہ کلمہ دو فرشتوں کے لیے گراں ہوا، وہ یہ نہ جان سکے کہ اسے کیسے لکھیں؟ آسمان کی طرف بلند ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور عرض

کرنے لگے۔ ہندو نے جب آپ کے نیک بندے کے حکم سے کبھی جس کو مطلق جبراً پکڑا تو اس نے کہا: اے خدا تعالیٰ! وہ جو اپنے
 کے کہ اس کے بندے نے کیا کلمہ کہے، فرماتے ہیں، میرے بندے نے کیا کہا ہے اور اس فرشتے نے جس نے کہا ہے اسے میرے
 رب حیرت انگیز تعریف اور مکی حیرت انگیز ذات کے حواس اور حیرت انگیز عظمت کے کون سبب ہے خدا تعالیٰ ان دو عالم فرشتوں سے فرما کہ آپ اس کلمہ کو
 اپنی نیک نیت جیسا میرے بندے نے کہا ہے یہاں تک کہ اگر کچھ سے ملے تو اس سے اس کی کاپی دل گاہ میں ملاحظہ عن اس عمر
 قشرب: پیرے کے جلال سے مراد ذات باری تعالیٰ یا مطلق قدرت زبور تک یا خود پیر اور خود ذات باری تعالیٰ سے ہے قشربہات میں
 ہے۔ ہے۔

۱۳۳۴ھ میں پیر اللہ حق کوئی بخت نہ رہا وہ اللہ تعالیٰ کی تعریف کرے۔ جو راز حق کو دیکھے وہ استغفار کرے اور اپنے قول عام و خاص کو دہرائے۔
 اچھنڈا لڑکھو، ماہد کہے، بیہوشی میں شعبہ لایاں عمر علی
 نمودار میں چمکے ہیں بے خوف علیہ السلام سے چاہنے والے سے معافی، نمودار پر ہوسا دھار، جہیز برسات کا، جسمیں، دل والا، نہ سے ناز ہے۔
 کاہ لاجول و لاقول سے سے ناز نہ ہوں اور بریں نیاں سے بخت ہے۔

۱۳۴۳ جولوون کا شہر وائیس زلیخہ اور تھانویں کا محکمہ جسٹس کے نام سے خط لکھا۔ جس میں انھوں نے اس امر پر اعتراض کیا کہ

۹۳۳۳ اچھے سرائیکی ہیں کہ ان کے بارے میں بہت سے خوب نصائح ہیں: باب میں صحت اور شہادت۔

تشریح :- (۱) یہ کہ کیا تو جنت سے شائبہ تک ہے جو کہ اس کے اور آج کل کی صحبت زندہ امریکائی سب کا ایک ہی مشورہ ہے کہ ظہر یعنی ۱۰ بجے کے بعد نماز پڑھنا۔

۱۶۴۵ء تک کوئی انشیا رکھ کر وہ مداروں میں کے لیے شعاعوں کو ٹکس دیتی کے لیے محمد متوفی، لہذا ان کے بارے میں کوئی یقیناً درست سے بارے میں محمد احمد سر صاحب، حاکم علی۔ (زمرہ علی)

[illegible]

۱۴۰۰ء ریناکا کی آڑ پر کوئی (چیز) قسمت نہ کر۔ ہر کیف تھی جو یہ دنیا کی عقیق ہے۔ کسی سوانی جسے پیدا جانے (۱۴۰۰ میں) نے ایک (خصلت) ہذا، روئی (یعنی) شاد و شکر۔ اس منہ علی اس اوطافہ

تشریح: یہ کہ مکتوبوں کا کلمہ آخرت ہے جو دارالقرآن سے واپس آکر دارالافتاء وال ہے اس واسطے یہوں کی گفتگو نہ کرنے کے رہا ہے۔

۲۴۷ جنت میں داخل ہوں اور جہنم سے بچوں گا۔ اس پر نبی فرماتے ہیں: ہر مومن کی دعا

شرح: ایک مختصر دعا میں یہ دعا ہے۔ قرآن ہے۔ مجھے ملے گی نعمت ملے گا تو آپ دعا ہے اسرار میں فرمایا تاہم نعمت یہ بھی ہے۔

جس شخص کو کالج چھوڑ کر دو گھر سے علیحدگی سے منسوب سمجھا جاوے گا، ٹیک بیوی و مرستہ والے بیٹے اور انکوں سے بچے

[illegible]

کرو جو کھنڈن = نشیروازی ہیں ان کے پاس

تشریح: ایسی سولہ لاکھ حاصل کرنے کے بعد اس کا شکر ادا نہ رہا تو، نمک حرامی ہے، یہاں چونکہ مسئلہ فرما کا نہیں ہے، پوری قوم کا تھا۔

الاکمال

۶۶۵۰ حدیث مبارک آیا کہ روایت کیا کہ اس کے دو بڑے بیٹے تھے جن میں سے ایک نے اپنے والد کے لیے استغفار کرتی رشتی کے۔ اللہ ہی اس میں عسر

تشریح: یعنی اسے صورت مشرقی دے دی جاتی ہے۔ عام میں ہیں مائریہ و عمارت اور ایک ہیں دونوں کے درمیان عام ہے نہ دنیا نہ آخرت اسے۔ ہم شری اور عام پر دنیا بھی کہتے ہیں۔ حوالہ الامامین و عرشد شرف علی یہودی

۶۶۵۱ ہم کیف تمنا رہا ہے۔ یہ قول اللہ کے انکار کا گواہ ہے۔ مسند احمد بخاری فی الادب، مسنی و امیر سعد و الطحاوی و ابن ابی عمیر، علی الکبیر، حاکم، بیہقی، مسند من مسند علی الصلوٰۃ من سیرج

تشریح: حدیثی اور شرفی و بی بی قبول و محراب ہے جو خود رب تعالیٰ نے تکان اور تھکان ہے۔

۶۶۵۲ اللہ تعالیٰ اس کو پتہ دینا نہ دے گا کہ اس کی طرف سے ہلے۔ علیہ السلام علی لکھن علی الاسودہ من سیرج

۶۶۵۳ جب تم نے اللہ تعالیٰ کو پتہ دیا کہ تم نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا وہ تجھے مزید عطا نہ کرے گا۔

تشریح: یعنی نعمت پر شکر گزار نہ ہو کہ تم میں اللہ کا عطا ہے۔

۶۶۵۴ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا پھیلنا جس کو کھوسا دے گا کہ بہت کم ہے نہ اس کا کسی کو دے سکتا ہوئی ہو اور بھراں کی طرف سے ہوتی ہو۔

بیہقی و صفحہ، خطب عن الاسودہ من سیرج فی روافد مالک و ابن اسحاق عن عائشہ و بیہقی

۶۶۵۵ اس نے شرا اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا پھیلنا دیا کہ وہ اس کو دے سکتا ہوئی ہو اور بھراں کی طرف سے ہوتی ہو۔

طبرانی ہی۔ الحاکم، بیہقی و صفحہ و الخطیب فی روافد مالک عن عائشہ و رضی اللہ عنہ

۶۶۵۶ اسے اس کی طرف سے نہ دے گا کہ اس کے بہت کم ہے نہ اس کا کسی کو دے سکتا ہوئی ہو اور بھراں کی طرف سے ہوتی ہو۔

ابن حاتم عن عائشہ و رضی اللہ عنہ

۶۶۵۷ جس نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہ دے گا کہ اس کے بہت کم ہے نہ اس کا کسی کو دے سکتا ہوئی ہو اور بھراں کی طرف سے ہوتی ہو۔

مسند احمد عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

تشریح: جن لوگوں کے پاس یہ نعمتیں نہیں ان سے اللہ پر چھوٹا

۶۶۵۸ وہ نہیں ہیں جن کو اللہ نے بہت کم دے گا کہ اس کے بہت کم ہے نہ اس کا کسی کو دے سکتا ہوئی ہو اور بھراں کی طرف سے ہوتی ہو۔

۶۶۵۹ جب تم میں سے کوئی روزی و رزق دینا خواہے اس نے اس کو پتہ دیا کہ اس کے بہت کم ہے نہ اس کا کسی کو دے سکتا ہوئی ہو اور بھراں کی طرف سے ہوتی ہو۔

فہرست مالک ہے۔ بیہقی فی شعب الامامین عن امیہ بن عبد اللہ عن امیہ بن عبد اللہ

۶۶۶۰ اس میں سے یہ نہیں کہا اس اللہ ان کے لیے اللہ تعالیٰ کے لیے اس کے پتہ دیا کہ اس کے بہت کم ہے نہ اس کا کسی کو دے سکتا ہوئی ہو اور بھراں کی طرف سے ہوتی ہو۔

کعب بن عجرہ عن امیہ بن عبد اللہ عن رسول اللہ ﷺ نے ایک دست بھر دیا اور فرمایا: مجھے پرانہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان کی عطا کر دی کہ وہ تم پر پتہ دیا کہ اس کے بہت کم ہے نہ اس کا کسی کو دے سکتا ہوئی ہو اور بھراں کی طرف سے ہوتی ہو۔

۶۶۶۱ جب بھی اللہ تعالیٰ نے کسی قوم پر کوئی نعمت کی تو اس میں اس کی عطا کر دے گا کہ اس کے بہت کم ہے نہ اس کا کسی کو دے سکتا ہوئی ہو اور بھراں کی طرف سے ہوتی ہو۔

طبرانی فی الکبیر عن ابن اسحاق عن امیہ بن عبد اللہ عن امیہ بن عبد اللہ

تشریح: علیہ السلام علی لکھن علی الاسودہ من سیرج

تشریح:۔ یہ تکڑا زمانہ غرضیہ عصیت تھی اس واسطے اس کا اظہار ضروری تھا بلا حاشہ کہ فحش (کوشش) انتہا اعتدال کے خلاف عمل نہ کرنے کی بدولت تشریح اور تفسیر ہو۔

۶۳۷۳۔ جس نے ایسی آزمائش میں مبتلا ہوا اور وہ سوائے حمد و ثناء کے اور کچھ نہیں بولا تو اس نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور جس نے امت میں ایسا نہیں کیا اور نہ کوئی جھوٹ بات سے ارادت ہو تو اس نے جو جھوٹ کئے وہ کچھ نہ کہنے۔ حلیہ میں حشر

۶۳۷۴۔ جس نے کسی طرف کوئی نعمت قریب ہوئی تو اس نے حق یہ کہہ دیا کہ اس کا بدلہ سے مراد وہ ہے نہ کہ کئے تو حمد و ثناء کا اظہار کرے۔ اور اگر یہ نہ کیا تو اس نے نعمت کا تخریب کیا۔ اس سے اللہ تعالیٰ فساد العوالم میں بھی میں صلی رسولاً

۶۳۷۵۔ جس نے اس قدر بھائی پر کوئی نعمت احسان کیا اور اس نے اس کا شکر یہ ادا کیا کہ یہ اللہ تعالیٰ کے حق میں بدکار نہ ہو جس نے اس کی بدنامی کر لی یا نہ کرنے۔ عقلی فی الصفاء و اسے لای و شہرہ و فی لادعہ عن العصب عن ابن عباس

۶۳۷۶۔ جس نے اللہ تعالیٰ کو کوئی نعمت دی اور وہ اسے برقرار رکھا یا بٹا دیا تو اسے چاہیے کہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ بشارت پر ہے پھر آپ نے یہ بات پڑھی (اور اس میں شاید) جو کہ سب واپس اپنے اپنے میں داخل ہوا کہ جو بوند چاہے کوئی طاعت نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کی طرف سے۔

۶۳۷۷۔ جس نے اپنے اہل و عیال کو کوئی نعمت صرف اپنے حاکم نے دینے میں نہ پائی تو اس کا شکر ادا کرنا اس کا عذاب قریب ہوا۔ طبرانی عن علفہ بن عمر

تشریح:۔ گھناہنہ تو یہ شخص کا از سر نیات ہے اس کے علاوہ بی شمار نعمتیں ہیں جنہیں انسان بظہر غارتہ کیسے ہونے سے۔

۶۳۷۸۔ جس نے کسی ایک شخص پر اللہ تعالیٰ کی حمد کی (فائدہ) اپنے نفس کی تعریف کی تو اس کا شکر کم ہوا اور اس کا عمل برہ دور اور جس نے یہ گمان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے بندوں کے لیے کچھ اظہار رکھا ہے تو اس نے گھناہنہ اس کا جو باقی دنیا پر کاربہ ہو جس قدر دنیا پر دنیا اور عطر چلانا صرف اسی کا حلیہ ہے۔ ابن جریر عن عبد العزیز ثمالی عن ابیہ و کانت لہ صحہ

۶۳۷۹۔ جو شخص کو کوئی نعمت کا شکر ادا کرے اور دنیا و دین کا شکر ادا نہیں کرتا اور جس نے بندوں کا شکر یہ ادا نہ کیا اس نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہیں کیا اللہ تعالیٰ کی نعمت کا شکر کر (یعنی) شکر ہے اور اس کا ترک نہ کرنا تشریح ہے اور حشر و امت (کا باعث) ہے اور ہر حال عذاب ہے۔

۶۳۸۰۔ عبد اللہ بن احمد فی الوریۃ: یہی فی شعب الایمان، خطبہ فی المنافع والمغیر عن النعمان بن بشیر جو شخص کی چیز کا شکر ادا نہ کرے وہ دنیا و دین کی چیز کا شکر بھی ادا نہیں کرتا، اور جو لوگوں کا شکر یہ ادا نہ کرے وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر ادا نہیں کرتا اور جماعت میں جو بات تم پائے نہ کرنے پر وہ اس سے بہتر ہے جو تم فرق ہو، پھر جس نے نہ کرتے ہوئے امت میں رحمت اور بیعت میں عذاب ہے۔

تشریح:۔ اور میں نے یہ حقوق کی یاد دہانی فرمائی ہے حکم اور میں نے حق کی تلقین کی اور اس میں رازیں زائل ہوتی ہیں۔

۶۳۸۱۔ تم میں سے اللہ تعالیٰ کا از سر و تکرار و ہندہ ہے جو لوگوں کا نہ ہو شکر یہ ادا کرنے والا ہو۔ طبرانی، بیہقی عن الانشعاب بن حبیب

۶۳۸۲۔ جو لوگوں کا شکر یہ ادا نہیں کرے وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر ادا نہیں کرتا اور جو شخص کو کوئی نعمت ادا کرے وہ دنیا و دین کی چیز کا بھی شکر ادا نہیں کرتا۔ العصب و اس عساکم عن ابن عباس عن ابیہ عن النعمان بن بشیر

۶۳۸۳۔ لوگوں میں سے اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا شکر ادا کرنے والا ہے جو لوگوں کا شکر یہ ادا کرے وہ دنیا و دین کی چیز کا بھی شکر ادا نہیں کرتا۔

۶۳۸۴۔ حق تعالیٰ نے اپنے بندوں کو کوئی نعمت ادا فرمائی ہے اس لیے رحمت اللہ تعالیٰ سے اور جس کی پائیزان نعمتوں سے بہتر ہے۔

مسند احمد، اس راویہ والحکمہ والبعوی، حاکم، ابن ماجہ عن معاذ بن عبد اللہ بن حبیب عن ابیہ عن یسار عن عبد العزیز

۱۳۸۵ جولوں کا شکر ادا نہیں کرتے، اللہ تعالیٰ کا بھی شکر ادا نہیں کرتا، اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا ذکر ان کا شکر ہے اور اسے ترک کرنا ان کی دشمنی ہے جماعت (مس) اہمیت اور پختہ میں خدا پر ہے۔ علم النبی فی الکفر عن المعان بن مسیر

۱۳۸۶ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اپنے بندے سے کہیں گے: کیا تم نے مجھے گھوڑوں اور اونٹنوں پر سوار نہیں کیا۔ یہاں میں نے عربوں سے تیری شادی نہیں کی، یہاں میں نے تجھے ایسا نہ پایا کہ تو مال کا چوقائی حصہ لیتا اور سرداری کرتا ہے؟ بندہ کہے گا: کیا میں نے یہ روکا، بالکل ایسا ہی ہے تو اللہ تعالیٰ فرمایا ہے (تو پھر) ان کا شکر کرو؟ یہ وہی فی شعب الاحمال عبد بن ہریرہ رحمہ اللہ

یہ ظاہری نعمتیں ہیں باطنی نعمتوں کا شمار ہونے لگے تو کچھ بھی نہ بچے۔

۱۳۸۷ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ بندے سے فرمائیں گے: کیا تو نے مجھے نہیں یاد کیا میں نے تجھے عافیت بخشی تھی۔ کیا تو نے مجھ سے یہ یاد نہیں کی تھی کہ میں تیری شادی نہیں کرتا، تو میری کن اور خواہش تھی جو پھر میں نے تیری شادی نہ کی، کیا اسے نہیں یاد کیا؟ ایسا نہیں ہو؟ یہی ہو الشیخ عمر عبد اللہ سو سلام

تشریح:..... انکم ای کسین یا ربکم میں کون ان حالات کا جواب دے سکے گا؟

۱۳۸۸ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: تمہیں عافیت ملی ہے میں نے تم سے ان کے شکر کا سوال نہیں کروں گا، جبکہ ان کے ملاؤں و نعمتوں کے بارے میں اس سے سوال کروں گا، ایسا کمر ہوا سے چھپائے اور اٹا کھا، جس سے وہ اپنی کمر سیدھی رکھ سکے، اور اٹا کھا جس سے وہ اپنی شرمگاہ چھپا سکے ان شہین کے متعلق سوال نہیں کروں گا۔ عاف عن الصحاک حوالہ

تشریح:..... یعنی معمولی گھر، معمولی کھانا، ادا کیا، جس میں سادگی ہو۔

الشفاعة..... سفارش کا بیان

۱۳۸۹ سفارش کر دیا کرو جس میں بڑے گمراہ بن عساکر عن معروہ

تشریح:..... ایسی سفارش جو نہ ہو اور سفارش مستحق ہو، اور اس کے ہاں سفارش نے جاہ اس کی ضیعت پر بوجھ بھی نہ ہو، مرشد قہقاری رحمہ اللہ سے جب کوئی سفارش کا کہنا تو آپ لکھ بھیجئے۔ یہ بھیجے کہ وہی میری طرف سے کوئی نہ نہیں۔

۱۳۹۰ سفارش کر دیا کرو جس میں اجر ملے گا، اور اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی ذیلی جو فیصلہ چاہے صادر کرے گا۔

بخاری مصنف، ترمذی، ابوداؤد، مسانی عن ابی موسیٰ

۱۳۹۱ مجھ سے کوئی شخص اگر کسی چیز کا سوال کرتا ہے اور میں اسے روکتا ہوں تو تم سفارش کر دیا کرو نہیں جڑے گا۔

طبرانی فی الکفر عن معروہ

۱۳۹۲ سب سے افضل اور بھر سفارش یہ ہے کہ تم کالج کے بارے میں دو آدمیوں کے درمیان سفارش کرو۔ ان صاحبہ عن ابی ہریرہ

تشریح:..... یعنی تم جانتے ہو کہ فلاں شخص کا بھائی ہے اور دوسرے شخص کی کنواری ہے تو ان کے بارے میں سفارش کرو دو تا کہ وہ جوان بنو اور انھیں خوش گھریاں ترک کر دے۔

۱۳۹۳ سب سے افضل صدقہ زبان کا ہے سفارش سے تم قیدی آزاد کر سکتے، اونٹن بچا سکتے، سنگی کر سکتے، ہونے بھٹی سے مدد کر سکتے اور اس سے تکلیف بٹا سکتے ہو۔ طبرانی یہی عن معروہ

ممنوع سفارش

۱۳۹۴... اے مسافر! یا تم اللہ تعالیٰ کی (مقرر کردہ) حدود میں سے کسی حد کے بارے میں سفارش نہ کرتے ہو؟

معاویہ مسلمہ، ابو ذر غفاری، رضی اللہ عنہ

تشریح: یہاں دقت کچھ اتنے سے دسب قیہہ کثرومیں کی کہ عورت نے چوری کی تو جس کا نام ظالم تھا آپ علیہ السلام نے فرمود: اگر ظالم بہت گھبر (جھٹکے) سے یہ جرم دہر تو جسے بھی ان کا ہاتھ کاٹا جاتا اور یہ بات آپ نے ان کے لیے پند ناظر کی کہ اس قہیلے کے دوکان سے آپ کے محبوب حضرت زید جنہیں آپ نے اپنا بیٹا بنایا تھا کے روز کو حضرت اسامہ کے گزریں۔ غرض کہ تپا جاتی تھی۔

الاکمال

۱۳۹۵ یہ سے دس کوئی نقص نہ جاتا ہے پھر کچھ سے سوال کیا جاتا ہے اور میرے سامنے والی ضرورت پیش کی جاتی ہے اور قریب سے پاس دوسے کو بلند اقم سفاشر کر دیا کرو تمہیں اجر ملے گا۔ اللہ تعالیٰ اپنے نبی کے ہاتھوں جو کچھ چاہتا ہے فیصد کرتا ہے۔

لآخر نظر فی مکارہ الاحوالی اس حدیث میں موسیٰ

تشریح: یعنی وہ تو کچھ سے خوف کی وجہ سے پوچھیں گے اور میں ناواقف شخص کے بارے جاننا نہیں بہم واقف بھی ہوا اور باتوں میں اس واسطے حلاش کر دیا کرو۔

۱۳۹۰ جو کوئی ایسی سفاشر کرے جس سے کچھ نہ رہے کسی زمان (رجا) نے کو جانے پاس آئے اور پوچھنے کی نہ دہچھنے تو اللہ تعالیٰ اس کے قدم اس وقت برقرار رکھیں گے۔ اس وقت قدم نہ ٹٹکائیں گے۔ عقیلو لم یفعلوا عن حابر

۱۳۹۷ اسے اس امر میں حد کے بارے سفاشر مت کرو۔ اس بعد میں جعفر بن محمد عن ابیہ

حرف الصاد..... آرزو نشوں، پیاریوں، مصیبتوں اور مشکلات پر صبر

صبر کی فضیلت

۱۳۹۸ صبر روح ایمان اور یقین سے دس کا سارا ایمان ہے۔ نخلہ یفہی عن من معبود

تشریح: کیونکہ یہ صبر ہی کی بنا پر انسان جو اللہ تعالیٰ سے غریب بننے لگتا ہے، کچھ لوگوں پر اتنی الفت و توجہ کرنے لگے کہ یہاں خدا کا کیسے شکر کریں جس نے ہر بات گھبراہٹ نہ دیئے، ہمارے پیچھے چھین لیے، وہاں موٹی تادیب پر ہلا کر ڈالے، اگر یہ وہ صبر کرتا کہ خدا سے کٹے نہیں پھر صبر نہ ہو۔ یہ کچھ کہہ دیا چونکہ تھا اور یہ ساری خرابی یقین حکم کی ضرورت سے یہ اجنبی ہے جسے چاہا ایمان کہ کیا ہے۔

۱۳۹۹ صبر و صفاست کی ہے۔ الحکیم و ابن عساکر عن من موسیٰ

تشریح: اللہ تعالیٰ کی رضا مندی اور مصیبت پر صبر کرنا قضا الیقین پر وفا مندی ہے۔

۱۴۰۰ صبر اور ثواب کی امید رکھنا تمہارے کو (جہنم سے) آزاد کرانے کا سبب ہیں اس حدیث کے لے شخص کو اللہ تعالیٰ بخیر حساب کے جنت میں داخل کرے گا۔ طبرانی عن الحکیم بن عیمر الحدادی

تشریح: یعنی جنت میں داخل ہونے کے اور بھی اسباب ہیں لیکن یہ خاص اعزاز ہیں۔

۱۴۰۱ ایمان میں ہر کوئی حیثیت حاصل ہے ہوسر و جسم میں حاصل ہے۔ لحدوس عن امیر اس حدیث میں علی بھی عن علی مرفوعاً

تشریح: جب ہر کسی کے لئے جہنم کہہ نہ جاتا ہے؟

۱۴۰۲ نہ کہ کچھ سے یہ کہ بہترین اور شاندار کوئی چیز نہیں ملتی تھی۔ حاکم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

طہرائی فی الکبیر، پہلی فی شعب الایمان عن سحرۃ
تشریح:..... یاد رکھیں! بندوں کے حقوق جب تک ان سے معاف نہ کر لیے جائیں معاف نہیں ہوتے، جس کا حق فُصَب کیا اگر وہ زندگی بھر نہ
مل سکا تو اس کی طرف سے کوئی چیز صدقہ کر دی جائے اور اگر وہ مر چکا ہے تو اسے اس کا ایصال ثواب کہا جائے شاید یہ عمل قیامت میں ہوسکا تو وہ
معاف کر دے ورنہ اندیشہ پھر بھی ہے

۶۵۱۸۔ اسے نصیبت! جہاں تک پہنچنا چاہتی ہے پہنچ یہاں تک کہ خود خود کشادہ ہو جائے گی۔ اللصاعی، فردوس عن علی
یہ حدیث میں گھڑت ہے اس کے سلسلہ سند میں ایک راوی حسین بن عبداللہ بن ضمیرہ کذاب ہے جس کی تخریب امام مالک نے کی ہے۔

۶۵۱۸۔ صبر رضا مندی ہے۔ الحکیم وابن عساکر واللبی عن ابی موسیٰ
۶۵۱۹۔ صبر کے ساتھ اور کشادگی مصیبت کے ساتھ ہے بلکہ سچی کے ساتھ سچی ہے ابو نعیم والحطیب وابن الجار عن انس مرہوم ۶۵۰۶

۶۵۲۰۔ تین چیزیں ہیں جن کا غراناں جس انگور، و فکارت کو چھپانا مصیبت کو پوشیدہ رکھنا اور صدقہ خفیہ رکھنا۔ طہرائی فی الکبیر عن انس
۶۵۲۱۔ اللہ تعالیٰ سے اس کا فیصلہ مانگو اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ کو پسند کرتے ہیں اور سب سے افضل عبادت (فرائض کے بعد)

کشادگی کا اشتہار کرتا ہے۔ ابن جریر عن حکیم بن حبیہ عن رجل لم یسم اسمہ
تشریح:..... جیسے عبادت میں وجوب کا درجہ ہے ایسے ان میں افضل اور طبر افضل کا درجہ ہے لہذا جو عبادت مثنی اہم ہوگی اتنی ہی افضل ہوگی۔

۶۵۲۲۔ جو صبر اختیار کرے اللہ تعالیٰ اسے صبر کی توفیق دیتے ہیں اور جو پہنچا جائے اللہ تعالیٰ اسے محفوظ رکھتے ہیں اور جو استغفار کرے اللہ تعالیٰ
اسے غنی کر دیتے ہیں کسی بندے کو صبر سے بڑھ کر بہتر اور کشادہ چیز نہیں ملی۔ الحکیم عن ابی سعید

تشریح:..... اگر انسان خود ہی کچھ نہ کرے تو پھر کیا ہو سکتا ہے، انسان کو اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا ہے تاکہ وہ اپنا اختیار استعمال کر کے نیکیاں کمائے
اور بڑائیوں سے بچے۔

۶۵۲۳۔ جو صبر اختیار کرے اللہ تعالیٰ اسے صبر کی توفیق دیتے ہیں اور استغفار کرے اللہ تعالیٰ اسے غنی کر دیتے ہیں جو ہم سے مانگے گا ہم اسے
دیں گے، کسی کو صبر سے بڑھ کر کشادہ و رزق نہیں دیا گیا۔ التحلیہ عن ابی سعید

۶۵۲۴۔ اذیت کو سن کر اس پر صبر کرنے والا اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی نہیں، اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرایا جاتا ہے اس کا بیڑا قرار دیا جاتا ہے
پھر بھی اللہ تعالیٰ انہیں عافیت سے رکھتا ان کا دفاع اور بچاؤ کرتا ہے اور انہیں رزق دیتا ہے۔ مسند احمد عن ابی موسیٰ

تشریح:..... اللہ تعالیٰ کسی سے ہرگز متاثر نہیں ہوتے، بلکہ انسانی کے قانون کے مطابق برا دیتے ہیں، اگر ساری دنیا مومن بن جائے تو
اللہ تعالیٰ کی بادشاہت جیسے ہے ویسے ہی رہے گی اس میں کوئی اضافہ نہ ہوگا اور اگر ساری دنیا مشرک بن جائے تب بھی کوئی نقصان واقع
نہیں ہوگا۔

نظر چلے جانے پر صبر

۶۵۲۵۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں جب اپنے بندے کی وجوہ چیزیں مراد نکھیں لے لیتا ہوں پھر وہ صبر کرتے تو ان کے بدلے سے جنت
عطا کروں گا۔ مسند احمد، بخاری عن انس

تشریح:..... کتنی بڑی رحمت ہے، چاہے وہ نکھیں جس سبب سے گئی ہوں۔
۶۵۲۶۔ شرک سے بڑھ کر بندہ کسی آزمائش میں بہتر نہ رہتا نہیں ہوتا اور شرک کے بعد آنکھوں کے چلے جانے کی آزمائش میں اور جو بندہ اس

آزمائش میں جتنا ہو کر صبر سے کام لے تو اللہ تعالیٰ اسے بخش دیں گے۔ البزار عن ابو ہریرہ
۶۵۲۷۔ انسان اپنے دین کے چلے جانے بعد اگر کسی مصیبت میں مبتلا ہوا ہے تو وہ نظر کا چلنا جانا ہے اور جس بندے کی نظر چلی گئی اور پھر اس

۶۵۳۸۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں جب اپنے کسی بندے کی آنکھ لے لیتا ہوں اور وہ میرا کرتا اور ثواب کی امید رکھتا ہے تو میں اس کے لیے سوائے جنت کے کسی ثواب پر راضی نہیں ہوتا۔ ابوبعلی ابن حبان، مسند احمد، بخاری عن انس طبرانی فی الکبیر عن حویر
 ۶۵۳۹۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مجھے اپنے عزت کی قسم! میں اپنے جس بندے کی دونوں آنکھیں لے لیتا ہوں پھر وہ میرا کرتا ہے جیسے میرا حکم ہے اور میرے فیصلہ پر راضی رہتا ہے تو میں اس کے لیے سوائے جنت کے کسی ثواب پر راضی نہیں ہوتا۔ عبد بن حمید و مسویہ، ابوداؤد ابن عساکر عن انس
 ۶۵۴۰۔ تمہاری اس بیماری کا تم پر کوئی حرج نہیں، لیکن اس وقت تمہاری کیا حالت ہوگی جب تم میرے بعد مریا کرنا چاہو یا چاہو گے؟ (ان صاحب نے) عرض کی، میں ثواب کی امید رکھ کر میرا کروں گا، آپ نے فرمایا: جب تم بغیر حساب کے جنت میں داخل ہو گے۔

طبرانی فی الکبیر عن زید بن ارقم

تشریح: یہ کسی خاص صحابی کا واقعہ ہے جن کے بارے میں آپ نے بذریعہ وحی یہ پیشگوئی دینی تھی۔

۶۵۴۱۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: میں جب اپنے بندے کو اس کی دونوں صیب چیزوں کے بارے میں آزمائش میں مبتلا کرتا ہوں پھر وہ میرا کرتا ہے تو میں اسے ان دونوں یعنی آنکھوں کے عوض میں جنت عطا کرتا ہوں۔ مسند احمد، بخاری عن انس طبرانی فی الکبیر عن حویر
 ۶۵۴۲۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مجھے اپنی عزت کی قسم! میں اپنے جس بندے کی دونوں آنکھیں لے لیتا ہوں پھر وہ میرے فیصلہ پر میرا کرتا ہے اور میری قضا پر راضی رہتا ہے تو میں اس کے لیے سوائے جنت کے کسی ثواب پر راضی نہیں ہوتا۔ عبد بن حمید و مسویہ و ابن عساکر عن انس
 ۶۵۴۳۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں جس کی دونوں آنکھیں لے لوں تو اس کو بدلہ میں جنت عطا کرتا ہوں۔ طبرانی فی الاوسط عن حویر
 ۶۵۴۴۔ تمہارے رب نے فرمایا ہے: میں جس کی دونوں آنکھیں لے لوں، پھر وہ میرا کرے اور ثواب کی امید رکھے تو اس کا ثواب جنت ہے۔

ابوبعلی عن انس رضی اللہ عنہ

۶۵۴۵۔ تمہارے رب نے فرمایا ہے: میں جب اپنے بندے کی دونوں آنکھیں لے لیتا ہوں اور وہ ان دونوں کی حرم بھی کرتا ہو، پھر اس نے میری قریب کی تو میں اس کے لیے سوائے جنت کے کسی ثواب پر راضی نہیں ہوں گا۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی امامہ
 ۶۵۴۶۔ کوئی بندہ شرک سے بڑھ کر کسی آزمائش میں ہرگز مبتلا نہیں ہوگا اور شرک کے بعد سب سے بڑی آزمائش آنکھوں (کی بیماری) کا چلنا جانا ہے اور جو بندہ اس آزمائش میں مبتلا ہو کر میرا کرے تو اللہ تعالیٰ اسے بخش دیں گے۔ نسائی عن عبد اللہ بن بربدہ عن ابیہ
 ۶۵۴۷۔ تمہارے آنکھوں پر جو وسوسیت آئی ہے یہ ایسی طرح رہے اور اس کے ساتھ اگر تم ثواب کی امید رکھ کر میرا کرو تو اللہ تعالیٰ تمہارے لیے جنت واجب کر دیں گے۔ طبرانی فی الکبیر عن زید بن ارقم
 ۶۵۴۸۔ اگر تمہاری آنکھوں کے ساتھ یہ عارضہ ای طرح رہے تو جب اللہ تعالیٰ کے حضور جاؤ گے تمہارے ذمہ کوئی گناہ نہ ہوگا۔

عبد بن حمید و العوی، طبرانی عن زید بن ارقم

۶۵۴۹۔ اللہ تعالیٰ جس بندے کی آنکھیں لے لے اور وہ میرا کرے اور ثواب کی امید رکھے تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کریں گے۔

ابن حبان عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۶۵۵۰۔ اسے ذرا اگر تمہاری آنکھیں اسی حالت میں رہیں اور تم میرا کرو اور ثواب کی امید رکھو تو تمہارے لیے سوائے جنت کے کوئی ثواب نہیں۔

طبرانی فی الکبیر عن زید بن ارقم

۶۵۵۱۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے جس بندے کی دونوں آنکھیں لے لیتا ہوں تو میں اس کے لیے سوائے جنت کے کسی ثواب پر راضی نہیں ہوتا۔ الحلیمہ عن انس

اولاد اور رشتہ داروں کی موت پر صبر

۶۵۵۲۔ جب کسی بندے کا بچہ مر جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے: کیا تم نے میرے بندے کے بچے (کی روح

کو قیض کر دیا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں جی ہاں تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: کیا تم نے اس کے دل کا پھل چھنے کر لیا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں جی ہاں تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے بندے نے کیا کہا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں اس نے آپ کی تعریف کی اور اللہ والا اللہ رحیم و رحیم پر حق تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے بندے نے کہے: ہنسے جس ایک عمر بڑا دھن کا نام بہت الحمد للہ۔

نور محمدی عن امی موسیٰ الانصاری

یہ سارے واقعات صبر کرنے اور آخرت کی طرف رجوع لانے کے سلسلہ میں ملتے ہیں پڑا ہوا پاداشی فریدہ تھی دست و جگر ہاں تھیں۔

۶۵۵۳۔ سندان کوٹ کا مہاجر زید پوشہ ہے کیا یہ کام کہ تم اپنی عمر سے قائمہ غلامانہ کیا کلمہ قربت کے دروازوں میں۔ سنی دروازہ پر کلمہ خندہ سے پہلے کوئی بھی چکا ہوگا جو تبار سے کہے اسے کھوئے گا۔ وہ عروہ من ہاں۔
تشریح: مراد اہل حق و اولاد اور حق سے اپنے واسطہ میں غفلت و غی۔

۶۵۵۴۔ جن دو مسلمانوں کے تین اپنے بچے فوت ہوئے ہوں یا اہل تکدہ فوت کی عمر کو جس بچے کو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت قائمہ کی ہوتی ہو
تین بچوں یا دونوں (مقامہ بدوئی) کو بھی جنت میں داخل فرما دیں گے۔ مسند احمد، مسیحی۔ اور حال عز امر دو
تشریح: دو مسلمانوں سے قائمہ بدوئی مراد ہیں۔

۶۵۵۵۔ جس کے تین بھائی بیٹے اللہ تعالیٰ کی داد میں کھوئے ہوں اور اس نے اللہ تعالیٰ کے لیے ثواب لی امید رکھی تو اس کے لیے جنت واجب ہے۔

صواعق فی الکیم عن عقیقہ بن عامر

تشریح: مومن اور اللہ میں شہید ہونے یا کسی اور اپنی خدمت میں جان بحق ہونے۔

۶۵۵۶۔ جس (مسلمان) نے اپنے تین (امراء) اپنے فرائض کی پوری خدمت کر دی ہے۔ طرہی فی الکیم عن وادلہ

تشریح: مراد اس نے خود کو ملکہ کربت سے وک الفاضل و شکر کی خدمت سے نفرت سے ہٹ لی ہو! دکانا محبت دیتے ہیں۔

۶۵۵۷۔ اور عورت مسیحیت زراعت میں گاؤں کے فوت نہ ہو تو اس امر الطباع عروہ

تشریح: یعنی بچاؤ کے لیے سفارش کرنے کا موجب بننا۔

۶۵۵۸۔ مسیحیت زراعت ہے اور کثرت جس گاؤں کے فوت نہ ہو اور بخاری فی تاریخ عن سی ہر وہ فی اللہ

۶۵۵۹۔ (و شمس مراد مسیحیت زراعت میں گاؤں کی پٹائی ہو و خود (پہ) (پہ) (پہ) اور کے (پہ) اور (پہ) مسند احمد عن سی

مسیحیت نہ لکھو کہ گاؤں کی پٹائی رفت میں اپنے لیے چھوٹا کرنے کا باعث بن سکتی تھی، دوسری طرف لکھا جائے تو یا اس کے اس کی امت میں اس پر دست لگتی نہیں۔

بچوں کے فوت ہونے پر صبر کی فضیلت

۱۵۹۰۔ جس مسلمان کے تین اپنے بچے فوت ہوئے ہوں یا اہل تکدہ فوت کی عمر کو جس بچے کو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت قائمہ کی ہوتی ہو اور اس نے اللہ تعالیٰ کے لیے ثواب لی امید رکھی تو اس کے لیے جنت واجب ہے۔

در ازادوں پر لکھی گئی اور اس سے اوپر بتائیں ہو جائے۔ مسند احمد، اس واقعہ عروہ بن عبد

تشریح: جسے حاصل ہونا ہے نہ وہ شکر آئے۔

۱۵۹۱۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جس اپنے تین بندے کی طرف اس کے جان، اولاد یا مالی میں کوئی مسیحیت کیچوں اور وہ اپنے طریق سے صبر کرنے کا مستحق نہ ہو تو اس کی امت میں اس کے لیے میزان اور اس کے بچے فوت ہونے سے ان کو ملے گا کہ وہ اس سے

۶۵۶۲۔ ہے شک اللہ تعالیٰ اپنے اس بندے کے لیے جنت سے کم درجہ کسی ثواب پر راضی نہیں ہوتے، جس کی دنیا والوں میں سے اس کے سب سے محبوب اور پھر اس نے مہر کیا ہو اور ثواب کی امید رکھی ہو۔ نسائی عن ابن عمر

۶۵۶۳۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے پاس میرے اس بندے کے لیے جنت کے سوا کوئی بدلہ نہیں، جب زمین والوں میں سے میں اس کے بندے کو لے لوں اور پھر وہ میرے کام لے۔ مسند احمد، بخاری عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۶۵۶۴۔ جب مسلمان کے تین ایسے بچے فوت ہوئے ہوں جو ابھی تک باہفت کوئیس پہنچے تو اللہ تعالیٰ ان پر مہربانی کی وجہ سے اس (والد یا والدہ) کو بھی جنت میں داخل کر دے گا۔ بخاری نسائی عن انس بخاری عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۶۵۶۵۔ جن دو مسلمانوں کے تین بچے فوت ہو گئے جو ابھی تک باہفت کوئیس پہنچے۔ مسند احمد، نسائی عن ابی ذر

۶۵۶۶۔ جس مسلمان مرد کے تین بچے فوت ہو گئے ہوں جو ابھی تک بالغ نہیں ہوئے تو اللہ تعالیٰ ان بچوں پر مہربانی کی وجہ سے ان کے والدین کو جنت میں داخل فرمائیں گے۔ مسند احمد، بخاری، نسائی عن انس

۶۵۶۷۔ جن دو مسلمانوں کے تین ایسے بچے فوت ہو گئے ہوں جو ابھی تک سن باہفت کوئیس پہنچے تو اللہ تعالیٰ ان پر اپنی راکمہ رحمت کی وجہ سے انہیں جنت میں داخل فرمائے گا، پھر ان سے کہا جائے گا جنت میں داخل ہو جاؤ تو وہ عرض کریں گے یہاں تک کہ ہمارے والدین بھی جنت میں داخل ہو جائیں تو کہا جائے گا تم اور تمہارے والدین سب جنت میں داخل ہو جاؤ۔

۶۵۶۸۔ یعنی ہمارے اور تو انعام سے ہی اگر اس انعام میں ہمارے والدین بھی۔

۶۵۶۹۔ جن دو مسلمانوں کے تین ایسے بچے فوت ہو گئے ہوں جو ابھی تک سن باہفت کوئیس پہنچے تو اللہ تعالیٰ ان پر اپنی راکمہ رحمت کی وجہ سے ان کے والدین کو جنت میں داخل فرمائیں گے۔ بخاری کتاب الجنائز، ابن ماجہ عن انس

۶۵۷۰۔ تم میں سے جو عورت ایسی ہو کہ اس نے اپنے آگے تین بچے پیچھے ہوں تو وہ اس کے لیے آگ سے پردہ ہوں گے، ایک عورت نے عرض کی اگر چودہ بچے ہوں پھر بھی؟ آپ نے فرمایا اگر چودہ ہوں۔ مسند احمد بخاری مسلم عن ابی سعید

۶۵۷۱۔ جس نے اپنے تین بچوں کے بارے میں ثواب کی امید رکھی تو وہ جنت میں داخل ہو گا یا ایک عورت نے عرض کی اگر دو بچے ہوں آپ نے فرمایا اگر چودہ ہوں۔ نسائی، ابن حبان عن انس

۶۵۷۲۔ یعنی وہ فوت ہو گئے ہیں یا کہ سابقہ احادیث سے واضح ہے۔

۶۵۷۳۔ جس نے اپنے آگے اپنے تین بچے پیچھے جو ابھی تک بالغ نہیں ہوئے تو وہ اس کے لیے آگ سے بچاؤ کا مضبوط قلعہ ہوں گے اگر چودہ ہو اور ایک ہی ہوں لیکن یہ پہلے صدقہ کے وقت (کی بات) ہے۔ ترمذی، ابن ماجہ عن ابی سعید

۶۵۷۴۔ جس شخص کے لیے میری امت میں سے دو بچے آگے تلخ چکے ہوں تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرمائے گا اور جس کا ایک بچہ آگے ہو (اسے بھی) اور جس کا آگے کوئی نہ ہو تو میں اپنے امت کا آگے پہنچنے والا ہوں انہیں میری (ہدائی) جیسی تکلیف نہیں پہنچی۔

۶۵۷۵۔ تشریح: آؤ اس عسکی کا فہم اس لیے کہ کبھی قسم نہ ہوگا۔

۶۵۷۶۔ جس مسلمان کے تین بچے فوت ہو گئے ہوں اور پھر وہ جہنم میں داخل ہو ایسا نہیں ہو سکتا ہاں مگر قسم پوری کرنے کے لیے۔

۶۵۷۷۔ بخاری مسلم، ترمذی، نسائی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۶۵۷۸۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے "ان منکم الا وادھما" تم میں سے ہر ایک جہنم میں سے گزرے گا یعنی علیٰ سراط کے پر سے۔

۶۵۷۹۔ تم میں سے جس عورت کے تین بچے فوت ہو گئے ہوں اور پھر وہ ثواب کی امید رکھے تو وہ جنت میں داخل ہوگی مگر چودہ بچے ہوں۔

ملفوظات امیر اہل بیت و اہل بیت علیہ السلام

نا تمام بچہ بھی سفارش کرے گا

۱۷۷۔ اس آیت کی تفسیر میں کہ: یہ آیت تعداد میں میری جہاں ہے، تمام یہ اپنی احوال (الف کے) (یعنی اپنی ماں کو جس کی طرف نصیب ہے) جسے اللہ کی اسیر کرے۔

۱۵۷۹ اور تمام بچے لئے کلاس کے کھولیں اور شہر سے باہر تہ بھرتے ہیں اور اپنے بچے میاں والوں اور جامعہ علی سی ہدیہ جس اور علیہ
کلاس سے کہہ دے کہ بچے چکا رہا، انہما کو مطلع سے کہیں جو بچے اور ان کے رہا، انہما سے کہیں۔

۱۵۷۷ کے ٹکٹ کا قیام پڑا ہے۔ آپ نے حضور مجتبیٰؐ کے چہرہ کی اس کے والدین جیسے ہی داخل ہوں گے، بچر کہا جائے گا، اسے چلے رہا ہے۔ حضورؐ کو اس کے والدین اور ان کے چہرہ کی اس کے والدین جیسے ہی داخل ہوں گے، بچر کہا جائے گا، اسے چلے رہا ہے۔

۶۵۱۔ وہ بعد ازاں کونہی کی چند عورتیں ان کو نظر سے کھیلنے لگیں۔ اسی وقت وہاں ایک اور عورت بھی آئی۔

۶۷ اور اورائے مجاہدہ (دورِ انقلاب) میں نے (ان کی) راہ کو لا الہ الا اللہ، سبحان اللہ، الحمد للہ، کبر اور تلمیح کا ریل پٹی پر چلتا ہوا دیکھا۔ اس کے بارے میں میں نے (پھر) کچھ شہر پر غور کیا۔ اور اس میں بھی محمد احمد علی مراد خان

الاحمال

۵۱۔ نہ جھپٹیں، نہ سے خوشی نہ ہو کہ قربات کے جس زمانے پر بھی آئے، وہاں جھپٹیں، اور جو اس قرار سے ملے، وہاں نہ جھپٹیں۔

۶۵۹ میری است کا اید تجھ سے بہت شرم و غلج ہو، یہ ستر کے لئے لڑاؤں کے لئے ہوتے ہیں۔ ادر میری است کا پتہ میں نے آگ

کئی "مہم" کے کارکن یہ سمجھ کر اصرار کیا کہ وہ اپنے حق جانے کا دعوٰی اور سہولتوں کے ذریعے اپنے پیچھے ہٹیں اور انہوں نے وعدہ کیا کہ انہیں زائرِ رحمت کی جہت میں داخل کرنے کا کام ان کے غرض کی اہمیت کے دوسرے آپ کے فرماؤں، چارٹرس، پورے انہوں نے غرض

تشریح: پہلے شعر "تہم ذرات نبات" ہے یعنی جو مسلمان ہو چکے ہیں وہ تہہ ذرات نبات ہیں۔ اس کے بعد "تہم ذرات حیات" ہے۔

[illegible][illegible]

تکبر مخرج ... جیسی غصہ برداری کی غرض سے وہ کہہ کر اب میں نکلا! اور جیسی ہست : ایسا۔

اولاد دکانہ ہونا مصیبت نہیں

۶۵۸۵۔۔۔ اپنے آپ میں تم مصیبت زدہ کئے شمار کرتے ہو؟ لوگوں نے عرض کی: جس کی اولاد نہ ہو، آپ نے فرمایا: نہیں، یہ مصیبت زدہ نہیں، مصیبت زدہ تو وہ ہے جس نے آگے اپنا کوئی بچہ نہ بھیجا ہو، اور تم آپس میں پہلوان کئے سمجھتے ہو؟ لوگوں نے عرض کی: جو لوگوں کو بچھاڑ دے، آپ نے فرمایا: یہ نہیں، بلکہ پہلوان اور طاقتور وہ شخص ہے جو غیظ و غضب میں اپنے آپ پر قابو پا لے۔

مسند احمد، مسلم عن ابن مسعود

تشریح:..... جو اپنے لکس کو نہ بچھاڑ سکاوہ کا بے کا پہلوان و قویز دل ہے۔

۶۵۸۶۔۔۔ نفاس والی عورت کو قیامت کے روز اس کا پانچواں ناف سے جنت کی طرف کھینچے گا۔ طبرانی عن عبادہ بن الصامت

نفاس وہ خون جو بچہ کی ولادت سے پیدا ہوتا ہے۔

۶۵۸۷۔۔۔ بچہ کو شکل سے بنا تا والدین کے لیے (گناہ) گھائے کا باعث ہے۔ حاکم فی تاریخہ والدیلمی عن انس

تشریح:..... یعنی ماں بچہ کی جدائی برداشت نہ کر سکا ایسی حالت میں اگر بچہ مر جائے تو یہ ثواب ہے۔

۶۵۸۸۔۔۔ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے دیجیوں کو دفن کرتا عزت کے کاموں میں سے ہے۔ طبرانی فی الکبیر وابن عساکر عن ابن عباس

تشریح:..... راوی کا بیان ہے کہ جب آپ علیہ السلام سے آپ کی صاحبزادی حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کی تعزیت کی گئی تو آپ یہ بات فرمائی،

علاء ابن ابی مرثدہ نے اسے موضوعات میں شمار کیا ہے۔

لیکن علماء نے اس کے ضعف کی کوئی علت نہیں دیکھی۔

۶۵۸۹۔۔۔ ایک عورت اپنا بچہ لے کر آئی اور عرض کرنے لگی: یا نبی اللہ! میرے لیے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا فرمائیں، میں تین بچے دفن کر چکی ہوں آپ نے فرمایا: کیا تم تین بچے دفن کر چکی ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں، آپ نے فرمایا: تم نے آگ سے بہت مضبوط آزمائش کی ہے۔

مسلم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۶۵۹۰۔۔۔ بے شک تو نے جہنم سے مضبوط آزمائش کی ہے۔ نسائی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

ایک عورت نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں تین بچے آگ سے بھیج چکی ہوں، راوی کا بیان ہے کہ آپ نے یہ ارشاد فرمایا: (البعوی والباوردی وابن قانع وابن مسعود الرازی فی مسندہ، طبرانی فی الکبیر عن زہیر بن علقمہ) اپنی اس میں ہے کہ اس عورت نے کہا: کہ میرے دو بچے فوت ہوئے ہیں۔

۶۵۹۱۔۔۔ جن دو مسلمانوں کے دو یا تین بچے فوت ہوئے ہوں پھر ان دونوں نے ثواب کی امید کر کے ممبر کیا ہو تو وہ کبھی بھی جہنم کو نہیں دیکھیں گے۔

ابن سعد عن ابی ذر

تشریح:..... یعنی اس میں باک نہیں دیکھیں گے یا بہرے دیکھنے کی نفی نہیں۔

۶۵۹۲۔۔۔ جس عورت کے تین بچے فوت ہو گئے ہوں اور وہ ثواب کی امید رکھے تو جنت میں داخل ہوگی، ایک عورت نے کہا: اگر وہ ہوں؟ آپ

نے فرمایا: اگرچہ وہ ہوں۔ مسند احمد عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۶۵۹۳۔۔۔ جس مسلمان کے تین بچے جو ابھی تک بالغ نہیں ہوئے فوت ہو گئے ہوں تو اللہ تعالیٰ ان پر اپنی زائد رحمت کی وجہ سے اسے جنت میں

داخل فرمائے گا۔ بخاری، نسائی عن انس بخاری عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ بخاری عن ابی سعد

۶۵۹۴۔۔۔ جن دو مسلمانوں کے تین ایسے بچوں کا انتقال ہو گیا ہو جو ابھی تک سن بلوغت کو نہیں پہنچے، تو وہ ان کے لیے آگ سے بچاؤ کا مضبوط

قاعدہ ہوں گے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر وہ ہوں؟ آپ نے فرمایا: اگرچہ وہ ہوں، پھر لوگوں نے عرض کی: اگر ایک ہو، آپ نے

فرمایا اگر چاہے کسی نے بھی پہلے مسد نہ کہتے مسد احمد، محمد علی دہلوی، ابو عبدہ کرمی، ابو مسعود
 ۲۵۵۵ جن دو مسلمانوں کے نہیں بنے جو اپنی مائیں نہیں دے خوف ہو گئے سب تو ان دونوں کا دشمن بن جائے گا۔

۲۵۹۱ جن دو مسلمانوں کے دو زمینیں پہنچتے ہوئے ہوں اور پھر انہوں نے کتاب کی امید کرتے ہوئے سب کو بھڑکائی اور ان کی ملک
 (جنہیں میں پہنچ کر) ان کے ہاتھ نہیں لے، مسد احمد، علی کہہ رہی تھی

۲۵۹۷ جن دو مسلمانوں کے دینے میں پہنچتے ہوئے ہوں جو اپنی تصدیق نہیں دے، انہوں نے ان پر اپنی لاء و دانت کی جہمت
 بٹھائی اور فرمایا کہ ان دو مسلمانوں نے جو چیزیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کیں تو رحمت نے یہ جہمت جلد اس شخص کی ہڈی میں لے لی۔
 پہلی علی ہی در

تفریق: جو انسان دانت خداوند کی میں کیا تو کسی چیز کی ضرورت نہ رہے، تاکہ خوف

۲۵۹۸ جن دو مسلمانوں کے جن اپنے اپنے خوف نہ گئے ہوں جو اپنی تکلیف خوف کو نہیں پہنچے، تو انہوں کی رحمت نے دین رحمت کے
 اور نہ پر کھڑا کر دیا جائے گا۔ پھر ان سے کہا جائے گا کہ اہل جہنم کو ان کے لیے یہاں تک کہ ہر سے اللہ تعالیٰ داخل ہو جائے اور ہر
 داخل ہوں گے) تو ان سے کہا جائے گا کہ ہر دھرم و جہنم کے اندر دین رحمت میں داخل ہو جائیں۔

ابو سعد طبرانی ہی الحکیم والنسب من معہ صلیار علی حسنہ۔ حال
 ۲۵۹۹ جن دو مسلمانوں کے چار بچے پہلے سے فوت ہو گئے ہوں تو اللہ تعالیٰ ان پر اپنی لاء و دانت کی جہمت ان دونوں کو رحمت میں لے لیں
 فرماتے کہ انہوں نے غرض کی بنا میں اللہ انہیں دیا ہے آپ نے فرمایا اگر یہ نہیں ہوں، انہوں نے غرض کی لاء و دانت میں لے لیں
 فرمایا اگر چہ ہوں اور میری رحمت میں کا ایک شخص آپ کی تعلیم کے یہاں تک کہ جہنم کو ایک کوئی جواب دے اور پھر ان سے فائدہ نہیں لے
 ہر دو سال کی خلافت سے قبل یہ سطر جیسے وقت رحمت میں داخل ہوں گے۔ مسد احمد، علی ہی در
 تو بہت پہلے در پہنچے۔

۲۶۰۰ جن دو مسلمانوں کے ان میں اپنے اپنے خوف ہو گئے ہوں اور ان کی تکلیف خوف کو نہیں پہنچے تو اللہ تعالیٰ ان پر اپنی لاء و دانت کی جہمت ان
 دونوں کو رحمت میں داخل فرمائے گا اور ان کے دانت کے درازے پہنچیں گے ان سے کہا جائے گا کہ رحمت میں داخل ہو جائیں اور ان کے یہاں تک کہ
 ہر دو سال کی خلافت میں ہوں گے۔ پھر ہم ان میں سے ہر دو سال کے درازے پہنچیں گے اور ان کے دانت کی لاء و دانت کی جہمت
 میں داخل ہو جائیں۔ پہلی مسد احمد، علی ہی در طبرانی ہی در

۲۶۰۱ جن دو مسلمانوں کے دو بچے فوت ہو گئے ہوں تو اللہ تعالیٰ ان دونوں پر اپنی لاء و دانت کی جہمت ان دونوں کو رحمت میں لے لیں
 دین لے لے گا۔ طبرانی ہی الحکیم علی ہی در مسعود

۲۶۰۲ جن دو مسلمانوں کے جن اپنے اپنے خوف ہو گئے ہوں اور ان کی تکلیف خوف کو نہیں پہنچے تو اللہ تعالیٰ ان پر اپنی لاء و دانت کی جہمت ان
 دونوں کو رحمت میں داخل فرمائے گا اور ان کے دانت کے درازے پہنچیں گے ان سے کہا جائے گا کہ رحمت میں داخل ہو جائیں اور ان کے یہاں تک کہ
 آپ نے فرمایا اگر چہ ہوں اور میری رحمت میں کا ایک شخص آپ کی تعلیم کے یہاں تک کہ جہنم کو ایک کوئی جواب دے اور پھر ان سے فائدہ نہیں لے
 ہر دو سال کی خلافت سے قبل یہ سطر جیسے وقت رحمت میں داخل ہوں گے۔ مسد احمد، علی ہی در

۲۶۰۳ جن دو مسلمانوں کے جن اپنے اپنے خوف ہو گئے ہوں اور ان کی تکلیف خوف کو نہیں پہنچے تو اللہ تعالیٰ ان دونوں پر اپنی لاء و دانت کی جہمت ان
 دونوں کو رحمت میں لے لیں۔ مسد احمد، علی ہی در

۲۶۰۴ جن دو مسلمانوں کے جن اپنے اپنے خوف ہو گئے ہوں اور ان کی تکلیف خوف کو نہیں پہنچے تو اللہ تعالیٰ ان دونوں پر اپنی لاء و دانت کی جہمت ان
 دونوں کو رحمت میں لے لیں۔ مسد احمد، علی ہی در

۶۶۰۵۔ جس نے تین (مردہ) بچے دفن کیے اور ان (کے صدمہ) پر صبر کیا اور ثواب کی امید رکھی تو اس کے لیے جنت واجب ہے اور جس نے وہ بچے دفن کیے اور صبر و ثواب کی امید رکھی تو اس کے لیے جنت واجب ہے اور جس نے ایک بچہ دفن کیا اور صبر کیا ثواب کی امید رکھی تو اس کے لیے جنت ہے۔ طبرانی عن حبان بن مسعود

۶۶۰۶۔ جس نے تین بچے دفن کیے جن کے بارے میں ثواب کی امید رکھی تو اللہ تعالیٰ اس پر (جہنم کی) آگ حرام کر دے گا۔

طبرانی فی الکبیر عن والذہ

۶۶۰۷۔ جس نے تین ایسے بچے آگے بھیجے جو بلوغت کی عمر تک نہیں پہنچے تو اللہ تعالیٰ انہیں اس کے لیے آگ سے (بچاؤ گا) مضبوط قلعہ بنا دیں گے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ عرض کرنے لگے یا رسول اللہ! میں نے دو بچے آگے بھیجے ہیں آپ نے فرمایا اگرچہ وہ ہوں، ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ! میں نے ایک بچہ آگے بھیجا ہے آپ نے فرمایا اگرچہ ایک ہو لیکن پہلے صدمہ میں۔

ترمذی غریب منقطع، ابن ماجہ، ابویعلیٰ، ابن حبان عن ابن مسعود

۶۶۰۸۔ جس نے صبر کرتے ہوئے اور ثواب کی امید رکھتے ہوئے اپنا کوئی بچہ آگے بھیجا تو وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اسے آگ سے چھپا لیں گے۔

طبرانی فی الاوسط عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۶۶۰۹۔ میری امت میں سے جس کے دو بچے آگے گئے ہوں تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا، حضرت عائشہؓ نے پوچھا: جس کا ایک بچہ آگے ہوا اسے تو یقیناً یافتہ! جس کا ایک بچہ ہو اس کے لیے بھی، حضرت عائشہؓ نے عرض کی: جس کا کوئی بچہ آگے نہ ہوا؟ آپ نے فرمایا: جس کا آگے کوئی نہیں تو پہلے سے موجود شخص اپنی امت کے لیے میں ہوں، انہیں میری طرح کا صدمہ نہیں پہنچا۔

ابن ماجہ، مسند احمد، ترمذی غریب، بیہقی فی السنن عن ابن عباس

۶۶۱۰۔ جس کی مذکر یا مؤنث اولاد ہو پھر اسے ان کے بارے میں کوئی صدمہ پہنچے تو اس نے ثواب کی امید رکھی یا نہ رکھی صبر کیا یا نہ صبر کیا یہ صبر کی تو سوائے جنت کے وہ کسی چیز سے رکاوٹ نہیں ہوں گے۔ ابن السجاء عن ابن مسعود

۶۶۱۱۔ جس کے تین ایسے بچے فوت ہو گئے ہوں جو ابھی تک بلوغت کو نہیں پہنچے تو وہ اس کے جہنم سے پردہ ہوں گے۔

ابو عوانہ عن انس، دارقطنی فی الافراد عن الزبیر بن العوام

۶۶۱۲۔ جس کے اسلام میں دو بچے فوت ہو گئے تو اللہ تعالیٰ ان پر اپنی زکوٰۃ رحمت کی وجہ سے اسے جنت میں داخل کرے گا۔

ابن سعد، مسند احمد، طبرانی فی الکبیر والبعوی والباوردی عن ابی ثعلبہ الاشجعی، ومالہ غیرہ

تشریح:..... ان کی اس کے علاوہ کوئی حدیث نہیں۔

۶۶۱۳۔ جس کے تین بچے فوت ہو گئے ہوں پھر ان کے بارے میں ثواب کی امید رکھی تو وہ جنت میں داخل ہوگا لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ! اگر وہ ہوں؟ آپ نے فرمایا اگرچہ وہ ہوں۔ مسند احمد، بخاری فی الادب ابن حبان، سعد بن منصور، عن محمود بن لبید عن حبان

۶۶۱۴۔ جس کا ایک بچہ فوت ہوا تو وہ جنت میں جائے گا اس نے صبر کیا ہو یا صبر نہ کیا ہو، ثواب کی امید رکھی ہو یا نہ رکھی ہو۔

الشیراز فی الاقصاب عن ابن مسعود

۶۶۱۵۔ جس کی مذکر یا مؤنث اولاد فوت ہو گئی اس نے صبر کیا ہو یا نہ کیا ہو، راضی ہو یا ناراض صبر کیا ہو یا نہ صبر کیا ہو اس کا ثواب صرف جنت ہے۔

طبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود

۶۶۱۶۔ جس کے تین ایسے بچے فوت ہوئے ہوں جو ابھی تک بلوغت کو نہیں پہنچے تو وہ جہنم میں سے صرف مسافر کی طرح گزرے گا یعنی ملے صراط پرست۔ طبرانی فی الکبیر عن عبدالوہب بن النضر

۶۶۱۷۔ جس کے تین بچے فوت ہو گئے ہوں جو ابھی تک بالغ نہیں ہوئے تو اسے آگ صرف قسم پورا کرنے کی حد تک چھوئے گی۔

مسند احمد عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

طبرانی فی الاوسط عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۶۱۲۹۔ دنیا میں مصیبتیں، بیماریاں اور غم بدلہ ہیں۔ معبد بن منصور، الحلیۃ عن مسروق، مرسلاً
تشریح:۔۔۔ یعنی ثواب ہیں یا گناہوں کی پاداش ہیں۔

۶۱۳۰۔ جس نے دنیا میں کوئی برائی کی اسے دنیا میں ہی بدل مل جائے گا۔ حاکم عن ابی بکر

۶۱۳۱۔ جب تم میں سے کسی کو کوئی مصیبت پہنچے تو دو سال اللہ وانا الیہ وارجعون کہے اور کہنا اللہ اُمّ آپ کے ہاں ثواب کی امید رکھنا ہوں تو مجھ اس کا بدلہ دے اور اسے بھلائی سے بدل دے۔ ابو داؤد، حاکم عن ام سلمہ، ترمذی، ابن ماجہ عن ابی سلمہ

۶۱۳۲۔ میری امت کو ایسی چیز دی گئی جو کسی امت کو نہیں دی گئی وہ یہ کہ مصیبت کے وقت انا للہ وانا الیہ وارجعون کہیں۔

طبرانی فی الکبیر وابن مردویہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۶۱۳۳۔ جس مسلمان کو جو مصیبت بھی پہنچے اور وہ اس کلمہ کو کہے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے یعنی انا للہ وانا الیہ وارجعون اسے اللہ مجھے میری مصیبت پر اجر عطا فرما، اور اس کے عوض مجھے بھلائی عطا فرما، تو اللہ تعالیٰ اسے اس مصیبت کا اجر عطا فرمائیں گے اور اسے اس کے عوض بہتر بدلہ عطا فرمائیں گے۔ مسند احمد، ابن ماجہ عن ام سلمہ، مسند احمد عن ام سلمہ

۶۱۳۴۔ جسے کوئی مصیبت پہنچی اور اسے اپنی پہلی مصیبت یاد آگئی اور اس نے دوبارہ انا للہ کہا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے اتنا ہی اجر لکھیں گے جیسا اسے مصیبت کے دن عطا کیا تھا، اگر چہ اس کا زمانہ کافی ہو گیا ہو۔ ابن ماجہ عن الحسن بن علی رضی اللہ عنہ
۶۱۳۵۔ جب تم میں سے کسی کے جوئے کا تمہ لوٹ جائے تو وہ انا للہ کہہ لیا کرے کیونکہ یہ بھی ایک مصیبت ہے۔

ابن عدی فی الکامل والبرہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح:۔۔۔ پہلے زمانے میں کھڑا رہتا ہوتا تھا جس پاؤں کا تمہا صرف ایک لکڑی پر ٹکنا تھا اور اوپر سے چمڑے کے چار تہے باندھ دیے جاتے تھے، آج کل جو لوگ کی شکل بالکل مختلف ہو چکی ہے۔

۶۱۳۶۔ تم میں سے ہر ایک ہر (نقصان کی) چیز میں انا للہ کہہ لیا کرے یہاں تک کہ جوئے کے تمہ لوٹنے کے بارے میں بھی کیونکہ یہ بھی ایک مصیبت ہے۔ ابن السنی فی عمل الیوم واللیلۃ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۱۳۷۔ مجھے مسلمان پر تعجب ہوتا ہے جب اسے مصیبت پہنچتی ہے تو ثواب کی امید رکھتا اور میر کرتا ہے اور جب اسے کوئی بھلائی پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتا ہے اور مسلمان کا شکر ہر چیز میں اجر کا باعث ہے حتیٰ کہ وہ لقمہ جو وہ اپنے من کی طرف اٹھاتا ہے۔

الطہالسی، بیہقی عن سعد

۶۱۳۸۔ اگر کسی بڑھوتری مصیبت کی عظمت کے وقت ہے اللہ تعالیٰ جب کسی قوم کو محبوب رکھتا ہے تو انہیں آزماتا ہے۔

المعاملی فی اعمالہ عن ابی ایوب

مومن کی تکلیف مصیبت ہے

۶۱۳۹۔ ہر وہ چیز جو مومن کو تکلیف پہنچائے وہ مصیبت ہے۔ ابن السنی فی عمل الیوم واللیلۃ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۱۴۰۔ بے شک مومن کو راستہ بتانے اور اپنی زبان سے سچی کلمے کے لیے تعبیر کرنے، راستہ سے تکلیف دہ چیز ہٹانے پر اجرتا ہے، حتیٰ کہ اسے

پہلے کچھ نہ ہو گا۔ یہ میں نے پہلے ہی بتا دیا ہے۔ وہ اپنے چھوٹے بھائی کو ۲۲ سے چھ ماہ کے لیے اس کا دل دے گا۔ اس وقت اس نے اس کے
 ہاتھ پر ہاتھ رکھا ہے۔ اس نے اس کے لیے ایک دعا پڑھی ہے۔ اس دعا میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس دعا کو قبول فرمائے۔
 اس دعا میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس دعا کو قبول فرمائے۔ اس دعا میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس دعا کو قبول فرمائے۔

۲۱۳ سڑکوں، چراگاہوں، پانی کی بندوبست، چشما کے استعمال، طبیعت پر غور، اس کا معامہ

۱۳۰۰ جہاں پہنچے وہاں ان میں سے جس شخص نے قرآن اور احادیث دونوں کے لیے بعضی مآثر کو ہدف قرار دیا۔

حائزہ ہے اسی سبب کہ فی حدیث

۲۶۳۳ حضرت امام انیس ہجرت کو پہنچا، تھیں گے فرما: اے میرے بھائی! میں نے اپنے

الاکھری

۶۶۴۴۔ دسمہ تم میں سے کئی جگہوں کی مصیبت جیٹے ہوئے ہیں کہ میری (اور تیری) مصیبت بالآخر سے روکے۔ یہ سب سے بڑے نصیبت ہیں۔

طبرانی فی الکبیر علی سلف لجمعی ام۔ بیحد علی غفر۔ امی، ح

۶۶۲۵۔ دے۔ تحفہ نونی مصیبت سنو تو میں کہا کروا۔ اندام مجھ پرانی مصیبت کا توڑ مگر فرما، اور اس نے یہ۔ جہاں ہی چمک رہا۔

نیس معده علی لا ملعده : صبی فقه خبثا

۹۶۴۔ اس نے مصیبت کے وقت اللہ تعالیٰ کو مدد طلب کیا اور اپنا ہر بات یاد دلانے لگا، جو وہ بچاؤ میں آج بھی اپنے پاس رکھتا ہے۔

[illegible]

تشریح: ائمہ اربعہ کی طرف سے بطور اجماع یہ طہیزیں واجب ہیں۔

۱۹۳۷ء میں سلطان کو ملی ایک مصیبت پہنچی جس سے دو مہینوں تک بھروسہ نہ رہا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرستے ہوئے ہے۔ (اس مصیبت کی بنا پر) اپنے بندے کا دل ٹھیک نہ رہا (مگر بالآخر) اس نے صبر کیا اور خواب کی اسیر ہو گئی جس کے بدلے میں وہ خواب بھٹکا اور وہ فرشتے کی مصیبت کو اپنی دوس سے الگ کر دیا اور اللہ تعالیٰ سے یہ خواب قبول کرنے کو۔

فارغی لی: لاہور: ۱۹۷۱ء۔ عتبہ کو علی (رضی اللہ عنہ) سے۔

۹۹۸۔ جس پر یہ کوئی مہمیت نہیں لگے اور کہتا ہے: اب تک وہ اللہ تعالیٰ کے لیے چوں در چوں کی طرف موعظہ جاری نہیں کرتے، اللہ تعالیٰ اسے توبہ کے اس اعلیٰ منصب پر فائز کرے اور انہیں مجھے اس کے دل و عمرانی مخلصانہ اور اللہ تعالیٰ کے اسے معاف فرما دے۔

امروزه با وجودی که در دنیا، به لحاظ جمعیت، رشد و توسعه یافته است، اما در زمینه سلامت و بهداشت، هنوز به اندازه کافی پیشرفت نداشته است.

تشریح: یہاں بعد کے حالات کے ساتھ جیسا کہ روایت نمبر ۶۵۶ میں آیا ہے۔ عنہی

مصیبت کے وقت انا اللہ پر تے

۲۶۳۹۔ جس بندے کو نصیب ہو چکی ہو اس میں نہ صرف ہمارا ہوتے جس کا خدا تعالیٰ نے مقرر کیا ہے، بلکہ تمام خدا تعالیٰ سے اپنے پروردگار کی طرف سے جو احکام آئے ہیں، اسے خدا تعالیٰ نے میری نصیب سے پر اور عطا فرمایا، اور مجھے اس سے بدلہ دینا اور اس کی تعظیم و تہلیل اور اس کی نصرت اور

کہ میں سے غایت ہے اور اس کی راہ پیش کروں میں اس شہد عن عطاء

۶۶۷۴ مصیبت تکلیف بن خیراں بنائیں کو قسم کر دیتی ہیں۔ اور اسے اسی طرح عن الحسن مرسل

۶۶۷۳ دین میں مصیبت کی گزراں۔ آخرت میں مصیبت کی گزراں کو قسم کر دیں۔

یوہی فی شعب ایسان عن الحسن موصلاً لہودوس عن اسیر رضی اللہ عنہ

۶۶۷۳ یہ رک کی گزراں انہوں کی گزراں کو قسم کر دیتی ہیں۔ یہی فی شعب ایسان عن امی یوم

۶۶۷۵ مومن کی جس رک کو بھی مارا گیا تو اللہ تعالیٰ اس سے ایک گناہ کم کرے گا جس کے عوض ایک تکلیفیں گے اور ان کی وجہ سے ایک

وجہ ملے کرے گا حکم عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۶۶۷۶ اسے امت العلماء نصیب خیر خیر کی ہواں واسطے کہ مرض الموت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کی رہاں اپنے نعم کر دیتے ہیں جیسے ہم خراب

لوہے کو قسم کر دیتی ہے۔ طبرانی عن امی یوم

۶۶۷۸ جو مومن مرد اور عورت بیمار ہوئے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس پر رحمت کرے گا کہ وہ اپنے گناہوں کے لیے گناہ دہرا دیتے ہیں۔

الغزوہ عن ابن عمرو

۶۶۷۹ جو شخص ایک رات بیمار یا زخمی ہو کر کے اللہ تعالیٰ سے راضی رہا تو وہ اپنے گناہوں سے ایسے پاک ہو کر نکلے گا گویا کہ اس کی ماں نے

اسے باغی بنوایا۔ العکب عن امی یوم ورضی اللہ عنہ

۶۶۸۰ بیمار یا زخمی اللہ تعالیٰ کا نواز ہے جس کے اور میرا اپنے بندوں کو ادب سکھاتے ہیں۔ العکب فی جزء عن حنیفہ عن حمیر

۶۶۸۱ مریض کے نانا یا ننیہ صغرے ہیں جیسے درخت سے (مومن ترانہ) اس سے بچے بھرتے ہیں۔ طبرانی فی الکبیر عن اسد بن کوز

۶۶۸۲ اس میں اس کوئی بھائی نہیں جسے مصیبت نہیں پہنچی اور اس جسم میں جسے کوئی تکلیف نہیں پہنچی۔ ابن سعد عن عطاء بن عبد عن عمرو مرسل

تقریباً... بعض دفعہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مہل دیتی ہے جس کا نتیجہ بیماری یا اللہ سے اس واسطے غایت کی اجازت چاہیے۔

۶۶۸۳ جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی بندے کے لیے کوئی مقام آگے نکل جائے (جیسے یہ نکل کے زور نہیں پکڑتا) تو اللہ تعالیٰ اسے اہل

دینی کے دوسرے میں آزمائش میں مبتلا کرتے ہیں، پھر اسے اسی حالت پر ثابت قدم رکھتے ہیں یہاں تک کہ وہ اس مقام کو پہنچتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی

طرف سے اس کے نکلنے کا تھا۔ بخاری فی الدین ابو داؤد فی الروایہ ابن سعد و یوہی عن محمد بن عطاء طبری عن ابیہ عن جلد

تقریباً... اس میں بھی نواز دیتے ہیں اس بندہ عاجز کو جس کی غفلت کا باعث بن جائے۔

۶۶۸۴ بندہ جب نکلے یا بیمار ہو تو وہ اپنے گناہوں سے اپنے پاک ہو کر نکلے گا جیسے باغی بنی کی ماں نے اسے بیمار دیا ہے۔

طبرانی فی الاوسط عن ابو الشیخ عن اسیر

۶۶۸۵ جب بندہ بیمار ہو جاتا ہے تو انہیں جانب واسطے لڑنے کو کہا جاتا ہے۔ بقیمائے (یعنی لیکن کھٹا متوف کر دے) اور دوسری جانب

واسطے سے کہا جاتا ہے جو وہ نکل کر اٹھائے سے بھڑکے کے لیے قصوں اس واسطے کہ مجھے اس کا علم ہے اور میں نے یہی اسے (اس بیماری کی نئی

میں اگر توبہ کیا ہے اس کا حکم ہو مکتوب مرسل

تقریباً... اس لیے صحت مندی میں جتنے بھائی کے کام ہو سکتے ہیں ان کے کرنے میں ہرگز تاخیر اور بیش نہ کریں۔

۶۶۸۶... بندہ مومن (جو جب بیمار ہو جاتا ہے اور رواج رہتا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ سے اس بیماری سے غایت بخشے ہیں تو یہی وہ اس

کے پہلے گناہوں کے لیے کفارہ دی جاتی ہے، مستقل کے لیے صحت ہو جاتی ہے اور مرنے کی جب بیمار ہو جاتا ہے اور پھر اسے رقت ل جاتی

ہے تو وہ اس وقت تک طرح سے جسے اس کے گھر والوں نے یا مہر گھر اور پھر گھر دیا اسے یہ بھی پوچھیں کہ کیا وہ گناہ اور اس وقت کا گم ہے

کہ جسے گناہ ہو یا لا و دعویٰ الرطام

تقریباً... مومن کا عطا اللہ بڑا دین ہے کاش مومن اپنی قدر کا نفاذ اس طرح ادا نہ کرتا۔

بیاری میں جزع و فرع کی ممانعت

۶۶۸۷۔ مجھے مومن پرادوں کے جزع فرسا اور دوا یا کرنے پر تعجب ہے، اگر اسے پتہ چل جائے کہ اس کے لیجین، ریکی میں (کتھا اجر ہے) تو وہ چاہے گا کہ تھقیال سے ملے تب بیاری رہتا۔ علیہا لسی، طبرانی فی الاوسط عن ابن مسعود

۶۶۸۸۔ اللہ تعالیٰ بخیر (اللہ) اکثر یہ سمجھنے کی وجہ سے قہر کرتے اور بشتہ ہیں۔ مسند احمد، بر ماجہ عن ابن مسعود

۶۶۸۹۔ مسافر شخص جب بیمار ہو جائے اور اپنے (دین یا دنیا) میں آگے بچھے دیکھتا ہے تو اپنے کو بچانے والے کو نہیں پاتا تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرما دیتے ہیں ان کو جنہوں سے جو پہلے دیکھتے رہے، ابن الجارود عن ابن عباس

۶۶۹۰۔ اللہ تعالیٰ نے فرمودہ مومن جب بیمار ہو جائے پتہ ہے تو میں اس کے دونوں پہلوؤں سے اس کی جانب تکھنچا لیتا ہوں (دار و میر کی تعریف کر رہا ہوتا ہے) الحکم عن ابن عباس و عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۶۹۱۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں جب اپنے مومن بندے کو (بہرہ دہی) کرتا ہوں اور وہ عبادت کرنے والوں سے میری شکایت نہ کرے تو میں اسے اپنی نیت سے آزاد کر دیتا ہوں، پھر اسے گوشت کے بدلے میں اپنا گوشت اور خون کے بدلے میں اپنا خون (یا دیتا ہوں) پھر (باز رہو) مل کر جزع کر دیتا ہے۔ حاکم، بیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۶۹۲۔ ملائکہ کے لیے بیاری کافی ہے (فرمودہ عن ابن عباس) تفسیر:۔۔۔ کیونکہ بیاری، دماغ اور جات کا سبب بنتی ہے یا گناہوں کا کفار۔

۶۶۹۳۔ مومن کا جسم میں جو بھی تکلیف (جو چیز پہنچے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے دوا کر دیتے ہیں) مسند احمد، حاکم عن عروہ

۶۶۹۴۔ جس بندے کو بیماری کی وجہ سے مری ہوئی ہو تو اللہ تعالیٰ باری کے بعد اسے پاک بنھالیتے ہیں۔ طبرانی عن ابی ہریرۃ

۶۶۹۵۔ اللہ تعالیٰ جب مسلمان بندے کو جسم کی تکلیف میں مبتلا کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرشتے سے فرماتے ہیں اس کے لیے اس سے میں سے نیک عمل کا ثواب لے لو، اگر اسے شے اسے دی تو اسے (گناہوں سے) (جو کر رہے ہو) اگر وہ اسے روک کر نہیں کرتی تو اسے نیک دین کے دامن پر ہم فرما کر لیں گے۔ مسند احمد عن ابن عباس

۶۶۹۶۔ جسے باری میں کوئی مصیبت پہنچی اور اسے پشیمند رکھا تو اس سے شکایت کا اظہار نہ کیا تو اللہ تعالیٰ (کے فضل کی وجہ سے) اسے بے پروا رکھ دے۔ طبرانی عن ابن عباس

۶۶۹۷۔ جسے بدنامی میں کوئی تکلیف پہنچی اور اس نے اللہ تعالیٰ کے لیے اسے چھوڑ دیا (اس کی پروا نہ کی) تو یہ اس کے (گناہوں کے) لیے کافی ہے۔ مسند احمد عن رجل

۶۶۹۸۔ بے شک اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندے کی ایسی ہی حفاظت فرماتے ہیں جیسے میرا بچہ (جو اپنی کبریائی کو طاقت کی چاکا سوں سے محفوظ رکھتا ہے)۔ بیہقی عن حذیفہ

۶۶۹۹۔ اگر مومن کو جسم کی تکلیف پہنچی اور اس نے اس کا بدلہ نہیں چاہا تو اللہ تعالیٰ اسے اپنی کبریائی میں (جو اسے آگے بھیجے) اور اللہ تعالیٰ جو چیز بخشے گا وہ بازہ ہیں۔ ابن عباس عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۷۰۰۔ اسے اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کو تمہیں دیا میں اس کا بدلہ نہیں چاہے گا یہاں تک کہ تم اللہ تعالیٰ سے ملو اور تمہارے وعدہ کو ملو (وہ نہ ہو) دوسرے لوگ تو ان کے لیے نیک کیا جا رہا ہے یہاں تک کہ کیا امت کے دوزخ آگ میں بدلتے رہے گا۔ ترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۷۰۱۔ مومن کی ہمیشہ کی بیاری اس کے گناہوں کے لیے کافی ہے۔ حاکم، بیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

الاکمال

۶۷۰۲ جب مؤمن زندہ ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس کے اٹھائی لکھنے والے دونوں فرشتوں سے فرمائے گا میں میرے بندے کے لیے اس جیسا ثواب لکھو جسے وہ اپنی صحبت میں مل کر تھا جب تک وہ میری (طرف سے) تہذیب (مرض) نہیں ہے مگر اگر میں نے اس کی مدوح فعل کر لی تو بھائی کی طرف اور اگر اسے عافیت دی تو میں اس کے لیے اس کے گوشت سے بہتر گوشت اور اس کے خون سے بہتر خون پیدا کروں گا۔

هذا من عطاء مرسل

تشریح:..... یعنی تم کہتے ہو یہ مجھے طے ہے کہ کب اسے عافیت ملے گی بجا اور کب تک مرض میں رہتا رہے گا اس واسطے لفظ شرط (ان) لائے۔
۶۷۰۳ انسان بعض دفعہ تنگ عمل کر رہا ہوتا ہے تو کوئی بیماری یا سفر اس عمل سے غافل کر دیتا ہے تو اس کے لیے تنگ عمل کا ثواب لکھا جاتا ہے جو وہ کر رہا تھا جبکہ وہ تندرست ہوا مگر تنگ عمل پر غم اور افسوس اور وہ خود سادہ عن ابی موسیٰ

۶۷۰۴ بندہ جب بیمار ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف دفرشتے بھیجتے ہیں اور فرماتے ہیں اے اللہ وہ اپنے بیمار پر اس سے کیا کچا ہے تو جب دفرشتے اس کے پاس جائیں اور وہ اللہ تعالیٰ کی تعریف کر رہا ہو تو انکی دست اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کرتے ہیں، جبکہ اللہ تعالیٰ کو پہلے سے علم ہوتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے بندے کے لیے یا خاتم ہے کہ اگر میں نے اسے موت دے دی تو اسے جنت میں داخل کروں گا اور اگر اسے شفا دی تو میں اسے خون کے بدلہ چھ خون اور اس کے گوشت کے بدلہ چھ گوشتوں گا اور اس سے اس کی برائیاں دور کروں گا۔

واللہ اعلم بالصواب اس صحر علی عوالی مالک عن ابی ہریرہ ووصی اللہ علیہ
۶۷۰۵ مرسل عن ابی ہریرہ عن النبی (کا ثواب رکعت) ہے اور اس کو جو غفلت لائے لا الہ الا اللہ (کہنے کے برابر) ہے اور اس کا سر نہیں لینا صدق (کرسم) کے مترادف ہے اور ستر پاس کا سوا مہارت (شہرہ) ہے۔ اور اس کا ایک پہلو سے دوسرے پہلو پر کرنا لینا ایسا ہے جیسے وہ اللہ تعالیٰ سے راستے میں دشمن سے قتال کر رہا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے بندے کے لیے اس سے افضل عمل لکھو جو وہ اپنی محنت میں کرتا تھا جب وہ زندہ کر پڑے گا تب تو ایسے (بڑے صاف) ہو جاتا ہے جیسا کہ اس کے مذکور ہوئی گناہات سے نہیں۔

حفظہ واللہ علیہ عن ابی ہریرہ ووصی اللہ علیہ عن ابی ہریرہ ووصی اللہ علیہ عن ابی ہریرہ ووصی اللہ علیہ
۶۷۰۶ مرسل عن ابی ہریرہ عن النبی (کا ثواب رکعت) ہے اور اس کا سر نہیں لینا صدق (کرسم) کے مترادف ہے اور ستر پاس کا سوا مہارت (شہرہ) ہے۔ اور اس کا ایک پہلو سے دوسرے پہلو پر کرنا لینا ایسا ہے جیسے وہ اللہ تعالیٰ سے راستے میں دشمن سے قتال کر رہا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے بندے کے لیے اس سے افضل عمل لکھو جو وہ اپنی محنت میں کرتا تھا جب وہ زندہ کر پڑے گا تب تو ایسے (بڑے صاف) ہو جاتا ہے جیسا کہ اس کے مذکور ہوئی گناہات سے نہیں۔

۶۷۰۷ اسے خبر آئے تھے معلوم نہیں کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے سامنے شہادت سے ایک نام ہے جس میں جو سے مراد بعض راستہ حاصل کرتا ہے۔

الصلی عن عاتقہ عن النبی (کا ثواب رکعت) ہے اور اس کا سر نہیں لینا صدق (کرسم) کے مترادف ہے اور ستر پاس کا سوا مہارت (شہرہ) ہے۔ اور اس کا ایک پہلو سے دوسرے پہلو پر کرنا لینا ایسا ہے جیسے وہ اللہ تعالیٰ سے راستے میں دشمن سے قتال کر رہا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے بندے کے لیے اس سے افضل عمل لکھو جو وہ اپنی محنت میں کرتا تھا جب وہ زندہ کر پڑے گا تب تو ایسے (بڑے صاف) ہو جاتا ہے جیسا کہ اس کے مذکور ہوئی گناہات سے نہیں۔
۶۷۰۸ تشریح:..... خبر ابی ہریرہ عن النبی (کا ثواب رکعت) ہے اور اس کا سر نہیں لینا صدق (کرسم) کے مترادف ہے اور ستر پاس کا سوا مہارت (شہرہ) ہے۔ اور اس کا ایک پہلو سے دوسرے پہلو پر کرنا لینا ایسا ہے جیسے وہ اللہ تعالیٰ سے راستے میں دشمن سے قتال کر رہا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے بندے کے لیے اس سے افضل عمل لکھو جو وہ اپنی محنت میں کرتا تھا جب وہ زندہ کر پڑے گا تب تو ایسے (بڑے صاف) ہو جاتا ہے جیسا کہ اس کے مذکور ہوئی گناہات سے نہیں۔
۶۷۰۹ جب بندے کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتے ہیں میرے بندے کے لیے وہ عمل لکھو جو وہ آزمادی سے کر رہا تھا، یہاں تک کہ میرے طے کیے ہوئے حق بات ظاہر ہو جائے گا اسے دست دینی ہے اسے (بیماری سے) آزد کر اے۔ جب طے میری عمر اللہ تعالیٰ کا حکم فضیلت سے مقدم ہے اللہ تعالیٰ کے حکم میں ہے کہ فلاں شخص نے زور سے کہا تم اس کے اسباب اللہ تعالیٰ نے بعد میں ظاہر فرمانے تو یہاں بھی میں مراد ہے۔

بیماری کی وجہ سے جو عمل چھوٹ جائے اس پر اجر ملتا رہتا ہے

۶۷۰۹ انسان جب اپنے مرتبے سے عبادت کرے اور پھر بیمار ہو جائے تو جو فرشتہ اس پر مقرر رہا ہے اسے کہنا جاتا ہے اس کے لیے ایسا

میں کھوسید و بخت نہ دانت میں رہا تھا یہاں تک کہ میں اسے نہایت کشتوں پانی حرف نہایت دس، بخاری مصنفہ میں اسے

۶۷۰ ہند جب یہ ہزار ہے تو اس کا دل نرم ہو گا ہے، تو وہ اپنے گناہوں کو دھرتے، یہاں اس کی گناہوں سے کبھی بڑا ہوا ہوئے تھرتے مگر میں تو اللہ تعالیٰ سے گناہوں سے پاک کر دیتے ہیں مگر اگر اسے ہمارے سے سخت آپ کر کے اٹھاتا تو تو پاک انہر میں گئے، اور اگر اس کی رو میں نہیں کرتی ہوئی تو پاک صرف حالت میں نہیں کریں گے، حاکم ہی ملایعہ والمعلیٰ عن سعد

۶۷۱ ہند جب یہ ہزار ہے (تو اگر اسے یہ دلی شہادت نہ دے گئے ہیں اس کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔

طبرانی، معجم، ج ۱، حدیث ۱۰۷۵۰

۶۷۲ ہند جب مسلمان یہ ہزار ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کی طرف سے ہم بھیجتے ہیں، اور فرماتے ہیں اسے میرے فرشتوں میں سے ہی اپنے بندے کو اپنی چیزوں میں سے ایک چیز کی پیش بکارت دے، اگر میں نے اس کی رو میں نہیں کرتی تو میں اس کی کشتوں کروں گا اور اگر اسے نہایت دلی تو اس وقت بھی یہ کشت ہونے میں اس کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا۔ حاکم ہی ملایعہ والمعلیٰ عن سعد

۶۷۳ ہند جب یہ ہزار ہے تو اس کا دل نرم ہو گا ہے، تو وہ اپنے گناہوں کو دھرتے، یہاں اس کی گناہوں سے کبھی بڑا ہوا ہوئے تھرتے مگر میں تو اللہ تعالیٰ سے گناہوں سے پاک کر دیتے ہیں مگر اگر اسے ہمارے سے سخت آپ کر کے اٹھاتا تو تو پاک انہر میں گئے، اور اگر اس کی رو میں نہیں کرتی ہوئی تو پاک صرف حالت میں نہیں کریں گے، حاکم ہی ملایعہ والمعلیٰ عن سعد

۶۷۴ ہند جب یہ ہزار ہے تو اس کا دل نرم ہو گا ہے، تو وہ اپنے گناہوں کو دھرتے، یہاں اس کی گناہوں سے کبھی بڑا ہوا ہوئے تھرتے مگر میں تو اللہ تعالیٰ سے گناہوں سے پاک کر دیتے ہیں مگر اگر اسے ہمارے سے سخت آپ کر کے اٹھاتا تو تو پاک انہر میں گئے، اور اگر اس کی رو میں نہیں کرتی ہوئی تو پاک صرف حالت میں نہیں کریں گے، حاکم ہی ملایعہ والمعلیٰ عن سعد

۶۷۵ ہند جب یہ ہزار ہے تو اس کا دل نرم ہو گا ہے، تو وہ اپنے گناہوں کو دھرتے، یہاں اس کی گناہوں سے کبھی بڑا ہوا ہوئے تھرتے مگر میں تو اللہ تعالیٰ سے گناہوں سے پاک کر دیتے ہیں مگر اگر اسے ہمارے سے سخت آپ کر کے اٹھاتا تو تو پاک انہر میں گئے، اور اگر اس کی رو میں نہیں کرتی ہوئی تو پاک صرف حالت میں نہیں کریں گے، حاکم ہی ملایعہ والمعلیٰ عن سعد

۶۷۶ ہند جب یہ ہزار ہے تو اس کا دل نرم ہو گا ہے، تو وہ اپنے گناہوں کو دھرتے، یہاں اس کی گناہوں سے کبھی بڑا ہوا ہوئے تھرتے مگر میں تو اللہ تعالیٰ سے گناہوں سے پاک کر دیتے ہیں مگر اگر اسے ہمارے سے سخت آپ کر کے اٹھاتا تو تو پاک انہر میں گئے، اور اگر اس کی رو میں نہیں کرتی ہوئی تو پاک صرف حالت میں نہیں کریں گے، حاکم ہی ملایعہ والمعلیٰ عن سعد

۶۷۷ ہند جب یہ ہزار ہے تو اس کا دل نرم ہو گا ہے، تو وہ اپنے گناہوں کو دھرتے، یہاں اس کی گناہوں سے کبھی بڑا ہوا ہوئے تھرتے مگر میں تو اللہ تعالیٰ سے گناہوں سے پاک کر دیتے ہیں مگر اگر اسے ہمارے سے سخت آپ کر کے اٹھاتا تو تو پاک انہر میں گئے، اور اگر اس کی رو میں نہیں کرتی ہوئی تو پاک صرف حالت میں نہیں کریں گے، حاکم ہی ملایعہ والمعلیٰ عن سعد

۶۷۸ ہند جب یہ ہزار ہے تو اس کا دل نرم ہو گا ہے، تو وہ اپنے گناہوں کو دھرتے، یہاں اس کی گناہوں سے کبھی بڑا ہوا ہوئے تھرتے مگر میں تو اللہ تعالیٰ سے گناہوں سے پاک کر دیتے ہیں مگر اگر اسے ہمارے سے سخت آپ کر کے اٹھاتا تو تو پاک انہر میں گئے، اور اگر اس کی رو میں نہیں کرتی ہوئی تو پاک صرف حالت میں نہیں کریں گے، حاکم ہی ملایعہ والمعلیٰ عن سعد

۶۷۹ ہند جب یہ ہزار ہے تو اس کا دل نرم ہو گا ہے، تو وہ اپنے گناہوں کو دھرتے، یہاں اس کی گناہوں سے کبھی بڑا ہوا ہوئے تھرتے مگر میں تو اللہ تعالیٰ سے گناہوں سے پاک کر دیتے ہیں مگر اگر اسے ہمارے سے سخت آپ کر کے اٹھاتا تو تو پاک انہر میں گئے، اور اگر اس کی رو میں نہیں کرتی ہوئی تو پاک صرف حالت میں نہیں کریں گے، حاکم ہی ملایعہ والمعلیٰ عن سعد

کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے بے شک اللہ تعالیٰ مؤمن کو آزمائش میں مبتلا کرتا ہے اور مبتلا بھی اس کی اپنے ہاں عزت و کرامت کی وجہ سے کرتا ہے۔ اور ایک روایت میں ہے (مؤمن) بندے کا جنت میں ایک درجہ ہوتا ہے جسے وہ اعمال کے ذریعہ حاصل نہیں کر سکتا تو اللہ تعالیٰ اسے مصیبت میں مبتلا کر دیتا ہے یوں وہ اس درجہ تک پہنچ جاتا ہے جسے وہ عمل کے ذریعہ حاصل نہ کر سکا رہا تھا۔

طبرانی فی الکبیر والبعیث والاعیاد فی شعب الایمان عن ابی فاطمة الصعری
۶۷۲۱۔۔۔ کون محمد رہنا چاہتا ہے کہ بہار نہ ہو؟ لوگوں نے عرض کی: ہم (سب جانتے ہیں) آپ نے فرمایا: کیا تم لوگ جھٹکنے والے گدھوں جیسا ہونا چاہتے ہو؟ کیا تم مصیبت اور کفارات والے لوگ نہیں بننا چاہتے؟ اللہ تعالیٰ کی قسم اللہ تعالیٰ مؤمن کو مصیبت میں مبتلا کرتا ہے کیونکہ مؤمن کی اللہ تعالیٰ کے ہاں قدر و منزلت سے مؤمن کا اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک درجہ ہوتا ہے جسے وہ عمل کے ذریعہ حاصل نہیں کر سکتا چنانچہ مصیبت میں مبتلا ہونے بغیر وہ اس درجہ میں نہیں پہنچ سکتا۔ ابن سعد عن عبد اللہ بن ابیہ عن جده

۶۷۲۲۔۔۔ اگر انسان کے لیے صرف صحت اور سلامتی ہوتی تو ہلاک کرنے والی بیماری کے طور پر کافی ہوتیں۔ ابن عساکر، ابن ماجہ عن ابن عباس
۶۷۲۳۔۔۔ اللہ تعالیٰ جس مسلمان کو جسم کی کسی تکلیف میں مبتلا کرتے ہیں تو حفاظت (اعمال) کے ان فرشتوں سے فرماتے ہیں جو کہتے ہیں: میرے بندے کے ہر رات دن میں بھلائی کے وہ کام نکھو جو وہ صحت اور سلامتی کی حالت میں کیا کرتا تھا، جب تک وہ میری (طرف سے) بیماری کی (کریسموں میں گرفتار ہے۔ مسند احمد، دارقطنی فی الاطوار، طبرانی، الحلیۃ عن ابن عمرو

۶۷۲۴۔۔۔ جس مسلمان کو جسم میں کوئی تکلیف پہنچے، تو اللہ تعالیٰ ان فرشتوں کو فرماتے ہیں: ہوا اس بیماری میں اس بندے کی حفاظت کرتے ہیں، میرے بندے کے لیے ہر رات دن میں بھلائی کا وہ کام نکھو جو وہ کرتا تھا جب تک وہ میری رسیوں میں گرفتار ہے۔ ہناد عن ابن عمرو
۶۷۲۵۔۔۔ جو مسلمان کافی غم و غصہ کی بیماری میں مبتلا رہے جو اسے (جنگی کے) کاموں سے روک دے جن تک صحت مندوں کی رسائی ہے، بیمار ہونے کے بعد وہ بیماری اس کے گناہوں کا کفار دین جاتی ہے اور اس کے بعد اس کا عمل زائد ہوتا ہے۔ الحسن بن سعید عن عبد اللہ بن مسروق
تشریح:۔۔۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے زائد ثواب ملتا رہتا ہے اگرچہ وہ عمل نہیں کر سکتا۔

۶۷۲۶۔۔۔ ہر روز کے عمل پر مبلغ جاتی ہے جب بندے اور عمل کے درمیان کوئی رکاوٹ آ جاتی ہے تو حفاظت (اعمال) کے فرشتے عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب! آپ کے بندے نے عمل کیا، اس سے پہلے کے اس کے درمیان اور اس کے عمل کے مابین رکاوٹ پیدا ہو اور آپ کو کوئی غم ہے۔ حاکم عن عقیق بن عامر

۶۷۲۷۔۔۔ جو مسافر بیمار پڑ جائے اور اپنی آنکھ سے (لوگوں کو) دیکھے تو جس جنبی پر بھی اس کی نظر پڑتی ہے تو اللہ تعالیٰ ہر اس سانس کے بدلہ جو سانس دیتا ہے ستر ہزار نیکیاں لکھتے اور ستر ہزار (چھوٹے) گناہوں اس کے (بڑے اعمال) سے مٹا دیتے ہیں۔ الدہلمی عن ابن عباس
تشریح:۔۔۔ کبیر و گناہ صرف چکی تو پست ہی معاف ہوتے ہیں۔

۶۷۲۸۔۔۔ جو مؤمن مرد اور عورت اور مسلمان مرد اور عورت کسی بیماری میں مبتلا ہو تو اللہ تعالیٰ اس بیماری کی وجہ سے اس کی برائیوں کو گنم کر دیتے ہیں۔

ابو داؤد طیالسی مسند احمد، بخاری فی الادب، ابن حبان، مسند بن منصور عن حبان
۶۷۲۹۔۔۔ جو مسلمان کسی بیماری میں مبتلا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے سابقہ (صغیر و) گناہ معاف کر دیتے ہیں اور صحت کی حالت میں جو وہ عمل کرتا تھا اس کا ثواب لکھ دیتے ہیں۔ ابن الحبان عن ابی سعید

۶۷۳۰۔۔۔ جو مسلمان مرد اور عورت کسی بیماری میں مبتلا ہو تو وہ بیماری اس کے (صغیر و) گناہوں کے لیے گناہ دین جاتی ہے۔

الشیرازی فی الاطباء عن حبان و حسی اللہ
۶۷۳۱۔۔۔ جو مسلمان مرد اور عورت اسی طرح جو مؤمن مرد اور عورت کسی بیماری میں مبتلا ہو تو اللہ تعالیٰ اس بیماری کی وجہ سے اس کی برائیاں ایسے مٹ کر دیتے ہیں جیسے دشت سے پتے بھرتے ہیں۔ ابن حبان عن حبان

۶۵۳۳۔ اس مرتبہ کی مثال جو اپنی بنیادی سے شیطانی اور سخت منہ ہو جائے اس کو لے سکتی ہے جو انسان سے صاف سحر اور ایسی رنگت میں آتا ہے۔ فلحکیم والبراد والہدلیسی وابن عساکر عن مس

۶۵۳۴۔ جس شخص کا کوئی ایسا گناہ ہو جو کہتا تھا پھر باری یا سفر نے اسے اس عمل سے باز رکھا تو اس کے لیے جہنم اور قیام کا ٹیکہ ٹس نکلتا تھا ہے۔ طبرانی عن مس

۶۵۳۵۔ جو کسی رات بار بار اور اس بنیادی بنیادی گناہ سے قول کیا اور جو اس کے حقوق محمد و ادا کیے تو اس کے لیے ایک سال کی عبادت تعمی جائے گی۔ بار بار جو اسے اضافہ کیا تو وہی مقدار سے (نکلتا جائے گا)۔ ابو النضر طبرانی عن مس

۶۵۳۶۔ اس بات کی قسم! جس کے قہر قدرت میں میری جان ہے، اگر میں پر جس مسلمان کو کسی باری یا اس کے عبادت کوئی تکلیف پہنچے، تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کی برائیاں ایسی ہی کہہ کر دیتے ہیں جیسے درشت سے اس کے سپتہ بھرتے ہیں۔

مسند احمد، ابن حبان عن ابن مسعود

۶۵۳۷۔ ام سلمہؓ کا یہ تم و گم بلو اور تو ہے کامل بھیجی ہو! جو تمہیں خود بخود جو ہر مسلم تم اپنی اس بنیادی سے اگر شیطانی ہو گئی تو تمہا ہوں سے اپنے ہی گلوں کی جیسے لو اپنے ہی سے صاف ہو کر نکلتا ہے۔ العنطب عن ام سلمہ الانصاریہ

۶۵۳۸۔ جو تو نہ ہو اور قدرت بنا تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ کو تم کہہ دیتے ہیں۔ العنطب عن مسعود

۶۵۳۹۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب میرا بندہ شکایت کرے اور حق باتوں سے پہلے باری کا انکار کرے تو گویا اس نے مجھ سے شکوہ کیا۔

طبرانی ہی الاوسط عن ابن مسعود و طبرانی ہی

بخاری کی مصیبت پر صبر کرنے کی فضیلت

۶۵۴۰۔ بخاری جنم کی بھلی سے قیامت تو جو کسی مسلمان کو ملتا احمد بخاری کا گناہ ہے۔ احمد عن مسعود

۶۵۴۱۔ بخاری جنم کی بھلی سے قیامت تو جو کسی مسلمان کو ملتا احمد بخاری کا گناہ ہے۔ احمد عن مسعود

۶۵۴۲۔ بخاری جنم کی بھلی سے قیامت تو جو کسی مسلمان کو ملتا احمد بخاری کا گناہ ہے۔ احمد عن مسعود

۶۵۴۳۔ بخاری جنم کی بھلی سے قیامت تو جو کسی مسلمان کو ملتا احمد بخاری کا گناہ ہے۔ احمد عن مسعود

۶۵۴۴۔ بخاری جنم کی بھلی سے قیامت تو جو کسی مسلمان کو ملتا احمد بخاری کا گناہ ہے۔ احمد عن مسعود

۶۵۴۵۔ بخاری جنم کی بھلی سے قیامت تو جو کسی مسلمان کو ملتا احمد بخاری کا گناہ ہے۔ احمد عن مسعود

۶۵۴۶۔ بخاری جنم کی بھلی سے قیامت تو جو کسی مسلمان کو ملتا احمد بخاری کا گناہ ہے۔ احمد عن مسعود

۶۵۴۷۔ بخاری جنم کی بھلی سے قیامت تو جو کسی مسلمان کو ملتا احمد بخاری کا گناہ ہے۔ احمد عن مسعود

۶۵۴۸۔ بخاری جنم کی بھلی سے قیامت تو جو کسی مسلمان کو ملتا احمد بخاری کا گناہ ہے۔ احمد عن مسعود

۶۵۴۹۔ بخاری جنم کی بھلی سے قیامت تو جو کسی مسلمان کو ملتا احمد بخاری کا گناہ ہے۔ احمد عن مسعود

۶۵۵۰۔ بخاری جنم کی بھلی سے قیامت تو جو کسی مسلمان کو ملتا احمد بخاری کا گناہ ہے۔ احمد عن مسعود

۶۵۵۱۔ بخاری جنم کی بھلی سے قیامت تو جو کسی مسلمان کو ملتا احمد بخاری کا گناہ ہے۔ احمد عن مسعود

۶۵۵۲۔ بخاری جنم کی بھلی سے قیامت تو جو کسی مسلمان کو ملتا احمد بخاری کا گناہ ہے۔ احمد عن مسعود

۶۵۵۳۔ بخاری جنم کی بھلی سے قیامت تو جو کسی مسلمان کو ملتا احمد بخاری کا گناہ ہے۔ احمد عن مسعود

۶۵۵۴۔ بخاری جنم کی بھلی سے قیامت تو جو کسی مسلمان کو ملتا احمد بخاری کا گناہ ہے۔ احمد عن مسعود

تا کہ قیامت کے روز دوس کا جہنم کا حصہ بن جائے۔ مسند احمد، ابن ماجہ، حاکم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
 ۶۷۵۱... (اسم السائب) بنی زکریا بھلا نہ کہا: کیونکہ یہ انسان کے گناہوں کو یوں ختم کرتا ہے جیسے بھی ہے، کارلو ہے کہ ختم کر دیتی ہے۔

مسلم عن جابر

۶۷۵۲... بظہر الیہ برئیک ان جاتی رکتی ہیں جب تک اس کے، اس تڑپنے اور گھٹکتی ہے طہرائی عن ابی
 تشریح... شدت بخار کی بدولت انسان پاگل مارتا ہے اور بعض نیز ہو جاتی ہے۔

بخار کو گالی دینا ممنوع ہے

۶۷۵۳... بخار کو گالی نہ دو کیونکہ یہ گناہوں کو یوں ختم کرتا ہے جیسے بھی ہے، کارلو ہے کہ اس واسطے ماحد عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
 ۶۷۵۴... بخار اور مصیبت جو بخار کے ساتھ آتی ہے یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے مرض اور عذاب ہے یہاں تک کہ وہ مر جائے کے جیسے اپنے قبض
 کے آتش میں دکھتا ہے اور پھر انہیں گم پا کر گھبرا جاتا ہے (یہ بھی ایک مصیبت ہے) یہاں تک کہ بندہ اپنے گناہوں سے (ایسے صاف ہو کر)
 نکلتا ہے جیسے مومنے کا سرخ ڈال بھیجی سے نکلتا ہے۔ نوحدی عن عائشہ رضی اللہ عنہا
 ۶۷۵۵... (بخار کو) گالی دینا، جس سے کہ کارلو نہ دیتے اور بخار کی بدولت پسینہ پھوٹتا ہے اور سر درد و نوسن کے لیے تکلیف دہ (تو) ہوتے
 ہیں اور نوسن کا گناہ ادا پھار جتنا ہوتا ہے کھنچ پھوڑتے، یہاں تک کہ اس کے دھڑکنے والی دانت برابر کی کوئی گناہ ہو جائے۔

ابن عساکر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۶۷۵۶... سر درد اور بخار نوسن کے ساتھ آتے رہتے ہیں اور اس کے گناہاں پھار جتنے ہوتے ہیں پھر وہ اس کے ذمہ ایک رات کی برابر بھی گناہ
 نہیں پھوڑتے۔ مسند احمد، طہرائی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

الاکمال

۶۷۵۷... خوشخبری ہو اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: یہ (بخار) میری آگ ہے جسے میں اپنے مومن بندے پر دنیا میں مسلط کرتا ہوں
 (تاکہ) قیامت کے روز انہیں میں سے اس کا حصہ ہو جائے۔

مسند احمد، وہنا، ابن ماجہ، ابن السنی فی عمل اللہ والصلۃ، حاکم، حلیۃ الاولیاء، ابن عساکر عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
 آپ علیہ السلام نے ایک شخص کی بیوی سے فرمایا جسے بخار تھا تو آپ نے یہ بات ارشاد فرمائی۔

۶۷۵۸... صبر کرو کیونکہ یہ انسان سے قصوبلی چیز (یعنی گناہ) ایسے لے جاتا ہے جیسے بھی بھی خراب ہو جے و ختم کر دیتی ہے یعنی بخار۔

طہرائی عن طاہمۃ الغزالیۃ

۶۷۵۹... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: یہ میری آگ ہے جسے میں اپنے مومن بندے پر مسلط کرتا ہوں تاکہ آخرت میں اس کا آگ میں سے حصہ ہو جائے۔
 بھی بخار سے بھی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۶۷۶۰... سب تک بخار ختم کی بھی ہے جو اس میں دکھلاؤ اور دوس کا جہنم میں سے حصہ ہے۔ نوحدی عن قتیبہ

۶۷۶۱... بے شک بخار موت کا جانتا ہے اور وہ مومن کا قیامت کا ہے کہ اگر اسے بخار آئے اسے شفا سے پائی ہے، بخار اللہ عن الحسن بن علی

۶۷۶۲... ہر آدمی کا جہنم میں حصہ ہے، اور اس کا حصہ بخار ہے، جہاں کی کمال آگ آگ ہے لیکن پتہ نہیں چلتا ہے یہ اس کا حصہ ہے۔

ہنا عن الحسن بن علی

۶۷۶۳... مومن کی مثال جیسے عورت بخار یا عام بخار ہو اس کو بے کی کی ہے جسے آگ میں ڈالا جائے تو اس کا خراب حصہ ختم ہو جائے اور

۶۷۷۹۔ دنیا میں سب سے زیادہ نبی یا مفعی (خدا کے برگزیدہ) کو آرمایا جاتا ہے۔ بخاری فی التاریخ عن الزواج النبی ﷺ

۶۷۸۰۔ سب سے زیادہ انبیاء (متبعہ اسلام) کو آرمایا جاتا ہے پھر نیک لوگوں کو پھر ان میں سے کو پھر ان میں سے۔ طبرانی فی الکبیر عن ائمت حلیہ

۶۷۸۱۔ سب سے زیادہ انبیاء (متبعہ اسلام) کو آرمایا جاتا ہے پھر نیک لوگوں کو ان میں سے کوئی فقر و فاقہ میں مبتلا کیا جاتا ہے یہاں تک کہ

اس کے پاس صرف ایک مہا ہوتی ہے جسے لیے وہ پھر مارتا ہے پھر اسے کہیں لیتا ہے اور جو میں مبتلا کیا جاتا ہے یہاں تک کہ اسے قتل کر دیتا

ہے اور ان میں سے ہر ایک مصیبت پر اتنا خوش ہوتا ہے جتنا تم لوگ دینے پر خوش ہوتے ہو۔ ابن ماجہ، ابویعلیٰ حاکم عن ابی سعید

۶۷۸۲۔ سب سے زیادہ انبیاء آرمائے جاتے پھر وہ لوگ جو ان کے قریب ہوتے ہیں پھر وہ جو ان کے قریب ہوتے۔

مسند احمد، طبرانی فی الکبیر عن فاطمہ بنت الیمان

۶۷۸۳۔ سب سے زیادہ انبیاء کو آرمایا جاتا ہے پھر ان جیسے لوگوں کو پھر ان جیسے لوگوں کو ان کے دین کے بقدر آرمایا جاتا ہے جس کا دین

مضبوط ہوگا اس کی مصیبت سخت ہوگی جس کا دین کمزور ہوگا اس کی آزمائش بھی کمزور ہوگی بندے کو کوئی مصیبت پہنچتی ہے اور پھر وہ لوگوں میں اس

طرح پہنچتا ہے کہ اس کے ذمہ کوئی برائی نہیں ہوتی۔ ابن حبان عن ابی سعید

تشریح:۔۔۔۔۔ یہ معاملہ صرف خاص خاص لوگوں کے ساتھ پیش آتا ہے۔

۶۷۸۴۔ سب سے زیادہ انبیاء کو پھر ان کے قریب رہنے والے لوگوں کو آرمایا جاتا ہے۔ حاکم عن فاطمہ بنت الیمان

۶۷۸۵۔ ہم انبیاء کے گروہ پر مصائب دو گنا ہوتے ہیں۔ طبرانی فی الکبیر عن ائمت حلیہ

۶۷۸۶۔ بندے کے لیے اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک مقام ہوتا ہے جسے وہ عمل کے ذریعے حاصل نہیں کر سکتا تو اللہ تعالیٰ اسے برابر

ایسی مصیبت میں مبتلا کر دیتا ہے جسے وہ ناپسند کرتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسے اس مقام تک پہنچا دیتا ہے۔

ابن حبان، حاکم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

مصیبت گناہوں کا کفارہ ہے

۶۷۸۷۔ بندے کے جب گناہ زیادہ ہو جاتے ہیں اور ان کا کفارہ کوئی عمل بھی نہیں ہوتا تو اللہ تعالیٰ اسے فہم کی مصیبت میں مبتلا کر دیتے ہیں

یہاں تک کہ اس کا کفارہ بن جاتی ہے۔ مسند احمد عن عائشہ رضی اللہ عنہا

تشریح:۔۔۔۔۔ بغیر گناہوں کے مصیبت دفع درجات کا سبب ہے۔

۶۷۸۸۔ انسان جب عمل میں کوتاہی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے فہم میں مبتلا کر دیتا ہے۔ مسند احمد فی الزہد عن الیوم

۶۷۸۹۔ مومن کی مثال فصل جیسی ہے جسے ہوا حرکت دیتی رہتی ہے مومن کو برابر مصیبت پہنچتی رہتی ہے منافق کی مثال چاول کے پودے

جیسی ہے جو صرف کٹائی کے وقت حرکت کرتا ہے۔ مسند احمد، ترمذی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۶۷۹۰۔ مومن کی مثال فصل کے اس حصے جیسی ہے جسے ہوا ابھی میڑھا کر دے اور ابھی سیدھا کر دے اور منافق کی مثال چاول جیسی ہے جو برابر

سیدھا رہتا ہے یہاں تک کہ اس میں جھکاؤ ایک ہی دفعہ آتا ہے۔ مسند احمد، بیہقی عن کعب بن مالک

۶۷۹۱۔ اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو بھلائی پہنچانے کا ارادہ فرماتے ہیں تو دنیا میں اسے سزا دینے میں جلدی کرتے ہیں اور جب کسی بندے کو

برائی میں مبتلا کرنا چاہتے ہیں تو اس کے گناہ کی وجہ سے اسے عذاب روک لیتے ہیں یہاں تک کہ قیامت کے روز اس سے پورا پورا بدلہ لیتے ہیں۔

طبرانی فی الکبیر عن عمار بن یاسر، ترمذی، حاکم عن انس، طبرانی، حاکم، بیہقی عن عبد اللہ بن مغفل

تشریح:۔۔۔۔۔ آخرت کا معاملہ بڑا سخت ہے، نیا سے ہی انسان صاف ستمرا نکل جائے تو نفیست ہے۔

۶۷۹۲۔ جس مسلمان کو کائنات یا اس سے بڑی چیز کی اذیت پہنچے تو اللہ تعالیٰ اس کے ذمہ اس کی برائیاں کم کر دیتے ہیں جیسے درخت اپنے

چتے کرے۔ بخاری مسلم عن ابن مسعود

۶۷۹۳ جسے مسلمان کو کٹایا اس سے بڑی کوئی پھانسی چھٹی ہے تو اس کی جگہ سے اس کا ایک دھڑ لگایا تا اور ایک برائی مٹائی جاتی ہے۔

مسلم عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۶۷۹۴ مسلمانوں کو جو مصیبت پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے گناہ کم کر دیتے ہیں یہاں تک کہ وہ گناہ جو اسے چھوڑتا ہے۔

مسند احمد، بیہقی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۶۷۹۵ صلوات پر بھی کی جاتی ہے کسی مسلمان کو کاٹنے تک کسی جو مصیبت پہنچتی ہے تو اس کی جگہ سے اس کی برائیاں مہربان ہیں اور درج

بلند ہوتا ہے۔ مسند احمد، حاکم، بیہقی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۶۷۹۶ مؤمنوں پر بھی کی جاتی ہے کسی مؤمن کو کاٹنے یا اس سے بڑی چیز کی تکلیف پہنچتی ہے یا کوئی اور اذیت تو اللہ تعالیٰ اس کا ایک اجر چند

کرتے اور اس کی ایک برائی مٹا دیتے ہیں۔ مسند احمد، حاکم، بیہقی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۶۷۹۷ قریب رہو اور درست رہو مسلمان کو جو تکلیف پہنچتی ہے اور اس سے لیے گناہ ہے یہاں تک کہ وہ مصیبت جو اسے پہنچے یا کوئی

کاٹا جائے۔ مسند احمد، مسلم، نسائی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۶۷۹۸ مؤمن کو جو تکلیف بھی پہنچتی ہے حتیٰ کہ کوئی گناہ اس کے پہنچے تو اللہ تعالیٰ اس کے عوض ایک نیک لکھتا اور اس سے ایک برائی

کم کر دیتا ہے۔ مسلم عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۶۷۹۹ جو کون کو جو تکلیف، بیماری، پریشانی، غم، اذیت اور تکلیف حتیٰ کہ کوئی گناہوں سے چھوڑتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ سے اس کے

گناہ کم کر دیتا ہے۔ مسند احمد، بیہقی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

مسلمان کو کاٹنا چھینے پر بھی اجر ملتا ہے

۶۸۰۰ مؤمن کو کٹایا اس سے بڑی چیز کی تکلیف پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ سے اس کا ایک اجر بلند کرتے اور ایک برائی کم کر دیتے ہیں۔

ترمذی، ابن حبان عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۶۸۰۱ اللہ تعالیٰ اپنے مؤمن بندے کی مصیبت کے ذریعہ نعمت کرتے ہیں جیسے ہلکے بھاری کے ذریعہ یا عذاب کی نعمت کرتا ہے اور اللہ

تعالیٰ اپنے مؤمن بندے کو دنیا سے ایسے نعمت فرماتے ہیں جیسے مریش کے گھرا لے مریش کی (اموات) کھانے سے خلاص کرتے ہیں۔

بیہقی، ابن عساکر عن حماد

۶۸۰۲ جزا کا اللہ تعالیٰ مصیبت کی برائی کے ساتھ ہے اور اللہ تعالیٰ جب کسی قوم کو پسند کرے تو انہیں فرماتا ہے جو انہی زبان کے لیے

رضہ اور قاضی دہا کے لیے دے رہا تھا ہے۔ ترمذی، ابن ماجہ عن انس

۶۸۰۳ جنت میں ایک درج ہے جسے صرف پرستانوں والے ہی حاصل کر سکیں گے۔ مگر وہ اس میں جو ہر روز صبح ۱۰۰

۶۸۰۴ جہنم کو خواہشات اور جنت کو پسندیدہ چیزوں کے ذریعہ حجاب دیا گیا۔ بخاری عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۶۸۰۵ جنت کو پسندیدہ باتوں سے اور جہنم کو شہادت کے ذریعہ حجاب دیا گیا ہے۔

مسند احمد، مسلم، ترمذی، ابن مسعود عن انس رضی اللہ عنہ

تشریح: یعنی جو شخص پسندیدہ باتوں کو پسند کرے گا گویا اس نے جنت کا چہرہ دکھایا اور جنت میں داخل ہو گیا اور جس نے خواہشات و

باتوں کو چھ لایا اس نے جہنم کو دکھایا۔

۶۸۰۶ دنیا میں بندہ جس مصیبت میں مبتلا ہوگا وہ اسے تو یہ گناہ کی جگہ سے ہٹا دے اللہ تعالیٰ انہی گناہوں کو مٹا دے اور اس کے لیے جنت میں

قیامت کے روز اس گناہ کے بارے میں پوچھیں۔ طبرانی عن ابی موسیٰ

۹۸۰۷ بندہ جو خرچہ جوئی بڑی مصیبت پہنچتی ہے تو گناہ کی وجہ سے بدحواس رہتا ہے اور جو اشیاء اللہ تعالیٰ محال کرتے ہیں وہ دیکھتا ہے۔ ترمذی عن ابی موسیٰ

۹۸۰۸ اللہ تعالیٰ مومن کو جزا دیتا ہے اور اس کی اپنے ہاں عزت کی وجہ سے آزماتا ہے۔ الیہما کم فی الکس عن ابی لعلہ المصمری

۹۸۰۹ جیسے ہمارے لیے اور ہر گناہ سے بچنے کے لیے آزمائشیں دوئی ہیں۔ ابن سعد عن حبشہ وحن اللہ عہا

۹۸۱۰ وہ مومن کامل ایمان والا نہیں جزا آزمائش کو منت ہوا سائن کو مصیبت نہ کہے۔ طبرانی عن ابن عمر

۹۸۱۱ اللہ تعالیٰ جب کسی بندہ سے کوئی عیب دیکھتے ہیں تو اس پر پھر پڑے عیب ڈالتے ہیں جیسے پانی بہا جاتا ہے۔ طبرانی عن ابن عمر

۹۸۱۲ اللہ تعالیٰ جب کسی قوم کو پسند کرتے ہیں تو انہیں آزمائش میں توڑ دیتے ہیں۔ ابن عمر (کا بدلہ) ہے اور جس نے بے مبری

کی اس کے لیے بے مبری (کی سزا) ہے۔ ابی ہریرہ عن محمود بن لہد

۹۸۱۳ بندہ جب اسائن کا عیب پالیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ آزمائش لگا دیتے ہیں اللہ تعالیٰ اسے بڑا عیب دیکھتا ہے۔

ابن عباس، قتادہ عن سعد بن الصمب حرسنا

۹۸۱۴ قیامت کے روز مصیبت زدہ لوگوں کو لایا جائے گا، تو ان کے لیے عیب اعمال کو لے کر نہیں کے اور نہ اعمال کے (تو ازلہ لگائے

جائیں گے، اور نہ عمل کو دیکھا جائے گا، ان پر اجڑ پانی کی طرح بہا جائے گا، ابن الجوزی عن عمر

نشری: یہ وہی لوگ ہوں گے جو غیر صاب کتاب کے ہفتہ میں جائیں گے۔

مصیبت رفع درجات کا سبب ہے

۹۸۱۵ اللہ تعالیٰ کے ہاں جب کسی بندے کا کوئی عیب ہوتا ہے، جسے وہ حاصل نہیں کر سکتا تو اللہ تعالیٰ اسے دنیا میں جہاں کر دیتے ہیں پھر اسے

آزمائش پر مبر کرنے کی کوشش دیتے ہیں تاکہ وہ اس عیب کو کٹ جائے۔ ابن مسعود عن سعد بن عبد بن جریہ عن ابی ہریرہ عن سعد

۹۸۱۶ اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو پسند کرتے ہیں تو اسے آزمائش میں لگاتے ہیں تاکہ اس کی آزمائش سمجھتی ہو مٹی ہو مرقہ وحن اللہ عہ

۹۸۱۷ اللہ تعالیٰ جب کسی قوم کو پسند کرتے ہیں تو انہیں آزمائش میں سمجھتی ہو الحسن حرسنا

۹۸۱۸ اللہ تعالیٰ اپنے چاہنے والوں کی مصیبت کے ذریعہ ایسے فحاشت فرماتے ہیں جیسے والد بھائی کے ذریعہ اپنی نواہی کو مخالفت کرتا ہے

اور اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندوں کو دنیا سے ایسے بچاتے ہیں جیسے سریش کو اس کے گھر والے (مناشی) کھانے سے بچاتے ہیں۔

الروانی وابو الیخ فی الثواب واللعن بن سفیان، ابن عساکر و ابن السجار عن سفیان

۹۸۱۹ اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی کو مصیبت کے ذریعہ آزمائش جبکہ اللہ تعالیٰ کو علم ہوتا ہے جیسے تم میں سے کوئی سونے کا قرعہ یا ستارہ میں

دامن کر رہا ہے تو ان میں سے کوئی تو خاص سونے کی طرح نکلتا ہے اور وہ لوگ ہوتے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ شہادت سے محفوظ رکھے، اور کوئی

سونے سے کم درجہ ہو کر نکلتے ہیں اور یہ وہ لوگ ہیں، جو کہ کچھ ٹھیک کرتے تھے، اور بعض کالے سونے کی طرح نکلتے ہیں، اور یہ وہ لوگ ہوتے ہیں

جو تم میں جہاں کیے گئے، طبرانی فی المعجم، حاکم و مطب عن ابی سعد

۹۸۲۰ اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندوں کو دنیا کے ذریعہ آزمائش میں لگاتا ہے تاکہ اسے ہر گناہ سے بچا کر دے۔

حاکم و نعماد و ابن عساکر عن ابی ہریرہ و ابن السجار عن سفیان

۹۸۲۱ اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتے ہیں: میرے بندے کے پاس ہمارا اس پر مصیبت ڈال دو، چنانچہ وہ ان کے پاس آتے ہیں، اور اس پر

مصیبت ڈالتے ہیں، اور وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرشتہ و ان کو لوٹ جاتے ہیں، اور کہتے ہیں: اسے ہمارے بڑے دربار میں نے حسب ارشاد

اس پر مصیبت ڈال دی تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: لوٹ جاؤ، مجھے اس کی آواز سننا زیادہ اچھا لگتا ہے۔ طبرانی، معجم عن ابی سعد

یہاں تک کہ جوہں نے اس نئی کو ہلاک کر دیا اور ایک نئی کو فخر میں جٹا کر کیا یہاں تک کہ اس نے مہائی اور اس کو بہک کر لیا اور وہ مصیبت پر ایسے خوش ہوتے تھے جیسے تم خوشحالی پر۔ مسند احمد و عہد بن حمید حاکم، عن ابی سعید

۶۸۲۹۔۔۔ ہمارے اوپر کتنی بھی ایسے آتی ہے جیسے ہمارے لیے اجر و ثواب ہوتا ہے، سب سے سخت آزمائش والے انبیاء ہیں، پھر علماء پھر صلحاء، ان میں سے کوئی جوہں کی مصیبت میں جٹا ہوا یہاں تک کہ اس کو کٹ کر دیا اور ان میں سے ایک فخر کی مصیبت میں مبتلا ہوا، یہاں تک کہ کہا کہ اس نے بہک کر لیا، ان میں سے ہر ایک مصیبت پر اتنا خوش ہوتا جتنا تم دینے پر خوش ہوتے ہو۔ حاکم، بیہقی، عن ابی سعید

۶۸۳۰۔۔۔ سب سے سخت مصیبت والے انبیاء ہوتے ہیں پھر صلحاء۔ ابن الجار عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۶۸۳۱۔۔۔ انبیاء سے بڑھ کر کوئی سخت مصیبت والا نہیں، جیسے ہمارے اوپر سخت مصیبت آتی ہے ایسے ہی ہمارے لیے اجر بھی دو گنا ہے انبیاء میں سے ایک نئی پر جوہں مسلط کی گئیں یہاں تک کہ اسے ہلاک کر دیا اور انبیاء میں سے ایک نئی۔ اتنا فخر میں جٹا ہوا کہ وہ (بے پروہ) ہونے لگا اس کے پاس کوئی ایسی چیز نہ تھی جس سے اپنا ستر ڈھانکے صرف ایک پونچھ تھا جسے اس نے بہک کر لیا۔ ابن سعد عن ابی سعید

۶۸۳۲۔۔۔ شاید تم نے بھی امید لگا رکھی ہے اور آخرت سے بے رغبت ہو گئے ہو اور حساب کو ممنوع سمجھتے ہو، یا یہ ہے کہ تم میں سے جب کسی کے جوتے کا ستر ٹوٹ جائے اور وہ اللہ وانا الیہ راجعون کہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر رحمت ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری سنو۔ الہدیۃ - الدہلوی عن انس رضی اللہ عنہ

۶۸۳۳۔۔۔ جس بندے کو جو چھوٹی بڑی مصیبت پہنچی تو وہ وہ چیز سے پہنچی، یا تو اللہ تعالیٰ اس کی بخشش صرف مصیبت کے ذریعہ کرنا چاہتے تھے، یا کوئی دینہ تھا جسے اللہ تعالیٰ اس کی مصیبت کے ذریعہ اسے پہنچانا چاہتے تھے۔ ابو نعیم عن ثوبان

۶۸۳۴۔۔۔ مسلمان کو جو مصیبت پہنچی وہ اس کے لیے کفارہ ہے۔ بیہقی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۶۸۳۵۔۔۔ مسلمان کو جو بیماری یا تکلیف پہنچتی ہے تو وہ اس کے گناہ کا کفارہ بن جاتی ہے حتیٰ کہ کوئی کاٹنا جو اس کے چھتا ہے یا کوئی مصیبت جو اس کو پہنچتی ہے۔ بیہقی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۶۸۳۶۔۔۔ جس مسلمان کو اللہ تعالیٰ کسی جسمانی تکلیف میں مبتلا کرے تو اس کے لیے دو عمل نکلتے ہیں جو وہ اپنی صحت کی حالت میں کرتا تھا۔

بخاری فی الادب المفرد عن انس

۶۸۳۷۔۔۔ جس مسلمان کو کوئی تنہا کاٹ اذیت، بیماری، غم اور پریشانی جو اسے پریشان کر دے، پہنچے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کا کفارہ کر دیتے ہیں۔

طبرانی فی الکبیر عن ابی سعید

۶۸۳۸۔۔۔ جس مسلمان کو سردی ہو یا کوئی کاٹنا چھوے جو اسے تکلیف دے یا اس کے علاوہ اور کوئی اذیت ہو تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کا ایک درجہ بلند کریں گے اور اس کی ایک برائی کم کریں گے۔ الحلیم، حاکم عن ابی سعید

۶۸۳۹۔۔۔ جس مسلمان کو، جسمانی تکلیف پہنچے تو اللہ تعالیٰ اس کی برائیاں دور کر دیتے ہیں۔ طبرانی، ابن عساکر عن معاویہ

۶۸۴۰۔۔۔ جس مسلمان مرد اور عورت کو کوئی مصیبت پہنچی، اور پھر اس نے اس مصیبت کو یاد کر کے، اگرچہ اس کا وقت پرانا ہو گیا، انا للہ کو دوبارہ پڑھا تو اللہ تعالیٰ اسے نیا ثواب عطا کریں گے، اور اسے ایسا اجر عطا کریں گے جیسے مصیبت کے دن عطا کیا تھا۔

مسند احمد، طبرانی فی الاوسط و ابن السنی فی عمل الیوم واللیلۃ عن فاطمۃ بنت الحسن عن ابیہا، بیہقی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۶۸۴۱۔۔۔ جس مسلمان کو کوئی تنہا کاٹ، اذیت، غم، بیماری یا پریشانی پہنچی، جس نے اسے پریشان کر دیا تو اللہ تعالیٰ اس کی جہت سے اس کی برائیاں ختم کر دیں گے۔ عہاد عن ابی سعید

۶۸۴۲۔۔۔ جس مسلمان کو کوئی جسمانی تکلیف پہنچی، اور اس نے صبر کیا تو اللہ تعالیٰ اس کی جہت سے اس کا درجہ بلند فرمائے گا اور ایک برائی کم کرے گا۔

ابن جریر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۶۸۴۳۔۔۔ جس مسلمان کو کوئی جسمانی تکلیف پہنچے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتے ہیں: میرے بندے کیلئے اس سے افضل (ثواب) کا کلمہ

تشریح:۔۔۔ اس سے بڑھ کر کوئی بدعتی نہیں!

۶۸۹۸۔ اللہ تعالیٰ نے جب (زم) (ملیہ السلام) کو زمین پر اتارنا اور زمین پر اٹھنا اور اللہ تعالیٰ نے چاہا، پھر آپ کے پیغمبر نے آپ سے کہا: اباجان ابوت بھیجے تو آپ اپنے چالیس ہزار بیٹوں، پوتوں اور پڑپوتوں میں کھٹکھٹ کر کے کے لیے کھڑے ہوئے، اور قرآن اللہ تعالیٰ نے مجھ سے فرمایا: یہ تم کو تم اپنا اگستہ مکرانہ میرے پڑوسی بھیجی ہمت میں لوٹ آؤ گے۔ طحطیط ولین عداکم عن اس وفدہ اللہ من شہب لہن من عدی۔ حدیث دالہ علی عین الثبات وقن لا فطی۔ عداوی لبس بالقوی عبیرہ ورواہ الطحطیط وابن عبدکرم عن ابن عباس موقوفاً تشریح:۔۔۔ خاموشی تک کا قصہ سنئے یہ بقیہ قصہ دشمن کے نزدیک قابل اعتراض ہے۔

۶۸۹۹۔ جو مسلمان رہتا چاہے وہ اپنی زبان کی فصاحت کرے۔ العسکری فی الامثال عن انس

۶۹۰۰۔ جو فوجہ تعالیٰ کو آخرت پر، ایمان رکھنے والے سے چاہیے کہ وہ بھلائی کی بات کرے یا خاموش رہے اور جو اللہ تعالیٰ کو آخرت پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ اپنے ایمان کا کرام کرے اور ایمان کو ازانی میں راتوں تک (دو سو) ہے اس کے علاوہ (جو کرتا چاہے) وہ (اس کے لیے) قصہ کہے۔ طبرانی عن ابن اسفند اللہ عن

۶۹۰۱۔ جس کی گفتگو زیادہ ہوئی اس کی غلطیاں بھی زیادہ ہوں گی اور جس کی غلطیاں زیادہ ہوں گی اس کا جھوٹ بھی زیادہ ہوگا، اور جس کا جھوٹ زیادہ ہوگا اس کے گناہ بھی زیادہ ہوں گے اور جس سے کم و کثرت ہوں گے تو آگسٹ کے لیے زیادہ بہتر ہے۔

۶۹۰۲۔ جس نے اپنی زبان کو سلفوں کی عزت میں پائے سے روک دیا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی گفتگو میں صاف کرے گا۔ الحدیث عن علی بن ابی حمزہ

۶۹۰۳۔ یہ تم اپنی زبان کو روک سکتے، تو تو اپنے زبان سے صرف انہی بات کرتا، اور بھلائی کے علاوہ کسی طرف اپنا ہاتھ نہ پھیلے۔ الحدیث عن الاسود بن اسرم

۶۹۰۴۔ آدمی کے دل میں ایمان کی صداقت اس وقت تک واضح نہیں ہوتی یہاں تک کہ وہ جھوٹ کے خدشہ کی وجہ سے بعض باتیں چھوڑ دے، اگرچہ وہ چاہا اور جو موقع پر ہونے کے شگورے کو چھوڑ دے۔ الحدیث عن ابی حمزہ

۶۹۰۵۔ اپنا زبان سے صرف انہی بات کہو جو اپنے ہاتھ کو صرف بھلائی کے لیے بلا حاکم بخاری فی طریقہ وقال فی اسنادہ نظر ابن ابی الحداد فی المسند وضمی وضاوری وابن السکون ومن ذائع واسمہ، عبد الوہاب بن عطاء، یحییٰ۔ معبد بن منصور عن الاسود بن اسرم

۶۹۰۶۔ زعمی صرف آدمی سے ایک شخص کے لیے بہتر ہے، ایک شخص جو بد وپیش قدمی واپس لائے اور نہ لائے، یا طبعی بات کہنے والا۔ الحدیث عن ابی حمزہ

۶۹۰۷۔ بدو اس وقت تک ایمان کی کامل حقیقت حاصل نہیں کر سکتا یہاں تک کہ اپنی زبان، دل، ہاتھ، اور اعضا کی اصلاح نہ ہو، اس قسم کے کوئی ایمان کی حقیقت تک نہیں پہنچ سکتا یہاں تک کہ اپنا زبان کو روک لے۔ الحدیث عن ابی حمزہ

۶۹۰۸۔ صلہ رحمی اور اس کی ترغیب اور رشتہ داری ختم کرنے سے ڈراؤ

صلہ رحمی کی ترغیب

۶۹۰۹۔ صلہ رحمی عرشا افاض کرتی ہے، اور پوشیدہ صدقہ کرنے بدعتی کے غضب و فتنہ کرتا ہے۔ الحدیث عن ابی حمزہ

۲۹۶۳ جو یہ ہے کہ اس کی عمر بڑھ جائے تو وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنا اور رشتہ داری کو قائم رکھے۔ اس عساکر عن علی
 ۲۹۶۵ جیسے سب بات سے خوش ہو کہ اس کا رزق کشادہ ہو اور اس کی عمر میں اضافہ ہو اور حلال کی کرے۔

۲۹۶۶ بخاری، اصل ابو داؤد عن انس بن سعد، بخاری عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
 جو یہ چاہے کہ اس کی زندگی کے دن اپنے بھروسہ اور اس کے رزق میں اضافہ ہو اور رشتہ داری کو قائم رکھے۔

۲۹۶۷ ابن جریر، طبرانی، الکبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
 جسے عمر میں طوالت اور رزق میں اضافہ ہو اور رشتہ داری کو قائم رکھے۔

۲۹۶۸ جیسے اس کی خوشی ہو کہ اللہ تعالیٰ اس کی عمر میں اضافہ کرے اس کے رزق میں وسعت دے اور اسے بری موت سے بچائے تو وہ اللہ تعالیٰ سے
 ڈرنا اور رشتہ داری کو قائم رکھے۔

۲۹۶۹ اگر تم ایسے بن جو صبر کرتے کہ تو تمہیں کئے کہ لوگوں میں راکھ غبار ہے، یہ بھلاؤ تمہارے ساتھ اللہ تعالیٰ کی نوبت سے ان کے مقابلہ میں
 ایک ہڈی کا بلب تک تمہاری حالت پر ہے۔

۲۹۷۰ ایک شخص نے نبیؐ، یہ السلام سے عرض کی: رسول اللہ صبری کچھ لوگوں سے رشتہ داری ہے میں صبر کی کرتا ہوں اور دین دہی کرتے
 ہیں آپ نے یہ اشارہ فرمایا۔

تو اس میں لکھ ہے جو یہ چاہے کہ اس کی زندگی میں اور اس کا رزق بڑھ جائے تو وہ صبر کرے۔

۲۹۷۱ طبرانی، الکبیر، حاکم، اس عساکر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
 جو یہ چاہے کہ اس کی عمر میں اس کے رزق میں اضافہ ہو اور اسے بری موت سے بچایا جائے اور کئی دعا قبول ہو اور صبر کرے۔

۲۹۷۲ ابن جریر، وصحیحہ عن علی
 جو یہ چاہے کہ اس کی عمر میں اضافہ ہو اس کے رزق میں وسعت ہو تو وہ اپنے رشتہ داروں سے صبر کرے۔

قطع رحمی سے ڈراؤ

۲۹۷۳ ہر معصیت کی بات لوگوں کے اہل اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہوتے ہیں رشتہ داری قطع کرنے والے کا عمل قبول نہیں ہوتا۔

۲۹۷۴ رحمت کے فرشتے اس قوم میں نہیں اترتے جن میں قطع رحمی کرنے والے ہو۔ طبرانی، الکبیر عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
 ۲۹۷۵ وہ شخص ایسے ہیں اللہ تعالیٰ قیامت کے روز ان کی طرف سے عذاب نہیں بھیجے گا۔

۲۹۷۶ لوقوس عن انس رضی اللہ عنہ
 اللہ تعالیٰ نے جب (قوم) مخلوق کو پیدا کیا تو اسے رشتہ داری (رشتہ داری) سکھائی ہوئی، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بات ہے؟ وہ کہے گی کہ یہ

۲۹۷۷ قطع رحمی سے آپ کی پناہ کا مقام ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تو اس بات پر اصرار نہیں کر جو تجھے جڑے میں اس سے جوڑ دے اور جو
 تجھے کاٹنے میں اسے جدا کر دے؟ تو اس میں اسے میرے رب اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تیرے لیے ہے۔

۲۹۷۸ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں پر زمین کو پیدا کرنے سے پہلے لوح محفوظ میں لکھ رکھا ہے جس میں رحیم ہوں اس نے رشتہ داری کو پیدا کیا
 اور اپنے نام سے اس کا نام نکالا جس نے اسے جوڑا اس نے اپنی رحمت سے جوڑ دے گا اور جس نے اسے کاٹا اس نے اسے اپنی رحمت

سے جدا کر دے گا۔ حضور علی علیہ السلام

۲۹۷۸ من لوگوں پر رحمت، دل نہیں ہوئی جن میں قطع رحمی کرنے والا موجود ہو۔ بخاری فی الادب الصغير عن ابن ابي اوفی

۲۹۷۹ رحم عرش کے ساتھ چٹائی ہوئی شرع ہے۔ مسند احمد، طبرانی فی المعجم عن ابن مسعود

۲۹۸۰ رحم عرش کے ساتھ چٹائی ہوئی شرع ہے وہ سبکی۔ جس نے مجھے جزا اللہ تعالیٰ اسے جزا۔ اور اس نے مجھے کافا اللہ تعالیٰ اسے کافا۔

مسند ابن عثیمہ، وصی لا عیبا

۲۹۸۱ رحم جس کی رحمت کی بشارت ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جس نے تجھے جزا میں اسے جزا دیں اور جس نے تجھے کافا میں اسے کافا دیں۔
کانوں گا۔ بخاری، من ابی ہریرہ و عاتقہ وصی لا عیبا

۲۹۸۲ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں جس میں رحمت کے دم کو پیدا فرمایا اور اپنے دم میں اس کا نام نکالے جس نے اسے جزا میں اسے جزا دیں اور جس نے اسے کافا میں اسے کافا دیں۔ اسے جزا دیں اور جس نے اسے کافا میں اسے کافا دیں۔

۲۹۸۳ مسند احمد، بخاری فی الادب الصغير، ابو ذر، ابو ہریرہ، حاکم علی عبد الرحمن بن عوف، حاکم علی ابن ابی ہریرہ، وصی لا عیبا
رحم و رحمت داری کی ترقی کے پاس زبان ہوئی وہ کبھی اسے سیر سے سیر نہیں کرتے۔ جس نے مجھے کافا میں اسے کافا دیں اور جس نے مجھے
جزا میں اسے جزا دیں۔ طبرانی عن یزید

۲۹۸۴ جزا میں اسے جزا دیں اور جس نے اسے کافا میں اسے کافا دیں۔ جزا میں اسے جزا دیں اور جس نے اسے کافا میں اسے کافا دیں۔

مسند احمد، بخاری، ابو داؤد، ترمذی عن ابن مسعود

صلہ رحمی بڑی عبادت ہے

۲۹۸۵ کوئی عبادت صلہ رحمی سے بڑھ کر ایسی نہیں جس کا ثواب جہنم میں جائے اور کوئی بڑی عبادت اور قطع رحمی سے بڑھ کر ایسی نہیں جس کا عذاب جہنم میں جائے۔

۲۹۸۶ قطع رحمی جہنم کی عبادت اور صلہ رحمی جہنم کی عبادت ہے۔ بخاری فی طبرانی عن ابی ہریرہ و وصی لا عیبا

۲۹۸۷ قطع رحمی جہنم کی عبادت اور صلہ رحمی جہنم کی عبادت ہے۔ بخاری فی طبرانی عن ابی ہریرہ و وصی لا عیبا
میں ہوتا ہے اور صلہ رحمی سے بڑھ کر کوئی عبادت ایسی نہیں جس کا ثواب جہنم میں جائے اور کوئی بڑی عبادت اور قطع رحمی سے بڑھ کر ایسی نہیں جس کا عذاب جہنم میں جائے۔

۲۹۸۸ کے سبب اور اللہ تعالیٰ نے اسے صرف اس وجہ سے کہ صلہ رحمی کرتے ہیں۔ صلہ رحمی فی المعجم عن ابن مسعود

۲۹۸۹ جس نے قطع رحمی کی یہ جہنم کی عبادت اور صلہ رحمی جہنم کی عبادت ہے۔ بخاری فی طبرانی عن ابی ہریرہ و وصی لا عیبا

بخاری فی الادب الصغير عن عبد الرحمن بن مسعود

۲۹۹۰ (یہی) قطع رحمی کرنے والا جہنم میں (خول اولی کے ساتھ) اور اس نے کافا میں اسے کافا دیں اور جس نے اسے کافا میں اسے کافا دیں۔

الاکمل

۲۹۹۱ میرے پاس ہر نیک شخص کے لئے آئے ہیں ان میں سے کبھی تم میں سے ہے، وہ وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی رحمت میں سے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے

۲۹۹۲ کر دیا ہے ان میں سے کبھی تم میں سے ہے، وہ وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی رحمت میں سے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے کر دیا ہے ان میں سے کبھی تم میں سے ہے، وہ وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی رحمت میں سے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے

۲۹۹۳ کر دیا ہے ان میں سے کبھی تم میں سے ہے، وہ وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی رحمت میں سے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے کر دیا ہے ان میں سے کبھی تم میں سے ہے، وہ وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی رحمت میں سے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے

۲۹۹۴ کر دیا ہے ان میں سے کبھی تم میں سے ہے، وہ وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی رحمت میں سے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے کر دیا ہے ان میں سے کبھی تم میں سے ہے، وہ وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی رحمت میں سے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے

جو تجھے جزا میں اسے جزا دیں اور جس نے اسے کافا میں اسے کافا دیں۔

الاکمال

- ۷۰۰۷۔۔۔ میری صفت کے بہترین لوگ وہ ہیں جو کہ سن رتے ہیں جب ان کے پاس کوئی (مشق جیسی) مصیبت آتی ہے لوگوں نے عرض کی کہی مصیبت؟ آپ نے فرمایا: مشق۔ فلسفے عن بن ہشام رضی اللہ عنہ
- ۷۰۰۸۔۔۔ جس نے بخشش کیا اور اسے پوشیدہ رکھا اور پاکہوش رہا اور صبر کیا تو اللہ تعالیٰ اسے بخش دیں گے اور اسے جنت میں داخل کریں گے۔
- ابن حبان عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
- کیونکہ عاشق و معشوق ایک دوسرے کے لیے بے چین رہتے ہیں فصل و نراق کی گھڑیاں نکلی ہیں اگر گزرتی ہیں بلا واسطہ کے بعد پاکہوش رہنا اور اعلیٰ جان بزمکوں کا کام ہے نکاح یکہ میرے کا سر لہر حقیقہ بخشش حاصل کرنے کا رہو ہے۔

عذر قبول کرنے کے ساتھ معافی

- ۷۰۰۹۔۔۔ معافی سے بات کیا زیادہ مستحق ہے کہ اس پر غصہ کیا جائے۔ ابن شعبہ عن العوف عن حماد بن زید
- ۷۰۱۰۔۔۔ ایک دوسرے کو صاف کرتے رہنا اگر تمہاری آپس کی غرضیں ختم ہو جائیں گی۔ ابو داؤد عن ابن عمر
- ۷۰۱۱۔۔۔ بے شک اللہ تعالیٰ خود بھی صاف کرنے والے ہیں اور معافی کو پسند کرتے ہیں۔

- حاکم عن ابن مسعود عن عدى فی الکمل عن عبد اللہ بن جعفر
- ۷۰۱۲۔۔۔ ابوہی بن عمر بن (علیہ السلام) نے عرض کی: اے میرے بے آپ کا کونسا بندہ آپ کے اس عزت مند ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو قدرت کے باوجود صاف کر دے۔ بعضی میں ہی ہو اور بعضی اللہ
- ۷۰۱۳۔۔۔ جو قدرت کے باوجود صاف کر دے اللہ تعالیٰ بھی کے دن (یعنی نیاست کے روز) اسے صاف کر دیں گے۔

- طبرانی فی الکبیر عن ابی ہریرۃ
- ۷۰۱۴۔۔۔ فرشتے کے روز عرش کے نیچے ایک شخص سناؤں کرے گا، وہ شخص کھڑا ہو جائے جس کا اللہ تعالیٰ کے پاس اثر ہے، چنانچہ صراحتاً وہ شخص کھڑا ہوگا جس نے اپنے بھائی کا گناہ صاف کیا ہوگا۔ غضب عن ابن عمر
- ۷۰۱۵۔۔۔ جب لوگوں کو (غصہ میں) کھڑ کیا جائے گا تو ایک شخص اٹھ اٹھ کرے گا: وہ شخص کھڑا ہو جائے جس کا اللہ تعالیٰ نے دعا ہے اور جنت میں داخل ہو جائے۔ چنانچہ والا پوچھے گا: وہ کون ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے دعا ہے؟ وہ شخص کہے گا: جو لوگوں کو صاف کرنے والے ہیں چنانچہ نکال اٹھیں گے جن کی توبہ ایک ہزار ہوگی اور بغیر سبب جہنم میں داخل ہو جائیں گے۔

- عن ابی الدناب فی ذم الغضب عن انس
- ۷۰۱۶۔۔۔ اے بنی ان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے کے بعد مخلوق اور مژدے کا مالک کر دیا۔ عاصم عن سلمۃ بن اکوع
- آج تاریخ ایسے لوگوں کا ذکر ہو رہی ہے جنہیں میں ڈال دیتا ہے، یہ وہی تھے جو اپنی تیر رفتار سے دڑتے تھے کہ میری کمزوری بھی من سے آگئے نکل سکتا تھا۔

- ۷۰۱۷۔۔۔ کیا تم میں سے کوئی اور قسمیں جیسا بنے سے بھی تو مرے؟ جب گھر سے نکلا تو کہتا: اے پروردگار! میں نے اپنی عزت آپ کے ہر دہرے میں کر دی۔ ابو داؤد و ابی ہریرۃ عن انس
- تشریح:..... ان کا کام معلوم نہ ہو سکا اور عمر اور ابن عمر وغیرہ نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔

الاکمال

۷۰۱۲۔ معاف کرنا یعنی کسی عزت میں اضافہ نہ کرنا ہے۔ معاف کرنا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں عزت اے میں سے اور تو اسے بندے کی شان پر عاقبتی ہے سو تو ضعیف اور نڈر کرنا تو اللہ تعالیٰ ہمیں بلندی عطا فرمائے گی۔ ان لان عن انس

۷۰۱۳۔ جب قیامت کا روز ہوگا تو عرش کے نیچے سے ایک شخص اعلان کرے گا خلفاء میں سے عاف کرنے والے لوگ، بھی جزاء کی طرف ضرور گزرے ہوں۔ اللہ تعالیٰ اچھے گا جس نے معاف کیا ہوگا۔ حبیبہ، حاکم عن عمرو بن حفص

۷۰۱۴۔ جب قیامت کا روز ہوگا تو اللہ تعالیٰ لوگوں کو ایک دادی میں جمع فرمائے گا، جہاں وہ ایک جگہ والے کی آواز سن سکیں گے اور (اس کی آنکھ نہیں دیکھ سکے گی) (اسے جس) اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک شخص اعلان کرے گا اور کہے گا: جس کا اللہ تعالیٰ کے مہ کوئی احسان ہے وہ شخص ضرور عرش اعلیٰ طرف گزرے گا جس نے معاف کیا ہوگا۔ حبیبہ عن حفص بن عمر

۷۰۱۵۔ جب قیامت کا دن ہوگا تو ایک شخص اعلان کرے گا لوگوں کو معاف کرنے والے نہیں ہیں؟ پھر آپ کی طرف آؤ اور اپنا اجر وصول کرو، ہر مسلمان کا یہ حق ہے کہ جب وہ معاف کرے جنت میں داخل ہو، ابو الشیخ علی بن ابی طالب عن ابن عباس

۷۰۱۶۔ جس رات مجھے میرا ننگی ملی میں نے کئی سہرے عبادت جنت پر بھیجے ہوئے دیکھے، میں نے کہا: اے جبرئیل! یہ کس کے ہیں؟ تو جبرئیل نے کہا: غصہ پی جانے والے اور لوگوں کو معاف کرنے والوں کے لیے اور اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

ان لان والدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

ظلم کرنے والے کو معاف کروینا چاہئے

۷۰۱۷۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر تجھ پر ظلم ہو تو دوسرے کے لیے بددعا کرے گا کیونکہ اس نے تجھ پر ظلم کیا، اور دوسرے تمہارے لیے بددعا کرے گا کہ تم نے اس پر ظلم کیا، اگر عرصہ ہو تو میں تمہاری بددعا اور تمہارے خلاف (اس کی) بددعا قبول کروں اور اگرچہ جو میں تمہارا معاملہ ختم کرنے کے دن تک موخر کر رہا ہوں، وہیں کو میری صفائی ملے گی۔ حاکم فی تاریخہ عن انس بن مالک عن ابی ہریرہ عن زید الاسلمی رحمہ اللہ

۷۰۱۸۔ جو یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے لیے بند عبادت بنائے اور قیامت کے روز اس کے درجات بلند کرے، خود دوائے اور پر ظلم کرنے والے کو معاف کرے، خود جو اسے محروم کرے اس سے خود جو اسے آواز دے اس سے جزا دے اور جو اس کے ساتھ جہالت سے چلے آئے اس کے ساتھ حکم امداد دے کہ اس معاملہ کے لیے اللہ تعالیٰ عن انس بن مالک عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۷۰۱۹۔ جس نے کسی مسلمان کی غرض سنی کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی غرض معاف کرے گا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۷۰۲۰۔ جس نے اپنے مسلمان بھائی کی دنیا میں غرض معاف کی اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی غرض معاف کرے گا۔

۷۰۲۱۔ جس نے بے مسمان بھائی سے معذرت طلب کی اور اس نے معاف کر دیا تو اللہ تعالیٰ اسے معاف کر دیں گے، اور جس نے اسے معاف نہ کیا اللہ تعالیٰ (یعنی) اسے معاف نہ کریں گے اور اسے دوزخ کے بل جہنم میں بھیجیں گے۔ الدیلمی عن انس

۷۰۲۲۔ جسے گالی دی گئی یا مارا گیا یا جھڑپا لیا تو اللہ تعالیٰ اس کی جبر سے اس کی عزت میں اضافہ فرمائیں گے، سو معاف کیا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں معاف کرے گی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

تشریح:..... اللہ تعالیٰ کو بدلہ لینے کا حق ہے یہی صورت میں ہے جب بدلہ سے بھی بددعا دے دے اور بعض لوگ بددعا دے دے کی وجہ سے خاموشی ہوتے ہیں وہ اس جواب سے مستثنیٰ ہیں۔

۵۰۲۳ جس نے باوجود قدرت کے معاف کر دیا اللہ تعالیٰ مجلس کے دن اسے معاف کریں گے۔

حسبہ علی بن الحکم عن ابي امامہ مرفوعہ ۵۰۰۷

۵۰۲۳ قیامت کے روز عرش کے نیچے سے ایک شخص آواز دے گا: ستودہ شخص کمزور ہو جائے جس کا اجر اللہ تعالیٰ نے دینا ہے، چنانچہ وہی اس شخص

کو جس نے اپنے بھائی کو معاف کیا ہو گا۔ حاکم عن علی

تشریح: کا تم سنا آسمان اور زمین کا نظیر!

۵۰۲۵ کیا تم میں سے کوئی ایسا شخص نہیں ہے کہ وہ جب گھر سے نکلتا تو کہتا: اے اللہ! میں اپنی جان اور عزت آپ کے بندوں

پر صد نہ کر چکا۔ ابو داؤد، سعد بن منصور عن انس

۵۰۲۶ کیا تم میں سے کوئی ایسا شخص نہیں ہے کہ وہ عاجز ہے کہ وہ جب گھر سے نکلتا تو کہتا: اے اللہ! میں نے اپنی جان اور عزت آپ

کو بہرہ کر دی، پھر وہ نہ کافی دینے والے ہو گا، دینا اور نہ ظلم کرنے والے پر ظلم کرتا اور نہ اس شخص کو دینا، جس نے اسے مارا ہوتا۔

اس السی لی فعل لیس والعلیہ واللہ یطہر عنہ

۵۰۲۷ تم میں سے کسی کو بلا لیا جیسا ہونے سے یا چیز روکتی ہے؟ وہ جب گھر سے نکلتا تو کہتا اے اللہ! میں نے اپنی عزت آپ کے بندوں

پر صد نہ کر دی، پھر اس سے کوئی کافی دینا تو وہ کافی شدت عبد اللہ بن ابی العباس عن الحسن بن علی

۵۰۲۸ اگر تم اسے معاف کر دیتے تو وہ اپنے اور نہ مقابل کے گناہ کا زہار ہو جاتا۔ ابو داؤد، بیہقی عن وائل بن حجر

عذر قبول کرنا

۵۰۲۹ جس کے پاس اس کا بھائی ہوئے کے لئے آیا تو وہ اس کا عذر قبول کر لے اور جس نے ایسا نہ کیا وہ میرے خوش پر نہ آئے۔

حاکم عن ابي هريرة

۵۰۳۰ جس نے اپنے بھائی سے عذرت کی کہ اس نے قبول نہ کیا تو اس پر اتنا گناہ ہے جتنا ظلم کرنے والے کا۔ ابن ماجہ عن جابر

الاکمال

۵۰۳۱ جس کے پاس اس کے سلطان بھائی نے کسی ایسے گناہ کی عذرت کی جو اس سے سرزد ہو گیا اور اس نے اس کا عذر قبول نہ کیا تو وہ کل

(بہرہ قیامت) اسے خوش پر نہ آئے گا۔ ابو النجی عن عقیقہ وصی اللہ علیہ

۵۰۳۲ جس نے حق یا باطل کی عذرت قبول نہ کی میرے خوش پر نہیں آئے گا۔ ابو نعیم عن علی

العقل..... عقلمندی

۵۰۳۳ آدمی کا دین (اس کی عقل میں) ہے جسے عقل نہیں اس کا دین بھی (کامل) نہیں۔ ابو طلحہ عن النور بن النضر عن جابر

تشریح: دین تو عقل کا ہے لیکن اس عقل کی معنومات کی حد تک پورا نہیں، جو لوگ دوسروں کی دیکھا دیکھی میں بہت سے

ایسے افعال پر ایمان نہیں دیتے ہیں جنہیں وہ دین سمجھتے ہیں ان کا دین دھن سے دور رکھا جائیگا نہیں ہوتا۔

طبری میں مطبوعہ نور محمد کو، بھی

۵۰۳۴ آدمی کا سہارا اس کی عقل ہے جس کی عقل نہیں اس کا دین بھی نہیں۔ بیہقی عن جابر

۶۰۳۵۔ آدمی کی شرافت اس کا دین ہے اور اس کی حرمت و انسانیت عقل (عقل) ہے اور عیب (خامدانی عزت) اس کے اخلاق ہیں۔

مسند احمد، حاکم، بیہقی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۶۰۳۶۔ عقلمند وہ ہے جس نے اپنے نفس کو مضایعہ دیا، موت کے بعد (وہی زندگی) کے لیے عمل کیا اور ضرور ہے جس نے اپنے نفس کو اس کی خواہشات کے پیچھے دھرا دیا اور اللہ تعالیٰ سے متناسک کرنے کا۔ مسند احمد، ترمذی، ابن ماجہ، حاکم عن شہاد بن اوس

تشریح: عقلی کمزورت، بے غلط فہمی اور دل میں یہ تمنا نہ رکھنی کہ اللہ تعالیٰ بڑے غرور میں ہیں۔

۶۰۳۷۔ آدمی نے عقل جسکی کوئی چیز نہیں مانی جو اپنے مالک کو سیدھی راہ دکھائی ہے یا غلط چیز سے روکتی ہے۔ بیہقی عن عمرو

۶۰۳۸۔ عقلمند وہ ہے جو موت کے بعد کے لیے عمل کرے اور خال وہ ہے جو دین (داری) اسے ہماری ہوا اللہ اللہ کی قوتِ عزت کی زندگی ہے۔

بیہقی عن انس رضی اللہ عنہ

۶۰۳۹۔ اللہ تعالیٰ نے تعداد میں عقل سے کم کوئی چیز پیدا نہیں فرمائی اور عقل دین میں سرخسوں سے (بھگی) کم ہے۔

البیہقی عن انس عساکر عن معاذ رضی اللہ عنہ

گناہ کرنے سے عقل کم ہو جاتی ہے

۶۰۴۰۔ انسان اپنے سب کی اطاعت کو تیرہ مہینہ پڑ جائے گا اور اس کی نافرمانی نہ کر (ورنہ) تیرہ ماہ جہنم پڑ جائے گا۔

الحیثمی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ و ابی سعید

۶۰۴۱۔ دو شخص کامیاب ہو گئے عقل و کجھ کوئی عقلی۔ معاویہ بن ابی سفیان عن غرقہ بن عبیدہ

۶۰۴۲۔ یقیناً وہ شخص کامیاب ہے جسے عقل سے نوازا گیا بیہقی عن طریف بن حصرت

۶۰۴۳۔ اللہ تعالیٰ اس کو من کو کچھ پسند کرتے ہیں جس میں عقل نہ ہو۔ علی بن ابی طالب عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۶۰۴۴۔ عقل اللہ تعالیٰ کی امتیازات، اگر کوہوں کا اللہ تعالیٰ عقلمند کو کھو کر گئے کے بعد اٹھاتے ہیں پھر وہ غرض کرتا ہے پھر اٹھاتے ہیں یہ ہیں

تک کو اس کا راستہ سنت کی طرف کر دیتے ہیں۔ طریف بن ابی اسط عن ابو عامر

۶۰۴۵۔ کاسکندہ سے گرد اگر اس کا ہوا کھنڈر نظر آئے تو کرتے۔ اور اگر اس کا دھواں دیکھو تو کھنڈر کہ نو۔

عبد الرزاق، ابن عدی عن ابن کمال بیہقی عن انس رضی اللہ عنہ

۶۰۴۶۔ کھنڈر تو کھنڈر اور کھنڈر والے سے بہتر ہے اور دنیا کے کام میں عقل نقصان (بیمت بولی) ہے اور دین کے معاملہ میں خوشی کا باعث ہے۔

ابن عساکر عن ابی البراء رضی اللہ عنہ

تشریح: اور جب عقل کو دنیاوی کاموں میں بھی دین کے تابع بنا کر استعمال کیا جائے تب بھی نقصان و گناہات نہیں ہوتی۔

الاکمال

۶۰۴۷۔ دین کا مقولہ اور اس کی بنیاد اللہ تعالیٰ کی مغفرت، یقین و نفع پہنچانے والی عقل ہے کسی نے پچھا عقل تابع کیا ہے؟ آپ نے

فرمایا اللہ تعالیٰ کی قربانوں سے روکنا اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی قطع کرنا۔ العیاض عن عائشہ

۶۰۴۸۔ بے خوف نفس (بعض دفعہ) اپنی حماقت کی وجہ سے کھنڈر نفس کے بڑے سناہوں تک پہنچ جاتا ہے، لوگوں کو ان کی عقل کے بعد

قرب تک پہنچا دیا ہے۔ العیاض عن انس

۶۰۴۹۔ آدمی مسجد جا کر نماز پڑھتا ہے اور اس کی نماز پھر برے کے برابر بھی نہیں ہوتی، اور (بعض دفعہ) آدمی مسجد کی طرف آتا ہے اور (وہاں)

۷۰۵۹۔ ہمیں کسی آدمی کا اسلام قبول کرنا عجب شے نہ اُسے یہاں تک کہ یہ معلوم کر لو کہ اس کی عقل کی مراد (عقل) ہے۔

عقلی فی الصلحاء۔ وقال منکر۔ ابن عدی فی التکمیل، یبطلی وضعف عن ابن عمرو

۷۰۶۰۔ کسی شخص کے مسلمان ہونے سے خوش نہ ہو بلکہ اس کی عقل کی مراد معلوم کرو۔ الحکم بن عیسیٰ

۷۰۶۱۔ اعلیٰ واجب لوگ بھی کے مختلف کاموں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کریں تو عقل کے مختلف طریقوں سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرو، قرآن سے اور جات و حرکت میں اور دنیا میں لوگوں کے پاس اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کے پاس آگے نکل جاؤ گے۔ حبیبہؓ اور اہل علم علی تشریح:۔ یعنی دنیا میں قرآن کی مشابہت ہوگی اور آخرت میں مخصوص طبقہ میں شمار ہو گے۔

۷۰۶۲۔ اعلیٰ آدمیوں کی دو قسمیں ہیں، ایک عقیدہ جوہر و زرار کے لیے سنا کرتا ہے اور دوسرا جہل جوہر کے لیے سنا کرتا ہے۔ ابن عساکر عن علی فرماتے ہیں جب نبی کریم ﷺ نے مجھے یمن بھیجی تو یہ ارشاد فرمایا۔

۷۰۶۳۔ جنت کے دروازے ہیں (جن میں سے) آسمان کو (۹۹) عقیدہ دل کے لیے ہیں اور ایک دہان کے بازو اور دوسرے آدمیوں کے لیے ہے۔

حلیۃ الاولیاء عن عمر

تشریح:۔ جنت کے دروازے آٹھ ہیں طبقات بھی آٹھ ہیں، پھر ہر طبقہ میں اعلیٰ ان کے دروازے سے مختلف درجہ ہیں اس لیے کہی جنتی کا کسی مقام پر جو اس کے مقام پر جس کی کاباحت ہو گا، بلکہ ہر شخص کی اپنی جگہ دیا ہو گی، جس میں غیر کی آمد و رفت نہ ہو گی۔

حرف النعمین..... غیرت کا بیان

۷۰۶۴۔ اللہ تعالیٰ سے جڑ کر کوئی غیرت مند نہیں اس وجہ سے اس نے ظاہری باطنی چیز میں حرم و مقبر اور نبی ہیں اور اللہ تعالیٰ سے جڑ کر کسی کو دین و حریف و نہ نہیں کسی آدمی سے اس نے اپنی مدد کی ہے اور اللہ تعالیٰ سے جڑ کر کسی کو گھر (گھوڑا گنا) پسند نہیں اس بنا پر اس نے کتاب پرورد میں نازل کی اور (نبی کریم ﷺ) کے ارشاد میں ہے۔ تو مطلق عن ابن مسعود

تشریح:۔ تاکہ کوئی مذکر نہ رہا ہے تو اس کے لیے جو باتیں ہوئیں کوئی نہ کہے کہ جس پر یہ بھی نہیں تھا۔

۷۰۶۵۔ غیرت ایمان کا حصہ ہے اور بے غیرتی غفلت کا جز ہے۔ معنی فی العس عن زید بن مسلم

تشریح:۔ لفظ کوار کا معنیوم ذاتی یہ ہے کہ جو شخص اس بات کی پروا نہ کرے کہ اس کی بیوی کے پاس کسی آدمی اور غفلت رہتی ہے جسے باخفا دیکھو و جت کیجئے ہیں۔ لغات الحديث ج ۲

۷۰۶۶۔ بعض غیرت کی باتیں اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں اور بعض باپسند اور بعض تکبر اللہ تعالیٰ کو پسند ہے اور بعض چہرہ دہریہ غیرت جسے اللہ تعالیٰ پسند کرتے ہیں شک و جہت (والے معاملہ) میں غیرت کرتا ہے اور اور غیرت جسے اللہ تعالیٰ پسند کرتے ہیں وہ غیرت ہے جو شک و جہت میں نہ ہو اور وہ تکبر جسے اللہ تعالیٰ پسند کرتے ہیں وہ مرد کا قاتل میں انرا کر چلا ہے اور تکبر کا چال جو مصدق کے وقت ہو اور وہ تکبر جسے اللہ تعالیٰ پسند کرتے ہیں آدمی کا بغض و کفر تکبر کرنا ہے۔ عند احمد، ابو داؤد، نسائی، ابن حبان عن جابر بن عبد

تشریح:۔ قتال میں مجاہد کا تکبر اپنی ذات کے لیے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہوتا ہے مصدق میں تکبر انسان کو مجاہد سے باز رکھتا ہے۔

۷۰۶۷۔ بعض غیرت کے کام اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں اور بعض نا پسند، شک و جہت (والے معاملہ) میں غیرت اللہ تعالیٰ کو پسند ہے اور شک و جہت کے علاوہ میں غیرت نا پسند ہے۔ ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ و جسی اللہ عن

۷۰۶۸۔ غیرت ایمان کا جز ہے اور بے غیرتی غفلت کا حصہ ہے۔ الترمذی، یحییٰ عن ابی سعد

۷۰۶۹۔ دو غیرتیں ہیں ان میں سے ایک اللہ تعالیٰ کو پسند اور دوسری نا پسند ہے اور دو تکبر بھی ہیں ان میں سے ایک اللہ تعالیٰ کو پسند ہے اور دوسری نا پسند و شک و جہت (والے معاملہ) کی غیرت اللہ تعالیٰ کو پسند ہے اور غیر شک و جہت والی غیرت نا پسند ہے اور امراہٹ اللہ تعالیٰ کو پسند

ہے اور ان کی حدود اپنے وقت کرے اور تمہاری وجہ سے ان کے اللہ تعالیٰ کو اپنا بندہ ہے۔ مسند احمد، طبرانی، حاکم بن حنبل، علی بن

۱۷۷۷۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے کچھ کو غیرت مند نہیں کو پہنچاتا ہے۔ طبرانی ہی الاوسط عن علی بن ابی طالب۔

۱۷۷۸۔ اللہ تعالیٰ مسلمان کے لیے غیرت بخشتا ہے جس سے مسلمان کو بھی غیرت کرنی چاہیے۔ طبرانی ہی الاوسط عن ابن مسعود

یعنی کسی وقت مسلمان کی بے عزتی اور شہرتی ہو، وہ لاچار رہے نہ نکار ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرتا ہے۔ مسلمان کو بھی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کے امین کے لیے غیرت کرے۔

مسلمان کے حرام کرنے سے اللہ کو غیرت آتی ہے

۱۷۷۹۔ اللہ تعالیٰ غیرت کرتے ہیں اور مومن بھی غیرت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کو غیرت یہ ہے کہ مومن وہ کام کرے جنہیں اللہ تعالیٰ نے

حرام کر دیا ہے۔ بھیجی، ترمذی عن ابی ہریرہ و ابو موسیٰ

۱۷۸۰۔ اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی غیرت والا نہیں۔ مسند احمد، بھیجی عن سعید بن جبیر

الاکمال

۱۷۸۱۔ اللہ تعالیٰ اس شخص سے نفرت کرتے ہیں جس کے گھر میں کوئی ذخیرہ (آلات سے) ہو (اس سے) کہنا نہیں۔ الطبرانی عن علی

۱۷۸۲۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز بے غیرت کی قبض جہالت کہوں کریں گے اور نہ عقلی، لوگوں نے چچا یا رسول اللہ سے بے غیرت سے کیا ہوا ہے؟ فرمایا: جس کی اہلیہ کے پاس (یا محرم) مر رہے ہیں۔

بہاری فی الترمذی و المعجم الطبری فی مسند ابی یوسف و الطبرانی فی الکبیر و ابی یوسف۔ بھیجی اس عساکر عن مسند بن حبان و احمد

۱۷۸۳۔ میں (گفتی) غیرت مند نہ اس شخص کو اللہ تعالیٰ مجھ سے زیادہ غیرت والے ہیں اللہ تعالیٰ اپنے بندہ اس میں سے غیرت مند (بندے) کو

پہنچاتا ہے۔ ترمذی عن علی

۱۷۸۴۔ میں سمجھتا ہوں کہ غیرت مند ہیں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے بڑھ کر غیرت والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی اللہ تعالیٰ کو پہنچاتا ہے

۱۷۸۵۔ اللہ تعالیٰ نے زیادہ کوئی غیرت والا نہیں کی وجہ سے اس نے نفس (یا تم) پر چڑھا (یا مومن) اور امر فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے بڑھ کر کسی کو

بڑھ کر نہیں کی وجہ سے اس نے اپنی مرضی سے امر مجھ کوئی سے بڑھ کر کوئی مذکور کو نہ تنگ کرنا ہی وجہ سے اپنی گفتگوں کی حد سے تجاوز کرنا ہے اور اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کسی کو نہیں پہنچاتا ہے جس سے اس نے اپنی طرف سے ہے۔ طبرانی ہی الاوسط عن ابن مسعود

۱۷۸۶۔ اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی غیرت والا نہیں کی وجہ سے اس نے فرائض چاہے چھوڑ دیں نہ بڑھ کر امر فرمایا ہے۔

طبرانی ہی الکبیر عن سعید بن جبیر

حرف القاف..... قناعت اور سوء ظن کی وجہ سے لوگوں سے بے پروا ہونا

۱۷۸۷۔ قناعت ایسا مال ہے جو کچھ تمہیں ملے۔ اللہ تعالیٰ عن انس

۱۷۸۸۔ انسان اتنے سے بے پروا ہے جو تیرے لیے کافی ہے جیسے وہ کسی چیز طلب کرتا ہے جو تجھے سرخس بنا دے اسے انسان کو تھوڑے پر

قاعدت نہیں کرتا اور نہ زیادہ سے میر ہوتا ہے، اے انسان! جب تو اس طرح صحیح کرنے کے تیرے جان میں عافیت ہو، تیرے گھر میں امن ہو اور تیرے پاس ایک دن کا کھانا اور دو تین پرانی ٹوٹی ٹکڑی ہے۔ اس حدی میں الکامل بھی عن ابن عمر
تشریح: اللہ تعالیٰ دعا میں اور خوب جانتے ہیں کہ کو کتنا بڑا ہے کون سرش ہو گا اور کون خراج راہ اسلمان دیکھ چکا ہو یا کی بادشہ ہستی
نہیں بگڑا و تمساری کے پیکر تھے، فرعون و شداد کو چند صوبوں سے حکومت ملی تو گھر کی کرنے۔

۷۸۲۔ جب (اپنے گھر میں امن سے بدتر ہے) جان میں عافیت ہو، تیرے پاس کھانا ہو تو دینی پر غائب ہو۔

بہنہ عن ابن عمر ہر ہر فارسی اللہ عنہ

۷۸۳۔ جو تم میں سے اپنے گھر میں سے یا اس کے بدن میں عافیت ہو اس کے پاس دن رات کھانا موجود نہ ہو تو گویا اس کے پاس پوری دنیا
سمت کر آئی۔ بخاری ہی، الاواب الصفور، - محمدی عن عیسا علیہ بن محضر

۷۸۴۔ تم میں سے اللہ تعالیٰ کو شخص زیادہ پسند ہے جس کا کھانا کم اور بدن بڑا ہو دوسرے میں عافیت

۷۸۵۔ اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو کھانا چاہیں تو اس کا اس کی کراہت اور اس کا دل تھی، یہ کہتے ہیں اور جب کسی بندے کو کسی برائی
سے روکا کر دینے میں تو کھانا اس کا نصب العین بنادیتے ہیں۔ الحکیم، - دوسرے میں ہر ہر فارسی اللہ عنہ

۷۸۶۔ جب سخت ہو جائے تو ایک چپٹائی کھا اور صاف پانی کا ایک ٹھونٹ پی لو۔ اور سو، زیادہ دینے والوں پر درج ہے۔

بہنہ عن ابن عمر ہی الکامل عن ابن عمر ہر ہر فارسی اللہ عنہ

۷۸۸۔ میری امت کے بہترین لوگ وہ ہیں جنہوں (اس لیے) انہیں دیا گیا کہ وہ قرآن لکھیں اور نہ اس سے ضرورت کا سامان، ان کو دنیا
کو روک دینے سے مانگتے تھیں۔ میں شاہین بن الجعد

تشریح: یعنی انہیں احسان کی روزی عطا کی گئی ہے۔

روز کی کم ہونا اللہ تعالیٰ کی ناراضگی نہیں ہے

۷۸۹۔ اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو پسند کرتے ہیں تو اس کا رزق (قافل) کفایت کرتے دیتے ہیں۔ ابو حنیفہ عن علی
۷۹۰۔ اللہ تعالیٰ بندے کو (روز) عطا کرتا ہے اس میں سے کتنا ہے پھر اگر وہ اللہ تعالیٰ کی تعظیم پر راضی ہو جائے تو اسے رستہ دی جاتی

ہے اور (تھوڑے مال میں محسوس) ہوتا ہے۔ اور اگر راضی نہ ہو تو اسے رستہ نہیں دی جاتی اور پھٹا (کسی کی قسمت میں) لکھا ہوتا ہے
اس پر زیادہ نہیں کرتے۔ مسند احمد وابن کثیر بھی عن رجل من اہل سلیم

۷۹۱۔ اللہ تعالیٰ کو وہ روزانہ شخص پسند ہے جو (بجود) عیال دار (ہونے کے بھی) اسوں سے بچے والا ہو۔ ابن ماجہ عن عمران

۷۹۲۔ پرند صبح کی وقت اپنے رب کی تسبیح کرتا ہے اور اپنے اس روز کی روزی مانگتا ہے۔ مطہب عن علی

۷۹۳۔ (نار) (گھڑا لے) (یہ ہے جس کو) کھانا (نار) (گھر) (مرا) کے گھر منور ہیں۔ جو علی بن ابی طالب سے ابن عمر ہر ہر فارسی اللہ عنہ

۷۹۴۔ (اے عائشہ!) اگر تم مجھ سے ملنا چاہتی تو تمہارے لیے اپنی دنیا کافی ہو جیسا ہے تنہا ایک سو کار کا تو شہ ہوتا ہے اور مالدار لوگوں کے
ساتھ بیٹھنے۔ چنانچہ اگر وہی کیلہ ابراہیم (بجھ کر) کھانا دیا یہاں تک کہ اس میں پندرہ لاکھ پندرہ صدی، حاکم عن عائشہ

۷۹۵۔ میری امت کے بہترین لوگ قاصد پسند ہیں اور برے لوگ لٹی کرنے والے ہیں۔ انھیں بھی عن ابن عمر ہر ہر فارسی اللہ عنہ

۷۹۶۔ بہترین روزی وہ ہے جو دن کافی ہو۔ ابن عمر ہی الکامل، - دوسرے میں اس

۷۹۷۔ بہترین روزی وہ ہے (صوب ضرورت) کافی ہو مسند احمد فی الزہد عن ابن عمر ہر ہر فارسی

۷۹۸۔ غنیمت ہے اس شخص کے لیے جو مسلمان ہو اور اس کی (گزارد قاصد کی) روزی (میں قافل) کفایت رزق ہو۔

الرازی فی مشاہدہ عن ابن عمر ہر ہر فارسی اللہ عنہ

۱۰۰۹ء۔ خوشخبری ہے اس شخص کے لیے جو اس کو بچ کر لے والا اور صبح کو گناہی تھا۔ (دو ایسا) آدمی ہے جس کا حال (لوگوں سے) پوشیدہ ہے عیالدار ہے سوال سے بچتا ہے دنیا کی تھوڑی چیزوں پر قناعت کرتا ہے۔ لوگوں کے پاس بیٹے سوئے تھے اور بیٹے ہوئے انہیں مانتا ہے اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے یہی لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان اور خزانہ خرچ کرنے والے ہیں۔

۱۰۰۰ نوٹ خرچی سے اس شخص کے لئے عیسا لادنا تھی نے کنایہ سے (کار، زق) اور پھر وہ (ایم پر) لہجہ کرتا ہے۔

۱۰۱۔ اس شخص کے لیے خوشخبری ہے جسے اسلام کی حمایت ملی اور اس کی زندگی کا اہم کام ہے اور وہ اس کا راسخ ہے۔

۱۹۴۷ قیامت کو امتداد کر کے لوگوں سے یہاں سے جو فرشتے ہیں۔ خبر نہ، ہم الاوسط عز جابر

۱۰۳۰ وہ شخص کا صیاب ہو گیا جس نے اسلام قبول کیا اور اسے قابل کفایت رزق دیا گیا اور جو مال کا اللہ تعالیٰ نے اسے دیا اس پر قناعت کرتا رہا۔

۱۰۴۔ وہ خود (مال) جس پر تم ٹکرا کر اداں سے زیادہ بہتر ہے جس کی تم پر مطلقیت نہ ہو۔

۱۰۵۔ مجھے اپنے بھائی موسیٰ سے یہ نصیحتیں سنیں، کیا تم میرے لیے موسیٰ (علیہ السلام) کے بھوتے سے سیدھا چھوڑنا چاہتے ہو؟

تفسیر: مومن مومن علیہ السلام کے لیے جو چیز اور ایذا کی وہ اس کی نوبت ضرورت ہوتا ہے جو خدا اس کی ضرورت میں اتنی دے کہ جس سے اس کی ضرورت نہ پڑے۔ مومن مومن علیہ السلام کے نفس سے اس مرض اور ایذا کی ذات پر اعتراض ہے بلکہ اصل وجہ یہ ہے کہ لوگ مسجد میں مشغول رہنے کے لیے جہود میں ملوث ہو رہے ہیں۔

۱۰۶۔ مجھے اموی (علیہ السلام) کے چہرے سے جیسے چہرے کی ضرورت تھیں، بھٹی عن سالم بن عطیہ

کفر (جو کفر ہو) اور پانی، تر مٹی، خاکہ، عس، عسل

میرگی کر کے ہوا کا کبڑا جس سے ابنا تر چھا سکے۔ عتہ احمدی الزہد جو بھی عز الحسن بنو سید

تقریر کیا..... یعنی جو کچھ حلالی اور حبیہ حاکمانہ کے لئے حلال ہے۔

جائے گا۔ اللہ عزوجل عن اس عباس رضی اللہ عنہ

۱۱۳ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے تم کو دے رہا ہے اس پر راضی ہو گیا تو اللہ تعالیٰ بھی اس کے تم کو دے کے تم کو راضی ہو جائیگا۔ یہ بھی عن علی

۱۱۳۔ اے لفظ کے بنیاد تو نیکی تو صرف آخرت کی زندگی ہے۔ محمد احمد، برہنہ، ابراہیم، نصائی، ابن انس

۷۵۔ قیامت کے روز پھر وہ بالوہم چاہے گا کہ اسے صرف الی ونا چاہیے۔ کس سے اس کی روئے کرنا چاہیے؟ تو چاہیے بعد از احمد۔ ابن ماجہ میں اس

۱۲۸ ۱۰ اذہن توئی نے فرمایا ہے بعد اس نے اپنے بچے کو کھانے کا نصف جوڑ دیا۔ یہاں سے جہاد کبیر سے تھرا ایک انتہائی سیر و سچپنے والا لکھ۔

الہدی عن ابن عباس

تشریح: مجھے لکھانے کی قدر و منزلت میرے پاس ہے۔

۱۲۹ ۱۱ اے امرا میں ایک لکڑی کا بچہ تھا جسے اس کی ماں دودھ پلاتی تھی اس کا دودھ تقریباً تو اس نے (دوسری) سہ ماہی کا دودھ چڑھا کر دیا۔

۱۳۰ ۱۲ ایک آدمی کا بیٹا جانے کا بچہ ہوئی تو اسے رقیل کے لیے کھائی ہوگا بھر گئی وہ (لے لے کر) سیراب نہ ہوگا۔ میرے پاس وہاں عساکر عن ابن عباس

۱۳۱ ۱۳ اے امرا میں ایک لکڑی کا بچہ تھا جو بی بی ماں کا دودھ پیتا تھا جب دودھ ختم ہو گیا تو تمام لکڑیوں کا دودھ پینے لگا بھر گئی وہ سیر نہ ہو سکی۔

۱۳۲ ۱۴ اذہن توئی نے فرمایا ہے بعد اس نے اپنے بچے کو کھانے کا نصف جوڑ دیا۔ یہاں سے جہاد کبیر سے تھرا ایک انتہائی سیر و سچپنے والا لکھ۔

۱۳۳ ۱۵ اذہن توئی نے فرمایا ہے بعد اس نے اپنے بچے کو کھانے کا نصف جوڑ دیا۔ یہاں سے جہاد کبیر سے تھرا ایک انتہائی سیر و سچپنے والا لکھ۔

۱۳۴ ۱۶ اذہن توئی نے فرمایا ہے بعد اس نے اپنے بچے کو کھانے کا نصف جوڑ دیا۔ یہاں سے جہاد کبیر سے تھرا ایک انتہائی سیر و سچپنے والا لکھ۔

۱۳۵ ۱۷ اذہن توئی نے فرمایا ہے بعد اس نے اپنے بچے کو کھانے کا نصف جوڑ دیا۔ یہاں سے جہاد کبیر سے تھرا ایک انتہائی سیر و سچپنے والا لکھ۔

۱۳۶ ۱۸ اذہن توئی نے فرمایا ہے بعد اس نے اپنے بچے کو کھانے کا نصف جوڑ دیا۔ یہاں سے جہاد کبیر سے تھرا ایک انتہائی سیر و سچپنے والا لکھ۔

۱۳۷ ۱۹ اذہن توئی نے فرمایا ہے بعد اس نے اپنے بچے کو کھانے کا نصف جوڑ دیا۔ یہاں سے جہاد کبیر سے تھرا ایک انتہائی سیر و سچپنے والا لکھ۔

۱۳۸ ۲۰ اذہن توئی نے فرمایا ہے بعد اس نے اپنے بچے کو کھانے کا نصف جوڑ دیا۔ یہاں سے جہاد کبیر سے تھرا ایک انتہائی سیر و سچپنے والا لکھ۔

۱۳۹ ۲۱ اذہن توئی نے فرمایا ہے بعد اس نے اپنے بچے کو کھانے کا نصف جوڑ دیا۔ یہاں سے جہاد کبیر سے تھرا ایک انتہائی سیر و سچپنے والا لکھ۔

۱۴۰ ۲۲ اذہن توئی نے فرمایا ہے بعد اس نے اپنے بچے کو کھانے کا نصف جوڑ دیا۔ یہاں سے جہاد کبیر سے تھرا ایک انتہائی سیر و سچپنے والا لکھ۔

۱۴۱ ۲۳ اذہن توئی نے فرمایا ہے بعد اس نے اپنے بچے کو کھانے کا نصف جوڑ دیا۔ یہاں سے جہاد کبیر سے تھرا ایک انتہائی سیر و سچپنے والا لکھ۔

۱۸۰۰ء۔ فقیر آدمی سے مشورہ طلب کیا کر دیا، انہوں نے کہا کہ، اور اس کی نافرمانی نہ کر ورنہ شہیدانی افتخار ہے۔

حضرت فیروز شاہ مالک علی بن ہریرہ، رضی اللہ عنہ

۱۸۰۱ء۔ جس سے مشورہ لیا چاہے وہ اہل فہم و تدبیر ہی کی ایک مصلحت سے عاجز رہے۔
تشریح:۔ یعنی جس سے مشورہ لیا اس کی بات اور ہرگز کو بڑا نہ جانتے اور نہ وہ شخص بھی اس کی بات پر اعتماد نہیں کرے گا۔

۱۸۰۲ء۔ جس سے مشورہ طلب کیا جائے وہ امانت دار ہے چاہے مشورہ دے چاہے نہ دے۔ طبرانی فی الکبیر ص ۱۳۰

۱۸۰۳ء۔ جس سے مشورہ طلب کیا جائے وہ امانت دار ہے اسے چاہے کہ وہ ایسا مشورہ دے جسے وہ اپنے لئے پسند کرے یا نہ کرے۔

طبرانی فی الاوسط ص ۱۰۱

تشریح:۔ انسان اگر دوسروں کا اسامی بدل میں بدل کر لے تو دوسروں کا کھانا پانی کھادے گا۔

۱۸۰۴ء۔ جب قرعہ سے کوئی اپنے بھائی سے مشورہ طلب کرے تو اسے چاہیے کہ وہ اسے مشورہ دے۔ علی دہقان ص ۱۰۱

تشریح:۔ بہت سے امور ایسے ہیں جن میں انسان اپنے آپ کو چھوڑ کھینچے تو بھی ان پر عملی نخر لینا بخیر ہے جیسے مشورہ دہانہ، اور اس بلکہ خدا شہادت کی بات۔

۱۸۰۵ء۔ آدمی کہے اس وقت تک درست دینی ہے جب تک وہ اپنے مشیر (جو مشورہ دے گا) سے اپنے لئے فوائد (فی نیت) رکھتا ہو، ورنہ آپ اپنے مشیر کو جوگا۔ تاہم خدا تعالیٰ اس کی رائے کی ہر گز پیروی نہیں کرتا۔ ابن عساکر علی بن عاصم

تشریح:۔ یعنی دل میں یہ خیال نہ کرے کہ میں اس سے مشورہ لے رہا ہوں اور جب شہادت سے ان کی یہ نیت ہو کہ اسے ایسا جتنا کہ چاہے، دے دیکھے گا، تو اس وقت خدا تعالیٰ اس کی سنت دانہ بھی سمجھ کر لیتے ہیں۔

الاکمال

۱۸۰۶ء۔ مشورہ طلب کرنے والوں کی راہ، ان کی نافرمانی نہ کر ورنہ امانت افتخار ہے۔

حضرت فیروز شاہ مالک علی بن ہریرہ، رضی اللہ عنہ، وفات ہوئی ۱۱۰۱ھ

۱۸۰۷ء۔ مشورہ طلب کرنے والا کوئی ہے اور جس سے مشورہ طلب کیا جائے وہ امانت دار ہے۔ العسکری فی الاصل ص ۱۰۱

۱۸۰۸ء۔ قیادہ ہے کہ قرعہ سے مشورہ طلب کرنے سے مشورہ لے کر دینا اور پھر اس کی بات ماننا۔ ابو داؤد علی بن عاصم، بیہقی علی بن عاصم، حرملہ

۱۸۰۹ء۔ قیادہ ہے کہ قرعہ سے مشورہ طلب کرنے سے مشورہ لے کر دینا اور پھر اس کی بات ماننا۔

ابو داؤد علی بن عاصم، بیہقی علی بن عاصم، حرملہ

۱۸۱۰ء۔ جس سے مشورہ طلب کیا جائے وہ امانت دار ہے چاہے مشورہ دے یا نہ دے چاہے کہ وہ ایسا مشورہ دے کہ اگر اس سے اسے چاہیے تو وہ اس کی بات ماننا۔
اسے چاہیے کہ وہ اس کی بات ماننا۔

۱۸۱۱ء۔ قیادہ ہے کہ قرعہ سے مشورہ طلب کرنے سے مشورہ لے کر دینا اور پھر اس کی بات ماننا۔ طبرانی فی الاوسط ص ۱۰۱

فرماتے ہیں جس نے عرض کیا کہ رسول اللہ ﷺ کوئی معاملہ پیش آئے جسے وہ اس میں ہر گز کا یہ نہ دے تو آپ کا یہ قہر ہے آپ نے

فرمایا۔

تشریح:۔ جب بہت سے آدمی معہ ہوا میں قریب قریب ایک کی رائے خود میں آتی ہے اور وہ اس کی رائے میں شغلی واقع ہو جاتا ہے۔

۱۸۱۲ء۔ جس نے اپنے بھائی کو کوئی مشورہ دیا ورنہ جانتا ہے کہ درست بات اس کی تو اس نے خود نیت کی۔

ابن ہریرہ، رضی اللہ عنہ، وفات ہوئی ۱۱۰۱ھ

۷۰۵۔ اپنے علم اور مظلوم بھائی کی مدد کرنا ضروری ہے تو اس کے ظلم سے راک اور ائمہ و مظلوم بھائی کی مدد کر۔

۷۰۶۔ اس میں کوئی مہم نہیں، ذہنی کو اپنے ظالم اور مظلوم کی مدد کرنی چاہیے کہ وہ ظالم ہے تو اس سے روکنے کی اس کی مدد سے اور اگر وہ مظلوم ہے تو اس کی مدد کر۔

۷۰۷۔ اللہ تعالیٰ اس پر سخت سزا دے جس نے کسی مظلوم کو کھانا پھر اس کی مدد نہ کی۔ خود اس میں اس کا حصہ

۷۰۸۔ اپنے ملک و قہار کے لیے گفتگو (میں نے) کی اجازت ہے۔ مسند احمد عن عائشہ

۷۰۹۔ اسے چھوڑ دے اس واسطے کہ قہار کے لیے گفتگو کافی ہے۔ بخاری، ترمذی عن ابی ہریرہ عن رسول اللہ

۷۱۰۔ تشریح: اپنے نقص سے آپ پر عیا اسلام نے قرض کیا تو برواقت دانگی میں تفریق جو سے وہ نقص غلت گلائی نہ اس پر آپ سے فرمایا۔

۷۱۱۔ تم بدلے لے سکتی ہو۔ مسند احمد عن عائشہ

۷۱۲۔ آدمی کا اپنے بھائی کی مدد کرنا عین ایمان ہے۔ مسند احمد عن عائشہ

۷۱۳۔ تشریح: نہ اس کے احکامات اپنی بدعت کا ذہنی میں ہے اور اس میں کوئی حد نہیں ہے۔

۷۱۴۔ میں اپنے مسلمان بھائی کی اس ضرورت میں مدد کروں۔ مجھے مجاہد روز مسند احمد مسجد ۱۱۱ میں احکامات نے سے یاد دہانہ ہے۔

۷۱۵۔ ابو القاسم الرضی فی قضاء العلم النجی عن ابی ہریرہ

مسلمان بھائی کی حدود ہر حال میں ہو

۷۱۶۔ آدمی کو اپنے بھائی کی مدد کرنی چاہیے چاہے وہ ظالم ہو یا مظلوم ہو، نہ وہ ظالم ہو نہ اسے (ظلم سے) روکے کہ میں اس کی مدد کر اور اگر مظلوم ہو تو اس کی مدد کر۔ مسند احمد، حاکم عن مسلم

۷۱۷۔ جس کے ساتھ کسی مسلمان کی بددلیلیں کی گئی اور اس نے باوجود قدرت کے اس کی مدد نہیں کی تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے روز تمام آدمیوں کے ساتھ سزا دے گا۔ مسند احمد عن مسلم بن حنفیہ

۷۱۸۔ جس نے کسی حسرت زدہ آدمی کو اللہ تعالیٰ اس کے لیے بہتر سفر تحریر لکھتے ہیں، آپ کے ذریعہ اس کے تمام کاموں سے اوجھل ہوتے

۷۱۹۔ جس کو بہتر اس کے لیے قیامت کے روز (سبحانہ) کہہ دے گا کہ وہ اس کے لیے بہتر سفر تحریر لکھتے ہیں، آپ کے ذریعہ اس کے تمام کاموں سے اوجھل ہوتے

۷۲۰۔ جس کے ساتھ کسی مسلمان بھائی کی حسرت کی گئی اور اس نے باوجود قدرت کے اس کی مدد نہیں کی تو اللہ تعالیٰ اسے دنیا و آخرت میں سزا دے گا۔ ابن ابی القاسم فی ذہبہ عن ابی ہریرہ

۷۲۱۔ میں نے اپنے (مسلمان) بھائی کی عزت کا دفاع کیا تو اللہ تعالیٰ قیامت سے سزا دے گا جس سے نہ تمہاری عزت ہو نہ اس کی۔ مسند احمد، ترمذی عن ابی القاسم الرضی

۷۲۲۔ میں نے اپنے بھائی کی عزت کا دفاع کیا تو اللہ تعالیٰ قیامت سے سزا دے گا جس سے نہ تمہاری عزت ہو نہ اس کی۔ مسند احمد، ترمذی عن ابی القاسم الرضی

۷۲۳۔ جس نے پالی یا جس نے بیادنی کو روک دیا تو اس کے لیے شہید کا جرم ہے۔ ابو القاسم الرضی فی قضاء العلم النجی عن ابی ہریرہ

۷۲۴۔ تشریح: جس نے کسی بھائی کے لیے بددلیلیں کی گئی اور اس نے باوجود قدرت کے اس کی مدد نہیں کی تو اللہ تعالیٰ اسے دنیا و آخرت میں سزا دے گا۔ ابن ابی القاسم فی ذہبہ عن ابی ہریرہ

۷۲۵۔ جس نے اپنے بھائی کی عزت کا دفاع کیا تو اللہ تعالیٰ قیامت سے سزا دے گا جس سے نہ تمہاری عزت ہو نہ اس کی۔ مسند احمد، ترمذی عن ابی القاسم الرضی

۷۲۶۔ جس نے اپنے بھائی کی عزت کا دفاع کیا تو اللہ تعالیٰ قیامت سے سزا دے گا جس سے نہ تمہاری عزت ہو نہ اس کی۔ مسند احمد، ترمذی عن ابی القاسم الرضی

۷۲۷۔ جس نے اپنے بھائی کی عزت کا دفاع کیا تو اللہ تعالیٰ قیامت سے سزا دے گا جس سے نہ تمہاری عزت ہو نہ اس کی۔ مسند احمد، ترمذی عن ابی القاسم الرضی

۷۲۸۔ جس نے اپنے بھائی کی عزت کا دفاع کیا تو اللہ تعالیٰ قیامت سے سزا دے گا جس سے نہ تمہاری عزت ہو نہ اس کی۔ مسند احمد، ترمذی عن ابی القاسم الرضی

۷۳۱۔ جس نے اپنے بھائی کی مدد سے جو دہ کی سرکارت بھائی تو اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ وہ اسے جہنم سے بچائیں۔

مسند احمد، خبر سی فی النکیر عن اسماء بنت ابیہ

تشریح: ... بلور نضل و کرم پورنہ اللہ تعالیٰ پر کسی کی کوئی ذمہ داری نہیں۔

۷۳۲۔ جس نے کسی مسلمان کو ساقی کی حیثیت سے بچایا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک فرشتہ مبعوث فرمائیں گے جو قیامت کے روز اس کے گوشت کی جہنم سے حفاظت کرے گا اور جس نے کسی مسلمان پر کوئی جہت نکالی جس سے اس کی روحانی مخلوق سے اللہ تعالیٰ اسے جہنم کے لیے راکھ کر کے گا یہاں تک کہ وہ اس سے نکل آئے جو اس سے بہا۔ مسند احمد، ابو جعفر دہر معاد

۷۳۳۔ نہیں آری ایسے ہیں جن کی مدد کرنا اللہ تعالیٰ کا حق ہے، ایک اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے اور ظالم جو حق کا جیت اور کراہی دیتا ہے اور کراہی کا دوا بخواند جو پاکہ و ناشی کا شہکار ہے۔

مسند احمد، نزعہ فی، نسائی، ابن ماجہ، حاکم۔ عن اسی ہریرہ رضی اللہ عنہ

تشریح: ... سکا تب ساجد اور جس ایسے تمام کو کہا جاتا تھا جو اپنے آقا سے معاہدہ کر کے کہیں کوئی راہ ادا کرنے کے بعد نہ ادا کریں ایسے معاملہ کو کما جہت کہتے ہیں۔

۷۳۴۔ جو کسی مسلمان کی کسی ایسی جگہ دو چھوڑے، جہاں اس کی عزت میں کمی آئے اس کی بے قدری ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی جہاں کی مدد نہیں فرمائیں گے جس میں وہ دو کا خراباں ہوگا، جو کسی مسلمان کی ایسی جگہ دکرے جہاں اس کی تہمتیں نہ رہیں، وہ اس کی عزت میں کمی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کی دواں نہ دکرے گی جہاں دو چاہے گا۔ مسند احمد، ابو داؤد، والعباد عن جنو وابی طلحہ بن سہیل

الاکمال

۷۳۵۔ اپنے ظالم اور مظلوم بھائی کی مدد کر۔ من حدی فی تکامل عن جابر بن عبد کبر عن انس

۷۳۶۔ اپنے ظالم اور مظلوم بھائی کی مدد کر۔ کسی نے جو چار رسول اللہ معظم کی مدد کر سکا انہوں ظالم کی مدد کیجے کہوں؟ آپ نے فرمایا: راستہ حق کی طرف لوٹاؤ، یعنی اس کی مدد ہے۔ ابن عبد کبر عن انس

۷۳۷۔ اللہ تعالیٰ معیت زدہ کی مدد کرنے کو پسند کرتے ہیں۔ ابن عبد کبر عن اسی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۷۳۸۔ اللہ تعالیٰ اس پر حسرت کریں جو کسی مظلوم کو دیکھ کر اس کی مدد نہ کرے۔ ابی بصیر عن ابن عباس

۷۳۹۔ جو کسی مسلمان بھائی کی عزت بچائے گا تو اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ اسے قیامت کے روز جہنم کی آگ سے بچائیں۔

طبرانی فی الکبیر والخریط فی مکالم الاخلاقی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۷۴۰۔ جو کسی مسلمان کی مدد کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی مدد میں ہوگا ہے، جب تک وہ اپنے بھائی مدد میں لگا ہے جس نے اپنے مسلمان سے ایک طلاق کرنا تو اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کے روز صحت قبول دینے سے سبب نہیں لے گا، والخریط فی مکالم الاخلاقی عن انس

۷۴۱۔ جس کے سامنے اس کے مسلمان بھائی کا (ایرا) ذکر کیا گیا اور وہ اس کی مدد کرنا چاہتا تھا مگر اس کی مدد نہیں کی تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس سے دنیا پر آخرت میں بدلہ نہیں لے گا اور جس کے پاس اس کے مسلمان بھائی ذکر کیا گیا مگر اس نے اس کی مدد کی تو اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی مدد فرمائیں گے۔ والخریط فی مکالم الاخلاقی عن انس

۷۴۲۔ جس کے پاس اس کے مسلمان بھائی کا مدد سے جو دہ کی (یرا) ذکر ہوا اور باوجود قادر ہونے اس نے اس کی مدد کی تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی مدد فرمائیں گے۔ والخریط فی مکالم الاخلاقی عن عثمان بن حصین

۷۴۳۔ جس نے اپنے مسلمان بھائی کی عزت کا دفاع کیا تو اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ اسے جہنم کی آگ سے بچائیں۔

طبرانی فی الکبیر والخریط فی مکالم الاخلاقی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۲۳۴۔ جس نے اپنے مسلمان بھائی کی عزت پہاڑی تو اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ آپ اپنے کے راز ان کی عزت پہ نہیں۔

ابن ابی الدیہ علیہ الرحمۃ عن ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۳۵۔ جس نے اپنے بھائی کی عزت میں اس کی عزت پہاڑی تو اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ اسے شکست نہ آئے۔

ابن ابی الدیہ رضی اللہ عنہ

نیت و ارادہ

۲۳۶۔ مومن کی نیت اس کے عمل سے بڑھتی ہے۔ صحیح عن رسول

تقریباً: نیک نیت میں رہا جس نے نیک عمل کیا۔

۲۳۷۔ مومن کی نیت اس کے عمل سے اور مومن کی نیت اس کی نیت سے بڑھتی ہے۔ اور ایسا اپنی نیت کے مطابق عمل کرتا ہے۔ مومن جب کوئی

عمل کرتا ہے تو اس کے قلب میں ایک نور پیدا ہوتا ہے۔ طبرانی عن صحیح

تقریباً: مومن کی نیت اس کے عمل سے بڑھتی ہے۔ اور ایسا اپنی نیت کے مطابق عمل کرتا ہے۔

۲۳۸۔ سب سے افضل عمل نیک نیت ہے۔ العکرم عن ابن عباس

۲۳۹۔ اللہ تعالیٰ نے اسے اس کی نیت کے مطابق ارادہ کیا ہے۔

ابن ابی الدیہ رضی اللہ عنہ

۲۴۰۔ اللہ تعالیٰ عزت کی نیت کے مطابق ارادہ کرتا ہے اور عزت کی نیت سے نیک نیت ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ

تقریباً: یعنی جو شخص نیک نیت کی نیت کرے گا اسے اللہ عزت و جلال سے ملے گا۔

۲۴۱۔ اللہ تعالیٰ ارادے میں جس حکمت والا ارادے کی نیت کرے گا اسے اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ دے گا۔ اور اس

ارادے کا قصد اللہ تعالیٰ کی رضا اور پیروی کی نیت ہو تو اس کے قصد و اللہ تعالیٰ کی عزت و جلال کا ارادہ کرے گا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ

ابن ابی الدیہ رضی اللہ عنہ

۲۴۲۔ اللہ تعالیٰ (قیامت کے روز) لوگوں کو ان کی نیتوں کے مطابق عطا کرے گا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ

تقریباً: جس کی نیت نیک نیت ہوگی اور اسی قدر عطا کرے گا۔

۲۴۳۔ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی نیتوں کے مطابق عطا کرے گا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۴۴۔ لوگوں کو اپنی نیتوں کے مطابق عطا کرے گا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۴۵۔ لوگوں کو ان کی نیتوں کے مطابق عطا کرے گا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۴۶۔ لوگوں کو ان کی نیتوں کے مطابق عطا کرے گا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۴۷۔ لوگوں کو ان کی نیتوں کے مطابق عطا کرے گا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۴۸۔ لوگوں کو ان کی نیتوں کے مطابق عطا کرے گا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۴۹۔ لوگوں کو ان کی نیتوں کے مطابق عطا کرے گا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ

ابن ابی الدیہ رضی اللہ عنہ

۲۵۰۔ لوگوں کو ان کی نیتوں کے مطابق عطا کرے گا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۵۱۔ لوگوں کو ان کی نیتوں کے مطابق عطا کرے گا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۵۲۔ اللہ تعالیٰ جب اپنے عذاب پہ نازل کرتا ہے تو (بے اوقات) ارادہ کرے گا کہ اسے نازل کرے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ

کی ہدایت کے ساتھ یہ لوگ بھی ہلاک ہو جاتے ہیں، پھر ان کو ان کی تپوں اور اعمال کے مطابق اٹھایا جائے گا۔ پہلی عمر عتہ
تشریح:۔ یعنی جن پیام میں عذاب نازل ہوا تھا انہی میں نیک لوگوں نے عذاب تھا جو ان کی عمروں اور عذاب سے نذول میں اتفاق
ہو جاتا ہے۔ دیکھئے اسے دیکھتے ہیں کہ یہ بھی اس عذاب میں گرفتار تھے، لیکن فرق اعمال اور تپوں کی وجہ سے بدشت اور شر میں ظاہر ہوگا۔

۷۲۵۳۔ اللہ تعالیٰ جب کسی قوم کو عذاب میں مبتلا کرنے کا ارادہ کرتے ہیں تو جو اس قوم میں نیک وہ ہوتا ہے سب کو عذاب پہنچاتے ہیں،
پھر ان کے اعمال کے مطابق اٹھایا جائے گا۔ پہلی عمر میں عمر

۷۲۵۴۔ اللہ تعالیٰ جب کسی قوم پر عذاب نازل کرنا چاہتے ہیں تو جو بھی اس میں ہوتا ہے اسے وہ عذاب پہنچتا ہے پھر ان کے اعمال کے مطابق
اٹھایا جائے گا۔ مسند احمد بخاری عن ابن عمر

۷۲۵۵۔ جب زمین میں کوئی (جائز یا مجرم) ہو رہا ہو تو بے اللہ تعالیٰ زمین والوں پر عذاب نازل کرتے ہیں، اگر چنانچہ نیک لوگ
موجود ہوں یا نہیں، پس وہی عذاب پہنچتا ہے جو ہر لوگوں کو پہنچتا ہے، پھر وہ نیک لوگ اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور رحمت کی طرف لوٹ جاتے ہیں۔

طریقہ فی الکبر، العطیۃ عن ام سلمہ

الاکمال

۷۲۵۶۔ اللہ تعالیٰ نے اسے اس کی نیت کے مطابق اجر دے دیا۔

مسند احمد، ابوداؤد، سنن ابن ماجہ، پہلی والحدی، حاکم و ابو نعیم عن جابر بن عبدک

۷۲۵۷۔ اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور تمہارے مالوں کو کچھ اہمیت نہیں دیتے، لیکن تمہارے قلوب اور تمہارے اعمال کو دیکھتے ہیں، جس کا دل
نیک ہو اللہ تعالیٰ اس پر پھر ان ہوں گے۔ اللہ حکم عن یحییٰ بن ابی کثیر، مسند

۷۲۵۸۔ اللہ تعالیٰ تمہارے جسموں اور تمہارے مالوں کو نہیں دیکھتے، لیکن تمہارے دلوں کو دیکھتے ہیں، تو جس کا دل صالح ہو اس پر اللہ تعالیٰ
پھر ان ہوں گے، مگر کیف تم سب آدم (علیہ السلام) کی اولاد کو مجھے تم میں سے سب سے زیادہ پسند ہے جو تم میں کا سب سے پرہیزگار ہو۔

طریقہ ابنی، عن ابی مالک الاشجری

۷۲۵۹۔ اچھی نیت سے نیک کو جنت میں داخل کر دے گی، مگر اچھا اخلاق اپنے موصوف کو جنت میں داخل کریں گے، پھر اچھا دلوں سے پڑی ہو
جنت میں لے جائے گا، ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر چند شخص بہادری آپ نے فرمایا، یا ہاں! اگر چند شخص نیک خاک آلود ہو جائے۔

البدلیسی عن جابر

۷۲۶۰۔ دین میں کچھ مورا ہے جنہیں اللہ نے دیکھ کر رکھا ہے، تم نے جو باتیں پاری اور جو راستہ تم نے طے کیا وہ اگر میں تمہارے ساتھ شریک ہیں۔

ابن ماجہ عن جابر

اچھی نیت پر اجر ملتا ہے

۷۲۶۱۔ ہم دین میں کچھ لوگ چھوڑ آئے ہیں، کہ وہ تمہارے ساتھ ہیں چاہے تم کوئی ادا ہو یا نہ ہو، یا کسی بلند جگہ چڑھیں یا کسی نیچے زمین میں
اڑیں، لوگوں نے عرض کیا: وہ تمہارے ساتھ کیسے ہیں جبکہ وہ حاضر نہیں ہوتے؟ آپ نے فرمایا: انہی تپوں کی بنا پر۔

الحسن بن سلیمان والبدلیسی عن عثمان بن عرواف، ابیہ عن جعفر الزبیری عن العوام

۷۲۶۲۔ ہر بند کچھ لوگ ہیں، تم جس راستہ پر چلنا اور تم نے جو طریق کیا یا کوئی دینی بیوی کی دعا کی اگر جس تمہارے ساتھ ہیں لوگوں نے عرض
کیا: یا رسول اللہ! کیسے حالانکہ وہ دین میں ہیں؟ آپ نے فرمایا: اگر چند بندش ہیں (وہ تمہارے ساتھ ہوتے) انہیں اللہ نے رکھا ہے۔

مسند احمد، ابن ابی شیبہ و عبد بن حمید بخاری، ابوداؤد، ابن ماجہ، ابی حنیفہ، ابن حبان، ابن ابی شیبہ، مسلم بن ماجہ عن جابر

- ۷۲۸۵۔ بسپ کشمیر۔ اس میں کوئی چیز ٹھکرتا ہے چھوڑ دے۔ مسند احمد، اس حدیث کا حکم علیٰ اجماع
 ۷۲۸۶۔ جس بات کو کشمیر والے اپنا مانتے ہیں چھوڑ دے۔ ابن عساکر علیٰ عدلیہ حص من معارفہ من حدیث
 ۷۲۸۷۔ بندہ شریعت کو صرف اللہ تعالیٰ کے لیے چھوڑ دے۔ واقعہ تعالیٰ اسے اس سے بڑا دینا اور آخرت میں بھی اور بہتر چیز اسے دیتے ہیں۔
 ابن عساکر علیٰ اس حدیث

- ۷۲۸۸۔ جہنم۔ اس میں ٹھکرتا ہے چھوڑ دے۔ طبرانی علیٰ حدیث
 ۷۲۸۹۔ ہر چیز کا وہی ہے جو شر کے وقت رک جائے۔ طبرانی علیٰ حدیث
 ۷۲۹۰۔ ہر چیز کا وہی ہے کہ ہر ایک چیز میں۔ طبرانی علیٰ حدیث
 ۷۲۹۱۔ حلال اور حرام، رافضیوں اور اہل سنت کے درمیان کئی مشترک کام ہیں، جنہیں اکثر لوگ نہیں جانتے تو ہم نے اپنے آپ کو
 شہادت سے بچایا اس لیے اپنی عزت اور دین کو بچا لیا، اور جو شہادت میں ہر تہذیب و قوم میں ہے، کوئی چیز دہلیا ہو کر آگاہ کے قریب (ہر زبان)
 چار بار ہو تو قریب ہی وہ ایک اس پر آگاہ میں، اس لیے کاتب دار میں میں اللہ تعالیٰ کی طرف آگاہ اس کی خواہش کر دیتے ہیں، اس کا رد ہوا، ہم میں
 ایسا نکلا ہے جب وہ سب ہو جائے تو سازا بہن سب ہو جائے اور جب وہ خراب ہو جائے تو سازا بہن خراب ہو جاتا ہے اور وہ اس سے ہے۔

- بھٹی، ترجمہ، اس عاجہ، ابو داؤد، فضلی، علی اللہان، بشر
 ۷۲۹۲۔ حلال اور چیزیں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے کتاب میں حلال فرمایا ہے اور حرام وہ چیزیں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں
 حرام قرار دیا ہے اور جن چیزوں سے خاصوشی اللہ تعالیٰ کے لیے وہ چیزیں ہیں جو حلال ہیں۔ ترجمہ، اس عاجہ، حاکم علیٰ مسند
 ۷۲۹۳۔ حلال اور چیزیں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حلال فرمایا ہے اور حرام وہ چیزیں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں
 حرام قرار دیا ہے اور جن چیزوں سے خاصوشی اختیار کی ہے تو وہ چیزیں ہیں جو صاف ہیں۔ ترجمہ، ابن ماسہ، حاکم علیٰ مسند
 ۷۲۹۴۔ جو چیز شک میں ڈال دے اسے چھوڑ دے اور جس میں شک نہ ہو اسے اختیار کر دے کیونکہ کسی میں شک نہ ہے، من فہم علیٰ
 ۷۲۹۵۔ ہر چیز شک میں ڈال دے اسے چھوڑ دے اور جس میں شک نہ ہو اسے اختیار کر دے۔

- مسند احمد علیٰ حدیث، مسند علی، رضی اللہ عنہما، طبرانی علیٰ حدیث، ابن ماسہ، حاکم علیٰ مسند
 ۷۲۹۶۔ جو چیز تجھے شک میں ڈال دے اسے چھوڑ دے اور جو شک میں نہ ڈالے اسے اختیار کر دے اس واسطے کہ کوئی میں راہین ہے
 اور جھوٹ فریب ہے۔ مسند احمد، طبرانی علیٰ حدیث، ابن ماسہ، حاکم علیٰ مسند

- ۷۲۹۷۔ جو چیز تجھے شک میں ڈال دے اسے چھوڑ دے اور جس میں شک نہ ہو اسے اختیار کر دے اور جو شک میں ڈال دے اسے چھوڑ دے
 (صرف اللہ تعالیٰ کے لیے چھوڑ دے، حلیہ الاولیاء، خطیب علیٰ حدیث
 ۷۲۹۸۔ ہر وہ چیز جو شرع میں ہے (الہرام) کے قریب ہے، جسے ایک دین میں وہی بھی تشکیک اور شک ہے، طبرانی علیٰ حدیث، ابن ماسہ، حاکم علیٰ مسند
 یعنی تمام احکام میں کسی امر یا نہی کا کوئی شک نہ ہو اور نہ ہی کسی کو کوئی شک ہے تو اس کی اپنی تمکیدی عبادت ہے اس لیے کہ
 فقہاء سے پوچھے انسان ہر بات کو خود سمجھنے کی کوشش کرنے لگ جائے تو مشاہدہ ہے کہ وہ تعین اٹھاتا ہے

الاکمال

- ۷۲۹۹۔ تقویٰ اعمال کا مشاہدہ، اس میں تقویٰ نہیں جڑا ہے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے رک، اسے جب وہ اللہ تعالیٰ و اس کے سارے
 احوال کی پراہنیں اور یہ (تقویٰ) اللہ تعالیٰ سے بھائی اور لوگوں کے سامنے آئے، فقر و بلا و مرض میں سمانہ رہی کرتے، و سمانہ کی اور بار و فتنہ
 میں انصاف سے کام لیتے کام سے خبردار! اس میں اپنے نفس پر حکم چلاتا ہے وہ لوگوں کے لیے وہی پسند کرتا ہے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔
 الحکیم علیٰ حدیث، رضی اللہ عنہ

۷۳۷ ے یقین کی تعلیم ایسے حاصل کرو جسے قرآن کریم نے بھیجے ہو، یہ بات کہ تمہیں اس کی معرفت حاصل ہو جائے گی کہ تمہیں اس سے نکلنا ہوں۔

حلیۃ الاولیاء عن نوذ بن یزید، مردہ ۹

۷۳۸ ے... کو کوا اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کیا تو اس کا اسطے کہ کسی کو نیت کے بعد یقین بھی (نیت) نہیں ملتی، اور عمر کے بعد نیت سے نئی کوئی (مسیبہ) نہیں آتی کی عادت زائل، کیونکہ وہ ممکن کی طرف لے جاتا ہے اور کچھ اور کچھ دنوں نیت میں (لے جانے کا ارادہ) ہیں، اور بھوت سے بچنا کیونکہ بھوت رات کی طرف راہ ہوا کر ۴ سے بھر بھوت اور برائی دونوں جنم میں (لے جانے کا ارادہ) ہیں۔ اس حدیث میں یہ

۷۳۹ ے ایمان دل میں برقرار ہے اور یقین (کئی) نیت (میں) ہے۔ الدیلمی عن واقد بن محمد الانصاری عن ابی

۷۴۰ ے ابن عمر رضی اللہ عنہما، ان وقت کیا سوچت ہوئی جب تم ادنیٰ قسم کے لوگوں میں عمر رسیدہ ہو گئے، اور ایک سال کا (خاندان) بنو، ان کو چھپائے ہوں گے اور یقین کرنا ہوگا۔ بخاری فی راجعہ صحاحین شاگرد اس صبر

۷۴۱ ے مجھے اپنی امت کے بارے یقین کی ضرورت کی خبر دی کہ خدشہ ہے اس عاجز تک عن ابی ہریرہ و صوفیہ

۷۴۲ ے یحییٰ بن عمر (صبر سلام) اپنی پرچہ کرتے تھے، ان کے یقین میں مزید ان ذہن (جنگہ نبوت کے بعد کا کوئی درجہ نہیں) تو وہ ہوا کہ ان کے۔ الحکیم عن وعلوس ملبان معصلا

تکثر شیخ: انسانوں میں سب سے بڑا درجہ انبیاء کا ہے، اور یہ ہے کہ وہ مزید کوئی درجہ تو پاؤں ملتے تھے اس لیے کہیں قسم نہیں کہ یہ نہیں حاصل نہیں تو اس پر کامت بھی نہیں کرنا، اور وہ یہ نہیں ملتا تو یقین یقین میں نہ تو نبوت سے نہیں (وہوں کے اختیار میں نہیں تھا۔

۷۴۳ ے ابن عمر رضی اللہ عنہما (علیہ السلام) کا یقین اس طرح اچھا ہوا، جیسے کہ ذات ہے تو وہ بولتا ہے اور اپنی پرچہ کرتے۔ الدیلمی عن عبد

باب دوم..... برے اخلاق اور افعال

اس بارے میں تین اصول ہیں۔

فصل اول..... برے اخلاق و افعال سے ڈراؤ

- ۴۳۳۔ بد خلقی ہے برکتی ہے، اس شخص میں لا ابرار عنہ عنہ
 ۴۳۵۔ برے اخلاق سے برکتی ہے اور تمہارے برے وقت وہ ہیں جو زیادہ برے اخلاق ہیں۔ خطیب عن عائشہ
 ۴۳۶۔ بد خلقی ہے برکتی، جو توں کی (ہر بات میں) فرمانبرداری نہامت (کا باعث) ہے، اچھی بہدت برکت و بڑھوتری (کا باعث) ہے۔
 اس سند عن وسیع الاصلی
 ۴۳۷۔ برے اخلاق میں گرفتار نہ کرنا ہے، جیسے سرکہ شہ کو بگاڑ دیتا ہے۔ العلوف والحاکمہ فی الکس عن ابن عمر
 ۴۳۸۔ آئیے دوسرے کے ساتھ مل کر مٹنے کی برکتی نکل، کھلی برائی اور برے اخلاق ہے۔ ابن الجویک عن سلیمان بن موسیٰ عن سلا
 ۴۳۹۔ جب تم کسی پر اڑ کے بارے میں سنو کہ وہ اپنی جگہ سے نکل گیا تو اس کی قصد حق نہ کرو، اور جب یہ سنو کہ فلاں شخص نے اچلی
 عادت چھوڑ دی ہے تو اس بات کی قصد حق نہ کرو، اس واسطے کہ وہ وہی کرے گا جو اس کی عادت ہے۔

مسند احمد عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

خندہ پیشانی پسندیدہ عمل ہے

- ۴۴۰۔ اللہ تعالیٰ اس شخص کو پسند کرتے ہیں، جو اپنے بھائیوں کے سامنے سر نہانے رکھے۔ دو دوسرے عن علی
 ۴۴۱۔ (مناوی کی) بات کی تو یہ ہے صرف برے اخلاق (کی توہینیں) کیونکہ وہ جس گناہ سے توبہ کرتا ہے اس سے زیادہ برے میں مبتلا
 ہو جاتا ہے۔ خطیب عن عائشہ
 ۴۴۲۔ (اچھے) اخلاق کو (برے اخلاق میں) تبدیل کرنے والا ایسا ہے جیسے (کسی کی) خلعت کو تبدیل کرنے والا، تم اس کی اخلاقی تبدیلی
 اس وقت ہی کر سکتے ہو کہ جب اس کی خلعت تبدیل نہ کرو۔ ابن عقی۔ دو دوسرے عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
 ۴۴۳۔ بے برکتی برے اخلاق ہیں۔ مسند احمد۔ طبرانی فی الکبیر۔ العلوی عن عائشہ رضی اللہ عنہ عن ابی الدرداء۔ طبرانی فی الاوسط عن جابر
 ۴۴۴۔ اگر یہ خلق کسی صورت میں نہ گوں کہ وہ یہاں چلتا تو انتہائی برائی صورت کا رہتا، جو اللہ تعالیٰ نے مجھے کس گناہ کی توبہ دیکھی۔
 اللہ تعالیٰ فی مساوی الاخلاق عن عائشہ

عیش فی الناس نکلی وجعل سوء لكل خلقا ہے جسے لنگان ہے۔

- ۴۴۵۔ ہر گناہ کی انتہائی کے پاس توبہ سے سوائے برے اخلاق کے، وہ جس گناہ سے بھی توبہ کرتا ہے تو اس سے زیادہ برے میں واقع
 ہو جاتا ہے۔ ابو الفتح العسائی فی الاصل عن عائشہ
 ۴۴۶۔ جس کے اخلاق برے ہوئے اسے اس کے نفس میں خدا پیدا جاتا ہے کہ جس کی پریشانی زیادہ ہو اس کا بدن کمزور پڑتا ہے اور اس
 سے توں سے ذات پرانے ثوابت خود بخود اس کی مرادیں بروقت نہ گئی۔ الحارث و ابن السنی و ابو یوسف فی مذهب عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
 ۴۴۷۔ نفس میں خدا کا مستطاب ہے کہ وہ حق و باطل میں مرند ہوتا ہے۔

خرق کرنے والے کی زد و خراج کرنے سے اس کی جلد پر کسی ہو جاتی ہے (اور انکی زد و خراج جاتی ہے) یہاں تک کہ اس کی انگلیاں چھب چکی ہیں اور اس کے قدموں کے نشان مٹ جاتے ہیں اور پتیل کچھ خراج کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا تو بڑی کا حلقہ کا اپنے جکڑ میں نکل جوجاتا ہے اور اسے کشادہ کرنے کی کوشش کرتا ہے اور وہ کھینچ کر کشا احمد، بیہوش، نسبی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۴۳۸۸۔ اس امت کے پہلے جہد کی نجات یقین اور زہد میں ہے اور اس کا آخری طبقہ نکل اور (میں) سیدوں سے ہلاک ہوگا۔

ابن ابی الدنیا عن اس عمر و

۴۳۸۹۔ نفل سے بڑھ کر بھی کوئی بیماری ہوگی، مگر اسے اسے بیہوشی اور حواسِ حاکم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

تشریح:..... روحانی بیماری اور جب روح بیمار ہو جائے تو جسم بھی بیمار ہو جاتا ہے۔

۴۳۹۰۔ اس شخص کے لیے اس سر قربانی ہے جو اپنے اہل و عیال کو تو خیریت سے بخورے اور خود بڑائی کے لڑا ہے، اب سے ہیں، نہ ہو۔

قرنوس عن اس عمر و

۴۳۹۱۔ نفل اور جہد، اور انکی فصلتیں ہیں جو کسی مومن میں جنم نہیں ہو سکتی ہیں۔ مسعودی عن ابی سعید

۴۳۹۲۔ سر دار نکل نہیں کرتا۔ عطیہ فی کتاب البخلاء عن انس

۴۳۹۳۔ جس نے زکوٰۃ اور انکی مہمان کی مہمان نوازی کی اور مصیبت میں کسی کو نہ تو دیکھوئی سے بری ہو گیا۔

ہشام، ابویعلیٰ، طبرانی عن خالد بن ریحان حارہ

۴۳۹۴۔ جس میں جنم یا تم ہوئی تو اس نے اپنے آپ کو نفل و تجوی سے بچا لیا، جس نے زکوٰۃ اور انکی مہمان کی میمانت کی اور مصیبت میں (کسی کو)۔ یا۔ طبرانی عن خالد بن ریحان حارہ

فہم..... از اکمال

۴۳۹۵۔ اہلین (اپنے چیلوں سے) کہتا ہے (جو) انسانوں میں فہم و رحمت (کی صفات) کشش کرو، کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں شریک کے برابر ہیں۔ حاکم عن ترمذی و الطبرانی عن علی

۴۳۹۶۔ توگوں پر صرف حرام اور انکی فہم کرتا ہے یا کسی میں یہ صفت ہو، فہم حقیقی و من عندہ کر عن ہلال بن ابی بردہ عن ابی موسیٰ عن ابی ہریرہ عن حدو

۴۳۹۷۔ اسے اہل جہد کے لیے کیا تم جانتے ہو کہ جو اس امت میں سے فہم کرے گا اس کے، اسے میں اللہ تعالیٰ کا فہم کیا ہے؟ تو سنو ان

کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا فہم یہ ہے کہ اس امت کا شریک نہ کیا جائے گا اور نہ ان کا مال نیست و نیست کر کیا جائے گا۔

حاکم، بیہوشی و مسعودی و بن ہشام عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۴۳۹۸۔ فہم کرنا اور نہ فہم کرنے والا، فہم اس واقعہ کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے تو تمہاری زیادتی خود تمہارے خلاف ہے۔

حاکم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

باہمی بغض و عناد..... از اکمال

۴۳۹۹۔ خبردار! ہمیں بغض و عناد سے بچنا کیونکہ وہ سونہ نہ والی ہے۔ لسان الطی فی مسووی الاحلاق عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

نفل..... از اکمال

۴۴۰۰۔ اللہ تعالیٰ نے جمعہ دن (کے پوروں) کا اپنے دست (قدرت) سے لگایا ہے، اسے حریز کیا یا بے شرفی و فہم یا تو انہوں نے ان میں

نہیں کہوں، پھر اس میں بھل لے گئے، اللہ تعالیٰ نے اس کی خوبصورتی اور حسن و کھیا تو فرمایا مجھے اپنی عزت و جلال اور اپنے عرش پر بلندی کی شرم و ہراس سے پرزوں میں تجھ میں کوئی نقل نہ جائے گا۔ ابن النجار و الخطیب فی کتاب السیلاء عن ابن عباسؓ یہ روایت صحیحہ تشریح:۔۔۔ منہ کے لٹا کر سے یہ حدیث ضعیف ہے۔

۴۶۱۔ اللہ تعالیٰ سچ سوا کے لیے ایسے ہی غضبناک ہوتے ہیں جیسے اپنے لیے غضبناک ہوتے ہیں۔ الحدیث عن ابن عباسؓ: حور و رضی اللہ عنہ
 ۴۶۲۔ کنجوی سے بچو، کیونکہ تم سے پہلے لوگ اسی وجہ سے ہلاک ہوئے، اس نے انہیں غل کا حکم دیا تو انہوں نے غل کیا، انہیں قطع رحمی کا حکم دیا، انہوں نے قطع رحمی کی، انہیں انہوں کا حکم دیا تو انہوں نے انہوں کیے۔ ابو داؤد و ابن جریر فی لہذیہ حاکم، ابھی عن ابن عمرو
 ۴۶۳۔ کنجوی سے بچو، اس واسطے کہ اس نے تم سے پہلے تو مس کو ہلاک کیا، اس نے انہیں نے بلایا تو انہوں نے خون بہائے، مال ڈال دیا، اپنی امان کو قتل کیا۔ ابن جریر عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۴۶۴۔ غل سے بچنا کیونکہ اس نے اقوام کو بلایا تو انہوں نے زکوٰۃ دارا کی قطع رحمی کی، اور اس کے کہنے پر انہوں نے خون بہائے۔

ابن جریر و حسی اذہ عنہ

۴۶۵۔ کنجوی سے بچو، اس واسطے کہ تم سے سابقہ لوگ غل کی وجہ سے ہلاک ہوئے، اس نے انہیں جھوٹ کا حکم دیا تو انہوں نے جھوٹ بولا، غل کا حکم دیا تو انہوں نے غلو کا حکم دیا، قطع رحمی کا حکم دیا تو انہوں نے شے سے توڑے، ابن جریر عن ابن عمرو
 ۴۶۶۔ غل سے اس حصے میں، ابن عباسؓ سے ترجمے گزشتہ حدیث اور باقی دوسرے لوگوں میں ہیں۔

والقطنی۔ ابھی۔ خطیب فی کتاب السیلاء عن ابن عباسؓ رضی اللہ عنہ

۴۶۷۔ تم کہتے ہو یا تمہارا کہنے والا کہ جس شخص کا نام سے زیادہ حذر ہے، اور (خود ہی قاتل) غل سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی ظلم ہوگا، اللہ تعالیٰ اپنی عزت و عظمت اور جلال کی قسم کھاتے ہیں کہ جنت میں کنجوی اور غل شخص نہیں جائے گا۔

الخطیب فی کتاب السیلاء عن ابی الزبیر عن ابی ہریرہ

۴۶۸۔ جس شخص میں حق باتیں ہوئیں تو وہ کنجوی سے بڑی ہے، جس نے زکوٰۃ دارا کی راتوں کیلئے وہ خوش ہو، اور بچے بہیمان کی بہیمان نوادری کی اور صاحب میں مطلق آیا۔ طبرانی فی الاوسط عن حمیر

۴۶۹۔ غل اور غش دو ایسا اخلاق ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ پسند کرتے ہیں۔ الحدیث عن ابن عمرو

۴۷۰۔ اللہ تعالیٰ نے طاعت کو بڑا کر کے اسے غل اور مال سے ڈھانپ دیا۔ طبرانی ابو نعیم عن ابن عباسؓ

۴۷۱۔ غل اور ایمان کبھی کسی بندے کے دل میں جمع نہیں ہو سکتے۔ ابن شہاب و ہذا، احمد، حاکم ابھی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۴۷۲۔ ایمان اور غل کبھی کسی مسلمان بندے کے دل میں یکجا نہیں ہو سکتے۔

ابن حدی عن عبد القادر بن عبد الغریب بن سعید الانصاری عن ابیہ عن عبدہ

۴۷۳۔ غل اور ایمان کبھی کسی بندے کے دل میں یکجا نہیں ہو سکتے، ابن جریر فی لہذیہ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۴۷۴۔ ایمان اور غل کسی مسلمان کے پیچھے (دل) میں جمع ہو نہیں سکتے۔ ابن جریر عنہ

۴۷۵۔ مؤمن کے لیے مناسب نہیں کہ وہ غل اور بزدلی ہو۔

ماہد و الخطیب فی کتاب السیلاء عن ابی حنفیہ و الخطیب عن ابی عبد الرحمن السلمی، ابو یوسف و

۴۷۶۔ اے انسان! جب تک تو زندہ ہے، غل کر رہے گا، اور جب تمہاری وفات کا وقت ہوگا تو اپنے مال کی طرف ہاتھ بڑھائے گا، اگر اسے

تکبیر ہے، سو وہ عاقبت (اپنے اندر) جمع نہ کرنا زندگی میں برا سلوک اور مرتے وقت برائی، اپنے من قرینی رشتہ داروں کو کھانا جرم ہوں گے،

اور دوست نہیں بنیں گے، تو ان کے لیے غل کی وصیت کر کے مرنا، اللہ علی عن زید بن ثابت

۴۷۷۔ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! غل سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں ہے، اپنے دوست کے لیے دعا کرو۔ ابو نعیم فی مسند ابی الاحسانی عن زید بن ثابت

خادم مراد ۷۰۰ روپے اپنے خزانے پر رکھیں۔ صوفیوں کی عداوت سے مراد وہ ہیں۔

۴۲۹ ۷۰۰ روپے اور ان کے ساتھ ان کے بیوی بچوں کی طرف سے بھی سوار نہیں کیا۔ اس لئے ان کو تکلیف پہنچا اور ان کے کوئی تلاش کرنا اس واسطے کہ وہ اپنے بھائی کا عیب تلاش کر لیں۔ تو اللہ تعالیٰ ان کا عیب لاچار کر کے گا، حتیٰ کہ اسے کھسکد میں فرما دے گا۔

۴۳۰ ۷۰۰ روپے اور ان کے ساتھ ان کے بیوی بچوں کی طرف سے بھی سوار نہیں کیا۔ اس لئے ان کو تکلیف پہنچا اور ان کے کوئی تلاش کرنا اس واسطے کہ وہ اپنے بھائی کا عیب تلاش کر لیں۔ تو اللہ تعالیٰ ان کا عیب لاچار کر کے گا، حتیٰ کہ اسے کھسکد میں فرما دے گا۔

۴۳۱ ۷۰۰ روپے اور ان کے ساتھ ان کے بیوی بچوں کی طرف سے بھی سوار نہیں کیا۔ اس لئے ان کو تکلیف پہنچا اور ان کے کوئی تلاش کرنا اس واسطے کہ وہ اپنے بھائی کا عیب تلاش کر لیں۔ تو اللہ تعالیٰ ان کا عیب لاچار کر کے گا، حتیٰ کہ اسے کھسکد میں فرما دے گا۔

حرف الحاء..... حراج پشندی

۴۳۱ ۷۰۰ روپے اور ان کے ساتھ ان کے بیوی بچوں کی طرف سے بھی سوار نہیں کیا۔ اس لئے ان کو تکلیف پہنچا اور ان کے کوئی تلاش کرنا اس واسطے کہ وہ اپنے بھائی کا عیب تلاش کر لیں۔ تو اللہ تعالیٰ ان کا عیب لاچار کر کے گا، حتیٰ کہ اسے کھسکد میں فرما دے گا۔

ازاکمال... جاہ و مرتبہ کی محبت

۴۳۰ ۷۰۰ روپے اور ان کے ساتھ ان کے بیوی بچوں کی طرف سے بھی سوار نہیں کیا۔ اس لئے ان کو تکلیف پہنچا اور ان کے کوئی تلاش کرنا اس واسطے کہ وہ اپنے بھائی کا عیب تلاش کر لیں۔ تو اللہ تعالیٰ ان کا عیب لاچار کر کے گا، حتیٰ کہ اسے کھسکد میں فرما دے گا۔

۴۳۱ ۷۰۰ روپے اور ان کے ساتھ ان کے بیوی بچوں کی طرف سے بھی سوار نہیں کیا۔ اس لئے ان کو تکلیف پہنچا اور ان کے کوئی تلاش کرنا اس واسطے کہ وہ اپنے بھائی کا عیب تلاش کر لیں۔ تو اللہ تعالیٰ ان کا عیب لاچار کر کے گا، حتیٰ کہ اسے کھسکد میں فرما دے گا۔

حرص و لالچ کی مذمت

۴۳۰ ۷۰۰ روپے اور ان کے ساتھ ان کے بیوی بچوں کی طرف سے بھی سوار نہیں کیا۔ اس لئے ان کو تکلیف پہنچا اور ان کے کوئی تلاش کرنا اس واسطے کہ وہ اپنے بھائی کا عیب تلاش کر لیں۔ تو اللہ تعالیٰ ان کا عیب لاچار کر کے گا، حتیٰ کہ اسے کھسکد میں فرما دے گا۔

۴۳۱ ۷۰۰ روپے اور ان کے ساتھ ان کے بیوی بچوں کی طرف سے بھی سوار نہیں کیا۔ اس لئے ان کو تکلیف پہنچا اور ان کے کوئی تلاش کرنا اس واسطے کہ وہ اپنے بھائی کا عیب تلاش کر لیں۔ تو اللہ تعالیٰ ان کا عیب لاچار کر کے گا، حتیٰ کہ اسے کھسکد میں فرما دے گا۔

تشریح: یعنی دادی مساتی بکراں ہوں کہ وہ اپنی دلاوی بھر جائے۔

۴۳۳۔ زینبہ فطحیہ سے جو حرام طہریت سے کہانی کا طلبگار ہوا۔ ظہر اس فیہ الکبیر عن وتلہ

۷۳۳ مجھے اپنی امت کے بارے جس بات کا زیادہ خوف ہے وہ یہ ہے کہ ہمارے ممالک کا رونا، سستی اور یقین کی کمزوری ہے۔

دار لطفی فی الاولیاد عزیز حامی

تشریح: بہت مرہوم اور حاضر میں جہنم دیگر آزار، سٹوں اور فتنوں میں مبتلا ہے، اس جسمانی اور روحانی ترقی سے محرومی کے سبب میں بھی

جسٹا ہے، جب سے اس کے حال کار نے کائنات کی کن حقیقت میں تحقیق و تجربات چھوڑے اس وقت سے اس امت کا ذل و عالت کی موجودگی میں ٹھہر چکا ہے اور جب سے انفراد کار نے جس کی تحریر اور مشق جسے درش کہتے ہیں، چھوڑ دی وہ ہمسائیہ و نجران کا فکار ہو چکی ہے اس واسطے ضروری ہے کہ جیسے علوم آئیے اور عالیہ کا ٹیکسٹافرض ہو ضروری ہے اس طرح ذہنی اور ہمسائیہ ارتقا ہو، اس کے لیے تحقیقات و تجربات اور درش کو ضروری ہے جس کا گناہ است کو ایسے ہی ہوگا جیسے کن فرض کفایہ کے چھوڑنے پر ہوتا ہے۔

۴۳۳۔ اگر انسان کو کھجور کی ایک دلوئی ہو تو اس کی تمنا ہوگی کہ اسے اپنی بیسی ادوی مل جائے۔ لیکن ایسی بیسی (قیمری دادی) کی تمنا کرنے کا۔

یہاں تک کہ وہ کئی دواؤں کی آرزو رکھے گا۔ انسان کا پیٹہ قبر کی آغوشی بن جائے گا۔ مسند و جہد۔ ابن حبان عن حماد

۴۳۶ دو بھوکے بھڑیچے جنہیں بکریوں میں چھوڑ دیا جائے وہ اتنا نقصان نہیں کرتے جتنا نقصان آدمی کو بس کی لالچہ اپنے دینی شرف

۱۲۵۵/۱۲۵۶ء: ترمذی عن کعب بن مالک مبرور، ۱۲۵۵/۱۲۵۶ء

نشریح: بالفاظ دیگر جب انسان کی دلی خواہش بھی یہ ہو تو وہ اپنی زبان سے بھی اظہار کرے کہ میں نے فلاں نیک کام کیا تھا۔ فلاں من

میں چھا دیا تھا اور غیرہ۔

۲۳۷۔ انسان پوٹر کا پوجا ہے اور اس کی ستمیں (جیون، ان، کر، چن، جین، فرس، اور، کی، امید، مستند، محمد، بیہقی، تو، ہادی، عز، اسیر

الحمد..... حسد کی مذمت

۱۳۴۸ھ۔ حسد نکلوں کو دوسرے کا قتل کر دیتا ہے جسے آج احمقوں کو قتل کر دینے کا نام ملوث کرنا ہے۔ ہمارے ملوث کرنا کو اسے ہی حسد نکلوں کا نام ملوث کرنا ہے۔

آگ کو بجھا دیتا ہے اور فرائز سونپ دیتا ہے (کے بول اور چہرے) کا قانون ہے اور روز روز کھانا چھینے سے (بھاف کی) بڑھ جان سے اس عاجزہ عین اس

۴۳۹ عہد (معمولی غلط) (رواد میں) (کہا جا سکتا) ہے، تاہم وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن (کے علم) سے نوازا ہے بھر وہ اس کی

حفاظت کے لیے (حفظ کی برائی اور علم کی تعلیم، بددینوں و مصلحہ کے ذریعہ) اٹھ کھڑا ہوا اور قرآن سے حلال کو حلال و حرام کو حرام بنا دیا اور دوسرا

وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے اہل عطا کیا تو اس نے اس کے ذریعہ صلہ رحمی کی، اور رشتہ داروں سے نفرت قائم رکھا، اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں اہل

کیا (دیکھنے والے نے یہ) تمنا کی کہ وہ اسی اس کی طرح ہو جائے۔ لیکن عیساکو عن ابن عمر

۷۴۹۔ محمد امان کو ایسے ہی خراب کرتا ہے جیسے اندرائن (تہ) شہد کو خراب کرتا ہے۔ ہر دوسرے کی مدد سے جلد

۷۳۶ جب مسجد کو تودھ سے آگے نہ دیو اور جب (پرا) امان کرنے کے لائق ہو تو حقیقت نہ کرو اور جب قابلِ فحشے لائق ہو تو پیچھے ہو کر چلے جاؤ اور امان

تقریباً پورے چھ سو برس پہلے = ابن محمد بن عقیل ابنی چاروں فرعیہ حصی الخ

حسد نیکیوں کو کھا جاتی ہے

۷۳۴۲۔ محمد سے بچو، کیونکہ محمد نیکیوں کو اپلوں پر جو کر پاتا ہے میرے آگاہندہ من کو ختم کر دیتی ہے۔ سامو وازد دس ایہی ہر یوفن جسے جانتے تھے

۷۴۳۔ تم سے پہلی استوں کی چاریاں تم سے پہلی جائیں گی (جن میں) حسد اور عیس کا غرض (مثال میں) یہ مؤید دینے والی تیرا، (یعنی)

وین و ختم کر دیں گی، انہ کو باطن و مغز سے دانی ہیں، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے ایمان کے بغیر تم کو جہنم میں بھیجے گا، اور آپس میں محبت رکھتے بغیر تم ایمان نہیں بن سکتے، کیا تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جس کا تم اسے کہو گے تو آدمی میں محبت نہ لگے تو کون؟ انہ میں سلام پھیلاؤ۔ مسند احمد، ترمذی، والنصاب، عن الزہری عن ابو یوسف

۷۴۴۴۔ قیامت اور حسد دونوں نیکوں کو ایسے قسم کر رہتے ہیں جیسے آگ اپنے من کو ختم کر دیتی ہے۔

ابن حصری فی امالیہ عن الحسن بن علی

۷۴۴۵۔ حسد کرنے والا پختہ دلور پرانیت والے کا مجھ سے اور میرا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ طبرانی فی المعجم عن عبد اللہ بن مسعود

۷۴۴۶۔ تمام انسان حاسد ہیں، کسی حسد کرنے والے کو اس کا حسد اس وقت تک نقصان نہیں دیتا جب تک وہ زبان سے بات اور ہاتھ سے عمل نہ کرے۔ حلیۃ الاولیاء عن انس

تشریح:..... یا اس کی فخری حد تک ہے کہ اس سے پہلے کل دل میں اُسے دانی جتنی دانی اور خیالات ہیں وہ سب معاف ہیں۔

الاکمال

۷۴۴۷۔ تمام انسان حاسد ہیں، اور بعض حاسدین بعض سے افضل ہیں، کسی حاسد کو اس کا حسد اس وقت تک نقصان نہیں دیتا جب تک وہ زبان سے بات اور ہاتھ سے عمل نہ کرے۔ ابو نعیم عن مسعود

۷۴۴۸۔ فتنوں والوں کا بدلہ کون دے سکتا ہے؟ جو جس نے حسد کیا اس کا ضرر خود اُسے ہو کر بہن شاہین عن علی بن ابی حمزہ

۷۴۴۹۔ لوگ اس وقت تک بھلائی میں رہیں گے جب تک آپس میں حسد نہیں کریں گے۔ طبرانی فی المعجم عن مسعود بن عبد اللہ

حسد و نفرت

۷۴۵۰۔ اللہ تعالیٰ پر جو میں شعبان کی رات اپنے بندوں کی طرف خصوصی رحمت سے دیکھتے ہیں، (تو اس رات) استفادہ (رحمت) طلب کرنے والوں کی بخشش کر دیتے ہیں، اور رحم طلب کرنے والوں پر رحم کرتے ہیں اور حسد کرنے والوں کو انہی کے حال پر چھوڑ دیتے ہیں۔

بہیقی عن عائشہ

۷۴۵۱۔ جب شعبان کی پندرہویں شب ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کی طرف متوجہ ہوتے ہیں، مومنوں کی بخشش فرماتے ہیں اور کافروں کو ہلاکت دیتے ہیں اور حسد کرنے والوں کو انہی کے حسد میں چھوڑ دیتے ہیں یہاں تک کہ وہ حسد کو ترک کر دیں۔ بہیقی عن ابی عبد اللہ الحنفی

۷۴۵۲۔ ہر جس کو ان کے اعمال کے احوال (بارگاہ الہی میں) پیش کیے جاتے ہیں، اور کے روز اور حمرات کے دن، انہی اللہ تعالیٰ ہر مومن بندے کی محفرت کر دیتے ہیں، صرف اس بندے کو انہیں بخشے، جس کے اور اس کے بھائی کے درمیان نفرت ہو، (فرتشوں سے کیا جاتا ہے) ان دونوں کو انہی کے حال پر چھوڑ دیتا، یہاں تک کہ وہ ایک دوسرے کی طرف راہ نہ لگیں۔ مسند احمد عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۷۴۵۳۔ جو اور حمرات کے روز اللہ تعالیٰ کے حضور احوال پیش کیے جاتے ہیں، اللہ تعالیٰ تمام مومنوں کی محفرت فرمادیتے ہیں، صرف قلعہ جی اور انہی میں نفرت رکھنے والوں کے گناہوں کو بخشے۔ طبرانی فی المعجم عن مسعود بن زید

۷۴۵۴۔ جو اور حمرات کے دن جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں، تو اس میں ہر اس بندے کی بخشش کر دی جاتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک نہ کرے، صرف اس شخص کی محفرت نہیں ہوتی جس کے اور اس کے بھائی کے درمیان نفرت ہو، پھر کہا جاتا ہے ان دونوں کو ہلاکت دو یہاں تک کہ انہیں سزا ملے۔ بخاری فی الادب المفرد، مسلم، ابوداؤد، ترمذی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۷۴۵۵۔ نفرتوں کو ختم کر دو۔ الزہری عن ابن عمر

از اکمال

۴۵۶۔ تہوار جمعرات ہے ان کے اہل (ہرگاہی میں) بیکش رہتے ہیں تو میں (مؤمنان) اپنے کی بخشش کر دیتی جاتی ہے جو ستم
تعالیٰ کے ساتھ شکر نہ کرے، صرف وہ آدمی کی مغفرت نہیں ہوتی، اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ان دنوں کو اساتذہ دیناں تک کہ یہ
ادوں پہنچ کر لیں۔ یہ عدا کو جس میں ہر روز دوسری عدا ہے

۴۵۷۔ ہر جمعرات کو لوگوں کے اولی اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کیے جاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ! جس بندے کی بخشش دے دیتے ہیں جو اس
تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے، صرف اس بندے کی مغفرت نہیں فرماتے، جس کے اور اس کے بھائی کے درمیان غرت ہو۔

تہذیب و ابن عساکر عن معاویہ بن اسعد بن عبد اللہ عن عبد اللہ عن ابیہ عن جعدہ

بنقض اور قطع رحمی کرنے والے کی مغفرت نہیں ہوتی

۴۵۸۔ ہر جمعرات کے روز اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کیا جاتا ہے کہ جیسے جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ تمہارے بخش دیتے ہیں، صرف دو چیز تھیں
والے اور قطع رحمی کرنے والے کی مغفرت نہیں فرماتے۔ طبرسی والعمراطلی عن الامام علی بن اسماعیل بن ربیع

۴۵۹۔ ہر جمعرات کے روز انسانوں کے آسمان پہنچ کر لے جاتے ہیں تو آپس میں جھگڑنے والوں اور غارت غلبہ کرنے والوں کی
بخشش کر دیتی جاتی ہے، مگر حسد کرنے والوں کو ان کے حسد میں چھوڑ دیا جاتا ہے۔ اس وجہ سے طبرسی اس میں کہیں عن ابن مسعود

۴۶۰۔ ہر جمعرات کے روز جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان دنوں میں جو مسلمان کی بخشش کر دیتے ہیں جو
اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے، صرف اس بندے کی مغفرت نہیں ہوتی، جس کے اور اس کے بھائی کے درمیان غرت ہو اور چھوڑ دیا
جاتا ہے ان دنوں کو چھوڑ دے دیکھو یہاں تک کہ وہ دنوں ایک دوسرے سے جدا کر لیں۔

بخاری فی الادب، مسلم و ابن زنجیہ نوہ دہ، ترمذی، ابن حبان عن ابی ہریرہ دوسری عدا عن جعدہ

۴۶۱۔ اللہ تعالیٰ شعبان کی چند ہوئی رات آسمان دنیا کی طرف توجہ فرماتے ہیں تو ہر کس کی مغفرت فرمادیتے ہیں صرف اس کی غفلت
نہیں ہوتی جو والدین کا تا فراموشی اور غرت رکھنے والا ہو، اس وجہ سے ابیہ عن ابی ہریرہ

۴۶۲۔ اللہ تعالیٰ شعبان کی چند ہوئی رات آسمان دنیا کی طرف نزول (رحمت) فرماتے ہیں، تو ہر (مؤمن) کی بخشش فرمادیتے ہیں
صرف شریک اور پندہ رکھنے والے کی مغفرت نہیں فرماتے۔

ابن زنجیہ والراوی حسنہ، دارقطنی، ابن عساکر، ابی ہریرہ عن ابیہ عن جعدہ

۴۶۳۔ ہر شب شعبان کی چند ہوئی رات آسمان دنیا کی طرف نزول (رحمت) فرماتے ہیں تو زمین والوں کو بخش دیتے ہیں صرف
شریک اور پندہ رکھنے والے کی بخشش نہیں فرماتے۔ اس وجہ سے ابیہ عن ابی ہریرہ

۴۶۴۔ اللہ تعالیٰ شعبان کی چند ہوئی رات آسمان دنیا کی طرف نزول (رحمت) فرماتے ہیں تو اساتذہ شریک اور پندہ رکھنے والے کے
تمام حقوق کو معاف فرمادیتے ہیں۔ ابن حبان، طبرسی وابن شعبان فی التہذیب، ابی ہریرہ عن جعدہ

۴۶۵۔ اللہ تعالیٰ شعبان کی چند ہوئی رات اپنی مخلوق کی طرف توجہ ہوتے ہیں تو اساتذہ کو حضور کے سب سے کئی مغفرت فرمادیتے ہیں،
ایک غرت رکھنے والے کی دوسرے (خانی) کی ہاں کا ڈون کرنے والے کی۔ مسند احمد، ترمذی عن ابی ہریرہ

یاد ہے کہ وہ جانور نہیں شکار کیا جاتا، جادوہ و قسماں پہنچتے ہیں انہیں بے غرورت نکالتا، نا اہل و غلام ہے۔

غلط مسائل مطوعہ، شفاء، اولیہ

حرف الخاء..... خیانت

۴۶۶۔ سب سے بڑی خیانت والی کاپی رجمیت میں تجارت کرنا ہے۔ طہ الوی فی الکبیر عن رجل تشریح: یعنی ان سے ایسے مال، دوسرے جیسے دوسرے جوتے ہیں۔

۴۶۷۔ مؤمن کی برصفت عبادت پر مہر لگتی ہے ہوائے خیانت اور جھوٹ کے۔ پہلی عن ابن عمرو

حرف الراء..... ریا

۴۶۸۔ کیا میں تمہیں اس بڑے خطرے سے خبردار نہ کروں جو میرے نزدیک مسکند حال سے بھی زیادہ خطرناک اور تشویشناک ہے؟ ارادی کا بیان ہے ہم نے کہا: کیوں نہیں، آپ نے فرمایا: فقیر شکر، کہ آدمی نماز پڑھتے پڑھتے دیکھنے والے کے لیے اپنی نماز سنوار کے پڑھتے۔

ابن ماجہ عن ابی سعید

۴۶۹۔ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے لیے ان میں فیصلہ کرنے کی غرض سے جلوہ افروز ہوں گے، اس وقت ہر امت (شدت خوف سے) گھٹنوں کے بل بیٹھی ہوگی، سب سے پہلے حامل قرآن کو پایا جائے گا، پھر جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستہ میں مارا گیا، اور پھر وہ شخص جو بہت زیادہ مالدار تھا۔

اللہ تعالیٰ قاری قرآن سے فرمائیں گے: کیا میں نے تجھے دو (جی) نہیں سمجھائی جسے میں نے اپنے رسول پر نازل کیا؟ وہ عرض کرے گا: کیوں نہیں اسے میرے رب! اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تو ہم نے اپنے علم پر کیا عمل کیا؟ وہ عرض کرے گا: میں رات دن کی گھڑیوں میں قرآن کی حفاظت کرتا رہا، اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے: جھوٹ کہتے ہو، اور فرشتے بھی اس سے کہیں گے جھوٹ بولتے ہو، اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے، بلکہ تم ارادہ یہ تھا کہ یہ کہا جائے کہ فلاں (بڑا) قاری ہے، سو یہ تو کہا جا چکا۔

پھر مالدار کو لایا جائے گا، اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے: کیا میں نے تمہیں اتنی وسعت نہیں دی، کہ تجھے کسی کی ضرورت نہ رہی؟ وہ عرض کرے گا: کیوں نہیں اسے میرے رب! اور دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تو ہم نے جو (مال) تمہیں عطا کیا اس میں تم نے کیا عمل کیا؟ وہ عرض کرے گا: میں صلہ رحمی کرتا اور صدقہ کرتا تھا، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: جھوٹ بولتے ہو، اور فرشتے بھی اس سے کہیں گے جھوٹ کہتے ہو، اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے: بلکہ تمہارا ارادہ یہ تھا کہ یہ کہا جائے کہ فلاں شخص بڑا فقی تھا، سو یہ تو کہا جا چکا۔

پھر اس شخص کو لایا جائے گا جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل کیا گیا، اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: تو کس لیے قتل کیا گیا؟ وہ عرض کرے گا: مجھے آپ کے راستہ میں جہاد کا عہدہ دیا گیا، تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے: جھوٹ بولتے ہو، فرشتے بھی کہیں گے تم جھوٹ کہتے ہو، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: بلکہ تمہارا ارادہ یہ تھا کہ یوں کہا جائے فلاں بڑا بہادر ہے، سو یہ تو کہا جا چکا، ابو ہریرہ! پوری مخلوق میں یہی تین شخص ایسے ہوں گے کہ ان سے قیامت کے روز جہنم کو بھڑکایا جائے گا۔ ترمذی، حاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح:..... یہ تو وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر یہ کارنامہ سوچے، اور جو لوگ صرف لوگوں کی دلیجوئی اور خوشی کے لیے کوئی کام کرتے ہیں ان کا کیا ہوگا؟

قیامت کے روز شہید کا فیصلہ پہلے ہوگا

۴۷۰۔ قیامت کے روز جس شخص سے فیصلہ کا آغاز ہوگا وہ شہید ہوگا، اسے لایا جائے گا، اس سے اللہ تعالیٰ اپنی نعمت کا اقرار و اعتراف کروائیں گے تو وہ اس کا اعتراف کرے گا، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تو نے اس میں کیا عمل کیا؟ وہ عرض کرے گا: میں آپ کے راستہ میں لڑتا رہا

یہاں تک میں غیبیہ کردی ہو، اللہ تعالیٰ ان میں سے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے اپنے لیے لیا ہے کہ یہ نبی ہے کیا ان میں سے کسی ایک کو اللہ تعالیٰ نے اپنے لیے لیا ہے؟

اور وہ شخص جس نے غیبیہ کردی ہو، اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے اپنے لیے لیا ہے کہ یہ نبی ہے کیا ان میں سے کسی ایک کو اللہ تعالیٰ نے اپنے لیے لیا ہے؟

اور وہ شخص جس نے اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے اپنے لیے لیا ہے کہ یہ نبی ہے کیا ان میں سے کسی ایک کو اللہ تعالیٰ نے اپنے لیے لیا ہے؟

اور وہ شخص جس نے اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے اپنے لیے لیا ہے کہ یہ نبی ہے کیا ان میں سے کسی ایک کو اللہ تعالیٰ نے اپنے لیے لیا ہے؟

اور وہ شخص جس نے اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے اپنے لیے لیا ہے کہ یہ نبی ہے کیا ان میں سے کسی ایک کو اللہ تعالیٰ نے اپنے لیے لیا ہے؟

اور وہ شخص جس نے اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے اپنے لیے لیا ہے کہ یہ نبی ہے کیا ان میں سے کسی ایک کو اللہ تعالیٰ نے اپنے لیے لیا ہے؟

اور وہ شخص جس نے اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے اپنے لیے لیا ہے کہ یہ نبی ہے کیا ان میں سے کسی ایک کو اللہ تعالیٰ نے اپنے لیے لیا ہے؟

اور وہ شخص جس نے اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے اپنے لیے لیا ہے کہ یہ نبی ہے کیا ان میں سے کسی ایک کو اللہ تعالیٰ نے اپنے لیے لیا ہے؟

اور وہ شخص جس نے اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے اپنے لیے لیا ہے کہ یہ نبی ہے کیا ان میں سے کسی ایک کو اللہ تعالیٰ نے اپنے لیے لیا ہے؟

ریا کاری خطرناک ہے

اور وہ شخص جس نے اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے اپنے لیے لیا ہے کہ یہ نبی ہے کیا ان میں سے کسی ایک کو اللہ تعالیٰ نے اپنے لیے لیا ہے؟

جلد ۷ سے جلد ۱۰، ہذا ان لوگوں کے پاس جن کے خطاطانہ کے لیے قادیان میں نرسے تھے چھ چھوٹے خانے کی چوبیس نوچاں ہوتے تھے۔

محمد الحبيب، ابنه، لا يجوز له بيعه.

۷۹۱۔ بہت سے شب بیدار کیے تین چھبیس۔ پورنری کی کا حضور قہجے اور بہت سے روزہ لڑا کیے ہیں۔ لیکن اسکا ہارے سے کرنا ہوگا اور چائی کی کا حضور قہجے۔ طہرہ فی الاوسط عن ابن عمر رضی اللہ عنہما، حاکم عن ابن جریر و فیاض اللہ

۳۹۲۔ جنت کی خوشبو (حقیر) تو یہ کہ اپنا حق سہل کے واسطے ابھی سانس باندھ کر بیٹھتا ہے، لیکن وہ شخص نہ پائے گا جس نے آخرت کا عمل کر کے دنیا طلب کی ہوگی، خردس میں اس محاسن

۳۹۳۔ روزے میں روٹھ کر بیٹھتی ہوئی، عشاء، بیٹھتی عن سر شہاب، اور صلا میں عدا کر عن نفس

۳۹۴۔ جس نے لوگوں کے ساتھ کھینچ کر کھانا کھا لیا، پھر پیتے سے ادا کی اور خلوت میں برے طریقہ سے ادا کی تو یہ تو بین ہے اس کے اپنے

رب کی آیت کی۔ عبدلکریم، ابو نعیم، بیہقی عن ابی سعید

۳۹۵۔ جس نے آخرت کا عمل کر کے اپنے آپ کو یا ایک دوسرے کو یا بائیس کو نہ اس آسمان زمین میں اس پر لعنت کی جاتی ہے۔

۳۹۶۔ جب کوئی قوم آخرت سے حریص نہ ہو اور دنیا کے لیے زہیہ مرنے نہ کرے تو انہیں دنیا کا ٹھکانہ ہے۔

۳۹۷۔ من عدی عن ابی ہریرہ، ما رواہ عبدی بن عبد الصمد

تشریح: یعنی آخرت کے ذریعہ دنیا حاصل کرے۔

۳۹۸۔ جس نے اللہ تعالیٰ کے (مکمل عمل) ذریعہ اللہ کے لیے یا اللہ تعالیٰ سے دور ہونے سے غرضی ہو، شکوہ عن ابی سعید

۳۹۹۔ جو دنیا اور شہرت کی جنگ میں کھڑا ہو تو اس وقت تک اللہ تعالیٰ کی راضی نہیں ہے یہاں تک کہ ہنجم نہ۔

۴۰۰۔ طبرانی فی المعجم، عن عبد اللہ العزازی

۴۰۱۔ جس نے دو کی اللہ تعالیٰ سے دیا کے اسباب سے اسے لے لیا، اور جس نے شہرت کے واسطے کیا، اللہ تعالیٰ اسے اس سے اسباب دیا

کر دیتا ہے۔ مسند احمد، ترمذی، ابی حاتم عن ابی سعید

۴۰۲۔ جو چیز کسی کو نہیں دے گی اس سے بچنا چاہیے، بھرنے کا بھوٹ کے دو پیرے پیٹنے والا ہے۔

۴۰۳۔ مسند احمد، بیہقی، ابو داؤد، عن اسد، جنت ہی مکر، مسلم عن عائشہ

۴۰۴۔ میری امت میں شرک کا پیمانہ بڑھتی کے چلنے سے زیادہ پوشیدہ ہے۔ الحدیث کہ میں نہیں جانتا

تشریح: میرے پیچھے چلنے کے چلنے کی آفت خانی میں، یعنی ایسے لوگ شرک کی جتنی راہیں بتا رہے ہیں۔

۴۰۵۔ شرک کی یہ ہے کہ کوئی کسی دینی کے مرتبہ سے کوئی (دینی) نہیں کرے۔ صاحب عن ابی سعید

تشریح: دنیا کی محنت مزدوری ایک ضرورت کی چیز ہے، البتہ اللہ کوئی کام حسب کی خاطر کیا جائے تو وہی ہے۔

۴۰۶۔ تم لوگوں میں شرک (کی باطنی بیماری) چھوٹی کی جاس سزا دے گی ہے اور تمہیں ایک ایک بات بتاؤں گا جب تم اسے نہ سہو پھرنا

یہاں (ہر قسم کا) شرک نہیں سمجھو، جو بچانے کا تم اس کلمات کو تمہیں یاد کرنا کرنا:

اللھم انی اعوذ بک ان اشرک بک وانما اعلم واستغفرک لعلنا اعلم

اے اللہ! میں اس بات سے قہر کی پناہ چاہتا ہوں کہ آپ کے ساتھ دوسرے طور پر شریعت، تمہارا اس اور ناقصیت کی جڑ جو تمہاری

سوائی بناتا ہوں۔ ابو یعلیٰ عن ابی ہریرہ

تشریح: میں دیکھتا ہوں کہ امت کے اندر غلطی کا خوف ہے، جبکہ دنیا اعلیٰ میں ایک غلطی پر کٹا رازم آتا ہے، مثلاً، امران حج کو کوئی

نہیں ہو جائے تو کوئی واجب ہوئی ہے

۴۰۷۔ میری امت میں شرک کو سمجھنا بڑھتی کے چلنے سے زیادہ مخفی ہے، جو ایک رات میں نل دے ہو اور اس کا کوئی راجہ نہ کرے

۴۰۸۔ ہر دین کی بنیاد کسی چیز کو پسند کرنا اور برائی کی وجہ سے کسی چیز کو پسند کرنا، نہ سارا اور میں صرف اللہ تعالیٰ کے لیے محبت اور اللہ تعالیٰ کے لیے

بغض پر مبنی نہیں ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: کہہ دو! اللہ تعالیٰ کے ساتھ محبت (کر کے) کا دعویٰ کرتے ہوئے میری امت کا کر۔

۴۰۹۔ اللھم، حاکم، حلیہ الاولیاء، عن عائشہ

عقالت کے لیے اپنے دماغ کو روشن کرنا، اس دماغ کو خدا تعالیٰ صرف خاص عمل کو قبول کرتا ہے۔ جس میں انسان کو یہ اتنا عقولیت کے لیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے لیے دماغ سے کچھ یاد رکھتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے لیے دماغ سے کچھ یاد رکھتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے لیے دماغ سے کچھ یاد رکھتا ہے۔

ریا کا رک جہنم میں ڈالے جانے کا واقعہ

[illegible]

۱۴۴۱ھ قیامت کے روز انسان کو میرٹھ کے پٹن الہ جانے کا (اس وقت لکھنؤ میں) بچہ کی طرح دیکھا تو اللہ تعالیٰ فرماتے گا کہ انسان میں سب سے بڑھ کر شک ہے، مگر مولا نے میرے لیے یہ تمام کتب تھپے میں رکھ دیں گا اور میرے لیے جو کچھ میں نے اس کا ثواب لی ہے وہ میرے لیے ہے تو اس سے میرے لیے نہیں لیا جائے گا اور اسے شکر ہے۔ یعنی خدا کی رحمت اور مولا نے تو تمہارا دھوکہ

رہا کاری دخول جنت میں مانع ہوگی

[illegible]

مذہب قابلِ تکرار نہیں ہے اسے بدلنا چاہیے نہ کرنا۔ یہ بات قابلِ تکرار نہیں ہے کہ ایسا کرنا ہوتا تو نقصان نہ ہوتا۔ میرے سامنے آئے اور باپ کو ان سے ملنے کو بتائی جا رہی تھی کہ میں نے اپنی بیوی کو شکست دے دیتے تھے لوگوں کے بظاہر۔ حکایت کرتے تو ان سے زور تھے مجھے تو زور دیتے تھے کہ مجھے تو کوئی بیوی نہیں ملے گی تو انہیں کہہ دیتے تھے کہ باپ کے احکامات کو مانو گے میرے لئے ایسی بیوی ہے۔ آج میں کہیں تو آپ نے کھڑکی کے ساتھ سنا سنا دیا ہے۔

طوری ہی تکمیل، تعلیم، پہنچی، اس عساکر و اس الجہاد میں مدد سے
تشریح: یہاں فراموشی کو ثابت کر دیا جائے اور جے میں رہا نہ تے اب عزت کر کے واپس کر لیا ہے تو جیسا کہ مذکور ہے کہ وہ اب
امام حسین سے ہو گا جس کے لیے کچھ کرنا ہو گا۔

[illegible]

۷۲۹۔۔۔ یہی ترجمہ ہے، مافیل اور نصیحت والے کی دھاندلی تو ایسی نہیں کرتے۔ لخبث علیہم سے معبود

۱۰۰۰ روپے فی ٹنک سے بھی زیادہ نقصان متحمل ہو سکتے ہیں۔ ان کے لئے یہ بات کہ وہ اس میں کوئی نقصان نہ ہو، ضرورت ہے۔

234۔ اے میرے دوستوں! میں نے سنا ہے کہ کافر کے لیے اللہ تعالیٰ سے دور رہنے کا معمولی کمزور اور کمزورین طریقہ ہے۔

۵۳۴ ع۔ جب قیامت کا روز نکلا تو ایک ملائی نہ اُسے کھانے پر بلانے کا وہ لوگ یہاں چپ کاڑھوں کی بہاوت کرتے تھے (۱۲۷)۔
اپنا اچانک لوگوں سے وصول کرنا چاہتے تھے قرعہ لے کر تھے اس واسطے کہ جس میدانِ قیامت میں کھانے کی بات نہ ہو اور نہ ہی
آج کل کے روزے۔ ج۔ اللہ علیہ السلام

۱۳۳۷ء۔ اے پھر رونا شروع ہو گیا۔ وہ بھائی سے کہنے لگا کہ آج یہ لڑائی کیا کرنی ہے؟

تشریح: دہمادی کی علیٰ غلبہ شاکہ دینا جائے تو یہ ممانی ہے پھر دہمادی کا کھڑکھڑانہ سے اور غمناک دہمادی کی دہمادی ہے۔

حرف السین چغل خوری اور نقصان پہنچانا

۵۴۳ء۔ جس نے لوگوں کی پھلتھوری کی تو وہ حرام زادہ ہے یا اس میں حرام زادگی کا اثر ہے۔ حاکم عن ابی موسیٰ

الاکمال

۵۴۵ء۔ جس نے بادشاہ کے سامنے اپنے بھائی کی چغلی کھائی تو اللہ تعالیٰ اس کا سارا عمل باطل کر دے گا، اور اگر اسے کوئی ناپسندیدہ بات دیا

مصیبت پہنچی تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں بھانٹ کے برابر کر دے گا۔ ابو نعیم عن ابن عباس

تشریح: یا تو وہ کوشش جو اس نے اپنے بھائی کے خلاف کی اسے اکارت کر دیں گے یا اس کے سارے نیک اعمال ہرادیو یا نہیں گئے۔

۵۴۶ء۔ لوگوں کی چغلی وہی کھاتا ہے جو حرام زادہ ہو۔ الدہلیسی وابن عساکر عن ہلال بن ابی بردہ عن ابی موسیٰ عن امیہ عن جدہ

حرف الشین دوسرے کی مصیبت پر خوشی

۵۴۷ء۔ اپنے بھائی کے سامنے اس کی مصیبت پر خوشی کا اظہار نہ کرو ورنہ اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے گا اور تجھے جتنا کر دے گا تو مہلکی عن واثق

تشریح: یہ قانون خداوندی ہے جس کی گرفت سے وہی بچ سکتا ہے جس نے اپنی زبان کو قابو میں رکھا اور کسی کی مصیبت پر اپنے رب کو یاد رکھا، اللہ تعالیٰ ہی جزا عطا فرمائے والے ہیں۔

الحمد لله الذي عافني مما ابتليك به وفضلني على كثير ممن خلق تفضيلاً

آپ علیہ السلام نے مصیبت زدہ کو دیکھ کر یہ دعا پڑھنے کا حکم دیا ہے۔

حرف الضاد ہنسی کی دو قسمیں ہیں

۵۴۸ء۔ ہنسی کی دو قسمیں ہیں، ایک ہنسی جسے اللہ تعالیٰ پسند کرتے ہیں، اور ایک ہنسی ایسی ہے جسے اللہ تعالیٰ ناپسند کرتے ہیں، وہی وہ ہنسی جسے

اللہ تعالیٰ پسند کرتے ہیں وہ شخص جو اپنے بھائی سے قریبی ملاقات اور اس کے دیدار کے شوق کے لیے بیٹتا ہے، بہر کیف وہ ہنسی جسے اللہ تعالیٰ

ناپسند کرتے ہیں، آدمی کوئی ایسی بد عہدی کی یا برائی کی بات کرے، تاکہ لوگوں کو ہنسائے یا خود ہنسے تو اس بات کی وجہ سے سزا مہموں تک وہ جہنم

میں کرتا چلا جائے گا۔ ہذا عن الحسن عروسی

تشریح: ایک ہیں ہمت آزمود واقعات اور ایک ہیں بے سند اور مجبوت پر مبنی خرافات، جیسے عام لوگوں کی بے ہودہ گوئی کی عادت، ہوتی ہے

فحش قصے اور واقعات کی اگر سند تلاش کرنا شروع کی جائے تو پھر کوئی بیان نہ کرے، مثلاً جو شخص بیہودہ قصہ سنائے گئے تو اس سے چھ لیا جائے

آپ نے کس سے سنا ہے؟

۵۴۹ء۔ کھلا کر بیٹنا شیطان کی طرف سے ہے اور مسکراہٹ اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے، طبرانی فی الاوسط، عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح: شیطان چونکہ شیعی شر ہے اس واسطے ہر بے کام کو اس کی طرف منسوب کر دیتے ہیں، نیز خفیہ حرکات چونکہ شیطان ہی انہما ہوتا ہے

اس واسطے لوگ خود خود ہونے والے افعال کو شیطان کی کارستانی سمجھتے ہیں۔

۵۵۰ء۔ (آپ علیہ السلام نے) گوز (کی آواز) پر ہنسنے سے منع فرمایا ہے۔ طبرانی فی الاوسط عن جابر

۵۵۱ء۔ زیادہ مت ہنسنا کرو، کیونکہ زیادہ ہنسنے سے دل مر رہا ہو جاتا ہے۔ ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

- ۷۶۶۔ ... انسان کی مثال ایسے ہے کہ (دو کھڑا ہو اور اس کے ایک طرف کانوں سے مومیں ہیں وہ اگر ان مومنوں سے بچ گیا تو جو چاہے مرنے لے جائے گا۔ عفو صدقہ عن عبد اللہ بن مسعود
- ۷۶۷۔ ... جس نے آئندہ کل دل اپنے وقت سے ٹھکرا لیا تو اس نے موت کی محبت اور ساتھ سے لے لیا۔ عفو صدقہ عن انس
- ۷۶۸۔ ... تیرے لیے خرابی ہو گیا ماما زمانہ کی ٹھیک۔ عفو صدقہ عن جابر بن عبد اللہ
- ۷۶۹۔ ... کیا سارا زمانہ کل میں شامل نہیں؟ مہینہ سعد بن زید بن اسلم عفو صدقہ

الاکمال

۷۷۰۔ ... یوزے بعض کمال اور تجزواں شکر بھرا ہوا ہے جس کی امید اور مال کی محبت میں۔ مہینہ عفا صدقہ عن ابی ہریرہ عفو صدقہ عن اللہ

۷۷۱۔ ... یہی تمام اسامہ پر تعجب نہیں کرتے جو میرینہ تک کی خرید و فروخت کا معاملہ کرنے والا ہے۔ بے شک اسامہ بڑی بڑی امید کرنے والا ہے۔ اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، مجھے تو یہی گمان ہے کہ میری آنکھوں کی جگہ چمکتے تپانے کی کماند شامی میری مدوح قبض کر لے گا اور مجھے یہ یگانہ ہے کہ میں اپنی آنکھوں کو ہر روز بند کرنے سے پہلے میری مدوح قبض کر لی جائے اور میں جب کوئی قصہ منہ میں رکھتا ہوں تو مجھ سے چار کشتے کی امید نہیں ہوتی یہاں تک کہ اسے موت کے ساتھ غاص کر لوں یا نہ تو اگر تم عقل رکھتے ہو تو اپنے آپ کو ہر دوں میں شمار کرو اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جس کا تم سے وعدہ ہوتا ہے وہ اسے ہر دوں کا جزو کرنے والا ہے۔ عفو صدقہ

العبدہ وابن عفا صدقہ عن ابی ہریرہ

تشریح: ... اگر کوئی یہ معاملہ کرنا چاہی ہو تو ان شاء اللہ کہہ دینا چاہیے، مضمود یہ ہے کہ زندگی کی بے ثباتی دل میں مختصر ہو۔

۷۷۲۔ ... جانتے ہو یہ کیا ہے؟ یہ انسان ہے اور یہ موت، اور یہ امید ہے یہ دونوں انسان کو ایک ملے جائیں گی اور اس سے پہلے موت و حیات میں آجائے گی۔ اب الامداد عن ابی العباس کل العباسی

فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ ممکن مشائخ اپنے ہاتھ میں لیں، ان میں سے ایک مشائخ اپنے سامنے گاڑی، اور دوسری اس کے ساتھ گاڑی۔ اور تیسری کو دوسرے کا اور چہرہ نہ کر لیا۔

۷۷۳۔ ... نئی ایسے ہیں جو ان کا ہسپتال کد ہے جس جگہ وہ اسے کھل نہیں کر پائے، اور کتنے کل کا ہتھکڑ کرنے والے ہیں جبکہ وہ اسے کھینچنے والے نہیں، اگر تم موت اور اس کی رفتار، کچھ تو امید اور اس کے صدمے سے غرت کرنے لگو۔ عفو صدقہ عن انس

۷۷۴۔ ... انسان، امید اور موت کی مثال یوں ہے کہ موت انسان کی ایک طرف ہے اور امید اس کے سامنے ہے۔ اسی اثنا وہ جس دوا اپنے سامنے امید کو تلاش کرتا ہے اور یا ایک اس کے پاس موت آجاتی ہے اور اسے سمجھ نہ سکتا مہینہ ابی ہریرہ عفو صدقہ عن انس

۷۷۵۔ ... تم جانتے ہو یہ کیا ہے؟ یہ انسان، یہ اس کی موت اور یہ اس کی امید ہے امید اسے لہنا چاہتی ہے کہ موت اسے پہلے ہی ہانچ لیتی ہے۔

عفو صدقہ عن انس

اب علیہ السلام نے ایک گھڑی گاڑی پھر اس کے ساتھ دوسری گھڑی گاڑی پھر اس کے ساتھ تیسری گھڑی گاڑی اور تیسری گھڑی زرا اور گاڑی پھر آپ نے یہ ذکر فرمایا۔

لا لیل طبع

۷۷۶۔ ... لائی علماء کے انوں سے تمہمت کا خاتمہ کر دیتی ہے۔ عفو صدقہ عن انس

تشریح: ... یعنی علماء میں سے جو حکمت و دانائی کی بات نہ کرتے ہیں لیکن جب انوں میں لائی و طبع کا لاج جم جائے تو ہر وقت ہل و حرکت و زمین

[illegible]

۱۷۷۷ء۔ ایک۔ طے۔ بے اندھون کی بنا، گھوڑہ زوال۔ ہمارے حرف، پہلو۔ ہمارا کی، خا سے ہو، یہ مقولہ پہنچا، اے جمہور اسی کیس،

۱- در این باره از چه کسانی پرسیدیم؟

۵۵۸۔ مہرِ قسب سے بڑا کس بات پر مارا نہ اس سے بہت جھوٹا ملتا ہے۔ ہر انسان کو دلوں سے پیدا ہوئی دھت چیرا کس کھیت کی ہے۔

مطابق مع المبدأ

تقریباً اسی دور میں کے آثار سے اسے جھٹکا کم ہے۔ یہاں سے لے کر دہلی تک، جو اب سوات کے علاقے میں ہے، جہاں اسے پتہ ہے۔

۱۷۷۹ء دو چوڑے پتھر جن سے علماء کے دلوں کو بھستے ہوئے ۱۸۱۱ء کی فتح سے پہلے صلیب کی دھجی اُڑ رہی تھی، ان سے پہلے عزت و حرمت کے ساتھ رکھ رکھاؤ سے ان کو محفوظ رکھا گیا۔

۱۰۔ روٹی سے بچنا۔ چونکہ بڑا خورد و خوراک سے اور قتل ہواؤں سے بچنا جیتے نہیں ہوتا۔ اس لیے اس طرح کی قسمی لڑائی سے بچنا۔

۵۵۱۔ خلیفہ اول کے پاس سے اس نے لڑا، یہاں اور ناجی سے لڑا، کیونکہ وہ اس کو دیکھتا ہے اور بھی نہ لڑا، وہ فرمایا کہ یہ قرآنی امر ہے اور کائنات خدا ہے، ان کو سے لڑنا، حکمِ حقِ سبحانہ

الذکر

۱۶۔۔۔ نہیں چھوڑیں گے، تاکہ آپ نہیں مرنے اور اس سے پہلے اللہ سے ہمیں نصیب ہو، علمِ حجاب میں حجابی انقلاب

۱۹۴۸ء۔ تیس چار برس بعد کوئی کی گویا ہوا کہ راج سے جو نی کی خدمت ہو، اس کی دین سے اجازت پر امر شہر بھیجے گا۔ وہ انکی لڑائی سے برا بھلا نہ کہی۔ طواریں بھی عفو و درگزر

۵۹۸۶۔ اعلانِ حق سے انٹھو کی دیرینہ طلب، پروگراموں پر اہمیت رکھنا، اصولی، فنی سے مؤثر مباحث کی عہد شکنی۔

طریقی فی الذکیر عن الشفیعہ اہل و عہد ہوگا

حرف لظاء... پر مبنی

۵۵۵ باب نمبر (۱۲) باب (۱۲) اعلان و توثیق میں مستند ہوا اور جب مستند ہو تو (نہی کی گشت کاروں کی) نسبت یا تاوان پر وہ مال بیٹے

[illegible]

تیسری بات یہ کہ اگرچہ یہ سب باتیں اچھی ہیں مگر ان کے بغیر ہمیں اپنے آپ کو بہتر بنانے کی ضرورت ہے۔ اگرچہ ہمیں اپنے آپ کو بہتر بنانے کی ضرورت ہے، مگر ہمیں اپنے آپ کو بہتر بنانے کی ضرورت ہے۔

۲۹۰۔ شوہن ہے مہ افسانہ، کیونکہ یہیں تمام افسانوں میں شکستہ کرنے کی علامتوں کی ایک بڑی دھڑ باریک بینی سے قربت کی گئی ہے۔

نہیں کسی حد تک معاف ہے

۱۰۰۰

۱۹۷۷ء۔ انیس سو اسی چالی کے چھ ماہوں کی قیادت میں اس نے اپنے دور کے تمام اہم ترین مسائل کو مد نظر رکھتے ہوئے ایک

تہاؤں سے جو اس کی اوجہ پر عکس

قنالم و غضب

یہاں غصب کا سراسر لیے مزدور کی لڑکھائیاں کے بارے میں کیا احادیث کا تعلق عثمانی احادیث سے ہے اور اس کی بعض احادیث صرف نصیحتیں ہیں۔

کتاب الغیب

[illegible]

یہاں غور سے ملاحظہ فرمائیے کہ تمام ممالک پر ظلم ہے جس کا تعلق ان کے اہل ان کے رب سے ہے اور وہ ظلم جیسے سنگ
پتھر کی طرح ہے جس سے ان کے بعض اعضاء پر ظلم اور کچھ ایک اور طرح سے ہے بلکہ ان کے رب سے ہے۔ ان کے بعض اعضاء پر

[illegible]

۷۵۶۱ علم کا نام داناں سے ہے جو انہیں سہ پہل سے۔ حاکم علی حنفیہ
۷۵۶۲ سہ پہل اور چاندی کے ناموں کے ہے جو انہیں کے کہتے ہیں۔ صاحب علی بن عمر

۵۹۳۔ جس نے غلامی سے کٹا ہوا کڑا کھجور کا ٹکڑا کھا۔ اس کا کھانا سو گندہ ہو جائے گا۔

۵۹۴۔ جس نے کھجور کا ٹکڑا کھا۔ اس کا کھانا سو گندہ ہو جائے گا۔

2295 جس سے انہی کو ملے ان سے مدد کی کہ روغنِ قہواہ سے تو اس سے اعتقانِ دہن کے مہول کا کام چری ہے۔ جاکہ میں میں عام

۷۵۹۰ کہ کسی شخص کے سابق ان کی حد کے لیے ایسا معلوم ہے۔ وہ خود کرے تو اس کا (کے بارے) سے نقل کیا۔
 مضمون این : حسب عنوان میں شرح

۷۱۷ مکتوب میں جو دماغے بھی لکھا کہ وہ اللہ تعالیٰ سے پہنچاؤ گا کہ سوائے لکھنؤ کے کسی اور جگہ قومی سے کسی حق و انصاف کے حق سے کسی دکان

۷۷۹۸ سم سے پھر یوں کہہ کر، اگر باقی امت کے ذوالخیر ہوں گا یا امت ہے بعد از اس، جس سے یہ بھی ہوا، اس سے

۷۷۹۹ ضم (گروہ) کے ساتھ جو کلمہ صلی علیہ وسلم کے ساتھ کیا جائے، اس سے کلمہ نعمت سے پہلے ان لوگوں کو بھی جی نے کہا ہے اس

۶۰۰۰ء تک کے حالات: ۱۸۷۰ء میں ایک اور بڑی جنگ ہوئی۔ اس بار روس نے انگریزوں کے ساتھ مل کر افغانستان پر حملہ کیا۔ انگریزوں نے افغانستان کو فتح کر لیا اور اسے اپنا سرکاری علاقہ بنا لیا۔

۶۱۱۔ عظیم کی بدولت اسے پنج گونہ احاطہ کی طرف پسگردائی ہے جسے دوسرا دہشتہ ہے۔ حاکم علی بن عباس

اور قرآن مجید کے قواعد:

وَمَا دَعَاءُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ

کاروں کی دعوہ و کما کا مرتبہ انھوں نے ہے تو اس کا مطلب کوئی یہ نہ سمجھے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی دعوہ قبول نہیں فرماتے، بلکہ ان کی ہے۔
دعا میں غیر نیکہ کے سامنے جوعرائش ہو کہ کرتے ہیں وہ ساری اکاوت ہیں حقیقت میں عن کی دعوہ ہمیں اللہ تعالیٰ ہی قبول فرماتے ہیں اور وہ سمجھتے ہیں ہماری
دعائیں بہ بلا کر ان کی صورت میں ہر مان کے تقدیر میں بڑے جز سے متعلقہ ہوتا ہے۔

۷۶۰۳۔ مظلوم کی مدد عامے بحرِ حوائج کا فریاد ہے اور یہ کہ جو قلب اس کے درمیان لاوارثہ تعالیٰ سے درمیان کوئی تھا۔ اور یہ کہ جس۔

امويہوں نے اسے سب سے اسی فریر لایا، جسے اللہ نے دعا

۱۹۰۴ء جب ڈیموں (اسٹن غلبہ کرنے والوں) پر قلعہ ہو تو حکومت دشمن کی ہو جائے گی، بلکہ جب سوری بہتات ہوگی تو قیدی زیادہ ہوں گے، در جب غلامی، لڑکی کی کمزرت ہوگی تو شہنشاہ کی اس حقوت سے (یعنی رمت)؛ تم خدا خدائیں گے درانی کی کوئی پراہنسا کریں تے تو جس دانہ میں (بجی) ملاک ہو جائیں۔ علیہ اسی من جملہ

کمزور پر ظلم نہایت نتیجہ عمل ہے

۹۰۵۔ ہندوستانی کا غلبہ اس شخص پر ہو گا کہ جتنا ہے جو کسی ایسے شخص پر غلبہ کرے جو اپنے تئوں کی کے ملو کو توئی ہو گا کہ نہ ہے۔ فردوس میں عن مصی
تقریر:..... کیونکہ اگر اس کا کوئی دوسرا دوسرا ہو تو اسے تو جی ان کی طرف سے انتقام لینے کیلئے نہیں جب اس کا کوئی شخص تو اللہ تعالیٰ خود انتقام لینے میں۔

طعطر سے مانجرو

۶۰۶ء۔ جو شخص رہائیں لوگوں کو زیادہ مزاد دے اور گروہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے اس سب سے زیادہ عذاب کا مستحق ہو گا۔

مسند احمد، بیع علی عن خالد بن ابراهيم، حاکم عن عیاض بن عیثم وھنا من سننک

۷۶۷ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑی خیانت زمین کا (غصب شدہ) گز جو کام و مخصوص کوزہ میں لے کر آیا۔
 دوسرے کا پڑ پڑا گئے، یوں اللہ میں سے کیا اپنے ساتھی (چڑھی) کی زمین کا ایک گز خرچہ کر لیا ہے، چنانچہ ہر دو سے کات لے کر آئے
 قیامت کے روز سات زمینوں کا ربنا اس کے گلے میں ڈال جائے گا۔ صلہ احمد، حمی، من، ہی، ملک الانجلی

۷۶۔ سب سے بڑا عقلم زمین کا وہ گڑبے میں مومن اپنے بھائی کے حق سے ٹکر لے، اور زمین کی نظر میں ہے، وہ نے کا تو وہ بھی قیامت کے روز زمین کی سحر الی تک کا رہنا کر اس کے گلے میں؛ اہل دریا پائے گا۔ اور زمین کی گمراہی اور غی جانا ہے جس نے اسے پیدا کیا۔

فلانتي عن ابن مسعود

۷۶۹۔ اللہ سے ڈرو! اللہ سے ڈرو! اس شخص کے ماہرے میں جس کے خدا تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں ہے: علیٰ فی الکمال عزہ و جبرہ و عسہ اللہ عہ

۷۱۰۔ .. (فدائے کمال کو صدمہ) ہے (رہے) ہیں ساری تک دہ سے تیز لیتے ہیں تو پھر اسے حضورؐ کے نہیں۔

بہار، نعمانی۔ اسی لحاظ سے اس طرح

۷۱۱ اے قنانی قیامت کے روز ان لوگوں کو خدا سے دے گئے جو انہیں لوگوں کو خدا سے پہچانے۔

مسند احمد، المجلد ۱، باب ۱، ص ۱۰۰

۷۶۲۔ (ک) قرمت کے روز تارکیوں کا اہٹ ہے۔ پنخیزی معلم، ترمذی ابن عمر

۹۱۳۔ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے برا شخص وہ ہوگا جس کے شر سے لوگ ڈرتے ہوں گے۔ طہریں طہی الاوسط عن نسائی۔

۶۱۰ء۔ جو ہندو بھی کسی ہندو پر ایسا ظلم کرتا ہے جس کا وہ اس سے بدلہ نہیں لے سکتا تو قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس سے بدلہ لے گا۔

مہمانی عن ای سعید

۱۱۵۷ء: الفضل علی نے دہلی سے اپنے ایک طرف واقع چنگی کوٹھڑیوں سے تہذیب کو بچھڑا دیا۔ یہ ترین اہل دہلی کے کسی شخص یا گروہ کا نہیں ہے۔ مجھے یاد ہے کہ جہاں وہ رہا کرتے تھے وہاں ان کے ایک گروہ کے ایک شخص نے ان کی خدمت میں حاضر ہو کر ان سے کہا کہ میں نے ان کے گروہ کے ایک شخص سے ان کی خدمت میں حاضر ہونے سے انکار کیا ہے۔

۷۶۹ ۷۷۰ مظلوم کی چہل قدمی سے بچ کر چھوڑ دیا کرتا ہے۔ اس واقعے کا اس کے دورِ القادسی کے درمیان کوئی پروہ نہیں۔ سحر و عن القدس

جس نے غصہ کیا، ہائے زمین! اے تو اللہ تعالیٰ اعلم! اس بات کا حکفہ یہ نہیں ہے، وہ اگر سے خود سے یہاں تک کہ ساتویں زمین

قلبِ مجتبیٰ ہے۔ تجریرِ امت کے دروازے ہیں، جہنم کا ظاہر پرستائیں، تے مارو، چہ کوکون تے درمیان فیصلہ نہ پائے گا۔ طہر نسو علی بعلی مر مر فا

۱۹۷۰ء: ہمیں یہ بھی دیکھنا پڑا کہ زمین، جو حق نے کھواترہد تعالیٰ قیامت کے روز ساتویں زمین تک اس کے نکلے جس پہاڑ کو اٹھا۔

مسلم ہے اسے ہر طرف رہی اللہ کے

۷۱۹ جس نے غلط ایک ہی بات زمین کی توبہ کی قیامت کے روز حشر کے لائحہ عمل تک اس کی مٹی اٹھائے پھرے گا۔

محمد احمد هادي عيسى

مساتوں زمیمنوں کا طوق

۶۶۰۔ جس نے خود کو اسے تاقی: مین فراتو قیامت کے روز سر قویں زمین تک لے آئے۔ مین مکر انحصار پہنے گا۔ بھاری عن بنی حصر

۱۶۱۔ جس نے مسکرتوں کے درمیان سے چھوٹ کر اپنی زمین میں شامل کر لیا تو قیامت کے روز وہ اسے سات زمینوں میں سے اٹھلائے گا۔

فهراسی و الخشبیه محسن المحکم بن العلام

۷۲۲ جس نے غلامانہی زمین کا ٹکڑا اُجیڑ زمین میں شامل کر لیا تو وہ اللہ تعالیٰ سے کس حوالہ میں ملے گا کہ نہ تھانی اسے کارواں ہوں گے۔

محمد احمد، عسکرم عن وائل بن حجر

۶۲۳ء۔ جس نے ایک بالشت پر اپنے منظر نامہ والی تہ سے سات زمینوں کا طوق ڈال دیا۔

مسد احمد، بیہقی عن عائشہ، ابو داؤد، حید بن زید

۱۹۳۳ء اے یو یو ایف تعالیٰ سے ذرہ ذرہ تعالیٰ کی قسم! جو موسیٰؑ کسی موسیٰ پر ظلم کرے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس سے انتقام نہیں لے گا۔

علي بن محمد بن علي بن محمد

۷۶۵ زندہ اور جنت (تک پہنچنے) کے دوسرے سات کھانا ہاں ہیں ان میں سب سے آسان حُضنی موت سے گزر سب سے مشکل مرطہ اللہ

تواری کے سامنے مڑا ہوتا ہے، جب مقلدوں کا وہاں پکڑ کر لے۔ ابو سعید الخدریؓ فی معجمہ راجع النحل عن عمرؓ

۷۲۹. (بطور فصل) اندھنی نے ایسے لیے

براس سے ظلم مسمیٰ: جو ابن عدی عن ابن عباس

تشریح: یعنی مطلوبہ دوا کر کے اس کے حکم پر نظم ہوا اس کا یہی نظم یا نردھک۔

۷۲۔ مظلوم کی مدد کا قبول کی جاتی ہے اور جو وقت جزیرہ و سرس کا مجبور اس کے اپنے آپ پر ہے۔ الفیاسی ہے اسی ہو یہ وہ دھنی و غنی

۷۶۸۷ فیضانِ نبویؐ کی ایک تنویر ہے جس کا موجب ہے اللہ تعالیٰ کی کاملی ہے کہ اس میں منکبوں جاثوں و فاضل کے حکم کے ہی مومنی

۱۶۴۔ قیامت کے روز اہل متعلق کون سے حقوق غرور دیئے جائیں گے یہاں تک کہ بے سینہ کمری کا سینہ والی بکر

کہ جس نے اسے سب سے پہلے بارگاہِ احد، بحارِ فی الاواب المعروفہ، معلّم، تومانی عن ابن ہریرۃ رضی اللہ عنہ

ہوتی وہ غمخیز کی ہاتھ ہے۔

این دعاگر عن نبی رحی الله وه

ہیں تھے اور اس کے پاس (حقوق ادا کرنے کے لیے) کوئی ٹنگی باقی نہیں رہے گی بلکہ پھر اس کے سر پر مضبوط پہاڑوں جیسے اعمال (بہ کمال) کھائے جہنم جانے کا ٹکڑہ بن دیا جائے گا۔ (النبی ص ۱۱۱)

۶۳۵ء..... جہنم کی ایک وادی میں ایک کھول ہے جس کا نام صہب ہے اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ اس میں کمالوں اور جاہلوں کا ٹکڑا کر دیا جائے۔

عربی فی الصفاۃ ابن عدی فی الکامل طبرانی، حاکم و ابن عساکر عن ابی موسیٰ

۶۳۶ء..... مظلوم کی بددعا سے بچو۔ ابن حبان عن ابی سعید

۶۳۷ء..... مظلوم کی بددعا سے بچو۔ مصنف ابن ابی شیبہ عن ابی سعید

۶۳۸ء..... جب کسی بندہ پر ظلم ہوتا ہے اور وہ خدا کا نام نہ لے سکے اور نہ اس کا کوئی مددگار ہو، پھر وہ آسمان کی طرف اپنی آنکھ اٹھائے اور اللہ تعالیٰ کو پکارے تو اللہ تعالیٰ فرمائے ہیں: میں حاضر ہوں میں جلدیاد پر تیری مدد کروں گا۔ حاکم فی تاریخہ و التلمیذ عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۶۳۹ء..... مظلوم کی بددعا سے بچو کیونکہ اللہ تعالیٰ سے اپنا حق مانگتے ہو اور اللہ تعالیٰ کسی حق دار کو اس کے حق سے سزا دے گا جس کو اللہ تعالیٰ عن علی

۶۴۰ء..... علی رضی اللہ عنہ کی بددعا سے بچو کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ سے اپنا حق مانگتا ہے اور اللہ تعالیٰ کسی حق دار کا حق ضائع نہیں کرتے۔

الفتح المظفی فی مسالوی الاحلاق عن علی

۶۴۱ء..... قیامت کے روز مظلوم کی اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ میں ابی الدرداء فی ذم الغصب عن ابی جلیع الجعفی

۶۴۲ء..... یحییٰ بن مریم (عجلہ السلام) اپنی اسرائیل میں (قطیفہ دینے) آئے تھے بڑے بڑے لوہے پر لپکا ہوا ہے بنی اسرائیل نے ظالم پر قہر نہ کر دیا۔

(کتب النعمان) کا بدلہ اور اللہ تعالیٰ کے ہاں تمہاری خفایت قسم ہو جائے گی۔ (السیوری فی الاحادیث عن ابی جلیع)

۶۴۳ء..... جب جنتی جنت میں اور جہنمی جہنم میں چلے جائیں گے تو غش کے نیچے سے ایک شاعر نے کہا: لا اذکرے گا، اے ظلم زندہ! آؤ پھر

اپنے ظلموں کا تذکرہ کر لو اور جنت میں داخل ہو جاؤ۔ ابن جریر عن انس

حرف العین..... عصبیت

ناحق قوم کی طرفداری

۶۴۴ء..... عصبیت یہ ہے کہ ظالم پر اپنی قوم کی مدد کرے۔ (یعنی فی فتن عن واصل)

۶۴۵ء..... جو لوگوں سے جو لوگوں کے لیے عصبیت کی مدد کی اور عصبیت کے لیے غصہ نہ کرے، جو لوگوں کا کٹل ہو جانا جاہلیت کا لالچ ہے۔

مسلم بن حنبلہ ابن ماجہ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

تشریح:..... یعنی اسے یہ پتہ نہیں کہ میں کس چیز سے بڑا ہوں کیا میری قوم حق ہے؟

۶۴۶ء..... جس نے کسی قوم کی ناحق حمایت کی تو وہ اس لوٹ کی طرح ہے جو کسی گڑھے میں گر جائے اور اپنی دم کے ذریعہ نکلنے چاہے۔

ابو داؤد عن ابی سعید

۶۴۷ء..... اس شخص کا ہم سے کوئی تعلق نہیں جو عصبیت کی طرف بلائے اور نہ اس کا حق کوئی تعلق ہے جو عصبیت پر لڑے اور نہ اس کا جو

عصبیت پر لڑے۔ (ابو داؤد عن صہب بن مہذب)

۶۴۸ء..... اس شخص کی مثال جو اپنی قوم کی ناحق مدد کرے اس لوٹ جیسی ہے جو کسی گڑھے میں گرے اور اپنی دم کے ذریعہ نکلنے چاہے۔

یہی عن ابی سعید

۶۴۹ء..... سب سے بڑے مقام والا وہ شخص ہے جو اپنی آخرت کو دوسرے کی دنیا کی خاطر قربان کر دے۔

یہی عن ابی سعید عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۷۶۹۰ قیامت کے روز اس شخص کو سب سے زیادہ اذیت ہوگی، جس نے دوسرے کی دنیا کے واسطے اپنی آخرت بچا ڈالی۔

بحار، فی التذاریع عر، ص ۱۰۳

۷۶۹۱ قیامت کے روز وہ شخص اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے بڑے عقاب و عتاب کا جس نے دوسرے کی دنیا کے لیے اپنی آخرت قربان کر لی۔

طہر امی عر، ص ۱۰۳

عصیت - از اکمال

۷۶۹۲ وہ جس نے اپنے حق و کام کو، اور قربانی ہر کی جانے لگی اور تم بہت کچھ حاصل کرو گے، تم میں سے جو کوئی اسے اپنے نوروں کو توڑ دے اور اسے ٹکڑی ٹکڑی کر دے، برائی سے روکنے اور اس شخص کی مشق جو اہل قیامت کی حق و کام سے اس کو روکے، اس کو اللہ تعالیٰ سے جو کرنے لگے

اور اپنی قوم سے کھینچے لگے۔ مسند احمد، حدیث کو عر، ص ۱۰۳
تشریح: یہ کئی شہر کی حق و کام کی حق و کام سے جو کرنے لگے، جس میں کسی شخص میں حاصل ہوئے تو ہیں۔

۷۶۹۳ اس کی مثال جو حکم پر اپنی قوم کی حد کرنے، اس کو روکے، اس کو اللہ تعالیٰ سے جو کرنے لگے اور اپنی قوم سے اپنے آپ کو کھینچے لگے۔

القرآن مجید، ص ۱۰۳

۷۶۹۴ (عصیت یہ ہے کہ) تم نظم پر اپنی قوم کی حد کرو۔

ابو داؤد، ص ۱۰۳، راجعاً عن الامام علی، ص ۱۰۳، قت بار سون، اللہ ما العصبۃ، ص ۱۰۳

۷۶۹۵ جس نے نظم پر اپنی قوم کی حد کرنے لگے، اسے اللہ تعالیٰ سے جو کرنے لگے اور اس کی طرح سے جو کرنے لگے۔ (اپنے آپ کو) کھینچے۔

ص ۱۰۳، ص ۱۰۳

ننگ و عار

۷۶۹۶ قیامت کے روز عار بندے کے ساتھ چٹن ہوئی ہوگی، چٹن کہ وہ کبھی اسے پروردگار! آپ کا کچھ منہم میں بھیجنا، ہر ذلت و عار بھی پر (اٹی ٹی) ہے اس سے زیادہ آسان ہے، بلکہ جو یہاں سے (جہنم) کے عذاب کا محسوس ہوگا، حاکم عر، ص ۱۰۳

جلد بازی

۷۶۹۷ جس نے جلد بازی نہ اس سے بھگتی کی... العکبہ عن الحسن عر، ص ۱۰۳

پسندیدہ جلد بازی

۷۶۹۸ تمنا چیز دن میں دینے کر نماز، جب اس کا وقت ہو جائے، پھر تازہ وجہ آجائے (تو فوراً پڑھ کر دینا) کرو اور غیر مثالی شدہ (سراپا) عورت، جب اس کا برابر کا (شخص) مل جائے، تو مدی، حدیث عر، ص ۱۰۳

عجب و خود پسندی

۷۶۹۹ عجب مقرر مال کے احوال پر ہر روز ہوتا ہے۔ فہرست عر، ص ۱۰۳

۷۹۷۔ اگر عجب کسی مرد کی صورت میں ہو تو بہت پر اہم ہوتا۔ طورانی ہی المصنوع ہیں علامتہ

۷۶۔ اُترے سُنو نہ ہو، تجھے تمہاراں سے زائد بڑی چیز کا خوف ہے، جب سے عجمانہاں سے عجمانہ بھیجی اسی شعبہ اداکارانہ میں اس۔

الانکمال

۷۹۷۲ اللہ تعالیٰ نے ظہریہ سے انکو میرے سوا کسی بندہ نہ کرے کہ مجھے نہ لادے گا ہے اگر تیرا جوہر میں ہے تو مجھ سے نہ لے گا اور نہ لے گا اور نہ لے گا

بأكله وتمازجها مع الفخار عن قلب الجاهلي

۷۶۳ ائمہ سنی اپنے مکمل پر عجب نہ کرتے تو کلام اسے محفوظ رہتا یہاں تک کہ اسے کسی چیز پر پورا نہ جاتی لیکن اس نے جیسے عطا عجب سے

بہتر سے المیلمی عن اسی حریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۷۷۔ ہرگز نہیں کہ ہندوؤں سے کسی ست کا فیصلہ نہ کرے اور جس اس کے دل میں ہے۔ دارالطبیعی میں الافرہو میں بن عالم

۶۷۷ مہرِ امت کا سب سے بڑا نقص ہے جو رعیت سے جدا کر اپنے دین پر مجب کرنے والا اپنے غلبہ میں ہوا کرنے والا اور اپنی

دیکھیں کہ ان کے ہاتھوں کی کیا رائیجی شے ہے۔ ابو الطیّح عن محمد بن سعد بن زید بن نوح عن ابیہ عن سعد

۱۷۶۔ اگر تیرے گناہ نہ ہوں تو مجھے تمہارے بارے میں اس سے خطرناک چیز کا خوف ہے، اللہ کے نیک غور و پند کی منت پر

الذين انظر لهم مساوي الاغلاط في احكامهم في ما يربطهم من عبء عن اعدائهم، انهم يفتشون عن اوجه سعيهم

۶۹۹ جس نے کسی ملک کو (میراثہ سے) خالی کر دیا ہے (میراثہ کے لئے) اس نے شکر قبول کیا اور اس کا فضل بڑھ گیا۔

ان بعدد علی الخلفاء الاصلی یزید محمد بن عبد الله بن علی بن ابی طالب

وہ کا اندھا پن

۷۷۸۔ جس کے مر کر راستہ پانی وہ مرد خنجر کا مرد ہے جو تھوڑا سا کا مرد ہے۔ الطبیبی عن ابن عباس

حرف الغین غدر و دھوکہ

۱۶۷۹ء قیامت کے روز جو کہ ہمارے لیے آئندہ جہنم کا گڑھ بنے گا اور ہم پر کام چائے گا۔ ہمارے لیے فتنے کی دوجہ کہ بائبل (کی علامت) ہے۔

هېڅکله پخواني، معلومه، اوداؤل، توپونمي غر، بن عمر

۷۹۵ قیامت کے روز ہر ظہور کرنے والے کا پس منظر کے مائیں ایک جھنڈا ہو گا۔ جس سے اس سے پہچان جائے گا۔

لطفًا لعملي، محمد احمد علي، امين

181۔ منہ نہ لڑا لڑکا مریت کر و زائد جھٹلے اسی کا جس کو جہاں سے ہو ناچار لگا۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

میں نے اس کے لئے ایک نیا نام رکھا ہے۔

۱۹۱۲ء میں ایک نئے اور بہتر عالمی نظام کی بنیاد رکھنے کے لیے ایک عالمی کانفرنس منعقد ہوئی۔ اس کانفرنس میں ایک سو تیس ممالک کے نمائندے شرکت کیے۔ اس کانفرنس کے نتیجے میں ایک عالمی سلامتی تنظیم کی بنیاد رکھی گئی۔

ابن کلاب کی اس طرحی ہادی کے مسئلہ سے ان عمر

۱۹۸۶ء: بزرگ پیمانے پر پاکستان کے وزیر اعلیٰ محمد اسحاق کی قیادت میں بھارتی سرحدوں کے ساتھ پاکستانی فوجوں کی موجودگی کے بارے میں جانچ کی گئی۔

۷۹۸۴ فیاضیت کے لئے ہر شخص سے

میں نے لکھا ہے: "میں نے لکھا ہے۔"

[illegible]

۳۰۷۷ء تکمل سلطنت ہوئے جو غصہ میں اپنے غصہ پر قابو نہ پا کر (اگرچہ اس کا چہرہ ہر وقت نہ ہنس رہا ہو) کے روتے گئے۔ جو بہر حال

۱۰۷۔ تم مجھے بھاری (بھاری) پتھر ڈھکنے لگے، یہ کہ جب فریض کوئی فسر سے خبر ہوے پھر وہ ضرور قتل ہوا ہے۔

امیر می اندازد که: «و انقلب علی علی بن ابی طالب»

۵۰۸: بھارت دینا ہوا پہلا انٹرنیٹسکیم، پہلا پائلٹ شہر ہے جو کسی ملک کی طرف سے اپنے آپ کو روکا جائے گا۔ جمعہ، ۱۱ مئی کو امریکی شہر ورجینیا کے علاقے

۶۔ کتبہ: ”یوم یغایبہ روز ہے جس سے وہی دلفن : وجہ جس نے اندھا خان کو تار لٹا کر بس پنا قصداں !“ لحسن علی اس عباس

۷۔ جس نے اپنا علم اور سچے اللہ تعالیٰ سے اپنا خدا بنا لیا اور تجویز میں ہے، اور جس نے اپنی زبان کی مخالفت کی اللہ تعالیٰ اس کی پوری

پانی قازا میں ہے۔ جس میں فی الارسطہ علیہ السلام۔

انہوں نے کہا کہ انہوں نے ان کے لئے ایک نیا راستہ تلاش کیا ہے۔

قرآن: "مَنْ يَرْزُقْ يَرْزُقْهُ عَلَىٰ حَقِّهِ ذُلًّا" (مَنْ يَرْزُقْ يَرْزُقْهُ عَلَىٰ حَقِّهِ ذُلًّا) (مَنْ يَرْزُقْ يَرْزُقْهُ عَلَىٰ حَقِّهِ ذُلًّا)

۷۷۹. فوجیہ دہانہ تیرتہ فیصد خزانہ (نقل و حرکت) ہے۔ اسے نہیں نامہ لکھی وہ گنت علی رحمان

(۱) حضرت علیؓ نے فرمایا کہ جو شخص اپنے آپ کو اللہ کی مخلوق سمجھے، وہ ہرگز ایمان نہیں لائے گا۔

الایکمال

اعلہ فرماتے ہیں: (ان من لم یطعم فی کتاب ذلک المصعب وان عسا کر عن حمید بن عمار حسن بن عوف) ترجمہ ہے: مجھے ایک صحابی رسول نے بتایا کہ ایک شخص نے فرمایا میں اللہ سے عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسے طبیب یا شافعی نہیں دے جس نے کسی کو نہ کھانا کھلا ہو۔

۱۴۱۷ھ میں، یہاں ہی عید الفطر کے روز آکر، ایک شخص صاحبزادی کو اپنے گھر لے گیا، جہاں سے جیسے تیسرے (خاندان) کے (ایک) شخص نے خراب سزا پائی۔

بيني في السور عن بنتي عن حكيمة عن ابي عبد الله

۱۷۷۷ء۔ مہرے ایجنٹ برائے کونسلہ غلہ خانہ کی طرف سے کراچی کے لیے ایک اٹھارہ سو تالیف ہوئی۔

بہنہ فی شعب الایمان عن نسہ شہد مکر : ذات یقین عن حکیم بن ابی الہدیہ : ۱۰۰

۴۔ یہاں وہ نہیں جڑواؤں پر غائب آج کے دشمن بہادر وہ ہیں جو قسم میں اپنے تہذیب کے اس الحار میں ہیں ہر وہ فاضلی ہے جسے

۵۔۔۔ یہ نقش بہار شمس مولانا صاحب آجی بہار، نوروز، جو غصہ میں اپنے آپ پر تپا ہے۔۔۔ مسکری ملی الاسامی علی بنی ابو عربہ رحمہ اللہ عید

۱۶۔ بات: اگر یہ ہو کہ میں ہے، مگر وہ ہے جو خسر میں اپنے پے پر قازا پاتے اور جاتے ہر نہت کون ہے جس نے اُس کوں روا

لوگوں کی مادی دنیا کے بارے میں قرآن مجید میں جو باتیں بیان کی گئی ہیں، ان سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ دنیا کی ہر شے فنا پذیر ہے۔

فہم فی اکملی ماسق ہے بحق القبولی تم علم۔ ۷۰۱ کے الہ کھاتے ہو تم، کئے تھیں، جب وہ غصہ ہوتا ہے تو اس کی

تجربہ سے مراد یہ ہوتا ہے کہ ہم نے اس کی زندگی میں پہچان لی ہے۔ لہذا یہ کہہ سکتے ہیں کہ

ہوں، آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو بصورت میں اور خوبصورتی کو پسند کرتے ہیں کفر جن کو نکارتے اور گھٹایا سمجھتے ہیں۔ یہ سب لوگوں میں مسعود
۷۷۸ جس کے دل میں رہتی برادر ایمان ہوا وہ جہنم میں (بیشک کے لیے) انکس جات گا اور جس کے دل میں رہتی براہ کبر ہوا وہ جہنم میں
نہیں جائے گا۔ مسعود، امرو دلاؤ، ترمذی، ابن ماجہ میں اس مسعود

۷۷۹ اولی کفر کرنا رہتا ہے اور اُسے برا ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ کفر میں مل کر ہو جاتا ہے، پھر اسے بھی وحی و نوح اب لہتا ہے جو
انکس ملے گا۔ ترمذی میں مسعود اس الا کو

۷۷۹۰ عکبر قیامت کے روز خود نبیوں کی طرح منع کیے جائیں گے ان میں سے وہ جس میں بھی ہوگی، ہر طرف سے ان پر ذلت چھا دینی
ہوگی، جہنم کے ایک قبضہ خانہ کی طرف انکس دیکھا جائے گا جس کا وہ پولس ہے (سب سے بڑی آگہاں پر شعاع زری ہوگی) انکس جنہوں کو
نہوڑ پایا جائے گا جسے طے انبیا علیہ السلام کی (ہلاکت کی مٹی) کہا جاتا ہے۔ مسند احمد، ترمذی میں اس جعفر

۷۷۹۱ ایک شخص دو چادر میں پیٹے ہوئے ہوتا تھا اس نے انکا بلا فقہ دوا اپنے کندھوں کو دیکھ کر فرار ہوا، چاہے تک اللہ تعالیٰ نے اسے زمین میں
دھنسا دیا اور قیامت تک وہ اسی طرح کہتا جائے گا۔ طبرانی، ابی الکبر عن العباس بن عبد المنظرب

۷۷۹۲ جو کفر سے بچ کر اٹھیں گے اللہ تعالیٰ میں حق صرف (نظر رحمت سے) انکس دیکھیں گے۔ مسند، مسانی ابن ماجہ میں اس جعفر
۷۷۹۳ ایک دفعہ ایک شخص ایسا جوڑا اپنے محل پر ہاتھ جوڑے بہت پسند تھا اور اس نے اپنے بالوں میں جوڑے ہوں تک نئے کھجور کی مٹی

اچانک اللہ تعالیٰ نے اسے زمین میں دھنسا دیا اور قیامت تک زمین میں گھسٹا چلا جائے گا۔ مسند احمد، بیہقی میں اس جعفر
۷۷۹۴ ایک دفعہ ایک شخص کھجور سے اپنے ازار کو کھینچے پھر بار بار اللہ تعالیٰ نے اسے زمین میں دھنسا دیا، دو قیامت تک زمین

میں دھنسا چلا جائے گا۔ مسند احمد، بیہقی میں اس جعفر
۷۷۹۵ تم سے پہلے جو لوگ تھے ان میں کا ایک شخص جوڑا کھجور سے بار بار اللہ تعالیٰ نے زمین کو کھجور سے اس نے اس نفوس کو نکلایا،
تو وہ قیامت تک اس میں گھسٹا چلا جائے گا۔ ترمذی میں اس جعفر

منحنے کے نیچے کپڑا الزکا نے والا متکبر

۷۷۹۶ اللہ تعالیٰ اس کو (نظر رحمت سے) انکس دیکھتے جو کفر سے اپنا کپڑا کھینچے۔ بیہقی، مستدری میں اس جعفر
۷۷۹۷ جو شخص اترتا ہے ہوئے اپنے کپڑے کھینچے اللہ تعالیٰ (نظر رحمت) اس کی طرف برو قیامت نکلیں دیکھے گا۔

۷۷۹۸ جس سے کفر سے اپنا کپڑا کھینچا اللہ تعالیٰ قیامت کے روز (نظر رحمت) اس کی طرف نہیں دیکھیں گے۔
مسند احمد، بخاری میں اس جعفر

۷۷۹۹ جس سے کفر سے اپنا کپڑا اور نماز جہنم میں دو دن داغے گا۔ مسند احمد، عن ابی ہریرہ
۷۸۰۰ جو شخص کفر سے اپنا کپڑا کھینچے گا اللہ تعالیٰ میں حق صرف (نظر رحمت) انکس دیکھیں گے۔ مسند احمد، عن ابی ہریرہ

۷۸۰۱ کفر میں اس سے۔ ابن ماجہ میں جعفر
۷۸۰۲ لوگ جس چیز کو بھی بلند کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اسے پست کر دیتے ہیں۔ بیہقی میں جعفر

الاکمال

۷۸۰۳ اللہ تعالیٰ کسی کو فروزا سمجھتے ہیں (انکس) انکس کی طرف (نظر رحمت) انکس دیکھتے، ہوا، طبرانی، ابن ماجہ، (ظہار اسلام) کے تحت و

اٹھایا اور تک لگائے بیٹھے تھے، انہیں ایسا بہت اچھا لگا اور ان کے دل میں کچھ تکبر سا پیدا ہوا تو وہ زمین پر اتار دیئے گئے۔

طبرانی فی الاوسط وابن عساکر عن ابن عمر

تشریح:..... اولاً اس حدیث میں کلام ہے، اگر اس کی سند صحیح بھی مان لی جائے تو یہ صرف دل کا معاملہ ہے، عمل کی اللہ تعالیٰ نے نوبت ہی نہیں آنے دی، جسے مصمت یعنی ندائی مخالفت کہتے ہیں اور اصطلاح میں اسے "مصمتہ انہیاء" کہتے ہیں۔

۶۳ء تکبر والی کوئی شے اللہ تعالیٰ جنت میں داخل نہیں فرمائیں گے تو ایک کہنے والے نے کہا: میں چاہتا ہوں کہ میرے گھڑے کا دستہ اور میرے جوتے کا تسمہ خوبصورت ہو (کیا یہ بھی تکبر میں شامل ہے؟) آپ نے فرمایا: یہ تکبر نہیں، اللہ تعالیٰ حسن و جمال والے ہیں اور جمال کو پسند کرتے ہیں، تکبر حق کو ٹھکرا تا اور لوگوں کو گھٹایا جھٹاتا ہے۔ العوی عن ابی ریحانہ

تشریح:..... یعنی اسباب دنیا اور اشیاء مذہب و ریت استعمال کرنے سے تکبر پیدا نہیں ہوتا یہ ایک قلبی کیفیت ہے جس میں انسان اپنے آپ کو سب سے فائق اور برتر خیال کرنے لگ جاتا ہے جیسا کہ انکی حدیث میں بھی صراحت ہے۔

۶۵ء۔ یہ تکبر نہیں کہ تیری سواری اور پالان خوبصورت ہو تکبر حق کو ٹھکرا تے اور لوگوں کو کمتر سمجھنے کا نام ہے۔

الباوردی وابن قانع طبرانی، عن ثابت ابن قیس بن شماس

۶۶ء۔ لوح علیہ السلام کی جو اپنے بیٹوں کو وصیت تھی اس میں ہے: میں تمہیں دو باتوں کا حکم دیتا ہوں اور دو باتوں سے منع کرتا ہوں، تمہیں لا الہ الا اللہ کی شہادت دگواہی کا حکم دیتا ہوں، اگر آسمان اور زمین ایک جڑ سے ہیں اور یہ جڑ ایک جڑ سے ہیں، تو تو اس کا وزن بڑھ جائے گا۔

تشریح:..... تمہیں سبحان اللہ اور اللہ اکبر کا حکم دیتا ہوں کیونکہ یہ حقوق کی عبادت ہے۔

اور دو باتوں سے تمہیں منع کرتا ہوں، تکبر اور بڑائی سے روکتا ہوں، کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا یہ بھی تکبر ہے کہ میں اچھی سواری پر سوار ہوں اور اچھا کپڑا پہنوں؟ آپ نے فرمایا: نہیں، اس شخص نے عرض کیا تو تکبر کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: حق بات کو ٹھکرا تا اور لوگوں کو گھٹایا سمجھو۔

طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

۶۷ء۔ یہ تکبر نہیں کہ تم میں سے کوئی خوبصورتی کو پسند کرے، لیکن تکبر حق کو ٹھکرا تا اور لوگوں کو کمتر سمجھتا ہے۔ (ابن عساکر عن خوبہ بن فہاک) انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں خوبصورتی کو پسند کرتا ہوں اور میں اپنے گھڑے کے دستہ اور جوتے کے تسمہ میں بھی خوبصورتی کو پسند کرتا ہوں اور میری قوم تکمکتی ہے یہ تکبر ہے؟ آپ نے فرمایا: اور یہ حدیث ذکر کی۔ طبرانی فی الکبیر عن فاطمة بنت العسین عن

ابیہا طبرانی فی الکبیر وسموہ عن ثابت بن قیس طبرانی فی الکبیر وسموہ عن سواد بن عمرو والاصاری

۶۸ء۔ روئے زمین پر جو شخص ایسا ہو کہ اس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی تکبر ہو اور وہ مر جائے تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں داخل فرمائیں گے، ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں چاہتا ہوں کہ میری گواہی کا دستہ خوبصورت ہو، اور میرے گھڑے کے تسمہ کی پچھل سے دھوئے کے ذریعہ صاف ہوں، افسوس اور جوتے خوبصورت ہوں، آپ نے فرمایا: میری مراد یہ نہیں۔

تکبر یہ ہے کہ کوئی حق کو ٹھکرا تے اور لوگوں کو گھٹایا سمجھے کسی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! حق کو جھٹلانا اور لوگوں کو کمتر سمجھنا کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: جو اپنی ناک چڑھائے آئے، جب کمر و ران فقیر لوگوں کو دیکھے تو حقارت کی وجہ سے انہیں سلام نہ کرے، یہ شخص لوگوں کو گھٹایا سمجھتا ہے۔

جس نے گھڑے پر بیٹھ لگایا، جوتا کاٹھ لیا، گدھے پر سوار ہوا، اور غلام جب تیار ہو تو انکی عیادت کر لی، بکری کا دودھ دیا تو وہ تکبر سے

چھوٹ گیا۔ ابن حصری فی المعالہ عن ابن عباس

تشریح:..... موجودہ دور میں گدھے کی بجائے سائیکل کی سواری اور غلام سے مراد گھر میں کام کرنے والے خادم اور بکری کا دودھ دینے سے مراد

بازار سے دودھ لانا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے ساتھ مقابلہ کرنے وان

۷۷۸۰ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: عظمت اور بڑائی اور فخر میرے لیے ہی ہے اور تقدیر میرا ہزار ہے جان میں سے کسی ایک کے بارے میں مجھ کی وجہ سے ٹھکرے کا میں سے اور نہ مجھے نہ ختم میں ٹراؤں گا۔ تصحیح عن میر

۷۷۸۱ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: بڑائی میری ہے اور عظمت میری اور اے جان میں کسی ایک کے بارے میں کوئی مجھ سے ٹھکرے کا میں سے ختم میں ڈالوں گا میرے لئے عجز عن بن عباس

۷۷۸۲ قیامت کے روز جب اللہ تعالیٰ تمام لوگوں کو ایک میدان میں جمع کرے گا تو جنم کی ایک دوسری پسند پر دوڑتے آئے گی اور اس کے داروغہ اسے روک رہے ہوں گے، وہ کہہ دی ہوگی، میرے رب کی قسم! تجھ میں میرے اور میرے خوند کے اہل جان سے پہنچنے سے بچاؤ اور میں ایک کڑوں کی طرح انہوں پر چمک جاؤں گی اور وہیں گے میرے خوند وان ہیں اور کہیں نہ ہر منٹ کے درخام اتنے میں وہ اپنی زبان نکالنے کی اور وہیں کے درمیان میں سے ٹھیک چن گئے گی اور انہیں اپنے پیٹ میں پیٹ دے گی اور وہ چھپے ہوئے گی اور وہ بارہ آگے بڑھنے کی آگ کی لہجیں ایک اور بڑے پر چڑھ رہی ہوں گی اور اس کے داروغہ اسے روک رہے ہوں گے

اور کہے گی میرے رب کی قسم! تجھ میں میرے خوندوں کے درمیان سے پہنچنے سے بچاؤ اور میں لوگوں پر ایک کڑوں کی، نہ چمک جاؤں گی اور کہیں گے میرے خوند وان ہیں اور کہیں نہ ہر منٹ کے درخام اتنے میں وہ اپنی زبان نکالنے کی اور وہیں کے درمیان میں سے ٹھیک چن گئے گی اور انہیں اپنے پیٹ میں پیٹ دے گی اور وہ چھپے ہوئے گی اور وہ بارہ آگے بڑھنے کی آگ کی لہجیں ایک اور بڑے پر چڑھ رہی ہوں گی اور اس کے داروغہ اسے روک رہے ہوں گے

پھر وہ چھپے ہوئے گی، پھر آگے بڑھنے کی اور اس کی آگ ایک دوسرے پر سوار ہو رہی ہوگی، ان کے داروغہ اسے روک رہے ہوں گے، وہ کہیں گی مجھے میرے رب کی عزت کی قسم! تجھ میں میرے اور میرے خوندوں کے درمیان سے پہنچنے سے بچاؤ اور میں لوگوں پر ایک کڑوں کی مانند چمک جاؤں گی اور وہیں گے میرے خوند وان ہیں اور کہیں نہ ہر منٹ کے درخام اتنے میں وہ اپنی زبان نکالنے کی اور وہیں کے درمیان میں سے ٹھیک چن گئے گی اور انہیں اپنے پیٹ میں پیٹ دے گی اور وہ چھپے ہوئے گی اور وہ بارہ آگے بڑھنے کی آگ کی لہجیں ایک اور بڑے پر چڑھ رہی ہوں گی اور اس کے داروغہ اسے روک رہے ہوں گے

ابو یعلیٰ فی مسند احمد بن مسعود عن ابن عباس

۷۷۸۳ انسان کا نام ہو اور کبوتر کبوتر کا ہے؟ اور تو ایک زعفرانی ہے جو کہانی ہے انسان کا نام؟ اور کہیے تغیر کرتا ہے؟ اور تو (انعام کار) ایک مردار کا جو کبوتر نے دالے وارزیت و تکلیف پہنچاے گا۔ انسان کی سے پیدا ہوا اور مٹی میں ہی پائے گا۔

الذہبی عن ابن عباس عن ابن عباس

۷۷۸۴ جو شخص اپنے آپ کو بڑا سمجھے وہ اپنی چال میں اتارے تو جب وہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہوگا اللہ تعالیٰ اس سے کہے گا: تیرے بڑے ہوں گے۔

بخاری فی الاصاب، مسند احمد، حاکم، بیہقی عن ابن عباس

۷۷۸۵ جس نے تکبر کرتے ہوئے اپنا کبوتر اکھینچا تو اللہ تعالیٰ اس کے حلال اور حرام کو نہیں دیکھے، علی بن ابی طالب عن ابن عباس

۷۷۸۶ جس نے (تکبر کی وجہ سے) اپنا کبوتر اکھینچا تو اللہ تعالیٰ اس کو طرف قیامت کے روز (بے شرفی) نہیں دیکھے گا۔

ابن عباس عن ابن عباس عن ابن عباس

۷۷۸۷ جس نے تکبر کی وجہ سے اپنا کبوتر اکھینچا تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف (بے شرفی) نہیں دیکھے گا، ایک ایک شخص

قرآن میں پڑھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے زمین میں احمد دیا، وہ قیامت تک اس سے ٹھٹھا چمکاتا جائے گا۔

مسند احمد، ابویعلیٰ، مسند بن مسعود عن ابن عباس

متکبر سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے

۸۸۷۔ تم سے پہلے ایک شخص نے ایک چادر لوٹ لی جس میں اس نے تکبر کیا اللہ تعالیٰ نے عرش پر سے اسے دیکھا اور اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہوا اور زمین کو حکم دیا تو اس نے اسے پکڑ لیا اور زمین میں گھسا جاتا ہے سو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے بچو۔ طبرانی عن امی حوی الجعفی

۸۸۹۔ (زمانہ) جاہلیت میں ایک شخص اترنے لگا اس نے اپنے اوپر ایک چوڑا پہن رکھا تھا، اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا تو اس نے اسے پکڑ لیا اور وہ دو قیامت تک اس میں گھستا جائے گا۔ ابن عساکر ابن ماجہ

۹۰۷۔ زبیب وزینت میں انتہا پسندی سے بچو، اس واسطے کہ بنی اسرائیل میں بہت سے لوگوں نے علو اور انتہا پسندی سے کام لیا، یہاں تک کہ ایک شخص عورت تھی اس نے کھڑی کے موڑ سے بنائے پھر ان دونوں کو بھر اور ان میں اپنے پاؤں داخل کرتی اس کے بعد ایک لمبی عورت کے ساتھ کھڑی ہوتی اور اس کے ساتھ چلتی اور جب اس کے برابر ہوتی تو اس سے لمبی لگتی۔ بزار، طبرانی عن سمروہ

۹۱۷۔ جو شخص یہ پسند کرے کہ لوگ کھڑے ہو کر اس کا استقبال کریں تو اس کے لیے جہنم واجب ہے۔ ابن جریر عن معاویہ

۹۲۷۔ دین میں تکبر غرور فخر کی بنا پر عبادت (کی عبادت) کم کھانے میں ہے۔ حاکم لمی للاریضہ عن ابن عباس

۹۳۷۔ جس نے اپنی بکری کا دودھ دھو لیا، کپڑے پر بیوند لگا لیا، جوتا گاڑ لیا اور اپنے غلام کے ساتھ کھانا کھایا، اور اپنے بازار سے سو سلفہ اٹھایا تو وہ تکبر سے چھوٹ گیا۔ ابن مندہ و ابو نعیم عن حکیم بن حذیم عن ابیہ و جعفر

تشریح: اس روایت کی سند ضعیف ہے مگر دوسری روایات سے یہ مضمون ثابت ہے۔

۹۴۷۔ جس نے اپنا سامان اٹھایا تو وہ تکبر سے محفوظ ہو گیا۔ ابن لال عن امی امامہ ابو نعیم عن جابر

۹۵۷۔ جس نے یہ (مندہ بجا والا) کام کیے تو اس میں کچھ بھی تکبر نہیں (سورہ صدف حسن عرب، حاکم، بیہقی، معبد بن منصور، عن نافع بن جبیر بن مطعم عن ابیہ) فرماتے ہیں لوگ مجھ سے کہتے کچھ میں تکبر ہے حالانکہ میں گدھے پر سوار تھا اور میں نے ایک بڑی چادر اوڑھ رکھی تھی، میں بکری کا دودھ بھی دھو رہا تھا اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے اور پھر یہ حدیث ذکر کی۔

۹۶۷۔ جس نے اونٹنی کپڑا پہنا، گاڑی کا دودھ دھوا اور اپنے غلام اور لونڈی کے ساتھ کھانا کھایا تو ان شا باللہ اس کے دل میں تکبر نہیں رہے گا۔

طبرانی عن السائب بن یزید

۹۷۷۔ جس نے اونٹنی کپڑا اور بیوند لگا جوتا پہنا، اپنے گدھے پر سوار ہوا اپنی بکری کا دودھ دھو لیا، اور اس کے اہل و عیال نے اس کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھایا تو اللہ تعالیٰ نے اس سے تکبر کو دور کر دیا۔

میں بندہ ہوں اور بندے کا بیٹا ہوں، میں غلام کی طرح بیٹھتا ہوں اور غلام کی طرح کھاتا ہوں میری طرف اللہ تعالیٰ نے یہ بوقی گی ہے کہ تم لوگ تو اشیع اختیار کرو، اور کوئی کسی دوسرے پر تختی اور علم نہ کرے، اللہ تعالیٰ کی قدرت (قدرت) اپنی مخلوق پر پھیلا ہوا ہے، جو اپنے آپ کو اونچا کرنے کا اللہ تعالیٰ اسے پست کرے گا، اور جو تواضع اختیار کرے گا اللہ تعالیٰ اسے بلند کرے گا، جو شخص زمین پر اللہ تعالیٰ کی قدرت حاصل کرنے کے لیے چلے تو اللہ تعالیٰ اسے اونچے سے مڑ کرے گا۔ تمام و ابن عساکر عن ابن عمر

کبیرہ گناہ

۹۸۷۔ بڑے گناہ و اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا، کسی کی (ناحق) جان لینا، اور جھوٹی قسم کھانا۔

مسند احمد، بخاری، ترمذی، نسائی عن عمرو

۷۹۹ء۔ کیا تمہیں سب سے بڑا گناہ نہ بتاؤں؟ اور وہ جھوٹ بات ہے۔ مسند احمد، بیہقی، ترمذی، نسائی عن انس

۸۰۰ء۔ بڑے گناہ تو ہیں، ان میں سب سے بڑا گناہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، ناحق کسی جاندار کو قتل کرنا، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، پاکدامن عورت پر جہت لگانا لڑائی کے دن بھانگنا والدین کی نافرمانی کرنا، بیت الحرام کی حدود کو محال سمجھنا، جو تہہ راز نہ دل اور مردوں کا قبلہ ہے۔

ابوداؤد، نسائی عن عمرو
تشریح:..... زندوں کا قبلہ اس طرح کہ وہ اس کی طرف چہرہ کر کے نماز پڑھتے ہیں اور مردوں کا اس طرح کہ وہ قبر میں اپنا منہ قبلہ کی طرف کرتے ہیں۔

۸۰۱ء۔ سات بڑے گناہوں سے بچو، اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، کسی کو قتل کرنا، لڑائی سے بھانگنا، یتیم کا مال کھانا، سود (کاپیسر) کھانا، پاکدامن عورت پر جہت لگانا، اور ہجرت کے بعد دیہات میں رہنا۔ طبرانی عن سہیل بن ابی حمزہ

۸۰۲ء۔ سب سے بڑا گناہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا، اور زنا پانی سے روکنا، اور زنا کو (دوسرے کے) مادہ جانور سے جب وہ طلب کرے (روکنا)۔ البزار عن ہرمہ

۸۰۳ء۔ سب سے بڑا گناہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا، زنا کو (کوہینے سے) روکنا، اور زنا پانی سے روکنا۔
البزار عن ہرمہ

اللہ کے ساتھ شرک کرنا بڑا گناہ ہے

۸۰۴ء۔ کیا تمہیں سب سے بڑا گناہ نہ بتاؤں؟ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا اور جھوٹی بات۔

مسند احمد، بیہقی، ترمذی عن ابی بکر
۸۰۵ء۔ بڑے گناہ سات ہیں، اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، اس جان کو قتل کرنا جسے اللہ تعالیٰ نے ناحق قتل کرنا حرام قرار دیا ہے، پاکدامن عورت پر جہت لگانا، لڑائی سے بھانگنا، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، اور ہجرت کے بعد دیہات کی طرف لوٹنا۔

طبرانی فی الاوسط عن ابی سعید
۸۰۶ء۔ بڑے گناہ، اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، اللہ تعالیٰ کی وسعت سے نا امید کرنا، اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے نا امید ہونا۔

البزار عن ابن عباس
۸۰۷ء۔ بڑے گناہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، پاکدامن عورت پر جہت لگانا، مؤمن کی جان لینا، لڑائی کے روز بھانگنا، یتیم کا مال کھانا، مسلمان والدین کی نافرمانی کرنا، اور بیت اللہ میں کفر کرنا جو تہہ راز سے زندوں اور مردوں کا قبلہ ہے۔

بیہقی، فی السنن، عن ابن عمر
۸۰۸ء۔ سب سے بڑے گناہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ (کسی کو) شریک کرنا، کسی کی جان لینا، والدین کی نافرمانی کرنا اور جھوٹی گواہی دینا۔

بخاری عن انس رضی اللہ عنہ
۸۰۹ء۔ سب سے بڑا گناہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک، خیرا، والدین کی نافرمانی کرنا، جھوٹی قسم کھانا، اور جس شخص کو قسم کھانے کے لیے پابند دیا جائے کہ اللہ تعالیٰ کی (جھوٹی) قسم کھاؤ اور پھر اس نے اس میں پھر کے برابر بھی (اپنی خواہش) داخل کی تو قیامت کے تک اس کے دل پر ایک نشان لگتا رہے گا۔ مسند احمد، ترمذی، بیہقی، حاکم عن عبداللہ بن ابیس

۸۱۰ء۔ سب سے بڑا گناہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا، اور جھوٹی قسم کھانا ہے۔ طبرانی فی الاوسط عن عبداللہ بن ابیس

فصل سوم..... ان برے اخلاق اور افعال کے بارے میں
جو زبان کے ساتھ خاص ہیں اس کے بارے میں دو قسمیں ہیں
پہلی قسم..... برے اخلاق و افعال سے خوف دلانا

۴۸۳۳۔ جس کے وقت انہی کے قریب امیر معاویہ نے ان کو اجلاس دیا۔ اس وقت یہیں ۱۰۰ گھنٹے تھے۔ ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ ان کو تمام عمر تیرہ برس کا قائم رہے۔ ان کو اوروں سے الگ تو رکھا گیا مگر یہیں کے گورنر کو ان کو تیرہ برس کی عمر تک یہیں رکھنے سے منع دیا۔ ان کو غزوہ بدر، بیٹھی حلی سے معینہ

۴۸۳۵۔ جو ہم کا پروردگار بن کر تیرہ برس کی عمر تک ان کی نگہداشت کرتا رہا۔ اس نے عدی بن ابی لکعل بیٹھی عن ابی مکر

۴۸۴۱۔ مجھے تمہارے بارے میں اس کا بھی زبان کا بہت خوف ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے بڑے پروردگار نے جس نے نبیوں کی بات کی اور فائدہ

۴۸۴۲۔ اٹھایا یہ بے لوث کہنے سے خاص ہوگا۔ ان کو اسلحہ نہ دیا۔ ابن الساکلی نے خود اس حوالہ پر جو عسکری ہو سلا

۴۸۴۷۔ اس معاذ تمہاری بارے میں: اچھی زبان کی حفاظت کرو۔ تم کو ان کی زبانوں سے انہی نے اوندھے مگر ان سے

۸۳۸۔ توبی پر اوقاتِ جنت کے احسن نزاع کیا جاتا ہے کہ جنت اور اس کے درمیان ایک گڑ کا قاسم درجہ چلتا ہے پھر رو کوئی ایسی بات کرتا ہے کہ جنت سے نجات دہرا ہو جاتا ہے جیسے (بیباں سے) کن کا شہر (اسلامدار دور ہے۔

۸۳۹۔ حضرت آدم علیہ السلام نے چاہیں بیٹوں اور بیویوں میں خطاب کرنے کے لیے کھڑے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے میری زندگی سے کراسے آجہا ابھینا شکوہ نہ کر کہ میرے بڑاؤں میں سے کسی کو گے۔ وہ دوسرے میں سے

۸۴۰۔ تم جب تک خاموش رہو گے تو سلامت رہو گے اور جب بات کرو گے تو رو بات (تجربہ سے خلق میں ہوگی) تاہم سے لیے نقصان دہ ہوگی۔

دہنھی جو شعب الانسان عن مکحول۔ ۱۰۰ ص ۱۰۱

زبان سے زیادہ خطا صادر ہوتی ہے

۸۶۱ء۔ انسان کی زیادہ خطائیں زبان کی وجہ سے ہوتی ہیں۔ طبری فی الکلیہ، ابھی فی شعب الامعان عن ابن مسعود

۸۶۲ء۔ بڑھتے ہی (اکوا کاظم ہے کہ زیادہ اہم کہنے والے کی زبان کے پاس ہوتا ہے، پس بندے کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرے اور دیکھے اور

کیا کہہ جائے۔ العللہ عن ابن عمر علیہ السلام عن ہر عیض

۸۶۳ء۔ لوگوں سے مخفی کرنے سے بچ کر کہہ دو کیونکہ اس سے اچھا نہیں اور اچھا نہیں خیر ہو جاتا ہے اور برائی خیر ہو جاتی ہے۔

ابوداؤد، بیہقی عن ابی ہریرۃ وہی ثقہ

۸۶۴ء۔ بصیرت پخت کرنے کے ساتھ لڑائی مٹتی ہے۔ ابن القتیبۃ فی ذل النبیۃ عن الحسن بن علی بن ابی حمزہ عن ابی

۸۶۵ء۔ بصیرت پخت کے ساتھ لڑائی ہے۔ علیہ عن حدیث ابی حمزہ عن ابی السمعیانی فی تاریخہ عن علی

۸۶۶ء۔ سب سے بہتر مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ مسلم عن ابن عمر

۸۶۷ء۔ اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے جس نے اپنی زبان کی اصلاح کی۔

ابن ابی شیبہ فی التوفیق والنہی عن ابی العلاء، ابن سعد فی الکامل، خطیب فی الجامع عن عثمان بن عمار۔ ابھی عن ابن

۸۳۸ھ اندھتالی اس بندے پر دھم فرماتے جس نے انھیں بات کر کے لاکھ و اٹھایا یا خاموش رہ کر سناست رہا۔

یہی ہی نفس و نفس العبد ص ۱۰۰

۸۳۹ھ اندھتالی اس بندے پر دھم فرماتے جس نے انھیں بات کرنے کا دعوا غلطی (برائی سے) خاموش رہ کر سناست رہا، بالواسطہ عن امی

۸۴۰ھ اندھتالی اس بندے پر دھم فرماتے جس نے انھیں بات کرنے کا دعوا غلطی (برائی سے) خاموش رہ کر سناست رہا۔

ابن السارک عن خالد بن ابی عبیدہ

۸۴۱ھ (فرانکس) وہاں بات کہہ کر اندھتالی کو سب سے زیادہ پسند لیا کی حفاظت ہے۔ یہی ہی جمعہ

۸۴۲ھ نینزبان کی حفاظت کیا کر۔ اس حاکم ہر مالک بن جعفر

۸۴۳ھ اپنی زبان اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کیا کر۔ نویلی، ابن قحاح و امر صدہ و الضیاء ہر جمعہ جمعہ

۸۴۴ھ نینزبان کی حفاظت کر رہا، طبرانی، ابن کثیر عن العزیز بن عتہ

۸۴۵ھ اپنی زبان کی حفاظت کر رہا، طبرانی، ابن کثیر عن العزیز بن عتہ

نورمدی عن عتہ بن عامر، کتاب الزہد رقم ۲۲۰۱

معمولی بات کی وجہ سے دائمی ناراضگی

۸۴۶ھ سناست بعض آدمی اندھتالی کی رضا مندی کی کوئی بات نہ کرتا ہے اور اسے ملان نہیں دیتا کہ یہ بات تو کہاں سے پہنچی گئی، اندھتالی قیامت

نہ اس کے لیے اپنی رضا مندی لکھ دیتے ہیں اور ہر اوقات انسان اندھتالی کی ناراضگی کی کوئی بات نہ کرتا ہے اور اسے ملان نہیں دیتا کہ یہ بات تو کہاں سے پہنچی گئی، اندھتالی قیامت

کہاں سے پہنچی گئی تو اندھتالی اس کی وجہ سے قیامت تک اس پر اپنی ناراضگی لکھ دیتے ہیں۔

مالک، مسند احمد، نورمدی، بیہقی، ابن قحاح، حاکم عن ملال بن العزیز

۸۴۷ھ آدمی بعض دفعہ آدمی کاٹ کر رہا ہے جس میں دو کوئی حرج نہیں سمجھتا، تاکہ لوگوں کو ہنسے تو وہ اس کی وجہ سے تنہا سے بھی

دو کاٹ کر رہا ہے۔ مسند احمد، نورمدی عن امی ہریرہ، حاکم

۸۴۸ھ آدمی یہ اوقات کوئی ایسی بات نہ کرتا ہے جس میں دو کوئی حرج نہیں سمجھتا، تاکہ لوگوں کو ہنسے تو وہ اس کی وجہ سے تنہا سے بھی

دو کاٹ کر رہا ہے۔ مسند احمد، نورمدی عن امی ہریرہ، حاکم

۸۴۹ھ آدمی کسی وقت اندھتالی کی رضا مندی والی بات نہ کرتا ہے اور اس کا اسے باطل میں نہیں رہتا تو اندھتالی اس کی وجہ سے تنہا سے بھی

دو کاٹ کر رہا ہے۔ مسند احمد، نورمدی عن امی ہریرہ، حاکم

۸۵۰ھ آدمی یہ اوقات کوئی ایسی بات نہ کرتا ہے جس میں دو کوئی حرج نہیں سمجھتا، تاکہ لوگوں کو ہنسے تو وہ اس کی وجہ سے تنہا سے بھی

دو کاٹ کر رہا ہے۔ مسند احمد، نورمدی عن امی ہریرہ، حاکم

۸۵۱ھ آدمی یہ اوقات کوئی ایسی بات نہ کرتا ہے جس میں دو کوئی حرج نہیں سمجھتا، تاکہ لوگوں کو ہنسے تو وہ اس کی وجہ سے تنہا سے بھی

دو کاٹ کر رہا ہے۔ مسند احمد، نورمدی عن امی ہریرہ، حاکم

۸۵۲ھ آدمی یہ اوقات کوئی ایسی بات نہ کرتا ہے جس میں دو کوئی حرج نہیں سمجھتا، تاکہ لوگوں کو ہنسے تو وہ اس کی وجہ سے تنہا سے بھی

دو کاٹ کر رہا ہے۔ مسند احمد، نورمدی عن امی ہریرہ، حاکم

۸۵۳ھ آدمی یہ اوقات کوئی ایسی بات نہ کرتا ہے جس میں دو کوئی حرج نہیں سمجھتا، تاکہ لوگوں کو ہنسے تو وہ اس کی وجہ سے تنہا سے بھی

دو کاٹ کر رہا ہے۔ مسند احمد، نورمدی عن امی ہریرہ، حاکم

۸۵۴ھ آدمی یہ اوقات کوئی ایسی بات نہ کرتا ہے جس میں دو کوئی حرج نہیں سمجھتا، تاکہ لوگوں کو ہنسے تو وہ اس کی وجہ سے تنہا سے بھی

دو کاٹ کر رہا ہے۔ مسند احمد، نورمدی عن امی ہریرہ، حاکم

۷۹۱۱۔ انہوں پر ایک عیار زمانے نے دیا ہے جس میں اپنی زبانوں کو شکوک میں ایسے بھیریں گے جیسے گائے اپنی زبان کو بھیرتی ہے۔

ابن امی الدین ہی ذہ العبدۃ عن سعد

۷۹۱۲۔ جس نے عربیت کی طلب میں اہناک سے کام لیا تو اس سے فشرط طلب کر لیا جائے گا۔ ابن المنس عن ابن عباس

تشریح:..... اس سے صرف عربیت ہی کی تعلیم نہیں بلکہ ہر وہ زبان ہے جس کے اہناک اور شوق میں انسان اتنا کھپ جائے کہ دوسرے حقوق فوت ہو گئے ہوں۔

تہمت از اکمال

۷۹۱۳۔ چلیا ہوا (خام) بیش اس شخص کی تہمت میں رہتا ہے جو اس سے بری ہے یہاں تک کہ جو اس سے بدتر ہو اس کا جرم ہو جاتا ہے۔

بہقی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

الاکمال

۷۹۱۴۔ جس نے کسی مسلمان مرید یا عورت پر حسرت لگائی یا اس کے بارے میں بات کی جو اس میں نہیں تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے روز آگ

کے ایک نیل پر کھرا کر سنا کر یاں تک کہ وہ اس بات سے نکل جائے جو اس نے اس کے بارے میں کہی تھی۔ سعد بن حذاف عن علی

۷۹۱۵۔ جس نے کسی مسلمان مرد یا عورت سے بے لگائی بات کی جو اس میں نہیں تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسے بیبیوں کے بیچوں میں قید کرے گا یہاں تک کہ انہوں کے درمیان فیصلہ کر دیا جائے گا۔ ابن عباس عن علی رضی اللہ عنہما

حرف الخاء..... خصوصت و لڑائی

۷۹۱۶۔ جھگڑا اور لڑاکا شخص: اللہ تعالیٰ کو انتہائی منحوس ہے۔ بہقی، ترمذی، نسائی عن عائشہ

۷۹۱۷۔ میں انسان ہوں، اور تم میرے پاس ہے۔ جھگڑوں کا فیصلہ کرانے کو تو مہموں کا ہے کہ تم میں سے کوئی اپنی دخل میں دوسرے سے بڑھ کر نہ ہو، اور میں مسبب ہوں (جیسا مانا کہ اس کے لیے فیصلہ کر دوں، میں جس کے لیے کسی مسلمان کے حق کا فیصلہ کر دوں تو وہ آگ کا ایک ٹکڑا ہے

پاؤں سے لے کر پاؤں تک ہے۔ پھر: ہے مالک، حسنہ، سعد، بہقی، ترمذی، نسائی، جھگڑا اور دوسرا وجہ عن عبد اللہ

تشریح:..... یعنی جب حقیقت میں دو کسی مسلمان کا حق چھین رہا ہو۔

۷۹۱۸۔ تمہارے لیے یہی گناہ کافی ہے کہ تم دیر چھڑے میں رہو۔ ترمذی عن ابن عباس

تشریح:..... تم کسی سے جھگڑا کرو یا کوئی تمہارے ساتھ رہو، چھڑا رہو۔

۷۹۱۹۔ جو شخص بلا علم (چھڑے کی وجہ معلوم کیے بغیر) جھگڑا کرے تو وہ جب تک اس جھڑے سے ہاتھ کھینچ لے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں رہے گا۔ ابن امی الدین ہی ذہ العبدۃ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۷۹۲۰۔ جھگڑے کا آغاز: پورے وقت تک۔ طبرانی عن النضر عن عروۃ

تشریح:..... یا یہ مسلمان سے نہ کہ نہ وہی شخص (یا یہ کسی جھگڑے کا یہ نہ کہ کسی پر عبادت اور اتفاق یعنی خرفی تر بہت احوال سے۔

الاکمال

۷۹۲۱۔ تمہارے لیے یہ ظلم کی کافی ہے کہ تم بیش جھگڑوں میں پڑو۔ الطبرانی عن عروۃ عن النضر

الامکان

[illegible]

فضول موہل سے اجتناب کرنا لازم ہے

۱۳۵ء: جب تک میں تمہیں (شریعت کی باتیں بتانے سے) انصاف نہ کر سکوں، مجھے چھوڑ دو۔ اور: جب تمہارے سامنے (حق و ظلم) کا بیان کروں تو اسے سمجھتے ہوئے میرے سامنے بولوں، بلاک ہو، تو جا دینے والا ہوں اور اس کی وجہ سے بلا کر تمہیں باز نہ رکھوں، اپنے آپ کو نہیں، اسے (انصاف کی حد سے) ترسنا۔ علی می ہو رہا، وحی اللہ ص ۷۷

۱۴۲۷ء میں مسلمانوں کی اس مسئلہ میں سب سے بڑی کج رہی ہوئی ایک چیز تھی کہ وہ جس سلسلہ میں جو مسلمانوں پر جو امر نہیں ملتا تھا۔

تکسیر: یہ اس وقت کی بات تھی۔ اب وہی ہارس ہوا سن بھیجی کہ کل اس مومن نے جہالت فوجیت سے توبہ کر لیا ہے۔ اس وقت مجھ کو خبر نہ تھی کہ یہ مومن کون ہے۔

۱۹۷۷ء میں تھیں جس جے سے ان کو اس سے پہلے خود مارا تھا۔ نہ تو ان کے گھر پر فنگس ہوا تھا نہ ان کے گھر پر فنگس ہوا تھا۔ ان کے گھر پر فنگس ہوا تھا۔ ان کے گھر پر فنگس ہوا تھا۔

۱۹۳۹ء: نیرودہ کو غنا سے ہٹا کر، جس نے کبھی واپس نہ آئے، میں شامل کیا جو ان کے محرم نہیں تھے۔ ان کے لئے کہہ سکتے ہیں: اپنے نبی سے مل کر کیے، اپنے علم کو بیکار نہیں انہوں نے اپنے نبی سے چھپا کر، انہوں نے کہا: ہم کو روز اللہ تعالیٰ رحمہ اللہ پر ممتی ہے۔

الوكيل

۱۹۶۹ء: انقلابی نے اپنی کتاب (قرآن مجید) میں جس چیز کو حلال قرار دیا ہے وہ (است) (محافل) اور جسے حرام قرار دیا ہے وہ (ام) ہے اور جن چیزوں سے سکوت اور ماسکو اختیار کیا، وہی چیزیں حلال تھیں۔ یہ بات کو قبول کرنا اس واقعہ کو نہ توئی نہیں جی کو کھوئے تھیں۔ مراد: حضرت اہل فی شعبہ الاحادیث، مسئلہ تک حکمہ عن سر اللہ: جسے اللہ تعالیٰ

۱۵۹۷ء اپنے کسی بھائی نے طلب نہ کیا تو نہ مانگا (عہد احسان) کی توہین پانچویں سلیب کی کتاب ۱۱ سے لے کر اٹھنی تک پر اٹھنی اور مراد سے اٹھنی ہوئی۔ چونکہ انھوں نے اپنے رب کے حکم کی نافرمانی کی اور اس (اٹھنی) کے پاؤں سے اٹھنے والے کو انھیں ایک چٹائی سے لٹایا تو انہیں صدقین سے ٹھیکر اس کے نیچے بلوگ رہا۔ صرف ایک آیت ہی پکارا جو وہ دعائی کے ترجمہ میں تھا اور ان کے پورے چھاپے رسول اللہ اور ان کی تحفہ کی آیت نے فرما دیا کہ مال چہ کتبہ رب اور تم سے ٹکا تو سے بھی وہ کتاب پڑھنا نہ پورا اس کو چھاپنا تھا۔

[illegible][illegible]

[illegible][illegible]

۷۹۶۔ مجھے ایسے بلند نہ کرنا جیسے صغریٰ نے جیسی ابن مریم کو بلند کیا، میں تو اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں (جولہ) ابو القاسم محمد بن یونس۔

اس کے مقابلے۔ بھاری بحر

الاکمال

۴۹۷۔ کیا؟ بیٹھ چپ کے کمرے میں سا کلمہ پڑھ لیا، وہاں اس کا تھوڑا شکر کی نسبت بھرنے سے اترتا ہے۔ حضرت احمد، بھائی، اسیلہ

۱- ابن ماجه عن أبي هريرة رضي الله عنه، مسند، ابن ماجه عن سعد بن أبي وقاص، مشرقي في الكبر على قوم من ربه، ۱: ۲۸۱.

۱۹۷۱ء تم میں سے کسی کا بیٹا تو نہ رہے چڑواں تک وہ بیٹا سے ملے قلندر خیل کے گروہ شیعریں سے خبر چاہئے۔

طبراسی فی الکعبہ بحیث غولی من مالکک

۷۹۴ تمہارا بیٹا روزا سے لے کر تو نہنگ بیعت پھر جانے تو یہ تمہارے لیے شہرت پھر جانے کی نسبت نہ روزا پھر ہے۔

طهر بن علی، مالک بن عوف

۱۳۷۳ء اسلام میں جہنم کو کون (یہودیوں کی برائیوں) کی وجہ سے اس کی نذرانہ کا ہے۔

بعد، علی کہ تازہ بخارہ میں سعد، ظہر میں ابی ذکیر، عن حفص بن عمر، وہابیہ میں شاکر بن ابی امامہ

تیسری: یہاں اس طرح رشتہ اختیار کر رہا ہے کہ وہ ان کو گواہ سے انرا جاننے

۱۹۶۵ء میں خواتین اور بچوں کے لیے ایک مختصر سیرکواں شہر اور اس کے گرد پانچ سو سے زائد کھیتی باڑی کی زمینیں تھیں۔ ان کے بعد

جاء في نسخة أخرى: *وكانت له في ذلك*

شعبه (مجلس) کماله

2421 (B) سون مرتبہ کے لئے جو پانچویں کے لئے ہے، اس کے لئے اس کے لئے ہے۔

ایک جیسے اشعار قابل تعریف ہیں

۷۹۔ سب سے اچھا شہر جو عرب نے کہا وہ بلید کا قول ہے تو عجم و روم جو جزائر تھیں (کی یاد) اب خالی ہو رہا ہے۔

مجلسه تفریحی و علمی در منزل خانم خانم

۷۷۸۔ مسندے عجیب جسے ایک شاعر نے کہا: ہوا سید کا قول ہے: آج ہمارے ہوا سید (جو کہ حضرت یونس علیہ السلام) کے پاس ہے۔

پیشتر، اب، برآمدہ علم، سو، دیر، آ، جس، آفہ، لمحہ

٢٠٤ شعر تشبیه ط ۶۹ ایچم شعرا چیمک ایرا ط ۷۰ ر شعرا ک ایرا ط ۷۱

طراز و لایمپت بھارتی الاؤنس پر مبنی ایسی کمیٹی پر مشتمل

۱۹۸۸ء میں پاکستان کے شہر اسلام آباد میں ایک ایسی جگہ پر ایک ایسی عمارت کی بنیاد رکھی گئی جس کی تعمیر مکمل ہونے پر اس کی شکل و صورت سے پتہ چلے گا کہ یہ عمارت کس ملک کی ہے۔

[illegible][illegible]

2006

۱۹۹۷ء آنکھیں دھوئی بات نمودار ہوئے ہیں (طسوسی عس عمار) کلمات ہیں: حسب مشرکین نے یہودی کی کوئی توہم نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے شکایت کی تو آپ نے یہ اور شاہ فرمایا: مجھ پر یہ حد نہ لگائی۔

۷۹۸ ہم سب کے انوکھی اور عجیب شاعر۔ وہ خود کہتا ہے۔ طرہ سے میں دیرینہ عباد اللہ ہوں۔

۴۹۹ بارشہ یہ شہر عربی کلام کا مضبوط حصہ تھا۔ ان کی وجہ سے سالہا و مہینہ جاتا رہا ہے۔ عصر دنیا جاتا رہا ہے۔ اور تو کم ان کی مجلس میں آیا جاتا ہے۔ اس عساکرو اس الفجار عن شیعہ ابن وجاد لفظی عن ابیہ عن رجل من مدین

۸۰۰۰ سب شکریا شعاع عربی کا قلم بہرہ دہ ہے۔ ہر سترے کے بعد سائل کو مطلع کیا جاتا ہے کہ غرض فی المبدأ تا ہے اور تو اس کو ان کی مجلسوں میں ایلا پکارا جاتا ہے۔ سورۃ عن سعد بن الذکوان بن جعد

۹۰۱۔ اسی بار سے میں ایک بار اور اس بار سے میں ایک بار (ابن الاسہاری فی الوقف عن ابی بکرؓ) فرماتے ہیں میں نے نبیؐ کے پاس بیٹھ تھا وہاں ایک عمرانی تھا جو اسرارِ نبیؐ پر در اہتمام میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اے اللہ! میں نے قرآن سے پھرنا چاہتا ہوں یا نبیؐ کی باتوں کی تکرار۔

۹۰۰۲: بعض باتیں جاز و محرمی: ہوتی ہیں۔ دولت، بخل، ترقی، اور ہواؤں سے ابن عمرؓ نے یہی حکم بیان کیا ہے۔

۸۰۳ بعض باتیں جادو کا اثر کرتی ہیں۔ یہ چمکا اٹھاؤ: حکمتِ نبوتؐ میرے ہنر ہی فی لکھنؤ میں ہے۔ مصکری، ہنر ہی فی الکھنؤ میں ہے۔

۸۰۳ کھو جاتے ہیں۔ پھر ان کی لاشیں شہر کے چاروں طرف پھیل جاتی ہیں۔

۸۰۵۵ نقیب احمدی، سردار احمد، نوادہ، میری بی لکیر عن ابن عباسؓ المغنط عن فی ہریر ارحی الذ عن علیہ فی لکیر عن لکیر

۱۹۰۱ء میں بادشاہ مرہٹوں نے انھیں کس سے جوڑ کر اپنے بھائی سے کسی حاجت کا طلبگار ہو کر حریف سے غارت خانہ کر کے ہاں دواں اس نے جینو
 نوآر سے ملا۔ یہ بھی فی شعب الايمان ایں التجار عن بی معصود

۸۷۷۔ بعض اوقات جہاد بھی بڑی بڑی قومیں اور کچھ اٹھارے حکومت ہوتے ہیں اور کچھ علوہ (کاسٹیکس) جو بالٹ سے اور بعض پانچویں سے تھیں۔

اس دعا کر میں علی

۸۰۹ بعض اشعار پر قدرت، جیسے ہر سب سے سچا قسم جسے عرب نے کہا اور یاسید نے قول ہے۔ بروہین نے جو کلمہ تھعلیٰ (کھڑکڑا) سے نکال کر ہوا جس سے

امیں محسوس کیا کہ عین حقیقت ہے

لبید کے اشعار کی تعریف

۸۱۹۔ "خدا کا ہر نکتہ ایسا اور دیر دہائی ہے۔" فرمائی حسن صاحبہ۔ ابن ماجہ عن ابن عباس

۸۷۱۰ بعضی شعری نظم : در کجای تو با منم پادشاه بختی که در میان من و تو عساکر علی حقیقت

۸۰۱۱۔ اسے مسلمان ہونے کے لیے سناٹے پر ہدایت کے کچھ شعائر چڑھو، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تم سے ان کی برائی انکار کا وعدہ فرمایا ہے۔ چاہے ان کے شعائر کو یا انہیں قتل کر دو تو آپ نے انہیں کا قسیدہ پڑھا۔ جس میں اس نے مناجات میں علامہ کی توجہ کی تھی، اسے مسلمان دو بار پڑھ کر پڑھنا۔ (پھر دہرے کے ساتھ یہ پڑھ کر دہرا) اس وقت اس کے پاس ابوسفیان اور عاتق بن عباس دونوں تھے، ابوسفیان میری مخالفت کی وجہ سے حق بن عباس نے یہ سنا۔ پھر ساتھ لگاتے گئے، سب جو لوگوں کا شکر یاد رکھیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر ہے انہیں۔

ابن أبي الدنيا في قضاة الجوازيج والبرهان عن محمد بن عيسى

حرف الغین..... غیبت کی حقیقت کا بیان

۸۰۱۳۔ کیا تم لوگ جانتے ہو کہ غیبت کیا ہے؟ تمہارا اپنے بھائی کا کسی بات سے ذکر کرنا جو اسے ناگوار ہو یا اگر وہ برائی اس میں ہو اور پھر تم اس کا تذکرہ کرو تو تم نے انکی غیبت کی بلکہ اگر وہ برائی اس میں نہ ہو تو تم نے اس پر بہتان لگایا پسند احمد، مسلم، ابوداؤد، ترمذی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۸۰۱۴۔ اترو اور اس مردار گدھے کا گوشت کھاؤ! انہی اچھی قسم نے اپنے بھائی کی جو غیبت کی ہے وہ اس کے کھانے سے زیادہ سخت ہے اس ذات کی قسم جس کے بقدر قدرت میں میری جان ہے وہ ابھی جنت کی ضرور میں فوٹے لگا رہا ہے یعنی حضرت ماعز رضی اللہ عنہ۔

ابوداؤد عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

تشریح: آپ علیہ السلام جارہے تھے تو دو شخص آپس میں کہنے لگے اس کو دیکھو، اللہ تعالیٰ نے اس پر پرو ڈالا اور اس نے اقرار کر گئے رحم کر لیا اور کتے کی طرح مار دیا گیا، آپ ﷺ نے فرمایا اس مردار گدھے کو کھٹے سے نکال کر اس کا گوشت کھاؤ وہ کہنے لگے یا رسول اللہ! مردار کا گوشت بھی کوئی کھاتا ہے؟ آپ نے فرمایا تم نے جو ماعز کی غیبت کی ہے یہ اس سے زیادہ سخت ہے۔

اصل کی طرف مراجعت کی گئی تو وہاں لفظ انزل آئے جسے درست کر لیا گیا ہے، کیونکہ لفظ میں سیاق و سباق سے کوئی صحیح ترجمہ نہیں بنتا۔

۸۰۱۵۔ غیبت یہ ہے کہ تم کسی شخص کی کسی ایسی (بری) عادت کا ذکر کرو جو اس میں پائی جاتی ہو۔

الخبر الظنی فی مساوی الاموال فی المطلب بن عبد اللہ بن حطب

یہاں بھی کاتب کی قلعی سے خلفہ کی جگہ حلفہ لکھا ہے۔

۸۰۱۵۔ (حاشیہ!) تم نے ایسی بات کہی ہے اگر اس کو سنہر میں ملا دیا تو اس پر بھی غالب آ جائے۔ ابوداؤد، ترمذی عن عائشہ

تشریح: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک دفعہ حضور ﷺ کے سامنے حضرت صلیہ رضی اللہ عنہا کے بارے کہہ دیا کہ صفیہ تو پست قدم ہے تو اس پر آپ نے یہ فرمایا۔

۸۰۱۶۔ جو لوگوں (کی غیبت کر کے ان) کا گوشت کھاتا رہا اس کا روز نہیں۔ ہر دوس عن انس

۸۰۱۷۔ اے اللہ کے بندو! اللہ تعالیٰ نے تنگی اور حرج کو دور کر دیا ہے، صرف اس پر تنگی رکھی ہے جو کسی مسلمان شخص کی عزت ظلماً ختم کرے، تو یہی شخص تنگ اور ہلاک ہوا۔ مسند احمد، بخاری فی الادب، نسائی، ابن ماجہ ابن حبان، حاکم عن اسماء بن شریک

۸۰۱۸۔ اللہ تعالیٰ کے بندو! اللہ تعالیٰ نے حرج بنا دیا ہے صرف اس شخص پر رکھا ہے جو کسی پر ظلم کرے تو یہ (حرج سے) نکلا اور ہلاک ہوا، اللہ کے بندو! اور اور کیا کرو اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری ایسی نہیں رکھی کہ اس کی دوا نہ ملے مگر صرف ایک بیماری اور وہ ہر چا ہے۔

الطیالسی عن اسماء بن شریک

۸۰۱۹۔ گویا میں تمہارے دانتوں میں زید (کی غیبت) کا تازہ گوشت دیکھ رہا ہوں۔ حاکم عن (ید بن ثابت

۸۰۲۰۔ جس نے کسی مسلمان شخص کی وجہ سے ایک لقمہ بھی کھایا تو اللہ تعالیٰ اسے اسی جہنم کا قدر کھاائیں گے، جس نے کسی مسلمان کی وجہ سے کوئی کپڑا پہنا تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم کا کپڑا پہنا دیں گے، جس نے کسی مسلمان کے ذریعہ شہرت ور یا کا مقام حاصل کیا اسے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز پھیل کر دیں گے۔ مسند احمد، ابوداؤد، حاکم عن المسور بن شداد

۸۰۲۱۔ اسے زہابی اسلام لانے والا اور ایمان ابھی تک تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا، مسلمانوں کی غیبت اور ان کے محبوب تلاش نہ کیا کرو اس واسطے کہ جس نے اپنے مسلمان بھائی کا کوئی عیب تلاش کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے محبوب ظاہر کر دے گا، جس کے محبوب کے پیچھے اللہ تعالیٰ (کی دست قدرت کا ہاتھ) پڑ جائے تو اسے گھر بیٹھے رسول و نسل کر دیں گے۔ مسند احمد، ابوداؤد عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۸۰۲۲۔ اسے زہابی سے ایمان لانے والا اور ایمان ابھی تک ان کے دلوں میں نہیں پہنچا، مسلمانوں کو عار نہ دلاؤ اور شان کے محبوب تلاش کرو،

یاں ہے۔ لہذا ایسے بھائی کی بخشش نہ ہے لیکن خیریت کے عالمی شخص کے لیے سوائے کئی توبہ کے کوئی چارہ نہیں۔

الاکمال

- ۸۰۳۸۔ اس مسئلہ میں نے کرو اس مسئلہ میں نے خیریت نہ لیا کرو۔ الخیر الطبی فی مسالای الاحلاق عن ابن مسعود
 ۸۰۳۹۔ مسئلہ میں نے خیریت نہ لیا کرو۔ میں نے اپنے مسلمان بھائی کی خیریت کی تو اس کی زبان قیامت کے روز اس کی گوی کے ساتھ بندھی ہوئی جسے اللہ تعالیٰ کی صفائی اس شخص کی معافی کہیں جس کی اس نے خیریت کی ہوگی۔ الخیر الطبی عن سعد السعیدی
 ۸۰۴۰۔ عائشہ (رضی اللہ عنہا) نے کہا کہ اگر اسے مسلمان لایا جائے تو وہ بھی مغلوب ہو جائے۔ ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجہ
 ۸۰۴۱۔ فرمائی ہیں: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہہ دیا آپ کے لیے منہ رضی اللہ عنہا پست نہ ہو جائے کوئی ہے آپ نے پیار نہ فرما کر۔
 ۸۰۴۲۔ عرواح قیامت کے دن لوگوں کے اعمال کے حلقے میں نہیں ہوگا تم سے خیریت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ لہذا کہہ لی دیجیے عن اسی سلف
 ۸۰۴۳۔ خیریت یہ ہے کہ تم اپنے بھائی کی وہ بات ذکر کرو جو اس میں ہو۔

الخیر الطبی فی مسالای الاحلاق عن العطاء بن عبد اللہ بن عصف، مورخ، ۸۰۰۲
 ۸۰۴۴۔ خیریت (کی برائی) از (کے گناہ) سے بڑھ کر ہے۔ زمانی شخص توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرما دیتے ہیں جبکہ خیریت کرنے والے کی اللہ تعالیٰ اس وقت تک مغفرت نہیں فرماتے جب تک کہ جس کی خیریت کی وہ صحابہ نہ کر دے۔

ابن الجوزی عن جابر، الدیلمی عن ابی سعید
 ۸۰۴۵۔ تم لوگوں نے اس کی خیریت کی تمہارے لیے اتنا (گناہ) کافی ہے کہ تم اپنے بھائی کی وہ بات ذکر کرو جسے وہ اپنے لئے کرے۔ الخیر الطبی عن ابی سعید

عن ابن مسعود
 ۸۰۴۶۔ آدمی جب کسی کی خیریت کرتا ہے تو قیامت کے دن اسے مردود لایا جائے گا اور کہا جائے گا: جس طرح تو آدمی میں تم نے اس کا قیامت ہے اس طرح مردہ حالت میں بھی اس کا گوشت کھا دیا جائے گا۔

الخیر الطبی فی مسالای الاحلاق عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
 ۸۰۴۷۔ قیامت کے روز ایک بندے کو راز اعمال دکھایا جائے گا: اس میں وہ کچھ ایسی نیکیاں دیکھے گا جو اس نے نہیں کی ہوگی، اور عرض کرے گا: میں نے یہ کب کیا؟ اسے یہ نیکیاں دکھائی جائیں گی کہ تو ان میں سے کیا تو اس سے کہا جائے گا: یہ میری امانیت ہے جو میرے ہاتھ سے گئی ہوگی۔ ابویہوم فی المعرفة عن عبد اللہ بن مسعود السعیدی

جس کی خیریت کی جائے اس کی نیکی میں اضافہ ہوگا

۸۰۴۸۔ ایک بندہ کو قیامت کے روز اس کا اعمال دکھائے گئے اور کہا جائے گا: جس میں وہ ایسی نیکیاں دیکھے گا جو اس نے نہیں کی ہوں گی۔ اور عرض کرے گا: یہ اللہ تعالیٰ! میں نے تو یہ نیکیاں نہیں کی ہیں تو اس سے کہا جائے گا: یہ نیکیاں تو ان کی تیری خیریت کرنے کی بنا پر لکھی گئی ہیں۔
 اسی طرح ایک بندے کو قیامت کے روز اس کا اعمال دکھائے گئے اور عرض کرے گا: میرے رب! ان اعمال میں سے تو میں نے کوئی نیک نہیں کیا؟ اس سے کہا جائے گا: وہ نیکی تو ان کی خیریت کرنے کی وجہ سے ملائی گئی ہے۔

الخیر الطبی فی مسالای الاحلاق عن ابی سعید، ولفی الحسن بن علی، عن عصف بن حمر
 ۸۰۴۹۔ ابن زبیر (رضی اللہ عنہ) نے اللہ تعالیٰ کی مثال چیز سے روز دکھا اور مرام چیز سے روز دکھا کہ کوئی دیکھ کر ایک دوسرے کے پاس نیکی اور دونوں کی کرگوں کا گوشت کھائے (یعنی خیریت کرنے) انہیں۔ حسن احمد وابن ابی الدنجل، ولفی عبد مولیٰ رسول اللہ ﷺ

۸۰۴۹۔ ان دونوں (مردوں) کو کسی بڑے گناہ کا شائبہ نہیں ہو رہا، ان میں سے ایک کو تو ولی کا گوشت کھانا (یعنی خبیثت کرنے) کا قصہ بیان ہوا۔
 بظن ذوق تھا۔ مذاذ العلیاسی میں اس حدیث

۸۰۵۰۔ کیا تم نہیں انکی نسبت بتاؤں جس سے اسے خالی نفع پہنچائے گا؟ مرنے والی شخصیں ہیں، ان میں سے ایک قسم یہ کہ انہوں نے ہمارے اس گناہ کو کم کرنے کے لئے اپنی اس سے تمہارا خوش (دار) سب سے بڑا سود یہ بتا دئی ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کی عزت جس قدر دست و داری کی گئی۔

۸۰۵۱۔ ان زور دہی و اس سلسلہ و اس قانع و ابو نعیمہ عن وہب بن وہب عن عبد صالح بن وہب عن ابیہ الاسود عن حماد بن اسود عن رسول اللہ ﷺ
 میں میں نہیں دیکھ رہا کہ یہ سچا یا جھوٹا ہے۔ مسند احمد۔ ابو داؤد، طبرانی عن واطع بن حذیف

۸۰۵۲۔ قتال کرو تو نہ کہ تم نے اپنے بھائی کا گوشت کھا رہے ہو۔ طبرانی عن فضیل بن عکیم عن ابی مسعود
 ۸۰۵۳۔ کوئی تم میں سے کوئی مردار نہیں جو رکھنے یا مارنے کے لئے اپنے مسلمان بھائی کے گوشت کھائے نہ بھرتے۔

الحکم نظمی فی مساری لاختلاف عمری میں جو ہر ذریعہ سے

دو خبیثت کرنے والی عورتوں کا انجام

۸۰۵۴۔ ان دونوں (عورتوں) کے روز ٹھیک رکھ دیئے گئے۔ یعنی خبیثت کرنے والے کا نہ کہ کیا ابو داؤد العلیاسی عن انس
 ۸۰۵۵۔ جس نے اپنے مسلمان بھائی کی جگہ سے ایک لقمہ (کھن) کھایا تو اللہ تعالیٰ اسے اس طرح کا ایک کھانہ کھائے گا جو وہ جس نے اپنے
 مسلمان بھائی کی جگہ سے کوئی چیز اپنے باپ کو اللہ تعالیٰ اسے اس طرح کا ایک کھانہ کھائے گا جو وہ جس نے اپنے مسلمان بھائی کی جگہ سے کوئی شے
 لی تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے روز دھوا کر کے۔ الخ تفسیر فی مساری لاختلاف عمری میں

۸۰۵۶۔ جس نے اپنے بھائی کے ذریعہ اپنی ختم کیا تو اسے اللہ تعالیٰ ایک کا کسی طرح کا کھانہ کھائے گا جو وہ جس نے اپنے مسلمان بھائی کو
 جگہ سے اپنا کھانہ کوئی چیز اپنے باپ کو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسے کھانے کا چیز اپنے نہیں کھائے گا جو وہ جس نے اپنے مسلمان بھائی کے ذریعہ کوئی شے

من میں لی تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے روز دھوا کر کے گا۔ ابی الدیلمی عن ذم العیض عن الحسن بن سلام عن وحید عن انس بن مالک
 ۸۰۵۷۔ سب سے بڑا سود یہ ہے کہ وہ اپنی مسلمان کی، حق ہے مرنے کا پھر ہے اور یہ کھانا دہی جس کی ایک مفت سے جس نے اسے کھانا

تو ان پر جنت کریم کرے گا۔ مسند احمد، ابو داؤد، مسعود، طبرانی عن واطع بن حذیف عن مسعود بن زید
 ۸۰۵۸۔ سب سے بڑا سود مسلمان کی مانتی آواز دینے کی ہے۔ ابو داؤد، ترمذی عن مسعود بن زید

۸۰۵۹۔ سب سے بڑا سود ان کا اپنے مسلمان بھائی کی مانتی ہے مرنے کا ہے۔ بخاری عن واطع بن حذیف عن انس بن مالک
 ۸۰۶۰۔ اسے کوئی اللہ تعالیٰ کی مذہب قبر سے پٹا لگا کر دے، قیامت کے روز خبیثت اور پیشاب (میں سے حق ملی) سخت عذاب (کا باعث) ہیں۔

اس سعد بن مسعود سے مسند حماد عن رسول اللہ ﷺ
 ۸۰۶۱۔ تمہیں معلوم ہے یا (ابو ہریرہ) ہوا کسی ہے؟ میان لوگوں کی بوجے دو لوگوں کی خبیثت کرتے ہیں۔

مسند احمد۔ بخاری فی الادب و انس ابی الدیلمی عن ذم العیض، مسعود بن مسعود عن حماد
 فرماتے ہیں ہم برسوں سے کھانے کے ساتھ تھیں ایک ایک مرد اسے بڑا دھوا کر کھاتے ہیں ہم پر یہ فرمایا۔

۸۰۶۲۔ کچھ عورتوں نے، بعض مردوں کی خبیثت کی ہے اس جگہ سے یہ بڑا کھانہ ہے۔ انصاری عن حماد
 ۸۰۶۳۔ خبیثت کا کھانا یہ ہے کہ تمہارے دوست کے لئے استفادہ کرو۔ عطیہ فی التعلیق و المعرفی عن مسعود بن مسعود عن ابی الدیلمی عن حماد

۸۰۶۴۔ خبیثت کا کھانا یہ ہے کہ جس کی خبیثت کی ہے اس کے لئے استفادہ کرو اور اسے اس کے لئے آواز دہی کرنا۔
 الحاکم فی المساری لاختلاف عمری میں جو ہر ذریعہ سے

۸۰۶۵۔ جس نے اپنے کسی مسلمان بھائی غیرت کی اور پھر اس کے لیے استغفار کیا تو یاس کے لیے کفارہ بن جائے گا۔

الخطیب فی المنطق والمفتقر عن مہل بن سعد، ووفیہ سلیمان بن عمر النخعی کذاب

۸۰۶۶۔ جس نے کسی مسلمان کے خلاف کوئی بات کہی جس سے اس کی حاق آبروزی کی تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسے (جہنم کی) آگ میں

رہوا کریں گے۔ ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبة والخبر الطبی فی مکارم الاخلاق عن ابی ذر ابن ابی الدنیا عن ابی الدرداء، وحی اللہ عنہ موقوفاً

۸۰۶۷۔ جس نے کسی مسلمان کے خلاف کوئی بات کہی جس سے اس کی آبروزی کرنا چاہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے قیامت کے

روز (جہنم کی) آگ میں اسے رہوا کریں گے۔ حاکم عن ابی ذر

غیبت کرنے کی رخصت اور اجازت والی صورتیں

۸۰۶۸۔ تین آدمیوں کی عزت (کی حفاظت) تم پر حرام نہیں، (خدا اور رسول کی) کلمی نافربائی کرنے والے کی، ظالم حکمران اور بدعتی کی۔

ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبة عن الحسن، مرسل

۸۰۶۹۔ کیا تم فاجر کا ذکر (بد) کرنے سے ڈرتے ہو؟ اس کا ذکر کرو تا کہ لوگ اسے پہچان لیں۔ خطیب فی روافد مالک عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۸۰۷۰۔ کیا تم فاجر کا ذکر (بد) کرنے سے ڈرتے ہو کہ لوگ اسے پہچان لیں گے فاجر کی جو برائی ہے تا کہ ذکر کرو تا کہ لوگ اس سے بچیں۔

ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبة والحکم فی نوادر الاصول والحاکم فی الکنی والشیرازی فی الاقصاب ابن عدی فی الکامل، طبرانی

فی الکبیر، بیہقی فی السنن، خطیب عن یحییٰ بن حکیم عن ابیہ عن جدہ

۸۰۷۱۔ قاتق کی غیبت نہیں ہوتی۔ طبرانی فی الکبیر عن معاویہ بن حیدر

تشریح: اسے حدود الہی کا پاس نہیں تو اس کی عزت کا کیا خیال؟

۸۰۷۲۔ جو حیا کی چادر اتار دے تو اس کی غیبت (کرنے سے گناہ) نہیں۔ بیہقی فی السنن عن انس

تشریح: بے حیائی کی برائی دوسروں کی حفاظت ہے۔

۸۰۷۳۔ جس میں حیا نہیں تو اس کی غیبت (کرنے سے گناہ) بھی نہیں۔ الخرنطی فی مساوی الاحلاق وابن عساکر عن ابن عباس

بے حیائی کو اس نے گناہ نہیں سمجھا تا کہ اس کی غیبت میں کیا گناہ؟

الاکمال

۸۰۷۴۔ تم لوگ کب تک فاجر کا ذکر (بد) کرنے سے ڈرتے رہو گے؟ اس کی بے عزتی کرو تا کہ لوگ اسے پہچان لیں۔

طبرانی فی الاوسط عن معاویہ بن حیدر

۸۰۷۵۔ فاجر کی غیبت نہیں۔ الشیرازی فی الاقصاب عن یحییٰ بن حکیم عن ابیہ عن جدہ

۸۰۷۶۔ جس میں حیا نہیں تو اس کی غیبت بھی نہیں۔ الخرنطی فی مساوی الاحلاق وابن عساکر عن ابن عباس

حرف الفاء..... فحش گوئی، گالی گلوچ اور طعنہ زنی

۸۰۷۷۔ (دوسروں سے) گلن کھانے والے پاک ہوئے۔ الحلیہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۸۰۷۸۔ اللہ تعالیٰ ہر فحش گو اور برے شخص کو پسند نہیں فرماتے۔ مسند احمد عن اسماعیل بن زید

۸۰۷۹۔ رہنے دو عائشہ اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ برائی اور فحش گوئی کو پسند نہیں فرماتے۔ مسلم عن عائشہ

- ۸۰۸۰۔ اسے عائنہ قرآن نے کس زمانے میں مجھے نقش گو پایا؟ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے ہاں وہ شخص انتہائی برے مقام والا ہے جسے لوگ اس کے شر سے بچنے کے لیے چھوڑ دیں۔ مسند احمد، بیہقی عن عائشہ
- ۸۰۸۱۔ اسے عائنہ قرآن کو نہ ہونا۔ مسلم عن عائشہ
- ۸۰۸۲۔ وہ شخص سب سے برا ہے جسے لوگ اس کے شر سے بچنے کے لیے چھوڑ دیں۔ ترمذی عن عائشہ
- ۸۰۸۳۔ اسے عائنہ قرآن وہ لوگ سب سے برے ہیں جن کی زبانوں کی برائی سے بچنے کے لیے ان کی عزت کی جاتی ہے۔ ابو داؤد عن عائشہ
- ۸۰۸۴۔ اسے عائنہ قرآن اللہ تعالیٰ بدخلق اور بدزبان کرنے والے شخص کو پسند نہیں فرماتے ہیں۔ ابو داؤد عن عائشہ
- ۸۰۸۵۔ ہر بدخلق کے لیے جنت حرام ہے کہ وہ اس میں داخل ہو۔ ابن ابی الدلیا فی الصمت، الحلیۃ عن ابن عمرو
- ۸۰۸۶۔ جب کوئی شخص تمہاری طرف کوئی ایسی بات منسوب کرے جو اسے معلوم ہے تو تم اس کی وہ بات نہ توہین معلوم ہے اس کی طرف منسوب نہ کرو، کیونکہ اس کا جرم تمہیں ملے گا اور اس کا نقصان ہی کو پہنچے گا۔ ابن مسیح عن ابن عمرو
- ۸۰۸۷۔ اللہ تعالیٰ بد اخلاق اور بدزبان کو پسند نہیں فرماتے، اور نہ بازاروں میں بیٹھنے والے کو۔ الحلیۃ عن جابر
- ۸۰۸۸۔ اللہ تعالیٰ بد اخلاق اور بدزبان سے نفرت کرتے ہیں۔ مسند احمد، عن اسامہ
- ۸۰۸۹۔ بے شک بد اخلاق اور بدزبان (کی) اسلام میں (اجازت) نہیں سب سے اچھا مسلمان وہ ہے جس کے اخلاق اچھے ہوں۔
- ۸۰۹۰۔ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے برا شخص وہ ہوگا جس کی فحش گوئی (کی وجہ سے اس سے) بچنے کے لیے اسے چھوڑ دیں۔ مسند احمد، طبرانی فی الکبیر، ابویعلیٰ عن جابر بن مسعود
- ۸۰۹۱۔ بے پردہ گوئی بے برکتی (کا باعث) ہے اور بد خلقی کمینگی (کی علامت) ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عمرو
- ۸۰۹۲۔ (مسلمان) مردوں کو گالیاں دینے والا ہلاکت (کی کھائی) میں جھانکنے والے کی طرح ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عمرو
- ۸۰۹۳۔ مسلمان کو گالی دینے والا ہلاکت میں جھانکنے والے کی طرح ہے۔ الزواہ عن ابن عمرو
- ۸۰۹۴۔ مسلمان کو گالی دینا فحش اور اسے قتل کرنا کفر ہے۔ مسند احمد، بیہقی، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ عن ابن مسعود، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، ابو داؤد عن سعد، طبرانی فی الکبیر عن عبد اللہ بن مغفل و عمرو بن العبد بن وقرن، دارقطنی فی الافراد عن جابر
- ۸۰۹۵۔ مومن کو گالی دینا کھانا گناہ اور اسے قتل کرنا کفر ہے مسلمان کا مال اس کے خون کی طرح حرام ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود
- ۸۰۹۶۔ آدمی کے (برا ہونے کے) لئے اس کا بدزبان، بے پردہ گو اور بکھیل ہونا کافی ہے۔ بیہقی عن عقبہ بن عامر
- ۸۰۹۷۔ بد اخلاقی اگر (مٹنے والی) مخلوق ہوتی تو اللہ تعالیٰ کی مخلوق بہت بری ہوتی۔ ابن ابی الدلیا فی الصمت عن عائشہ
- ۸۰۹۸۔ بدزبان سے منع کیا گیا ہے۔ بیہقی فی شعب الایمان، نسائی، ابن ماجہ عن ابن عمرو
- ۸۰۹۹۔ جسم کا ہر عضو زبان کی شکایت کرتا ہے۔ ابویعلیٰ، بیہقی عن ابی بکر
- ۸۱۰۰۔ فحش گوئی جس میں بھی ہوئی اسے عیب دار بنا دے گی، اور جس میں بھی حیا ہوئی اسے شامدار بنا دے گی۔

مسند احمد، بخاری فی الادب، ترمذی، ابن ماجہ، عن انس

گالی کی ابتداء کرنے پر وبال ہوگا

- ۸۱۰۱۔ آپس میں گالیاں دینے والے جو کچھ کہیں اس کا گناہ ابتداء کرنے والے پر ہے اور جب معلوم نہ ہو تو اس پر بھی ہے۔ مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، ترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۸۱۰۲۔ آپس میں لائی گئیوں کرنے والے دو شیطان ہیں جو آپس میں گندی گالیاں اور بھولی بات کہتے ہیں۔

مسند احمد، بخاری فی الادب عن عیاض بن حماد

۸۱۰۳۔ مسلمان کو کافر کی گالی دے کر تکلیف نہ پہنچاؤ۔ حاکم، بیہقی، عن سعید بن زید

۸۱۰۴۔ پاکدامن عورت پر بہت اگلا تا ایک سال کے اعمال پر یاد کر دیتا ہے۔ الطبرانی، حاکم عن حذیفہ

۸۱۰۵۔ سب سے بڑا سودا غزوے کی پامانی ہے اور سب سے سخت گالی کسی کی برائی بیان کرنا ہے اور اسے نقل کرنے والا گالی دینے والوں میں سے ایک ہے۔ عبد اللہ بن زوق، بیہقی فی شعب الایمان، عن عمرو بن عثمان عرسلاً

۸۱۰۶۔ سب سے بڑا سودا آدمی کا اپنے بھائی پر گالی کے ذریعہ فضیلت حاصل کرنا ہے۔ ابن ابی الدنیا فی الصمت عن ابی لہیع عرسلاً

۸۱۰۷۔ سب سے بڑا سودا مسلمان کی ناحق آبروریزی کرنا ہے۔ مسند احمد، ابو داؤد عن سعید بن زید عروہ رقم ۸۰۵۹

۸۱۰۸۔ سب سے کم درجہ کا سودا (یہ ہے کہ) جیسے کوئی اپنی ماں سے نکاح کرنے والا (بر بخت) ہو اور سب سے بڑا سودا آدمی کا اپنے بھائی کی عزت پر ہاتھ ڈالنا ہے۔ ابو الشیخ فی التوبیخ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

ہوا کو گالی دینا

۸۱۰۹۔ ہوا کو گالی نہ دو کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے، اللہ تعالیٰ سے اس (ہوا) کی بھلائی اور جو کچھ خیر اس میں ہے اور جو کچھ ملامتی و دورے کر

کتبھی گئی ہے اس کا سوال کرو، اور اللہ تعالیٰ کی اس کے شر اور جو شر اس میں ہے اور جو شر دے کر یہ سمجھتی گئی ہے پناہ مانگو۔ نسائی، حاکم عن ابی

۸۱۱۰۔ ہوا کو گالی نہ دو، اور جب ناموافق ہوا دیکھو تو کہو! اے اللہ! ہم آپ سے اس ہوا کی اور جو کچھ اس میں ہے اور جس کا اسے حکم دیا گیا اس کی بھلائی کا سوال کرتے ہیں، اور آپ کی پناہ چاہتے ہیں اس ہوا سے اور جو کچھ اس میں ہے اور جس برائی کا اسے حکم دیا گیا ہے اس سے۔

ترمذی عن ابی

۸۱۱۱۔ ہوا کو گالی نہ دو کیونکہ یہ حکم کی پابندی ہے کیونکہ جس نے کسی ایسی چیز پر لعنت کی جو (لعنت کی) اہل و نقاد نہ تھی تو لعنت اس (لعنت کرنے

والے) پر لوت آئے گی۔ ابو داؤد، ترمذی عن ابن عباس

۸۱۱۲۔ اے عائشہ! مجھے اس بات کا اطمینان نہیں کہ اس میں عذاب نہیں ہوگا، ایک قوم کو ہوا کے ذریعہ عذاب دیا گیا، اور ایک قوم نے عذاب دیکھا تو انہوں نے کہا اس ہوا سے ہم پر بارش ہوگی۔ مسلم عن عائشہ

۸۱۱۳۔ ہوا اللہ تعالیٰ کی روم ہے جو (اللہ تعالیٰ کی) رحمت (کی بارش) لاتی ہے، اور (کبھی) عذاب لاتی ہے جب تم اسے ناموافق دیکھو تو اسے گالی مت دو، اور اللہ تعالیٰ سے اس کی بھلائی کا سوال کرو، اور اللہ تعالیٰ کی اس کے شر سے پناہ مانگو۔

بخاری فی الادب، ابو داؤد، حاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

ہوا کو گالی دینے کی مذمت

۸۱۱۴۔ ہوا کو گالی نہ دو کیونکہ وہ رحمت الہی ہے، رحمت اور عذاب کو لاتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ سے اس کی بھلائی مانگو، اور اس کے شر سے اللہ

تعالیٰ کی پناہ مانگو۔ مسند احمد، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۸۱۱۵۔ ہوا کسی قوم کے لیے عذاب اور دوسروں کے لیے رحمت، تاکہ سمجھتی جاتی ہے۔ لہذا دوس عن عمرو

تشریح: غزوہ خندق میں کفار کے لیے عذاب اور مسلمانوں کے لیے رحمت تھی۔

۸۱۱۶۔ قوم عاقر جو ہوا چلائی گئی تھی تو وہ میری اس آگوشی پہنچی تھی۔ الحلہ عن ابن عباس

تشریح: ہمیں اتنی عمریں بھی ملیں پھر بھی پرہیز قوم کا صفائی کر دیا۔

۸۱۱۸۔ ہوتی ہوا جنت سے آتی عسائی خدا سے پہلے نکلتے ہیں۔ اس کا بعد تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ان کو اس سے اس میں لوگوں کے لیے کی
لئے پیش چیریں ہیں، اور شاکی اور جہنم سے آتی ہے وہ کسی بارگاہ کے قریب سے گزرتی ہے، جسے اس کا ایک تھوکہ چھینچتا ہے اس کو وہ اس کی
خندک دیتی ہے۔ اس میں ایسی دنیاوی کتاب السحاب اس حریر و دیوانہ لوح لعلطہ اس مودودہ علی ہریرہ و عسی اندسہ

الاکمال

۸۱۱۹۔ ہوا کو گولی نہ دیا کرو، اور اللہ تعالیٰ کی اس کے شر سے پناہ دینا کہ۔ انشاہی، پہلی فی المعرفة عن صفوان بن مسلم عن رسول اللہ

فحش گوئی..... از اکمال

۸۱۱۹۔ اللہ تعالیٰ بلوای اور بد زبان کو پسند نہیں فرماتے، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے، اس وقت تک
قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ فحش گوئی، بد زبان، چاروں کی بدی اور فحش دینی ظاہر نہ ہو جائے یہاں تک کہ امتداد کو نیات اور نفاق و دوات
سوچی جائے گی۔ حاکم علی میں معرو

۸۱۲۰۔ اللہ تعالیٰ، فحش گو اور بد زبان سے نفرت کرتے ہیں۔

مسند احمد، ابو یعلیٰ والروای، ابن حبان و شاوردی، سعید بن منصور عن سلف بن وہب، حطیب بن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
۸۱۲۱۔ اللہ تعالیٰ، فحش گو اور بد زبان کو پسند کرتے ہیں۔

خبر فی فی نکبو عن اسامہ نعمانی فی الکبر والحرطی فی مساوی الاحادیث عن سلف بن وہب، حطیب بن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
۸۱۲۲۔ جس کی فحش گوئی کے بارے میں اسے چھوڑ دینا، دینی وقت کے بارے میں اسے سب سے بڑے مرتبہ میں ہوگا۔ عیاد زید عن عائشہ
۸۱۲۳۔ وہ جس قیامت کے روز واپس آئے گا، جس کو جس سے اس کی فحش گوئی کی وجہ سے بچا جائے۔

العاصم بن الحنفی عن ابی اسحاق عن عائشہ، وهو حسن
۸۱۲۴۔ آدمی کے (نیکو کرنے کے) لیے اگر کوئی ہے کہ وہ فحش گو، بد زبان اور فحش ہو۔ الحرطی فی مساوی الاحادیث عن عائشہ بن عامر
۸۱۲۵۔ فحش گوئی اگر کوئی انسان دیتی تو بہت برا انسان ہوتی۔ ابو نعیم عن عائشہ

۸۱۲۶۔ سب سے بڑا سودیہ ہے کہ آدمی گالی کے زور پر اپنے بھائی پر نفیست حاصل کرے، سب سے بڑا گناہ ہے کہ آدمی اپنے والدین
کو گالی دے، لوگوں نے عرض کیا: کوئی اپنے والدین کو گالی کیسے دے سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: یہ تو ان کو گالی دے، اور لوگ ان
دولوں (والدین) کو گالیوں دیں۔ ابن ابی الدنیا فی ذم العصب

۸۱۲۷۔ اسے عائشہ (ؓ) نے فحش گوئی، مسم عن عائشہ بن وہب، ۹۰۸۰

۸۱۲۸۔ سب سے بڑا سودیہ تو ان کی پادشہ ہے، اور سب سے بہت گالی دوسرے کی بھروسہ برائی بیان کرنا ہے اور برائی کی بات نہ کرنے والا کمال
دینے والوں میں سے ایک ہے۔ عبد اللہ بن ابی ہریرہ عن محمد بن عبد اللہ بن عمرو بن محمد بن عمرو بن

۸۱۲۹۔ سب سے بڑا سودیہ ہے کہ آدمی اپنے بھائی کو گالی دینے میں (زبان) بھروسہ کرے، اور سب سے بڑا گناہ ہے کہ آدمی اپنے والدین
کو گالی دے، لوگوں نے عرض کیا: آدمی اپنے والدین کو گالی کیسے دے سکتا ہے؟ آدمی کسی کے والدین کو گالی دے، اور وہ جواب میں اس کے والدین
کو برا بھلا کہے۔ طبرانی فی المعجم عن ہش بن محمد

۸۱۳۰۔ سب سے بڑا سودیہ ہے کہ انسان اپنے بھائی کو گالی دے، زور پر بڑی دھمکی کرے، من عن عبد اللہ بن وہب، عائشہ بن ابی نعیم عن ابیہ

بادشاہوں کو مانتا ہوں۔ سچائی ہے۔ شعب الایمان میں وہ ہم پر تو وحی نازل ہے۔

۸۱۴۳ء میں ترقی فرماتے ہیں۔ مگر تھے بڑے بد سے قریب، (انہیں) اس نے مجھے قریب نہیں لایا، میرے بد سے اس نے کسی مجھے... اچلا کیا اور کہتا ہے: بڑے زمانہ میں تھے۔ نہ (کوچلے تھے) اور انہوں میں اس حویج، حاکم علی اجمعیہ اور دوسری دفعہ

مردوں کو گالی دینے کی ممانعت..... ازا کمال

۸۱۴۳ مرہوں کو گولی زد کر تھک دیا۔ اپنے اہل (کے بدلہ) کو پہنچ چکے۔ مں النجار عمر عباسیہ

۸۳۵ اپنے سروے نوٹوں میں لکھا ہے کہ: یہ حالِ شہرِ طبرستان میں سن ۱۱۸۷

۹۱۳۶ من لوگوں کا کیا ہے جو کہیں سے کہیں (کی زبان) کو تکلیف دیتے ہیں؟ خیمہ دار مردوں کو گالی دے کر انہیں تو تکلیف نہ پہنچاؤ۔

ابن سعد عن هشام بن يحيى المخرومي عن أبيه يحيى بن

۸۴۷۔ ہم دوسرا کمان بنادیں، دیکھیں تو خود ہی کو تکلیف دے گئے، خبردار! ہرگز ہدف (قائل) نہ رہتا ہے۔ الخمر، تقصیر فی مایۃ، اختلافی ہے، مسموعہ

نبی کریم ﷺ کا لوگوں کو ڈانٹنا ان کے لیے باعثِ رحمت و قدرت ہے

۸۴۸ (ماہنامہ) تھیں۔ معمر فرما گیا کہ میں نے اپنے دہب کے ساتھ لیا شرط رکھی ہے۔ میں نے کہا اے اللہ! میں اپنی ہڈیوں کو جس کسی مسلمان کو میں نے برابر کر دیا اس پر لعنت کی جی تو اسے اس کے حق میں (خدا سے) اپنی اور (تمام انسانوں میں) جاری رہے۔

مستقيم عن عائشة رضي الله عنها

۸۱۴۔ استاد سید ابوبکر محمد بن علی کہیں نے اپنے رب کے ساتھ شرط رکھی ہے کہ میں تو بشر ہوں، جیسے نہ راضی ہوتا ہے
میں (مجھ ایسے ہی) راضی ہوتا ہوں اور جیسے بشر نہیں۔ موت میں میں (مجھ کو) راضی ہوں تو اپنی امت میں سے جس نے جس کی حق
میں کوئی ایک بدعت یا جو کچھ کا وہ ان اختلافات ہو تو آپؐ سے اس کے لیے عملی روایت و پابندی اور قربت کا ذکر چاہا، میں جس کے ذریعہ وہ
قیامت میں قرب رب حاصل کرے۔ علامہ احمد مصلحی

۸۱۵۔ اسے اللہ انصاف سے آپ سے ایک عہد کیا ہے جس کی سب سے بڑی علامت یہی ہے کہ جس نے اللہ کو سب سے بہت پہنچائی ہوئی کوڑا مارا ہو اس پر لعنت کی۔ دونوں اہل حق میں وہ اپنی کھڑی اور قربت کا وہ عہد بنا دے جسے آپ صحت کے دن آپ کے نزدیک کر دے۔ یعنی فی شعب الايمان عن ابي هريرة رضي الله عنه

[illegible]

۱۵۰۔ علی مرتضیٰ علیہ السلام نے شرط لکھ رکھی ہے کہ میں نے کبھی کسی کو اپنا املا جہاد تو یہ ہے کہ

الواکمال

۸۵۳۔ بہت سے لوگ (میری خاص و ذات میں) مصروف ہو کر رہ جاتے ہیں جبکہ (ان) معاملات میں (مجھے ان کی بیوقوفانہ غمگینی سے) کوئی

۸۵۳۳۔ اے! کہ انہیں معلوم نہیں کہ میرا دوسرا - دہد کا توں میں جو قصہ میں عشق سے اس میں میں نے عرض کیا اے میرے سب
میرا ایک، ہندوہوں جسے ختم بھی کرتا ہے تو ختم میں تو کر میں ان کی مسکن کے لیے دہد کا ہی ہو جائے۔ اور میری امت میں سے ہندو
میرے اہل بیت میں سے میری اولاد میں سے تو اس کے لیے۔ بہت محنت اور مشاوریہ پائی تو عیش نہ ہے۔

انخیزازی فی الامتداد عن هاشی رسی الله علیه

۸۵۵ میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی ہے کہ اپنی امت میں سے میرے جس کے لیے جہنم کا فیصلہ ہو اسے اللہ کے لیے مغفرت ملے۔

فصلنامه علمی-پژوهشی

[illegible]

آپ کا ڈاٹنا بھی رحمت ہے

[illegible]

۵۸ اے ہندو اہلس و بشر ہوں، تو جسے جو مان کے لیے میں نے ہندو ماکہ، عرب، اہل کتاب کیا ہے وہ وہاں تو اسے اس نے حق میں پانے کی ہے۔

۸۱۶۹ : اے اللہ! میں تجھ سے کہتا ہوں کہ اگر تیرا ارادہ ہے تو میری اس ساری زندگی کو عفو کر دے۔

مسند احمد، عن ابن الخضر وامره سودة

۸۱۶۰ :- افسر اور بشر ہو، مجھے کسی اپنی منہ نہ ہے جسے بڑا ہوتا ہے اور میں کسی اپنے شیروانی ہو مہول جسے خبر و انشی ہو آتے ہیں اور

[illegible]

۱۹۶۴ء کے طے امیں نے قیامت آئیے بعد کو سے قیامت کے ان کچھ سے پورا ہو، جس سے آپ شک آپ وہ، فدائی نہیں فرماتے جس نے جس مسلمان کو قیامت پہنچائی، وہ قیامت پہنچا کر آپ ہو، ایسا ہوا ہے کہ ان دنوں یہاں سے تعلق میں رہا، آپ کی فی اور قیامت کا اور بعد سے، جس کی حد سے قیامت کے لئے آپ کو جس میں کوئی نہیں۔

مجلس این ایام باب عبد الحمید و عبد الرزاق علی بن حماد بن سعید بن جهمی، سعید بن مسروق، علی بن حنفیہ

ATP اسے الیٹھ میں قوت دیتی ہے جو اسے تھیں ویکس میں دیکھنے کے لیے استعمال کرتا ہے۔

ذو القعدة ١٢٨٠ هـ

319* اسی انداز کے تحت دور رسانہ میں نے اپنے اوتار کی بنیاد پر، اور اس میں نے جو کچھ حال کے قریب میں نے اپنے قریب میں ہے۔

ضرب اسمی لم یکنسب غیر معذریة

آخر تک... یعنی وہ شخص جسے مسلمان نہیں تھا کہ افروں میں شامل تھا تو اس وقت میں سے اس کے خلاف بدعا یا سنت کی وجہ یہ ممکن اس ہے
 قربت کا ذریعہ، اور اسے اسے شوق ہے، ان شاء اللہ اور میری سچی کچھ ممکن ہوئی، اور ہے تو اس کی طرف اشارہ ہے

۸۷۳ انگریزی قسم : اور — باتھوہ و ہوارنی نمونہ راجستھانی زبان پر مشتمل ہے۔ جو — سرسہہ طرز میں تحریر ہے۔

۱۹۵۶ء میں جب کسی شخص کی طرف شک کی جاتی ہے تو اس کے خلاف دفتری ریمانڈ ملے گا اور اس میں کوئی ریمانڈ یا قید کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کے بعد وہ عدالت کے سامنے پیش ہوگا۔ عدالت کے سامنے اس کی طرف شک کی جاتی ہے تو اس کے خلاف دفتری ریمانڈ ملے گا اور اس میں کوئی ریمانڈ یا قید کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کے بعد وہ عدالت کے سامنے پیش ہوگا۔ عدالت کے سامنے اس کی طرف شک کی جاتی ہے تو اس کے خلاف دفتری ریمانڈ ملے گا اور اس میں کوئی ریمانڈ یا قید کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کے بعد وہ عدالت کے سامنے پیش ہوگا۔

۱۵۵۱۔ (۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰) (۱۰۱) (۱۰۲) (۱۰۳) (۱۰۴) (۱۰۵) (۱۰۶) (۱۰۷) (۱۰۸) (۱۰۹) (۱۱۰) (۱۱۱) (۱۱۲) (۱۱۳) (۱۱۴) (۱۱۵) (۱۱۶) (۱۱۷) (۱۱۸) (۱۱۹) (۱۲۰) (۱۲۱) (۱۲۲) (۱۲۳) (۱۲۴) (۱۲۵) (۱۲۶) (۱۲۷) (۱۲۸) (۱۲۹) (۱۳۰) (۱۳۱) (۱۳۲) (۱۳۳) (۱۳۴) (۱۳۵) (۱۳۶) (۱۳۷) (۱۳۸) (۱۳۹) (۱۴۰) (۱۴۱) (۱۴۲) (۱۴۳) (۱۴۴) (۱۴۵) (۱۴۶) (۱۴۷) (۱۴۸) (۱۴۹) (۱۵۰) (۱۵۱) (۱۵۲) (۱۵۳) (۱۵۴) (۱۵۵) (۱۵۶) (۱۵۷) (۱۵۸) (۱۵۹) (۱۶۰) (۱۶۱) (۱۶۲) (۱۶۳) (۱۶۴) (۱۶۵) (۱۶۶) (۱۶۷) (۱۶۸) (۱۶۹) (۱۷۰) (۱۷۱) (۱۷۲) (۱۷۳) (۱۷۴) (۱۷۵) (۱۷۶) (۱۷۷) (۱۷۸) (۱۷۹) (۱۸۰) (۱۸۱) (۱۸۲) (۱۸۳) (۱۸۴) (۱۸۵) (۱۸۶) (۱۸۷) (۱۸۸) (۱۸۹) (۱۹۰) (۱۹۱) (۱۹۲) (۱۹۳) (۱۹۴) (۱۹۵) (۱۹۶) (۱۹۷) (۱۹۸) (۱۹۹) (۲۰۰) (۲۰۱) (۲۰۲) (۲۰۳) (۲۰۴) (۲۰۵) (۲۰۶) (۲۰۷) (۲۰۸) (۲۰۹) (۲۱۰) (۲۱۱) (۲۱۲) (۲۱۳) (۲۱۴) (۲۱۵) (۲۱۶) (۲۱۷) (۲۱۸) (۲۱۹) (۲۲۰) (۲۲۱) (۲۲۲) (۲۲۳) (۲۲۴) (۲۲۵) (۲۲۶) (۲۲۷) (۲۲۸) (۲۲۹) (۲۳۰) (۲۳۱) (۲۳۲) (۲۳۳) (۲۳۴) (۲۳۵) (۲۳۶) (۲۳۷) (۲۳۸) (۲۳۹) (۲۴۰) (۲۴۱) (۲۴۲) (۲۴۳) (۲۴۴) (۲۴۵) (۲۴۶) (۲۴۷) (۲۴۸) (۲۴۹) (۲۵۰) (۲۵۱) (۲۵۲) (۲۵۳) (۲۵۴) (۲۵۵) (۲۵۶) (۲۵۷) (۲۵۸) (۲۵۹) (۲۶۰) (۲۶۱) (۲۶۲) (۲۶۳) (۲۶۴) (۲۶۵) (۲۶۶) (۲۶۷) (۲۶۸) (۲۶۹) (۲۷۰) (۲۷۱) (۲۷۲) (۲۷۳) (۲۷۴) (۲۷۵) (۲۷۶) (۲۷۷) (۲۷۸) (۲۷۹) (۲۸۰) (۲۸۱) (۲۸۲) (۲۸۳) (۲۸۴) (۲۸۵) (۲۸۶) (۲۸۷) (۲۸۸) (۲۸۹) (۲۹۰) (۲۹۱) (۲۹۲) (۲۹۳) (۲۹۴) (۲۹۵) (۲۹۶) (۲۹۷) (۲۹۸) (۲۹۹) (۳۰۰) (۳۰۱) (۳۰۲) (۳۰۳) (۳۰۴) (۳۰۵) (۳۰۶) (۳۰۷) (۳۰۸) (۳۰۹) (۳۱۰) (۳۱۱) (۳۱۲) (۳۱۳) (۳۱۴) (۳۱۵) (۳۱۶) (۳۱۷) (۳۱۸) (۳۱۹) (۳۲۰) (۳۲۱) (۳۲۲) (۳۲۳) (۳۲۴) (۳۲۵) (۳۲۶) (۳۲۷) (۳۲۸) (۳۲۹) (۳۳۰) (۳۳۱) (۳۳۲) (۳۳۳) (۳۳۴) (۳۳۵) (۳۳۶) (۳۳۷) (۳۳۸) (۳۳۹) (۳۴۰) (۳۴۱) (۳۴۲) (۳۴۳) (۳۴۴) (۳۴۵) (۳۴۶) (۳۴۷) (۳۴۸) (۳۴۹) (۳۵۰) (۳۵۱) (۳۵۲) (۳۵۳) (۳۵۴) (۳۵۵) (۳۵۶) (۳۵۷) (۳۵۸) (۳۵۹) (۳۶۰) (۳۶۱) (۳۶۲) (۳۶۳) (۳۶۴) (۳۶۵) (۳۶۶) (۳۶۷) (۳۶۸) (۳۶۹) (۳۷۰) (۳۷۱) (۳۷۲) (۳۷۳) (۳۷۴) (۳۷۵) (۳۷۶) (۳۷۷) (۳۷۸) (۳۷۹) (۳۸۰) (۳۸۱) (۳۸۲) (۳۸۳) (۳۸۴) (۳۸۵) (۳۸۶) (۳۸۷) (۳۸۸) (۳۸۹) (۳۹۰) (۳۹۱) (۳۹۲) (۳۹۳) (۳۹۴) (۳۹۵) (۳۹۶) (۳۹۷) (۳۹۸) (۳۹۹) (۴۰۰) (۴۰۱) (۴۰۲) (۴۰۳) (۴۰۴) (۴۰۵) (۴۰۶) (۴۰۷) (۴۰۸) (۴۰۹) (۴۱۰) (۴۱۱) (۴۱۲) (۴۱۳) (۴۱۴) (۴۱۵) (۴۱۶) (۴۱۷) (۴۱۸) (۴۱۹) (۴۲۰) (۴۲۱) (۴۲۲) (۴۲۳) (۴۲۴) (۴۲۵) (۴۲۶) (۴۲۷) (۴۲۸) (۴۲۹) (۴۳۰) (۴۳۱) (۴۳۲) (۴۳۳) (۴۳۴) (۴۳۵) (۴۳۶) (۴۳۷) (۴۳۸) (۴۳۹) (۴۴۰) (۴۴۱) (۴۴۲) (۴۴۳) (۴۴۴) (۴۴۵) (۴۴۶) (۴۴۷) (۴۴۸) (۴۴۹) (۴۵۰) (۴۵۱) (۴۵۲) (۴۵۳) (۴۵۴) (۴۵۵) (۴۵۶) (۴۵۷) (۴۵۸) (۴۵۹) (۴۶۰) (۴۶۱) (۴۶۲) (۴۶۳) (۴۶۴) (۴۶۵) (۴۶۶) (۴۶۷) (۴۶۸) (۴۶۹) (۴۷۰) (۴۷۱) (۴۷۲) (۴۷۳) (۴۷۴) (۴۷۵) (۴۷۶) (۴۷۷) (۴۷۸) (۴۷۹) (۴۸۰) (۴۸۱) (۴۸۲) (۴۸۳) (۴۸۴) (۴۸۵) (۴۸۶) (۴۸۷) (۴۸۸) (۴۸۹) (۴۹۰) (۴۹۱) (۴۹۲) (۴۹۳) (۴۹۴) (۴۹۵) (۴۹۶) (۴۹۷) (۴۹۸) (۴۹۹) (۵۰۰) (۵۰۱) (۵۰۲) (۵۰۳) (۵۰۴) (۵۰۵) (۵۰۶) (۵۰۷) (۵۰۸) (۵۰۹) (۵۱۰) (۵۱۱) (۵۱۲) (۵۱۳) (۵۱۴) (۵۱۵) (۵۱۶) (۵۱۷) (۵۱۸) (۵۱۹) (۵۲۰) (۵۲۱) (۵۲۲) (۵۲۳) (۵۲۴) (۵۲۵) (۵۲۶) (۵۲۷) (۵۲۸) (۵۲۹) (۵۳۰) (۵۳۱) (۵۳۲) (۵۳۳) (۵۳۴) (۵۳۵) (۵۳۶) (۵۳۷) (۵۳

۹۱۲ اکیس سے پانچ سو اسی تک کے نمبروں پر مشتمل ایک مجموعہ ہے۔ اس مجموعہ میں سے ہر نمبر ایک خاص چیز کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

[illegible]

۱۱۹۔ افسانہ کی پیدائش: فیاض احمد، مرزا قاسم، مرزا محمد، احمد، بی بی جان علی، امین، مرزا

[illegible]

حرفہ الثانی... مُنہ سے بات کرنا

۴۱۹۹ - اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ سَآئِلُکَ بِاَمْرِیْ اَنْ تَجْعَلَ لِعَمَلِیْ خَیْرًا مِّنْ خَیْرِ الْعَمَلِ اَوْ دَعْوًا مِّنْ دَعْوِیِّ

تقریباً ۱۰۰۰ سال قبل مسیح میں، ایک ایسی قوم تھی جس نے اپنی تاریخ کی ابتدا سے ہی اپنے مذہب کی بنیاد پر قائم کی تھی۔

حرف الکاف جھوٹ کی علامت

[illegible]

۵۸۱- قسمت یه - همانطور که در مورد فانی قزوینی مذکور شد، کتابخانه و کتب خطی او به دست

۳۶۵ ایمان احمدی کی قبولی سے پہلے تو (۱۹۶۷ء) ان کی حلیہ میں ایک خاص رنگ اور نوعیت کے

نور محمدی، حبیبہ الاولیاء: غیبی اسرار

۵۵۳ - مس. ت. ۱۸، خط ۱۰، مجموعی زو جات - این روز غریر مسعود، در غدی قوی، الکمل غریر، صاحب

۶۳۸۶ رُکُ: پاورت، ب۔ اُچھلنے سے بچنے کے واسطے۔ من ماحل میں اسی طور پر

۶۲۵۵ - منہ میں جو کچھ ہے، وہ سب اللہ تعالیٰ کے لیے قربانی کر رہا ہوں۔ صبر ہی ہے الگبر علی ہدایت

۱۵۰۶۔ تجلیات سے پہلے یہ کتابت قرآن سے دور تھی۔ مسند احمد، ابن الجوزی، ابی الفرج واسرائیل بن مکیہ والاملائی علی ہر سکر

۴۲۔ ”میں نے پہلے اپنے لئے سنا تھا گاؤں کے مردم سنی کا کہ وہ بڑے بھروسے والے اور عیسائی ہوئے۔“

۳۶۷۔ عورت کے بچوں کو نہ لے لے کر باقی کے ساتھ دوسری طرف دے دیں تو وہ عورت جس سے اس عورت نے لیا ہے

۳۲۴

کے لئے اس وقت کے محکمہ تعلیمات نے ایک ایسا اسکول بنوا دیا جس کا نام "اسٹریٹ اسکول" رکھا گیا۔

۳۶۰

[illegible][illegible]

المجلس الأعلى للمعاشرة

۸۲۱۳۔ جھوٹ (جیسا کہا ہو) جھوٹ ہی لکھا جاتا ہے، یہاں تک کہ معمولی جھوٹ بھی لکھا جاتا ہے۔

مسند احمد، طبرانی فی الکبیر عن اسماء بنت عمار

۸۲۱۴۔ جو جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرتا چھوڑے تو اللہ تعالیٰ کو اس کے جھوٹ کے پناہ سے کی ضرورت نہیں۔

مسند احمد، بخاری، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

مذاق میں جھوٹ بولنا بھی گناہ ہے

۸۲۱۵۔ ان شخص کے لیے خرابی ہی خرابی ہے جو لوگوں کو پناہ کے لیے جھوٹی باتیں بیان کرے۔

مسند احمد، ترمذی، ابوداؤد، حاکم عن معاویہ بن جبلة

الاکمال

۸۲۱۶۔ بندہ معمولی سا جھوٹ بولتا ہے تو (رستہ کا) فرشتہ اس جھوٹ کی بدولت ایک میل دور چلا جاتا ہے۔

الحرطانی فی مساوی الاحلاق عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۸۲۱۷۔ (جھوٹے شخص یا) جھوٹ کی سنجیدگی اور مذاق اچھی نہیں، اور نہ ایسا دوتا ہے کہ (بھولنا) آدمی اپنے بیٹے سے وعدہ کرتا ہے اور بچے اسے پورا نہیں کرتا اور بیٹے کی راہ دکھاتا ہے اور منگی جنت کی راہ دکھاتی ہے اور جھوٹ برائی کی طرف سے جاتا ہے اور برائی جہنم کی راہ دکھاتی ہے، سچے شخص کے بارے کہا جاتا ہے اس نے سچ کہا اور نیکی کی ہے اور جھوٹے آدمی کے بارے کہا جاتا ہے، اس نے جھوٹ بولا اور گناہ کیا، اور آدمی سچ بولتا (رہتا) ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں صدیق (انتہائی سچ بولنے والا) لکھا جاتا ہے اور آدمی جھوٹ بولتا (رہتا) ہے یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں پر لہو و جب کا جھوٹ لکھا جاتا ہے۔ حاکم، بیہقی عن ابن مسعود

۸۲۱۸۔ خبردار! جھوٹ چھوڑ دینا ہے اور غفلت خوری عذاب قبر (کھا مٹ) ہے۔ ابو یعلیٰ، طبرانی فی الکبیر عن ابی ہریرۃ

۸۲۱۹۔ جھوٹ سے بچا کرو، کیونکہ جھوٹ برائی کی راہ دکھاتا ہے اور برائی جہنم کی راہ دکھاتی ہے اور آدمی جھوٹ بولتا (رہتا) ہے اور جھوٹ کے مواقع تلاش کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کذاب لکھا جاتا ہے اور تم لوگ سچ کی حالت اپناؤ! کیونکہ سچ نیکی کی راہ دکھاتا ہے۔ اور منگی جنت کی راہ دکھاتی ہے آدمی سچ بولتا (رہتا) ہے اور سچ کے مواقع تلاش کرتا (رہتا) ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں صدیق لکھا جاتا ہے۔ ابوداؤد عن ابن مسعود

۸۲۲۰۔ جھوٹ رزق (کے اسباب) کو کم کر دیتا ہے۔ الحرطانی فی مساوی الاحلاق عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۸۲۲۱۔ جھوٹ اور جھوٹ کو (سچی) شے نہ کہتا۔ مسند احمد، ابن ماجہ، طبرانی فی الکبیر، بیہقی عن اسماء بنت یزید

خرابی میں: نبی کریم ﷺ کے پاس کھانا آیا تو آپ نے ہم سے کہا تو ہم نے عرض کیا ہمیں اشتباہ نہیں تو آپ نے فرمایا، معلوم ہوا تعظیم نبوی یہی ہے کہ جھوٹ سچی ہو تو صاف باتیں کہ جھوٹ ہے۔

۸۲۲۲۔ جھوٹ ایمان کے برعکس ہے۔ ابن عدی فی الکامل، بیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۸۲۲۳۔ اس کے خائن ہونے کے لیے اتنا کافی ہے کہ تم اپنے بھائی سے ایسی بات کرو جس میں وہ تمہیں سچا سمجھ پاوے، جبکہ تم اس میں جھوٹے ہو۔

طبرانی فی الکبیر، سعید بن منصور عن سفیان بن اسید الثمالی

۸۲۲۴۔ آدمی کے گنہگار ہونے کے لیے اتنا کافی ہے کہ ہر سنی نبوی بات کو بیان کر دے۔

ابوداؤد، حاکم، عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، العسکری فی الامثال عن ابن عمر

الزبیر، حسن بن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، ترمذی عن علی بن مسد احمد، ابن ماجہ عن جابر عن ابی سعید، ترمذی، ابن ماجہ عن ابی مسعود، ابو داؤد، مسند احمد، حاکم عن خالد بن عرقطہ وعن زید بن ارقم، مسند احمد عن سلمہ بن الاکوع وعن عقبہ بن عامر وعن معاویہ بن ابی سفیان، طبرانی فی الکبیر عن السائب بن یزید وعن سلمان بن خالد الخزازی وعن صہیب وعن طارق بن الشیبہ وعن طلحہ بن عبیدہ وعن ابن عباس وعن ابن عمرو وعن ابن عمرو عن غنۃ بن غزوٰن وعن العوس بن عسیرہ وعن عمار بن یاسر وعن عمران بن حصین وعن عمرو بن حارث وعن عمرو بن غنۃ وعن عمرو بن موفۃ الجہنی وعن المغیرہ بن شعبہ وعن یعلیٰ بن مرۃ وعن ابی عبد اللہ ابن الجراح وعن ابی موسیٰ الاشعری، طبرانی فی الاوسط عن البراء وعن معاذ بن جبل وعن بھظ بن شریط وعن ابی ہیمون، دارقطنی فی الاقوال عن ابی رعمہ وعن ابن الزبیر وعن ابی ذافع وعن اولس، خطیب عن سلمان الفارسی وعن ابی امامہ، ابن عساکر عن ذافع بن حذیفہ وعن یزید بن اس وعن عائشہ، ابن مسعود، ابن طاہر عن ابی بکر الصدیق وعن عمرو بن الخطاب وعن سعد بن ابی وقاص وعن حذیفہ بن اسید وعن حذیفہ بن الیمان وعن ابن مسعود، ابن الثورات فی جزلہ عن عثمان بن عفان، البراء عن سعید بن زید، ابن عدی فی الکامل عن اسامہ بن زید وعن سربیدہ وعن سفینہ وعن ابی قتادہ، ابو نعیم فی المعرفة عن جلد بن عمرو وعن سعد بن المدحاس وعن عبداللہ بن زغب، ابن قانع عبداللہ بن ابی اوفی، حاکم فی السخیل عن عثمان بن حبیہ، عقیلی فی الصلحاء عن غزوٰن وعن ابی کثیر، ابن الجوزی فی مقدمۃ الموضوعات عن ابی ذر وعن ابی موسیٰ العافقی

۸۲۳۹۔ جس نے میرے بارے میں جھوٹ بولا وہ جہنمی ہے۔ مسند احمد عن عمرو

جھوٹ پر چشم پوشی سے روکنا

- ۸۲۴۰۔ ہرگز جھوٹ اور جھوک کو جمع نہ کرنا۔ مسند احمد، ابن ماجہ عن اسماء بنت یزید
- ۸۲۴۱۔ تم میں سے کوئی ہرگز یہ نہ کہے کہ میں نے ہجرت رمضان روز سے اور قیام میں گزارا۔ مسند احمد، ابو داؤد، نسائی عن ابی بکرۃ تشریح:۔ کیونکہ انسان سے لغزش کا صدور لازمی امر ہے اور کسی کی صورت میں جھوٹ بن جائے گا۔
- ۸۲۴۲۔ تم اگر اسے کچھ نہ دیتیں تو تمہارے ذمہ ایک جھوٹ لگنا پڑے گا۔ مسند احمد، ابو داؤد عن عبداللہ بن عامر بن ربیعہ

الاکمال

۸۲۴۳۔ تم اگر اسے کچھ نہ دیتیں تو تمہارے ذمہ ایک جھوٹ لگنا پڑے گا۔ (مسند احمد، ابو داؤد، طبرانی فی الکبیر، بیہقی، سعید بن منصور عن عبداللہ بن عامر بن ربیعہ) فرماتے ہیں: ایک دن میری والدہ نے مجھے پایا: آؤ تمہیں کوئی چیز دوں تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا تمہارا کیا دینے کا ارادہ ہے؟ تو انہوں نے عرض کیا: میں اسے مجبور دیتی فرماتے ہیں آپ نے پھر یہ ارشاد فرمایا۔

خرافہ کی بات

۸۲۴۴۔ تمہیں معلوم ہے خرافہ کون تھا؟ خرافہ بنی عذرا کا ایک شخص تھا جسے جاہلیت میں جن اٹھا کر لے گئے تھے چنانچہ یہ کافی عرصہ ان میں رہا۔ پھر انہوں نے اسے انسانوں کی طرف واپس کر دیا وہاں کے بعد وہ دنوں کی دو عجیب باتیں ہوئیں ان میں سے پہلی یہ کہ وہاں کے بعد سے لوگ کہنے لگے خرافہ کی بات یہ ہے۔ مسند احمد، ترمذی فی الشمالی، ابن عثیمہ

۸۲۴۵۔ اللہ تعالیٰ خرافہ پر رحم کرے۔ دو نیک آدمی تھا۔ الفضل الضبی فی الامثال عن عائشہ

جھوٹ کی جائز صورتیں

۸۲۶۰۔ جھوٹ صرف تین مواقع میں جائز ہے، دو شخص جو اپنی بیوی کو راضی کرنے کے لیے جھوٹ بولے، اور وہ شخص جو دو آدمیوں میں صلح کی غرض سے دخلی کھائے، اور جنگ تو دھوکا بارتی ہے۔ ابو عوالہ عن ابی ایوب

۸۲۶۱۔ تین باتوں میں سے کسی ایک کے علاوہ جھوٹ بولنے کی اجازت نہیں دو شخص جو اپنی بیوی کی عادات درست کرنے کے لیے جھوٹ بولے، اور وہ شخص جو دو مسلمانوں میں صلح کی غرض بولے، اور وہ شخص جو لڑائی میں جھوٹ بولے، کیونکہ لڑائی تو دھوکہ ہے۔ ابن جریر عن ابی الطفیل

۸۲۶۲۔ جھوٹ تین باتوں میں سے ایک میں جائز ہے وہ شخص جو آدمیوں میں صلح کی غرض سے جھوٹ بولے، اور جنگ میں اور وہ شخص جو اپنی بیوی سے (جھوٹ) بولے۔ ابن جریر عن ام کلثوم بنت عقبة

۸۲۶۳۔ اسے ابو کمال الوکول میں صلح کراؤ چاہیے، بولنی جھوٹ کے ذریعہ۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی کھل

۸۲۶۴۔ کیا بات ہے میں تمہیں دیکھ رہا ہوں کہ تم جھوٹ میں ایسے پڑ رہے ہو جیسے پروانے آگ میں گرتے ہیں خبردار ہر جھوٹ انسان کے ذمہ لگتا جاتا ہے ہاں وہ جھوٹ جو آدمی جنگ میں بولے کیونکہ جنگ تو چال بازی ہے یا دو آدمیوں میں صلح کی غرض سے جھوٹ بولے یا اپنی بیوی کو راضی کرنے کے لیے جھوٹ بولے۔ ابن جریر والخرطقی فی مساوی الاحلاق، بیہقی فی شعب الایمان عن اللواتس

۸۲۶۵۔ لوگو! تمہیں کیا ہوا کہ جھوٹ میں ایسے پڑتے ہو جیسے پروانے آگ میں گھستے ہیں؟ سوائے تین جھوٹوں کے ہر جھوٹ انسان کے ذمہ لگتا جاتا ہے، مرد اپنی بیوی کو راضی کرنے کے لیے جھوٹ بولے، اور شخص جو جنگ کے دھوکہ میں جھوٹ بولے، اور شخص جو دو مسلمانوں میں صلح کی غرض سے جھوٹ بولے۔ مسند احمد وابن جریر، طبرانی فی الکبیر، الحلیہ بیہقی فی الشعب عن اسماء بنت بزید

وہ کفریہ باتیں جن سے آدمی کافر بن جاتا ہے

۸۲۶۶۔ آدمی جب اپنے بھائی کو کہے کہ کافر اتویا اسے قتل کرنے کے مترادف ہے اور مؤمن پر اہانت کرے اسے قتل کرنے کی طرح ہے۔

طبرانی فی الکبیر عن عمران بن حصین

۸۲۶۷۔ جو شخص کسی مسلمان کو (باوجہ) کافر کہے اگر وہ (واقعی) کافر ہو تو (پھر تو ٹھیک) اور نہ کہنے والا ہی کافر ہو۔ ابو داؤد عن ابن عمر

۸۲۶۸۔ جس نے کہا کہ میں اسلام سے ہری ہوں تو اگر وہ جھوٹا ہے تو پھر ایسا ہی ہے جیسا اس نے کہا اور اگر وہ سچا ہے تو (فقتلہ) صحیح مسلم اسلام کی طرف نہیں لوٹے گا۔ ابن ماجہ، حاکم عن یوسف

۸۲۶۹۔ آدمی جب اپنے بھائی کو کہتا ہے، اذکافرا تو وہ ان میں سے کسی ایک بات کا مستحق ٹھہرا۔

بخاری عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، مسند احمد، بخاری عن ابن عمر

تشریح: یا تو جیسا اس نے کہا اور نہ دھوکہ فرمھرا۔

۸۲۷۰۔ لا الہ الا اللہ (کہنے والوں سے اپنی زبانوں کو روک کر کسی گناہ کی وجہ سے ان کی تکفیر نہ کرو) جس نے لا الہ الا اللہ (کہنے والوں کی تکفیر کی تو وہ کفر کے زیادہ قریب ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

۸۲۷۱۔ آدمی جب اپنے بھائی کی تکفیر کرتا ہے تو وہ دو باتوں میں سے ایک کا مستحق ہو جاتا ہے۔ مسلم عن ابن عمر

۸۲۷۲۔ جو بھی اپنے بھائی سے کہے، اذکافرا تو وہ دو میں سے ایک بات کا مستحق ہو گیا، یا تو جیسا اس نے کہا اور نہ دھوکہ فرماں کی طرف لوٹ آئے گا۔ مسلم، ترمذی عن ابن عمر

۸۲۷۳۔ جس نے بھی کسی کی تکفیر کی تو وہ ان میں سے ایک بات کا مستحق ہوا۔ ابن حبان عن ابی سعید

۸۲۷۳۔ اللہ تعالیٰ نے اس جزیرہ (الغرب) والوں کو شرک سے پاک کر دیا ہے اگر انھیں (علم) نجوم مراد نہ کریں۔

ابن حزمہ، طبرانی فی الکبیر، عن العباس

تشریح: یعنی نجومیوں، عالموں کے ذریعہ دوبارہ شرک میں مبتلا ہونے کا خدشہ ہے۔

۸۲۷۵۔ کیا تمہیں معلوم ہے کہ تمہارے رب نے آج کی رات کیا کہا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرے کچھ بندے مجھ پر ایمان رکھتے ہیں اور کچھ میرا انکار کرتے ہیں، ان میں سے جو یہ کہتا ہے: ہم پر اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت سے ہارش ہوئی تو یہ مجھ پر ایمان رکھتا ہے اور ستاروں (کی تاثیر) کا انکار کرتے والا ہے اور جو یہ کہتا ہے: کہ ہم پر اس طرح کی حرکت سے ہارش ہوئی ہے تو یہ میرا انکار کرنے والا اور ستاروں (کی تاثیر) پر ایمان رکھنے والا ہے۔ مسند احمد، بیہقی، ابوداؤد، نسائی عن زید بن خالد

تشریح: سورج، چاند اور ستارے اللہ تعالیٰ کی توہید و وحدانیت کی نشانیاں ہیں نہ کہ کائنات میں تاثیر کرنے والے، علامات و مؤثر سمجھنا عقلمندی نہیں ہے۔ ہوتی ہے ہر عمل کا اثر آنے پر سرخ و سفید کی حرکت کر رہا رہے گا۔ آئے کی حاکمیت ہے آپ کوئی شخص کہے کہ میں سرخ و سفید کی بلاتواہوں تو ہر عمل کا اثر آنے کی یہاں سے ہوتی ہے۔ منطوق طاعت تھاوی

۸۲۷۶۔ اگر اللہ تعالیٰ دس سال تک اپنے بندوں سے ہارش روک لے پھر اسے ہر اسے تو پھر بھی لوگوں کی ایک جماعت (اس عرصہ دراز) کا انکار کر دے گی اور کہنے لگے گی: ہمیں چھوٹے ستارے کی حرکت سے (ہارش کا) پانی پایا گیا۔ مسند احمد، نسائی ابن حبان، عن ابی سعید

۸۲۷۷۔ اللہ تعالیٰ نے آسمان سے (جب بھی) برکت (کی ہارش) نازل کی تو لوگ اس کے منکر ہو گئے جبکہ اللہ تعالیٰ ہی ہارش نازل کرتا ہے اور کہنے لگے: فلاں فلاں ستاروں کی وجہ سے ایسا ہوا ہے۔ مسلم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۸۲۷۸۔ جو بات تمہارے رب نے فرمائی تم نے اس پر غور کیا؟ فرمایا میں نے جب بھی اپنے بندوں پر کوئی نعمت کی تو وہ اس کے منکر ہو گئے کہنے لگے ستاروں (سے ایسا ہوا) ستاروں (کا) کیا (انتخاب) ہے۔ مسند احمد، مسلم، نسائی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ نسائی عن زید بن خالد الجلی

۸۲۷۹۔ آدمی جب اپنے (مسلمان) بھائی کو کہے: ادا فرما دو وہ ان میں سے ایک بات کا مستحق ہو گیا، اگر وہ جسے کا فرمایا، ادا فرماتا ہے۔ وہ (وہ کفر) اس (کہنے والے) کی طرف لوٹ آئے گا۔ ابوداؤد الطیالسی عن ابن عمر

۸۲۸۰۔ جس آدمی نے دوسرے آدمی کے خلاف کفر کی کوئی بات کہی تو وہ ان میں سے ایک بات کا مستحق ہو گیا، اگر وہ ادا فرماتا ہے، جیسا کہ اس نے کہا، اور اگر وہ کفر نہیں تو یہ (کہنے والا) اسے کا فر کہنے کی وجہ سے کا فر ہو گیا۔ العزلی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۸۲۸۱۔ دو مسلمانوں میں اللہ تعالیٰ کا پردہ ہوتا ہے، ان میں سے جب کوئی ایک اپنے ساتھی کو کہے: دو دو بات کہتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے (حاکم کردہ) پردہ کو ہٹاتا ہے، اور جب کہتا ہے: اے کا فر! تو ان دو باتوں میں سے ایک کا مستحق ہو گیا۔

الحکیم طبرانی فی الکبیر، بیہقی فی شعب الایمان عن ابن مسعود

۸۲۸۲۔ جس نے اپنے بھائی کی غیفر کی تو وہ دو باتوں میں سے ایک کا مستحق ہو گیا۔ الخطیب عن ابن عمر

۸۲۸۳۔ اللہ تعالیٰ کسی قوم پر رات کے وقت (ہارش کی) نعمت کرتا ہے تو صبح کے وقت وہ اس کے منکر ہو جاتے ہیں، کہتے ہیں: ہم پر فلاں فلاں (ستارے کی) حرکت سے ہارش ہوئی۔ ابن جریر، بیہقی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۸۲۸۴۔ لوگوں میں کچھ شکر گزار ہیں اور کچھ کافر ہیں (شکر گزار) کہتے ہیں یہ (ہارش) رحمت ہے اور بعض (کافر) کہتے ہیں (فلاں ستارے کی) حرکت درست ثابت ہوئی۔

(مسند احمد عن ابن عباس) فرماتے ہیں نبی ﷺ کے زمانہ میں ہارش تو آپ نے فرمایا، پھر یہ حدیث ذکر کی۔

۸۲۸۵۔ اللہ تعالیٰ نے جب بھی آسمان سے برکت (کی ہارش) نازل کی تو لوگوں کا ایک گروہ اس کا منکر ہو گیا (جبکہ) ہارش اللہ تعالیٰ نازل کرتا ہے وہ کہتے ہیں (ہم پر) ستاروں کی حرکت سے ایسا ہوا۔ مسلم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۸۲۸۶۔ جنہیں معلوم ہے کہ آج کی رات تمہارے پروردگار نے کیا کہا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: رات کی ہارش کے بعد صبح کے وقت میرے کچھ

جاس نے کوئی غیر ضروری بات کی نہ باہمی چیز میں الجھنے سے کہ مہینہ بدلتھیاں کا باعث نہیں تھی۔

پہنچے ہیں۔ نعمت الایمان والاعطیہ فی کتاب الجلاء علی اہل ہریم، ذمہ جی۔ ۱۰۰۰

اثراتی جھگڑے کی ممانعت

۸۴۹۷ ایسے بھائی سے نہ جھگڑنا اس سے حراج کر لو، نہ کوئی ایسا واحد کرمس کو تو پورا نہ کر سکے۔ تو عذی عن ابن عباس۔

۸۶۹۸ حدیث طے کے بعد جو کوئی قوم اس قوم کو توڑ دے، اس کی ہر ایک چیز کو اپنے لئے لے لے گا۔ (نور معنی، ایضاً، ص ۱۸۸) اس کا کہنا ہے کہ

۸۲۹۱۔ جو شخص لازماً جھگڑا چھوڑ دے۔ میں اس کے لیے بہت سے خطے حصہ میں ایک تحریر کا نام دے رہا ہوں، اگرچہ وہ جی نہیں چاہتا اور جو محسوس

مجموعہ اساتذہ کے لیے جنت کے ارمین جس آئینہ معراج کا نام ہے اس آئینہ میں دو بغیر حجاب کے عورتوں کا عکس ملتا ہے جن کے لیے جنت کی

او فوجوں میں ایک ہر یک کو عدد دار پہنیں۔ اور ان کو حق الصیاء علیٰ ہر اعلیٰ

۸۳۰۰ باطل مرہو کر جس نے محبت چھوڑ دی تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جہنم کے نعلین، جس ایک نعل غنیمت کے اور دوسرے جہنم کے جہنم کے

ہونے کے عقوبتوں کو نہایت جلد نبی جنت کے درمیان میں اس کے لئے عمل کا نہیں ملے اور جس نے اپنے اخلاق کا چھوڑ دیا تو نبی اس کے

اے شیخ کے اور اس کے لڑکے کی زبانیں حضرت صدیق اکبرؓ سے ملتی ہیں۔

۴۶۱۔ اُنہی شخصوں کے قول: "مختار بن قیس انہی احیاء" اس کو دیکھ کر اسے جسے مختار بن قیس کا سواں رہا آپ کو خبر دے رہے تھے۔

جس پر بھی رسول یا نواز آسمان نازل ہو، جو اس بات کی تجدید کر رہا تھا جو وہ شخص شمارِ خلافت میں رہا۔

تو کہ جس نے دل لیا (اور عشق کیا) تو اور زمان میں شیطان کا شیعہ آقا ہے شیطان اور زمان میرے دوست ہیں (وہ مال اور منہ کا مال ہے) میرے قتل

توبه الیوم یوم توبه

APR 1968

الانکمال

۸۴۴ سب سے زیادہ دفعہ شخص اللہ تعالیٰ کو اپنا پندیرہ سے جو کثرت محفل الوہابہ الخیر انسانی میں معاولی الاعلاقین میں الیہ

۱۲۰۴ قہارے ساتھ ایک فرشتہ تھا جو قہار کا نثار کر رہا تھا۔ (یعنی) جب تم نے اس کی کس بات کا جواب نہ دیا تو وہ سلطان مسیح شیطان بن گیا۔

شیطان کے ساتھ میں چھٹے میں حکماء کے ابوہریرہ، انہیں باقی ہر فرق میں جنس ہندوؤں کو کی ساجھی علم ہوا پھر اس نے اللہ تعالیٰ کی خاطر خوشمیری فریاد کہ اللہ تعالیٰ

انجی دو سے اسے غالب کرے گا، اور جو شخص حضور مکی (رحمۃ اللہ علیہ وسلم) کو قائم رکھے، گئے لئے کوئی عیب اسے تو لاحق نہ ہو گی اس لئے کہ ہاں) میں انہما نے فرج دینے

تمہے اور جس شخص نے (ماں) پر حائضہ کی غرض سے سوال کا دروازہ کھولا تو اللہ تعالیٰ اسے تم کو ماریں گے۔ محمد احمد علی ابی ہریرہ، جسی افدہ

۸۴:۵ تمہارے ساتھ تمہاری طرف سے دفاع کرنے والا کوئی سوچو (تو خدا) (لیکن) جب تم نے جواب دیا تو شیطان تجھ پر اور میں شیطان

میں نے یہ بھی دیکھا ہے کہ بعض لوگ جو کہ علم حاصل کرنا چاہتے ہیں، وہ صرف قرآن مجید کے لئے سہولت کر دے تو اللہ تعالیٰ ان کی مدد سے عالم بن جائے گا۔

کر رہے تھے۔ اہم امور اور خاص مسائل پر

۸۳۰۶ اس لوکر مال (جواب دواست) وراثت سے میری سے کون کو اس قدر فی شمارہ لکھتے ہیں۔

ابن دؤاد بن الحسين - محمد بن احمد بن علي بن عبد الله بن عبد الرحمن بن عبد الوهاب بن عبد المحسن بن عبد المطلب بن هاشم بن عبد مناف بن قصي بن كلاب بن مرة بن كعب بن لؤي بن غالب بن فهر بن مالك بن النضر بن كنانة بن خزيمة بن مدركة بن إلياس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان

۸۴۷۷ جو محکمہ اداؤں پر حق رسوخ کے ٹھکانہ کے لئے ہے۔ یہ دھور جھڑا راجہ کے بیٹے کی موت کے بعد واپس آئے تھے۔

Journal of Management Education 36(7) 809-824

۸۳۰۸۔ لیے جنت کے نچلے حصہ میں درمیان اور اوپر والے حصہ میں ایک گھر کا ڈھارا ہوں۔ طہرائی فی الکفر عن ابن عباس
جو شخص باوجود حق پر ہونے کے جھگڑا ترک کر دے اس کے لیے جنت کے نچلے حصہ میں درمیان میں باوجود پر والے حصہ میں ایک
گھر کا ڈھارا ہوں۔ طہرائی فی الکفر عن ابن عباس

۸۳۰۹۔ جو شخص باوجود حق پر ہونے کے جھگڑا ترک کر دے اور اگرچہ مزاح کرے یا جو جھوٹ چھوڑ دے اور اپنے اخلاق یا بیحدہ کیے تو اس کے
لیے جنت کے نچلے حصہ میں درمیان میں اور اوپر والے حصہ میں ایک گھر کا ڈھارا ہوں۔ طہرائی فی الکفر عن معاذ

۸۳۱۰۔ جس نے حق پر ہونے کے باوجود جھگڑا چھوڑ دیا اور اگرچہ مذاق کر رہا تھا جھوٹ چھوڑ دیا اور اپنا کر دہ دست رکھا اس کے لیے
جنت کے نچلے حصہ میں درمیان میں اور اوپر والے حصہ میں ایک گھر کا ڈھارا ہوں۔ طہرائی فی الکفر عن ابن عباس

۸۳۱۱۔ زانی جھگڑے کو چھوڑ دو کیونکہ ان دونوں میں خیر بہت کم ہے اگر وہ فریقوں میں سے ایک جھگڑا (جنگی) ہوا (تو بھی) کہوں فریق تنہا
ہوں گے۔ طہرائی عن معاذ

حق پر ہوتے ہوئے جھگڑے چھوڑنے کی فضیلت

۸۳۱۲۔ ۱۔ امت محمدیہ (ﷺ) سے پہلے جو لوگ ہلاک ہوئے اسی وجہ سے ہلاک ہوئے، جھگڑے کو ترک کر دینے کی بات میں
جہاں بہت کم ہے لڑائی ترک کر دے کیونکہ ایماندار لڑائیں لڑائی چھوڑ دے کیونکہ جھگڑا وفش کے خسارے کا سامان ہے اور اچھا لڑائی چھوڑ دے
تبدار کے لیے اتنا گناہ کافی ہے کہ تم ہیٹھ جھگڑے کرتے رہو لڑائی چھوڑ دو کیونکہ میں قیامت کے روز جھگڑا لو کے لیے سفارش نہیں کروں گا۔ لڑائی
چھوڑ دو کیونکہ میں ان شخص کے لیے جو بدو بدو ہے ہونے کے لڑائی چھوڑ دے، جنت کے نچلے درمیان میں اور اوپر والے حصہ میں تین گھروں کا دار
دار ہوں لڑائی جھگڑا ترک کر دو کیونکہ میرے رب نے تم پر حق کے بعد میں چیز سے سب سے پہلے رکھا اور جھگڑا ہے۔

کیونکہ نبی امرا کیل (کثیر) (۱۱) اقوال میں بت گئے، اور صدیق (۲) اقوال میں سب کے سب گمراہ ہوئے سرف سواد اعظم
ہارے پر ہے، لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ اسوۃ اعظم کیا ہے؟ آپ نے فرمایا جس طریقہ پر میں اور میرے صحابہ ہیں اللہ تعالیٰ کے دین میں
جھگڑا نہ کرے۔

اور جو نبی وحید دالے کی کتاب کی وجہ سے معروف کرے تو اس کی بخشش کر دینی چاہئے کی اسلام کی ابتدا باہنیت میں ہوئی اور عقرب وہ پھر
ابھی ہو جائے گا تو خود بخود ہی سے جہنم میں کے لیے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا کوئی لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا جو لوگوں کی اصلاح کرتے
ہیں اور جو حدیث اول میں سے کسی کی گمراہی کی وجہ سے جھگڑیں کرتے۔ طہرائی فی الکفر عن ابن عباس
تشریح:۔ یعنی اس میں لگاؤ کی اصلاح کرنے والے ہیں اور ہر ایک کو لوگ ان کی بات کو لے کر جو لڑائی لڑ رہے ہیں۔

۸۳۱۳۔ میرے سب سے بہتر بھائی کے بعد مجھے سب سے پہلے جس بات کی اہمیت کی اور جس بات سے مجھے وہ دھوکا دہن شرب نوشی اور لوگوں
سے جھگڑا ہے اس میں شبہ طہرائی فی الکفر عن ابن عباس

۸۳۱۴۔ میرے رب نے بت پرستی کے بعد مجھے سب سے پہلے جس بات سے دھوکا دہن نوشی اور لوگوں سے جھگڑا ہے۔ طہرائی فی الکفر عن ابن عباس
الکفر عن ابن عباس وحی اللہ ص ۱۵۰ طہرائی فی الکفر حلیۃ الاولیاء عن معاذ بن جبل دیہی فی شعب الایمان اس میں شبہ عن ابن عباس

۸۳۱۵۔ سب سے پہلے مجھے میرے رب سے بہتر بھائی شرب نوشی اور لوگوں سے جھگڑنے سے دھوکا دہن عن عروہ بن ریح مرسلہ و سلمہ صحیح
۸۳۱۶۔ آدمی جب تک لڑائی جھگڑے کو نہ چھوڑے اگرچہ وہ حق پر ہو اور اس میں بھی جھوٹ کو نہ چھوڑے جبکہ وہ جھگڑا کر دے اور چاہے
اس پر غالب آسکا ہے اس وقت تک ایمان کی حقیقت تک نہیں پہنچ سکتا۔ ابن عباس فی روضۃ الصالحین عن عمر

۸۳۱۷۔ انسان اس وقت تک مرعہ ایمان تک نہیں پہنچ سکتا جہاں تک کہ حراج اور جھوٹ کو چھوڑ دے اور جھگڑے کو باوجود حق پر ہونے کے

تک کرے۔ ابو یعلیٰ بن عمر

۸۳۱۸۔ بدوایں وقت تک ایمانی حقیقت و تکلیف نہیں آتا جب تک کہ باوجود حق پر ہونے کے نظر ترک نہ کر دے اور محبت کے خلاف سے بہت سی باتیں نہ کرے۔ ابن ابی الدیہالی رحمہ اللہ علیہ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۸۳۱۹۔ اسے امت عمر (مطلیٰ سابقہ) اصول و ملامتیں سن کا علم دیا گیا ہے، کیا تم اسے پیسے کوٹے ہی جب سے بڑے نہیں ہوئے؟ جھگڑے کوڑے کر دے کیونکہ ان کا قطع بہت کم ہے اور دوستوں کے اور میان عداوت بھڑکانا ہے، جھگڑنے کوڑے کر دے اور اس کے وقت کسی میں نہ دے، کیونکہ جھگڑے سے شک پیدا ہوتا ہے اور اس میں ہاتھ اور جاتا ہے، جھگڑا چھوڑ دو کیونکہ کسی جھگڑا نہیں، لڑائی و جھوڑو، کیونکہ جھگڑا کے تھکان کا سامان نہیں، نوچکا لڑائی چھوڑ دو، تمہارے لیے تو کافی ہے کہ تم میرے جھگڑتے رہو۔

جھگڑے سے نہ رہو تخیل نہ ہو کیونکہ جھگڑا لوگوں میں قیامت کے دن عداوتیں نہیں کروں گا، جھگڑتے سے اور رہو کیونکہ جو شخص باوجود حق پر ہونے کے جھگڑے سے دور نہیں رہتا میں اس کے لیے عسکریوں کا اور اربابوں ایک نیکے سلسلے میں ایک اور میان میں اور ایک دینی عصر میں، جھگڑنے سے دامن چھڑاؤ کیونکہ مجھے میرے رب نے بت پرستی اور شراب نوشی کے بعد جس چیز سے روکا اور جھگڑا ہے، جھگڑنے کا نتیجہ بالکل وہ کہ کوئی شیطان اس بات سے توجہ امیدوار چکا کہ اب کسی (ایزیر) کا حرب میں عداوت کی جائے البتہ اڈلنا، جھگڑنے پر رخصی ہوتا ہے، اور درون میں جھگڑا ہے۔

جھگڑا چھوڑ دو کیونکہ نبی اسراہیل کبھی فرقوں میں اور عداوتی بنی فرقوں میں نہ گئے اور میری امت بنی فرقوں میں تقسیم ہوئی، جب سے سب گروہوں کے صرف اس علم جاریت پر ہوگا جس طریقہ پر میں اور میرے صحابہ ہیں، جو اللہ تعالیٰ نے دین میں نہیں فرمایا اور نہ اس نے دین میں سے کسی کے گناہ کی وجہ سے کسی کو شیعری، جہنمی عن امی اللہ رحمہ اللہ، امی احمد و اسر و ولہ صلا

جتنے مزاح کی اجازت ہے

۸۳۲۰۔ میں مذاق بھی کرنا ہوں اور مزاح میں حق بات بھی کہتا ہوں۔ عفری عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۸۳۲۱۔ میں اگر پیچھے سے مل لگی کرنا ہوں بلکہ کسی حق بات میں کہن ہوں۔ عبد احمد ترمذی عن ابی ہریرہ

۸۳۲۲۔ میں تمہاری طرح بشر ہوں، میرے مزاح کرتا ہوں۔ ابن عساکر عن ابی جعفر الغضریٰ جرمی

۸۳۲۳۔ کیا دانت اور دیشیں ہی ختم نہیں رہتی ہیں؟ عبد احمد، ابو داؤد، ترمذی عن انس

تشریح: ... ایک صاحب آئے اور آپ علیہ السلام سے دانت کا مطالبہ کیا آپ نے فرمایا میں تمہیں اونٹنی کا بچہ دوں گا دو ٹھنڈے، خیرہ و سہا، پوتیا آپ نے فرمایا دانت بھی تو اونٹنیوں کی کے پیچھے ہوتے ہیں۔

۸۳۲۴۔ اب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا کیا ہوا؟ عبد احمد، بخاری، ترمذی، مسلم، ابی حاتم عن انس

تشریح: ... یہ حضرت انس کے چہرے میں شریک بھائی تھے انہوں نے ایک مجلس میں پاؤں رکھا تو وہ کہیں مریخ تو آپ علیہ السلام ان سے ہر طرف سے گئے تو ابو ہریرہ کو غزوہ بدر تو اس پر بارشاد فرمایا۔

۸۳۲۵۔ اسے دو کانوں والے عبد احمد، ابو داؤد ترمذی عن انس

تشریح: ... حضرت انس سے بطور مزاح فرمایا۔

۸۳۲۶۔ اللہ تعالیٰ مزاح میں بھی نہ لے والے کی مزاح میں گرفت نہیں فرماتے۔ ابن عساکر عن عاتقہ

۸۳۲۷۔ زام بہار از بینائی اور کھانسی کے شہری ہیں۔ ابی ہریرہ عن انس

تشریح: ... حضرت زام بن روم الراجلی ایک دیہاتی صحابی ہیں نبی علیہ السلام کی طرف دیہات سے تو آنکھ میچتے اور آپ بھیجی ان

۸۳۶۵۔ "کرم" کا "کرم" نام نہ کو مہر نہ ہے کہ: کرم کے کا نام ہوتا ہے (کو چلا گئے) (نا) کہہ تو لی جی ہے۔ یہ بھی عن ای ہریرۃ و صی حدیث
۸۳۶۶۔ کرم نہ وہ البتہ انکار و کشش کیا کرم و مسلم عن وائل

۸۳۶۷۔ کوئی تم میں سے "کرم" نہ کہے کیونکہ "کرم" مسلمان مرد کا نام ہے۔ البتہ میں کہتا ہوں کہ ہاتھ تے۔ ابو داؤد عن ابی ہریرۃ

۸۳۶۸۔ ہرگز "کرم" نہ کہو "کرم" تو مومن کا بدل ہے۔ بخاری عن ابی ہریرۃ و صی حدیث

۸۳۶۹۔ تم میں سے ہرگز نہ کہے: میرا خدا میری باندی یا تمہارے کے سارے خدا تعالیٰ کے بندے ہو اور تمہاری ساری عورتیں خدا تعالیٰ

کی بندیاں ہیں لیکن میں کہتا ہوں: میرا خدام، میری عورتی، میرا جوان خدام میری دوشیزا خدام۔ مسلم عن ابی ہریرۃ و صی حدیث

۸۳۷۰۔ ہرگز تم میں سے کوئی نہ کہے: میرا بندہ میری باندی، اور ہرگز خدام میں سے نہ کہے: میرا رب میرا بندہ، بلکہ: ملک چوں کہ: میرا

جوان خدام میری دوشیزا اور خدام میں سے کہے: میرا قادر میری مالک، کیونکہ تم (تمہارے) خدام ہو اور خدا تعالیٰ مالک، پروردگار ہے۔

ابو داؤد عن ابی ہریرۃ و صی حدیث

۸۳۷۱۔ تم میں سے جو بھی عربی بول سکا ہو، وہ ہرگز غازی نہ بولے کیونکہ اس سے لغزش پیدا ہوتا ہے۔ حاکم عن میں عمرو

چندرہ اس دور میں تو کسی متعارف زبان بھی، یہاں مراد عربی کے علاوہ ہر ایک زبان ہے۔

۸۳۷۲۔ مالک اللہ تعالیٰ سے عبد احمد، ابو داؤد عن عبد اللہ بن النضر

۸۳۷۳۔ آپ نے فرمایا ہے کہ مسلمان کہتا کہ میں نے سبھی کو شعب الایمان عن ابی ہریرۃ

الاکمال

۸۳۷۴۔ تجھ کو اگر کرم کا نام نہ دو، کیونکہ کرم تو مومن ہے۔ اس عساکر عن ابی ہریرۃ و صی حدیث

۸۳۷۵۔ (سابقہ) کتاب میں مرد و عورت کا نام کرم محمد بن منصور، الخطیب

۸۳۷۶۔ مرد (مومن) کو کرم ہے۔ طبرانی فی المعجم عن صفورہ

۸۳۷۷۔ کیونکہ تم نے مجھے خدا تعالیٰ کا ہمراہ بنا دیا، بلکہ جو اکیلا اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ حاکم عن میں صبی

۸۳۷۸۔ طفیل (بن عمرو) نے ایک غریب دیکھ کر تم میں سے کسی کو بتایا بھی ہے کہ ایک جملہ کہتے ہو: اچھا یہ جسے میں نے تمہیں کس سے نہ دیکھا۔

بتا دیوں نہ کہو۔ جز اللہ تعالیٰ اور محمد (ﷺ) چاہیں۔ مسند احمد، والذہبی، ابو یعلیٰ طبرانی فی المعجم، مسند بن منصور عن طفیل بن سعید

۸۳۷۹۔ تم نے (مجھے) خدا تعالیٰ کا مقابلہ بنا دیا، بلکہ جو اکیلا اللہ تعالیٰ چاہے۔ طبرانی فی المعجم، والذہبی، فی اللغات عن میں صبی

آپ علیہ السلام کے سامنے ایک شخص نے کہا جو اللہ تعالیٰ اور آپ چاہیں آپ نے فرمایا: وہ یہ حدیث نہ کرے۔

۸۳۸۰۔ اللہ تعالیٰ کی قسم! مجھے تم نے (اللہ تعالیٰ کا) شریک بنا دیا، بلکہ جو اکیلا اللہ تعالیٰ چاہے۔ مسند احمد، ابی ہریرۃ

۸۳۸۱۔ میں تم سے یہ بات سنتا ہوں مجھے اس سے تکلیف پہنچی تھی، لہذا میں نے جو اللہ تعالیٰ اور محمد (ﷺ) چاہیں۔

میں حبان و مسودہ، معین بن منصور عن حبان بن صفورہ

۸۳۸۲۔ (یوں) کہو، جو اللہ تعالیٰ چاہے پھر آپ چاہیں اور (قسم کے لیے) کہا کہ وہ آپ کو ہی قسم۔ حاکم عن فضیلہ بن جعیف

۸۳۸۳۔ جو کہے: جو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے چاہیے اور کے (بعد) اور میں میں پھر جواب چاہتا ہوں کہ اضافہ کر دے۔

مسند احمد، ابی ہریرۃ عن فضیلہ بن جعیف

۸۳۸۴۔ (یوں) کہو جو اللہ تعالیٰ اور محمد (ﷺ) چاہیں۔

مسودہ، ابی ہریرۃ عن حبان بن مسعود، الخطیب فی التفسیر و التفسیر و اس السجود عن الفضیل بن سعید

- ۸۳۸۵۔ اگر کہتے ہیں کہ کوئی کافر اگر بہ شیطان کا عمل کھوتا ہے۔ الحکمہ میں اس ہرورہ
- ۸۳۸۶۔ آدمی جب اپنے بھائی سے کہتا ہے: تو قیوم الرحمن ہے تو وہ ان میں سے ایک کے گناہ کا حق نہیں اگروہ ایسا ہی ہے ورنہ وہ کھانا کی طرف جھوٹ آئے گا۔ پھر اعلیٰ فی مساوی الاعلائی عن ابن عمر
- نشر: زبان سے الفاظ اہل ہرورہ سے اعلیٰ صادر نہ ہو تو گناہ میں نہیں لیکن جوئی الفاظ اہل کوئی میں صادر ہوا تو کھانا چکا۔
- ۸۳۸۷۔ سبحانک النہیم وبحمدک وعبادک معبودک وتعلیٰ حدک ولا الہ غیرک
- ۸۳۸۸۔ اللہ آپ کی ذات پاک ہے۔ آپ کی حمد کے ساتھ آپ کا ہم بابرکت ہے آپ کی شان بلند ہے آپ کے عبادہ معبود (عبادت و پکار کے لائق) نہیں۔ یہ الفاظ اللہ تعالیٰ کو انتہائی پسند یہ ہیں۔
- اور یہ بات بے حد بری تھی ہے کہ کوئی شخص کسی سے کہے اللہ تعالیٰ سے ڈارو وہ (آگے سے) کہے تو اپنی فکر کر۔

بہیضی فی الشعب عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۸۳۸۹۔ جس نے فامی یوں اس کے حق میں اٹھا دیوگا اور اس کی عزت کم ہو جائے گی۔

ابن عدی۔ حاکم و تھقف عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۸۳۹۰۔ کوئی تم میں سے یہ نہ کہے میں (یہ نہ کہے) اپنی کراتا ہوں البتہ میں کہے میں پیشاب کرتا ہوں۔

ابوالحسن بن محمد بن علی بن حنفیہ لازہ فی مشیخۃ راجع النصار عن امی ہرورہ رضی اللہ عنہ

۸۳۹۱۔ تم میں سے ہرگز کوئی یہ نہ کہے کہ میں نے (پیشاب کا) پانی برا یا کھنک یہ کہے میں پیشاب کرتا ہوں۔ ضوئی فی ملکبہ عن وائل

۸۳۹۲۔ تم میں سے کوئی ہرگز یہ نہ کہے کہ میں نے (پیشاب کا) پانی برا یا کھنک یہ کہے میں پیشاب کرتا ہوں۔ ضوئی فی ملکبہ عن وائل

۸۳۹۳۔ تم میں سے ہرگز کوئی یہ نہ کہے کہ میں نے (پیشاب کا) پانی برا یا کھنک یہ کہے میں پیشاب کرتا ہوں۔ ضوئی فی ملکبہ عن وائل

۸۳۹۴۔ تم میں سے کوئی ہرگز نہ کہے میرا بندہ لیکن میرا جوان اور خادم (میں) نہ کہے میرا آقا بلکہ میرا مرد کہے۔

المعروف عن امی ہرورہ رضی اللہ عنہ

۸۳۹۵۔ تم میں سے ہرگز کوئی یہ نہ کہے میرا بندہ کیونکہ تم سب بندے ہو اور ہرگز کوئی یہ نہ کہے میرا آقا کیونکہ قبر و ماسوا اللہ تعالیٰ ہے

لکھنؤ رضی اللہ عنہ

۸۳۹۶۔ میرا آقا نہیں انا اس (کہنا حرکت ہے) اس سے جز عفریٰ نہ کہہ لیکن خیالی پر جز عفریٰ کر۔

ابوالحسن المعروف فی: المعروف عن عائشہ رضی اللہ عنہا کوئی کرتے تھے۔

کان کی آفت و مصیبت

۸۳۹۷۔ جس نے کسی ایسی جماعت کی بات کی جانب کان لگا دی جو اس کی اس حرکت کو پسند کرتے ہیں تو اس کے کانوں میں میسروں جیسے گناہوں نے اپنی آنکھوں کو دھندلا کر رکھا دی جو اس نے خواب میں نہیں دیکھی تو اسے کہہ جائے گا کہ وہ (جو) (کے) (کان) میں گرہ لگائے۔

طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۸۳۹۸۔ جس نے (گائے والی) یا عجمی کی آواز پر کان لگا دی تو اس کے کان میں قیامت کے روز میسروں لگ جائے گا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ

فرمایا: صبر اور سکوت، پھر پوچھا گیا: کس مؤمن کا ایمان سب سے کامل ہے؟

آپ نے فرمایا: جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔ مصطفیٰ ابن ابی شیبہ

۸۳۰۲۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں وہ جنت میں میرے سب سے زیادہ قریب بیٹھے گا اور مجھے سب سے زیادہ پسند ہوگا، اور تمہارے وہ لوگ مجھے انتہائی ناپسند ہیں جو بائیس کھول کر بڑبڑاتے اور پچھے دار گفتگو کرتے اور تکبر کرتے ہیں۔ ابن عساکر

۸۳۰۳۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے فرمایا: اے ام مہدیہ کے بیٹے! کیا تمہیں معلوم ہے کہ کس مؤمن کا ایمان سب سے افضل ہے؟ آپ نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں، آپ نے فرمایا: وہ مؤمن سب سے افضل ایمان والا ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں، جن کے کندھے عاجزی کی وجہ سے بلند نہیں ہو سکتے، کوئی بندہ اس وقت تک ایمان کی حقیقت تک نہیں پہنچ سکتا یہاں تک کہ جو اپنے لیے پسند کرے وہی لوگوں کے لیے پسند کرے، اور یہاں تک کہ اس کا پڑوسی اس کی ایذا اور سائیوں سے محفوظ رہے۔ ابن عساکر وہ بھٹو نہیں حکیم متروک

۸۳۰۴۔ (ابوالدرداء رضی اللہ عنہ) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ انہوں نے پوری رات یہ کہتے گزار دی، اے اللہ! جیسے آپ نے مجھے حسین بنایا ایسے ہی میرے اخلاق اچھے بنادیں یہاں تک کہ صبح ہوگئی، کسی نے ان سے کہا: رات بھر سے آپ کی دعا اچھے اخلاق میں تھی اس کی کیا وجہ ہے؟ انہوں نے فرمایا: مسلمان اپنے اخلاق اچھے کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کے اچھے اخلاق اسے جنت میں داخل کر دیتے ہیں اور اپنے اخلاق بُرے کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کے برے اخلاق جہنم میں داخلے کا سبب بن جاتے ہیں مسلمان بندہ سو یا ہوتا ہے اور اس کی بخشش کر دی جاتی ہے کسی نے کہا: یہ کیسے؟ (فرمایا:) مسلمان بندہ کا بھائی رات کو الٹتا ہے تھپتھپاتا کہتا ہے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا اور اس کی دعا قبول کر لی جاتی ہے اور اپنے بھائی کے لیے دعا کرتا ہے پھر اس کے حق میں بھی دعا قبول کر لی جاتی ہے۔ ابن عساکر

۸۳۰۵۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: اے ابوذر! کیا تمہیں وہ ایسی خصلتیں نہ بتاؤں جو پیچھے پر ہو جائیں میں انتہائی بخشنے والا اور میزان میں بے حدوزنی ہیں ان کے علاوہ کوئی خصلتیں ایسی نہیں، تم خوش اخلاق اور زیادہ دیر خاموشی رہنے کی عادت اپنالو اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، لوگ ان جیسی خصلتوں سے ہی خواہصورتی حاصل کر سکتے ہیں۔

ابو یعلیٰ، بیہقی فی الشعب

اچھے اخلاق اور خاموشی کی وصیت

۸۳۰۶۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے وہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں: میں نے کہا: یا رسول اللہ! مجھے کسی بات کی وصیت کریں، آپ نے فرمایا: میں تمہیں اچھے اخلاق و خاموشی کی وصیت کرتا ہوں، آپ نے (یہ بھی) فرمایا: وہ بدنی اعمال میں سب سے اچھی اور میزان میں سب سے بھاری ہیں۔ ابن السجاء

۸۳۰۷۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں: اچھے اخلاق دس چیز ہیں جن میں سے سات کی سچائی، اللہ تعالیٰ کی طاعت و عبادت میں صحیح مشقت، مانگنے والے کو دینا، اچھائی کا بدلہ دینا، ناسے کو جوڑنا، امانت کو ادا کرنا، پڑوسی اور مہمان کو پناہ دینا اور ان سب کی دنیا و حیا ہے، ہر روفی سے ایک بات چھوڑ دی۔ ابن السجاء

۸۳۰۸۔ حضرت مالک بن انس بن ابی اسحاق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں بیٹھے تھے، آپ نے فرمایا: (جنت) واجب ہوگئی، واجب ہوگئی، آپ کے صحابہ نے پوچھا: کیا چیز واجب ہوگئی؟ آپ نے فرمایا: جس نے غلط بات کے لیے جھوٹ چھوڑ دیا اس کے لیے جنت کے ابتدائی حصہ میں اور جس نے حق پر ہونے کے باوجود جھوٹ چھوڑ دیا اس کے لیے جنت کے درمیان میں اور جس نے اپنے اخلاق اچھے کر لیے اس کے لیے جنت کے بالائی حصہ میں ایک گھر بنایا جائے گا۔ ابن السجاء

۱۹۹۸ء: اسے وزارتِ اوقاف و عسکوارتے نگران قرار دیا گیا۔ جس کی بدولت وہ انھوں نے کوئٹہ سے خوش انصافی سے مستعفی کر دیا اور جب یہاں کا شوہر چاہے کہ کوئٹہ میں کسی جگہ پر رہا کرے اور وہاں رہے۔ پڑھیں کوئٹہ، ہائیڈرو پاور سے وہ بھی مستعفی۔

[illegible]

فصل ثانی..... حروف تہجی کے لحاظ سے اخلاق کی تفصیل

اعمال میں مہیا نہ روی

[illegible]

۱۶۳ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: میں ایک دن رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا تو آپ نے مجھے اپنے پاس بلایا اور فرمایا: "اے انس! میں نے تم کو اپنے پاس بلایا ہے کہ تم میری بات سناؤ اور میری بات کو اپنے دل میں لے لو۔" میں نے کہا: "اے رسول اللہ! میں نے تم کو اپنے پاس بلایا ہے کہ تم میری بات سناؤ اور میری بات کو اپنے دل میں لے لو۔" میں نے کہا: "اے رسول اللہ! میں نے تم کو اپنے پاس بلایا ہے کہ تم میری بات سناؤ اور میری بات کو اپنے دل میں لے لو۔"

۹۶۲ حضرت پادوسی تہذیب سے روایت سے فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص نے غیب کی کونج چاہے اور قرأت کرنے سے سنا لیتا ہے وہ اس سے فرما کر گیا ہے کہ جو شخص نے قرآن میں اس کی باتیں پا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ پایا نہ لڑائی نہ کلام سے تو یہی شخص ہے جو قرآن سے روایت کرتا ہے اور وہ لوگ کہ ہم سے کلام نہیں کرتا بلکہ قرآن کی امت جو ہم سے کہے کچھ آسانی کا راہ طلب کرے کہ اسے اس سر پر رسد صحیح

[illegible]

تشریح: ہرمن میں فرمایاں کیجئے عید اسی میں ہیں انھیں "فطری ذمہ" "مطلوبہ نور محمدی"۔

۸۳۳۰ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو تے ہر سو میں کون ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ہی جانتے ہیں، آپ نے فرمایا: سو گن دو گنیں ہے کہ وہ اس وقت تک ہے کہ جو گنیں پانچواں تک کہ اس کے کان لگتا ہے۔ سے اللہ تعالیٰ خبر دیں جنہیں وہ پسند کرتا ہے۔

ہرمن سے ہر کون ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ ہی اور اس کا رسول جانتے ہیں، آپ نے فرمایا: وہ ہے جو اس وقت تک نہیں مرجہ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کوئی پانچویں چیزوں سے اس کے کان بھر دینا اور کوئی ہندو ستر کمرؤں کے سر میں کسی کمرہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرے اور ہر چیز کو بے کار و زور ہو پھر اللہ تعالیٰ اس (کے عمل) کو پادار دینا اور اس کے یہاں تک کہ کوئی بیان کرے کہ اور کچھ طرف سے نہ صادر ہوا کرتا۔ (الطیلسی و ہد و حدیث ص ۱۷۷)

۸۳۳۱ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ! میں ایک مہل پر مشرک ہوں ہے اور جب لوگوں کو پتہ چل جاتا ہے تو وہ خوش ہوتا ہے توئی کرنا چاہتا ہے اس سے فرمایا تمہارا ہر اجر سے پشیدگی درخشاں کا اجر۔

ابن جریر وصحیحہ و قال: ابن کثیر من صفۃ الحدیث بمعجمہ للعالمی سندہ مر لا یحضر اب
۸۳۳۲ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ! میرے پاس ایک آدمی آیا تو میں نماز پڑھ رہا تھا، مجھے وہ اس حال میں لکھا تو مجھے خوشی محسوس ہوئی، آپ نے فرمایا: تمہارے لیے اور کچھ ہیں ظاہر اور باطن کا اجر۔ ابن جریر
تشریح: اگرچہ ممکن کی نہ ہو کہ اللہ و ملائکہ پر شکی نہ کیا۔

۸۳۳۳ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ایک شخص ایک عمارت اپنے لیے بنا رہا ہے، مجھے ڈر کہ اس کی تحریف کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: یہ عمارتیں کوئی خوشخبری ہے۔ ابو داؤد و الطیلسی و حدیث احمد و مسند ابن ماجہ و ابن حبان

استقامت و ثابت قدمی

۸۳۳۴ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمائی ہیں، اللہ تعالیٰ نے جس بندے کو کوئی عادت ڈالی، بندے نے اسے چھوڑ دیا تو اللہ تعالیٰ اس پر غضب ناک ہوں گے اور اس سے ناراض ہوں گے۔ مر اللعبر

الایمانیہ..... ایمانمداری

۸۳۳۵ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: کسی کے نماز روزہ کی طرف نہ دیکھو، البتہ اس کی طرف دیکھو جو بات میں کسی پرے لانت میں ایمان لگائی کرے اور جب دینے اس کی طرف متوجہ ہو تو رو پر یہ نگاہ کی اختیار کرے۔

عالمک و ابن الصبارک و عبد الوہاب و مسند و مسند و ابن الاثیر و ابن ماجہ و العسکری فی الموعظہ و بیہقی فی الشعب
۸۳۳۶ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: ہمیں کسی آدمی کی نماز و صوم کے میں نہ ڈالے اور خدا اس کے دوزخ میں جوں سے نماز و روزہ رکھے نہیں جس میں ایمان نہ ہو، نہ کوئی دین نہیں۔

عبد الوہاب و مسند ابن ابی شیبہ و مسند و عبد الوہاب فی مکارم الاخلاق و بیہقی فی شعب الايمان
۸۳۳۷ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: ہمیں کسی آدمی کی اجازت اور جب تعجب میں نہ ڈالے۔

نہیں جس نے امانت کو اور اپنے آپ کو لوگوں کی عزتوں سے روکا دیا، یا نہ کرتا آدمی ہے۔ بیہقی فی الشعب
۸۳۳۸ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: ہر رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے (تو یہ نہ کہے) یا آدمی! صبر کا ایک شخص آدمی اس

ابن ماجہ، ابو یعلیٰ فی مسندہ، والکحی، وابن جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم وابن مندہ فی غرائب شعبہ و ابو الشیخ وابن مردودہ و ابوذر العروی فی الجامع و ابو نعیم فی المعرفہ، دارقطنی فی العلل وقال: جمیع رواۃ الثقات، بیہقی فی الشعب، سعید بن منصور ۸۳۳۳۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: جب کوئی قوم گناہ کرتی ہے اور ایسے لوگوں کے سامنے کرتی ہے جو اس پر غالب اور قدرت رکھتے ہیں، اور وہ انہیں نہ روکیں تو اللہ تعالیٰ ان پر آزمائش (کے لیے عذاب) نازل کر دیتے ہیں پھر ان سے ٹکس بناتے۔

بیہقی فی الشعب

۸۳۳۵۔ ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے روایت ہے فرماتے ہیں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کے سامنے خطاب فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لوگوں اس آیت: "اے ایمان والو! اپنی جانوں کی خبر لو، جب تم ہدایت پر ہو تو گمراہ شخص تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا پر گفتگو نہ کرو، جب کوئی غیبت شخص کو تم میں ہو اور وہ اسے منع نہ کریں تو اللہ تعالیٰ ان پر (اپنا) عموئی عذاب نازل کر دیتا ہے۔" ابن مردودہ

۸۳۳۶۔ قیس بن ابی حازم سے روایت ہے فرمایا: میں نے حضرت ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: آپ نے یہ آیت "جب تم ہدایت یافتہ ہو تو گمراہ شخص تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا" بھی تم ضرور سنی کا حکم کرنا اور برائی سے روکنا اور اللہ تعالیٰ تم پر تمہارے برے لوگ مسلط کر دے گا، پھر تمہارے نیک لوگ دعائیں کریں گے (گھر) ان کی دعا قبول نہ ہوگی، جنہیں ضرور سنی کا حکم اور برائی سے منع کرنا پڑے گا اور اللہ تعالیٰ تم پر اپنا عموئی عذاب نازل کر دے۔" ابوذر الجوری فی الجامع

۸۳۳۷۔ محمد بن مہدائے اشجی حضرت ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں آپ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: جس قوم نے جہاد چھوڑ دیا تو اللہ تعالیٰ ان پر ذلت مسلط کر دے گا اور جس قوم نے اپنے درمیان کسی برائی کو باقی رکھا تو ان پر عموئی عذاب نازل کر دے گا، اے یہ کہ وہ لوگ اس آیت کی "اے ایمان والو! اپنی خبر لو جب تم ہدایت یافتہ ہو تو گمراہ شخص تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا" امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے علاوہ کوئی تفسیر کرنے لگ جائیں۔" ابن مردودہ

۸۳۳۸۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: حضرت ابو بکر مہاجر رسول پر اس دن بیٹھے جس دن آپ کو خلیفہ رسول کا نام دیا گیا، آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی، نبی کریم پر درود بھیجا پھر اپنے دونوں ہاتھ بڑھائے اور پھر منبر کی اس جگہ پر رکھا جہاں نبی کریم ﷺ تشریف رکھا کرتے تھے۔

پھر فرمایا: میں نے صیب سے سنا اور آپ اس جگہ تشریف فرما تھے آپ اس آیت کی "اے ایمان والو! اپنی جانوں کی خبر لو، جب تم ہدایت پر ہو تو گمراہ شخص تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا" تلاوت فرمانے کے بعد اس کی تفسیر کر رہے تھے، آپ نے اس کی تفسیر ہمارے سامنے یہ بیان فرمائی: جس قوم میں کوئی برائی کی جائے اور ان میں کوئی قباحت کر کے فساد پھیلایا جائے، اور لوگ اس برائی کو نہ روکیں اور نہ بتائیں تو اللہ تعالیٰ کو یہ حق پہنچتا ہے کہ وہ انہیں عذاب میں گرفتار کر لے، پھر ان کی دعا قبول نہ کرے، پھر آپ نے اپنی دونوں اٹھیاں کانوں میں رکھیں اور فرمایا: اگر میں نے یہ بات (بیچارے) صیب سے نہ کہی ہوتو یہ دونوں کان بہرے ہو جائیں۔" ابن مردودہ

۸۳۳۹۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: ہم لوگوں کو اس بات سے کون روکتا ہے کہ جب تم بے وقوف کو دیکھو کہ وہ لوگوں کی بے عزتی کر رہا ہے اور اس کے فعل کی برائی بیان کر دے؟ لوگوں نے کہا: ہمیں اس کی زبان کا خوف ہے آپ نے فرمایا: یہ تم سے کم درجہ ہے کہ تم شہداء ہو جاؤ۔

مصنف ابن ابی شیبہ و ابو عیوبہ فی العربی و ابن ابی الدنیا فی الصمت

۸۳۴۰۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کو آخری زمانہ میں ان کے بادشاہوں کی طرف سے سخت آزمائش پیش آئے گی، اس دور میں وہی شخص نجات پائے گا جو اپنی زبان، ہاتھ اور دل سے اللہ تعالیٰ کے دین کی پہچان کرائے، یہی وجہ ہے جس کی طرف سبقت کرنے والوں کو سبقت کرنی چاہیے۔ اللہ علیہ

۸۳۴۱۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: اس سے پہلے کہ تم پر تمہارے برے لوگ مسلط کیے جائیں اور تمہارے نیک لوگ دعائیں اور ان کی دعا قبول نہ کی جائے، یہی کاٹھم دو اور برائی سے روکو۔ مصنف ابن ابی شیبہ

اور انہوں نے بھی وہی کہا کہ ہمارے خداؤں کی کاغذوں میں اسے "آپ نے فرمایا یہ بھی ایسا ہے۔"

انہوں نے عرض کیا: "میں ایک سال کی مہلت دینا تو آپ نے نہیں ایک سال کی مہلت دی کہ وہ انہیں دینا کا علم رکھیں اور ان میں کچھ بر جو یہ قرآنی اور آپ جلیلہ اسلام نے یہ آیت بھی "انی امر بالمعروف والنہی عن المنکر" اور انہوں نے اس میں کوئی تبدیلی نہ کی یہ اس حد سے کہ وہ منافقوں کو مرنے اور نہ سے توبہ کرتے، اور جو نہ دیا کرتے اس سے ایک دوسرے کو دیکھنے نہ تھے یہ برا کا مستحق جو دیکھنے نہ تھے۔" اس راویہ: بحصولی فی الواحد والاسکندر، اس ممدود العزیز، ضرابی علی الکفر والیومہ، اس ممدودہ، اس

عساکر، قال: بن السکندر، قال: غیرہ، استاد صحیح

۸۴۵۸ حضرت (اس رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ: جس میں نے عرض کیا: "میں خدا کے نبی اور آپ مرہمہ اور نبی میں اکثر چھوڑ چکے ہیں؟" آپ نے فرمایا: "چہ تم میں؟" میں نے کہا: "میں جو تم سے پیسے کی امر میں شہید ہو گیا، میں نے عرض کیا وہ یہ ہیں؟" آپ نے فرمایا: "بے تیرے ایک دھوکے میں مہلت اور تیرے بے دھوکے میں لائق طہیر ہو ہے اور دشمنیت تمہارے دشمنوں میں اور دین کی کچھ تمہارے فضیلتوں میں ختم ہو جائے۔" مر عساکر و غیرہ

۸۴۵۹ والد بن ملازم، زہیر اور کثی حضرت اس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "یا تمہیں ایسے دھوکے دینے والے خداؤں جتنے انبیاء ہوں گے، وہ شہید ہو جائیں گے ان کے مرنے کی وجہ سے انبیاء اور شہداء ان پر شک کریں گے، "وہ" کے مصروف پر انہوں نے کہا: "جس سے بچیں گے، انہوں نے عرض کیا: "تو رسول اللہ ﷺ کو کہہ دیں؟" آپ نے فرمایا: "لو کہہ دیں کہ اللہ تعالیٰ کا محبوب بناتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی محبت لوگوں کے دلوں میں پیدا کرتے ہیں اور میں پر ضرر کوئی سے چلتے ہیں، میں نے کہا: یہ تو تمہیک سے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت لوگوں کے دلوں میں پیدا کرتے ہیں (میں انہوں کو اللہ تعالیٰ کا محبوب کہنے بناتے ہیں؟) آپ نے فرمایا: "انہیں ایسی باتوں کا علم دیتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں، اور انہیں آہستہ سے دیکھتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں تو آپ یہ ان کی بات، میں نے کہا: اللہ تعالیٰ انہیں نیکو بنائے گا۔"

بیہقی فی الملحقات علی معجمہ و بن السجاء و والد: بہرہ صلیبا

۸۴۶۰ حضرت حضرت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: جس نے انکی کا چشم کرا اور برائی سے روکنا انکی بات سے بے قرار پانے والے کے خلاف تم تحیاد انہوں کو یہ سنت نہیں۔ مصنف اس میں طہرہ

۸۴۶۱ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں کوئی شخص کوئی بات کہہ تو سرفیق ہو جاتا، اور میں ایک ہی مجلس میں دو بات چار مرتبہ سنتا: "میں تم ضرور نکلیں گا، تم ہو گے اور برائی سے منع نہ ہو گے اور تمہاری کام پر تکب و دو گے اور اللہ تعالیٰ تم سب کا عذاب میں سمیت لے گا یا تم تہا۔" بے شک لوگ مسئلہ نہ ہو گا (اس وقت) تمہارے ایک دھوکے میں انہیں گئے تو ان کی دعا قبول نہ ہو گی۔

مصنف اس میں طہرہ

۸۴۶۲ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: میں نے تم پر ضرر ایک وقت آنے والا ہے جس میں تمہارے ایک لوگ بھی غم ویز گے اور نہ برائی سے منع کریں گے۔ مصنف اس میں طہرہ

برائی مٹانے کا جذبہ ایمان کی علامت ہے

۸۴۶۳ حضرت (عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے کہ: میں نے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے جس میں مومن کا دل پیسے چمچے جیسے تلک پانی میں پختہ ہے کسی نے جو چھایا کہہ دیا؟" آپ نے فرمایا: "یہ اس وجہ سے کہ وہ کسی برائی کو دیکھے گا (خیر) سے بھانٹے گئے گا۔" اس میں الدعا طہرہ کتب الامر بالمعروف والنہی عن المنکر

۸۴۶۴ حضرت (عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے کہ: سو بھانٹے فرمایا، تم ضرور بھڑکائی کا غم ویز گے اور برائی سے منع نہ

لوگوں کا مزاج بدل جائے گا

۸۳۷۴ حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں لوگوں پر ایک زمانہ آنے والا ہے کہ ان کا چہرہ ٹھنکے ہو ہوگا جو نیکی کو ٹھکرے گا اور برائی سے صلے ٹھکرے گا۔ ابن ابی الدینا فی کتاب الامور المعروفہ والنہی عنہ علیہ السلام

۸۳۷۳ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ابو ہریرہ اُنکی (عکوفی) میرے پاس نہ جانا۔ آخر چونکہ پرغائب تھا، میری سنت سے تجاوز نہ کرنا اور ہرگز بے وقوف اور سنا کے کڑے سے نہ ادا نہ کرنا تم اسے اللہ تعالیٰ کی طاعت اور تقویٰ کا حکم دے گئے۔ اے ابو ہریرہ! اگر تم کسی ایسے شخص کو ان کے دُور یا مشیرین جو قیاس کے پاس جاؤ تو ہرگز میری سنت اور میرت کی نفی نہ کرنا۔ کیونکہ جس نے میری سنت اور میرت کی مخالفت کی وہ قیامت کے روز اس کو فرج آنے کا کراٹھ بڑھ طرف سے پھیرتی رہے گی اور پھر اسے جہنم میں داخل کر دے گا۔ اللہ بنی

۸۳۷۲ حاکم اور بیہقی نے دو روایت روایت کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں میں نے کرمیہ کے پاس آیا اور آپ مسجد میں تھے، میں نے عرض کیا: سب سے سنی کون ہے؟ آپ نے فرمایا جو زیادہ نیکی کا حکم دے اور برائی سے روکے اور سختی ادا کرے اور جو نہ ہے۔

مصعب بن ہبیرہ

۸۳۷۱ حضرت ابو سعید الخدری سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اکب! میری نیکی کا حکم نہ دیں اور برائی سے نہ روکیں؟ آپ نے فرمایا: جب تمہارے اچھے لوگوں میں نیک اور تمہارے بُھے لوگوں میں ظلم تمہارے قریب کا ظلم کئے والوں میں ملامت اور تمہارے پھولوں میں بد بو بیت آئے اس وقت، ابن ابی الدینا فی کتاب الامور المعروفہ والنہی عنہ علیہ السلام

۸۳۷۰ (مسرح حسن) حضرت حسن بصری سے روایت ہے فرماتے ہیں جو اس وقت تک بھلائی میں رہیں گے جب تک ایمان اور سے بے بدائش ہوئے اور جب برابر ہو جائیں مگر ایمان نہ ہوگا وہ ایمان کی بات کا وقت ہے، یہ بھی فی الضعف

۸۳۶۹ زبیری سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت ابن عباسؓ سے کہا: کیا میں اس شخص کے دُور میں نہیں ہو سکتا جو اللہ تعالیٰ کے مولا میں کسی دامت کوئی ملامت سے گھر لڑا تو تم لوگوں کے دُور قریب ہو گئے یا ان کے حالات سے جدا تھکا اپنے گھر پر جھک جانا تو انکی کا قصور اور برائی سے روکنا میں مدد

۸۳۶۸ ابن سیرین حضرت ہادی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا: تمہاری آج کی نیکیاں کراشتہ نہت کی برائی ہے اور تمہاری آج کی برائی آئندہ زمانہ کی کسی جہنم ہوگی اللہ تعالیٰ میں رہو گے جب تک مکر باؤں اور معروف نہیں ہو گئے اور معروف نہ ہوں گے مگر نیکیاں جانا۔ اے ابوبکر! جب تمہارا عالم تم میں آجین سمجھو گھٹو نہ کرے۔ علیہ السلام

امرا بالعرف کے آداب

۸۳۶۷ عاصم بن مہزیار سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباسؓ نے خطاب نہیں بلکہ خطاب دات کہ لوگوں کی شہادت کے لیے مجھے جب دات کا یہ ہر روز تیار ہے آپ ایک گھر کے ہیں۔ ہر روز میں آپ کو ملنے کی بات تھی۔ آپ نے انکی یاد رکھی کہ یہ قسم نہیں لیتا یہ قسم نہیں لیتا (ان میں سے) کسی نے کہا بلکہ تو نے آپ کو اس سے متناہیات، چہ نچ حضرت نے انکی پھوڑیں اور اس کے گھٹے۔ علیہ السلام

۸۳۶۶ اولاد سے روایت ہے کہ کسی نے حضرت عمرؓ سے کہا: کیا انکی شہادت میں میں شہادت دے جاؤں وہ دین میں سے جواب دینے میں دامت ہر روز ان کی شہادت دے گا۔ آپ نے فرمایا: میں نے انکی شہادت دے گا۔ میرا اللہ میں آپ نے یہ کام جو انکی اللہ تعالیٰ نے ان سے نہیں منع فرمایا ہے کہ ان سے فرماؤں انکی شہادت دے گا۔ ان کی شہادت اور میرا اللہ میں ان کی شہادت سے تمہاری

المؤمنین! اور میں نے سچ کہا یہ واقعی محسوس ہے چنانچہ حضرت عمرؓ انہیں بھڑکاوہاں سے چل دینے سے منع فرما دی

۸۶۸۱۔ زہری سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نہیں ہی مکتوحہ مروائی سے کہا: مجھے اطلاع ملی ہے کہ تم شراب پیتے ہو؟ انہوں نے کہا: ہاں! المؤمنین! اللہ تعالیٰ کی قسم! میرے خیال میں آپ نے بڑی بات کی اللہ کی قسم! میں جب بھی کسی بادشاہ کے پیچھے چلا تو میرے دل میں اسے قتل کرنے کا خیال پیدا ہوتا ہے اور حضرت عمرؓ نے فرمایا: کیا تمہارے دل میں میرے قتل کا خیال پیدا ہوتا ہے؟ تو وہ بولے میں انہوں کا قصود یہ کہ کثیرہ حضرت عمرؓ نے فرمایا: اگر تمہارا کہنے تو میں تمہارے گردن ڈاؤں یا یہیں سے نکل جاؤ اللہ کی قسم! میں تمہارے ساتھ یہ بات نہیں کرنا چاہتا، عید الفرج میں بن عوف نے ان سے کہا: اے المؤمنین! اگر وہ وہاں کبیرہ کو قتل کیا آپ اس کی روانہ نہ دیتے؟ حضرت عمرؓ فرمایا: میں نہیں

میں نے ان بات سے استراہا ہے میں سمجھتا ہوں

۸۶۸۲۔ (ابن مسعود رضی اللہ عنہ ازہد بن عصب سے روایت ہے فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود سے کہا گیا: اے امیر المؤمنین! تمہارے بارے میں کیا ٹھہرتے ہیں؟ اس کی راہ میں شراب کے قطرے ٹپک رہے ہیں، آپ نے فرمایا: مجھے محسوس ہے میں تم کو گمراہ رہا ہوں۔ مامی نے ان کو ان بات کا خبر ہوئی تو ہم ان پر حد لگانے کے بعد لڑا۔

۸۶۸۳۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب لوگوں کو کسی چیز سے منع کرتا پاتا ہے تو پہلے اپنے گھر والوں کے پاس جاتے (فرماتے) اگر مجھے معلوم ہو گیا کہ کوئی شخص اس چیز کا مرتکب ہو جس سے منع کیا گیا ہے تو میں اسے قتل کر دوں گا۔ میں خدا کو

۸۶۸۴۔ ان شراب سے روایت ہے فرماتے ہیں: اشہام بن عقیق میں نے رام کچھ مردوں کے ساتھ مل کر جنگ کا حکم کرتے ہوئے حضرت عمر بن خطابؓ فرمایا کرتے تھے جب تک میں اسے دھڑکاؤں میں آؤں نہیں ہو سکتا۔ ملک و بن سعد

۸۶۸۵۔ سعدی سے روایت ہے فرماتے ہیں: حضرت عمر بن خطابؓ نے باہر نکلے، اچانک انہیں ایک آگ دکھائی دئی آپ کے ساتھ عبداللہ بن مسعود جیسے آپ کے ایک قریبی چل پڑا یہاں تک (جس) گھر میں (آگ) نکل رہی تھی، باہر نکلے، وہاں ایک چراغ ملے، باقی آپ گھر کے مکان میں داخل ہوئے اور یہ بات کے وقت کا واقعہ ہے کیا دیکھتے ہیں؟ ایک بوڑھا شخص بیٹھا ہے اور اس کے سامنے شراب پڑی ہے اور ایک لوطی کا گاہی ہے انہوں نے میں حضرت عمرؓ نے ان پر حملہ کر دیا، حضرت عمرؓ نے فرمایا: میں نے آج قیامت سے بھینک مٹا نہیں دیکھا، ایک بوڑھا لڑکا اپنی موت کا منتظر ہے، اس شخص نے اپنا سر اٹھایا اور کہا: ہمارا نکل چکا ہے اے امیر المؤمنین جو آپ نے یہ ہے اس سے زیادہ ہے آپ نے قسمیں کیا اور محسوس ہے وہاں کہ ہے اور آپ بغیر اجازت اندر آ گئے، حضرت عمرؓ نے فرمایا: تم نے سچ کہا پھر آپ اپنا کپڑا اوٹھان میں دبا دینے والے باہر نکل گئے، اور فرمایا: تم کی ماں سے روئے اگر اس کا رب اسے زندہ رکھے ہم نے اسے دیکھ دیا، اپنی بیوی نے ساتھ قبائلی میں جینے تھا اب (اوکیر رہا ہے) مجھے عمرؓ نے نوکریاں اور وہاں معاملہ میں شہرت کرتے ہیں، اسی بوڑھے نے اسی کو اپنی محلات میں کی مجلس چھوڑ دی۔

ایک دفعہ اس واقعہ کے بعد حضرت عمرؓ نے جینے تھے کہ اس کی خلیہ موت والے شخص جیہ ایک بوڑھا آیا، مجلس سے پیچھے بیٹھا، حضرت عمرؓ نے جب اسے دیکھا تو فرمایا: اس بوڑھے کو مجھ تک پہنچا دو، چنانچہ وہ آگیا، اس نے اس سے کہا: حاضر ہو، وہ شخص (ابوہان) میں (انہوں) نے اسے میری کسی برائی کی جو میں نے اس سے گوارا نہیں کرتے، انہوں نے دیکھی ہے حضرت عمرؓ نے فرمایا: قریب ہو جاؤ، آپ اسے قریب کرتے، اسے یہاں تک کہ اسے پہنچو، اس شخص کا چہرہ فرمایا: اچانک کان میرے نزدیک آ رہا ہے، آپ نے اس کے کان میں کہا: اے اس ذات کی قسم! میں نے حضرت عمرؓ کو دیکھا تو نہ کہیں تو فرمایا: اے اس ذات میرے ساتھ عبداللہ بن مسعود تھے میں نے انہوں نے کسی کو نہیں بتایا۔

اس نے کہا: ہاں! امیر المؤمنین! اچانک کان میرے نزدیک آ رہا ہے، اس نے گوشہ میں کہا: اے اس ذات کی قسم! میں نے حضرت عمرؓ کو دیکھا تو نہ کہیں، اس نے کہا: میں نے کسی کو نہیں بتایا، اور آپ کی مجلس میں جیسے تک اور وہاں کام نہیں تھا تو حضرت عمرؓ سے نہیں کہہ کر جواز بلند کی، انہوں کا قصود یہ تھا کہ آپ کسی چیز سے منع کرتے ہیں۔ بنو النبیحہ ہی کتاب القطع والسرقة

پرہیزگاری

۸۴۹۳۔ حضرت (علی رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے فرماتے ہیں: اتقوا فی السر محرماتکم نہیں دیکھو، اور بیچ قول ہوتی ہے: وہ کہہ دینا بدعتی ہے۔

اسی میں اس حدیث کا معنی

۸۴۹۴۔ انس بن مالک سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بعد (اللہ) جب آپ یمن کے ایک چٹوے قہرستان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: تم لوگو! سے تم لوگو! میں اللہ کی قسم، تم لوگو! یہ کہ میں نے تم کو اس کے بعد (اللہ) کی قسم دیا کہ میں نے تم کو اس کے بعد (اللہ) کی قسم دیا ہے۔

یہ حدیث کی طرف متوجہ ہونے اور فرمایا: تم لوگو! سے تم لوگو! میں اللہ کی قسم، تم لوگو! یہ کہ میں نے تم کو اس کے بعد (اللہ) کی قسم دیا ہے۔

۸۴۹۵۔ انس بن مالک سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بعد (اللہ) کی قسم دیا کہ میں نے تم کو اس کے بعد (اللہ) کی قسم دیا ہے۔

۸۴۹۶۔ انس بن مالک سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بعد (اللہ) کی قسم دیا کہ میں نے تم کو اس کے بعد (اللہ) کی قسم دیا ہے۔

۸۴۹۷۔ انس بن مالک سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بعد (اللہ) کی قسم دیا کہ میں نے تم کو اس کے بعد (اللہ) کی قسم دیا ہے۔

۸۴۹۸۔ انس بن مالک سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بعد (اللہ) کی قسم دیا کہ میں نے تم کو اس کے بعد (اللہ) کی قسم دیا ہے۔

۸۴۹۹۔ انس بن مالک سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بعد (اللہ) کی قسم دیا کہ میں نے تم کو اس کے بعد (اللہ) کی قسم دیا ہے۔

۸۵۰۰۔ انس بن مالک سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بعد (اللہ) کی قسم دیا کہ میں نے تم کو اس کے بعد (اللہ) کی قسم دیا ہے۔

۸۵۰۱۔ انس بن مالک سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بعد (اللہ) کی قسم دیا کہ میں نے تم کو اس کے بعد (اللہ) کی قسم دیا ہے۔

لوگوں کو ان کے مراتب میں رکھنا

۸۵۰۳۔ محمد بن عرقاں سے روایت ہے فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کھانا کھا رہی تھیں آپ کے پاس ایک شخص کھڑا رہا۔ چنانچہ وہ نکلتا والا تھا آپ نے اسے بلایا اور وہ آپ کے ساتھ بیٹھ گیا پھر ایک دوسرا شخص گزرا تو آپ نے اسے ایک روٹی کا ٹکڑا عطا کیا آپ سے کسی نے کہا ایسا کیوں؟ آپ نے فرمایا: ہمیں رسول اللہ ﷺ نے سکھ دیا ہے کہ لوگوں کو ان کے مراتب اور جات میں رکھیں۔
عصبہ بنی النضیل مرہوقہ ۱: ۲۷۱-۲۷۲

تشریح:..... یہ حدیث جتنے دلوں نے نقش کی ہے سب کا ہمارا مسلمان بنی ابی حنیبلہ نے حضرت عائشہ کا زمانہ نہیں پایا، مگر کیف حدیث کا وہی حسن کا ہے ایساں دو باتیں وہی نہیں کر سکتے، اول یہ کہ حضرت عائشہ نے جو شخص نہ دیکھا وہی نہیں دیکھا، دوم آپ کھانے کے لیے اس طرح نہیں بیٹھیں تھیں جیسے کھانا کھانے والے بیٹھتے ہیں، آپ کی مجلس ملی مجلس ہوا کرتی تھی، آپ پر وہ میں چھتیس اور آٹے والوں کے لیے آپ کے پاس قیام الہام کا بندوبست تھا، کیونکہ شائقین علم حدیث دور دور سے آ کر آپ سے نبی کریم ﷺ کے اقرار سننے شپ کے لیے خادم اور خدمتہاں تھیں، آپ سے مراد اتحاد و مجلس ہے نہ کہ اتحاد و مکان۔

۸۵۰۴۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: جس نے لوگوں کو ان کے مراتب میں رکھا اس نے اپنے آپ سے مشقت دور کی، اور جس نے اپنے بھائی کو اس کی قدر و منزلت سے آگے بڑھایا تو اس نے اس کی عداوت اور دشمنی کو کھینچا۔ الفروشی فی معلم

۸۵۰۵۔ زبیر بن اسم سے روایت ہے فرماتے ہیں: سمعہ بن جندبہ ہمارا انگریز بڑا حضرت ابوالیوب انصاری رضی اللہ عنہ کے بڑے مل گیا ہمارے ساتھ ایک شخص کو بڑے خدائی تھا وہ ہمارے دوست رہی سے تھا، اللہ تعالیٰ تجھے اچھا اور بھلا بدلائے، تو وہ خود بوجہ تاہم نے حضرت ابوالیوب انصاری رضی اللہ عنہ سے کہا: ہمارے ساتھ ایک شخص ہے جب ہم اسے جزاک اللہ عنہ اور اسے ہیں تو وہ ہمارا مل ہو جاتا ہے، آپ نے فرمایا: اس کے لیے اللہ عظیم فی کردہ، کیونکہ ہم لوگ کیا کرتے تھے کہ جسے اچھا کیجے برا اور عار کا بدلہ دے تو وہ شخص میں ہوا اور کہنے لگا تو اپنے ذوق میں چھوڑ دیا تو اس شخص نے حضرت ابوالیوب انصاری رضی اللہ عنہ سے (آ کر) کہا: حضرت ابوالیوب اللہ تعالیٰ آپ کو اچھا بدلائے۔

تشریح:..... بدوں کی باتیں بھی صحیح ہوتی ہیں، ان حضرات کا وہ فراموشی اس قدر جزیقہ کا بغیر ہلاکت کے انسانی عقل نہیں کر لیا کرتے تھے۔

التواضع

۸۵۰۶۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: تمہیں باتیں تواضع و تکرار کی بنیاد ہیں، جس سے اوقات ہوا سے سلام میں پہل کرنا، اپنی جگہ چھینے کی بجائے نیچے چھیننے پر رہائی دینا اور نمود و نمائش کو برا سمجھنا۔ المسکوی

تشریح:..... سلام میں پہل نہ کرنے سے ایک فرد کے دل میں دشمنی اور غم کی مجلس میں اپنی جگہ چھیننے سے نیچے چھیننے والے خاص افراد سے کہیں گے، تنگ کر کے ہر شخص کے لیے طریقہ ہے ملے جلے ہوئی کیفیت، یہ روایت بہت زیادہ۔

۸۵۰۷۔ صفوان بن امیہ کی معرکتہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں: کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرا جو بندہ میری خدمت میں توفیق کے سامنے عاجزی کرے تو میں اسے جنت میں داخل کروں گا، اور میرا جو بندہ میری حقوق کے سامنے شہر کرے گا میں اسے جہنم میں داخل کروں گا، اور میرا جو بندہ احسان سے دنیا کرے گا اللہ تعالیٰ سے جہنم میں مبتلا کر دیں گے۔ یہ حدیث کہ

وقال مسکو اسناد ومثلاً وہی مستند غیو، و حدیث مسکو صحیح ہو

یہ روایت سند انصاف ہے لیکن اس کا مضمون جو تواضع کے متمسک بندہ درست ہے۔

امط سے اپنے دوست محل کرتے ہیں اور کہتے ہیں: ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے تھے آپ کے سامنے حیل کا گڑھ دوڑا، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یا ایمان کا بڑھوٹا آپ نے فرمایا: یکہ نرا یا زین سے پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: معیا یا کدہ اٹھی اور زبان کی بندش نہ کر دیا کی بندش اور محل ایمان کے خزاں ہیں یا آخرت میں اس سے زیادہ بڑے جانی ہیں جتنی یہ نیک نام کم ہوتی ہیں۔
 کھنڈش کوئی اور سے زیادہ مٹی خدائی کا انڈا ہے یا ایمان میں ہر جتنی ہیں اور آخرت میں دینی کی نسبت زیادہ بڑا ہو جاتی ہیں۔

انصار اس سلطان و معبود سے سلطان و خدائی فی الکبیر و الوالضحیح، حلف الاولیاء و اللہ سبی، اس حکمران ہی النعمی
 عبد الحمید بن سوار ضعیف و سکر بن سحر مجاہد و محمد بن یحیی السمری لہذا کبر و عہدہ ۵۷۹ھ
 ۸۵۲۱ (ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) اور ذوالی سے دو فرقہ کی عہدہ برحق بنی امی طور سے وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے
 ہیں آپ نے فرمایا: رجال تہذیب یکہ انصار کے یاس تہذیب جو اپنے بھائی ایمان کے بارے میں سخت کڑے تھے رسول اللہ ﷺ سے
 فرمایا اس نے ایمان کا ایمان کا حصہ ہے۔ رسول عساکر کو بولے المعنوی حدیث یہ بھی غیہ صالحہ عن عبدہ عہدہ ۵۷۹ھ

پوشیدگی و گمنامی

۸۵۲۲ (مسند علی رضی اللہ عنہ) حضرت حسن بصری سے روایت ہے فرماتے ہیں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خوشخبری ہے ہر گمنام ہندے کے
 لیے جو لوگوں کو یہی نسبت اور اللہ تعالیٰ وہ مندی سے بھیجے مشہور کرتے۔ انہی لوگ عبادت کے پورا پورے پیغمبر بن چکے ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ انہیں
 بخشوارنے والے ہیں نہ سخت عزت اور نہ کمالات دے گا۔ اے پیر اللہ تعالیٰ انہیں ہر ایک گنہگار لینے والے لکھتے نہایت سدا۔ پتہ ہیں۔

ہذا، الحدیث، بیہقی اس عساکر

خوف و امید

۸۵۲۳ (السنن علی رضی اللہ عنہ) علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو روئے نماز کے اور اللہ سے دعا
 آئے اور اللہ نے ان کی توفیق دے۔ انہی تھیں وہ جو جڑی کرتے۔ اس تعداد میں: محمد احمد بن علی عہدہ و ہذا، بیہقی فی السمر

۸۵۲۴ حسن بصری سے روایت ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اچھے نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری آیت پر خوشی کی
 قیمت کے ساتھ تمہارا ہے اور تمہاری آیت کی قیمت کے ساتھ تمہاری ہے؟ اگر کوئی شخص رافیت اور غولہ کہے اور وہ رضی اللہ تعالیٰ سے
 امید نہ کرے اور اپنے آپ کو اوقات میں نہ دے۔ تو النبی

۸۵۲۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ (سے روایت ہے فرماتے ہیں تم میں سے ہر کوئی دے تو اپنے آسمان و نیچے جلا انہیں و امید نہ دے
 چہرہ زبانی و لکھتے اللہ تعالیٰ سے۔ بیہقی فی السمر

۸۵۲۶ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ہیں وہاں اللہ بڑے بڑے نام ہیں ایسا تو جو انہیں شخص تھا جو جہنم سے نہ رہا
 ہر چہ جہنم میں نہ کہ کسی حالت سے اس گھر میں روک لیا (یعنی جو پڑا پائی کرے) اس سے ان کا گھر کی آپ اس کے پاس نہ جہنم سے
 تھے جب ان کو جہنم سے آپ کو دیکھا تو (فرمایا) تم لوگ جو آپ کے گھر سے نکلے کر اترتے اور تم کو آپ علیہ السلام سے فراموش ہونے سے
 کی قیادت، تمہیں یہ کہہ دو کہ جہنم کے خوف سے اس کا بڑا چارہ دیا ہے اس زندگی میں جس نے اللہ تعالیٰ سے مل کر لی جان سے اللہ تعالیٰ نے اس
 اس سے دیا کہ اس نے کبھی چیز کی امید نہ کرے سے ظاہر کرتا ہے اور جو اس چیز سے خوف و قہر میں نہ رہتا ہے۔

اس میں اللہ تعالیٰ سے اللہ تعالیٰ سے اللہ تعالیٰ سے اللہ تعالیٰ سے اللہ تعالیٰ سے اللہ تعالیٰ سے اللہ تعالیٰ سے اللہ تعالیٰ سے

۸۵۲۷ حضرت سلیمان بن علی سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے آپ کی عبادت سے یہ

تشریف لے گئے۔ آپ نے فرمایا: عمر کی حالت ہے؟ حضرت عمرؓ نے عرض کیا: اسیہ بھی ہے۔ اور فاطمہؓ بھی آپ علیہ السلام نے فرمایا: انہیں مہربانی کر۔

۵۵۴ حضرت انس رضی اللہ عنہ موت وراثت سے انہوں نے اپنے بیٹے سے کہا: بیٹا جانے، دو کھڑی ٹوب کھڑا میں اس نے جواب دیا، جو تم دوہو تو آپ نے فرمایا: انھوں نے حوائج خلق سے کسی اور سے بھیجی ہر شعبہ

۵۲۱ حضرت زہراؓ کی اس عرصہ سے راہبیت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے فرمایا وہ اپنے رب خالق سے دعا کرتے ہیں کہ اے خالق عزت و کرم تمہیں اپنے بندے پر خوف اور راز میں جس جتن کر رہوں گا وہ مجھ سے خوفزدہ ہو گا جس سے تیرا استغاثہ کرے وہ اپنے خالق کر دیں گا اور جب راز میں مجھ سے ہے خوف راز میں اسے اسے خوفزدہ کر دیں گا۔ ابن الجوزی

۱۵۳۰: حضرت امیر المومنین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے ہم قاتلوں نے جو مجھ کو قتل کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ میرا مونس قرار دیا، ان کو مجھ کا ہاتھ کر دیں۔ بعضی قاتلین نے اس حدیث کو غریب قرار دیا۔ محمد بن سعد بن مسہل بن عسکری نے اس حدیث کو تشریح کیا: مجھ کو قاتلین سے اور تابعین سے اس کے بارے میں متعدد روایات ہیں۔

آخرت کا خوف

۸۵۳۱ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی ﷺ کے ایک درخت پر ایک پتہ دیکھا اور کہا: آپ کے فرمایاے پتہ تو خوش رہے اور انھوں نے پھر اس کو کھاتے رہے۔

۸۵۳ حضرت کو نہ ہوا نہ کسی دھند سے نہ ایت کے نزدیک نہ جو شخص بھی اپنے خیال کے ہم سب کے خوف اور مطمئن ہوا تو وہ اس سے بے خبری کرے۔
ابن عساکر

۹۵۳۳۔ حضرت ابوہریرہؓ نے فرماتے ہیں: نکاشی میں اپنے سر والے کی مینہ مارا کرتا اور پھر ان کے بال کوئی مہمات آجاتی ہیں میں نے اس کا رے لے کر خود بھی کھائے اور (سمرقانی) کھاتے۔ (بیہ عساکر)

عقلم پر مہربانی

۱۵۳۳ء (یعنی جہاں ریشی اللہ عزا کمالی) سے روایت فرماتے ہیں میں محمد بن سلیمان عمرو کے گورنر کے پاس مقایسہ اس نے کہا مجھ سے میرے چچ کے گھریبی ابن عباس سے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس کے سر پر اس خمر قوس کے طرف ہاتھ پھیرا کہ وہ

۱۳۳۵ھ۔ حضرت امیر محمد بن عبد العزیز نے حضرت ابو جعفر محمد بن حنفیہ کو خراج بھیجے کہ خراج کا نام لے کر وہاں کے سربراہوں کو کہے کہ تم لوگ اس خراج کو اپنے سربراہوں کو دے دو۔

۹۵۲۶۔ قیسر سے ملاقات ہے فرماتی ہیں: میں نے حضرت ملا نیکو شمسی آغا خٹائی سے تہجیک کی تربیت کے بارے میں پوچھا، آپ نے فرمایا ان میں سے کوئی بڑے تہجیک کار نہیں ہے، اس کی جھساہی اور اشتقاقی اصحاب پر ہوا کی تھی۔ ابن عرب

اللہ تعالیٰ کے فیصلوں پر رضا مندی

۱۵۳۷۔ حضرت مہربانی اللہ علیہ سے روایت ہے: فرماتے ہیں مجھے اس کی کوئی پروا نہیں کہ میں جیسے کیسے بھی مہر کی خوشی نہ حالت میں یا ناخوشی کی، لیکن جو چیزیں مجھے پسند ہیں یا پسند نہ تھیں ان کے بارے میں بھائی کا کام نہیں۔

اس سے لہذا میں انگریز و نصیبگوئی کی الموعظت و مہم دہرازی کی ہو لہذا رکنہ اسے "ڈاکری کی ہتھکڑی"

۹۵۳۸ حضرت انس بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کہا کہ: جو (یعنی مدعو) کہتے ہیں مجھے نظر ہوا (اللہ ان سے رحم فرما) وہی رحمت ہے تو وہ دوزخ میں ہے، آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ایوڑ پر نازل ہے، جب وہی تکبیر اٹھاتا ہے تو میں کہتا ہوں: ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ سے کلمہ لے لیا، یہ میرا راز ہے تو اسے ان کی تمنا نہ ہوگی کہ وہ اللہ تعالیٰ کی پناہ نہ کر دے کہ اس نے ملا وہ میں نے نہ، اور یہ تمنا کہ تشریف سے رہنا یہ قسم ہے کہ میں نے اس سے کچھ

۹۵۳۹ حضرت (ع) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے روایت ہے کہ نبی کریم اللہ تعالیٰ کی پناہ نہ کر دے کہ اس نے ملا وہ میں نے نہ، اور یہ تمنا کہ تشریف سے رہنا یہ قسم ہے کہ میں نے اس سے کچھ

۹۵۴۰ حضرت (ع) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے روایت ہے کہ نبی کریم اللہ تعالیٰ کی پناہ نہ کر دے کہ اس نے ملا وہ میں نے نہ، اور یہ تمنا کہ تشریف سے رہنا یہ قسم ہے کہ میں نے اس سے کچھ

زہد و دنیا سے بے رغبتی

۹۵۴۱ (الصمد بن) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے روایت ہے کہ نبی کریم اللہ تعالیٰ کی پناہ نہ کر دے کہ اس نے ملا وہ میں نے نہ، اور یہ تمنا کہ تشریف سے رہنا یہ قسم ہے کہ میں نے اس سے کچھ

۹۵۴۲ (عبد الرحمن بن) زید بن کثیر سے روایت ہے کہ نبی کریم اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے روایت ہے کہ نبی کریم اللہ تعالیٰ کی پناہ نہ کر دے کہ اس نے ملا وہ میں نے نہ، اور یہ تمنا کہ تشریف سے رہنا یہ قسم ہے کہ میں نے اس سے کچھ

۹۵۴۳ (عبد الرحمن بن) زید بن کثیر سے روایت ہے کہ نبی کریم اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے روایت ہے کہ نبی کریم اللہ تعالیٰ کی پناہ نہ کر دے کہ اس نے ملا وہ میں نے نہ، اور یہ تمنا کہ تشریف سے رہنا یہ قسم ہے کہ میں نے اس سے کچھ

۹۵۴۴ (عبد الرحمن بن) زید بن کثیر سے روایت ہے کہ نبی کریم اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے روایت ہے کہ نبی کریم اللہ تعالیٰ کی پناہ نہ کر دے کہ اس نے ملا وہ میں نے نہ، اور یہ تمنا کہ تشریف سے رہنا یہ قسم ہے کہ میں نے اس سے کچھ

تعمیر و عیش سے اجتناب کرنا

۹۵۴۵ (مسند ابن عمر رضی اللہ عنہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے روایت ہے کہ نبی کریم اللہ تعالیٰ کی پناہ نہ کر دے کہ اس نے ملا وہ میں نے نہ، اور یہ تمنا کہ تشریف سے رہنا یہ قسم ہے کہ میں نے اس سے کچھ

ایک قرباں ماورائے حیاتِ دوسرے الما یا فرمایا: مجھے یہ کھانا روٹی معلوم ہوتا ہے، جبکہ گوشت کا روغن نہیں ہے۔

تو عبداللہ بن عمر نے عرض کیا: امیر مومنین! میں بازو، سر، کمر، گھٹائی، ٹانگیں اور ہاتھ کاٹا تو ایک درہم کا دارم اور جب گوشت خرید لیا اور اس پر ایک درہم کا بھی دو سو، آپ نے فرمایا میں میرے لیے ایک آدھ بڑی عورت، چاہے جو اور بھر لیا، یہی عورت کے پاس جب بھی دو سو کے متن ہوئے آپ کے ایک کھالیا اور دوسرے صدقہ کر دیا تو حضرت عبداللہ نے عرض کیا: اب کھالیں! امیر! مومنین! اب جب بھی میرے پاس دو سو کے متن ہوں، میں اس میں ایک درہم کا حضرت عمرؓ کا صدقہ کر دوں گا۔ (ابھی) (نہرے) دوں۔ (اسی ص ۷۷)

۸۵۷ حضرت عثمان سے روایت ہے کہ: حضرت عمرؓ نے وہابی اشعری کی طرف کلمہ آخرت کے اعلان کو دوسرے دن بھیج دیا۔

۹۵۳۹ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: ہا، حمام میں طہارت نہ ہے، (جسم کو نرم کرنے کے لیے) چھو، شے (نرم) بہتر ہے، پر چنگی لگائے، نہ بچ کو نہ خدا تعالیٰ کے بنوے، پیش رو سے نہیں ہوتے۔ مگر خدا ک ہر اللہ

۸۵۴۹ حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ مالک اپنے مہاجرین کی جماعت لڑنے نکلے گا تو یہ کہتا ہے کہ یہ سب آدمی کی تاراجی کیلئے ہیں۔

۸۵۵۰ حضرت محمد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے حبشی قلمباز حضرت سیدنا عیسیٰ بن ماریہ سے کہا کہ تم میری طرف سے ایک خط لکھ کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھیج دو۔

۸۵۵۱ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: (پسے) اُن کے کُشت چھا کر و کُچھو کر یہ سر سے گھسارانا حق ہے۔ میں ایسا کر

۸۵۵۲ تخریبِ عبادت ہے، غور ہے۔ حضرت لکھنؤی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا، بے شک دنیا بڑا اور نعمتی ہے، جس نے اسے صحیح طریقہ سے یہ تودہ حق بات کا مستحق ہے کہ اسے اس میں برکت دئی جائے، اور جس نے اسے باطل حاصل کی تو اس شخص کی مانند ہے جو (جو باطل) کر کے کھاتا جائے، اور نہ توبہ۔ مٹھی بھاری میں جتنا کھانا ہو، نصف اس میں شہہ و ہوا القہم ہو، بشرطی فی مالہ

۸۵۵۳۔ ابو نعیم بن عبد الرحمن بن حوف وغیرہ حضرات سے روایت ہے کہ جب حضرت عمرؓ کے سامنے کسری کے خزانے لائے گئے تو سنے چوڑی کٹائے زخیر تھے کہ نصر جہاں ہو جاتی تھی اس وقت حضرت مرثیہ ابن عبد الرحمنؓ نے کہا: میرا فہم نہیں آپ کیوں روچا ہے؟ آج کا دن خوشی، مسرور اور شکر کا دن ہے، حضرت عمرؓ نے فرمایا: جس قوم کے پاس ان کی کثرت ہوئی، ہندوؤں نے ان کے دربار (آبائیں جس) شخص و عمارت رکھ دی۔ مصنف من ابی شیبہ، مسند جمعیۃ المحدثین، ابن عساکر

تشریح: حضرت عمر صاحب فرست مشہور تھے چنانچہ آپ کی یہ پیش گوئی ہر حق ثابت ہوئی

۸۵۵* حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے فرمایا: کیا آخرت کے مقابلہ میں ایسے بے حیصہ فرشتوں کی چھانٹ۔

ابن المبارک، مصنف دین امیر تہ

دشیا کی بے وقعتی

۸۵۵ حضرت حسن امیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں حضرت عمر ایک اجیران کے پاس سے گزرے وہاں ٹھوڑی دیر کے لیے ٹھہر گئے، گوئی آپ اپنے دوستوں کو اس مشقت میں ڈالنا چاہتے تھے کہ وہ ان (بجبر) کی اذیت اٹھا لیں، آپ نے ان سے فرمایا: یہ تمہاری رہائش جس کی تم لوگ حرمِ رانی کرتے ہو۔ ع۔ محمد بن ابی الزناد: الحدیث

۸۵۵۶۔۔ حضرت مہر علی اللہ قسست در احوال میں فرماتے ہیں: میں نے (دنیا اور آخرت کے) سماعہ میں غور کیا، (تو میں) نتیجہ یہ پہنچ کر پہنچا کہ جس میں دنیا کا ارادہ کرے وہیں تو آخرت کو نقصان پہنچاتا ہے اور جب آخرت کا ارادہ کرے وہیں تو دنیا کو نقصان پہنچاتا ہے اور جب معاہدہ کرے وہیں تو نقصان پہنچاتا ہے اور جب معاہدہ کرے وہیں تو نقصان پہنچاتا ہے۔

۸۵۵۷ انسان احد کوئی سے روایت ہے فرماتے ہیں: وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اس وقت آپ کے پاس مساجدیں اور مسجدیں ایک جماعت تشریف فرما تھی، آپ نے ایک ذبیہ منگوائی جو عراق کے قلعہ سے آئی تھی، اس میں ایک اونٹنی تھی آپ نے کسی فرزند سے اونٹنیوں لے کر اپنے سردار میں داخل کردی حضرت عمر نے اس بچے سے وہ اونٹنی چھین لی، پھر آپ دو چارہ حاضرین میں سے ایک شخص نے آپ سے کہا: آپ کیسے رو رہے ہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو کونسی دلی آپ کو دشمن کے مقابلہ میں کامیاب کیا اور آپ کی آنکھ ٹھنڈی کر دی؟ آپ نے فرمایا: میرا کئی لشکر سے آپ نے فرمایا: جس پر دین (کے روزانے) مکمل گئے اللہ تعالیٰ قیامت تک ان کے درمیان دشمنی اور بغض ادا رہے گئے اور مجھے اپنی کار ہے۔ مسند احمد

۸۵۵۸ عیسیٰ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے حضرت جابر بن عبد اللہ کو دیکھا کہ وہ ٹوٹا ہوا چارہ ہے ہیں، حضرت عمر نے فرمایا: یہ کیسی ہے؟ تو انہوں نے کہا: امیر المومنین گوشت کی جوتی خواہش تھی اس لیے میں نے ایک درہم کا گوشت خرید لیا، حضرت عمر نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی چاہتا ہے کہ وہ اپنے بڑی اور بچکانہ اور کے لیے خالی پیٹ دات گزارے؟ تو یہ کہیں جانتے تھے دنیا کی زندگی میں اپنی بھی چیزیں بے مکے لے چکے

۸۵۵۹ مسراق سے روایت ہے فرماتے ہیں: ایک دفعہ حضرت عمر ہمارے پاس آئے آپ نے ایک جزیرہ ایسی رکھ تھا، لوگوں نے آپ کی طرف دیکھا آپ نے فرمایا: جو چیز دکھائی دیتی ہے اس میں صرف ریاضت ہی ہے

ہوتی رہے گا اللہ اور مال اور اولاد دہلا کر ہونے والے ہیں پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ کی قسم اور دنیا آخرت کے ساتھ جس کو کوئی چھوڑے۔

ابن ابی نعیم احمد بن حنبل

۸۵۶۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: اصحاب صفہ میں سے ایک شخص کا انتقال ہو گیا، انہوں نے درخت پر چڑھ کر درہم بچھوڑا، آپ علیہ السلام نے فرمایا: (۱) اگر میں اپنے ساتھی کی نماز بگاڑ دوں تو

مسند احمد، بخاری طی لاریعہ، شعبی فی البغیۃ و صحیحہ و التورغی، سعد بن منصور

۸۵۶۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: جب قیامت کا دن ہوگا تو دنیا کو انتہائی غریب صورت انداز میں لایا جائے گا۔ پھر وہ کہیں کہیں اب میرے اب اچھے اپنے کسی دوست کو بخش دے اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے اچھے چلی جاتو کہ کبھی نہیں دوسرے سے زیادہ اتنی ذلیل ہے۔ جس اپنے کسی دوست کو تجھے نہیں بخشا، پھر اسے پانے پکڑنے کی طرح لپیٹ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ العلیہ

۸۵۶۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں: میں اور مالدار کی قلب انسان کے دین کے لیے دو خزانہ مجھ میں سے زیادہ خطرناک ہے، جو کہ تیرہوں کے دیو میں مع شکرت گزاریں۔ العسکری فی البغیۃ

۸۵۶۳ فرید بن عیسیٰ سے روایت ہے فرماتے ہیں: حضرت علی نے دنیا کی خدمت کے متعلق اپنی گفتگو میں فرمایا: اس کے اور اس سے دو مسلمان میں حال ہوگئی اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے ایک بندہ اس کی عبادت کرتا ہے۔ جو اس کے ہاتھوں میں اس کی امید رکھتا ہے، اس کی رضا مستحق نہیں اپنے جان کو قتل کرتا ہے اپنے دین کو کھینچ کر اپنی عزت و حرمت کو نکالتا ہے یہ نہیں بلکہ کہ وہ دنیا میں اس کے اور اس کے رب کے درمیان حال ہو جاتا ہے۔ بڑی چیزوں میں اللہ تعالیٰ سے اور پھولی چیزوں میں بندوں سے امید رکھتا ہے، لہذا بندہ کو وہ چیز دیتا ہے جو وہ نہیں چاہتا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس کے ذریعہ چھوڑ دیا جائے گا جیسا کہ اس کے ساتھ کیا جائے گا۔

اسی طرح اگر کسی بندے سے آوازے اور اپنے خوف سے وہ چیز دے جو اللہ تعالیٰ کو نہیں دے چاہا اس طرح وہ شخص جس کی نگاہ دنیا کی عزت پر جائے اور وہ قابل شرم بن جائے تو وہ اسے اللہ تعالیٰ کے ساتھ میں ترجیح اور توجہ دے دیتا ہے۔ العسکری فی البغیۃ

۸۵۶۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: ہمارے دوسرے جو اس کا علاج ہو وہ لوگوں کے سب جہنم پر چمکے۔ ابو طلحہ

۸۵۶۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: دنیا و دنیا پرستی اور آخرت رسا کر کے آئے گی، ان میں سے جو ایک کے بچے ہیں، سو تم آخرت کے بیٹوں میں سے ہو، اور دنیا کے بیٹوں میں سے نہ ہو، ہمارا دار دنیا سے ہے اور نبی کریم نے زمین کو چھوڑا،

مٹی کو بستر اور پانی کو گھسی چیز بنالیا۔

خبردار! جو جنت کا مشتاق ہے وہ شہوات کو بھول جائے گا، اور جو (جہنم کی) آگ سے ڈرا و وحرام چیزوں (کو چھوٹے سے پہلے) واپس لوٹ آئے گا، اور جو دنیا سے بے رغبت ہوا اس کے لیے مصائب کا جھیلنا (آسان ہے)۔ بے شک اللہ تعالیٰ کے بہت سے بندے ہیں، جیسے کسی نے جنتیوں کو جنت میں ہمیشہ رہنے والا دیکھا اور جہنمیوں کو جہنم میں عذاب میں گرفتار دیکھا، ان کے شر (سے) حفاظت ہے ان کے دل ممکن ہیں، اور ان کے نگہ پا کدامن ہیں ان کی ضرورتیں پوشیدہ ہیں، انہوں نے آخرت کے لیے سفر کے لیے چند دنوں پر صبر کیا۔

جہاں تک رات کا معاملہ ہے تو ان کے قدم صاف رہتے ہیں ان کے رخساروں پر آنسوؤں کی ٹہری جاری ہے، اپنے دپ کی بنا دیتے ہیں، (کہتے ہیں) اسے ہمارے رب! ہمارے رب! اپنی گزروں کو (جہنم سے) آزادی کے تلوار بنائیں، اور دن کے وقت دو علماء بردبار، تنگ اور پرہیز گار ہیں گویا وہ تیر ہیں، دیکھنے والا اس کی طرف دیکھ رہا ہے وہ کہے گا: کیا یہ بیمار ہیں! حالانکہ کوئی بھی بیمار نہیں، اور ان سے کوئی چیز مل گئی اور قوم سے ایک بہت بڑا معاملہ مل گیا۔ الدبوری، ابن عساکر

دنیا کی حقیقت

۸۵۶۱۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان سے پوچھا گیا دنیا کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: طویل الشقوق کربوں یا مختصر! (پوچھنے والے نے) کہا: مختصر بیان کریں آپ نے کہا: اس کا حلال (قابل) حساب ہے اس کا حرام (قابل) عذاب ہے، مہلے حساب (سے بچنے) کے لیے حال کو چھوڑ دو، اور لیے عذاب کی وجہ سے حرام چھوڑ دو۔ ابن ابی الدنیا فی ذمہ الدنیا والدنیا، ابن عساکر

۸۵۶۲۔ بنی عدی کے ایک شخص سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب سے کہا: امیر المؤمنین! ہمارے سامنے دنیا کا حال بیان فرمائیے! فرمایا: میں تمہارے سامنے ایک گھر کا حال بیان کرتا ہوں، جو اس میں سحرست رہا، امن میں رہا جو بیمار ہوا نامرد و پشیمان ہوا، جو حقیقت ہوا ممکن ہوا، اور جو اس میں مستغنی ہوا فتنہ میں پڑا، اس کا حلال (باعث) حساب اور اس کا حرام (باعث) جہنم ہے۔

ابن ابی الدنیا والدنیا، ابن عساکر

۸۵۶۸۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی نے ان سے پوچھا: کہ درہم کا نام درہم کیوں ہے اور دینار کا دینار کیوں؟ اور ہم تو اس کا نام دارہم (یعنی غم) کا گھر (ہے) اور دینار کو چونکہ نجومیوں نے ڈھالا ہے اس لیے دینار ہے۔ حطیب فی تاریخہ

۸۵۶۹۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے علماء کی فضیلت بیان فرمائی تو اور شاعر فرمایا: ان کے دلوں میں دیناریاں بھری پڑی ہیں اور دنیا کی محبت سے بڑھ کر کوئی بیماری نہیں، اور اسے چھوڑ دینے کے علاوہ اس کا کوئی علاج نہیں، مہلے دنیا کو چھوڑ دو آخرت کی وسعت تک پہنچ جاؤ گے۔ الدبوسی وفیہ بکر ابن الاعرق قال فی المعنی: الا یتضح حدیثہ

۸۵۷۰۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: امیر! ساتھ تار کئی میں کا شکیاری نہ کرو، کیونکہ تم اگر کا شکیاری میں لگ گئے تو سو پتھار سے لڑتے رہو گے، اور اگر تم (آہں میں) لاتے رہو گے تو کافر ہو جاؤ گے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

تشریح: گمان منہ اندھیرے کیچتوں کا رخ کرتے ہیں، یعنی سارے کے سارے کا شکیاری میں مصروف نہ ہو جاؤ ورنہ جہاد چھوڑ بیٹھو گے، آہں میں لاتے لڑتے سو تک جائیں سے قتل کروالو گے، اور مسلمان کا مسلمان کو قتل کرنا کفر ہے۔

۸۵۷۱۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ (کی وفات) کے بعد مجھے کسی کلام سے (اتنا) فائدہ نہ ہوا (جتنا) حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی اس تحریر سے جو انہوں نے میری طرف لکھی انہوں نے میری طرف لکھا: اللہ تعالیٰ کے ہم سے شروع جو بے حد صبران اور نہایت رحم کرنے والا ہے اسے میرے بھائی بات یہ ہے جو چیز آپ کو ملی تھی اس کے ملنے سے آپ خوش ہوتے ہیں اور

۸۵۷۸۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے تین دن میں ایک لاکھ چالیس ہزار رکعت میں خفیہ گفتگو کی جو ساری کی ساری وسعتوں پر مشتمل ہے، موسیٰ علیہ السلام نے جب لوگوں کی گفتگو سنی تو چونکہ انہوں نے رب تعالیٰ کا کام سن رکھا تھا اس لیے ان سے ناراض ہو گئے۔

جو مناجات ہوئی تھی اس میں فرمایا تھا اے موسیٰ! دنیا میں بے رنجی کی طرح میری طرف کسی نے نقصان و تکلف نہیں کیا، اور جو چیزیں میں نے حرام کی ہیں ان سے بچنے کی طرح کسی نے تقرب حاصل نہیں کیا، اور میرے خوف سے رونے کی طرح کسی نے عبادت نہیں کی تو موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: اے میرے رب! اے تمام مخلوق کے مہوداے ہم جزا کے مالک، اے عزت و جلال والے! آپ نے ان کے لیے کیا تیار کیا ہے اور انہیں کیا بدلہ دیا ہے؟

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: دنیا سے بے رنجی کرنے والوں کے لیے میں نے جنت مہاب کردی ہے جہاں چاہیں ٹھہریں اور حرام چیزوں سے بچنے والوں کے لیے یہ ہے کہ قیامت کے روز میں ہر ایک سے حساب میں پوچھ گچھ کروں گا، اور جو کچھ اس کے پاس ہوگا اس کی تکفیل کروں گا اس قانون سے اگر کوئی مشکلی ہے تو وہ پرہیزگار اور حرام چیزوں سے بچنے والے ہیں، کیونکہ ان کی عزت و اکرام بڑھا کر انہیں بغیر حساب جنت میں داخل کروں گا۔

اور جو میرے ڈر سے روتے ہیں، ان کے لیے ان کے لیے عالم بالا کی رفاقت ہے جس میں کوئی اور ان کا شریک نہیں ہوگا۔

بہیض فی الشعب - ابن عساکر و سندہ الضعیف

دنیا بڑھیا کی صورت میں ظاہر ہوگی

۸۵۷۹۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: قیامت کے روز دنیا کو ایک سفید بالوں اور نیلی آنکھوں والی بڑھیا کی صورت میں لایا جائے گا، اس کی داڑھیں ظاہر ہوں گی، دو دھڑلے ہوگی دو لوگوں کے سامنے آئے گی، (لوگوں سے) کہا جائے گا: کیا اسے جانتے ہو؟ وہ کہیں گے ہم اس کے پہچاننے سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتے ہیں اور کہا جائے گا: (ہی) دنیا ہے جس ای کی وجہ سے تم نے آپس میں رشتے تاتے توڑے، آپس میں حسد کیا، باہم بغض رکھا، اور تم دھوکہ میں پڑ گئے، پھر اسے جہنم میں پھینک دیا جائے گا، دو پکار کر کہے گی: اے میرے رب! میری اجازت کرنے والے اور میری جماعت کہاں ہے؟ تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اس کے تابعین اور اس کی جماعت کو اس سے ملا دیا جائے۔

ابو سعید ابن الاثری فی الزہد

۸۵۸۰۔ احمد بن الحنفیہ، اسلم بن ابی اویس، مالک، حضرت نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں: فرمایا: نبی ﷺ کے پاس ایک شخص آکر کہنے لگا یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں کہ جب میں اسے کروں تو اللہ تعالیٰ آسمان سے اور لوگ زمین سے مجھے پسند کرنے لگیں، تو نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: اونیسا ہے رغبت ہو جا اللہ تعالیٰ تجھ سے محبت کریں گے اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے بے رغبت ہو جا لوگ تجھے پسند کرنے لگیں گے۔ ابن عساکر، واحمد بن الحنفیہ بنع الحدیث و مر برقم ۸۵۷۷

۸۵۸۱۔ حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے فرمایا: لوگوں پر ایسا زمانہ ضرور آئے گا کہ ان کے دل عجیوں کے ہوں گے، کسی نے کہا: عجیوں کے دل کیسے ہوتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: دنیا کی محبت، اور ان کا طریقہ دیہاتیوں جیسا ہے جو کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں عطا کیا اسے حیوانات میں صرف کرتے ہیں، وہاں کو نقصان دہ اور (مصدقہ) لڑکوں کو جرم مانہ سمجھتے ہیں۔ ابن جریر

۸۵۸۲۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جو آخرت کا ارادہ کرے وہ دنیا کو نقصان پہنچائے گا، اور جو دنیا چاہے گا وہ آخرت کو نقصان پہنچائے گا تو تم کو ہم فتنہ ہونے والی کو باقی رہنے والی کے لیے نقصان پہنچاؤ۔ ابن عساکر

ہوئے کہ بھئی پر عہدہ شہنشاہی برقی تھی جو نے اور اس اہلی کا سدا بہ مشکل سے

۸۶۸ حضرت عیسیٰ سے روایت ہے حضرت عمرؓ فرمیں تھے آپ کے ساتھ جبریلؑ میں تھا وہاں (یعنی حضرت عمرؓ) کوئی اندیشہ نہ تھی بلکہ آپ نے فرمایا اس جو حیوان کے گوشت پر یہ ہوں کہ وہ مجھے اور اس سے ہلکا کرے تو حضرت جبریلؑ نے کہا اے عمرؓ! میں نے تجھ کو ہمہ گیر کر دیا ہے تو حضرت عمرؓ نے فرمایا اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے آپ جاہلیت میں بہترین مرد تھے اور اسلام میں بھی بہترین سردار اور سرمد حضرت جبریلؑ عیسیٰ اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم حضرت عمرؓ میں خطاب دینی اللہ عنہ کے چھ نماز پڑھا دیے تھے (اور وہ ان نماز ایک شخص نے مانس لیا حضرت عمرؓ جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا اللہ عنہ میں اس سال ایک آدمی دیکھا ہوں کہ وہ مجھے اور حضورؐ کے درمیان دو کوئی بھی نہ تھا جس نے کہا میرا عہد نہیں اس آدمی کے بعد میں بلکہ ہم سب سے کہیں اور ہے وہی تو نگاہ بوجہ کے کی اور اس ایک شخص کی فرشتہ حضرت عمرؓ نے فرمایا میں تمہیں اور اپنے آپ سب کو بتا ہوں کہ یہ یہی آدمی ہے جو انہوں نے حضورؐ پر نماز پڑھا اور انہوں نے

ابن اسماعیل الحدادی کتاب الاسماء

شفاعت و سفارش

۸۶۹ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں جب تم لوگ ہمارے پاس آؤ تو اپنی پوشش کر کے معافی کا سوال کرو اور یوں کہ یہ بات سمجھو یا دیکھو کہ میں نے اس میں غلطی کرنے کے بعد معافی میں غلطی کیا ہے۔ یہی ہے اس

۸۷۰ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں ایک خزانہ موت سالانہ لکھ کر ملے جاتی تھی اور پھر اس کا نذر کر دیا جاتا تو میں نے ان کا ہاتھ کئے کا صمد فرما دیا اس کے بعد والے حضرت اسماءؓ کے پاس آکر گفتگو کرتے تھے (اسامہؓ نے اپنی حجت اس عورت کے بارے میں (سنا روایت) نقل کی آپ نے فرمایا اسماءؓ میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی کسی حد میں (سفارش نہ) گفتگو کرنے سے ناگوار ہوگا اور آپ خطاب کرنے کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا

تم سے پہلے جو لوگ ملک ہوئے اس کی یہ تھی کہ جب ان کا کوئی سوز و غصہ پوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور کوئی کمزوری یہ نہ کرتا تو اس کے وجود کا دیتے اس وقت کہ قسم انہیں سے کہتے اللہ سے میں میری جان ہے اگر (بظاہر میں) کا طعنہ بنتا تھا (بہر حال) ابھی چوری کرتی تو میں اس کا اتنا ہی طرح کرتا جس طرح خزانہ موت کا ہاتھ کا چار ہائے۔ عبد اللہ بن عمر رحمہ اللہ ۱۴۹۵

شکرگزاری کا حکم

۸۷۱ (عمر رضی اللہ عنہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے حضرت عمرؓ کو ایک شخص کا سلام کا جواب دیتے دیکھا جس نے آپ کو سلام کیا تھا پھر حضرت عمرؓ نے اس سے جو چھانچا کہجیے وہ تو اس نے کہا میں آپ کے ساتھ اتنی دلی کا شکر ادا کرنا ہوں تو حضرت عمرؓ نے فرمایا میں تم سے کبھی چاہتا تھا کہ مالک دھن صدقک بھیجی ہی اللہ

۸۷۲ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں شکر گزار اللہ تعالیٰ کی مزید (انعام) کے ساتھ ہوں کے ہونا اللہ (انعام) کا شکر

۸۷۳ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں حضرت عمرؓ نے جب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوسہیل (اصغر) سے کہا اپنے دیانہ و ذوق پر فخر نہ کرنا بلکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ بندوں کو بخشا ہے اور ذوق میں غفلت غشی کا سبب بن گیا ہے اس نے اپنے ذوق میں بہت غشی کی ہے اب اس نے کہا کہ ان کا شکر کیا ہے اور اس کا اللہ تعالیٰ کا شکر یہ ہے کہ جس چیز کے بارے میں اسے ذوق بخشا اور اللہ تعالیٰ کو اپنے ذوق کی ادا کرتی کرے۔ اس میں حصہ

۸۶۱۵۔ حضرت (علی رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کا ایک لشکر روانہ کیا اور فرمایا: اے اللہ اگر آپ نے ان لوگوں کو صحیح سالم لوٹایا تو میں آپ ایسا شکر ادا کروں گا جیسا کہ اس کا حق ہے دو لوگ بغیر کسی تاخیر کے بخلافات واپس آ گئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے اللہ تعالیٰ کی بیعت لغتوں پر "میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ نے ایسا نہیں کہا تھا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے انہیں صحیح سالم لوٹایا تو میں اس کا شکر ادا کروں گا جیسا کہ اس کا حق ہے؟ آپ نے فرمایا: کیا میں نے اور انہیں کیا؟ یہی حق فی الشعب

۸۶۱۶۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: یوحٰی نعمت، جنت میں والدہ اور جنت میں اللہ کی زیارت دو بار ہے۔ اللہ جل جلالہ

۸۶۱۷۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: نعمت شکر کے ساتھ جڑی ہوئی اور شکر مرید (نعمت) کے ساتھ جڑا ہوا اور یہ دونوں ایک تاکے میں پروئے ہوئے ہیں، اللہ تعالیٰ سے مزید (انعام) اسی وقت ہوگا جب بندے کی طرف سے شکر منقطع ہو جائے۔ یہی حق فی الشعب

۸۶۱۸۔ محمد بن کعب قرظی سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ایسے نہیں کہ شکر کا روزہ رکھو لیکن اور مزید (نعمت) کا روزہ بند کروں، اور دوما کا روزہ رکھو لیکن اور ایجابات و قبولیت روک لیں، تو یہ کار و رکھو لیکن اور مغفرت روک لیں جس تمہارے سامنے قرآن مجید کی تلاوت کرتا ہوں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم مجھ سے دعا مانگو میں تمہاری دعائیں قبول کروں گا، اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اگر تم نے شکر کیا تو میں ضرور (نعمتوں میں) اضافہ کروں گا، اور فرمایا: مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا، اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جس نے کوئی بد کیا یا اپنے آپ پر ظلم کیا پھر اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کی تو اللہ تعالیٰ بخشے والا اور رحم پائے گا۔ ابن ماجہ، العسکری

۸۶۱۹۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے جبرئیل نے اپنے رب کی طرف سے آ کر کہا: اے محمد (ﷺ) اگر آپ اللہ تعالیٰ کی رات دن ایسی عبادت کرتا چاہتے ہیں جیسا کہ اس کی عبادت کا حق ہے تو کہو: الحمد لله حمدا، والثناء مع خلوده، والحمد لله حمدا، والثناء لا تمنی له دون مشیتہ والحمد لله حمدا، والثناء لا یوالی قاتلیہ الا رضاء والحمد لله حمدا، والثناء کل طرفۃ عین ونفس نفس

تشریح: میں اللہ تعالیٰ کی ایسی تعریف کرتا ہوں جو ہمیشہ اس کی تخلیق کے ساتھ ہو، اللہ تعالیٰ کی ایسی تعریف جو ہمیشہ ہوس کی اللہ تعالیٰ کی مشیت کے علاوہ کوئی انتہا نہیں، اللہ تعالیٰ کی ایسی دائمی تعریف کہ جس کا کہنے والا صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے قریب ہو، اللہ تعالیٰ کی ہمیشہ تعریف جو ہر آنکھ کے چمکنے اور ہر سانس کے چمنے کے ساتھ ہو۔ الحارثی فی الشکو

۸۶۲۰۔ مروء بن روم سے روایت ہے کہ عبدالرحمن بن قریظ اپنے منبر پر چڑھے تو کئی لوگوں پر زعفران، اور قضاہ والوں پر زرد رنگ دیکھا تو کہا: تیری فضیلت و کرامت تو کسی قدر ظاہر ہے تیری نعمی وسعت ہے تو یہی نعمت ہے، اوگوا جان لو کو کچ کرنے والے کی قوم نے کسی وقت اپنے پروہی سے کوچ کیا تو وہ ان کے لیے اللہ تعالیٰ کی نعمت سے زیادہ سخت ہے، وہ اسے لوٹا نہیں سکتے انعام کرنے رب العالمین کے شکر کرنے کی وجہ سے نعمت، جس پر نعمت کی جائے قائم رہتی ہے۔ ابن عساکر

۸۶۲۱۔ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ایک دن ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے آپ حضرت حسان بن ثابت سے فرمایا: اے حسان اجاہلیت کا کوئی قصیدہ بھیجنا، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تم سے جاہلیت کے اشعار اور انہیں نقل کرنے کا گناہ بنادیا ہے، اور ایک روایت میں ہے ہمارے سامنے جاہلیت کے وہ اشعار ہیں کہ جو جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہمارے سے معاف کیا ہے، آپ نے الاشقی کا وہ قصیدہ پڑھا جس میں اس نے عاتقہ بن عکابہ کی بھوکھی ہے۔

اے عاتقہ تجھے عامر سے کوئی نسبت نہیں، تو نے تاجوں والا اور تانت لگانے والا، جو بہت زیادہ بھوکھ پر مشغول ہے پر جس میں عاتقہ کی برائی بیان کی ہے، آپ علیہ السلام نے فرمایا: حسان امیری اس مجلس کے بعد پھر میرے سامنے یہ قصیدہ نہ پڑھنا، اور دوسری روایت میں ہے آج کے بعد میرے سامنے اس طرح کا قصیدہ نہ پڑھنا۔

حضرت حسان عرض کرنے لگے: یا رسول اللہ! آپ مجھے ایسے شخص (کی بھوکھی) سے روک رہے ہیں جو شرک تھا اور قیصر کے پاس خضر ا تھا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: حسان! جو لوگوں کا زیادہ شکر یہ ادا کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کا بھی زیادہ شکر گزار ہوتا ہے، قیصر نے ابوسریان بن حرب سے

جس سے متعلق جو حسیات تھیں۔ نے (ام جی) ایک مسلمان نہیں رہے تھے مگر امرت سنگھ کا پہلا اور اس شخص سے پہلا تھوڑا سا انجیلی۔۔۔ انجیلی میں

[illegible]

۸۶۲۲۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرما: یہ جو شخص یہ سمجھے کہ اس پر اصرار حق کا کھانے پینے کے علاوہ کوئی نفع نہیں، تو وہ نہ سمجھتا ہے اس کے خواب کا راستہ کیا۔ من عاصم

شکر گزار اور ناشکر بندے

۱۹۲۳ء حضرت ابو یوسف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: اپنی اسرار کس میں نہیں نکلتی تھے۔ ہر جس کو دیکھا اور دعا اللہ تعالیٰ نے اُنکس پر فرمادی کہ وہ اپنی طرف ایک فرشتہ بھیجا۔ فرشتہ نے اس کے پاس گیا اور کہا: تجھے سے زیادہ کیا پسند ہے؟ وہ جواب دیا: چھوٹا اور اچھی ملکہ کی نگاہ۔ فرشتہ نے کہا: تمہارے فرشتے ہیں۔ کہا: عوریاں کو نہ سنا زیادہ پسند ہے؟ اس نے کہا: ہاں۔ فرشتہ نے سے کہا: وہ کونسا چھوٹا چھوٹا فرشتہ ہے؟ اور کہا: اللہ تعالیٰ اُنکس میں بہت ہے۔

پھر وہ سوچنے لگا کہ کیا اور کیا تھا جسے وہ تیرا دیا ہو سکتا ہے؟ اس نے کہا: مجھے بالکل اور سچ دلی قسم ہو چکا کہ اگر کوئی مجھ سے نہرت نہرت میں نہرتوں کے لئے سب سے بڑا پیغمبر اترے گا تو میں اس کا پیغمبر ہو کر اورات تھکے ہوں۔ دیکھو، اگر کوئی کہنا کہ مجھے تیرا دیا ہو سکتا ہے اس نے کہا: ایک نہرتوں کے لئے اسے طالعہ دے دے اور نہرتوں کے لئے اس میں نہرت ہو۔

[illegible]

(پچھلے عرب کے بعد)، افریقہ میں برص وائے کے پائے، لنگس ایسی ہی شکل و صورت میں آیا اور مجاہد مسکین آئی ہوں، میرے ساتھ
اسباب فقر ہو گئے اور آج اللہ تعالیٰ اور پھر قربا... جہاد دوم اور آؤں مسلمانوں میں، جس جہاد سے اس ذات کے واسطے سے سوائے کہہ بول جس نے تجھے
مجس جہاد اور میرا جہاد بخش، اور دونوں کی شکل میں سے مال بخشا، میں ان سے اور میرا فی ساری ضرورتیں پوری کر رہا ہوں۔

ہرگز اسے لے جا سق نہیں بہت زیادہ ہیں (میں کہہ نہیں کر سکا)۔ (خوشی نے جو مسکین کو نکال کر دیا، کہا کہ یہ میں تجھے بھیجے گا۔ یہ وہی برکس والا نہیں جس سے انوکھ ٹکڑے نکلتے تھے تو قیدی بھی کھراؤ نہ تو لے لے کر سب کچھ کھو ڈال دینے کا ارادہ کر لیا۔ وہ اس سے کہتا تھا: پیارے! اس (خوشی) نے کہا: اگر تو مجھ سے تو اتنا دوستی کرے جیسے پہلے کرتا رہا۔

[illegible]

مشقت نہیں سمجھوں گا جو تم اللہ تعالیٰ کے لیے لو گے۔

اس (قریش) نے کہا: اپنا مال محفوظ رکھو بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کو آزمایا، سو تم سے راضی ہوا اور تیرے دونوں دوستوں سے ناراض ہوا۔ بخاری، مسلم

۸۶۳۳۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا: جو شخص صاف سحر پانی پئے اور بغیر تکلیف کے (گھر) آئے ہائے تو اس پر شکر ادا کرنا واجب ہے۔ ابن ابی الدنیا، ابن عساکر

۸۶۳۵۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ مجھے اکٹھا کہا کرتے: عائشہ تمہارے دو اشعار کہاں ہیں؟ میں عرض کرتی کہ کوئے اشعار کیونکہ وہ تو بہت زیادہ ہیں، آپ فرماتے: جو شکر کے بارے میں ہیں میں کہتی: ہاں، بی! (یٰلَیْلَیْکے) میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، شاعر نے کہا ہے: اپنے کمزور کو اٹھا، تجھے کسی دن اس کی کمزوری حیرت زدہ نہ کرے، جب تجھ پر مصائب کی کثرت ہوگی وہ تیری مدد کرے گا، تیری نیکی کا بدلہ دے گا یا تیری تعریف کرے گا، اور جس نے تیری نیکی پر تیری تعریف کی تو گویا اس نے بدلہ دے دیا، شریف شخص سے جب تو ملنا چاہے تو تو اس کی رسی کو بوسیدہ نہیں پائے گا بلکہ وہ مضبوط ہوگی۔

فرماتی ہیں: آپ فرماتے ہیں: ہاں اے عائشہ! مجھے جبرئیل نے بتایا ہے: کہ اللہ تعالیٰ جب ساری مخلوق کو جمع فرمائے گا تو اپنے ایک بندے سے فرمائے گا: اس سے کسی شخص نے بھلائی کی ہوگی، کیا تو نے اس کا شکر یہ ادا کیا، وہ عرض کرے گا: اے میرے رب! میں سمجھاؤ آپ کی طرف سے تجھی اس لیے میں نے آپ کا شکر یہ ادا کیا اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تم نے میرا شکر ادا نہیں کیا، جب اس شخص کا شکر ادا نہیں کیا جس کے ہاتھوں پر میں نے اس (فوت و بھلائی) کو جاری کیا تھا۔ بیہقی فی الشعب، وضعہ، ابن عساکر

۸۶۳۶۔ حسن بصری رحمہ اللہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حضرت آدم کے سامنے ان کی اولاد پیش کی گئی تو وہ ان میں لیے اور پست قدم والے اور ان کے درمیان والے لوگ دیکھنے لگے، حضرت آدم عرض کرنے لگے: یا رب! اگر آپ اپنے بندوں کو برابر کر دیتے (تو اچھا نہ تھا) تو ان کے رب نے ان سے فرمایا: اے آدم میں چاہتا ہوں کہ میرا شکر ادا کیا جائے۔ ابن جریر

۸۶۳۷۔ حضرت سعید بن جبیر سے روایت ہے فرمایا: عام لوگوں کی سب سے پہلی جو جماعت جنت میں جائے گی، وہ لوگ ہوں گے جو خوشی اور پریشانی میں اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتے ہیں۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۸۶۳۸۔ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا میں نے جس رات اور صبح کو ایسی حالت میں بسر کیا کہ لوگوں نے اس میں مجھ سے کوئی مصیبت نہیں دیکھی تو میں نے اسے اللہ تعالیٰ کی اپنے اوپر بہت بڑی نعمت سمجھا۔ ابن عساکر

۸۶۳۹۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں: مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے سامنے دو اشعار پر صوبو ایک یہودی نے کہے ہیں میں نے کہا اس نے کہا ہے: اپنے کمزور کی مدد کر کسی دن تجھے اس کا ضعف حیرت میں نہ ڈالے، جب تجھ پر مصائب کی کثرت ہوگی وہ تیری مدد کرے گا، وہ تجھے بدلہ دے گا یا تیری تعریف کرے گا، کیونکہ جس نے تیرے کام کی وجہ سے تیری تعریف کی تو گویا اس نے بدلہ دیا۔

پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ اسے جلاک کرے کہ جس قدر اچھے اشعار کہے ہیں: جبرئیل میرے پاس اللہ تعالیٰ کا پیغام لے کر آئے، فرمایا: اے محمد! (ﷺ) جس شخص سے کوئی نیکی یا بھلائی کی جائے، وہ تعریف کے علاوہ کچھ نہ پائے تو تعریف کر دے اور جس نے تعریف کی اس نے گویا بدلہ دیا۔

ایک روایت میں ہے: جس نے نیکی کی گئی اور اس کے پاس سوائے دعا اور تعریف کے کچھ نہیں تو اس نے پورا بدلہ دیا۔ بیہقی فی الشعب وضعہ

۸۶۴۰۔ ابن ابی جمہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: مجھ سے بیان کیا گیا کہ نبی ﷺ اپنے کسی صحابی کے گھر میں تھے، جبکہ وہ لوگ کھانا کھا رہے تھے، اسے میں دروازے پر ایک سالک آیا، جسے کوئی پرانی بیماری تھی اور اس سے نفرت کی جاتی تھی تو نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: اندر جاؤ وہ آگیا، آپ نے اسے اپنے زانو پر بٹھالایا اور اس سے فرمایا: کھاؤ تو ایک قریشی شخص نے اس سے نفرت کی اور گھن کھانے لگا، پھر اس شخص کے ساتھ مرتے دم

تند پہ پناہ لی تھی، مگر جس سے لوگ کھنکھاتے تھے۔ یہ جوہر

عہدہ اور اس کی فضیلت

۸۶۴۶۔ عبداللہ بن ولید فرماتے ہیں میں حضرت عمرؓ کے ساتھ ایک جنازہ میں شریک تھا آپ کے جوئے کا تمثیل تو یہ آپ نے کہا اللہ وانا الہ راجعون۔ پھر فرمایا جو بات تجھے بری لگے وہ میرے لیے منسبت ہے۔

۸۶۵۰۔ مصنف ابن ابی شیبہ و ہناد و محمد بن حماد، عبداللہ بن احمد بن حنبل فی المروانہ و الزہد و ابن المذہب، بیہقی فی الشعب حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: تم نے اپنی زندگی میں جو کچھ فرمایا ہے۔

۸۶۵۱۔ ابن الصنارک، عبد اللہ بن احمد فی الزہد حلیۃ الاولیاء و مرہوقہ ۲۳۳۔
 ۸۶۵۲۔ زید بن اسلم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے حضرت عمر بن خطابؓ کی طرف کہا: اور خط کے خطوط میں روٹی فیوں کا ذکر کیا اور وہ باتیں ذکر کیں جن سے ٹولے آتا تھا تو حضرت عمرؓ نے جواب میں کہا: وہاں بات ہے کہ تو کہیں نہ ہو کہو کہ چپ مگر کوئی سختی کرتی ہے تو خدا تعالیٰ اس کے جھڑکنے کا پورا فرماتا ہے، ہرگز ایک مشک کی دو آماندیں پر غالب نہیں آئے گی اور خدا تعالیٰ واقعی آپ کو غالب فرماتا ہے۔ اسے ایمان، اور اس پر کھڑکی کھینچ کر دوسروں پر سرور چھاندو، خدا تعالیٰ سے اور بیشمار نعمات ملتی ہیں۔

۸۶۵۳۔ مالک، مصنف ابن ابی شیبہ، و ابن ابی الدنیا فی اخرج عبد اللہ بن جریر، حاکم۔ بیہقی فی الشعب
 ۸۶۵۴۔ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو کہتے سنے اللہ میں اپنی جان و مال آپ کے راستہ میں قرب کرنا چاہتا ہوں آپ نے فرمایا تم میں سے کوئی خاص نہیں کیوں نہیں ہوتا، اگر آزمائش میں آنا ہوتا تو میرے گردے اور اُتر عافیت سے رہے تو فخر کر۔۔۔ اللہ

۸۶۵۵۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: میری دو باتیں ہیں، ایک میری مصیبت پر جو اچھا ہے اور ایک میری سے بھی بہتر ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی حمد و ثناء میں سے روایت ہے۔ ابو اسود

۸۶۵۶۔ کرم سے روایت ہے فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک ایسے شخص کے پاس سے گزروے جو بچہ ام میں مبتلا تھا، اللہ ہا، سہرا اور گونگا تھا، جو شخص آپ کے ساتھ تھے آپ نے ان سے فرمایا: کیا تمہیں اس میں اللہ تعالیٰ کی کوئی نعمت نظر آتی ہے؟ انہوں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا: کیوں نہیں؟ اے بچہ تمہیں اسے پیٹنا کی تکلیف نہیں ہوتی، اسے کوئی دقت نہیں آتی، سہولت سے اس کا پیٹنا ہے، اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے۔ عبد بن سعید

۸۶۵۷۔ سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے جوئے کا تمثیل تو یہ آپ نے فرمایا: وانا الہ وانا الہ راجعون، لوگوں نے کہا: ہر اہل حق کو آپ اپنے گمراہ کرنے پر بھی آمین پڑھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: مسلمان کو جو بھی مانگے وہ میری مصیبت ہی کہہ چکے وہ مصیبت ہے۔ المروزی فی الجہنم

۸۶۵۸۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: نبی ﷺ کو کرتے تھے اے علی! تو جہاں تک ہو سکے تجھے میں پہنچاؤ (خود بخود) کھل جائے گی۔ لیسکوی زینہ العسب من عبد اللہ بن مسعود و ابی ہریرہ ۱۵۱

۸۶۵۹۔ حضرت احنف بن قیس رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کے بعد ہر اہل حق میں علی رضی اللہ عنہ کی بات سے اچھی بات کسی کی نہیں سنی اور میرے پاس ہے ایک مصائب کا آخری درجہ ہے جب بھی کسی کو کوئی مصیبت پہنچی اس کی کوئی دُورنی حد ہوگی اور اُٹھنا چاہیے کہ سب وہی مصیبت میں گھس جائے تو اس کے ساتھ سوا جانے یہاں تک کہ اس کی موت گروہ نہ ہو، کیونکہ ان کے قسم ہونے سے پہلے اسے ہٹاؤ اس کی برائی میں اضافہ نہ کرے۔

۸۶۶۰۔ احنف بن قیس فرماتے ہیں میں اس بارے میں شاعر نے کہا ہے۔
 آنکھ لواتے زمانے کا پھندا اُٹھ ہو جاتا ہے، سو تو صبر کرنا اور اظہار کرنا جمع کرنا (نہ کہ دیکھنا) تک کہ اپنے وقت میں اسے کشاؤ نہ ہو، اور نہ ہر پہلوئی اس کی بندش اور پیرا ہائے کسی۔ ابن عبد کرم

۸۶۶۱۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: محمدی ﷺ کے پاس جبرائیل آپ کو لوگوں کو سلام کرنے اور نماز و جنازہ پڑھنے کا

طریقہ سکھانے آئے اور کہا: اے محمد (ﷺ) اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر روزانہ پانچ نمازیں فرض کی ہیں، اگر کوئی شخص بیمار ہو اور کھڑے ہو کر نماز نہ پڑھ سکے تو بیٹھ کر پڑھے اور اگر اس سے بھی عاجز ہو تو اس کا قیامان و قیوم دار آئے اور پانچ وقت کی نمازوں کی پانچ تکبیریں کیا کرے، جب وہ مریعے سے اس کا قیوم دار اس کی نماز جنازہ پڑھے جس میں پانچ تکبیریں کیے ہوں نماز کی جگہ ایک تکبیر یہاں تک کہ اس روز اور رات کی نمازیں پوری ہو جائیں۔

پھر دوسرے دن آپ کو کوفوں سے سلام کرنے کا طریقہ سکھانے لگے، دو آپ کو غلوں کے پاس لے جا کر پھرتے، وہ کہتے: محمد (ﷺ) کہو: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، آپ نے جب یہ کہا تو کہا: وہ لوگ کہیں، ۱۰۰ تک سلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، کیا اے محمد (ﷺ) انہوں نے ہم سے برکت میں فضیلت حاصل کر لی ہے، جب انہوں نے ۱۰۰ تک سلام کہا تو ہم اور وہاں جہنم میں برابر تھے۔

اسی دن سامنے سے آکر ایک شخص نے نبی (ﷺ) کو سلام کیا تو جبرائیل نے آپ سے کہا: محمد (ﷺ) اس کا جواب نہ دو، دوسرے دن پھر اس نے سلام کیا تو جبرائیل نے کہا: محمد (ﷺ) جواب نہ دو، تیسرے دن جب اس نے آپ کو سلام کیا: محمد (ﷺ) اسے جواب دو۔ آپ اسے سلام کا جواب دے کر جبرائیل کی طرف متوجہ ہوئے کہا: پہلے دو دنوں میں تم نے مجھ سے سلام کا جواب نہ دینے کا عزم کیا اور اس وقت اسے سلام کا جواب دینے کو کہا اس کی کیا وجہ ہے؟

جبرائیل نے کہا: ہاں اے محمد (ﷺ) آج کی رات اسے سخت بخار ہوا تھا اور صبح اس کے تمام ترانہ جھڑ گئے اس واسطے میں نے آپ کو اسے سلام کا جواب دینے کو کہا ہے۔ ابو الحسن بن معروف فی فضائل بنی ہاشم و فیہ عبدالصمد بن علی للعاشم الامیر جعلوا تشریح: اس روایت کی سند ضعیف ہے۔

۸۱۵۹۔ شعب سے روایت ہے فرماتے ہیں: ابوجہ سے موسیٰ بن اسمعیل اپنے آباؤ اجداد سے وہ حضرت علی (رضی اللہ عنہ) سے نقل کرتے ہیں، کہ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے نوح محفوظ میں سب سے پہلے لکھا: ۱۰۰ تک سلام علیہ وسلم، اللہ تعالیٰ نے میرے سوا کوئی مہادت کے لائق نہیں ہی ہوں، میرا کوئی شریک نہیں، جس نے میرے فیصلہ کے سامنے سر تسلیم خم کر دیا اور میری آزمائش پر صبر کیا اور میرے عہد پر اسی رہا تو میں اسے صدیق مخلصوں کا اور قیامت کے روز صدیقین کے ساتھ اس کا ستر کروں گا۔ ابن الجار

۸۱۶۰۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اب سے زیادہ آزمائش کس پر آتی ہے آپ نے فرمایا: انبیاء پر پھر ان جیسے پھر ان جیسے، یہاں تک کہ ہر شخص کو اس کے دین کے مطابق آزمایا جاتا ہے، اگر اس کی دیانت مضبوط ہو تو اس کی آزمائش بھی سخت ہوتی ہے، اور اگر اس کے دین میں کمزوری ہو تو اسی کے مطابق آزمایا جائے گا انسان برابر آزمائش میں رہتا اور زمین پر چلتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کے مذموم کوئی گناہ نہیں رہتا۔ طبرانی فی الکبیر، بیہقی فی الشعب، مرقہ، ۲۳۸۳، ۶۷۷۸

۸۱۶۱۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی (ﷺ) نے ان سے فرمایا: اے لڑکے! میں تجھے چند کلمات نہ سکھاؤں جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ تجھے قطع بخشنے؟ اللہ تعالیٰ (کے حکم) کی حفاظت کرو، میری حفاظت کرے گا، اللہ تعالیٰ (کے حکم) کی حفاظت کرے گا، اسے اپنے سامنے جانے کا ہرگز میں اللہ تعالیٰ کی معرفت رکھ دو، تجھے غلطی میں پہچانے گا (یعنی تیری مدد کرے گا) اور جب تو سوال کرے تو اللہ تعالیٰ سے غلط مانگے اور جب تو مدد مانگے تو اللہ تعالیٰ سے مدد مانگ۔ جس چیز نے ہوتا ہے اس کے بارے قلم خشک ہو چکے ہیں۔

اگر لوگ تجھے کوئی فائدہ پہنچانا چاہیں اور اللہ تعالیٰ نے اسے تمہارے لیے نہیں لکھا تو وہ اس کی طاقت نہیں رکھتے، اور اگر وہ تجھے کوئی ایسا نقصان پہنچانا چاہیں جسے اللہ تعالیٰ نے تیرے خلاف نہیں لکھا تو انہیں اس کی قدرت نہ ہوگی، اگر تو اللہ تعالیٰ کے لئے رخصتے یقین کے ساتھ کوئی عمل کر سکو تو گمراہ رو اور اگر ایمان نہ کر سکو تو پابند یہ چیز وہاں پر صبر کرنا بہت زیادہ بھلائی ہے۔

یاد رکھنا: دوسرے کے ساتھ ہے اور کشادگی مصیبت کے ساتھ ہے اور غنی کے ساتھ آسانی ہے۔ ہذا، العللہ، طبرانی فی الکبیر تشریح: اللہ تعالیٰ سے سوال کرنے کا مطلب یہ ہے کہ غائبانہ حاجات میں صرف اللہ تعالیٰ ہی کو پکارنا، مشرکوں کی طرح یا یا یا، یا حضرت یا غوث میری مدد کر، مجھے یہ چیز دے یا نہ دے۔

مصائب پر اجر و ثواب ملتا رہتا ہے

۸۶۱۲۔ کسی نبی نے اپنے رب کے حضور شکایت کی، عرض کی اسے رب! آپ کا ایک بندہ آپ پر ایمان رکھتا ہے آپ کی فرمانبرداری میں غل کرتا ہے اور آپ اس سے دنیا روکتے اور اسے مصائب میں مبتلا کرتے ہیں (دوسری طرف) آپ کا ایک بندہ جو آپ کا انکار کرتا ہے، آپ کی فرمانبرداری کے اٹھال کرتا ہے آپ اس سے مصائب دور کرتے اور دنیا اس کے سامنے لا رکھتے ہیں، تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف دینی بھیجی، آپ شک بندہ اور شہر میرے ہی ہیں، اور ہر چیز تسبیح تہلیل اور تکبیر کرتی ہے، جہاں تک میرے مومن بندہ کا تعلق ہے تو اس کے گناہ ہوتے ہیں تو میں دنیا اس سے دور رکھتا ہوں اور اس پر مصائب ڈالتا رہتا ہوں یہاں تک کہ میرے پاس آجائے تاکہ میں اسے ان کی نیکیوں کا بدلہ دوں، اور میرا کافر بندہ تو اس کی کچھ نیکیاں ہوتی ہیں تو میں اس سے مصائب دور کرتا اور دنیا اس کے سامنے لا رکھتا ہوں، یہاں تک کہ وہ میرے پاس آجائے پھر میں اسے اس کی برائیوں کا بدلہ دیدوں۔ طبرانی فی الکبیر، الحلیہ

۸۶۱۳۔ ابو داؤد سے روایت ہے وہ حضرت عبداللہ بن مسعود یا کسی اور صحابی رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں، دشنام و ستوا کو شک ہے، فرمایا اللہ تعالیٰ جسے پسند کرتے ہیں اسے مصیبت میں مبتلا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی محبت کی ایک علامت یہ ہے کہ بندہ کو کوئی مصیبت و آزمائش پہنچے اور وہ اللہ تعالیٰ کو پکارے اور اللہ تعالیٰ اس کی پکار و دعائیں۔ بیہقی فی الشعب

۸۶۱۴۔ حضرت عبداللہ بن مقلد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں زمانہ جاہلیت میں ایک عورت کسی تہی، ایک دفعہ اس کے پاس کوئی مرد گزرا یا وہ کسی مرد کے پاس سے گزری تو اس شخص نے اپنا ہاتھ بڑھایا تو اس عورت نے کہا: اے رب! اللہ تعالیٰ نے اسے شرک کو غمزدار کیا ہے اور اسلام کو لے آیا ہے چنانچہ وہ شخص اس عورت کو چھوڑ کر چل دیا، اور اس کی طرف دیکھنے لگا، یہاں تک کہ اس کا چہرہ ایک دیوار سے ٹکرایا پھر وہ نبی ﷺ کے پاس آیا اور سارا واقعہ ذکر کیا، آپ نے فرمایا تو ایک ایسا بندہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے بھلائی دینے کا ارادہ کیا ہے، اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو کوئی بھلائی دینا چاہتے ہیں تو اسے اس کے گناہ کی جلد سزا دیتے ہیں، اور جب کسی بندے کو کسی برائی میں مبتلا کرنا چاہتے ہیں تو اس کے گناہ کی وجہ سے عذاب دے کہہ رکھتے ہیں یہاں تک کہ قیامت کے روز اسے پوری پوری سزا دیں گے۔ بیہقی فی الشعب ص ۹۱

۸۶۱۵۔ ابوامامہ سے روایت ہے انہوں نے دعا کہا: گو گو امیر سے کام لو اچا ہے وہ چیزیں تمہیں پسند ہوں یا نا پسند، میرے سب سے اچھی عادت ہے یقیناً تمہیں دنیا اچھی لگتی ہے اور تمہارا لیے اس کے دامن بھینچنے لگے اور اس کے کپڑے اور زیب و زینت پہنائی گئی، اور نبی ﷺ کے صحابہ اپنے محفلوں میں بیٹھتے اور کہتے ہم بیٹھتے ہیں کسی کو سلام کرتے ہیں اور کوئی ہمیں سلام کرے گا۔ ابن عساکر

۸۶۱۶۔ عمر بن عبدالرحمن بن زید بن خطاب سے روایت ہے کہ حضرت عمر کو جب کوئی تکلیف پہنچتی تو آپ فرماتے: مجھے زید بن خطاب کے ذریعہ مصیبت پہنچی، انہوں نے نمبر کیا، ایک دفعہ انہوں نے اپنے بھائی کے قاتل کو دیکھا تو فرمایا: حیران اس ہو تو میرا بھائی قتل کیا، جب تک ہادسا چلتی رہے گی میں اسے یاد رکھوں گا۔ بخاری مسلم، ابن عساکر

۸۶۱۷۔ عبدالرحمن بن زید بن خطاب سے روایت ہے فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زید کے قاتل سے کہا: تو اپنا چہرہ دھوا کر رکھا کر۔ بخاری فی تاریخ ابن عساکر

تشریح:..... زید رضی اللہ عنہ حضرت عمر کے باپ شریک بن زید کے بھائی ہیں، حضرت زید کی والدہ کا نام ام ایمن بنت وہب بن حبیب از بنی اسد بن خزیمہ ہے اور حضرت عمر کی والدہ کا نام صفیہ بنت ہاشم بن مغیرہ مخزومی ہے، حضرت زید، حضرت عمر سے بڑے تھے آپ سے پہلے مسلمان ہوئے جنگ یمامہ میں ۱۲ھ کو شہید ہوئے، جس شخص نے آپ کو قتل کیا اس کا نام سلمہ بن صبیح جو ابو مریم کا چچا زاد بھائی ہے، وہ دیکھیں "صفات صحابہ" طبعی نور محمد کراچی

۸۶۱۸۔ حضرت ابوسعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو گول سے بیعت لے رہے تھے کہ ان میں ایک شخص کھیم شحم جسم والا تھا، آپ نے

فرمایا بندہ خدا تجھے دوزخ میں بھی کوئی تکلیف بھی ہوئی ہے؟ اس نے کہا: کبھی نہیں، آپ نے فرمایا: اولاد کے بارے میں؟ اس نے کہا: نہیں، آپ نے فرمایا: گھر والوں کے حلقے؟ اس نے کہا: نہیں، آپ نے فرمایا: اے اللہ کے بندے! اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا بندہ وہ بندہ ہے جو نبییت اور کس ہوتے ال، رسول، اولاد اور مال میں کوئی مصیبت نہ پہنچی ہو۔ جو نبی اور رسول ہو، ان کا مال اور مال نہ ہو۔

۸۶۱۹ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا: سب سے زیادہ خستہ آزمائش والے کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: انبیاء و پیغمبر صلواہم علیہم و آلہم و سلم۔ (بخاری، ۲۸۳۰)

۸۶۲۰ جس نبی اور رسول اللہ سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی کو جو نبی کا گناہ، یا اللہ پر مہمانی، کسی گناہ کا چکر نہ تو یہ گناہ کی وجہ سے ہے اور جو نبی اللہ تعالیٰ محافل کر دیتا ہے وہ زیادہ ہیں۔ پھر آپ نے فرمایا: جس نبی جو مصیبت پہنچتی ہے تو یہ تمہارے ہاتھوں کا کرتوت ہے۔ اور اکثر نبیوں کو مصائب تو دیتا ہے۔ اسے ایک حکم سنو: (بخاری، ۱۸۳۹)

۸۶۲۱ بخاری سے روایت ہے فرماتے ہیں: بندہ کو جو مصیبت پہنچتی ہے تو وہ اس گناہ کی وجہ سے ہے جو اس نے کیا، اور جس گناہ کا بدلہ اللہ تعالیٰ نے دیا، جس کے لیے تو اللہ تعالیٰ زیادہ اللہ تعالیٰ سے کہہ کر اپنے بندے کو زیادہ مزا دے گا، اور جس بات کو اللہ تعالیٰ نے منع کیا، وہ اس کی مزا زیادہ دے گا۔ (ابو ہریرہ)

اولاد کے مرنے پر صبر کرنا

۸۶۲۲ حضرت (زبیر بن عوف رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے فرمایا: ہماری اولاد کی طرف سے رسول اللہ ﷺ میں ایک طبع دیا، اور فرمایا: جس کے تین ایسے بے خوف توت ہو گئے ہوں جو ابھی تک پہنچ نہیں ہوئے تو وہ اس کے لیے آگ سے پرہیز ہوں گے۔

ابو ہریرہ عن انس بن مالک عن ابي الاکوار عن ابي هريرة عن رسول الله ﷺ، ۲۲۱۱
۸۶۲۳ عبداللہ بن حبیب، ثواب بن مسعود، توفی، کسی ایسے شخص سے جس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے فرمایا: حضرت عثمان بن مظعون کا بیٹا فوت ہو گیا، تو آپ کو اس کا سخت درد ہوا، یہاں تک کہ آپ نے اپنے گھر میں ہی نماز کی جگہ بنائی جہاں بیٹہ کرم دست کرتے۔

نبی ﷺ کو جب اس بات کا پتہ چلا تو آپ نے فرمایا: عثمان! اللہ تعالیٰ نے ہم پر، یہاں تک (تو) فرمایا: میں نے اپنی بیوی کی موت کی رنجشیت اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرتا ہے، اے عثمان بن مظعون! جنت کے آنکھ دو دروازے اور جہنم کے سات دروازے ہیں، کیا تمہیں اس بات سے خوشی نہیں کہ تم جس دروازے پر بھی آؤ، ہاں اپنے بیٹے کو موجود پاؤ جو تمہارا دامن چکر کر اپنے رب کے حضور تمہاری شفاعت کرے؟ انہوں نے کہا: کیوں نہیں، رسول اللہ!

کسی نے کہا: یا رسول اللہ! کیا ہماری انکی اولاد کے لیے بھی دس ہے جو عثمان کے لیے ہے؟ آپ نے فرمایا: میں جس نے میری اولاد کی امید رکھی، پھر فرمایا: اے عثمان بن مظعون! میں نے تجھ کی نماز باجماعت ادا کی اور پھر سورج نکلنے تک وہیں بیٹھا رہا تو اس کے لیے جنت فردوس میں ستر درجے ہوں گے، ہر درجہ کے درمیان اتنا فاصلہ جتنا ایک تیر قطر گھوڑے کے کمر سے اڑنے والے کے اور اڑنے سے ہوتا ہے، اور جس نے ظہر کو نماز باجماعت ادا کی تو اس کے لیے جنت عدن میں پچاس درجے ہوں گے، ہر درجہ درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہوگا جتنا تیر قطر گھوڑے کو پچیس سال اڑنے کے سے پیرا ہوتا ہے اور جس نے عصر کی نماز باجماعت ادا کی تو اس کے لیے جنت عدن میں پچاس درجے ہوں گے، اور جس نے عشاء کی نماز باجماعت پڑھی اسے

اور جس نے مغرب کی نماز باجماعت ادا کی تو اسے ایک جنتوں میں اور میرا کا ثواب ملے گا، اور جس نے عشاء کی نماز باجماعت پڑھی اسے ایک جنتوں میں تو یہ کہنے کا ثواب ملے گا جو ہر گز ۲۲۶۱ و مزاہد المصنف، حاکم فی تہذیبہ میں ہے۔

تشریح: یہ حضرت عبداللہ بن عمر کے ہاموں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ کے کے رضاعی بھائی ہیں وفات کے بعد رسول اللہ ﷺ نے ان کا ماتھا پیا۔

نابالغ بچہ اپنے والدین کی سفارش کرے گا

۸۶۴۔ عبدالخالق بن ابراہیم بن طہمان اپنے والد سے دو بکر بن خنیس سے دو ضرار بن عمرو سے دو ثابت بنانی دو حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں فرمایا: حضرت عثمان بن مظعون کا بیٹا فوت ہو گیا تو انہیں بڑا مصدم ہوا اور انہوں نے اپنے گھری نماز کی جگہ بنائی جس میں عبادت کرتے تھے، اور نبی ﷺ کی مجلس وحاضری سے چند روز غائب رہے آپ ﷺ نے ان کے متعلق پوچھا تو لوگوں نے کہا ان کا بیٹا فوت ہوا، جس کی وجہ سے انہیں سخت غم پہنچا ہے۔ اور انہوں نے اپنے گھری نماز و عبادت کے لیے ایک جگہ بنائی ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انہیں بازو اور جنت کی خوشخبری دو! آپ جب نبی ﷺ کے پاس آئے تو آپ نے فرمایا: عثمان! کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ جنت کے آٹھ دروازے اور جہنم کے سات دروازے ہیں تم جنت کے جس دروازے کے پاس جاؤ تو وہاں اپنے بیٹے کو کھڑا پاؤ جو تمہارے دامن سے پکڑ کر تمہارے سر کے حضور تمہارے لیے شفاعت کرے؟ انہوں نے عرض کیا: کیوں نہیں یا رسول اللہ!

صحابہ رضی اللہ عنہم نے محمد (ﷺ) سے عرض کیا: کیا ہماری طرف سے ہمارے لیے یہی اجر ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں، میری امت میں سے ہر اس شخص کے لیے جو ثواب کی امید رکھے، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عثمان! کیا تمہیں معلوم ہے کہ اسلام کی رہبانیت کیا چیز ہے؟ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا، اے عثمان! جس نے فجر کی نماز باجماعت ادا کی، پھر سورج طلوع ہونے تک اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا تو اسے ایک مقبول حج اور عمرہ کا ثواب ہے۔

اور جس نے عصر کی نماز باجماعت ادا کی تو اس کے لیے اس جیسی پچیس (۲۵) نمازوں کا ثواب ہے، اور جنت فردوس میں ستر درجہات ہیں، اور جس نے عصر کی نماز باجماعت ادا کی اور سورج غروب ہونے تک اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا تو اسے مکمل علیہ السلام کے آٹھ بیٹوں کو آزار دہانے کا ثواب ہے ان میں سے ہر ایک کی دیت بارہ ہزار اونٹ ہیں۔

اور جس نے مغرب کی نماز باجماعت ادا کی تو اسے اس جیسی پچیس نمازوں کا ثواب اور جنت مدین میں ستر درجہات ملیں گے، اور جس نے عشاء کی نماز باجماعت ادا کی تو اس کے لیے یلیقۃ القدر (کی عبادت) کا ثواب ہے۔ حاکم فی تاربخہ، بیہقی فی الشعب

۸۶۵۔ حضرت برید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: ہم نبی ﷺ کے ساتھ تھے کہ آپ کو ایک انصاری عورت کے بیٹے کی وفات کی اطلاع ملی، چنانچہ آپ علیہ السلام اٹھے اور ہم بھی آپ کے ساتھ اٹھ کھڑے ہوئے اور میں ایسا شخص تھا کہ جس کے بیٹے زندہ نہ رہتے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مصیبت زدہ دو تو وہ شخص ہے جس کا کوئی بچہ نہ مراد ہو، کیا تم یہ نہیں جانتی کہ اسے جنت کے دروازے پر مدعو اور جہنمیں بار بار ہوا اس عورت نے کہا: کیوں نہیں، آپ نے فرمایا: وہ اسی طرح ہوگا۔ بیہقی فی الشعب

۸۶۶۔ حضرت برید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ انصاری کی دیکھ بھال کرتے ان کے پاس آتے اور ان کا حال احوال پوچھتے، آپ کو پتہ چلا کہ ایک عورت کا بچہ فوت ہو گیا ہے، جس پر اس نے سخت واویلا مچایا ہے اس پر تعزیت کے لیے اس کے ہاں شریف لے گئے، اور اسے اللہ تعالیٰ سے ڈرنے اور صبر کرنے کا حکم دیا، تو اس نے کہا: یا رسول اللہ! میں ایسی عورت ہوں جس کے ہاں بچہ نہیں ہوتا تھا اور میرا بیٹی بچہ تھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مصیبت زدہ دو وہ جس کا بچہ فوت جائے۔ ابن السحر

۸۶۷۔ (ثابت بن قیس بن شماس) عبدالغیر بن قیس بن شماس اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں، فرمایا: قرظہ کے دن ایک انصاری نو جوان شہید ہوا جسے غلا دیا گیا تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کے لیے دو شہیدوں کا ثواب ہے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ کیوں؟ آپ نے فرمایا: کیونکہ اہل کتاب نے اسے شہید کیا ہے، اس کی والدہ کو بلایا گیا تو وہ نقاب کر کے آئیں، کسی نے

کہا: آپ نے غلاب اور حمی ہوئی ہے جبکہ غلاب شہید ہو چکا ہے؟ تو درجہ لیں: مجھے اگرچہ آج غلاب کی مصیبت پہنچی ہے لیکن میری حیا کو تو کوئی مصیبت نہیں پہنچی۔ ابو موسیٰ

تشریح:۔ یہ غلاب بن سواد بن غنم بن ثعلبہ انصاری خزرجی صحابی ہیں، ایک یہودی عورت نے ان پر غلی کا پات پیچھا جس سے ان کا سر پھٹ گیا اور وہ شہید ہو گئے۔ انہیں "مذمت صحابہ" مکتوبہ درجہ کر، جی اور مذمت بن نہیں، ان میں انہیں رسول اللہ ﷺ کا خطیب ہونے کا لقب حاصل ہے۔

۸۶۷۸۔ محمود بن یحییٰ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں: آپ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: جس کے تمہیں بچے ہو گئے اور اس نے ان کے بارے میں آپ کی امید رکھی تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

میں نے عرض کیا: رسول اللہ! اگرچہ وہ آپ نے فرمایا، اگرچہ وہ ہوں، محمود کہتے ہیں: میں نے کہا: اے حضرت جابر بن عبد اللہ! میں سمجھتا ہوں کہ آپ کہتے ہیں اگرچہ ایک ہو تو رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہیں: ایک بھی حضرت جابر نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں بھی کہتا ہوں۔

بعض من الضعف

۸۶۷۹۔ حضرت ابن القیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جن دو مسلمانوں (خاندانہ جونی) کے چار بچے فوت ہو گئے ہوں جو ان سے پہلے آئے تھے، مجھے ہوں تو اللہ تعالیٰ ان دونوں کو جنت میں داخل فرمائے گا، لوگوں نے عرض کیا: اگرچہ تمہیں ہوں؟ آپ نے فرمایا: اگرچہ تمہیں ہوں، مگر لوگوں نے پوچھا: اگر وہ ہوں؟ آپ نے فرمایا: اگرچہ وہ ہوں۔

میری امت کا ایک شخص جنت میں جائے گا اور میری امت کا ایک شخص جہنم کے لیے آئے گا اور دو اس کے ایک حصہ میں آجائے گا۔ طبرانی، المعجم و المستدرک

۸۶۸۰۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے تمہیں بچے آگے بھیجے ہو یا تلخ جملہ تو اس کے لیے (جہنمی) آگ سے منسوب و لاقہ ہوں گے، حضرت ابو ذرؓ نے پوچھا: میں نے وہ بچے بھیجے ہیں آپ نے فرمایا: اگرچہ وہ ہوں، تو اللہ بن کعب ہوا یا اللہ بن قدار ہوں کے سردار نے کہا: یا رسول اللہ! میں ایک بچہ بھیجا ہے؟ آپ نے فرمایا: اگرچہ ایک ہوں لیکن یہ پہلے صومر کے وقت ہے۔ ابو یعلیٰ بن عساکر

۸۶۸۱۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جن دو مسلمانوں کے تمہیں بچے فوت ہو جائیں، ان کے لیے آگ سے بچاؤ کا منہ لاقہ ہوں گے، لیکن ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگرچہ وہ ہوں؟ آپ نے فرمایا: اگرچہ وہ ہوں، تو ابو ذرؓ نے کہا: میں نے تو وہی بھیجے ہیں آپ نے فرمایا: اگرچہ وہ ہوں، تو ابی بن کعب نے کہا: میں نے تو ایک بھیجا ہے آپ نے فرمایا: اگرچہ ایک ہو لیکن پہلے صومر کے وقت۔ ابو یعلیٰ بن عساکر

۸۶۸۲۔ ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی نے ان سے کہا: آپ کا تو کوئی بچہ نہیں بچا؟ آپ نے فرمایا: اللہ! اس ذات کا شکر ہے جو انہیں وارث بنا کر لے کر دارالقیام میں داخل کرے، ہے صومر

۸۶۸۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نبی ﷺ کے پاس آئی، جس کے ساتھ اس کا بیٹا بھی تھا، وہ کہنے لگی: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کریں کہ میرے بچے کو شفا بخشے، آپ نے اس سے فرمایا: کیا تمہارا آگے (آخرت میں) کوئی بیٹا ہے؟ وہ کہنے لگی: ہاں! رسول اللہ! آپ نے فرمایا: جاہلیت میں با اسلام میں اس نے کہا: اسلام میں آپ نے تمہیں داخل فرمایا، مکتوبہ

۸۶۸۴۔ محمد بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت حسان کے ہاں جب کوئی بچہ پیدا ہوتا تو اسے منگواتے اور وہ کپڑوں میں لپیٹا ہوتا، آپ اسے سو گھنٹے تک لپیٹے رکھتے تھے، اس کے بعد کوئی مصیبت نہ آتی تھی، اس کے بعد میرے سال میں کوئی بچہ پیدا ہوا ہے۔ ابی نعیم

۹۷۰۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، خاموشی جنت کی عمر ہے۔ ہائے وائی ہے۔ سن اسی اللہ ہے

۱۷۱۷ء حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: زبان، بدن، و صورت رکھنے والی ہے، جب زبان درست رہے تو تمام اعضا ٹھیک رہے

اِس اور جب نہ جاننا میں کفر و کفر ہو تو ایک غصہ بھی تھیک نہیں رہتا۔ اِس اِسی الدنیا ہے

۸۷۰۴ (۱) اور ابنِ احرم الحارثی (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے فرماتے ہیں: جس ایک صوماء، نزل اولت کے نزدیک مختلف سالانہ اور قطعے

زمانہ میر قیا آپ کے سامنے نہ اڑا کر ہوا تو آپ نے اسے منگوایا، جب دلاؤ گیا تو آپ نے باہر نکل کر اسے دیکھا، آپ نے فرمایا: تم

یہ اپنا اونٹ کیوں نہ نکال کر لائے ہو؟ میں نے عرض کیا: میں اس کے بدلہ نہ دہر خریدتا چاہتا ہوں، آپ کے فروہ یا اس کے دوس خادہ ہے؟

حضرت عثمان بن عفان سے فرمایا: میرے پاس یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا کہ لاؤ، چنانچہ وہ لائے تو میں نے غلام کے ہلکا اور سول لاندہ دیکھے۔

ہیں کا اوت (جو مقام کے مدحاً) لے لیا جس نے عربی زبانیاں سوس اللہ اچھے کون دھست لڑیں، آپ نے لکھا یا ہم اپنی زبان پر کہہ دے

یہودیوں نے ان کے پاس پرلاؤ اور انہوں نے ان کو اس پر قابو رکھا۔

یہاں ایک باغیچہ پر پورے درختوں کا سایہ پڑا ہوا تھا۔ آپ نے کہا کہ یہاں سے میری جگہ ہے۔ آپ نے کہا کہ یہاں سے میری جگہ ہے۔ آپ نے کہا کہ یہاں سے میری جگہ ہے۔

[illegible]

۹۷۴ حضرت امام احمد رضا رحمہ اللہ سے روایت ہے فرمایا: جس طرح مٹھو سیتے ہو ویسے ہی خاموشی سمجھو، کیونکہ خاموشی بڑی چیز ہے۔

یوں لے کر زیادہ سے زیادہ یعنی (افصول) منٹھوں کو اور بغیر شعب کے ہنسنا اور بغیر ضربت کے تپ تپا کرنا جانا۔ اس سے عام

۷۷۔ (پورا) کہم کیاؤں کہم (پورا) اہستہ میں میرے ساتھ ہو گئے۔ ابو جہل عن سعد۔

کچا

۸۷۵۔ مصنف ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ میں قربانے ہیں جبرئیل علیہ السلام سے مسلمان ہونے کے دن آپ سے دعا ہے کہ

کی اخلاقیات و مضامین ختم کر دے جو وہ محسوس کرتا ہے چنانچہ مومن بندہ محسین کو کفر جس وقت کا عار کی ہوتا ہے اسے تلاش کرنے لگتا ہے، اسی پر اس

سے بڑی مصیبت بھی کبھی اتریں اللہ تعالیٰ جب اس کی یہ حالت دیکھتے ہیں تو فرماتے ہیں جبرائیل میرے اسے بندہ کو آؤں گا، میں نے اسے

چنانچہ میرے لڑائی بھڑکے قصبہ کی طرف (دو چار میل دور) جو تھم نے کھم لڑائی تھی، میں اپنی طرف سے اس میں اضافہ کر لیں گا اور اگر زندہ بچ سکے گا تو

وہو تعالیٰ نے تم کو کھانا لکھتے ہیں اور نہ پہن لکھتے ہیں۔ اسی جھاکو

تین وقت مجھ سے دعا کرو میری طلبہ! ہے خدا

و اہل بیتانی کہ کہیم ہے سے سنی

۹۷۰۲ حضرت عروسی بعد از حدود اربعت سے فرمایا کچھ بات کہنے لگا اور کہیں کہیں افسوس کے کھٹکے پورے کر کے دیا اور فرمایا:

نہ ہے بلکہ وہ جس کا مہاب دوا کسی نے یکن چیزوں میں ملا کر (کس) اور غصہ سے حفاظت کی ہے۔ اس میں لہذا فی الصحت

حضرت امین رضی اللہ عنہ سے دروات ہے کہ ان کے چچ رسول اللہ ﷺ کے گھر، یا اسی کی اجازت سے ان کا چچا، فرج پور

کے مجاہد، غصہ نہ ہوگا، یقیناً کمر بستہ ہیں۔ شکاری ہے۔ اس لال

پندرہ کی سچائی

۸۷۸۔ روزانہ دس سو بار سے ۱۹ ایت سے فرماتے ہیں: اے حبیبِ محمد! اللہ تبارک و تعالیٰ نے تجھے جو کچھ میں نے

اس سے پہلے بھی جہد کی بات کی ہے جو وہ دے، میں نہیں چاہتا کہ میں ہندوؤں سے غلطی کی قربانی کے ساتھ ملاقات کروں جس میں میں نہیں کروں۔

تشریح: آج کل لوگ مشکلیاں کر رہے ہیں جو وہ نہ نکال سکتے ہیں لیکن جو خرچہ کرتے ہیں۔

تنہائی

۸۷۰۹ حضرت محمد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا: "اے شک تیرا ہی میں پرے نہیں جوں کے ساتھ میں راحت ہے۔"

مختصاً إلى أبي شعبة - ثم استأجده إلى الزهراء - لأن أبي المقداد في العزلة

اس کا فیصلہ مشکل ہے کہ کس کے لئے تہاں بہتر ہے اور کس کے لئے جھمکا

۹۷۱۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا: تمہارا بھائی سے اپنے حصہ کو دے دے، محمد بن ابی حنیفہ نے کہا: یہ میرا حصہ ہے، اللہ کی قسم، میں اس سے کچھ نہیں دے سکتا۔

۸۷۱۔ وہ بالکل بات وراثت سے لڑتا ہے جس میں سے کبھی ہی سعید کو لڑنا ہوتا تھا کہ ابوا فہیم جو دہشت یزدی صراحتاً دیکھتا ہے کہ وہ خود ہی جھٹکتے تھے اور

جب ان کے سامنے قبائلی کا ذکر آیا تو انہیں کہتے ہوئے تھا کہ یہ ہے جس نے اس قبیلے کی معرفت

۱۷۲۔ ان میرے سے روایت ہے فرمایا تھا اُن عبادت شدہ میں اس دنیا کی منزل

۸۷۳ حضرت محمد بن علی رضی اللہ عنہ سے، (اہل بیت سے فرماتے ہیں میں جانتا ہوں کہ کوئی ایسا شخص، بوجہ میرے، ان (موجودہ) کی سلامتی و کچھ

بھائی! بے تو جس ابتداء و زوہد کر کے بنو رہا ہوں اور میرے پاس کوئی خزانہ اور نہ بھی ہو تو کون کی طرف نظر رکھاؤں یہاں تک کہ میں اپنے بھائی

شعبہ ہنر - جہاں کہیں

تشریح: یعنی رتہ سے غلام نہیں کا تھا یہ۔

لوگوں سے زیادہ میل جول کونا پسند کرنا

۹۷۱۳ امام کبیرؑ کے مختصر رسالہ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر انسان کو غصہ نہ ہو تو میرا سب سے قوی

میں نے اس کے لئے ایک اور چیز بھی کرنا چاہی تھی۔

۸۷۱۵ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا: میں نے اپنے شیخ ابو ہریرہؓ کو دیکھا اور اسے کہا: اے ابوبکرؓ! یہ کونسا شخص ہے؟

[illegible]

۵۶۱۱

کے لئے یہ سب کچھ ہے۔

یہ ہے کہ اگرچہ یہ سب کچھ ہے، لیکن یہ سب کچھ ہے۔

[illegible][illegible]

در این کتاب، علاوه بر توضیح مفاهیم و روش‌های تحقیق، به بررسی سوابق و تحولات فکری و علمی در زمینه‌های مختلف پرداخته شده است. این کتاب به عنوان یک منبع ارزشمند برای دانشجویان و محققان در زمینه‌های مختلف علمی و اجتماعی می‌تواند مورد استفاده قرار گیرد.

۱- اگر کسی کو شک ہو کہ وہ کسی شخص سے ملوث ہے تو اسے فوراً اس شخص سے قطع تعلیق کر دے اور اس کے بارے میں تحقیق کرے۔

۱۰۰

سید و احقر نے ادبیات کی طرف توجہ دینا شروع کیا۔

تھانی (کی حد میں) کچڑ کھاتے، آپ نے فرمایا: ان چروں کو خوش آمدید نہیں جنہیں صرف برائی میں دیکھا جا رہا ہے۔ اہلبوری

۸۷۲ھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جب سرہارن گرم بن جائے اور جڑا فسر (کاجب) ابلن جائے، جب کینے کوٹ بکثرت ہو جائیں اور شرف ملوگ کم ہو جائے لیکن تو چند خستہ کرپیں کسی پھاڑ میں، یعنی فیکسیر کی بادشاہت سے بہتر ہیں اس میں حبیب ہو، اھولہ زریق، عیاشی سے روایت ہے فرمایا: ما عمر بن عبد قیس رضی اللہ عنہ اتے اور حسن ابهری کے پاس بیٹھے، ابھر بکھول ان کی مجلس میں بیٹھ آئے کسی دن حسن ابهری اور ان کے اصحاب ان کے پاس گئے حضرت حسن ابهری نے فرمایا ابو عبد اللہ! آپ نے ۸۷۲ھ کی مجلس کیوں چھوڑ دی؟ کیا آپ کو ۸۷۲ھ سے ہمارے کوئی حکم نرداوت ہے؟ کا اشارہ کریں۔

آپ نے فرمایا: جس بات میں انگریزوں نے سنا ہے رسول سے سنا ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جس کا دنیا میں غم زائد ہو گا وہ آخرت میں زیادہ خوش ہو گا، اور جو غم کا دنیا میں زیادہ ہو گا وہ آخرت میں زیادہ غمگین ہو گا، تو میں نے اپنے گھر والوں کو اپنے دل کے لیے مناسب چادروں کو جس کا چھتا ہوں، میں زیادہ دقت دے دینے والا تو حسن العری وہاں سے یہ کہتے ہوئے نکل کھڑے ہوئے اللہ کی قسم یہی ہم نے فرمایا: اللہ مجھ اور میں سے کسی کو بھی

۸۷۲۳ مسکن بھرنی سے روایت ہے کہ مایا مارن میں عید تقس کی جامع مسجد میں ایک نشست تھی، انہماں کے پاس جمع ہوتے، یہ مکان ہم نے انجمن محمدیہ کو انہماں کے پاس چلنے آئے (انہم نے کہا) : ابراہیم اللہ آپ اپنے ساتھیوں کو مجبور کر رہیں عجیباً مجھے کہ انہوں نے فرمایا اس مجلس میں بہت سی غلطی اور فحاشیاں ہوئی تھیں، میں چند صحابہ دوسرے مل لوں تاہم میں نے مجھے بتایا کہ قیامت میں سب سے کمزور ایمان والوں میں کچھ کاہک جو کشت پوست دنیا میں زیادہ ہوگا جنہوں نے مجھے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے کچھ چیزیں فرض کی ہیں اور کچھ مستقراری ہیں اور کچھ حدود و مقرری ہیں اور جس نے اللہ تعالیٰ کے فرض کو ترک کیا وہ خداوند سے پیار ہوا تو اللہ تعالیٰ اسے بغیر حساب جنت میں داخل کریں گے۔ اور جس نے مخلوق کوئی کے فرض کو ترک کیا (لیکن) اللہ تعالیٰ ہی حدود کو مرتکب ہوا اور مجاہدہ کرنی (ظلمی سے بھرنا) ارتکاب کیا (لیکن پھر) تو یہ کرنی بجز ارتکاب کیے اور تو یہ کرنی وہ قیامت کے روز کی ہونا کیوں واس کے ذکر لڑوں اور مصائب کا سامنا کرنے کا نتیجہ اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرتے گے۔

۸۵۳۳ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے فرمایا: تمہارا اہل بیت کو کونسا عہد ملا؟ ابن عباسؓ نے فرمایا: عہد نبویؐ کا۔ اور جب میں نے اہل بیت کو اہل بیت کی حد کا سرگب ۱۲۰ تو اللہ تعالیٰ اسے انکی حالت میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس سے ناراض نہ ہو گے۔ وہاں تو عہد اب دیں اور چاہیں تو عہد ان کو عطا فرمائے ہیں۔ ابو محمدؑ نے فرمایا: میں نے ان کو عہد عطا کیا ہے۔ ابن عباسؓ

حقہ دار کا حق پہچاننا

۸۶۴۵ اسود بن سمرق، رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس ایک قیدی لایا گیا، وہ کہنے لگا: اے اللہ! میں آپ کے حضور آؤں گا تاہوں مجھ (ﷺ) کے سامنے توبہ پیش کر دوں تو نبی ﷺ نے فرمایا اس نے عقود کے لیے حق پہنایا۔

مسند أحمد، طبراني في الكبير، دار الفطنى في الأثر، حاكم، يهغى في الشعب، سعيد بن منصور

مسماة

۹۵۲۲ (عبدالرحمن رضی اللہ عنہ) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ جو قوم کو مارے ہو، ایک شخص، ان کو زندہ اعلان کرنے کا سواغ کرنے والے کا سواغ کرنے کی وجہ سے ہوا

۸۷۴ھ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مسجد کعبہ کو کراؤ پر سے پانی بھاڑا دیا۔ عین پر اچھوٹا اور فرمایا: جسے اس کا پینے کا حق ہے وہ اس سے پئے۔

فیث اور شرح و کلام کا سوالی اور ایلا قواد و دونوں ذست میں جمع ہو گئے۔ جمعہ کوری

۸۴۶ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابن آدم! تو مرنے والے ہے، ابن کا غم ہے سوجھ بوجھ کی جلدی، دنیا کا تیر کی موت نہیں آتی تو تجھے ابن آدم تیرا رزق مل جائے گا، تجھے پتہ ہونا چاہیے کہ تو اپنے کھانے کی مقدار سے زیادہ جو بھی کھائے گا تو تیرا سوا دوسرے کے لیے بیع کرنے والا ہے۔ (الدروری)

۸۷۴ حضرت سعد سے روایت ہے انہوں نے اپنے بیٹے سے فرمایا: اے بیٹا اگر تم عالم فانی بنانا چاہو تو اسے قناعت سے زاریو حاصل کرو۔
کیونکہ جس میں قناعت نہیں اسے کوئی نفع نہیں ہے۔ مسکن میں صاحبو

۱۳۴۷ھ۔ حضرت خواجہ راضی اللہ مزہر سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یہاں رسول اللہ! مجھے سختی دینا کافی رہے گی؟ آپ نے فرمایا جو تیری شوکت ہو گئی، تیرا ستر اٹھائے اور ہاتھ کھینچ کر کوئی مبارک نام پڑھ کر پھر پھر آج اسے ادا کر لیگا سو اس وقت تیرا ستر اٹھ جائے گا۔ اس میں الشعار

۸۷۳۵ حضرت ابو الدرداء اور رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: ہم نے (دو ماہ قبل) مسجد کی پراکاش کی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاضر ہوئے تو یہ فرمایا: یا مسوی (علیہ السلام) کے چہرہ کی طرح چہرہ؟ چند لکڑیاں اور گھاس پھوس کافی تھا اور (قیامت کا) حساب اس سے بھی زیادہ طویل ہے والہ اعلم بالصواب۔ ابن الجوزی ج ۱ ص ۷۱

۸۷۳۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: ابو ہریرہ! جب تم حجت ہو کہ کوئی چاہتا ہو، پنی کے ایک کوزے سے روک لے اور نیا اور دینا واروں پر ہاتھ رکھتے۔ حضرت یحییٰ

مختصہ پڑھنا

۸۴۷ء: ابو یزید اسماعیلی سے دعوت ہے فرماتے ہیں ایک شخص نے حضرت ابو بکر الصديق رضی اللہ عنہ سے سخت کلام کیا تو ابو یزید نے کہا کیا میں اس کی گردن ٹھاندا ہوں؟ آپ اس بات پر غصہ ہو گئے اور فرمایا میں اللہ کے بعد اس کی کسی کے لیے اہانت نہیں۔

۸۷۸ھ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہاں تک کہ شہزادہ اوراد اچھے ترابوہر گھونٹ جو چراگاہ خضر کا گھونٹ ہے۔

عند اخذ على الرهانه

۱۷۷۹ء۔ عاصر بن سعد بن ابی القحط بنی امیہ عندہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو لوگوں کے پاس سے تھکے ہوئے ملے۔ آپ نے فرمایا: کیا تم مجھے بوکھڑا کر لے گئے ہو؟ کوئی غصہ نہ ہو۔ اور یہ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم مجھے بوکھڑا کر لے گئے ہو، تو میں تم سے غصہ نہ کروں گا۔

[illegible]

۸۷۵۰ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا تم اپنے آپ میں پہلوں کے لیے جو باتوں سے بچنا چاہو ان کو نہ کچھ دیکھیں آپ نے فرمایا: دیکھ پہلوں میں ہے جو قسمیں اپنے آپ پر پڑے ہوئے ہیں۔ العسکری فی الاحسن

۸۷۵۰ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا تم اپنے آپ میں پہلوئیں کھینچتے ہو، ان لوگوں نے کہا: جی ہاں! تو انہوں نے پھر دیکھی، آپ نے فرمایا: بلکہ پہلوئیں ہٹاتے ہو، جس سے تم اس اپنے آپ پر توجہ دیا ہے۔ العسکری فی الافغان

نفس کا محاسبہ اور اس سے دشمنی

۸۷۵۲ ... حضرت ابو بکر کے غلام سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں اپنے نفس سے ناراض ہو، اللہ تعالیٰ اسے اپنے غضب سے امن عطا فرمائیں گے۔ ابن ابی عمیر، مجلسی، مناقب النبی

مدارات و لحاظ

۸۷۵۳ ... خزالی بن برہ سے روایت ہے فرمایا: ہم حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ گھر میں تھے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: آپ کے حلق میں یہ کیا بات چل رہی ہے؟ حضرت حذیفہ نے کہا: میں نے یہ کہا ہے؟ تو حضرت عثمان نے فرمایا: کیا آپ میں سب سے بچے اور سب سے نیک ہیں، جب وہ بچے گئے تو میں نے کہا: کیا آپ نے یہ بات نہیں کی؟ انہوں نے کہا: کی ہے نہیں میں اپنا چہرہ اور منہ جانے کے خوف سے گھونپ کر رہا ہوں۔ ابن عساکر

۸۷۵۴ ... حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم کچھ لوگوں کے سامنے کھڑے ہوئے تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے ان پر لعنت کرتے ہیں۔ ابن عساکر

۸۷۵۵ ... محمد بن حنفیہ، لیکن اس کا رد ہے، وہ سید بن المسیب سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے مال کے ذریعہ پی عزت کا دھار کر دو، لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! ہمارے مال سے اپنی عزت کی کیسے حفاظت کریں؟ آپ نے فرمایا: تم شعرا اور جن کی زبان (کے لئے) کا اللہ شہر رکھتے ہو انہیں عطا کرو۔ مجلسی

۸۷۵۶ ... حسین بن یحییٰ، و شام بن عمرو سے روایت ہے کہ اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے مال سے اپنی عزت کا دھار کر دو، لوگوں نے کہا: اپنے مال سے اپنی عزت کیسے پیدا کریں؟ آپ نے فرمایا: تم شعرا اور جن کے ذہن بانی تھے سے ڈرو، انہیں عطا کرو۔ مجلسی

بدکردار شخص کی مدارات کرنا

۸۷۵۷ ... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں: عزم بن نوفل آئے رسول اللہ ﷺ نے جب ان کی آواز سنی تو فرمایا: اتھری، اتھری! معاشرۃ والہ شخص ہے، جب وہ آگئے تو آپ نے ان سے فرمایا: تم نے یہاں سے کتنی خوشی سے پیش آئے، جب وہ مجھے گئے تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جب وہ روزانہ ہوتے تو آپ نے کیا کیا اور جب وہ اندر آگئے تو آپ خوشی سے پیش آئے یہاں تک کہ وہ اپنے گھر آئے؟ آپ نے فرمایا: کیا تم نے مجھے خوش کیا؟ لوگوں میں سب سے برا شخص وہ ہے جس کی برائی سے بچا جائے۔ ابن عساکر

۸۷۵۸ ... جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں اپنے دشمن کو بھی سلام کرنا اللہ تعالیٰ بخیر کرے اس کے خلاف مدد کرے گا، اس کے ساتھ علم و برداری سے پیش آئے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کرے گا، ابن عساکر

۸۷۵۹ ... جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں فرمایا: اپنے دشمن کو سلام کرنا اللہ تعالیٰ تیری مدد کرے گا، اور اس کے لیے عاجزی کرنا اللہ تعالیٰ تیری مدد کرے گا، جب یہاں ہو کر پھر مصیبت ہو اور کوئی حلال کام نہ کرے اور نہ ہی برائی کے مدد کے تو اس کے ساتھ حفاظت کرنے والے) فرماتے ہیں: جب دوسرے سے ملے ہیں تو کہتے ہیں: ہم نے فلاں کا طلاق کیا، اس سے دو گنا بگڑا، اس سے دو گنا بگڑا، ابن عساکر

۸۷۶۰ ... (مسند محمد رضی اللہ عنہ) صحیبہ بن عروہ اللہدی سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب نے عبد قیس کی قوم سے کہو تم میں حردت کسے کہتے ہیں؟ لوگوں نے کہا: یہ کہانی اور کمانی کا طریقہ۔ ابن العزیز

- ۸۷۶۱ عطاء سے روایت ہے کہ وہ تھے ہیں: عروت کا خبری ہے اور ایک روایت میں ہے عروت طہیری کہتے ہیں۔ ابن مسعودی
- ۸۷۶۲ نئی نیت کے ایک آدمی سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ قریش کے کچھ نوجوانوں کے پاس سے گزرے جو عروت کا ذکر کر رہے تھے، آپ نے ان سے پوچھا: تم لوگ کس بارے میں خا کر و کر رہے ہو؟ انہوں نے کہا: عروت کے بارے میں، آپ نے فرمایا: انصاف اور فضیلت پر قائم رہنا۔ اس مرد پر فی العروۃ
- ۸۷۶۳ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ثقیف کے ایک شخص سے فرمایا: اب نیت کے بھائی! تمہارے پاس عروت کیا ہے؟ اس نے کہا: یا رسول اللہ! انصاف اور صلاح، آپ نے فرمایا: تمہارے پاس بھی ایسی ہے۔ اس شخص نے
- ۸۷۶۴ حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے عروت اور نرم نوازی کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا: نرم نوازی تو یہ ہے کہ جنگ اور بچے میں سوال سے پہلے حرم (بہرہ دار کے جنگی اصحاب) کو تیار کر دے اور ہر گز نہ کھلایا جائے، اور عروت یہ ہے کہ آدمی اپنے دین کی حفاظت کرے اور اپنے آپ کو گندہ نہ کرے، اپنے مہمان کی مہمان نوازی کرے، حقوق کی انتہی کرے اور سلام پھیلانے کے بعد اللہ دعا کرے
- ۸۷۶۵ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا: آدمی کا سب اس کا مال اور اس کی نرم نوازی اس کا دین ہے اس کی اصل میں عقلی اور اس کی عروت اس کے اخلاق پر ہے۔ ابن مسعودی

مشورہ..... دوسروں سے رائے لینا

- مشورہ کا قصہ یہ ہے کہ بعض مرتبہ کسی بات کی گہرائی تک نہ پہنچا اور مختصر شخص کی رائے نہیں سمجھتی، اور اس شخص میں کوئی شخص اسے سکا کر دیتا ہے اب اس کی عمر میں ہے کہ جس بات میں سب کی بھائی ہو سکتی ہے۔
- ۸۷۶۶ (اصد بن علی رضی اللہ عنہ) (مہاجر بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں: حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے ہم سے لڑائی کے بارے میں مشورہ کیا تھا سو تم بھی اس کو اختیار کرو فرماتے ہیں: انہوں نے جواب دیا: ابعد آپ کو رسول اللہ ﷺ کی اوصیت معلوم ہوگی جو آپ نے انھارے بارے میں اپنی وفات کے بعد ان سے سونگ کر کے بارے میں کہی، کہ ان کے بیش کی بات قبول کرادوں گے برے و معاف رکھوں۔ الرز۔ عمر بن ابی الکعبہ۔ علی بن الفضل۔ و سہ۔ حسن۔ تشریح:۔۔۔ ان کی مراد تھی کہ اگر مجھ سے تلخی ہوئی تو مجھے معاف کر دینا۔
- ۸۷۶۷ (عمر رضی اللہ عنہ) ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ کو جب کوئی مشکل کام پیش آیا تو آپ نے جو جوانوں کو جمع کر کے ان سے مشورہ لیتے اور ان کی عقل کی تیزگی کا اہتمام کرتے دیکھتے تھے۔ ابن مسعودی فی تاریخہ
- ۸۷۶۸ ابن عمر بن ابی سلمہ سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ (اسم) معاملہ میں مشورہ لیتے یہاں تک کہ آپ (ایم) عورت سے بھی مشورہ لیتے، بعد ازاں آپ ان کی بات میں کوئی اجماع دیکھتے جو آپ کو اچھی لگتی تو اس پر عمل کرتے دیکھتے تھے۔ ابن مسعودی
- ۸۷۶۹ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا: عورتوں کی (رائے میں) مخالفت کرو، کیونکہ ان کی مخالفت میں برکت ہے۔

العسکری فی الامثال

تشریح:۔۔۔ مخالفت برائے مخالفت نہ ہو، بلکہ اگر کسی کی عورت دیندار اور علم والی ہے تو اس کی بات کی زیادہ رعایت رکھی جائے۔ یہ مسلم اس عورت میں ہے جب مرد عورت سے زیادہ غلطی کرے۔

۸۷۷۰ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا: تمہارے ایسے ہے جیسے اکبر اور امیر، اور درویش جیسے اور مضبوط بنے ہوئے دھانے، اور تین آراء میں نوٹ لکھتے۔ طلبہ بروی

۸۷۷۔ منسوب بن بکیر سے روایت ہے کہ حضرت حسن، حسین اور عبداللہ بن جعفر (رضی اللہ عنہم) ان کے پاس ان کی بیٹی کا بٹن صلب کر کے آئے وہاں نے کہا آپ لوگ گھبریں میں آپ کے پاس آج ہوں، وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس گئے وہ ان سے عرض کی میں اپنے بھائی حسن، حسین اور عبداللہ بن جعفر کو چھوڑ آیا ہوں، امیر المومنین سے مشورہ طلب کرنے آ رہا ہوں۔

آپ نے فرمایا: حسن تو زیادہ طلاق دینے کا عادی ہے اور عورتوں کی اس کے ہاں کوئی قدر نہیں اور حسین جلد باز ہے البتہ عبداللہ بن جعفر سے شادی کرو۔ چنانچہ آپ نے ابن جعفر کو رشتہ دیا، ان دونوں حضرات نے کہا آپ نے ابن جعفر کو رشتہ دے دیا اور ہمیں کرم رہا کیوں؟ انہوں نے کہا: مجھے امیر المومنین نے مشورہ دیا ہے چنانچہ دونوں حضرات ان کے پاس آئے اور عرض کرنے لگے: امیر المومنین! آپ نے ہمارے چہرے کو لے لیا ہے کیوں؟ آپ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ وہ اپنے بھائی کو جس سے مشورہ طلب کیا جائے وہ مانتا رہا ہے جبہ تم میں سے کسی سے مشورہ طلب کیا جائے تو وہ اس کی مشورہ سے جیسا دیکھو کرنا چاہتا ہے۔ (طب کبیری ص ۲۸۱)۔

۸۷۸۔ یہاں حضرت حسن اور حسین کے بارے جو الفاظ ہیں انہیں گستاخانہ لفظ نہ سمجھیں یا ایک باپ کے اپنے بیٹوں کے بارے میں کہے گئے الفاظ ہیں، اس روایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مشورہ طلب کرنے والے کو چاہیے کہ وہ اپنے استشار کا کامیابی سے نہ لے۔ جیسے اس موقع پر ان لوگوں کی بدگمانی پیدا کرنے کا نعرہ ہے۔

۸۷۹۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جس نے کوئی مشورہ طلب کیا کیا اور اسے ہٹا ہے کہ بخیر کی دھری بات میں کمی تو میرے لئے ہے یا نقص طلبہ کر لی جائے گی۔ (الکافی ص ۲۸۱)۔

۸۸۰۔ سوچ جائیے، کیا نیکر جو لفظ مشورہ کہتا ہے اس کے ذہن میں ہمیشہ ایک حدیث کا رہتا ہے رات دن وہ اس کے متعلق سوچتا رہتا ہے اور آخر کار وہ وہی کہتا ہے جس کا آپ نے فرمایا اس کی عقل میں خود آ جا رہا ہے اور یہی عقل سب پر نے کا مقصود ہے۔

۸۸۱۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: عقل سے مفید دینے کے بارے اور ازالہ کرنے کے بارے اور نوجوانوں سے کسی لڑکی کے متعلق مشورہ نہ لیں اور عساکر

تشریح:۔۔۔ ہر شخص سے وہی مشورہ لیا جائے جس کے حالات سے وہ متاثر نہ ہو۔

نصیحت و خیر خواہی

۸۸۲۔ رسول اللہ ﷺ نے کلام حضرت ثویبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دین نصیحت و خیر خواہی کا نام ہے۔ (دین نصیحت (کام) ہے لوگوں نے عرض کیا: رسول اللہ! اس کے لیے؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس کی کتاب اس کے رسول، اس کے مسلمانوں کے اور دشمنوں کے اور عوام کے لیے سب عساکر

تشریح:۔۔۔ فرائض، احکام، سنن، مکتوبات اور تمام عمومی امور اس میں شامل ہیں

۸۸۳۔ حضرت ثویبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دین کی بنیاد خیر خواہی پر ہے جس نے عرض کی یا رسول اللہ! اس کے لیے؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس کے دین، اس کے رسول، اس کی کتاب، مسلمانوں کے سربراہوں اور عام مسلمانوں کے لیے۔ سر عساکر

۸۸۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دین نصیحت ہے، جس نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس کے لیے؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس کے رسول، اس کی کتاب، مسلمانوں کے سربراہوں اور عام مسلمانوں کے لیے۔

شیت

۸۷۷ء امام مالک کو طاعون فرماتے ہیں، مگر بنی امیہ و بنی صفیہ بن صیبر بنی (مذہب) کا جامع ہیں، یحییٰ بن سعید رحمہ اللہ بن براہر تسمیٰ فرماتے ہیں، میں نے علقمہ بن وائل سے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرمایا: سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا، علی کا بارگاہِ اربعہ ہے، بلاور، بغض کے لیے وہی (اثر) ہے جس کی وہ میت رہے تو جس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے لیے جو حق ہے، ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے لیے کافی ہوگی۔

اور جس کی ہجرت: نیاکے ماحول کرنے و کسی محنت سے نکال کر کرنے کی ہوتا اس کی ہجرت اس کی طرف ہوئی جس کی طرف اس نے ہجرت کی۔ المشافعی فی مخلص اسیر طبری و الترمذی، ابو داؤد، الطحاوی، ابو حاتم، دارقطنی، نعیم بن حماد فی نسخہ مہر بقرہ ۷۶۶

۸۷۷ھ۔ ابن اشیہدک سے، اور یحییٰ بن سعید الانصاری سے، دو صحابہ نے باہر از مکر بھیجی تھے، دو صحابہ تین دقاسم سے، اور حضرت عمر بن خطابؓ نے انھوں سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرما: جس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف ہو تو اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف ہوگی، اور جس کی ہجرت کسی کوئی کے حاصل کرنے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کی غرض سے ہو تو اس کی ہجرت ایسی ہی نہیں ہے جس کی ہجرت اس نے ہجرت کی۔ العسکری فی الامان

۱۹۷۷ء۔ اسی مئی، بالوہ پڑج، لڑھکانی، مہاراشٹر، القادیانی، حماد بن زید، مکی بن سعید الانصاری، محمد بن ابیہریم و مطلق بن وقاص، حضرت خرمین
خطبہ ریشہ اللہ حضرت سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا کہ کسی نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ وہ فرماتے جانا فرما،

اعمال کا بار بار انہیں بخیر و برکت اور برائی کے لیے وہی ہے جس کی روایت کرے جو جس نے اللہ تعالیٰ کو اس کے دوسری طرف ہجرت ہونا اور
کی ہجرت اللہ تعالیٰ کو اس کے برائی کی طرف سے اور جس کی نیست و تنہا حاصل کرنے پر عموماً سے نکال کر رہنے کی ہجرت کی نیست کی طرف ہوگی۔

ایہی شادانز ہی جزاء سے جلدیگے

۸۷۸ء۔ مکرم ہے، وہ جس کی شہادت سے اسلام جعفر بن محمد بن عثمان سے اور یحییٰ بن حبیبہ انصاری سے اور جوہر بن ابی اسیر سے ان کے سلسلہ سترہ میں باقر بن وکاس سے تلاوت ہے، جفر مانتے ہیں نے حضرت عمر کو کفر مانتے سنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کفر مانتے سنا، ان کا رد و جواب بتوں پر ہزار ہر آدمی کے لیے وحی ہے جو ہدایت کرے، جس تک ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف، یہی تو اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف ہے اور جس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کی ہجرت اس کی طرف ہوتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح پڑھتی ہے عورت ملک

۸۷۸۱ محمد بن یوسف محمد بن محمد بن سلمان ابوالعلاء احمد بن محمد بن یوسف ابن حنبلہ صاحب مرقیہ الحارثیہ دا گک ابن انس، پلیٹ
 بن سعد ہرہ، بکینی بن سعید الانصاری احمد بن ابی ایوب محمد بن ابی ان کے سلسلہ سند میں یحییٰ بن وہب سے روایت ہے کہ یحییٰ نے حضرت عمر بن خطاب
 رضی اللہ عنہ کو ہر شافرو، سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اٹھاں کا واروہدہ ریشتر ہے، جس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس سے رسول کی طرف، ہر
 اس کی ہجرت، سے ہی کی طرف ہے جس کی اس نے نیت کی، اور جس کی ہجرت کسی مال (کے حصول) یا کسی صورت سے شادی کرنے کی ہر وہ اس کی
 ہجرت کی اس کی نیت ہر شافرو ہے۔ اللہ اعلم بالصواب

اقلامی نیت

٨٤٨٢ .. ابو محمد اسماعيل بن مردويه بن اسماعيل بن راشد الصعدي . يوالقاسم بن عبد الله بن محمد القرشي ، وابو محمد بن محمد بن زبان المحضري ، ومحمد بن

رجح، لیث بن سعد، یحییٰ بن سعید، محمد بن ابراہیم بن الحارث، ان کے سلسلہ سند میں علقمہ بن وقاص سے روایت ہے وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: کہ اعمال کا دار و داریتوں پر ہے، اور ہر آدمی کے لیے اس کی نیت ہے، جس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کی تو اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف ہے اور جس کی ہجرت دنیا کے حصول یا کسی عورت سے نکاح کی غرض سے ہو تو اس کی ہجرت اسی کی طرف ہے جس کے لیے اس نے ہجرت کی۔

عن الزبیر بن بکوار فی احصار المدینۃ

۸۷۸۳۔ محمد بن حسن بن محمد طلحہ سے، وہ عبدالرحمن سے، وہ موسیٰ بن محمد بن ابراہیم بن حارث سے ان کے سلسلہ سند میں ان کے والد سے روایت فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ کے صحابہ بخار میں مبتلا ہو گئے، اور ایک شخص آیا جس نے ایک ہجرت کرنے والی عورت سے شادی کر لی، تو رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور تین بار ارشاد فرمایا: لوگو! جس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف ہو تو اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف ہے اور جس کی ہجرت دنیا طلب کرنے یا کسی عورت سے منکفی کرنے کی ہو تو اس کی ہجرت اسی کی طرف ہے، پھر آپ نے دونوں ہاتھ اٹھائے، اور تین بار فرمایا: اللہ! ام سے یہ (بخاری) دو با متعلق کر دے۔

جب صبح ہوئی تو ارشاد فرمایا: اس رات بخار (کی بیماری) میرے پاس ایک بوڑھی سیاہ فام عورت کی شکل میں آئی، اس شخص کے ہاتھ میں لپٹی ہوئی جو اسے لایا تھا اس نے کہا: یہ بخار (کی بیماری) ہے آپ اس کے بارے کیا رائے رکھتے ہیں؟ میں نے کہا: اسے یہاں سے بنی لقمہ منقطع کر دو۔

ہناد فی الزہد

۸۷۸۴۔ وکیع سے، وہ سفیان سے، وہ محمد بن التیمی سے، وہ علقمہ بن وقاص اللیشی سے وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اعمال کا دار و داریتوں پر ہے اور ہر شخص کے لیے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی، سو جس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف ہو تو اس کی ہجرت اس کی طرف ہے جس کی طرف اس نے ہجرت کی ہے۔ اور جس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کی ہو تو اس کی ہجرت اسی کی طرف ہے جس کی طرف اس نے ہجرت کی۔

مدد و اعانت

۸۷۸۵۔ (انس رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے بھائی کی مدد کر چاہے وہ ظالم ہو یا مظلوم، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مظلوم کی تو میں مدد کر سکتا ہوں، (لیکن) ظالم کی کیسے مدد کروں؟ آپ نے فرمایا: تم اسے حق کی طرف کونادو یہی اس کی مدد ہے۔ ابن عساکر
مرہم رقم: ۲۰۳ کے لیے دولہب ہی بلا دینا بی بی بات ہے۔

۸۷۸۶۔ حسن سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے بھائی کی مدد کر چاہے وہ ظالم ہو یا مظلوم، تو ایک شخص نے کہا: یا رسول اللہ! مظلوم کی تو میں مدد کروں، (لیکن) اگر وہ ظالم ہو تو آپ کا کیا ارشاد ہے؟ آپ نے فرمایا: اسے ظلم سے منع کرو اور اس سے روک دو تو یہی اس کی مدد ہے۔ الراعیہ منوی فی الامثال ص ۲۲۶

۸۷۸۷۔ ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: ہم نبی ﷺ کے پاس تھے تو ایک شخص نے کسی کے بارے میں اذیہ الفاظ کہے وہاں بیٹھے ایک اور شخص نے اس شخص کو جواب دیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنے بھائی کی عزت کا دفاع کیا تو اس کا ایک درجہ بلند کیا جائے گا۔

ابن عساکر

پرہیزگاری

۸۷۸۸ حضرت (محمد بن عبد اللہ) سے روایت ہے کہ ایک روز ایک شخص نے آپ کو دعا مانگا کہ میں تو پرہیزگاری سے

محبت کرتا ہوں، مسند احمد فی الترمذی

۸۷۸۹ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کہا کہ میں تو پرہیزگاری سے محبت کرتا ہوں، مسند احمد فی الترمذی

۸۷۹۰ حضرت (محمد بن عبد اللہ) سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کہا کہ میں تو پرہیزگاری سے محبت کرتا ہوں، مسند احمد فی الترمذی

۸۷۹۱ حضرت (محمد بن عبد اللہ) سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کہا کہ میں تو پرہیزگاری سے محبت کرتا ہوں، مسند احمد فی الترمذی

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کہا کہ میں تو پرہیزگاری سے محبت کرتا ہوں، مسند احمد فی الترمذی

حلال اور حرام کی تمیز

۸۷۹۲ حضرت (محمد بن عبد اللہ) سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کہا کہ میں تو پرہیزگاری سے محبت کرتا ہوں، مسند احمد فی الترمذی

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کہا کہ میں تو پرہیزگاری سے محبت کرتا ہوں، مسند احمد فی الترمذی

۸۷۹۳ حضرت (محمد بن عبد اللہ) سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کہا کہ میں تو پرہیزگاری سے محبت کرتا ہوں، مسند احمد فی الترمذی

۸۷۹۴ حضرت (محمد بن عبد اللہ) سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کہا کہ میں تو پرہیزگاری سے محبت کرتا ہوں، مسند احمد فی الترمذی

۸۷۹۵ حضرت (محمد بن عبد اللہ) سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کہا کہ میں تو پرہیزگاری سے محبت کرتا ہوں، مسند احمد فی الترمذی

۸۷۹۶ حضرت (محمد بن عبد اللہ) سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کہا کہ میں تو پرہیزگاری سے محبت کرتا ہوں، مسند احمد فی الترمذی

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کہا کہ میں تو پرہیزگاری سے محبت کرتا ہوں، مسند احمد فی الترمذی

۸۷۹۷ حضرت (محمد بن عبد اللہ) سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کہا کہ میں تو پرہیزگاری سے محبت کرتا ہوں، مسند احمد فی الترمذی

زیب و زینت میں حد سے تجاوز

۸۸۰۶ . حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ مزاج کے لیے پابند سمجھتے تھے کہ وہ اپنی اس طرح مخالفت کرے جس طرح عورت (سین پکھیل سے) اپنی حفاظت کرتی ہے اور ہمیشہ اسے سرسٹکا دیکھا جائے اور وہ اپنی (الٹھی) ایسے پیوند کھڑے جیسے عورت کاٹ جھانٹ نہ دے۔

ابو ذر الغفوریؓ سے روایت ہے۔

حضرت عمرؓ کا قاضی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جو محمدؐ زیب و زینت میں لگا رہے گا اس کا باطن خالی ہوگا۔

نفس کو ذلیل کرنا اور آزما کشوں کے لیے پیش ہونا

۸۸۰۷ . (ابن ماجہ، ابن جریر، ابن مردودہ) حضرت ابوہریرہؓ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں: فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سو سوسے کے بتا ہے آپ کو نہیں کرنا جائز نہیں، کسی نے پوچھا: یا رسول اللہ! نفس کو ذلیل کرنے سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: اپنے آپ کو طامہ بادشاہ کے سامنے پیش کرے۔ (المعجم فی انتخاب حدیث الفقہاء)

تشریح: اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کرنا چاہیے، آزمائش کی اہمیت کمری ہوتی ہے۔

۸۸۰۸ . حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان کے لیے چنے ہوئے ذلیل کرنا حلال نہیں، کسی نے پوچھا: یا رسول اللہ! نفس کو ذلیل کرنے سے کیا مراد ہے؟ اور کوئی کیسے کر سکتا ہے؟ فرمایا: انسان ایسی آزمائشوں میں پڑنے کی کوشش کرے جس کی اس میں طاقت نہیں۔ (حدیثی میں اضافہ)

۸۸۰۹ . حضرت ابوہریرہؓ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سو سوسے کے لیے مناسب نہیں کہ اپنے آپ کو ذلیل کرے، کسی نے پوچھا: یا رسول اللہ! اپنے آپ کو ذلیل کرنے سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا: ایسی آزمائشوں میں پڑنے کی کوشش کرے جس کی اس میں طاقت نہیں۔ (ابن ماجہ)

بہتان..... کسی پر الزام لگانا

۸۸۱۰ . حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: بے بناء لوگوں پر الزام لگانا آسمانوں سے زیادہ بوجھل ہے۔ (العکیم تشریح:..... یعنی بہت بڑا گناہ ہے، بوجھل لوگوں کا دھڑلہ دہو گیا کہ انہیں غلط کہہ کر دوسروں سے مسئلہ اٹھاتے ہیں، حالانکہ اس غریب کو کسی خیر تک نہیں ملتی۔)

بغاوت و سرکشی

۸۸۱۱ . حادثہ حضرت علی رضی اللہ عنہ (سے) روایت کرتے ہیں: آپ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے مسلمانوں کی جماعت بغاوت سے بچنا، کیونکہ کوئی امراء بغاوت کی سزا سے زیادہ تیز نہیں۔

ابن ابی الدہب: ہی مکتوم الاموال، عبدالرزاق، ابو داؤد طیالسی، ابی نعیم الحارثی

۸۸۱۲ . عبداللہ بن ابی علیہما سے روایت ہے کہ میں نے ابوہریرہؓ سے پوچھا: کیا اس حدیث میں کفر ہوگا؟ آپ نے فرمایا: مجھے اس کا علم نہیں، اور نہ شرک ہوگا، میں نے کہا: پھر کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا: بغاوت ہوگی۔ (مسند ابن مسعود)

بخل و کجوی

۸۸۱۳... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرمایا: آدمی کے براہونے کے لیے ادا کا کافی ہے کہ وہ کھلے عام کٹاؤں سے یا کھل کر سے۔

اس جوید

۸۸۱۴... حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، مروی ہے کہ کجوی بخل اور سوت سے کفایت فضول خرچی و کجی غصیلین ہیں۔ سعد بن مسعود

تہمتوں کے لیے پیش ہونا

۸۸۱۵... (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس نے اپنا زنا چھپایا تو اختیار اس کے ہاتھ میں ہے، اور جس نے اپنے آپ کو تہمتوں کے لیے پیش کیا تو اپنے وارے بدگمانی رکھنے کو کلامت نہ کرے۔

من اھی الدنيا فی الصمت سعد بن مسعود

سے خاند سے کوئی نکلے نہ بڑا جگر ۱۰ کیلئے ۱۲ سے غور جانے کا

زبردستی و ہٹ دھرمی

۸۸۱۶... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) ابن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے چاہا کہ ان متعش بکڑوں سے روکیں جو یہ شباب سے رٹے جاتے تھے، مگر فرمایا: میں سختی کرنے سے سخت کیا گیا ہے۔ عبد اللہ بن ابی

۸۸۱۷... جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرمایا: ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مدینہ منورہ کی کسی منزل کی طرف تھے تو ہم میں سے ایک آدمی پر پردہ کے پر سے پانی کا قطرہ پڑا تو اس شخص نے کہا: اے پرہیزگار! کیا یہ اپنی صاف (پاک) ہے؟ حضرت عمر اس کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے پرہیزگار! یہ نہ بتانا کہ یہ کچھ پلاس پڑا جب تک کہ میں نہ سمجھوں۔ سعد بن مسعود

۸۸۱۸... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے جنا میں کسی کے بعد حضور ﷺ سے فرمایا: تو نے غصایا۔ سعد بن مسعود

مسلمان کو حقارت سے دیکھنا

۸۸۱۹... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرمایا: آدمی کے براہونے سے کہے لیے ادا کا کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقارت کی نظر سے دیکھے۔ سعد احمد بن ابی جعد

تکلف و بناوٹ

۸۸۲۰... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تھے آپ نے فرمایا: میں تکلف (غیر واجب، غیر ضروری چیزوں) سے راگدیا گیا ہے۔

جان بوجھ کر مرغل بننا اور عورتوں کی طرح ہونا یا ہے

۸۸۲۱... مسلمان بننا یا نہ بننا سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اس رات انھوں نے مجھ کو جوہن لکھے جوہر میں

پال چل رہے تھے اور کمر خمیدہ کر رہے تھے فرمایا: یہ کون لوگ ہیں؟ تو انھوں نے کہا: عبادت گزار ہیں، فرمایا اللہ کی قسم! حضرت عمر جب بولتے تو ان کی آواز سنائی دیتی، چلتے تیزی سے تھے اور جب کسی کے کوزہ اترتے تو دربان کہ: "ہو" دے دیتے، ایک عبادت گزار غصے سے سنا۔

۸۸۲۲ حدث ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے ایک شخص انتہائی ذلت اور عاجزی کے ساتھ گزرا، آپ نے فرمایا کیا تو مسلمان نہیں؟ اس نے کہا: کیوں نہیں، آپ نے فرمایا اچھا سر اٹھا کر گواہ بن کر اس واسطے کہ اسلام غالب اور مشرکوں (زین) سے۔ دوسرے ہی الامکان دستگیری فی السواطع

۸۸۲۳ سالمہ تابع اور عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے انھوں نے فرمایا کہ حضرت عمر بن خطاب اور عبد اللہ بن عمر میں اس وقت تک بھلائی معلوم ہوئی تھی جب تک یہ بات یا کوئی کام نہ کرتے دھڑکی سے کہی گئی کہ: آپ کی کیا ضرورت ہے؟ فرمایا: وہ مجھ کو اس کی طرح عمر بن عمر سے۔ بلکہ دست چالاک چلتا دھڑکدار ہو کر رہا کرتے تھے۔ ابن سعد ورمہ الحلہ

چاموسی اور نوہ

۸۸۲۴ مسود بن عمرو رضی اللہ عنہ بن حوفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ایک رات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ عینہ کی حفاظت کر رہے تھے، اسی اثنا میں کہ یہ ٹوٹ چل رہے تھے کہ ایک ٹھہر میں چڑھ کر روشن قلاب حضرت اس کی سیدھا پر چل پڑا جب ان کے قریب ہوئے تو ایک ایسی قوم جمع ہو کر دوڑ لگاتھا، ان کی آوازیں بلند تھیں اور وہ بے پرواہ تھیں کہ وہ تھے حضرت عمر نے عبد الرحمن بن حوف کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: جانتے ہو یہ کس کا ٹھہر ہے؟ انہوں نے کہا: ریسہ بن مسیب بن خلف کا اور وہ لوگ اس وقت کچھ کھا رہے تھے، فرمایا آپ کی کیا رائے ہے۔

آپ نے فرمایا میں سمجھتا ہوں: ہم نے اللہ تعالیٰ کی موعود کو وہ بات کا اثر کتاب کیا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "بئس ذلکاء کرو اور ہم تمہیں کر چکے" اس کے بعد حضرت عمر وہاں سے چلے اور انہیں چھوڑ دیا۔ حدیث الرافی۔ وحدث من حماد والنعمان الطی فی مبارک الاصلی

۸۸۲۵ امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا ایک ساتھی تم لایا تو حضرت عبد الرحمن بن حوف سے فرمایا: "بئس فساد کے گھر ہے، چھوڑ کر ہم انہیں چھوڑ دو" انھوں نے کہا: "ہاں" اور وہ لوگ چلے گئے اور صاحب جیسے تھے عمر بن عمر کی بی بی: "یہ میں سمجھتا ہوں کہ انہیں تمہاری جگہ"۔

حضرت عمر نے ابن حوف سے فرمایا: "تو جی نے اسے ہم سے فیل کر دیا ہے تو حضرت عبد الرحمن بن حوف نے حضرت عمر سے یہ آپ کو کیا معلوم کہ میں کیا ہے؟ تو حضرت عمر نے فرمایا: "تم اس بات سے ڈرتے ہو کہ یہ تمہیں ہلاک؟ تو انہوں نے کہا: اے حضرت! میں تمہیں ہے تو آپ نے فرمایا: اس سے تو بڑے ہیے ہو؟ کہا: آپ انہیں ان کے اس معاملہ کی خبر نہ کریں، اور آپ کے دل میں بھی بھلائی ہوئی چاہیے پھر دونوں (وہاں سے گواہی نہ گئے۔ سعد بن مسعود ورمہ السنہ)

۸۸۲۶ حضرت حسن البصری سے روایت ہے فرماتے ہیں: ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آکر کہنے لگا: فلاں تو غصے سے ہوش میں نہیں، تم تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کے پاس گئے فرمایا: مجھے شرب کی بات تو کسی سے ہے فلاں انتہائی کر گیا ہے؟ تو اس شخص نے کہا: اسے اس خطبہ ایہ کیا ہے؟ یا اللہ تعالیٰ نے آپ کو کس سے نہیں روکا؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس بات کو بھیجان گئے مگر اسے چھوڑ کر بیٹھ گئے۔

سعد بن مسعود ورمہ السنہ

۸۸۲۷ ثور کہدی سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رات کے وقت دروازہ پر پکڑ کھاتے تھے آپ نے ایک شخص کی توجہ دینی ہو گا، باقیا آپ: "ایہا بھلائیہ! اس کے پاس گئے، تو یہ نے فرمایا: اے عمر بن عبد اللہ! کیا تمہارا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے پروردگار اور تمہارے دشمن ہے؟

اس نے کہا: امیر المؤمنین آپ بھی میرے خلاف جہاد نہ کریں، مگر میں نے ایک بار اللہ تعالیٰ کی مصیبت کی تو آپ نے تمہیں: فرمایا:

کیسہ..... بلا وجہ دلی دشمنی

۸۸۳۵۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بلالہ بن ابی اسلمہؓ کے والدین نے بلالہؓ کو اپنے گھر سے باہر نکال دیا۔ بلالہؓ نے کہا: میں نے اپنے والدین سے کہا کہ میں نے اپنے گھر سے باہر نکال دیا۔ بلالہؓ نے کہا: میں نے اپنے والدین سے کہا کہ میں نے اپنے گھر سے باہر نکال دیا۔ بلالہؓ نے کہا: میں نے اپنے والدین سے کہا کہ میں نے اپنے گھر سے باہر نکال دیا۔

ریا د کھاوا

۸۸۳۶۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بلالہ بن ابی اسلمہؓ کے والدین نے بلالہؓ کو اپنے گھر سے باہر نکال دیا۔ بلالہؓ نے کہا: میں نے اپنے والدین سے کہا کہ میں نے اپنے گھر سے باہر نکال دیا۔ بلالہؓ نے کہا: میں نے اپنے والدین سے کہا کہ میں نے اپنے گھر سے باہر نکال دیا۔ بلالہؓ نے کہا: میں نے اپنے والدین سے کہا کہ میں نے اپنے گھر سے باہر نکال دیا۔

۸۸۳۷۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بلالہ بن ابی اسلمہؓ کے والدین نے بلالہؓ کو اپنے گھر سے باہر نکال دیا۔ بلالہؓ نے کہا: میں نے اپنے والدین سے کہا کہ میں نے اپنے گھر سے باہر نکال دیا۔ بلالہؓ نے کہا: میں نے اپنے والدین سے کہا کہ میں نے اپنے گھر سے باہر نکال دیا۔

۸۸۳۸۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بلالہ بن ابی اسلمہؓ کے والدین نے بلالہؓ کو اپنے گھر سے باہر نکال دیا۔ بلالہؓ نے کہا: میں نے اپنے والدین سے کہا کہ میں نے اپنے گھر سے باہر نکال دیا۔ بلالہؓ نے کہا: میں نے اپنے والدین سے کہا کہ میں نے اپنے گھر سے باہر نکال دیا۔

۸۸۳۹۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بلالہ بن ابی اسلمہؓ کے والدین نے بلالہؓ کو اپنے گھر سے باہر نکال دیا۔ بلالہؓ نے کہا: میں نے اپنے والدین سے کہا کہ میں نے اپنے گھر سے باہر نکال دیا۔ بلالہؓ نے کہا: میں نے اپنے والدین سے کہا کہ میں نے اپنے گھر سے باہر نکال دیا۔

ریا کاری شرک ہے

۸۸۴۰۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بلالہ بن ابی اسلمہؓ کے والدین نے بلالہؓ کو اپنے گھر سے باہر نکال دیا۔ بلالہؓ نے کہا: میں نے اپنے والدین سے کہا کہ میں نے اپنے گھر سے باہر نکال دیا۔ بلالہؓ نے کہا: میں نے اپنے والدین سے کہا کہ میں نے اپنے گھر سے باہر نکال دیا۔

قرآن کا آواز کرے گا اور (ختم کرنے کے بعد) پھر دوبارہ پڑھے اور ان کے حجاب کو طہاں اور حرام کو حرام جانے کا جہاں قرآن اتارا وہاں وہ ان قرآن جگہوں کو دیکھے گا۔

یاد رہے کہ انہی کسی کی زبان میں پڑھے گا، وہ نہیں سے منع ہو گا جیسے مردانہ سے کا سر، ہموں اسی متگو ہیں تھے کہ اپنا پاک شدادین ہاں، رضی اللہ عنہ اور خوف بن ذکب رضی اللہ عنہ کہ ہمارے پاس بیٹھ گئے تو حضرت شعاد نے فرمایا: لو کس تجھے اس چیز کا زیادہ خوف ہے جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے کی ہے آپ فرما رہے تھے خیر شہوت اور خیر شرک سے (اللہ کی پناہ) تو حضرت عبادہ اور حضرت ابو نعیمہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ معاف فرمائے، کیا رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے یہ بیان نہیں فرمایا کہ شیطان اسی بات سے کامیاب ہو چکا ہے کہ جزیرہ العرب میں اس کی عبادت کی جائے؟

اور جہاں تک خیر شہوت کا تعلق ہے تو اسے ہم بچاؤں مجھے یہ دنیا لوگ کی شہوتیں ہیں تو شعاد بتا دو خیر شرک کیا ہے میں نے آپ سے نہیں سنا رہے ہو؟ انہوں نے فرمایا: تمہاری کیا رائے ہے اگر کوئی شخص کسی کے لیے نماز پڑھے یا روزہ رکھے یا صدقہ کرے تو کیا اس نے شرک کیا؟ انہوں نے کہا: ہاں، تو حضرت شعاد نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ نے فرمایا جس نے دکھا دے کسی نماز پڑھنی، اکھا دے کا روزہ رکھنا اور دکھا دے کا صدقہ کیا تو اس نے شرک کیا۔

تو حضرت عوف نے فرمایا کیا اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کریں گے کہ جو اس سرے ٹھل میں سے ان کی رضا اور غامی انہی کے لیے ہو وہ قبول کر لیں اور جس میں شرک ہو اسے چھوڑ دیں؟ تو شعاد نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا اور فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے میں بہترین شریک ہوں، میں نے میرے ساتھ کسی چیز میں دوسرے کو شریک کیا تو اس کی بھلائی دوشیں توڑ دیں یا زیادہ اس کے اس شریک کے لیے ہے جو اس نے میرے ساتھ شریک کیا اور اس اس سے بے پروا ہوں، اس عساکر

۸۸۳۵۔ عباد بن صمیم اپنے بچے سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ عرب کے لوگو! یہ بات تمہارا بارگاہی، مجھے تمہارے بارگاہ سے زیادہ اور خیر شہوت کا خوف ہے۔ اس جو ہر مورخہ ۵۳۸

۸۸۳۶۔ محمد بن یزید سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پوشیدہ شرک سے بچنا، لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ خیر شرک کیا ہے؟ آپ نے فرمایا آدمی نماز پڑھنے کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو دیکھنے والے لوگوں کے لیے اپنی نماز سنو رہا ہے یہ پوشیدہ شرک ہے واللہ بسمی ۸۸۳۷۔ محمد بن یزید سے روایت ہے فرمایا میں نے ابو نعیمہ رضی اللہ عنہ کو دکھا کر وہ مسجد میں ایک آدمی کے پاس آئے وہ جگہ وہ جگہ کی حالت میں دروازہ اور پہلے باب سے دروازہ باقی حضرت ابو امامہ نے فرمایا: میں کہتا ہوں اگر تم اپنے گھر پر بیٹھے تو تمہارا گھر اس عساکر

۸۸۳۸۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ایک دن رسول اللہ ﷺ نے وعظ فرمایا تو ایک شخص بے ہوش ہو گیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: یہ کہن ہے جو تم کو دین کے بارے میں دھوکا دے رہا ہے؟ اگر وہ چاہے تو اس نے اپنے نفس کو شہوت دی اور اگر چھوٹا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے غلاب دے گا۔ ابو نعیمہ بن کمال فی معجمہ میں اس حدیث

نبی مذاق

۸۸۳۹۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: انہوں نے کہا: (اے حقیر) جہاں کر مذاق کروں تو مجھے خوف ہے کہ میں بھی کتابوں کو دیکھوں اور مجھے یہ بات یاد ہے کہ میں کسی شخص کو نہ دیکھوں کہ وہ نیہ اور آخرت کا کوئی کام نہ کر رہا ہو میں عساکر

کوشش اور نقصان پہنچانا

۸۸۴۰۔ (محدثی اللہ عنہ) عبداللہ بن مسعود بن حرام سے روایت ہے میں نے ایک نرغہ کے پادری سے جو حضرت عمر بن خطاب

محبت کریں آپ نے فرمایا: جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے مایوسی اختیار کر لو اور اس سے بڑا کوئی کام نہ ہو جو ختمی ہے۔ ہونعم

استغناء و لا پرواہی

بدگمانی کی وجہ سے لوگوں سے لالچ نہ رکھنا

۸۸۵۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: (انجیل) احیاء و مدغم فی ہے۔ ابو عبد

لہجہ کی راہنمائی

۹۹۵۴ (محمد رضی اللہ عنہ) از حضرت روایت ہے کہ ایک شخص ایک کمرہ تک حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ شریک مقرر ہوا۔ رستہ میں اس کی وفات ہوئی۔ حضرت محمد رضی اللہ عنہ اس کے لیے خمر گئے اور اس کی نماز پڑھا اور اگر کہتا ہے تو کہہ دانا۔ وہ نے پھر بھی کوئی دن پڑھا جس تک حضرت عمر رضی اللہ عنہ براہ راستے ہوں۔

معاہدہ کو مستحکم کرنے والے ان قسم کے اقدامات سے پہلے انسان کوئی امید نہیں رکھتا ہے کہ وہ جدید دور کو گتہا گتہا سے پہلے جھجھکانے والے پر ہنسوسا!

بن اسحاق بن علي بن نصر الاجل

۸۸۵۵ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: اکثر یہ اشعار پڑھا کرتے تھے فرماتے: ہے اہل ذلالت کی تجھے دھوکہ میں نہ ڈالے، کبھی بھار
عمری نے وقت موت کا اتنا قیاس کیا ہے۔ اس اہل دنیا کا

۸۸۵۲ حکمت ہی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا مجھے تمہارے بارے میں سچا سچا خوف ہے۔ ایسی امیدیں اور خواہشات کی ہوتی ہیں کہ ان کی کمی سے آخرت بھلاؤ تو حق میں اور خواہشات کا اصرار حق سے روک دینا عین جہاد کے کرنا ہے۔ اگر کسی کے دل میں ہوگی ہے ان میں سے ہر ایک کے لیے میں حکم آخرت کے لیے فرما دیتا ہوں کہ جس سے وہ بے خبر ہو کر حساب ہو گا نہ عمل۔

ابن الحارث، سمعته في الزهد، وهذا ما بين أي يلدني في قصر لامي، العلية يهني في الزهد، من عساكر

۸۸۵ھ حضرت محمد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا: تمہارے سامنے رسول اللہ ﷺ نے ایک چور کو قتل کی کھیر لگائی، پھر اسے مربع شکل کے دو سلطان ایک کھیر بھیجی اور پھر اس کے درمیان ایک کھیر کا جب جس مربع شکل کے درمیان بھی بہت سی کھیریں بھیجیں اور ایک کھیر اس مربع شکل سے باہر نکلتی ہوئی لگائی، پھر فرمایا: جانتے ہو یہ کیا ہے، ان لوگوں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں فرمایا: درمیان کی کھیر انسان ہے، اور اس کی ایک چوب کھیر ہیں، اور دوسرے میں عورت شکلات ہیں، عورتیں ہر جانب سے انسان کو چمک لیتی ہیں، انہیں سے بھی جانتے تو یہ کچھ، اس مربع کھیر نے سب کچھ ادا کیا، عورت سے اور چوب کھیر کو رنگ نقل دے رہی ہے اور اس سے۔

مسند احمد: بحزبي دامن حاجه والمصهر صري في الاسلاف

۸۸۵۸ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں فرمایا: انسان اس طرح ہے۔

یہ مریخ ٹکڑی موت ہے اور درمیان میں انسان ہے۔

اور باہر نکلے وہاں حلقہ صید کی ہیں اور یہ ٹیکسز کو فروغ دیں اور مائنز ہر طرف سے اس کو ایک میں کی اگر آپ سے بچے کا دوسری اسے نے
کی اور صحت اسید کے درمیان حاکم ہو جائے گی۔ (اور اس پر مری پھراتے ہیں ہم نے اسی طرح اپنے شیخ مسکن بن محمد بن احمد بن منصور اور ہادی کی
کتاب سے نقل کیا ہے اور ہادی نے کہا اسی طرح ہم نے ابو حنیفہ موسیٰ بن سعید ہندی کی کتاب سے نقل کیا ہے جو اس حدیث کو سفیان سے
روایت کرنے والے ہیں۔ میں (محقق صاحب) نے اسے اور مری کے نسخے سے نقل کیا ہے جو حافظہ عظیم عبد اللہ بن مقدی حواف عمادہ

کے کھانے (آدیت) سے لکھا ہے۔

پھر وہ سب عزتی نے فرمایا، "تجسّس میں جو مردانہ شکل کے طرف میں ہیں، نہ بدنی ہے کہ ان سے نہ سے فطرت کے اندر ہی عرف ہوں۔" تے ہیں
۱۶۱۱ القاسم بن غالب نے فرمایا، "جس کا ابو محمد نے ارادہ کیا ہے، مناسب ہے کہ اس کی شکل بصورت اس طرح ہو۔"

۸۸۵۹ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے ساتھ ایک لکڑی گاڑی اور اس کی طرف دوسری اور اس سے بعد
ایک ایہ لکڑی گاڑی اور فرمایا، "جانتے ہو یہ کیا ہے؟" لوگوں نے کہا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ہی، پھر جانتے ہیں، آپ نے فرمایا یہ انسان ہے یہ
صبت ہے، اس پر ہاتھ ڈالنا جائز ہے جبکہ موت سے مید سے پہلے ایک لکڑی ہے، ہاتھ بھر مری طریقی ۱۶۱۱

۸۸۶۰ ابو سعید سے روایت ہے کہ جب امام بن زید رضی اللہ عنہ نے ولیدہ کو ایک ہاتھ کے لیے سو چار کے جلد خرچہ یا تو رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا: کیا تجھ پر امام پر توجیب نہیں جس نے ایک ہاتھ کو خریداری کا معاملہ کیا ہے، بے شک امام بڑی لکڑی امید والا ہے اس بات کی قسم، جس
کے قصہ قدرت میں میری جان ہے! اب میری آنکھ کھلتی ہے، تو مجھے یقین نہیں کہ میرے ہونے آج میں نہیں گئے، اور اس سے پہلے اللہ تعالیٰ
میری درجہ قبول کر لے گا۔

اور اس جب کو گفتہ چیا ہو، "مجھے یقین نہیں، دیکھا کہ اسے گل سٹوں گا اور اس کے ساتھ موت نہ ملاں، پھر فرمایا: "اے خداوند! اگر تمہیں
حق ہے تو اپنے آپ کو مردوں میں شمار کر، اس ذات کی قسم! اس کے بعد قدرت میں میری جان ہے جس کا قسم سے دھرو ہے، وہ آخر ہے عباد
تم عاجز کرنے والے نہیں۔ اس حکم کو "افہ نوحۃ احمد بن نصر۔ جلد

بدگمانی

۸۸۶۱ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایک شخص کس مجلس سے تڑا، مجلس وہاں نوسلہ بن گیا
انہوں نے جواب دیا، جب وہ شخص چلا آیا تو ایک آدمی کہنے لگا، مجھے اس سے شخص سے تو انہوں نے جہاں رہتے وہ اللہ کی قسم سرور اسے نام
گئے اسے خداں پاک اور جو کچھ اس نے کہا ہے، اس کی اسے خود اور وہ شخص کس مجلس سے تڑا، مجلس وہاں نوسلہ بن گیا
آپ کو بتایا، وہ شخص کہنے لگا، یا رسول اللہ! اس کی طرف پیام نہیں اور اس سے پوچھیں وہ مجھ سے کیوں شخص دیکھتا ہے؟ اور جب وہ آگیا، آپ
نے فرمایا تم اس سے کیوں شخص رکھتے ہو؟

اس نے کہا، یا رسول اللہ! میں اس کا بدنی ہوں اور میں نے اسے آزمایا ہے، میں نے کبھی اسے اس نماز کے ساتھ اور نیک و بد نہ سنے ہیں،
نماز پڑھتے ہیں، دیکھا تو اس شخص نے کہا، یا رسول اللہ! اس سے پوچھیں: کیا میں نے غلط و غور کیا، یا خیر سے ادا کیا؟ اس نے کہا نہیں، پھر وہ بلا
یا رسول اللہ! میں اس کا بدنی اور تجھ پر کچھ بول میں نے اسے اس زکوٰۃ کے علاوہ جتنے نیک و بد نہ کرتے ہیں، کسی مشکین کو کھانا کھلائے نہیں، دیکھ
تو اس شخص نے کہا، یا رسول اللہ! اس سے پوچھیں: کیا میں نے کسی ناچھے والے کو منع کیا تو آپ نے اس سے پوچھا، "اے خداوند! میں نے کہا نہیں۔"

پھر اس نے کہا، یا رسول اللہ! میں اس کا بدنی اور آواز دہانے والا ہوں، میں نے اسے اس مسجد کے دروازے کے علاوہ جس کے دروازے
نیک، بد، کبھی رکھتے ہیں، وہ دروازے کھلتے ہیں، دیکھا تو اس شخص نے کہا، یا رسول اللہ! اس سے پوچھیں: کیا میں نے پتھر کی درخت شاخ و کبھی درخت چھوڑا
ہے؟ آپ نے پوچھا، "اس نے کہا، نہیں، تو رسول اللہ نے فرمایا، مجھے معلوم نہیں شاید وہ شخص سے بھڑکے ہو، میں سمجھا
تشریح: انسان کو چاہیے کہ اپنے کام سے کام لے۔

ظلم

۸۸۶۲ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا ابو جہدہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، "نبی ﷺ سے نقل کرتے ہیں آپ

نے فرمایا: بندے اور جنت کے درمیان سات گھاٹیاں ہیں ان میں سے سب سے آسان موت ہے، حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! سب سے مشکل کونسی ہے؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے دروہ کو کھڑے ہونا جب مظلوم لوگ ظالموں کا دامن پکڑ لیں گے۔ ابن النجار

تشریح: ... دنیا کے معاملات دنیا میں ہی ختم نہیں تو بہتر ہے ورنہ یوم الحساب کو بڑی مشکلات اور رسوائی ہوگی۔

۸۸۶۳۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے دو آدمی رب اعزت کے سامنے گھنٹوں کے بل پیٹتے ہوں گے، ان میں سے ایک کے گائے میرے رب امیر سے بھائی سے میری مظلومیت کا بدلہ لیں، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تم نے اپنے بھائی کے ساتھ کیا کیا ہے اور اس کی کوئی نیکی باقی نہ رہے گی، دو کے گائے میرے رب اب دو میرے گناہ اٹھالے، اور دون بڑا سخت ہوگا لوگ اس بات کے ضرورت مند ہوں گے کہ کوئی ان کا بوجھ اٹھالے۔

تو اللہ تعالیٰ طلبہ کا رے فرمائیں گے: اپنی آنکھ اٹھا اور دیکھ، دو اپنا سر اٹھائے گا، عرض کرے گا: رب مجھے تو سونے کے شہر نظر آ رہے ہیں، اور سونے کے ٹکڑے جن پر موتیوں کا جڑا ہے یہ کس نبی کے لیے ہیں؟ یا کس صدیق اور شہید کے لیے ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: یہ اس کے لیے جس نے قیمت ادائی، دو عرض کرے گا: ان کا مالک کون ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تم، عرض کرے گا: کیسے؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اپنے بھائی کو معاف کرنے کی وجہ سے، دو عرض کرے گا: میرے رب! میں نے اسے معاف کر دیا، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اپنے بھائی کا ہاتھ پکڑ اور اسے جنت میں داخل کر دو۔

اس وقت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور آپس میں صلح رکھو، کیونکہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز مسلمانوں کے درمیان صلح کرائیں گے۔ البحر الطبی فی مکارم الاخلاق، حاکم و تعقب

۸۸۶۴۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے روز ایک شخص، ایک شخص کو لائے گا، عرض کرے گا: رہا اس نے مجھ پر ظلم کیا ہے سو آپ میری مظلومیت کا بدلہ لیں، اللہ تعالیٰ اس کے سر پر ایک ٹکڑا لکھ کر دیں گے، جس میں آخرت کی بھلائی ہوگی، پھر اس سے کہا جائے گا: اپنا سر اٹھا، دو اس میں ایسی چیزیں دیکھے گا جو اس کی آنکھوں کے نہیں دیکھی ہوں گی، عرض کرے گا: میرے رب یہ کس کے لیے ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: جان لو! یہ اس لیے ہے کہ جو اپنے بھائی کو معاف کر دے، عرض کرے گا: میرے رب! میں نے اسے معاف کر دیا۔ الدبلیسی

۸۸۶۵۔ ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں اگر ایسے شخص پر ظلم کروں جس کا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی مددگار نہ ہو تو میں تمام لوگوں میں سے بغض ترین آدمی ہوں۔ الروایہ، ابن عساکر

عجب و خود پسندی

۸۸۶۶۔ حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ ابن کریم سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے تمہارے بارے میں کاسب سے زیادہ خوف ہے، دو آدمی کا اپنی رائے پر خوش ہونا ہے جس نے (اپنے بارے) کہا میں عالم ہوں تو وہ جاہل ہے اور جس نے کہا میں جنت میں ہوں تو وہ جہنم میں ہے۔ مسدد بسند صحیف و فیہ انقطاع

قابل تعریف جلد بازی

۸۸۶۷۔ محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب اپنے دادا سے اپنے والد کے واسطے سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: اے علی! تین چیز میں دیر نہ کرنا نماز کا جب وقت ہو جائے، دعا کا جب آجائے، اور بے نکاح (مرد یا عورت) جب تمہیں اس کا ہم چاہیے ہو۔

غصہ

۸۸۶۸ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے عرض کیا: رسول اللہ! مجھے سامان میں کوئی بات بخیر کی جا چکی ہے میں کچھ سکون، آپ نے فرمایا: غصہ کیا کرو، انہوں نے کہا: ہاں پوچھا: آپ نے ہر مرتبہ کی فرمایا کہ غصہ نہ کیا کرو۔

مسند احمد، طبرانی، ہی الکبیر، ابن حبان

۸۸۶۹ حضرت سلیمان بن عمرو سے روایت ہے کہ وہ شخص آپ میں لڑ پڑے۔ ان میں سے ایک کا غصہ بھڑکا اٹھا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے ایک یہ کلمہ معلوم ہے اسے اُتار دو کہہ لے تو اس کا غصہ ختم ہو پڑے گا: لا حول ولا قوة الا باللہ من الشیطان الرجیم ہے۔

مسند احمد، ابن ابی شیبہ، ابن ماجہ، ابن کثیر

۸۸۷۰ معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ شخص نبی ﷺ کے پاس آیا اور دوسرے کو برا بھلا کہنے لگا، ان میں سے ایک غصہ ہو گیا اور اتنا جی ہو گیا کہ میرا خیال ہے کہ وہ اس کی ناک پھٹ رہی ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں ایک ایسا کلمہ بتاؤں ان کو وہ غصہ مٹا کر لے تو اس کا غصہ ختم ہو جائے: لا حول ولا قوة الا باللہ من الشیطان الرجیم ہے۔

۸۸۷۱ ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے ایک شخص کو اس کی ٹوٹی ہوئی بات سے (حضرت ابوذر نے اپنا سر اٹھا کر دیکھا) اس شخص کی طرف سے اتنا جی ہو گیا کہ اس کا سر سے سوائے کھنکھانے والی چیز کے ہر شے کو ہٹا دیا، ابوذر اب جہنم میں غصہ سے بڑا کڑا ہے، یہ تو جی بھڑا جاؤ، ابوذر نے بھی یہ تو کلمہ لگا دیا اور غصہ ختم ہو گیا: لا حول ولا قوة الا باللہ من الشیطان الرجیم ہے۔

تکبر

۸۸۷۲ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: نبی ﷺ کے سامنے تکبر کا تذکرہ ہوا، آپ نے اس میں بڑی سختی سے ڈنکا مارا، فرمایا: اللہ تعالیٰ ہر تکبر کو کھنکھانے والے کو کھنکھانے والا بنا دے، قوم میں سے ایک شخص نے کہا: یا رسول اللہ! اللہ کی قسم! میں نے کبھی سے دھرم میں کوئی نقصان کی سفیدی نہیں کی ہے، اسی طرح مجھے اپنے جوتے کا تسمہ اور اپنے کونے کا تسمہ اچھا لگتا ہے۔

آپ نے فرمایا: یہ تکبر نہیں، تکبر یہ ہے کہ تم حق کو کھنکھانے والے کو کھنکھانے والے بنا دے، ہی الکبیر

۸۸۷۳ حضرت ابوبکر سے روایت ہے فرمایا: انسان جب بڑا اپنے ہر اچھے کام میں پر جھوڑے تو اللہ تعالیٰ اسے زمین کی طرف کھینچے گا، اس میں اور فرماتے ہیں: اگر اللہ تعالیٰ مجھے رسوا کرے وہ اپنے نبی میں بڑا ہوگا، جبکہ لوگوں کے ہیں چھوٹا رہتا ہے، لا حول ولا قوة الا باللہ من الشیطان الرجیم ہے۔

۸۸۷۴ (مسند ابی جریر) میں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو جریر جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اپنی سواری پر سواری ہو کر نبی ﷺ کی طرف سے حکم لے کر آیا اور کھانا آپ شریف فرمایا، میں نے کہا: السلام علیک یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: وہ ایک میں نے فرمایا: کیا وہ یہاں تو کون میں خدمت میں مرا لیا ہوئی ہے، آپ مجھے کوئی ایسی بات سکھادیں جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ مجھے نفع دے۔

آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ اس میں نیکی یا بھلائی کو اختیار رکھنا، ہمارا زور (شمار) لگانے سے چلا، کیونکہ یہ تکبر ہے، اور اللہ تعالیٰ کسی تکبر کو پسند نہیں کرتا۔ اس میں سے ایک شخص نے کہا: یا رسول اللہ! آپ نے زور لگانے کا ذکر کیا، بعض رشتہ کی انسان کی چنڈی پر کوئی دان، پیڑ یا کوئی تیل چاچہز ہوئی ہے؟ آپ نے فرمایا: تو وہی چنڈی اور ٹٹوں تک کوئی حرج نہیں، تم سے پہلے کسی شخص نے ایک چاند ڈنکا دی، جس میں دو اڑانے والے اللہ تعالیٰ نے عرض سے اس کی طرف دیکھا، کھاراس سے زخمی ہو کر زمین کو گھس دیا (اگر اسے لپ) تو زمین نے اسے پکڑ لیا، سو وہ زمین کے درمیان حرکت کر رہا ہے، اللہ تعالیٰ کے (قابل طلب) بالقوات سے بچو۔ ابو نعیم

۸۸۷۵۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کچھ لوگ تواضع کے ارادہ سے اونٹنی کپڑا پہنتے ہیں جبکہ ان کے دل تکبر اور عجب سے بھرے ہوئے ہیں۔ اللہ ہی دیکھے۔

۸۸۷۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم سے پہلے ایک نوجوان ایک جوڑا پہن کر تکبر و فخر کرتے جا رہا تھا، اچانک اسے زمین سے چٹا ہوا دو قیامت تک اس میں حرکت کرتا رہے گا۔ ابن الجارود و میر یوسف ۷۷۳ھ

۸۸۷۷۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: آدمی کے براہوں کے لیے یہ کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے۔

مسند احمد فی الزہد و مہربان ۸۸۱۴

تکبر کا علاج

۸۸۷۸۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ بیچ کی طرف نکلے تو آپ کے صحابہ آپ کے پیچھے چلنے لگے، آپ ٹھہر گئے اور ان سے فرمایا: دو آگے ہو جائیں، پھر آپ ان کے پیچھے چلنے لگے، آپ سے اس کے بارے میں پوچھا گیا، آپ نے فرمایا: میں نے تمہارے قدموں کی چاپ سنی تو میرے دل میں اندیشہ پیدا ہوا کہ تکبر نہ ہو۔ اللہ ہی دیکھے و مسند حنفی

۸۸۷۹۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: اپنے جوتوں کی آواز (کسی کے پیچھے) چلنے میں روکو کیونکہ یہ بے وقوف کے دلوں میں فساد پیدا کرنے والی ہے۔ عبد اللہ بن احمد فی الزہد

۸۸۸۰۔ لیث سے روایت ہے وہ آدمی سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو سوار خض کے پیچھے دوڑتے ہوئے دیکھا کسی نے آپ کو بتایا، آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس (کے) دل (کی رگ) کاٹ دے، اللہ تعالیٰ اس کا دل کاٹ دے۔ مسند

۸۸۸۱۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ہمارے سامنے خطاب کر رہے تھے (دوران خطاب) آپ نے انسان کی پیدائش کے آغاز کا ذکر کیا، فرماتے: انسان پیشاب جاری ہونے کی جگہ سے پیدا ہوا، دومیرہ اور بار بار اس کا تکرار کرتے رہے یہاں تک کہ ہم میں سے ہر اک اپنے آپ سے گھن کھائے گا۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۸۸۸۲۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ایک شخص نبی ﷺ کے پاس آکر کہنے لگا: مجھے یہ بات پسند ہے میرے کپڑے اچھے ہوں میرے سر پر تیل لگا ہوا، میرے جوتے کا تسمہ نیا ہوا اور بھیگی کٹی چیزیں ذکر کیں یہاں تک کہ اپنے کوڑے کا دستہ بھی ذکر کیا کیا یہ تکبر میں شامل ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہیں، یہ تو خوبصورتی ہے اور اللہ تعالیٰ خوبصورتی کو پسند فرماتے ہیں لیکن تکبر وہ ہے جو حق کو ٹھکرائے اور لوگوں پر ظلم کرے۔ ابن النجار

۸۸۸۳۔ یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت ہے کہ خریم بن فاتک اسدی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آکر کہنے لگے یا رسول اللہ! میں خوبصورتی کو پسند کرتا ہوں یہاں تک کہ میں اپنے جوتے کے تسمہ اور اپنے کوڑے کے دستہ میں بھی اسے پسند کرتا ہوں، اور میری قوم سمجھتی ہے یہ تکبر ہے، آپ نے فرمایا: یہ تکبر نہیں، تم میں سے کوئی خوبصورتی کو پسند کرے، تکبر یہ ہے کہ حق کا انکار کرے اور لوگوں کو ٹھکرایا کہجے۔ ابن عبد البر

بڑے بڑے گناہ

۸۸۸۴۔ (عمر رضی اللہ عنہ) ہشام سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بڑے گناہوں کے بارے پوچھا؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک کرنا، ناحق مسلمان کی جان لینا، جاودہ کرنا، ناحق یتیم کا مال کھانا، پاکدامن، سادہ مسلمان عورتوں پر جہت لگانا، نافرمانی کی وجہ سے والدین کا روٹنا، سود (کامال) کھانا، بیت اللہ کے چاروں طرف کوٹھال بکھانا، اور لڑائی سے بھاگنا۔ اللہ ہی دیکھے

۸۸۸۵۔ حمید بن عبد الرحمن بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ ایک امراہی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا وہ کہنے لگا: تکبر و گناہ کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا: اللہ

توئی کے ساتھ شریک کرتا، میں نے کہا: پھر آپ نے فرمایا: اللہ ہی کی نافرمانی کرتا اس نے کہا: پھر آپ نے فرمایا: بھائی! یہ خبر میری ۸۸۸۶۔ حضرت ابن جہشمن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں سب سے بڑا گناہ بتاؤں؟ اللہ تعالیٰ کا شریک بننا! پھر آپ نے پڑھا: ”جس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کیا اس نے بہت بڑا گناہ کیا والدین کی نافرمانی۔“ پھر آیات پڑھی ”نصر“ اور اچانک والدین کا شکر گزار اور میری طرف ہی لوٹا ہے“ آپ جب لکاتے جیسے تھے سیدھے ہو کر فرمایا خبردار! بھائی! بات۔

۱۰۔ سعید الغضائی فی المغصاء

۸۸۸۷۔ حضرت نبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سزا بقدر توبہ ہر مومنوں کے دو لوگ جو کبیرا گناہ کرتے کرتے مر گئے، مرنے والے اور توبہ کرنے والے (کہ وہ جہنم میں ٹپک جائیں گے) جو جہنم میں جاویں گے ان کی آنکھیں ٹپک ہوں گی اور شجرے سیاہ ہوں گے اور شاخیں شیطانوں کے ساتھ جڑ چڑھنے لگیں گی۔ اور تیزیاں پہنائی جائیں گی منہ دکھاتا دکھائی نہیں دے گا، اور شاخوں کے پتوں سے پتلیں گے اللہ تعالیٰ نے توحید کی وجہ سے ان کے جسم (جہنم میں) ہمیشہ کے لیے قرام کو دینے اور ان کے چہرے ان کے سپردار کی وجہ سے تنگ پر قرام کو دیے ان میں سے کوئی ایک اس کے قدموں تک پہنچے ہوئے کسی داس کی کھٹک، کسی کو اس کی گردن تک پہنچے ہوئے (غرض) ان کے گم ہوں گی اور اعمال کے بقدر (پہنچے گی) ان میں سے کوئی اس (جہنم) میں ایک اور ہے، پھر نکال دیا جائے گا اور ان کی عمر کی مقدار وہاں سے وہ پھیرا ہوئی۔ ۷۔ لے کر اس کے گناہوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے اللہ تعالیٰ جب انہیں تنگ سے نکالنے کا مادہ کو یہی گئے تو یہ بڑا نقصان اور دوسرے گناہوں والے بہت پرستار بھی اہل توحید سے کہیں گے۔

تم لوگ اللہ تعالیٰ اس کے رسول اور اس کی کتابوں پر ایمان لائے پھر بھی آج ہم درجہ جہنم (کے عذاب) کم سے برابر ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کی وجہ سے ایسا غضبناک ہو گا کہ اس سے پہلے کسی چیز کی وجہ سے اتنا غضبناک نہیں ہوا، پھر اللہ تعالیٰ انہیں ایک ایسے جہنم کی طرف نکال لائیں گے جو جنت اور جہنم کے درمیان ہو گا تو وہ اس خوشہ میں گھس کی طرح ٹپک جائیں گے، جس میں پانی رواں ہو گا اس کے بعد جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

نہ کی پیشانیوں پر نگاہ ہو گا، یہ جہنمی اور جہنم کے آدمی اور مرد ہیں، پھر وہ جنت میں اتارے جائیں گے جہاں اللہ تعالیٰ چاہے گا پھر وہ اللہ تعالیٰ سے سوال کریں گے کہ ان (کی پیشانیوں) سے یہ ناموساں لپکا جائے تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجے گا تو وہ (ان سے) میں (نام) کو مناسبت سے کہ اس کے بعد اللہ تعالیٰ بہت سے ایسے فرشتے بھیجے گا جن کے پاس آگ کی ٹپکیں ہوں گی جو اس میں جلی جھنکی ہوں گی ان پر تلے گا کہ وہ اس سے یہ ٹپکیں لگاویں گے تو اللہ تعالیٰ اسے عرش پر لے گا کہ انہیں کرے گا پھر جہنم کی آگ لگا دے گا تو اس اور نعمتوں میں پڑ کر انہیں بھونچ جائیں گے، یہی اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ”بار بار کہو لو کہ درود کریں گے گا شیں اور مسلمان ہوتے“ ان میں بھی معلوم دس شاہیں فی السعۃ والعلیسی

کیننگی

۸۸۸۸۔ علی بنی سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے جو کچھ لکھا اسے کڑو حركات و رعایت والدین و العبدی

فصل..... زبان کے مخصوص برے اخلاق

زبان کی حفاظت

۸۸۸۹۔ (والدہ نبی رضی اللہ عنہ) سلم سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے اپنی زبان پکڑ لی ہے (فرمایا ہے) اس نے مجھے نصیحتیں اور مقامات تک پہنچائی ہے، مملکت، ابن مبارک، معد ابن منصور، معصف ابن اسلمیہ، حسن

اللہ علی سبہ۔ وہاد۔ فی المعانی فی مکرّم لأخلاق۔ لعلہذا یبھی فی الشعب

۸۹۹۰۔ اہم سے روایت ہے، فرماتے ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت صدیق اکبرؓ کو دیکھا کہ وہ اپنی زبان کو ہاتھ سے کھینچ کر اس پر کر رہے ہیں، حضرت عمرؓ نے فرمایا اے خلیفہ رسول! آپ کیا کر رہے ہیں؟ فرمایا، میں نے مجھے حضرت اکہؓ کیوں تک پہنچا دیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم کا ہر عضو زبان کی تیر کی ٹیٹھکات کرتا ہے، ابھی میں نے یہی شعبہ وہاں سے کھینچ دیا۔

۸۹۹۱۔ زہری، عبد الرحمن بن احمد، عبد الرحمن بن الحارث بن یزید، اپنے والد سے نقل کرتے ہیں، انہوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسا کام بتائیں جسے میں مضبوطی سے لے لوں، آپ نے فرمایا، میں نے حفاظت کرو، آپ نے زبان کی طرف اشارہ فرمایا۔

ابن حبان، ابو عیوب، ابن عبد کرم، خلال هذا حديث غريب من حديث الزهري له يدكره محمد بن يحيى انه من قولهم من حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ان سے کہی کہ: آپ (زید) نہیں، برکتے ہیں، فرمایا، میری زبان ایک درندہ (وہ) کی طرح ہے، مجھے خوف ہے کہ ان میں سے اسے چھوڑ دوں، مجھے شک ہے۔ اس حدیث کو

۸۹۹۲۔ قول ابن حبان، محمد بن یزید، اپنے والد محمد بن یزید رضی اللہ عنہ سے اپنے والد کے واسطے نقل کرتے ہیں، فرمایا، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! مجھے نصیحت کریں! آپ نے فرمایا، اپنی زبان اور اپنی ہر مٹھکی کی حفاظت کرو، تو میں وہاں سے کہہ کر چلا ہوا تھا، مجھے یہ بات کافی ہے۔

۸۹۹۳۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرمایا، اللہ کی قسم، جس کے عاؤنی قابل عبادت نہیں، زمین پر، زبان سے زیادہ کوئی چیز ایسی نہیں ہے، مستحق نہیں۔ ابو عیوب

۸۹۹۵۔ حضرت معاویہ بن جبلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا، اے اللہ کے نبی! مجھے نصیحت کریں! آپ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کی ایسی عبادت کر، جو تو سے زیادہ ہے، اور اپنے آپ کو مردوں میں شمار کر، ہر درخت، درخت کے پتوں، اللہ تعالیٰ کا ذکر کر، میں تجھے دو چیز (نہ) تاکوں، جو تجھ سے زیادہ تھو پر قابو رکھتی ہے، میں نے عرض کیا، کہیں نہیں، نبی اللہ! آپ نے فرمایا، یہ اور اپنی زبان کو کنارہ سے بچا، حضرت معاویہ نے فرمایا، یہ اور آپ نے اسے حقیر سمجھا، آپ نے فرمایا، سو اتنی ہی اس تجھے دے، ہر چیز کی آگ میں لوگوں کو تنہوں کے شہ کی زبان اس کے گریا ہے، یہ تیرے حق میں یا تیرے خلاف ہو لے گی، اللہ عسکر علی الامان

زبان کے مخصوص اخلاق کی تفصیل

بہتان..... ان کہی بات کسی کے ذمہ لگانا

۸۹۹۶۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرمایا، یہ قصور پر انزام بہتان سازوں سے زیادہ دوزخی ہے۔ الحکمید

اللہ تعالیٰ کی قسم کھانا

۸۹۹۷۔ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت قتادہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جس کا یہ گمان ہے کہ وہ (ی) ہوسکتا ہے تو وہ کافر ہے، اور جس کا یہ گمان ہے کہ (صرف) اللہ جنتی ہے تو وہ دوزخی ہے، جس کا یہ گمان ہو کہ وہ عالم ہے تو وہ ہے ہم ہے، آپ سے ایسا شخص الجھٹکا، اور گمان میں نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ فرمادے تھے، جس کا یہ گمان ہو کہ وہ جنتی ہے تو وہ دوزخی ہے۔ العزیز

مائی یہ ہے کہ انسان کسی دوسرے کے بارے میں ایسا فیصلہ نہ کرے جس کا اسے کوئی اختیار نہیں ہو، یا وہ اللہ تعالیٰ کی معامات میں مداخلت کی کوشش کر رہا ہے، کسی سے یہ کہہ کر تجھے تو اللہ تعالیٰ نہیں بخشے گا تو تو جنت میں نہیں جائے گا، تیری نماز قبول نہیں ہوگی۔

باچھیں چیر کر گفتگو کرنا

۸۸۹۹۔ (مرضی رحمہ اللہ عن) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں حضرت محمد رضی اللہ عنہ نے فرمایا گفتگو کے چار باب، ڈھب اور اداۃ شیخانی چار باب ہیں۔ وہ عہد فی یحیٰ بن یعرب و ابن النعمان ابن عسکر بن النعمان
تشریح: اس کا مطلب آج میں یہ ہوئے وہ گفتگو سے خوب ہوتا ہے۔

۸۸۹۹۔ زید بن اسلم سے روایت ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ اپنے بیٹے عمر بن سعد سے ناراض ہو گئے تو آپ کے دوست اہواب آپ کے پاس آئے اور آپ سے گفتگو کی، حضرت محمد رضی اللہ عنہ نے اہتاب کو مبالغہ آمیز تقریر کی تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا مجھے اس وقت سے زیادہ آپ بھی برے نہیں لگے لوگوں نے کہا کیوں؟ فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے فرمایا اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوئی جب تک ایسے لوگ نہ آجائیں جو اپنی زبانوں سے (حرف) نہ کہیں، ایسے کھائیں گے جیسے کھانے اپنی زبانوں سے نکالتی ہیں۔

صرف ۷۰۱۰

عار و لانا

۸۹۰۰۔ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا اپنے بھائی کو عارست و لا، اللہ تعالیٰ کی تعریف کر جس نے تجھے عافیت بخشی۔

ابو قلاب سے روایت ہے کہ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ ایک شخص کے پاس سے گزرے جس سے کوئی تذکرہ نہ ہو گیا تھا لوگ اسے نکالیاں دے رہے تھے آپ نے فرمایا اگر تم سے کسی نیکوئے میں بڑا پست قوا سے نہ نکالنے، لوگوں نے کہا کیوں نہیں ضرور نکالتے، آپ نے فرمایا اپنے بھائی کو برا بھلا مت کہو اور اللہ تعالیٰ کا شکر کرو جس نے تمہیں عافیت بخشی، لوگوں نے کہا آپ اس سے شخص نہیں نکالتے، فرمایا مجھے اس کے نکلنے سے شخص ہے جب وہ یہ کام مجھ کو اسے وہ میرا بھائی ہے۔ م عساکر

دوز بانوں والا

۸۹۰۲۔ حضرت (ابن مسعود رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے فرمودہ دوز بانوں دے لے لے لے قیامت میں کب کی دوز بانیں ہوں گی۔ م عساکر
تشریح: ایک سے کہو کہا دوسرے سے کہے کہ خلاف یہ دیا نتیجہ خود بخاہر ہے۔

لا یعنی فضول باتوں کے متعلق سوال

۸۹۰۳۔ (ابی بن کعب رضی اللہ عنہ) سروق سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی چیز کے متعلق پوچھا آپ نے فرمایا ابھی تک یہ پیش نہیں آئی، میں نے کہا آپس فرمایا ہمیں صلت دے یہاں تک کہ یہ بات چلے جائے اور تمہیں دے لے
اجتہاد و ریں کے سامنے عساکر

۸۹۰۴۔ زہری سے روایت ہے کہ ایک بات پہنچی ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے: (جب میں سے کوئی بات پہنچی جاتی یا کیا ہو نہیں سکتی ہے؟ اگر لوگ کہتے ہیں ہاں تو حضرت زید اس کے بارے میں جو کہو جانے کو رکھتے تھے وہاں پہنچتے تھے، دارا مروہ کہتے: ابھی تک چل نہیں آئی تو فرماتے: اس بات کو چھوڑے، کھو یہاں تک کہ چل جائے۔ م عساکر

۸۹۰۵۔ مضمی سے روایت ہے فرمایا: حضرت ثناء بن محمد رضی اللہ عنہ سے کسی مسئلے کے متعلق پوچھ گیا: آپ نے فرمایا کیا ابھی تک نہیں چل سکتا۔

آیا لوگوں نے کہا تمہیں فرمایا اسے رہنے دو یہاں تک کہ چشما جائے اور جب چشما آئے گا تم ہزارے لے کر خوش کریں گے۔ ابن عباسؓ
 ۸۹۰۶ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جو اللہ پیش میں آیا اس کے متعلق سوال نہ کرو، کیونکہ میں نے حضرت عمر رضی
 اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ: اس شخص کو برا بھلا کہتے ہیں جو ان ہوتی، تو اس کے متعلق سوال کرے۔ ابن اسی عیضہ و اس عبد اللہ معافی العظم
 ۸۹۰۷ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی قسم میں اس شخص پر پختہ دلی گاہ کا جان ہوتی یا تو اس کے متعلق سوال
 کرتا ہے کیونکہ جو تمہارے والد یا اللہ تعالیٰ نے اسے عین کردیا ہے۔ اللہ دمی و اس عبد اللہ معافی العظم

گالی و گلوچ

۸۹۰۸ ابراہیم سے روایت ہے کہ لوگ کہا کرتے تھے آدمی جب کسی آدمی کو تہمت ہے تو کہنے، اور خیر، اور گدھے، تو اللہ تعالیٰ فرماتے
 ہیں، تمہاری کہا دے، کیا میں نے اسے سنا، تمہاری کہا دے، میں سو
 ۸۹۰۹ عطا سے روایت ہے فرمایا: اس بات سے روکا گیا ہے کہ کوئی کسی سے کہے اللہ تعالیٰ تیرا چہرہ و گاہرت۔ جو عمر می لضع

ہوا کو گالی دینا

۸۹۱۰ (عمر و میر بن جابر اشجعی رضی اللہ عنہ) قتادہ بن حلیہ سے روایت کرتے ہیں اور میر بن جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول
 اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایک دفعہ ہوا کی ہوا کسی شخص سے اس پر لعنت کی تو رسول اللہ ﷺ فرمایا: اس پر لعنت نہ کرو کیونکہ اسے (پلٹنے کا) حکم دیا گیا
 ہے جس نے حق کسی چیز پر لعنت کی تو وہ لعنت اس (لعنت کرنے والے) پر لعنت کرنے لگی جیو نعیم

مردوں کو گالی دینا

۸۹۱۱ حضرت (عمر رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: مردوں کو گالی نہ دیا کرو، کیونکہ مردوں کو جو گالی دی جاتی ہے اس سے زندہوں کو تکلیف ہوتی ہے۔

مصنف ابن اسی شہبہ

۸۹۱۲ حضرت معمر بن شہید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: نہ رسول اللہ ﷺ نے مردوں کو گالی دینے سے منع کیا ہے۔ ابن اسی
 ۸۹۱۳ حدیث سے روایت ہے کہ نبی ﷺ اپنی اچھی کی قبر کے پاس سے گزرے تو حضرت ابو عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے: یہ ابو جحہ و سنان کی قبر ہے
 اور حضرت خالد بن ولیدؓ نے کہا: اللہ کی قسم مجھے اس بات سے خوش نہیں کروا اہل عیثین میں ہوگا، بلکہ وہ بھی ابو لثاق کی طرف سے تو نبی ﷺ نے
 فرمایا: مردوں کو گالی نہ دیا کرو ورنہ تم زندہوں کو مارا دل کرو گے۔ ابن عباسؓ

جس گالی کی رخصت ہے

۸۹۱۴ (بقیہ) اسحاق بن حلیہ رحول حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ایسا رسول اللہ ﷺ نے گالی دینا سے منع کر دیا ہے،
 اور فرمایا: کسی کو ان زمانہ پہلا کہنا ہوتا اس پر نہ الام لگائے، نہ اس کے والد اور اس کی قوم کو گالی دے، لیکن جب اس کی حالت سے وہ اللہ ہو تو یوں
 کہے تو بھٹن سے بڑا دل ہے، اللہ فرمایا: جس نے دھوکہ دیا پر وہ ڈال تو وہ دھوکا دیا جیسا ہے اور تم میں سے کوئی اپنے دوست کے قیدی کو پیش کرے
 کہ وہ اسے بچ کر لے کر لے۔ ابن عباسؓ لیس الکامل و ابن عباسؓ ملا و بعد الاساد غیر ما ذکرنا، احادیث مع ما ذکرنا گنا غیر مملوہ
 و ابن اسی شہبہ، سائلت ابن عباسؓ عن لعنہ لثاق، فشیخ مجہول۔

قابلِ مذمت اشعار

۸۹۱۰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ پرفروہ نے کسی کا بیٹہ پیپ سے بھر جائے یہ شعروں کے بھر جائے کی قیمت سے بہتر ہے۔
مصف ابی شبیبہ

شعر گوئی کی مذمت

۸۹۱۱ حضرت عوف بن ولید نے کہا کہ تمہاری روایت فرمائی اگر میری زندگی سے لے کر تمہاری تک، سارا دنیا اچھی پیپ اور خون سے بھر دینے تو یہ مجھے شعر کے بھر جانے کی نسبت زیادہ محبوب ہے۔ مصف ابی شبیبہ

۸۹۱۲ عالم بن جہاد سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عثمان بن عفان کو یہ کہنا کہ گور زبانا یاد شعر کہا کرتے تھے نہیں نے کہا: آگاہ! کیا خدا کو یہ بھی پتا ہے کہ اس کا خداوند میں کیا شے اور کو میں شراب پیتا ہے میں مس پاتا ہوں تو گاؤں کے دیہاتی مجھے گانا کہتے ہیں اور ایک بچے کو بھی لڑکے جو جڑت بنا پر و زانوؤں بیٹھا جاتی ہے، اگر تو میرا شراب میں شربک سے بھی بہت زیادہ پیو مجھے پلا، مجھے چودہ ہپہ جس میں حوراء ہے نہ پلا، ایشیا امیر لکھا، سخن ات برا لکھیں، ماروئے، دوئے خیر میں مل بیٹو، شراب پیو۔

جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ و عنہم ہر اس انہوں نے یہ کہا ہے تو فرمایا میں مجھنا اس کی یہ بات بری نہیں ہے، اس کی اس سے ملاقات سے تارے کے میں نے اسے معزوں کی روایت میں تو قوم کا ایک شخص بن کے پی گئی اور انہوں معزوں سے لے کر اعلان دینی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، اور کہا اللہ تعالیٰ کی قسم! اس شخص کو کچھ اشتہار میں آگیا کہ اس میں سے کوئی بھی نہیں کیا ہے، چونکہ میں ایک شاعر ہوں تو اس لیے کہ یہ فضول بات تو شعر کی صورت میں کہہ دیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مذمتی قسم! آپ میری گور زبانی وغیرہ کچھ نہیں کر سکتے، جب تک بھی تم نہ رو رہو، اگر تم نے جو بھی کہا ہے اس سے مدد

۸۹۱۸ قادیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں کسی قوم کی بھوپان کی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارے لیے اس کی زبان (کاٹنا) بہتر ہے، پھر انہیں پلا اور فرمایا: خبر دو، تم کو کام نہ ہو، جو میں نے کہا، میں نے کہا، یہ کیا ہے تاکہ وہ روایات نہ کرے۔ یہ بھی فی الشعب، عبد اللہ بن ابی

۸۹۱۹ امام شافعی سے روایت ہے کہ زبیر بن ابی بکر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے وہ اپنی قوم کے سردار تھے انہوں نے کہ امیر لکھا، میں نے اجروں کو بھی حلیم نے میری بھوپان کی ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس نے ان الفاظ میں تمہاری جھوٹی ہے، تو انہوں نے کہا: چنے اس شعر میں:

قوم نواز یوں کو چھوڑ اور ان کی تلاش میں سفر نہ کر
آرام سے بیٹھ جا کیونکہ تو سنگ دل کھائے گا

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے تو یہ بھوکائی نہیں دیتی یہ تو ذات لبت ہے تو زبیر کان بولے: امیر لکھا، میں نے اجروں کو بھی حلیم میری بھوپان کی ہے تو آپ میری بھوکائی نے دے سے یہ بھوکائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے انہوں کو بھی حلیم میں نے بھوکائی (عمر رضی اللہ عنہ) کو لہجہ پانے، جب حضرت حسان نے کہنے تو آپ نے میں نے فرمایا: حسان! زبیر کان کا خیال ہے کہ جروں نے اس کی بھوکائی ہے حضرت حسان نے پوچھا: کن الفاظ میں آؤ آپ نے جروں کا قول سنایا:

تم نہ زبیر نہ زبیر، اسے اور ان کی تلاش دشمنوں میں سفر نہ کر، کیونکہ تو سنگ دل کھائے والا ہے۔

حضرت حسان نے کہا: امیر لکھا، میں نے اس نے اس کی بھوکائی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو ان الفاظ میں کہہا ہے اس نے اس پر

اور غل کیا ہے تو حضرت نے جس اندھ نے فرمایا ہے اسے ہنس کر دیکھا ہے کہ جب وہ نے تو آپ نے لہو دیا اپنی جان کے دشمن اپنا مسلمانوں کی برائی جان۔ اس سے بڑھ انکس قید میں؟ لکے کا ضمیر تو وہ قید خانہ بھیج دینے کے چاہتا تھا جس سے انہوں میں ایمان و مسلمین کو بھگھ لگھا۔

آپ ان جہازوں سے کیا نہیں گئے ہوتے؟ مگر میں نہیں جانتا کہ آپ کی پانی سے کوئی درخت آپ سے ان کے ذمہ اور کوئی ان کے ذمہ نہیں فرمادیا۔ ہر مرتبہ نبی آپ کی رہنمائی فرماتے تھے یہ ارمان فرماتے کہ آپ اپنے سر بھی گئے بعد وہ وہ مریخین۔

تب کہ وہیں سے منگھنڈی کی جا ہاں آپ کے سامنے ایل آئی تیں انہوں نے یہ جانیاں آپ کے سامنے لا کر آپ کو جانے اور فریستے میں آئی لیکن آپ کی ہمت سے ان سے لے فریست اور فرست ہے۔

روٹی کا بیان ہے کہ حضرت عمرؓ کو ان کی خود ساختہ اور ان کی قوم کی معمولی مدد کی حاجت دلی تھی۔ سب نے انہیں جان اور امن سے فرمایا۔ ذیل قیود کا سامنا ہوا۔ مسلمانوں کی جو کیوں بیان کرتے ہوئے انہیں نے کہا چند باتوں کی وجہ سے جو بعد میں ان کی زندگی میں سے ایک یہ ہے کہ میری زبان پر ایک چوڑی دھنکی رہ گئی ہے۔ دوم یہ کہ یہ سب اہل ایمان کی کوئی کاروبار ہے۔ سوم یہ کہ ان کی قوم میں، سادہ دھنکی ہے۔ اسے میری زبان میں اور ایمان کی شہادت کا علم ہے۔ چہرہ میری بھی ہر طرف کی نہیں کرتا اور کھٹے دھنکی پر مجبور کرتا ہے اور جب میں نے اس سے سوال کیا تو اس نے کہا میں اس نے مجھے خود مرنا دیا۔ جبکہ اس نے عموماً کہا قسمت ہے۔

میں است: کہتے ہیں کہ وہ اہل حقانی اور اس کے رموز کے مال میں بہت چمے ہوتے ہیں۔ ان کے زمانہ میں ہے کہ میں نے اس کو دیکھا تھا۔

امیر المومنین ابو نزار راہ کا کہ راز کی سے مدد کر چکا دو ناما سنیں دیتے سے نہ وہ ناجائز ہوگا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آنکھیں
سنسوں سے بھر گئیں، دیر پا، تیرہ۔ اہل عباس کہتے ہیں "ابوہریرہؓ نے شہداء کی خدمت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لیے نماز کے لیے آئے اور
نے غزوہ جند بکاء میں اس کے لیے کافی دیا، اسے سے فرمایا جب تمہیں نہ ورت پائے تو دوسرے پاس جاؤ، تمہیں سہ سے بلانے
جیسا (مطہر) ملے گا۔

تو جیسے کہ میرا کہنا تھا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ایک قوم کا ساجد اور بھلاؤ کوں کا مامور مقرر فرماتا ہے آپ نے نیک عمل کی۔
میریانی اور انسان کیا ہے جب کہ جس سے جو گئے تو معصیت کرنے لگا یا ان کو گناہ سے باز رکھیں اور ان کو گناہ سے بچانے کے لئے اللہ تعالیٰ سے
درو جب کہ جس سے ان کو گناہ سے بچانے کے لئے اللہ تعالیٰ سے درو جب کہ جس سے ان کو گناہ سے بچانے کے لئے اللہ تعالیٰ سے درو جب کہ جس سے ان کو گناہ سے بچانے کے لئے اللہ تعالیٰ سے
سے چھٹیں گئے جب وہ مالک و مزارع کے کہ جس سے ان کو گناہ سے بچانے کے لئے اللہ تعالیٰ سے درو جب کہ جس سے ان کو گناہ سے بچانے کے لئے اللہ تعالیٰ سے درو جب کہ جس سے ان کو گناہ سے بچانے کے لئے اللہ تعالیٰ سے
میں سے سوال کرنے سے بچانے کے لئے اللہ تعالیٰ سے درو جب کہ جس سے ان کو گناہ سے بچانے کے لئے اللہ تعالیٰ سے درو جب کہ جس سے ان کو گناہ سے بچانے کے لئے اللہ تعالیٰ سے درو جب کہ جس سے ان کو گناہ سے بچانے کے لئے اللہ تعالیٰ سے

۱۸۶۰ء۔ لندن میں جرمنی سے وفایت کے کہ حضرت مولیٰ علیہ السلام کے دور میں ایسا واقعہ ہوا اور انسانی و فطرتی امور میں انسانی اور

۱۹۴۱ شہناک بنی عثمان سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب حلب کو فتح کیا تو اس کی جنگی جہ سے جیسا سے روایا تو اس سے کہا شعر کہنے سے بچنا۔ تو انہوں نے کہا امیر المؤمنین اچھے اور بُھے کوئی فرق نہیں ہے یہی جس وکیل کا ذمہ صدام اور یوپی زبان پر ایک فتویٰ ہے اور مالکی المذہب کی تعریف ہے چنانچہ انہوں نے کہا فقہائے کبار کی تعریف یہ ہے کہ آپ نے فرمایا تم بوجہ کہتے ہو ظالم کے ہیں ظالم نے جس سے کفر ہے۔ (لوگوں کی تعریف کرو) (مگر) انہیں ہی کو نہ دو (اصول نے) کہا امیر المؤمنین آپ تو محبوب

۸۱۲۲۔ عید الفطر کی باتیں سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب مدینہ و قید سے واپس کاظم بن قیس کے لیے دو محلہ ان کا منہج جاری کی، پھر قایم آباد کیا، ان کے بعد ان کے مسائل و مسائل و مسائل کے میں وجہ جو کہ جو میں تو میرے پاس آجانی میں نہیں اس کے لیے دو عطلہ نہیں اور ان کی کی جو جو نے ۱۵۰۰ میں تیار کی، ان کا منہ ان کے ان کے

فرمایا بعض دفعہ شاعر حکمت کی بات کہہ دیتا ہے۔ مسند فی الزهد مبحث الشعر المحمود و مرقہ الاقوال برقم ۸۹۷/۸۹۷
 ۸۹۳۳۔۔۔ عمر رضی اللہ عنہ (حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ ہم حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے تو حضرت عبدالرحمن بن عوف راستہ سے علیحدہ ہو گئے، پھر رباح بن معترف سے کہا: اے ابو حسان! ہمیں کچھ گن گنا کے ساتھ دو اونچے انداز سے عربی گانے گاتے تھے، اسی اثنا میں کہ رباح انہیں گا کر سنا رہے تھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ انہیں دیکھ لیا، آپ نے فرمایا: یہ کیا سلسلہ ہے؟ تو عبدالرحمن نے کہا: ایسے ہی رات (کاسفر) گم کرنے کے لیے دل لگی کر رہے تھے، فرمایا: اگر تم نے اس طرح کا کوئی کام کرنا تھا تو ضرار بن خطاب کے شعر سنا کرو۔ ابن سعد

۸۹۳۴۔۔۔ عبداللہ بن یحییٰ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نابذ بنی جعدہ سے کہا: ہمیں وہ اشعار سناؤ جو اللہ تعالیٰ نے معاف کیے ہیں، تو انہوں نے ایک کلمہ (قصیدہ) سنایا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم ہی اس کے قائل ہو؟ انہوں نے کہا: جی ہاں، عرب قصیدہ کو کلمہ کہتے ہیں۔ ابن سعد

۸۹۳۵۔۔۔ امام شافعی سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا جب وہ کوئٹہ کے گورنر تھے۔ اپنے پاس شعر کو یاد کران سے جاہلیت اور اسلام کے اشعار سنو پھر ان کے بارے میں مجھے لکھو، تو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے انہیں پایا البیہ بن ربیعہ سے کہا: جاہلیت اور اسلام کے جو اشعار تم نے کہے ہیں مجھے سناؤ، تو انہوں نے کہا: میں نے اس کے بدلہ سورۃ بقرہ اور سورہ آل عمران اختیار کر لی ہے اور اغلب غلی سے کہا: مجھے شعر سناؤ تو انہوں نے کہا:

آپ رجز یا اشعار سننا چاہتے ہیں یا قصیدہ، آپ نے موجود و بہترین چیز کا مطالبہ کیا ہے، تو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے یہ کیفیت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف لکھی، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف جواب لکھا، اغلب کے وظیفہ سے پانچ سو رحم کم کر دو، اور لبید کے وظیفہ میں اضافہ کر دو، تو اغلب نے حضرت عمر کی طرف سڑک کیا، اور کہا: کیا اگر میں آپ کی بات مانوں پھر بھی آپ مجھے کم دیں گے؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کی طرف لکھا: اغلب کو پانچ سو رحم جو تم نے کم کر دیئے تھے وہ واپس کر دو، اور لبید کے وظیفہ میں اضافہ برقرار رکھو۔ ابن سعد

۸۹۳۶۔۔۔ ربیع بن خراش سے روایت ہے کہ غطفان کا ایک وفد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، آپ نے ان لوگوں سے پوچھا تم میں سب سے بڑا شاعر کون ہے؟ انہوں نے کہا: امیر المؤمنین! آپ جانتے ہیں، آپ نے فرمایا: اس کا قائل کون ہے؟ میں نے قسم کھائی اور تیرے لیے کوئی شک کی چیز نہیں چھوڑی، اللہ تعالیٰ کے سوا آدمی کے لیے کوئی گزر گاہ نہیں، تو ایسے بھائی سے سبقت لے جانے والا نہیں، جس کی پرگاہ کی کوئی توقع نہیں کرتا، کوئی مہذب لوگ؟

لوگوں نے کہا: نابذ، آپ نے فرمایا: اس کا قائل کون ہے؟ صرف سلیمان، جب بادشاہ نے اسے کہا، لوگوں میں کنز ابو جابر انہیں بڑے پیارا ہے، انہو لوگوں نے کہا: نابذ، آپ نے فرمایا: اس کا قائل کون ہے۔

میں تیرے پاس (تھوڑے پتروں میں گویا) ننگہ ہو کر آیا، اور چونچہ کیڑے تھے دو جگہ بوسیدہ ہیں، ایک ڈرکی، ہانچہ میرے بارے میں گمان ہو رہے ہیں میں نے دیکھا کہ امانت میں خیانت نہیں ہوئی، اسی طرح نوح خیانت نہیں کرتا تھا۔

لوگوں نے کہا: نابذ، آپ نے فرمایا: اس کا کہنے والا کون ہے جو کہتا ہے، میں (آئندہ) کل کے لیے اثاق رکھنے والا نہیں ہوں، کے بچاؤ کے خوف سے ہر کل کے لیے اثاق ہے، ہم نے کہا: نابذ، آپ نے فرمایا: نابذ، ہمارا سب سے بڑا شاعر اور سب سے زیادہ شعر سے واقف ہے۔

ابن ابی الدنیا والدیہوری والشیرازی فی الاقصاب، ابن عساکر ورواہ و کعب فی العروہ و ابن جریر و ابن عساکر
 ۸۹۳۷۔۔۔ امام شافعی رحمہ اللہ علیہ سے روایت ہے دو سائب سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں: ہمارا وقت حضرت عبداللہ بن مسعود کے دروازے پر تشریف کے کچھ مرد بیٹھ جاتے، جب مال فنی (غیر جنگ) کے مطلوب قوم سے حاصل ہونے والا مال آتا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے: انھو (اور اپنا حصہ لو) اس لیے کہ جو بیٹھ گیا وہ شیطان کے لیے ہے، پھر جس کے پاس سے گزرتے اسے اٹھائیں، فرماتے ہیں، آپ اسی

۱۰ حضرت جو جانا فرمایا مجھے تمہارے حلق ایک ناگوار تجربی ہے اس نے کہا ۱۱ میرا کونسا میں آپ کی ناگوانی دور کرنے کی ہوشیار کر رہا ہوں۔
میرے حلق آپ کو کیا خبر لی ہے؟ آپ نے فرمایا مجھے چہ چلا ہے کہ تم گنگناؤ ہو؟ اس نے کہا وہ ایک شخصیت ہے جس کے ذریعہ میں اپنے آپ کو فصاحت کرتا ہوں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا اگر اچھی بات ہوئی تو میں بھی تمہارے ساتھ کہوں گا اور قہقہہ ہوا تو میں تمہیں منع کروں گا تو اس نے کہا: میں اپنے دل کو جب بھی غلب کرتا ہوں تو وہ لہو توں میں بہر کی مشقت عاقل کرنے کے لیے لوٹ آتا ہے مجھے نہایت اچھی خبر لی کہ تمہیں کو آئے ہو گنگناؤ رہا ہے اس نے مجھے دعا دیا ہے اے برائی کے دوست! یہ لیا بچپن سے اس طرح خلیل کو جس طرح تمہیں ہوتی ۱۱
جہاں جو مجھ میں ظاہر ہوئی ہوگی اسی جگہ ابھی تک میں نے اس سے اپنی خواہش پوری نہیں کی اس کے بعد مجھے کسی کی امید ہے بڑھاپے نے مجھ پر سیرا مطب چھایا دیا ہے میرے نفس کے لیے پاکت ہو جس سے کسی خوبصورت اور ادب کے کام میں بھی نہیں دیکھتا۔ اے میرے نفس! نہ تو رہے گا نہ خواہش، اللہ تعالیٰ سے ڈر، خوف اور اندیشہ کہ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بڑے بھر فرمایا: اسی طرح ہر گنگناؤ والے کو گنگناؤ پڑیے،
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں کہتا ہوں۔

اسے نفس نہ رہے گا نہ خواہش نہ موت کا دکھ نہ خوف اور نہ اس احساس ہی غلغلہ

۸۹۳۵ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اشعار سکھا کرو، کیونکہ ان میں قول میں ہوشیار نہیں رہیں اور قول اعتقاد میں ہاں نہیں ہوتا یہ تمہارے لیے حکمت اور ایسے اخلاق کی تعلیم دیتی ہے۔ اس السعانی
۸۹۳۶ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم عرب میں عبرتیں کے قول سے سفیہ کوئی قول (شعر) نہیں۔

دنیا نے بہت سے لوگوں کو کھانا کھادیا دیا وہ سب سچے سچے جس میں تہذیبی ہونی چاہیے کوئی کسی بات سے: ماضی ہونے والا ہے کہ دہرا اسے تہذیب نہیں کر سکتا۔

لوگوں کو کسی بات پر ماضی ہونے والا ہے کہ دوسرے کے لیے یہاں تہذیب ہو جاتا ہے بعض دفعہ جس کام کی تہذیب کوئی کرتا ہے وہ اصل کوئی اور کرتا ہے۔ لاریجی امید کوئی پریشانی میں ہوتا ہے۔ ابو الولید انہی ہی الوصاف

۸۹۳۷ حضرت ابو بن سرج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں آپ کو اپنی تہذیب میں جس میں میں نے اپنے دل کی تعریف کی ہے؟ آپ نے فرمایا: جہاں تک تمہارے سب کا حلق ہے تو وہاں کو پسند کرتا ہے۔ مصلحت احمد، الوصیف

۸۹۳۸ حضرت اسود بن سرج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ میں نے اللہ تعالیٰ کی حمد اور آپ کی تعریف کی ہے آپ نے فرمایا: خدا اور اللہ تعالیٰ کی حمد سے آغاز کرو۔ ابن جریر

۸۹۳۹ انہی سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ سے پاس آیا دے لی اللہ! میں نے اشعار میں اللہ تعالیٰ کی حمد اور آپ کی تعریف بیان کی ہے وہ آپ نے فرمایا: جس میں اللہ تعالیٰ کی تعریف کی ہے وہ خدا اور جس میں یہ تعریف کی ہے ان میں رتبہ ۱۰۰ تو میں آپ کو اشعار نہ دے گا،

اسے میں ایک لمبا قصہ سہجہ کے داخل ہو اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خاموش ہو جاؤ، جب وہ قصہ چلا گیا، فرمایا: چھوٹا، میں نے عرض کیا: یہی اللہ آپ کو بخش آیا تھا توں تھا؟ اور آپ نے فرمایا: تمہارا اور جب وہ چلا گیا تو آپ نے فرمایا: اب خدا کو فرمایا یہ عمر بن خطاب سے ہے اصل

چچ سے ہانگے رغبت تک۔ صرامی ہی نکھر
شعر:۔۔۔ جو غرض اس پریشانی میں ہو کہ یہی تو شعر ہے اور وہ تو باطل سے رغبت نہیں، تو اسے چاہیے کہ وہ یہی اور عمر کی ذرا داریاں بھی خوب سمجھ لے۔

۸۹۴۰ اٹنی ماضی سے روزیت ہے کہ میں نبی ﷺ کے پاس آیا، اور آپ کو یہ اشعار سنائے اے لوگوں کے مالک اور تمام عرب سے وہ تمہارا مجھے ایک نئی اور مصیبت پیش آئی ہے میں صبح سے گلا ہوں کہ جب میں دن کا شام کروں تو اس نے لڑائی کرے اور مجھ کا

میں تو غصہ کرتی ہے، کیا تو نے وعدہ خدا کی ہے اور تو تمہارے قول کو بھولتی اور یہ (زبانیوں) بہت بڑی غالب چیزیں ہیں جس پر نہ

آپائیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "وہ بہت بڑی حد تک جڑ گیا ہے۔"

علاء الدین ابو احمد، ابن ابی حنیفہ و الحسن بن سعید و ابو یوسف و ابو یوسف

۸۹۵۱۔ (۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میرے ابو جعفر محمد بن اسماعیل نے فرمایا: میں نے اپنے والد کے پاس سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "وہ بہت بڑی حد تک جڑ گیا ہے۔"

پھر آپ نے فرمایا: "کیا تم نے اسے دیکھا ہے؟" میں نے کہا: "نہیں، میں نے اسے سنا ہے۔" آپ نے فرمایا: "وہ بہت بڑی حد تک جڑ گیا ہے۔"

۸۹۵۲۔ حضرت ابو جعفر محمد بن اسماعیل نے فرمایا: "میں نے اپنے والد کے پاس سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "وہ بہت بڑی حد تک جڑ گیا ہے۔"

۸۹۵۳۔ حضرت ابو جعفر محمد بن اسماعیل نے فرمایا: "میں نے اپنے والد کے پاس سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "وہ بہت بڑی حد تک جڑ گیا ہے۔"

۸۹۵۴۔ حضرت ابو جعفر محمد بن اسماعیل نے فرمایا: "میں نے اپنے والد کے پاس سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "وہ بہت بڑی حد تک جڑ گیا ہے۔"

۸۹۵۵۔ حضرت ابو جعفر محمد بن اسماعیل نے فرمایا: "میں نے اپنے والد کے پاس سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "وہ بہت بڑی حد تک جڑ گیا ہے۔"

۸۹۵۶۔ حضرت ابو جعفر محمد بن اسماعیل نے فرمایا: "میں نے اپنے والد کے پاس سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "وہ بہت بڑی حد تک جڑ گیا ہے۔"

۸۹۵۷۔ حضرت ابو جعفر محمد بن اسماعیل نے فرمایا: "میں نے اپنے والد کے پاس سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "وہ بہت بڑی حد تک جڑ گیا ہے۔"

۸۹۵۸۔ حضرت ابو جعفر محمد بن اسماعیل نے فرمایا: "میں نے اپنے والد کے پاس سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "وہ بہت بڑی حد تک جڑ گیا ہے۔"

۸۹۵۹۔ حضرت ابو جعفر محمد بن اسماعیل نے فرمایا: "میں نے اپنے والد کے پاس سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "وہ بہت بڑی حد تک جڑ گیا ہے۔"

۸۹۶۰۔ حضرت ابو جعفر محمد بن اسماعیل نے فرمایا: "میں نے اپنے والد کے پاس سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "وہ بہت بڑی حد تک جڑ گیا ہے۔"

۸۹۶۱۔ حضرت ابو جعفر محمد بن اسماعیل نے فرمایا: "میں نے اپنے والد کے پاس سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "وہ بہت بڑی حد تک جڑ گیا ہے۔"

۸۹۶۲۔ حضرت ابو جعفر محمد بن اسماعیل نے فرمایا: "میں نے اپنے والد کے پاس سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "وہ بہت بڑی حد تک جڑ گیا ہے۔"

۸۹۷۲۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ یہ شعر دہراتے تھے: تم سے پاس وہ خبریں لائے گا جسے تو نے تو شک نہیں دیا۔

ابن جریر

۸۹۷۳۔ یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن ابی اسحاق اپنی والدہ سے جو حضرت کعب بن لکھ کے بیٹی میں نقل کرتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں وہ شعر کہہ رہے تھے: جب آپ کو دیکھا تو چپ سے ہو گئے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم لوگ کیا کہہ رہے تھے؟ حضرت کعب نے کہا: میں شعر پڑھ رہا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پر حرم! یہاں تک کہ وہاں شعر پڑھتے ہوئے چارہ ہے تم پر مشکل، اور یہ سنو میں اپنی اصل کی طرف سے قتال کرتے ہیں۔

تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے جو کہ ہم اپنی اصل کی طرف سے لڑتے ہیں بلکہ ہم اپنے دین کی طرف سے لڑتے ہیں۔

ابن جریر - عبد البر

۸۹۷۴۔ عمر زحری سے روایت کرتے ہیں کہ ایک راجہ (جہاد بنی کی شامی نرنے ونا) نبی ﷺ کے سامنے شعر کہہ رہا تھا، جب وہ شہید ہوئے تو ان کا بیٹا ساری سے لڑا اور کہا: رسول اللہ ﷺ میں آپ کے لیے اشعار کہوں گا (کیا اجازت ہے؟) آپ نے فرمایا: ہاں، حضرت عمر نے کہا: اس پر تو کیا کہتے ہو تو اس نے کہا: میں کہتا ہوں، (اللہ کی قسم!) اگر اللہ تعالیٰ کی ذات کی پہچان نہ ہوتی، ہم ہدایت نہ پاتے، حضرت عمر نے کہا: تم نے سچ کہا، (نہ مصدقہ کرتے اور نہ نفاذ پڑھتے) حضرت عمر نے کہا: تو نے سچ کہا، (سوم) پر یکے نازل فرما، اور جب ہم دشمن سے ٹکس تو ہمارے قدم جمائے، رکھ، دشمنوں نے ہم پر ظلم کیا، جب وہ کہتے ہیں کہ تم کو تو ہم انکار کر دیتے ہیں۔

نبی ﷺ نے فرمایا: کون یہاں کہتا ہے؟ کہا: یا رسول اللہ! یہ بات میرے والد نے کہی ہے، آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے، انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! لوگ ان کی نماز بتا رہے ہیں کہ ہمارے انہوں نے اپنے آپ کو قتل کیا ہو، آپ نے فرمایا: ہرگز ایسی بات نہیں، (جو ہوا کرتے ہوئے فوت ہوئے ان کے لیے دیر الازر ہے، زحری فرماتے ہیں: انہوں نے ایک مشرک پر وار کیا تو ان کی کوادان پر بھی ہوں وہ شہید ہو گئے۔

شعر کے ذیل میں

۸۹۷۵۔ (محمد رضی اللہ عنہ) اساک سے روایت ہے کہ عائشہ بنتی قیس بن مرہ اور عاتقہ نے نبی ﷺ کی جھوکی تو انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے شکایت کی، حضرت عمر نے فرمایا: میں نے تمہارے پاس سے میں جڑہ کو کہا وہ سارا؟

اللہ تعالیٰ جب کہنے اور گھبراہٹوں سے سختی کرے گا تو وہ نبی ﷺ کی سختی کرے گا جو ان کی عقل کا نذر۔

حضرت عمر نے فرمایا: اگر وہ ظالم ہے تو اس کی دعا قبول ہوگی بلکہ اگر ظالم ہے تو اس کی دعا قبول نہ ہوگی انہوں نے کہا: اس نے یہ بھی کہا ہے اس کا قبیلہ کی زمیندار کی بیوی بد عہدی نہیں کرتا اور لوگوں پر اپنی بربر بھی ظلم نہیں کرتے تو حضرت عمر نے فرمایا: کاش! خطاب کی اولاد ایسے کئی، انہوں نے کہا: اس نے کہا ہے: وہ شام کے وقت غل کاٹ پڑے ہیں جب پانی پیئے والے ہر گھات سے اوٹس ہوئے تھکے ہیں تو حضرت عمر نے فرمایا: یا اس واسطے کہ پیچھے کم ہیں انہوں نے کہا: اس نے کہا ہے:

تھکان وہ تھکے ان کے گوشت سے نفرت کرتے ہیں، اور کعب، عوف، یثعلب کا گوشت کھاتے ہیں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قوم

نے اپنے مردوں کو پھال انہیں شام کی نہیں کیا۔ (مسند زحری، ابن عساکر)

۸۹۷۶۔ محمد بن یسیر بن سے روایت ہے کہ اصحاب محمد ﷺ شعر اور مہمان بن روادہ و حسان بن ثابت اور کعب بن لکھ تھے۔ ابن عساکر

۸۹۷۷۔ محمد بن یسیر بن سے روایت ہے کہ مشرکوں کے تین مردوں نے رسول اللہ ﷺ کی جھوکی، عمرو بن العاص، و عبد اللہ بن ابی ہریرہ، ابو سفیان بن عبد المطلب، تو مہاجرین نے کہا: یا رسول اللہ! آپ حضرت علی کو حکم کیوں نہیں دیتے کہ وہ ہمارا طرف سے اس قوم کی جھوکیں؟ تو

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علی بن ابی طالبؑ جیسا کہ میں نے اللہ تعالیٰ کے نبی کی مدد اپنے ہاتھوں اور اپنے اعضاء میں سے کی ہے تو اپنی زبانوں سے اس کی مدد کرنے کے لیے یاد مقدار ہیں۔

قرآن نے کہا: حضور اللہ صلی علیہ وسلم لے رہے ہیں، تو وہ لوگ حسان بن ثابتؓ کے پاس آئے اور ان سے یہ بات ذکر کی وہ پہنچے ہوئے تھے اور رسول اللہ ﷺ کے سامنے آکر کھڑے ہو گئے اور عرض کرنے لگے یا رسول اللہ! اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق راست کر بھیجا ہے مجھے یہ بے اندیشی کہ میرے لیے میری ایک بات ہے جو نہ منہ سے بھری تک کا طلاق ہو تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہاری اس کمال ہو تو انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! مجھے قرآن کے نسب کا علم نہیں تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اسے ان کا نسب بتاؤ اور ان کے محبوب انہی میں سے ہیں تا کہ وہ حسان بن ثابتؓ اور عبد اللہ بن رواحہؓ اور کعب بن مالکؓ نے ان کی بیعت کی۔

ابن ہشامؒ فرماتے ہیں: مجھے بتایا گیا ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ کو فتنی پر سواد جاری ہے تھے اور اسے اپنی زبان پر کا پھندا لگا تو انہوں نے پچاس کچاؤں کے گھسے گھسے پاس رکھ دیے تو آپ نے فرمایا: کعب کہیں ہے؟ حضرت کعب نے کہا: میں یہاں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: اسے بکڑوا اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا: شعر بن آقا انہوں نے کہا:

ہم نے تمہارا دشمنی سے ہر شک اور گمراہی پر مجرم سے ظہور میں نہیں کیا۔ ہم ان کا استخوان لینے ہیں اگر وہ بولی تھی تو کبھی اس کا کھٹا دہی یا تھیفہ ہیں۔ انہوں نے ہمارے اعضاء پر حاوی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ تمہارے منہ (یعنی اللہ کی زبان) سے بیان کے لیے نازل ہوئے ہیں تو زیادہ سخت ہے انہوں میں سے کہ تمہارے گھسے گھسے ہاتھوں سے کھینچنے کی جگہ سے مسلمان ہو گیا۔ صحر

غیبت

۸۶۷۸ حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ میں نبی ﷺ کے ساتھ مل رہا تھا وہاں ایک مرد وہی بد بو آئی تھی مجھے نے فرمایا: یا نبی! تو ان کی بد بو سے جو کھانوں کی غیبت کرتے ہیں۔ ابن شہار
تشریح: یہاں ایک مضمون چھوڑ دینے سے غیر معروف چیز کو سمجھایا۔

قابل رخصت غیبت

۸۶۷۹ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قاتل کے (حق میں غیبت) حرام نہیں۔ ابن مسعودؓ اور ابو ہریرہؓ
تشریح: جو اللہ تعالیٰ کی حرمت کی حفاظت نہ کرے تو اس کی حرمت کہتے برقرار ہے؟

۸۶۸۰ ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ بن مسعودؓ مروی، ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم قاتل کو قاتل کہتے ہو؟ (جو) کہتے ہیں کہ وہ قاتل ہے، ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ نے کہا: لو کہ اسے پہچان لیں یا وہ قاتل کہتے ہیں، میں نے چاروں سے کہا: آپ کے علاوہ حدیث میں نے روایت نہیں کی تو انہوں نے کہا: تمہیں میں نے لکھی کہ اس کا قول معلوم ہے؟ میں نے کہا: ان کا قول کیا ہے؟ کہا: ہم سے روایت میں مسافر نے جو میں سے حضرت حسن بصریؒ سے روایت کی ہے کہ ان کے سامنے ایک شخص کا ذکر ہوا تو آپ نے اس کی غیبت کی، لوگوں نے کہا: ابو سعیدؓ! میں نے کہا: آپ نے اس شخص کی غیبت کی ہے؟ آپ نے فرمایا: بد اگر میں نے کسی صاحب حدیث کی غیبت کی ہوئی تو توبہ نہ ہوئی، جو شخص کہتا ہے کہ انہوں کا اظہار کرے اور انہیں چھپائے تو تمہارا اس کا ذکر (بد) کرنا ٹھیک ہے جو کسی جانی ہے اور جو کہہ کر کے لوگوں سے چھپائے تو اس کا ذکر (جو) تمہارے لیے غیبت ہے۔ ابھی فی الشیخ

۸۱۸۱ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی ﷺ کے پاس ایک شخص کا ذکر کیا تو ایک شخص نے کہا: کیا تمہاری غیبت

کر رہے ہو؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو دنیا کی چار باتوں سے اس کی نصیبت (کامیابی) نہیں۔ ابن حجر مریہ ۸۰۷۲
 ۸۹۸۲ حسن بھری سے روایت ہے کہ تم آدھوں کی نصیبت حرام نہیں۔ دو کا حق جو اپنے نسل کا انکھار کرے، اظلم بادشاہ (یا حکمران، مخبر بادشاہ)
 بدعتی جو بدعت کا نیکان و اعلیٰ کرتے۔ بیہقی فی الشعب ص ۶۸۰
 ۸۹۸۳ حسن بھری سے روایت ہے کہ بدعتی کی نصیبت (کامیابی) نہیں۔ بیہقی فی الشعب

برکی بات

۸۹۸۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: برکی بات کہنے اور سننے والا دونوں متساوی ہیں برابر (کے شریک) ہیں۔
 بخاری فی الاذیاء، ابو نعیم

کلمات کفر

۸۹۸۵ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے تمہارے متعلق ایک شخص کا خوف ہے جو قرآن پڑھے گا، یہاں تک کہ جب اس کی رزق دیکھی جائے گی، اور وہ اسلام کا خدا کو روکا جہاں تک اللہ تعالیٰ چاہے گا اسے چھوڑ دے گا اور اس سے جدا ہو جائے گا، اور اسے اپنی بیٹہ بیچے چھک دے گا اپنے بڑی کے خلاف کھوارے کر بدعت کرے گا، اسے شرک کی تہمت لگائے گا، جس نے عرض کیا یا رسول اللہ! ان میں سے شرک کا عقار کون ہوگا تہمت زدہ یا تہمت لگانے والا؟ آپ نے فرمایا: جس بلکہ تہمت لگانے والا۔ ابو نعیم

۸۹۸۶ عباسی بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مدینہ سے نکلا، آپ اس کی طرف متوجہ ہوئے، اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس جزیرہ کو، اور ایک روایت میں ہے اللہ تعالیٰ نے اس میں دواؤں کو شرک سے بری کیا ہے۔ لیکن مجھ اندیشہ ہے کہ تمہارے پاس مگر وہ کسی سے مانگوں نے کہا: یا رسول اللہ! تمہارے پاس کیسے کرا کریں گے؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ان پر بارش کرے گا، وہ کسکسکس کھائیں تمہارے کی حرکت سے بارش ملی۔ ابن مسعود

جھوٹ

۸۹۸۷ تیس ابن ابی حازم سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ لوگ جھوٹ سے بچ کر نہ کہ جھوٹ ایمان کو چھوڑ گئے والا ہے۔ سفیان بن عیینہ ص ۲۰۶/۸۲۲۲
 ۸۹۸۸ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: مؤمن کے لیے اتنا جھوٹ کافی ہے کہ وہ ہر سنی ہوئی بات کو ایمان کر دے۔

مصعب، بیہقی فی الشعب

۸۹۸۹ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا آدمی اس وقت تک ایمان کی حقیقت کو نہیں پہنچ سکتا یہاں تک کہ عمر اس تک بھی جھوٹ چھوڑ دے۔
 مصعب ابن عمیر

۸۹۹۰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: آدمی اس وقت تک ایمان کی حقیقت کو نہیں پہنچ سکتا یہاں تک کہ مزاح میں بھی جھوٹ چھوڑ دے اور باد جو غالب ہوئے کے چھوڑا ترک کر دے۔ الشجر لای

۸۹۹۱ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جھوٹ سے بچ کر نہ کہ یہ جنہم کا راستہ ہے۔ ابن مسعود
 ۸۹۹۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جھوٹی بات کہنے والا اور وہ جو اس کی ردی کو بھیجے ہے دونوں مکہ میں برابر ہیں۔

ابن عمر الدیلمی الصمد

- آپ نے فرمایا: تو نے مجھے اللہ تعالیٰ کا شریک بنا دیا، بلکہ مرثیہ ہزار اللہ تعالیٰ اگلیا جا ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد، بیہقی
- ۹۰۳۸ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ تم میں سے کوئی یہ نہ کہے اللہ تعالیٰ اسے جانتا ہے، جبکہ وہ بات ہے ہی کس تو وہ اللہ تعالیٰ کو ایسی بات بتا جا چکاتا ہے جو ہے ہی نہیں (ہوئی تو اللہ تعالیٰ کے علم میں ہوئی) پھر اللہ تعالیٰ کے پاس بڑا کتاب ہے، عبدالرزاق
- ۹۰۳۹ اسماعیل بن زیاد، جعفر بن محمد اپنے والد سے دو حضرت زید بن زید رضی اللہ عنہما سے نقل کرتے ہیں کہ ایک وفد رسول اللہ ﷺ کے مشیر رنگ کے خچر پر سوار تھے میں آپ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا، اچانک دو خچر پھسل میں سے کہا: اللہ کا نام ہو، تو رسول اللہ ﷺ نے میرے کندھوں پر ہاتھ مارا، اور فرمایا: اس طرح نہ کہو، کیونکہ اس وقت اللہ اس تر تار ہے وہ کہتا ہے: مجھے یاد کر رہا ہے اور اپنے رب کو بھول گیا ہے لیکن ہم اللہ کا تر و۔ خطیب فی المصطفیٰ والمصطفیٰ ورجاله نفحات نسکین فیہ انقطاع بین محمد بن علی بن الحسین وبنی اسامہ
- ۹۰۴۰ حسن بھری سے روایت ہے فرمایا: حضرت زید بن زید رضی اللہ عنہما نے آپ کے پاس آئے آپ علیہ السلام اس وقت بیمار تھے کہا: مجھے اللہ تعالیٰ آپ پر نازل کرے آپ کی اہمیت کبھی ہے؟ آپ نے فرمایا: زید بن حرم نے اپنی مہربانیاں کیں، چھوڑ دی؟ حسن فرماتے ہیں کسی کے لیے مناسب نہیں کہ وہ کسی پر فدا ہو۔ سر جوہر

وقال هذا رسول الله لا نثبت بمثل حجة في الدين وذلك ان مرسيل الحسن، كثر هذا مصنف غير

سماع وانه اذا وصل الاحبار فاكثروا وابه عن معاذ مبل لا يعرفون

- ۹۰۴۱ (حسن مسند سعید انصاری، سعید بن جابر بن زید سے روایت ہے، جو کہیں کسی کو اس کے ہمارے بغیر (کسی اور لفظ سے) پکارے تو فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں۔ ابن عساکر

چھوٹی کتاب حرف ہمزہ ہے

ہجر زین کو آباد کرنا..... از قسم اقوال

کھیتی باڑی اور درخت لگانے کی فضیلت

- ۹۰۴۲ زمین اللہ تعالیٰ کی ہے اور مہمان اللہ تعالیٰ کے ہیں، جس نے کوئی زمین آباد کی وہ اسی کی ہے۔ طبرسی ہی الکبیر عن فضالہ بن عبد
- ۹۰۴۳ (اللہ تعالیٰ نے فرمایا) میرے بندو! زمین اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی ہے، پھر تمہارے لیے ہے، جس نے کسی غیر آباد زمین کو آباد کیا وہ اس کی ہے۔ بیہقی فی الشعب عن طلاس عن مصلح بن یونس عن موطا
- ۹۰۴۴ بندو! اللہ تعالیٰ ہی کے ہیں اور شہر اللہ تعالیٰ ہی کے ہیں، جس نے کوئی غیر آباد زمین آباد کی وہ اسی کی ہے، عالم بڑی کے لیے اس میں کوئی حق نہیں۔ بیہقی فی السنن عن عائشہ
- ۹۰۴۵ جس نے کسی زمین پر چار اونچے درخت لگائے تو زمین اس کی ہے۔ مسند احمد ابو داؤد، الترمذی عن مسروق
- ۹۰۴۶ جس نے کوئی غیر آباد زمین آباد کی تو وہ اسی کی ہے، عالم مرگ کے لیے اس میں کوئی حق نہیں۔

بیہقی فی السنن، مسند احمد، الترمذی عن سعید بن زید

- ۹۰۴۷ غیر آباد زمین اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی ہے جس نے اسے آباد کر دیا وہ اسی کی ہے۔ بیہقی فی السنن عن ابن عمر
- ۹۰۴۸ جس نے کوئی زمین آباد کی اور اس سے کچھ ہتھار بکرنے پائی یا اس سے کوئی مالیت حاصل ہوئی تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے اجر لکھے گا۔
- طبرسی فی الکبیر عن ابی سلمہ

ورخت لگانا صدقہ ہے

۹۰۵۱ جو مسلمان کوئی بھتی لگانا ہے، کوئی ورخت لگانا ہے، پھر اس سے کوئی پرندہ، انسان یا کوئی جانور رکھتا ہے تو وہ اس کے لیے صدقہ ہے۔

مسند احمد، ترمذی، بیہقی، ابن ماجہ

۹۰۵۲ جس نے کوئی زمین آباد کی تو اسے اس میں اجر ملے گا، یا کوئی عافیت حاصل ہو تو وہ اس کے لیے صدقہ ہے۔

مسند احمد، ترمذی، ابن ماجہ، ابن حبان

۹۰۵۳ جس نے وہ زمین آباد کی جو کسی کی نہیں تو وہ اس کی ہے۔ مسند احمد، بخاری، ابن ماجہ

۹۰۵۴ جس نے کوئی بھتی لگائی پھر اس سے کسی پرندے نے کھانا کوئی عافیت پہنچی تو یہ اس کے لیے صدقہ ہے۔ مسند احمد، ابن ماجہ، ابن حبان

۹۰۵۵ جس نے کوئی ورخت لگایا پھر اس سے کسی آدمی، انسان یا کوئی جانور نے کھانا تو یہ اس کے لیے صدقہ ہے۔ مسند احمد، ابن ماجہ، ابن حبان

۹۰۵۶ اگر قیامت جو گم ہوئے تھے اور ہمیں سے کسی کے پاس کوئی ظلم ہو تو اگر گھر سے بہنے لگا سکھ بر تو گدا ہے۔

مسند احمد، بخاری، ابن ماجہ، ابن حبان، ابن حبان

تفسیر: کیونکہ یہی کافی ورخت لگانا اور اقامت پر پانا ہوگی۔

۹۰۵۷ جو شخص کوئی ورخت لگانا ہے پھر اس کے ساتھ کھانا لگتا ہے یا فاقی انسان اس کے لیے اجر کھیتے ہیں۔ مسند احمد، ابن ماجہ، ابن حبان

۹۰۵۸ جو مسلمان کوئی ورخت لگائے پھر اس سے کھانا پائے یا چرہ لیا جائے یا کوئی درندہ کھائے یا کوئی پرندہ کھائے یا اسے کوئی نقصان پہنچائے تو یہ اس کے لیے صدقہ ہے۔ مسند احمد، ابن حبان

۹۰۵۹ جس نے غجر زمین آباد کی تو وہ اس کی ہے۔ مسند احمد، ابن حبان، ابن حبان

۹۰۶۰ گجر کے ورخت (کے اور گرد) کی فاقی انسانیت اُتی جگہ ہے جہاں تک اس کی مشائخ کی مینائی پہنچے۔

ابن ماجہ، ابن حبان، ابن حبان، ابن حبان

۹۰۶۱ کوئی کسی کی مینائی جگہ اُتی ہے جہاں تک اس کی مینائی پہنچے۔ ابن ماجہ، ابن حبان

۹۰۶۲ جو کسی کی مینائی جگہ اُتی ہے پھر اس سے کھانا لگتا ہے یا فاقی انسان اس کے لیے اجر کھیتے ہیں۔ مسند احمد، ابن حبان، ابن حبان

۹۰۶۳ جو کسی پالی پر غالب آجائے، اس کا زیادہ حقدار ہے۔ مسند احمد، ابن حبان، ابن حبان

آباد زمین کو غیر آباد کرنے سے ڈرانا

چونکہ زمین کی آبادی، ورختوں، کانٹے اور بھاریوں اور مٹاؤں سے آتی ہے اور وہ زمین بخر بن جاتی ہے اس لیے اہل میں اس ورختوں سے کانٹے سے منع کیا گیا ہے۔

۹۰۶۴ میری کانٹے والے کے سر کا اللہ تعالیٰ جہنم میں داخل کرے گا۔ عقیلی، ابن ماجہ، ابن حبان

۹۰۶۵ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نیکوں کے رسول کی طرف سے (یا ایمان ہے کہ) جس نے میری کارہشت کا اللہ تعالیٰ سے پرفت کرے۔

طبرانی، ابن ماجہ، ابن حبان، ابن حبان

۹۰۶۶ جس نے (یا ایمان ہے کہ) میری کارہشت کا اللہ تعالیٰ میں کے سر کا جہنم میں داخل کرے۔ ابو داؤد، ابن ماجہ، ابن حبان

ابو داؤد سے اس حدیث کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: یہ میری کارہشت جس کے سامنے تھے مسافر اور گجر حیات ویتنا کرتے تھے انہوں نے غلاما کاٹ دینے والے کے ہاتھ میں یہ وعید ہے۔

۹۱۲۹ اندہ خالی کار گیری کے من علم کو پسند کرتے ہیں۔ یہ بھی فی الشعب ہے صحیح
تشریح: اس پر وہ لوگ خود کچھ نہیں چرچا کر رہے اور دعا پڑھ کر سے کام لیتے ہیں لیکن انہیں وہ چاہی ہوئے ہیں اور انہیں بتانے والے کو کبھی
کرتے ہیں اس لیے ان کے بارے میں یہ بات چھپانا ملائی نہ سہاوی ہے۔

الاکمال

۹۱۳۰ حذر و کداس کی حذر و دل اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے اسے دو۔ یہ بھی فی السنین عن ابی ہریرہ
۹۱۳۱ حذر و جب تک اپنے کا پسینہ خشک نہ ہو اس کی حذر و دل سے دو۔ سعد بن منصور عن ابی ہریرہ
۹۱۳۲ ... ہائے دلا اگر چہ تھارے پاس گھوڑے پڑائے اسے دو اور حذر و دل کی حذر و دل اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے دے دو۔
ابن عساکر عن حماد

۹۱۳۳ جو کسی کو کام پر لگائے تو اس کا مولد پورا کر۔ سعد بن عقیل عن ابی ہریرہ
۹۱۳۴ حج و اہرامت میں ہر پانچ روز ایک بار ہے۔ یہ بھی عن ابی ہریرہ عن سعد بن منصور
۹۱۳۵ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے یہ فیصلہ فرمایا کہ روز کے وقت دعاؤں کی حفاظت بالکل کی جائے اور رات کے وقت دعاؤں کی
حفاظت ان کے بالکل پر ہے اور رات کو کوئی کھانا کریں تو اس کی دعاؤں کی حفاظت بالکل کی جائے اور رات کے وقت دعاؤں کی
حفاظت بالکل کی جائے اور رات کو کوئی کھانا کریں تو اس کی دعاؤں کی حفاظت بالکل کی جائے اور رات کے وقت دعاؤں کی

غیر آباد کو آباد کرنا۔۔۔۔۔ فصل۔۔۔۔۔ اس کی ترغیب

۹۱۳۶ (مسند عمر بن خطاب) عمر بن خطاب سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنے والد کو لکھاتے ہوئے لکھا
اپنی زمین میں درخت کیوں نہ لگاتے؟ تو میرے والد نے ان سے کہا: میں تو بڑھا کوست ہوں کل میرا جان گا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے ان
سے فرمایا: میں آپ کو اس کا حکم دیتا ہوں کہ درخت لگاؤ، چنانچہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنے والد کے ساتھ درخت لگاتے دیکھے۔ ابن حزم
۹۱۳۷ عبد الرحمن بن عبد بن عجل عن ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ ایک شخص حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا آپ اس وقت
درخت لگا رہے تھے اس نے کہا: امیر المؤمنین آپ درخت لگانے میں اصرار ہیں اور قیامت میں آپ؟ آپ نے فرمایا: اگر قیامت آجائے اور
میں اعلان کرنے والوں میں شمار ہو جاؤں تو یہ مجھے مفید ہیں میں شام کو جانے سے باز نہ آؤں گا۔ ابن حزم
۹۱۳۸ جس نے آبادی کی طرف سے کوئی کام کرے وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کام لے گا۔ ابن حزم

فصل۔۔۔۔۔ آباد کاری کے احکام

۹۱۳۹ (مسند عمر بن خطاب) عمر بن خطاب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کوئی چھوٹی زمین دی تو اس نے غفلت برتی۔ کسی نے اسے
اسے لے کر آ کر لکھا، جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو دیکھا تو اس نے فرمایا: یہ شخص کی بات حضرت عمر نے فرمائی: یہ شخص کی بات حضرت عمر نے فرمائی: یہ شخص کی بات
میں لگا کر آباد کر لکھا ہے کیا وہ تمہارا غلام تھا؟ تو اس نے کہا: مجھے وہ جگہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی تو حضرت عمر نے اسے فرمایا: اگر وہ تیری جگہ
(عمر اکبر) زمین نہ ہوتی تو اللہ تعالیٰ کی قسم میں تجھے دو زمین دیتا۔

عبدالرحمن بن عوف: انجمن زمین اور غارت کی قیمت لگاؤ، پھر جائیداد لے کر وہاں آباد ہوجائے تو زمین کے لئے راجہ نہ دے دے اور پھر وہاں
زمین سے دے دے اور اگر چاہے آباد کرنے والے کو دے دے اور اعلیٰ انجمن زمین کی قیمت لینا چاہے تو ایسا بھی کر سکتا ہے اگر یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات

کردہ جاگیر نہ ہوتی تو (اے مخاطب) میں تجھے اس میں سے کچھ بھی نہ دیتا۔ عبدالرزاق و ابو عید فی الاموال
کیونکہ اس شخص نے بے فکری اور غفلت کا مظاہرہ کیا اور دوسرے اس زمین کو ضائع ہونے سے بچایا اس لیے وہ انعام کا مستحق تھا۔
۹۱۳۰۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر کے عہد میں لوگ غیر آباد زمین پر پتھروں کے نشان لگاتے تھے آپ نے
فرمایا: جس نے کوئی غیر آباد زمین آباد کی تو وہ اسی کی ہے۔ مالک، عبدالرزاق و ابو عید، مصنف ابن ابی شیبہ و مسدد و الطحاوی، بیہقی
۹۱۳۱۔ محمد بن عبداللہ ثقفی سے روایت ہے کہ بصرہ میں ایک شخص تھا جسے نافع ابو عبداللہ کہا جاتا تھا، وہ حضرت عمر کے پاس آ کر کہنے لگا: بصرہ میں
ایک زمین ہے جو خراج نہیں اور نہ کسی مسلمان کو نقصان پہنچاتی ہے تو حضرت عمر نے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو لکھا جو زمین کسی مسلمان (کی زمین) کو
نقصان نہ پہنچاتی ہو اور نہ خراجی ہو تو وہ اس شخص کو جاگیر میں دید و پناہ دینا چاہیوں وہ زمین اس شخص کو دے دی۔ ابو عید فی الاموال
۹۱۳۲۔ خوف بن ابی جہیل عمرانی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا وہ دن دیکھا ہے جو انہوں نے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی طرف
لکھا تھا کہ ابو عبداللہ نے مجھ سے وجہ کے کنارے ایک زمین کا سوال کیا ہے جس میں اچھی بڑیاں ہوتی ہیں اگر وہ جزیہ کی زمین نہیں اور نہ اس
کی طرف جزیہ کا پانی جاتا ہے تو وہ اسے دے دو۔ ابو عید، بیہقی

ہجر زمین تین سال میں آباد کر لے

۹۱۳۳۔ عمرو بن شعیب سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زمین پر پتھروں کے نشانوں کو تین سال تک معتبر قرار دیا ہے پھر اگر اس کا
مالک تین سال میں چھوڑ نہ رکھے اور کوئی دوسرا اسے آباد کر لے تو وہ اس کا زیادہ حقدار ہے۔ بیہقی فی السنن
۹۱۳۴۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی کی زمین وہی ہے جس پر دیواروں سے گھیرا دیا گیا ہو۔ الشافعی، بیہقی فی السنن
۹۱۳۵۔ عمرو بن یحییٰ مازنی اپنے والد شحاک بن ظیفہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک چوڑی نہر سے نالی نکالی جسے وہ (اپنے) زمین
تک پہنچانے کے لیے محمد بن مسلمہ کی زمین سے گزرا دیا جاتے تھے تو محمد نے انکار کر دیا شحاک نے حضرت عمر سے گفتگو تو آپ نے محمد بن مسلمہ کو
بلایا اور انہیں حکم دیا کہ راستہ دیدیں تو محمد بن مسلمہ نے کہا: نہیں، حضرت عمر نے فرمایا تو اپنے بھائی کو قاتلہ و منہ چیز سے کیوں روکتا ہے؟ اس میں
تمہارے لیے بھی نفع ہے پہلے اور آخر میں تم اپنی زمین کو سیراب کر لینا جس میں تمہارا کوئی نقصان نہیں، تو محمد نے کہا: نہیں، تو حضرت عمر نے
فرمایا اللہ کی قسم وہ ضرور گزرا دے گا چاہے تمہارے پیٹ پر سے گزرا پڑے حضرت عمر نے انہیں حکم دیا کہ وہ پانی گزرا لیں چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔
مالک و الشافعی، عبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ، بیہقی

نری سے جب کوئی کام نہ نکلتے تو بادشاہ وقت کو سختی کا اختیار ہے۔

۹۱۳۶۔ عمرو بن خوف مرقی سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے راستہ میں کہنے والے لوگوں نے اجازت چاہی کہ وہ مکہ اور مدینہ کے
درمیان قمار کھینا چاہتے ہیں آپ نے انہیں اجازت دے دی اور فرمایا: مسافر پانی اور سایہ کا زیادہ حقدار ہے۔ ابن سعد
۹۱۳۷۔ (اسمر بن مغیرہ الطائی) ام ذؤب بنت حمیلہ اپنی والدہ و سیدہ بنت جابر سے وہ اپنی والدہ و عقیلہ بنت اسمر بن مغیرہ سے وہ اپنے والد اسمر
بن مغیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتی ہیں فرمایا میں نبی ﷺ کے پاس آیا آپ سے بیعت کی، آپ نے فرمایا: جو کسی چیز کی طرف کسی مسلمان
سے پہلے پہنچ گیا تو وہ اسی کی ہے فرماتے ہیں (یہ بات سن کر) لوگ نشان لگانے لگے۔

ابن سعد و العوی و الباوردی، طبرانی فی الکبیر، ابونعیم، بیہقی، مسدد بن منصور، وقال العوی لا اعلم بهذا الاسناد غیر هذا
۹۱۳۸۔ اسلمی، عمرو بن یحییٰ، اپنے دادا سے اپنے والد کے واسطے سے روایت کرتے ہیں کہ ان کی دیوار میں عبدالرحمن کی ایک ہالی تھی عبدالرحمن
نے چاہا کہ اسے دیوار کی جانب سے موزوں جوان کی زمین کے زیادہ نزدیک ہے تو صاحب دیوار نے انہیں منع کر دیا عبدالرحمن نے حضرت عمر
رضی اللہ عنہ سے بات کی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عبدالرحمن کے لیے اسے موزوں کا فیصلہ دے دیا
۹۱۳۹۔ یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ ایک شخص کا کسی زمین میں گواں تھا وہ گر پڑا، وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا آپ نے

فرمایا ہے کہ تم میں سے ہر ایک کو دو سال کوئی، چار سال اور سیراب کرنے میں دو سال تک تم اپنے کو نہیں کہہ سکتے کہلو۔ حدیث صحیح

فصل جاگیروں کے متعلق

۹۵۰ (مسند علی بن رضی اللہ عنہ) میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک کو دو سال کوئی، چار سال اور سیراب کرنے میں دو سال تک تم اپنے کو نہیں کہہ سکتے کہلو۔ حدیث صحیح

۹۵۱ (مسند علی بن رضی اللہ عنہ) میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک کو دو سال کوئی، چار سال اور سیراب کرنے میں دو سال تک تم اپنے کو نہیں کہہ سکتے کہلو۔ حدیث صحیح

۹۵۲ (مسند علی بن رضی اللہ عنہ) میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک کو دو سال کوئی، چار سال اور سیراب کرنے میں دو سال تک تم اپنے کو نہیں کہہ سکتے کہلو۔ حدیث صحیح

۹۵۳ (مسند علی بن رضی اللہ عنہ) میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک کو دو سال کوئی، چار سال اور سیراب کرنے میں دو سال تک تم اپنے کو نہیں کہہ سکتے کہلو۔ حدیث صحیح

۹۵۴ (مسند علی بن رضی اللہ عنہ) میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک کو دو سال کوئی، چار سال اور سیراب کرنے میں دو سال تک تم اپنے کو نہیں کہہ سکتے کہلو۔ حدیث صحیح

۹۵۵ (مسند علی بن رضی اللہ عنہ) میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک کو دو سال کوئی، چار سال اور سیراب کرنے میں دو سال تک تم اپنے کو نہیں کہہ سکتے کہلو۔ حدیث صحیح

دوسروں کے لیے کچھ نہ بچے گا۔ ابو عبیدہ و ابن زنجوبہ معاً فی الاموال و الخیر الطی فی مکارم الاخلاق، بیہقی، ابن عساکر
 ۹۱۵۳۔ جریر بن عبد اللہ بن یحییٰ سے روایت ہے فرماتے ہیں: جبکہ لوگوں سے آباد تھا تو حضرت عمرؓ نے سوا کے علاقے ان میں تقسیم کر دیے
 جن کا قطع ان لوگوں نے تین سال تک حاصل کیا، پھر میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو آپؓ نے فرمایا: اگر میں ایسا شخص نہ ہوتا جس سے
 تقسیم کے بارے پر چھاپا جاتا تو تمہیں تمہاری تقسیم پر چھوڑ دیتا، لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اسے لوگوں کو واپس کر دو، چنانچہ آپؓ نے ایسے ہی کیا۔

الشافعی و ابو عبیدہ و ابن زنجوبہ، بیہقی

۹۱۵۴۔ حضرت عمروؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے پورا متیق جاگیر میں دے دیا۔ الشافعی، عبد الرزاق، بیہقی

۹۱۵۵۔ عبد اللہ بن حسن سے روایت ہے حضرت علیؓ نے حضرت عمرؓ سے مطالبہ کیا تو انہوں نے شیخ جاگیر میں دے دیا۔ بیہقی

۹۱۵۶۔ (عثمان رضی اللہ عنہ) امام شافعی سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکرؓ اور عمرؓ نے (عموی) جاگیریں نہیں دیں، سب سے پہلے جس نے
 جاگیریں دیں وہ حضرت عثمانؓ ہیں۔ عبد الرزاق

جاگیر دینا

۹۱۵۷۔ شعی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ نے (عموی) جاگیریں نہیں دیں، سب سے پہلے
 حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جاگیریں دیں۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۹۱۵۸۔ جلال بن عمارؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے سارا متیق انہیں جاگیر میں دیا تھا۔ طبرانی فی الکبیر

۹۱۵۹۔ جلال بن عمارؓ بن جلال سے روایت ہے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے سارا متیق انہیں جائیداد میں دیا تھا۔ ابو نعیم

۹۱۶۰۔ انس بن مال ماریؓ نے سہمی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آپؐ سے مارب کے نمک (کی کان) جاگیر میں
 لینے کا مطالبہ کیا چنانچہ آپؐ نے وہ انہیں جاگیر میں دیدیا، جب وہ چلے گئے تو (حاضرین) مجلس میں سے ایک شخص نے کہا: آپؐ جانتے ہیں کہ
 آپؐ نے اسے جاگیر میں کیا دیا ہے؟ آپؐ نے اسے بہت اچھا دیا ہے، چنانچہ آپؐ نے ان سے واپس لے لیا۔

فرماتے ہیں: میں نے آپؐ سے پہلے کی چیز کا دہانے کے بارے میں پوچھا؟ آپؐ نے فرمایا: جسے اونٹوں کے پاؤں نہ پہنچیں۔

الدارمی، ابو داؤد، ترمذی، عریب، نسائی، ابن ماجہ، ابو یعلیٰ، ابن حبان، دارقطنی، حاکم و ابن ابی عاصم و البواردی و ابن قانع
 و ابو نعیم، سعید بن منصور و رواہ العیوی الی قولہ الماء العذ قال رسول اللہ ﷺ فلا اذا، مبرورق: ۹۱۱۰

۹۱۶۱۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے وہ نمک (کی کان) جاگیر میں لینے کا مطالبہ کیا جسے مارب کے بند کا نمک کہا جاتا ہے آپؐ نے انہیں عطا
 کر دیا، پھر اقرع بن عابسؓ نے کہا: یا رسول اللہ! زماہ جاہلیت میں میں اس نمک (کی کان) میں گیا ہوں وہ ایسی زمین میں ہے، جہاں
 پانی نہیں، جو اس میں داخل ہوا وہ اسے چپکا لیتا ہے وہ بہتے پانی میں ہے تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں بن ہمال سے نمک کی جاگیر کا فیصلہ منسوخ
 کر دیا، تو انہیں نے کہا: میں اس بنا پر اس معاملہ کو چھوڑتا ہوں کہ آپؐ اسے میری جان سے صدقہ کر دیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ تمہاری
 طرف سے صدقہ ہے، وہ بہتے پانی کی طرح ہے جو اس میں جائے وہ اسے چپکا لیتا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں ایک زمین اور (حرف
 موت) غیر آباد کچھ کنارے کے جھنڈ، اس صحیح کے بدلہ عطا کیے۔ البواردی

۹۱۶۲۔ زیاد بن ابی ہند الداریؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں: کہ مکہ میں ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، ہم چھ آدمی تھے، جمیم
 بن اوسؓ، اور ان کے بھائی جمیم، یزید بن قیسؓ، ابو ہند بن عبد اللہ اور ان کے بھائی طیب بن عبد اللہ، جن کا نام رسول اللہ ﷺ نے عبد الرحمن رکھ دیا،
 فاک بن نعمانؓ، ہم سب لوگ مسلمان ہو گئے ہم نے آپؐ سے شام کی زمین میں سے پچھڑ سن کا مطالبہ کیا۔

چنانچہ آپؐ نے ہمیں زمین عطا کر دی اور چھوڑے پر ایک تحریر بھی لکھ دی جس پر حضرت عباسؓ، جمیم بن قیسؓ اور شریعل بن حسہؓ کی گواہی تھی،

ابوحنہ تنبیہ ہیں، جب رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی تو ہر گھرب کے پاس آئے اور آپ سے مطالبہ کیا کہ آپ ہمارے لیے وہ تحریر جو ذکر و تکریر چاہی آپ نے تحریر کھوا لی جس کا نسخہ یہ ہے:

(بسم اللہ الرحمن الرحیم) یا ایہا بیت کی تحریر ہے جو محمد (ﷺ) نے تمہاری داری اور اس کے دوستوں کو دینا کیا ہے پھر اس (سورۃ) کی تکریر ذکر کیا اور حضرت ابو بکر بن ابی قحافہ، عمر بن خطاب، عثمان، علی بن ابی طالب اور سعاد بن ابی سفیان گواہ بنے اور انہوں نے لکھا۔

سورۃ الفہرۃ

۹۱۳۳ عمر بن حزم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انس بن مالک کے نام تحریر فرمائی: یا ایہا بیت کا ثبوت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں، واسطی کو کہہ ادا ہے یا آپ جس میں دوسرا کوئی فقرہ لکھیں اور حضرت علی نے یہ تحریر عرب فرمائی، ابو سعید

۹۱۳۴ عمر بن حزم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انھیں بنی نضیر اسدی کے لیے لکھا، ہم اللہ انھیں اللہ رحمہ، رسول اللہ ﷺ کی طرف سے یہ تحریر انھیں بنی نضیر اسدی کے لیے ہے کہ وہ اور تیشہ اس کی جاگیر ہے اس میں کوئی دوسرا فقرہ لکھیں یہ تحریر حضرت علی بن ابی طالب نے عرب فرمائی، ابو سعید

جاگیروں کے ذیل میں

۹۱۳۵ عہد امت بن علی بن ابی طالب سے روایت ہے فرمایا ابوالہلال بن حارث عمری رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک لمبی چمڑی اور سبز زمین کا مطالبہ کرتے آئے، جب حضرت عمر بن عبد العزیز قرطابل سے تشریف لائے تو رسول اللہ ﷺ نے اس چمڑی اور سبز زمین کو جاگیر نامی کر دی، چمڑی کا تیز سے تلخ بن کر مارتا تھے، جس کا بھی سوال کیا جاتا تھا یعنی زمین تمہارے پاس ہے وہ تمہارے ملک سے باہر ہے انہوں نے یہ جی جی ہاں تو حضرت عمر نے کہا: تو وہ کھجور جس کی انھیں قدرت سے حاصل ہے، پس، کھجور جس کی طاقت نہیں وہ ہمیں ادا نہ کر، ہم مسلمانوں میں تقسیم کر سکتے، تو انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ کی قسم جو جاگیر رسول اللہ ﷺ نے مجھے دی ہے میں اس میں ایسا نہیں کر سکتا، حضرت عمر نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی قسم! انھیں ضرور دیا کر، پڑے گا چن چن آپ نے ان سے دہرا لیا کی جون کی دسڑ سے باہر چمڑی اور اسے مسلمانوں میں تقسیم کر دیا، سعید بن جب

فصل پانی دینے کی باری

۹۱۳۶ (مسند قطیف: ابن ابی مالک بن ابیہ) فرماتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کے پاس ہادی کا حضور اہل کرانے گیا، پانی کے لیے کہہ دیا جاتا ہے، دودھ والی دھار سے (علاقہ کے اور مہاں میں) اور بعض بعض پر غصوں کرتے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ کیا کہ جب پانی کنوؤں تک پہنچ جائے تو اوپر والا نیچے والے کے لیے پانی تیار رکھے (بلکہ کھول دے)۔ ابو سعید

۹۱۳۷ اسی طرح معنوں بن مسلم قطیف بن ابی، لکھ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نقصان میں پڑو اور نقصان پہنچو، اور رسول اللہ ﷺ نے مطالبہ سے حیران کی جانے والی گھوڑوں کے پڑے ہوئے فیصلہ کیا ہے یہاں تک کہ اوپر دھاریاں کر کے اور پانی کنوؤں تک پہنچ جائے پھر نیچے والے کی طرف پانی قبول دے، اسی طرح کہ پانی دیا جاوے پڑے گزر جائے، یہ قسم ہو جائے۔ ابو سعید

رکھ مخصوص علاقہ

۹۱۳۸ (مروئی اللہ عنہ) مسلم سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک غلام، جسے صفی کہ جاتا تھا کوچ کا گھر بنایا۔ آپ نے اس سے فرمایا: اعلیٰ مسلمانوں سے نرمی کا سلوک کرنا، معلوم کن بدو سے بچنا، کیونکہ ظلم کی بدعا قبول کی جاتی ہے اور انہوں اور بکریوں والوں کو باطل کہہ دیا، اعلیٰ خوف اور امن علانی سے سریشیوں سے بچنا، کیونکہ اگر ان کے سوئی ہلاک ہو گئے، تو وہ اور ان گھوڑوں اور نقصان کا رخ کریں گے، اور اگر انہوں اور بکریوں والوں کے سوئی ہلاک ہو گئے، تو وہ میرے پاس اپنے غلام کو لے کر پہنچ جائیں گے، ہر کیس

کے امیر المؤمنین! کیا میں نہیں چھوڑنے والا ہوں، تیرا پتہ ہو؟ میرے لیے سونے چاندی کی نسبت گھاس آسان ہے اور اللہ تعالیٰ میں کھجور اور
 کھجیوں کے کہ میں نے ان پر حکم کیا ہے، یہ تو انہیں کے علاقے میں جن پر جاہلیت میں انہوں نے قتل کیا اور انہیں پر اسلام لائے، اس روایت کی
 قسم! اس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر وہ مال نہ دے، جسے میں اللہ تعالیٰ کے ارادے میں صرف کرتا ہوں تو میں لوگوں کے شہر میں
 ایک باشت بھی زمین نہ دے گا۔ مالک، ابو عہد بن الامور، مصنف ابن ابی شیبہ، بخاری، بیہقی

۹۱۶۹۔ حجر بن زید سے روایت ہے کہ میرے دادا حضرت عثمان بن مظعون کے غلام تھے وہ عثمان کی زمین کے ٹھکان تھے ماس زمین میں
 ہڑی اور ترکاری تھی فرماتے ہیں: کبھی کبھار حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ دوپہر کے وقت آتے اور میں انہیں ہڑیاں اور ترکاریوں
 کھاتا، ایک دن آپ نے مجھے کہا: میں نے انہیں یہاں سے باہر جاتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا؟ میں نے کہا: جی ہاں آپ نے فرمایا: میں نے
 انہیں یہاں کا ٹھکانہ دیا، سو میں قطعاً کر دوں گا کہ وہ درست کاٹ، باجے قوس کی کھڑائی اور دی لے، وہ میں نے کہا: اس کا قوت بھی ہے
 ہاں؟ آپ نے فرمایا: انہیں بیہقی

۹۱۷۰۔ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دیرانی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا کہ: امیر المؤمنین! اجماع اپنے شہروں پر
 جاہلیت میں لڑے اور انہیں پر اسلام لائے، تو پھر آپ کی جدت انہیں ہم سے روکنے میں؟ حضرت عمر نے سر ہٹا کر اور بے لے صاحب نے کہ
 اپنی سرچشموں کو بل دینے کے آپ کی عادت تھی جب پریشان ہوتے یا کوئی ہم کام پیش آتا تو پہنچو گویا دیتے اور بے لے صاحب اپنے
 تھے، آخری نے جب یہ حالت دیکھی تو اس بات سے روبرو کرنے لگا، حضرت عمر نے فرمایا: راہ اللہ تعالیٰ کا اور بندے بھی اللہ تعالیٰ کے ہیں، اللہ
 کی قسم! اگر اللہ تعالیٰ کی راہ کا خرچہ نہ دے تو میں زمین کی ایک باشت بھی کھڑے اور منور نہ کرتا۔

ہجر زمینوں کو آباد کرنے کے ذیل میں

۹۱۷۱۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر جاؤا، قوموں میں اللہ تعالیٰ کی طرف ملان کر وہ اس سے
 رسول کی طرف سے اللہ تعالیٰ کی بری کے درختوں کو کاٹنے والے پر لعنت کرے۔

۹۱۷۲۔ حضرت ابو جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم لوگ کہو کہ تمہارا تہ پہنچاؤ، قرآن ہے میں اس کی عورت یہ
 ہے کہ آدمی کسی کے کنوئیں کے قریب گھوڑاں کھوئے تاکہ اس کا پاؤں قطع ہو جائے۔ عبد اللہ بن زبیر

کتاب الاجارہ..... از قسم اقوال

فصل..... اجارہ کے احکام

۹۱۷۳۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جو شخص بھی کرائے پر کوئی (جانور) کوے بھران کا مالک دیکھیہ ہے آگے نہ دیکھتا تو اس
 کو کریمہ واجب ہے، تہہ اس پر ضمان نہیں۔ بیہقی فی الشعب

۹۱۷۴۔ سید بن عبد اللہ بن النجاشی سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کا رنگوں کو جنہوں نے اپنے آپ کو اپنے کاموں کے لیے
 مقرر کیا ہے جو چیز ان کے ہاتھوں میں ضائع ہو جائے اس کا ضمان عا یا۔ عبد اللہ بن زبیر

۹۱۷۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: اگر مل والا اس سے یہ شرط ملے کہ اسے کھانہ وادی میں نہیں دے گا پھر وہ اس
 اتار اور جلائے، جو کچھ تو وہ ضامن ہے۔ عبد اللہ بن زبیر

فصل ناجائز اجارہ

۹۷۹ حضرت ماریع بن مدنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: فرمایا: نبی ﷺ ایک دھارے میں سے ٹرے وہ آپ کو ابھی تکی فرمایا یہ سن کر ہم نے عرض کیا: میری ہے آپ نے فرمایا: تم نے یہ کیسے حاصل کی؟ ہم نے کہا: میں نے اس اجرت پر دیا: آپ نے فرمایا: کسی چیز کے بدلے اس اجرت پر نہ دے، طمعی ہی الکبیر۔

۹۸۰ محمد بن اسحاق، یزید بن ابی حبیب، حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں: فرماتے ہیں میں اسی فرزند میں تھا جس میں رسول اللہ ﷺ نے (حضرت) عمرو بن العاصؓ کو ذات و سلاطین کی طرف روانہ فرمایا تھا، فرماتے ہیں میں، جو کچھ اور عمر کے ساتھ تھا، میں کچھ لوگوں کے پاس سے گزرا، میں نے دیکھا: چند اوقات تھے جنہیں میں نے گزر کر دیکھا تھا (لیکن) وہ انہیں کاٹ نہ سکے، رہے تھے، جبکہ میں ماہر اور اونٹوں و گنچوں سے گزرا، کیا فرماتے ہیں وہ؟ میں نے دیکھا: وہ اسے اُسر میں آئیں، تبارک و سبحان، قسم کروں انہوں نے کہا: تم ایک ہے، اس نے دو چھریاں لیں، میں نے اپنی چھریاں سے کچھ سے لیکر ایک ٹکڑا ہے، دوستان کے پاس لے گیا، اور اسے پکا کر کھایا، مجھے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: میرے کہا: عوف نے یہ گوشت کہاں سے حاصل کیا ہے؟ تو میں نے ان کا مارا ہوا دھوکہ دیکھا۔

ان حضرات نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی قسم! تم نے یہ گوشت کھا کر اچھا نہ کیا، پھر انہوں نے مجھے پوچھا: کچھ لوگوں کے پینے میں تو اس سے کتنے کئے تھے، بعد میں جب لوگ اس سفر سے واپس ہوئے تو میں سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا، میں جب قیام تو آپ اپنے گھر میں فرما کر چلے آئے، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! سلام علیک! ارادت اللہ و رکعت وہ آپ نے فرمایا: کیا عوف بن مالک یہ وہاں سے لے گیا، جی نہیں میرے ذہن باپ آپ پر قربان ہوں، آپ نے فرمایا: کیا اونٹوں والے ہو؟ ان سے، یہ وہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے کچھ نہ کہا، احساس میں آئیے، فرماتے ہیں: یہ متفقہ روایت ہے، کیونکہ یزید بن ابی حبیب نے حضرت عوف کو اس دیکھا۔

اجارہ کے ذیل میں

۹۸۱ عثمان بن غفار سے روایت ہے کہ مدینہ میں انہیں شخص تھے جو بچوں کو کام پر لگاتے تھے، حضرت عمر بن الخطابؓ سے یہ ایک کڑا اور بے رحمہ دور ہو گیا کرتے تھے، مصعب بن عمیرؓ نے یہ خبر سنی، پہنچی فی السنن۔

۹۸۲ (علی رضی اللہ عنہ) نے حضرت ابو محمدؓ اپنے وعدے سے روایت کرتے ہیں: فرمایا: کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ لوگوں کو خلافت کے لیے، ارادہ ہوں، رگڑ ہوں، ارادہ ہوں، جیسے لوگوں کو نہ من کر لیتے تھے اور فرماتے: لوگوں کے لیے اس سے ملو، و اصلاح کو کوئی صورت نہیں۔ عبد اللہ بن عباسؓ نے یہ عرض کیا: یہ سنو۔

ایلا بیوی کے پاس چار ماہ تک نہ جانے کی قسم کھانا

از قسم افعال

۹۸۳ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: فرمایا: غلام کا بلا دوا دے۔ عبد اللہ بن عباسؓ

۹۸۴ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: فرمایا: ایلا، دے کرنے والے کو اگر چار ماہ جو جائیں تو یہ ایک طلاق ہے، و اجرت کو اس کی مدت کے دوران واپس لے کر اس کی مدت نہ کہتے۔ دارالقطبی، بیہقی فی السنن۔

۹۸۵ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: فرمایا: ایلا دے کرنے والے کو جب چار ماہ جو جائیں تو جب تک دو طرف سے اس پر ہجو واجب نہیں، مگر باطلاق دے کر اجرت خود دے کہے، سن جو ہو۔

۹۸۶ (طہان رضی اللہ عنہ) اس سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ایلا دے کرنے والے کو اس سے کہتے تھے۔ دارالقطبی، بیہقی فی السنن۔

اردو ترجمہ کنز العمال

حصہ چہارم

مترجم

مولانا محمد سلمان اکبر

فاضل جامعہ احسن العلوم

(مکملشن اقبال، کراچی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حرفہ باء

اس میں ایک کتاب ہے۔

کتاب البیوع

اس میں چار باب ہیں۔

پیدا باب کمائی کے بیان میں

اس میں چار فصلیں ہیں۔

پہلی فصل حلال کمائی کے بیان میں

۹۱۴ لریا مال کمائی سب سے افضل کا دن جس سے ہے۔ میں نے عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۱۵ قرآن سب سے افضل مانا و نیز یہ ولادت سے ہے نیز یوسف اور قیامت سے نال ہوا ہے: تجھ سے کام کرنا بھی افضل ہے۔

مسند احمد، طبرانی، بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فائدہ: یعنی جو نے تو میں کا کھانا چاہے سے تو جنت سے ماہی، دل نہ لے گا (مترجم)

۹۱۶ قرآن سب سے پاک کہائی وہ ہے جو انسان نے فی حقیت کر کے حاصل کی، اور مرد و عورت و غریب و غنی و غنی و غنی سے نالی: "و"

مسند احمد، طبرانی، حاکم بروایت حضرت واقع بن حذیفہ رضی اللہ عنہ سے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۹۱۷ فرمایا: "خیر زما نے جس میری امت میں ملے وہ مرد اور پناہ دہا ہوئی کہ کہوں گے"

کامل ابن عبدی الاوان عبد الحکیم روایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ، التضعیفہ ۱۶۱

فائدہ: یعنی سب سے پاک پر سب سے پاک وقت بھی آئے گا کہ سب اعمال میں تم بہت اور بہتر ہو گئے گی کہ میں نے فی حقیت کر کے حاصل کیا

نہایت اور دوسرے، میں بھی زیادہ جانے لگی۔ مترجم

۹۱۸ فرمایا: تمام نبی، رسولان و انبیاء کی کو صرف پاک، نہ ہی کھا کر، درمختل لکھ لیں ہی کریں۔

مسند احمد، حاکم بروایت ام عبد اللہ بن احن شداد بن اوس رضی اللہ عنہ

۹۱۹ فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے اس مومن بندے سے محبت رکھتے ہیں جس نے کون (حلال) چیز اختیار کر رکھی ہو۔

حاکم، طبرانی، بیہقی شعب الایمان بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ، ضعف الاسناد، المعرفۃ ۹۰، الاتفاق ۳۸۵، مشکوٰۃ ۱۳۴

۹۲۱۹ قریبا کہ "سب سے بڑی جنت کے دروازوں میں کوئی رکاوٹ نہ ہوگی۔"

ان الدجالہ روایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ عقیقہ کشف المعانی ۹۲۱۸
 فائدہ: ... ان احادیث سے یہ معلوم ہوا کہ ایک مسئلہ تھا کہ جو کسی بیویاں میں شریعت میں لے کر وہ بچا ہو، امانت، درود، جنت، درود، انجیل، قرآن
 و فروغ کے دوران جھوٹ نہ پڑے اور جو کے، ان سے کام نہ لے کر نہ لے اور ان قوم پر انہیں سے بچے جو مومن ۲۲ دروں میں پائی جاتی ہیں تو
 یقیناً وہ جن تمام انعامات کا مستحق ہوگا جن کا ذکر مذکورہ احادیث میں ہے۔

ہر ان احادیث کا جس میں قرآن بھی نہ سمجھا جائے کیونکہ یہی ہی، ایت میں نیچے ذکر کا شہادہ کے ساتھ یہ معلوم ہو گیا اور دوسری
 سے شہادہ کا انبیاء اور مسند یحییٰ کے ساتھ یہ بھی معلوم ہو گیا اور یہ تو سب ہی جنت میں لے کر انہیں عرش کے سامنے جس نہ ہوں گے تو وہ کوئی
 ہوگا اور شہادہ اور مسند یحییٰ کا انبیاء کے ساتھ یہ بھی معلوم ہو گیا اور قرآن انبیاء کے رحمت میں اہل ہونے میں کوئی رکاوٹ نہ ہوگی تو ان کو بھی نہ
 ہوگی کیونکہ بیان کے ساتھ ان کے سامنے معلوم ہوا۔ (مترجم)

۹۲۲۰ قریبا کہ "سب سے بڑی جنت کے دروازوں میں کوئی رکاوٹ نہ ہوگی۔"

داؤد علیہ السلام کا ہاتھ سے کھانا کرنا

۹۲۲۱ قریبا کہ "سب سے افضل عس جلال مائی ہے۔" ابن لال بروایت حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ
 ۹۲۲۲ قریبا کہ "سب سے افضل عس جلال مائی ہے۔" ابن لال بروایت حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ
 کما فی کتبہ۔ ... مسند احمد، بخاری

فائدہ: ... ان روایات سے معلوم ہوا کہ عس جلال ذرا عس جلال ذرا اختیار کرنا اور ہر خوب نصرت کر کے کھانا انہیں اور یہ نصرت کر کے کھانا
 نصرت کر کے کھانا اور اسلام بھی اس سے بھیجے جس سے عس جلال ذرا عس جلال ذرا اختیار کرنا اور ہر خوب نصرت کر کے کھانا
 کے ساتھ جس کو ہرگز نہ دیا گیا تھا جیسے کہ قرآن کریم میں ہے کہ "وہ نہ سادہ نہ (لال) ہے" کہ ہم نے ان کے لئے کوئی کھانا نہیں دیا۔
 اسی طرح خود جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عس جلال ذرا عس جلال ذرا اختیار کرنا اور ہر خوب نصرت کر کے کھانا
 جیسا کہ معلوم ہے اور جب انہیں کام اس وقت میں کسی سے بھیجے جس سے وہ نہیں جانتے تھے اور اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عس جلال ذرا
 ۹۲۲۳ قریبا کہ "سب سے پاک چیز جو آبی کھانا ہے وہ اس کی مائی ہے اور اس کا کڑا بھی اس کی مائی ہے۔"

ابو داؤد اور مسند ک حاکم بروایت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
 ۹۲۲۴ قریبا کہ "سب سے پاک چیز جو آبی کھانا ہے وہ اس کی مائی ہے اور اس کا کڑا بھی اس کی مائی ہے۔"

بخاری فی المصنوع، ترمذی، نسائی اور مسند
 ۹۲۲۵ قریبا کہ "سب سے پاک چیز جو آبی کھانا ہے وہ اس کی مائی ہے اور اس کا کڑا بھی اس کی مائی ہے۔"

فائدہ: ... ان احادیث سے معلوم ہوا کہ جس عس جلال ذرا عس جلال ذرا اختیار کرنا اور ہر خوب نصرت کر کے کھانا
 سے حاصل کی ہوئی آبی و آسنون غیر ذرا عس جلال ذرا عس جلال ذرا اختیار کرنا اور ہر خوب نصرت کر کے کھانا
 رزق حلال کے لئے جو رحمت مستقیمہ بر داشت تھی اور ان افعال میں سے کڑا و تفریق کرنا آتے ہیں اور نبی اور ذرا عس جلال ذرا عس جلال ذرا
 سب سے پاک چیز جو آبی کھانا ہے وہ اس کی مائی ہے اور اس کا کڑا بھی اس کی مائی ہے۔ (مترجم)

۹۲۲۶ قریبا کہ "سب سے پاک چیز جو آبی کھانا ہے وہ اس کی مائی ہے اور اس کا کڑا بھی اس کی مائی ہے۔"

تھک کر سوجائے تو اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو جائے گا۔

۹۲۲۸ سنن معبد بن منصور اور بیہقی فی شعب الایمان بروایت ابن مسکن، ذکرہ الالبانی فی ضعیف الجامع ۳۶۲۱ فرمایا کہ ”بندہ جو کھانا کھاتا ہے اس میں اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسند ہو گا کھانا ہے جو محنت کر کے حاصل کیا ہو“ اور جس نے رزق حلال کی طلب میں تھک کر رات گزار لی تو اس کی بخشش ہو جاتی ہے۔

۹۲۲۹ ابن عساکر بروایت حضرت مقدم بن معاذ یحییٰ بن معاذ رحمہ اللہ، ذکرہ الالبانی فی ضعیف الجامع ۵۰۱۳ فرمایا کہ ”انسان جو کھاتا ہے اس میں سب سے پاک مال وہ ہے جو وہ خود محنت کر کے کھاتا ہے اور آدمی جو اپنے آپ پر اپنے گھروالوں پر اپنی اولاد پر اور اپنے خاندانوں پر جو کچھ بھی خرچ کرتا ہے تو وہ اس کے لئے صدقہ ہوتا ہے۔ ابن ماجہ بروایت حضرت مقدم رحمہ اللہ غنہ فائدہ۔ ان احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ صرف حلال کھانے سے ہی نہیں بلکہ حلال اور جائز ضروریات اور مصارف میں خرچ کرنا بھی صدقہ کا ثواب رکھتا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جب اپنی ضروریات میں مال خرچ کرنا بھی باعث اجر و ثواب ہو سکتا ہے تو غیر ضروری کام کا ظاہر ہو کرتے ہوئے مال کو وہ واجب میں نہیں خرچ کرنا چاہئے۔ (مترجم)

۹۲۳۰ فرمایا کہ ”جس شخص نے اتنے کم رزق پر صبر کیا جو زندہ رہنے کے لئے مشکل دستیاب کافی ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں دو مقام عطا فرمائیں گے جو وہ خود چاہے گا۔ ابو الشیخ بروایت حضرت برآہ رحمہ اللہ غنہ اس کی سند حسن ہے۔

حلال روزی کمانا فرض ہے

۹۲۳۱ فرمایا کہ ”رزق حلال کی تلاش کرنا فرض ہے۔ بخاری، مسلم طبرانی وضعہ عن ابن مسعود رحمہ اللہ غنہ ۹۲۳۲ فرمایا کہ ”بے شک سب سے پاک چیز جو آدمی کھاتا ہے وہ اس کی کمائی ہے اور اس کا لڑکا (اولاد) بھی اس کی کمائی ہے۔“

مصنف ابن ابی شیبہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رحمہ اللہ تعالیٰ عنہا ۹۲۳۳ فرمایا کہ ”بے شک سب سے پاک چیز جو آدمی کھاتا ہے وہ اس کی کمائی ہے اور اس کا لڑکا (اولاد) بھی اس کی کمائی ہے۔“

مصنف عبدالرزاق مسند احمد، متفق علیہ بروایت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رحمہ اللہ تعالیٰ عنہا ۹۲۳۴ فرمایا کہ ”اگر کوئی شخص اپنے ماں باپ یا ان میں سے کسی ایک کی کفالت کے لئے کمانے لگتا ہے تو وہ اللہ کے راستے میں ہے اور اگر اپنے ماں بچوں کی کفالت کے لئے کمانے کے لئے لگتا ہے تو وہ (بھی) اللہ کے راستے میں ہے اور اگر اپنے لئے کمانے لگتا ہے تو وہ بھی اللہ کے راستے میں ہے۔“ متفق علیہ بروایت حضرت انس رحمہ اللہ غنہ

۹۲۳۵ فرمایا کہ ”اگر کوئی شخص اپنے بڑے والدین کی کفالت کے لئے کمانے لگتا ہے تو وہ اللہ کے راستے میں ہے اور اگر اپنے ماں بچوں کی کفالت کے لئے کمانے کے لئے لگتا ہے تو وہ (بھی) اللہ کے راستے میں ہے اور اگر اپنے لئے کمانے لگتا ہے تو وہ بھی اللہ کے راستے میں ہے۔“ متفق علیہ بروایت حضرت انس رحمہ اللہ غنہ

۹۲۳۶ فرمایا کہ ”اگر کوئی شخص اس نیت سے کمانے لگے کہ اپنے والدین کی کفالت کرے یا یہ کہ ان کو لوگوں کی عیناتی سے بچائے تو وہ اللہ کے راستے میں ہے اور اگر کوئی اس لئے کمانے لگے کہ خود کو لوگوں کی عیناتی سے بچائے اور اپنا گزر خود کرے تو وہ بھی اللہ کے راستے میں ہے اور اگر کوئی شخص اس نیت سے کمانے لگے کہ مال میں اضافہ ہو تو وہ دشمنان کے راستے میں ہے۔ طبری فی المعجم الاوسط بروایت حضرت انس رحمہ اللہ غنہ فائدہ۔ مذکورہ تین احادیث کا مضمون واضح ہے کیونکہ کوئی بھی شخص جب کمانے کے لئے گھر سے نکلتا ہے تو عموماً یہی وجوہات پیش نظر ہوتی ہیں یعنی والدین کی عینات کفالت، اور ان کو روزی کی عیناتی سے بچانا، انہیں مال بچوں کو روزی، کچرا، مکان کی فراہمی کا ارادہ، کہیں اپنا

تعلیل سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوں گے۔ حلیہ بھی نعمہ پر واجب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
 ۹۱۳۶ فرمایا کہ جس نے کلال ذراغ آٹھنی سے کوئی زیر اختیار کر لیا یا اس خیرت کے لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلائے سے بیچ دیاں کے
 بال بچوں کا جو بھی اس پر ہو وہ قیامت کے دن انبیاء و مرسلین کے ساتھ اس طرح آئے گا بھر شہادت کی آگلی روایت دلی دلی اگلی دیکھا کر لکھا گیا۔

عقلمند والہ بھی مروت واجب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
 ۹۱۳۷ مذکور روایات میں ہے تا جہاں نصیحت ہے ہی لیکن یہ بھی بتایا کہ مزید اخلاص کیا ہوں گے! یعنی دنیوی فساد کے ساتھ
 ساتھ یہ بھی ہر گاہ کہ میں بشر میں ایسے ہر کار چروچو ہوں اس بات کے جاننے کی مانند چمک رہا ہو گا اور پھر ہو گا بھی وہ انبیاء و مرسلین کے ساتھ اور
 صرف ساتھ ہی نہیں بلکہ اتنے قریب جتنی ہاتھ کی ٹھیکیں۔ (مترجم)

۹۱۳۸ فرمایا کہ جو شخص رزق کا محتاج کسی میں اس پر کوئی طرح نہیں کہ خوب دعا نہیں پڑھتا نہ مسدود ہوں، عن عائشہ رضی اللہ عنہا
 ۹۱۳۹ فرمایا کہ ”مجھ سے پہلے انبیاء (یعنی ایسے علم و ایمان کا گاہک تھا کہ وہ صرف پاک مال ہی کھا نہیں اور نیک عمل ہی کریں۔“

حلیہ بھی نعمہ پر واجب ابو عبد اللہ اس سخت شدہ شمس و ص
 ۹۱۴۰ رزق کے لئے محنت کر دیا اگر تم میں سے کوئی غلاب ہو جائے تو تمہارا اس کے حسن پر چھوڑ دے مسدود ہوں عن ابی بن عبد اللہ
 بن عمر (ابو بنی) یعنی رزق کے لئے محنت کرے اور محنت کے باوجود حاصل نہ ہوتے خدا واسطے اس کے حول کے احکامات اور عدول پر چھوڑ دے۔
 ۹۱۴۱ فرمایا کہ ”خدا کا راستہ اس کے علاوہ کیا ہے کہ اس میں کوئی قفل کر دیا جائے (یعنی جو شخص اپنے والدین کی کفالت کی نیت سے کوئی
 کرے وہ بھی اپنے والد کے راستے میں ہے اور جو شخص اپنے والد کی کفالت کی نیت سے کوئی کرے وہ بھی اپنے والد کے راستے میں ہے اور جو کوئی
 اپنے لئے لے لے گا تا کہ لوگوں کی کفالت میں ہے یا تو وہ (یعنی) اللہ کے راستے میں ہے اور جو شخص اپنے مال میں خیر دیکھنے کی نیت سے نکالی کرے
 اور شہان کے راستے میں ہے۔“ معہم دوسرے طور اس معنی علیہ مروت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۹۱۴۲ ایک مرتبہ جب نبی کریم ﷺ سے سناں پوچھا گیا کہ سب سے پاک کائنات کی کون سی ہے تو جواب میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا
 کہ وہ کائنات جو آدمی اپنے ہاتھ سے محنت کر کے حاصل کرے اور وہ فریاد و فریاد میں محنت اور فانیات نہ ہو۔“

اس عساکر مروت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

حرام کی کمائی کا صدقہ ناقابل قبول ہے

۹۱۴۳ فرمایا کہ ”کوئی صدقہ نہیں کرتا پاک مال سے مگر یہ کہ اسے رضا (یعنی اللہ تعالیٰ) کے ہاتھ میں دے دیتا ہے ورنہ اللہ تعالیٰ پاک
 مال ہی قبول کرتا ہے اپنے جب اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی ایک کے صدقہ دیکھے ہوئے پھر وہ اسے (پاک) دے گا ہے جیسے تم میں سے
 کوئی شخص اپنے پیسے کی ہانسی اور پیسہ پرورش کرتا ہے۔ یہاں تک کہ پھر وہ اسے ہانسی کی طرح ہو جاتا ہے۔“

مس داؤد قطی فی الصفات مروت ای ہر رضی اللہ عنہ
 ۹۱۴۴ مذکور: صدقہ کے مال وہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں دینے کا جو ذکر آیا ہے تو اس سے مراد یہ ہے کہ یہ مال اللہ تعالیٰ کے پاس بیجا ہو گیا
 کیا کہ اللہ تعالیٰ تو ہاتھ پر وغیرہ سے پاک ہیں اور چاہے سے مراد صدقہ شدہ چیز کی نوعیت کے اعتبار سے اضافہ ہے یعنی ایک پھوپھو
 پھوپھو صدقہ کرنے تو پھوپھو اس کی تعداد میں نہ سمجھو کہ اس کا اہم اہم پھوپھو کے برابر ہو جائے اور یہ بھی ممکن ہے پہل چڑی میں
 اضافہ ہو جائے یعنی ایک پھوپھو کوئی اضافہ کر دیا جائے کہ وہ پھوپھو کے برابر ہو جائے اور یہ بھی ممکن ہے کہ صدقہ شدہ چیز کے ٹاپے و آٹا
 یا حلوہ بنائے تو یہ صدقہ کرنے والے سے ایک پھوپھو نہیں بلکہ صد پھوپھو کے برابر پھوپھو کی صدقہ کی ہوں، یہ حال تو ہوگی تو نہ تھان تو یہ
 چیز پر قادر ہیں۔ (مترجم)

ضمیمہ..... حرام کی برائی کے بیان میں

۹۱۵۶۔ فرمایا کہ "جس نے کوئی مال ظلم و ستم کے ذریعے سے حاصل کیا اس مال کا اللہ تعالیٰ بلا توفیق میں لکھ دے گا۔" ابن حجر بروایت موسیٰ بن حمزہ
 ۹۱۵۷۔ فرمایا کہ "جس نے دس درہم کا کپڑا خریدا اور وہیں سے ایک درہم حرام کا تھا تو جب تک اس کپڑے سے کسی سے ایک ٹکٹی بھی اس
 کے جسم پر ہوگی اللہ تعالیٰ اس شخص کی کوئی نافرمانی نہ کرے گا۔" بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ
 ۹۱۵۸۔ فرمایا کہ اگر کسی شخص نے چوری کا مال خریدا اور اسے اس کا حق دے دیا تو اس نے چوری کی ذلت اور گناہ میں شریک نہ ہوا۔"

مسند ذک حاکم اور سنن کبریٰ بیہقی بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
 ۹۱۵۹۔ فرمایا کہ "ہر وہ جسم جس کی پرورش حرام مال سے ہوئی ہو تو آگ ہی اس کے لئے بہتر ہے۔"

شعب الایمان بیہقی حلیۃ ابن نعیم بروایت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ
 ۹۱۶۰۔ فرمایا کہ "تم میں سے کسی شخص کا اپنے منہ کی ذلیل لینا بہتر ہے اس سے کہ اس بچہ کو اپنے منہ میں ڈالے جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار
 دیا ہے۔" شعب الایمان بیہقی بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

فائدہ..... حرام مال کی مذمت اور برائی تو ہر عادیہ کے مضامین سے واضح ہے اور مختلف مضامین سے یہ فائدہ کہ حرام مال کی قسم کا ہر
 سکا سے دو مال بھی حرام ہے جو کسی پر ظلم و ستم کے نتیجے میں حاصل ہو ایسے مال کا انجام بھی ناپاک ہے جو شخص ایسا مال کماے گا وہ گنہگار بھی ایسے ہی
 راستے میں گھر میں بلا کہیں ہوں کی طرح طرح کی بلا عذاب اور فتنہ تک پہنچا دیں یہاں پر کچھ اور بھی لکھا ہے۔

پھر اگر اس مال کا حرام ہونا، حرام مال سے آدمی سانس کی کچھ جتنی کپڑے وغیرہ خریدے کی مذمت آگئی تھی تو اس کا بھی انجام ناپاک
 جب تک ایسے پڑے کی ایک جگہ بھی لکھی جسم پر ہوگی تو نافرمانی نہ ہوگی۔

اور جان پر جو کچھ گرجی رہی شدہ مال خریدے سے کسی چیز تک چور کی مدد و معاونت کا پہلو نکلا جائے اس لئے وہ بھی ٹھیک نہیں کیونکہ اس سے چور اور
 زیادہ گرمی چوری کرنے لگے گا اور کپڑے جانے پر ذلت کا لگ؟ کیونکہ چور کہہ سکتا ہے کہ میں تو ظالم شخص کے لئے چوری کرتا ہوں کیونکہ وہ میرا
 مال خریدے لپٹا ہے اسی لئے خرید دیا کہ جائے دیکھتے ہوئے ایسا مال خریدنے پر خرچہ اور ذلت و شرم نہ ملے اور چوری کے گناہ میں بھی شریک نہ بن جائے۔

تاکہ ہمیں نہ چور کی کاپی خریدنے سے ڈالے نہ کوئی دھوکا سامی سمجھ کر ذلیل شرم نہ دیکھا جاتا ہے۔
 اور پھر یہ فائدہ کہ چوری کا مال کھانا بہت نہیں بگاڑتا۔ بہت تو معنی چھانک لینا ہے کیونکہ اگر چوری کا مال کھا بھی لیا تو اس سے حاصل
 ہونے والی دوسری توفیق اور نفع تو انہم میں سے جانتے کا باعث ہوگی اس لئے حرام سے بچنا ہی بہتر ہے تاکہ پتلا ہو نہ (مستزہم)

حرام غذا جہنم کا سبب ہے

۹۱۵۷۔ فرمایا کہ "بے شک اللہ تعالیٰ نے اس جسم پر جنت کو حرام قرار دیا ہے جس کی مشغولیاں حرام۔" ہوئی کہ۔

مسند عبد بن حماد، مسند ابن عسلی بروایت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ
 ۹۱۵۸۔ فرمایا کہ "حرام آدمی میں سے صرف کرنے والی کی مثال اس ذبیحہ موت کی طرح ہے جو اپنی زندگی آدمی میں سے صرف حصوں وغیرہ
 صرف کرتے۔" ابو جہر بروایت حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ

۹۱۵۹۔ فرمایا کہ "کوئی ایسا گوشت نہیں جس کی پرورش حرام مال سے ہوئی اور جنت میں داخل نہ ہو جائے۔"

حلیہ ابن نعیم بروایت حضرت صدیق رضی اللہ عنہ
 ۹۱۶۰۔ فرمایا کہ "اگر کسی شخص نے دس درہم کا کپڑا خریدا اور اس میں سے ایک درہم بھی حرام کا تھا تو اللہ تعالیٰ اس شخص کی نافرمانی نہ کرے گا۔"

نہ کریں گے جب تک اس کپڑے میں سے ایک دھجی بھی اس کے جسم پر باقی ہوگی۔“

مسند احمد و مسند عیسیٰ حمید، شعب الایمان للبیہقی وضعہ، تمام والعطیب، ابن عساکر و الدیلمی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ
۹۲۶۱۔ فرمایا کہ ”جس نے حرام مال کھایا اور اس سے صلہ رحمی کی یا اس سے صدقہ کیا، یا اس مال سے اللہ کے راستے میں خرچ کیا، تو اللہ
تعالیٰ اس سب مال کو جمع کر کے اس کے ساتھ ہی جہنم میں ڈال دیں گے۔“

ابن المبارک، ابن عساکر بروایت فاسم بن مغیرہ رضی اللہ عنہ بروایت
۹۲۶۲۔ فرمایا کہ ”جس نے حرام کا لقمہ کھایا، اس کی چالیس دن کی نماز قبول نہ ہوگی، اور اس کی چالیس دن تک دعا بھی قبول نہ ہوگی اور ہر وہ
گوشت جس کی پرورش حرام مال سے ہوئی ہو تو اس کے لئے آگ ہی بہتر ہے اور ایک لقمے سے بھی گوشت کی نشوونما ہوتی ہے خواہ وہ لقمہ حرام ہی کا
کیوں نہ ہو۔“ دیلمی بروایت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
۹۲۶۳۔ فرمایا کہ ”جس نے جان بوجہ کر چوری کا مال کھایا تو وہ بھی چور کے گناہ میں شریک ہو گیا۔“

طبرانی بروایت میمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہ
۹۲۶۴۔ فرمایا کہ ”کوئی بھی گوشت جس کی پرورش حرام سے ہوئی ہو تو اس کے لئے آگ ہی بہتر ہے۔“

شعب الایمان للبیہقی بروایت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ
۹۲۶۵۔ فرمایا کہ ”جس نے حرام مال جمع کیا اور پھر اس سے صدقہ کیا تو اس کے لئے اس میں کوئی اجر نہ ہوگا بلکہ یہ اس پر بوجہ ہوگا۔“

ابن حبان بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
۹۲۶۶۔ فرمایا کہ ”جس شخص نے حرام مال کھایا اور پھر اس سے غلام آزاد کیا اور صلہ رحمی کی تو وہ اس پر بوجہ ہوگا۔“

طبرانی بروایت ابو الطفیل رضی اللہ عنہ
۹۲۶۷۔ فرمایا کہ جس شخص کو اس بات کی پرواہ نہ ہو کہ وہ مال کہاں سے کما رہا ہے تو اللہ تعالیٰ کو بھی پرواہ نہ ہوگی کہ وہ کہاں سے جہنم میں
جار رہا ہے۔“

۹۲۶۸۔ فرمایا کہ ”جس کے گوشت کی نشوونما حرام مال سے ہوئی ہو تو اس کے لئے آگ ہی بہتر ہے۔“

مسند ترک حاکم بروایت حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما
۹۲۶۹۔ فرمایا کہ ”وہ گوشت اور خون جنت میں داخل نہ ہوں جن کی پرورش ناپاکی سے ہوئی۔“

شعب الایمان للبیہقی بروایت حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ
۹۲۷۰۔ فرمایا کہ ”جسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، اگر تم میں سے کوئی شخص مٹی لے کر اپنے منہ میں ڈال لے تو یہ بہتر ہے
اس سے کہ وہ اس چیز کو منہ میں ڈالے جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے۔“ حاکم فی تاریخہ بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
۹۲۷۱۔ فرمایا کہ ”جو گوشت حرام مال سے پھیلا چھوڑا وہ جنت میں نہ جائے گا۔“ طبرانی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ
۹۲۷۲۔ فرمایا کہ ”وہ جسم جسے حرام غذاؤں کی وہ جنت میں نہ جائے گا۔“

مسند ابی یعلیٰ، حلبی ابی نعیم، شعب الایمان للبیہقی بروایت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ
۹۲۷۳۔ فرمایا کہ ”جس گوشت کی نشوونما حرام سے ہوئی وہ جنت میں نہ جائے گا اس کے لئے آگ ہی بہتر ہے۔“

مسند ترک حاکم بروایت حضرت ابو بکر صدیق و عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ
۹۲۷۴۔ فرمایا کہ ”تجھے خون سے باز دوں گا مگر ہونا حیرت میں نہ ڈالے اور نہ ہی حرام مال جمع کرنے والے کو کچھ حیرت زدہ ہونا کیونکہ ایسا
فحش اگر صدقہ کرے تو قبول نہیں ہوتا اور جو اس حرام مال میں سے نفع جاتا ہے تو اس سے آگ ہی میں اضافہ ہوتا ہے۔“

طبرانی، شعب الایمان للبیہقی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

حرام مال میں نجاست ہے

۹۲۷۵ فرمایا کہ ”مجھے جنوں سے بازوؤں کا سوا ہوا حیرت میں نہ آئے، اگر کوئی ایسے شخص کو اللہ کے پاس ایک نعل کرنے والا ہے تو مجھ سے مرے گا، بدستور اسی شخص کو کچھ کرچیزیں ہونا جو حرام مال کی کہتا ہے کیونکہ اگر وہ اس مال میں سے خرچ کرے، صدق کہے تو قبول نہیں کیا جاتا، اگر اپنے پاس بچا کر رکھے تو اس میں برکت نہیں ہوتی، اور اگر اپنے پیچھے چھوڑ کر مر جائے تو وہ اس کی آگ میں اٹائے گا، حث: دوہا۔

۹۲۷۶ فرمایا کہ ”شعب الایمان بھیجی بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ
۹۲۷۷ فرمایا کہ ”جو بندہ حرام مال کو کئے اور پھر اس میں سے خرچ کرے تو اس میں سے برکت ختم ہو جاتی ہے اور صدق کہے تو قبول نہیں کیا جاتا، اور اگر پیچھے چھوڑ کر مرے تو اس کی آگ میں اٹائے گا، کاٹ بناتا ہے، بے شک اللہ تعالیٰ برحق کو برائی سے نہیں مٹائے بلکہ برائی کو چھوٹی سے مٹاتا ہے۔“ ابن مال بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۹۲۷۸ فرمایا کہ ”جو شخص حرام مال کھائے اس سے برکت اٹھ جاتی ہے اور اگر صدق کہتا ہے تو قبول نہیں کیا جاتا، اور اگر پیچھے چھوڑ کر مر جائے تو وہ اس کی آگ میں اٹائے گا، کاٹ بناتا ہے۔“ ابن مسعود رضی اللہ عنہ
۹۲۷۹ فرمایا کہ ”حرام مال میں کئے والے کو کچھ کر کرنا منع نہ کرنا کیونکہ اگر اس مال سے صدق کہے تو قبول نہ ہوگا، اور اگر وہ مال خرچ کیا تو اس کی آگ میں اٹائے گا، کاٹ بناتا ہے، بے شک اللہ تعالیٰ برحق کو برائی سے نہیں مٹائے بلکہ برائی کو چھوٹی سے مٹاتا ہے۔“ ابن مال بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ
۹۲۸۰ فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایسی قوم کو ٹھاکر نہیں کرے جس کے ہاتھ سے بھڑائی آگ کے شعلے نکل رہے ہوں گے،“ مضمین: کس کے اللہ تعالیٰ کیا فرماتے ہیں؟

ان النیر ، کلون ابوہی ، البیاضی علیہما اللہ ، کلون فی مظلومہ مارؤ مہیضون صغیراً ، البیاضی صغیراً
ترجمہ:..... بے شک جو دو تیسوں کا مال ظلم سے لٹا جاتا ہے جس کو تو اپنے غائب میں آگ کی تیج کر رہے ہیں اور قریب یہ لوگ بھڑکتی آگ میں داخل ہوں گے۔ مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ، جلیق بن حبان، حنفی بن مرویت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
۹۲۸۱ فرمایا کہ ”رات کو چوری شدہ بکری کی قیمت حرام ہے اور اس کو کھانا بھی حرام ہے۔“ مصعب بن عمرو بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
۹۲۸۲ بیاضی وقت کی قید موقوف ہے، حجازی نہیں، مطلب یہ ہے کہ بکری تو اوقات کے وقت پر دی کی گئی ہو، خواہ اس کے وقت اس کا کھانا حرام ہے اور اس سے مراد: انہوں نے یہ کہہ دیا کہ بکری کو بکری کو کھانا دینا کر کے کھالیا جائے اور اس کی قیمت بھی کہ بکری کو کچھ کر اس کی قیمت اپنے استعمال میں لائی جائے پھر مال دونوں ہی صورتیں حرام ہیں۔ (مترجم)

دوسری فصل... مکہ کی کے آداب کے بیان میں

۹۲۸۳ فرمایا کہ ”اگر کوئی شخص کسی کام میں مجھے ہوتا ہے تو وہ میرے لئے حرام ہے۔“ ابن مال بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ
۹۲۸۴ فرمایا کہ ”اگر کسی کو کوئی چیز دی جائے تو اس سے کچھ نہ لے کر لازم پکڑے،“ شعب الایمان بھیجی بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ
۹۲۸۵ اصل مشن کے اعتبار سے دونوں اہدیت کا مضمون تقریباً یکساں ہے، بے شک جب کوئی شخص کسی کام میں لگے تو وہ اپنی کامیابی نہ کرے، یہی حرام ہے، اور اس کو چاہیے کہ مستحق مرانی سے اس کام کو کرے، بے ایمان ہو کہ وہ ایک جگہ اور کسی دوسری جگہ اور
۹۲۸۶ فرمایا کہ ”جب شہداء کی پشیدہ اسے اور نہ کسی اور پر چڑھے گا۔“

مطلب: بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ، طبرانی بروایت حضرت حسن رضی اللہ عنہ ابوہریرہ بروایت حضرت حسن

اقتراعت کو خیال ہے حدیث سے مراد انوکھ میں چٹا شخص ہے نہ زمین شدہ مال، بیع و شراء میں بیع و شرا سے بچنے کا حکم ہے۔

۹۲۸۳۔ فرمایا کہ ”رزق کے بارے میں یہ مت سمجھو کہ تمہیں وقت پر نہیں مل رہا کیونکہ کوئی بندہ ایسا نہیں جو اپنا رزق پورا کرے بغیر مر جائے اور

روزی کی تلاش میں اعتدال کی راہ چلو (حلال اور حرام چھوڑ دو)۔ مسئلہ حاکم، سنن کبیری، بیہقی بروایت حضرت حلیہ رضی اللہ عنہ

۹۲۸۵۔ فرمایا کہ ”اے لوگو! اللہ سے روزق کی تلاش میں اعتدال کا راستہ اختیار کرو، کیونکہ کوئی شخص اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک اپنا

رزق پورا نہ کرے خواہ وہ اس کے حصول میں کتنی ہی سعی کا مظاہرہ کیوں نہ کرے اللہ سے ڈرو اور رزق کی تلاش میں اعتدال کا راستہ اختیار کرو، جو

حلال ہواں کو لے اور جو حرام ہواں سے چھوڑ دو۔ ابن ماجہ بروایت حضرت حلیہ رضی اللہ عنہ

۹۲۸۶۔ فرمایا کہ ”روح القدس نے میرے بدل میں یہ بات ڈالی کہ کوئی شخص اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک اپنی مدت پوری نہ کرے اور

اپنا رزق پورا حاصل نہ کرے اور رزق کا (بظاہر) دوسرے پیچیدہ قسم میں سے کسی کو گناہ پر نہ اسے کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے خزانوں سے اسی وقت

دیتا ہے جب اس کی اطاعت کی جائے۔“ حلیہ ابن نعیم بروایت حضرت ابی امامہ رضی اللہ عنہ

۹۲۸۷۔ فرمایا کہ ”رزق تلاش کرنے میں اعتدال سے کام لو“ کیونکہ جو کچھ بھی مٹا ہے وہ نقد میں پہلے سے ہی لکھا جا چکا ہے۔

مسند حاکم ابن ماجہ طبرانی بروایت حضرت ابو حمید الساعدی رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... ان احادیث کا مضمون تقریباً یکساں ہے جس میں یہ بتایا گیا ہے کہ ہر انسان کی زندگی بھی مقرر ہے اور رزق بھی چٹا چھوٹی شخص اپنی

زندگی کی مدت اور اپنا رزق مکمل کئے بغیر نہیں مرے گا لہذا روزی کی تلاش میں بے اطمینانی، بے یقینی اور جلد بازی کا مظاہرہ کرتے ہوئے حلال

کے بجائے حرام ذریعہ نہیں اختیار کر لینا چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں سے جو کچھ ملتا ہے وہ فرما دیا داری کرنے سے ملتا ہے، فرمایا ہے نہیں۔

اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہ بیان مسلمانوں کے لئے ہے تاکہ کافروں کے لئے، کیونکہ کافروں کے لئے تو دنیا ہی جنت اور انہیں

جنت میں سب کچھ ملتا ہے جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا ”الدنيا سجن المومن وجنات الكافر“ یعنی دنیا مومن کے لئے قید خانہ اور کافر کے لئے

جنت ہے کیونکہ وہ کسی اصول اور ضابطے کا پابند نہیں اور شرعاً مہار بنا پھرتا ہے۔ (مترجم)

۹۲۸۸۔ جس شخص نے کوئی کام نہ کرے ساتھ کیا تو کام امید سے کہیں زیادہ دور ہوگا۔ اور جو شخص اتنی ہی کے ساتھ کرے گا وہ اس کے لئے (اس

کا بدلہ) بہت نزدیک ہوگا۔ حلیہ لاؤلیہ عن انس رضی اللہ عنہ

۹۲۸۹۔ فرمایا کہ ”بڑا دل تاجر خر و مر رہتا ہے اور جزا و مندا تہر یا لیتا ہے۔“ فضائی بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۹۲۹۰۔ فرمایا کہ ”شاید تجھے اسی کی وجہ سے رزق دیا جاتا ہو۔“ ترمذی، مسئلہ حاکم بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... اس روایت کا پس منظر یہ ہے کہ، وہ بھائی تھے، ایک ہر وقت جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں موجود رہتا اور عبادات وغیرہ میں

مشغول رہتا، جبکہ دوسرا گمانے کی فھر میں لگا رہتا، ایک مرحہ کمانے والے بھائی نے جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عبادت گزار

بھائی کی شکایت کی کہ میں اکیلا محنت کر کے کماتا ہوں جبکہ یہ ہر وقت عبادت میں مشغول رہتا ہے اور کام کاج بالکل نہیں کرتا تو آپ ﷺ نے

جواب میں فرمایا کہ شاید تجھے اسی کی وجہ سے رزق دیا جاتا ہو۔“

یعنی اگر کوئی شخص محنت کر کے حلال مال بھی کماتا ہے تو اسے یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ میں جو کچھ حاصل کر رہا ہوں اپنی محنت سے حاصل

کر رہا ہوں، بلکہ جو کچھ بھی مل رہا ہے اسے اللہ تعالیٰ کا دین سمجھنا چاہیے۔

اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت اور فرما داری سے رزق میں اضافہ ہوتا ہے کبھی نہیں، اس لئے اس میں کمی نہیں کرنی چاہیے بلکہ

عبادات وغیرہ کا زیادہ اہتمام کرنا چاہیے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ رزق بعض اوقات صرف محنت سے نہیں بلکہ ایک لوگوں کی برکت سے بھی ملتا ہے خواہ

وہ نیک لوگ ہوں یا فاجر لوگوں میں ہوں یا گھروں میں۔ (مترجم)

۹۲۹۱۔ فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں کتنی دوسریوں میں سے تیسرا ہوتا ہوں جب تک ایک دوسرے کے ساتھ خیانت نہ کرے، سو جیسے ہی

ایک دوسرے کے ساتھ خیانت کرتا ہے میں کتنے سے نکل جاتا ہوں۔“ سنن ابی داؤد، مسئلہ حاکم بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

فائدہ:۔۔۔۔۔ یہ سب شریکوں سے امر اور نہی آتے ہیں یعنی جب دوا دی تو اس میں مل کر دوا کرتے ہیں تو اسے اللہ تعالیٰ بھی شریک نہ جانتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی شریعت کا مطلب رحمتوں اور برکتوں کی فراوانی ہے لہذا جب دواؤں میں سے کوئی ایک اور سے دو جو مکہ دیئے گئے یا خیانت کرتے ہوئے تھے فعال ہیں سکے اور میان سے ٹکڑے سے ہیں یعنی ان کے کاروبار سے رحمت اور برکت ختم ہو جاتی ہے۔ (مترجم)

۹۲۴۲ فرمایا کہ ”صبح شام میں اپنے مجاہد کے لئے کاروبار میں کسی طرف جاتے ہیں اور جو شخص صبح سے پہلے بازار میں داخل ہوتا ہے اس کے ساتھ یہ بھی داخل ہو جاتا ہے جس اور جو شخص صبح سے آخر میں بازار سے نکلتا ہے اس کے ساتھ یہ بھی نکل آتے ہیں۔“

طبرانی بہ بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۹۲۴۳ فرمایا کہ ”جو شخص صبح میں سے نہیں ہو کر مکہ کرتا ہے۔“

مسند احمد، سنن ابی داؤد، ابن ماجہ، مسند کرب حاکم بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۹۲۴۴ فرمایا کہ ”کسی شے کے بارگاہ میں کبوترین حبسہ ہو کر تے ہیں۔“ مسند کرب حاکم بروایت حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ

۹۲۴۵ فرمایا کہ ”جب تم فجر کی نماز پڑھو تو رزق کو تلاش کرنے کے بجائے سوت پیا کرو۔“ طبرانی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۹۲۴۶ فرمایا کہ ”جب اللہ تعالیٰ کسی رزق کے اسباب مقرر کر دے تو اسے نہ چھوڑے حتیٰ کہ وہ اسباب ختم ہو جائیں۔“

مسند احمد، ابن ماجہ بروایت ابو العباس حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

کئی کے ذریعہ کو بلا وجہ نہ چھوڑے

۹۲۴۷ فرمایا کہ ”جب اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی کے لئے رزق کا روزہ مقرر کر دے تو اسے چاہیے کہ اس کو لازم پکڑے۔“

شعب الایمان للبیہقی بروایت ابو العباس حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ

۹۲۴۸ فرمایا کہ ”زمین کے پوشیدہ محصول سے بھی رزق ملتا ہے۔“

مسند ابی یوسف، طبرانی، شعب الایمان للبیہقی بروایت ابو العباس حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ

۹۲۴۹ فرمایا کہ ”زمین کے پوشیدہ محصول سے بھی رزق دھونڈو۔“ دار فطرس فی الاموال، شعب الایمان للبیہقی بروایت ابو العباس حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابن عباس رضی اللہ عنہما

۹۲۵۰ فرمایا کہ ”جس کے لئے تجارت مشکل ہو جائے تو اس کو چاہیے کہ وہ قرض چلا جائے۔“ طبرانی بروایت ابو جابر بن سلمہ رضی اللہ عنہ

۹۲۵۱ فرمایا کہ جسے کوئی نے تمسک دیا وہ اسے چھوڑ دے کہ وہ تمسک چلا جائے اور پھر تمسک میں بھی تمسک چلا جائے۔“

ابن ماجہ، طبرانی، شعب الایمان للبیہقی بروایت ابو العباس حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

روزی کی تلاش میں مہمانہ روی ہی سال کی نشانی ہے

۹۲۵۲ فرمایا کہ ”دنیا کی طلب میں مہمانہ روی اختیار کرو، ہے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے رزق کی دھندلاری کی ہے، اپنے کاموں میں اللہ تعالیٰ سے مدد مانگا کرو، کیونکہ وہ جو چاہتا ہے وہاں سے اور جو چاہتا ہے وہاں سے باقی رہتا ہے اور جو محفوظ (بھی) اسی کے پاس ہے۔“

معنی علیہ مسند کرب حاکم بروایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ

۹۲۵۳ فرمایا کہ ”رزق کے بارے میں پروا نہ کرو جسے اللہ تعالیٰ نے تمہارا روزہ مقرر کیا ہے اور جو چاہتا ہے وہاں سے اور جو چاہتا ہے وہاں سے باقی رہتا ہے اور جو محفوظ (بھی) اسی کے پاس ہے۔“

قائدہ..... جتنی غصہ میں تو لیکھا میں البتہ یہ تو کہہ کر اللہ کی اعانت سے حاصل کر رہا یہ وہی مضمون ہے جو اب

”استعیذوا بالصبر والصلوة“ الایہ

یعنی اللہ سے دعا کرو گویا: اور تمنا کرو کہ میرے وجود میں کھلیا گیا ہے۔

ابو القاسم جناب فیما کر یہ جہت کی نسبت مبارک ہے۔ (مترجم)

۳۱۰ فرمایا کہ ”مجھے ہے پاس آؤ یہ تمام جہاتوں کے رب کے نمائندے حضرت خیر کل علیہ السلام ہیں جنہوں نے میرے بل میں یہ بات ان کے کوئی شخص اس وقت تک نہ سرت گا جب تک اپنے رزق مکمل نہ کر لے کر چڑھو میرے یہ کہیں نہ ملے لہذا طلب میں میرا رزق اختیار کرو اور کہیں ایسا نہ ہو کہ رزق دیر سے ملنے کی وجہ سے (مجموعی حاصل کرنے کے لئے) گناہ کا راستہ اختیار نہ لے لو، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے پاس جو دیکھ ہے اس کی طرف راہنمائی کرنے سے سختی ملتا ہے، فرمائی سے نہیں“۔ بروایت حضرت حنیفہ رضی اللہ عنہ

۳۱۱ فرمایا کہ ”اب لوگو! تمہیں ہے کوئی ایک (بھی) اس وقت تک نہ مرے گا جب تک اپنا رزق پورا نہ کر لے لہذا یہ سمجھو کہ رزق سے جس دیر دوری ہے اور اللہ تعالیٰ سے دُور رہو اور طلب میں میرا رزق اختیار کرو اور جو حاصل ہو لے لو اور جو حرام ہے نہ چھوڑو“۔

مسند ابی حنیفہ علیہ مروایت حضرت حاتم رضی اللہ عنہ اور مسند ابی حنیفہ علیہ مروایت حضرت حاتم رضی اللہ عنہ

۳۱۲ فرمایا کہ ”کوئی چیز ایسی نہیں جو تمہیں صحت سے قریب کرنے والی ہو مگر میں نے تمہیں اس کے پورے میں نہ بتایا ہو نہ ہی کوئی چیز ایسی ہے جو تمہیں آگ سے قریب کرنے والی ہو۔ میں نے تمہیں اس سے نہ دیکھا اور جو حق تعالیٰ نے میرے بل میں یہ بات اعلیٰ ہو کہ کوئی شخص اس وقت تک نہ مرے گا جب تک اپنے رزق پورا حاصل نہ کر لے لہذا اللہ تعالیٰ سے دُور رہو اور طلب میں میرا رزق اختیار کرو اور کہیں ایسا نہ ہو کہ رزق میں یہ خیر کی وجہ سے گناہ کا راستہ اختیار کرو، کیونکہ یہ شک اللہ تعالیٰ کے پاس سے جو دیکھو تمہیں ہے اور خیر اور اس سے ملتا ہے، فرمائی سے نہیں“۔

مسند ابی حنیفہ علیہ مروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۳۱۳ فرمایا کہ ”کوئی ایسا کام نہیں جو جنت سے قریب کرنے والا ہو اور میں نے تمہیں اس کا حکم نہ دیا ہو نہ کوئی ایسا کام ہے جو جہنم سے قریب کرنے والا ہو۔ میں نے تمہیں اس سے نہ دیکھا اور جو حق تعالیٰ نے میرے بل میں یہ بات اعلیٰ ہو کہ کوئی شخص اس وقت تک نہ مرے گا جب تک اپنے رزق مکمل نہ کر لے لہذا اللہ تعالیٰ سے دُور رہو اور طلب میں میرا رزق اختیار کرو اور کہیں ایسا نہ ہو کہ رزق میں یہ خیر کی وجہ سے گناہ کا راستہ اختیار کرو، کیونکہ یہ شک اللہ تعالیٰ کے پاس سے جو دیکھو تمہیں ہے اور خیر اور اس سے ملتا ہے، فرمائی سے نہیں“۔

۳۱۴ فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ نے کوئی بہتر مند پیدا نہیں کیا مگر یہ کہ اس میں ہر زمین پر چلنے والے کا رزق دیکھا جائے حتیٰ کہ ایک شخص نے آسمانی حصے سے (رزق کی تلاش میں) آگ ہے حالانکہ اس نے اپنا رزق انور دیکھا ہے اور شیطان اس کے کندھوں سے اور میں نے چھوڑ دیا ہے کہ معمولی ہوں، گناہ کرو، لہذا دہشت سے لوگ ایسے ہیں جو اپنا رزق سمجھتے اور گناہ سے حاصل کرتے ہیں اور بہت سے ایسے ہیں جو حق تعالیٰ اور اس سے حاصل کرتے ہیں وہ بھی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے ہدایت دے گا اور نہ کرنا ہے“۔ بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

متفرق آداب

۳۱۵ فرمایا کہ ”آداب تم میں سے کسی کا رزق کسی چیز میں ہو تو اسے ہرگز نہ چھوڑے یہاں تک کہ وہ قبول ہو جائے“۔

مسند احمد مروایت ام طلحہ رضی اللہ عنہا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

۳۱۶ فرمایا کہ ”جسے اللہ تعالیٰ کوئی رزق دے تو اسے چاہے کسے ضرر ہو“۔ شعب الایمان لمبھی بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۳۱۷ فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ کے ہرگز قریبی ایسے ہیں جو بنی آدم کے رزق کی تقسیم کے ذریعہ میں اللہ تعالیٰ نے ان سے کہا ہے کہ تمہیں جو بھی بدو دینا ہے ملے گا نہ تو ایک ہی تمہارا کھانا ہے تو زمین و آسمان اور تمام بنی آدم کو اس کے رزق کا شائبہ دلاؤ۔

اور چہرہ بند و جو رزق کی تلاش میں ہے اور اس میں عدل و انصاف سے کام لیتا ہے تو اس کا رزق اچھا کرو اور آسمان کرو اور اگر وہ اس کے علاوہ کوئی اور راستہ (نا جائز) اختیار کرتا ہے تو اس شخص کے اور اس کے ارادے کے درمیان دوری پیدا کرو پھر اسے انتہائی لمبے کا جتنا اس کے لئے لگنا چاہئے۔" المحکم بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۹۳۱۸۔ فرمایا کہ "کوئی انسان ایسا نہیں جس کے لئے آسمان میں ایک دروازہ نہ ہو جس سے اس کا رزق اترتا ہے اور اس کا عمل اوپر جاتا ہے لہذا جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کو رزق دینا چاہتا ہے تو اس دروازے کو کھول دیتا ہے اور وہاں سے اس کا رزق اترتا ہے، لیکن جب وہ دروازہ بند کر دیا جاتا ہے تو کوئی اتنی طاقت نہیں رکھتا کہ وہ دروازہ کھول دے۔ وہ دروازہ صرف اللہ تعالیٰ ہی کھول سکتے ہیں جب چاہیں۔"

حلیہ ابو نعیم اور مسند قہلمی بروایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ

وسعت رزق کی دعا

۹۳۱۹۔ فرمایا کہ "جب تم میں سے کسی کی معاش اس پر تنگ ہو جاتی ہے تو وہ گھر سے نکلے ہوئے یہ کیوں نہیں پڑھتا:

"اللهم ارضني بقضائك وبارك لي فيما قدر لي حتى لا أحب تعجيل ما أخرت ولا تأخير ما عجلت"

ترجمہ:..... اے اللہ مجھے اپنے فیصلوں پر راضی ہونے کی توفیق عطا فرمائیے اور جو میرے لئے مقدر ہو چکا ہے اس میں برکت ڈال دیجئے یہاں تک کہ میں ایسے کسی کام میں جلد بازی نہ کروں جو آپ نے مؤخر کر رکھا اور نہ ہی ایسے کسی کام میں تاخیر کروں جس کا جلدی ہونا آپ نے طے کر رکھا ہے؟" ابن ہشام عمل اليوم وليلة بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۳۲۰۔ فرمایا کہ "جب صبح ہو تو یہ کہارو:

بسم الله على اهل و مالي، اللهم رضني بما قضيت و عافني بما ابقيت حتى لا أحب تعجيل ما أخرت ولا

تأخير ما عجلت

ترجمہ:..... اللہ کے نام کے ساتھ اس دن کی ابتدا کرتا ہوں اپنے مال اور گھروالوں کے ساتھ، اے اللہ مجھے اپنے فیصلوں پر راضی ہونے کی توفیق عطا فرمائیے اور میرے ساتھ عافیت کا معاملہ فرمائیے اس چیز کے ساتھ جو آپ نے پھار کھی ہے یہاں تک کہ میں ایسے کسی کام میں جلد بازی نہ کروں جو آپ نے مؤخر کر رکھا ہے اور نہ ہی ایسے کسی کام میں تاخیر کروں جس کا جلدی ہونا آپ نے طے کر رکھا ہے۔"

ابو نعیم بروایت بدر بن عبد اللہ العزلی رضی اللہ عنہ

کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میں تو ایک محروم کم نصیب آدمی ہوں میرا مال نہیں بڑھتا تو آپ ﷺ نے فرمایا تو اس دعا کو یاد کرو۔

۹۳۲۱۔ فرمایا کہ "جو یہ سمجھتا ہے کہ اسے رزق ملنے میں تاخیر ہو رہی ہے تو اس کو چاہیے کہ کثرت سے تحمیر یعنی اللہ اکبر پڑھا کرے اور جو غموں اور غمروں میں گھرا ہوا ہو تو اس کو چاہیے کہ کثرت سے استغفار کرے۔" قہلمی بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۹۳۲۲۔ جسے زمین سے آمدنی بند ہو جائے اس کو "فمان" لازم ہے (فمان) کے معنی فمان جانے یا قیام پذیر ہونے کے ہیں۔

ابن قانع، طبرانی عن مخلد بن علفہ بن شرحبیل بن مسطع عن ابي عن جده

۹۳۲۳۔ فرمایا کہ "جو شخص بازار میں داخل ہوا اور اس نے یہ کلمات پڑھے:

"لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد يحيى ويميت وهو حي لا يموت بيده الخير

وهو على كل شيء قدير"

ترجمہ:..... اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اس کی حکومت ہے، اور تمام تصرفات بھی اسی کی ہیں وہی زندہ کرتا ہے

۳۔ ہر دو غلام ہے جس سے آقا یہ کہہ دے کہ تو میرے مرنے کے بعد آزاد ہو جائے گا۔

اب یہاں حدیث میں پہلی اور چوتھی قسم تو ہر ایک کو کئی کئی کہہ دے اور وہیں غلام بخش دیتے ہیں اور اپنی جان اور دیگر اہل اسباب آقا کی ملکیت ہوتے ہیں، البتہ ان میں اختلاف فرق ہوتا ہے کہ بعض غلام آقا کی موت کے بعد بھی آزاد نہیں ہوتا بلکہ مشرک و روم میں خرید کر دیا جاتا ہے جبکہ نہ آقا کے مرنے ہی آزاد ہو جاتا ہے۔

ابست و سرئی اور تیسری قسم اور دیکھتی ہے ابھی ماکاتبہ اور مشرک غلام ماکاتبہ تو اس لئے کہ جب آقا نے غلام کو یہ کہہ کر ماکاتبہ بنایا کہ تو مجھے اتنے سال کہ کر دے تو اب غلام آقا کی خدمت کرنے کے بعد اپنی آزادی کے لئے غلام مال کہنا ضروری کر دیتا ہے اور لا ذکر آقا کا یاد کرتا ہے اور ماکاتبہ جو ماکاتبہ ہے وہاں کی ملکیت سمجھا جاتا ہے آقا کی نہیں، اور یہ ممکن ہے کہ کوئی غلام کہانے کے لئے سے رافق ہو، یا غیر مدعو یا زین و دود و تانما سے جوتا غلام نہیں بنا سکتا۔

اسی طرح مشرک غلام جو زیادہ آزاد کردہ کی مشرک ملکیت ہو اور ایک فریق میں آزاد کر دے تو یہ ممکن نہیں کہ غلام آقا غلام ہو اور آدھا اسی طرح ایک فریق کے آزاد کرنے سے غلام پر آزاد ہو جاتا ہے لیکن دوسرے فریق کو مال نقدان پہنچا ہے اس لئے اس کو کہا جاتا ہے کہ اپنے باقی آدھے حصے کی قیمت کا کرا قادی اور آزاد ہو جائے، سب یہ ممکن ہے کہ یہ باقی آدھ حصہ آزاد کرنے کے لئے یہ آزاد گاہاں کو لئے جاتا تو خود نہیں بنا سکتا۔

بعض غلام فرماتے ہیں کہ کبکہ دونوں عیسوی پہلی اور چوتھی قسم میں بھی باقی جاتی ہیں کیونکہ وہی تو حکم کے غلام ہیں تو آقا ان سے اپنی خدمت لینے کے بعد اسے کوئی پرکھا دے تو یہ بھی کمالی کر سکتے ہیں اور ممکن ہے کہ ان کی قسمت کے بعد بے ثنائی پر لگا دے تو یہ بھی ممکن کر سکتے ہیں اور ممکن ہے کہ ان کی قسمت میں دو کو کھنڈہ ہو جاتا تو کئی قسمت میں نہیں تو چونکہ غلام اور اس کا سارا مال آقا کی کا ہوتا ہے ہذا دو جو کچھ بھی کر سب کے آقا کا ہی ہوگا۔

دہاندا میں کی تعداد میں اندازے کا مستحق یہ بھی پیش نظر رہے کہ جب یہ مسلمانوں کی تعداد بڑھانے کا مشہور و سنا ہے وہاں اسلام میں غلام آزاد کرنے کی بہت ترغیب اور اجازت اب بھی بیان کیا گیا ہے اور اس بات کو فریب الہی کی صحت شک نہ لکھا گیا بلکہ قانون بنایا گیا ہے۔ نیز پیروزے کے کفار و کفار کے کفار اور قمر کے کفار اور بہت سے مسائل میں سب سے پہلے غلام آزاد کرنے کا ہی حکم دیا جاتا ہے۔ (مترجم کو حصہ دوم اصحاب۔)

مسند رومی سفر میں احتیاط

۹۳۲۱۔ فرمایا کہ "مسند کا خدمت کر دو کہ یہ کیم ترغیب دہانے کے لئے جاری ہے جو اللہ کے راستے میں غنائی کی حیثیت سے، کیونکہ مسند کے نیچے آگ ہے اور آگ کے نیچے مسند ہے اور نہ راستہ یا اثر رسوخ الے دلی۔ یہ بھی کوئی چیز خرید نہ"۔

طبرانی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

فأكدوا... کیونکہ ایسے افراد کی بھی انتہا باز روزی دہی استعمال کرتے ہوئے نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ (مترجم)

۹۳۳۰۔ فرمایا کہ "تمہارا میں سب سے پہلے داخل ہونے والے اور آخر میں نکلنے والے ہو کیونکہ شیطان بازو میں اٹھ کر پتے دار لگے ہوئے ہے"۔ (عصبت بروایت سلیمان)

۹۳۳۱۔ فرمایا کہ "تمہارے بازو میں سب سے پہلے داخل ہونے والے اور سب سے آخر میں نکلنے والے ہو کیونکہ بازو شیطان کی صرکہ ہو ہے یا رکی کہ شیطان کے اٹھ سنا دینے کی جگہ ہے اور کہیں شیطان اپنے جھنڈے سے ٹکے رہتا ہے۔" طبرانی بروایت سلیمان

۹۳۳۲۔ فرمایا کہ "آج میں نے گویا اللہ تعالیٰ ہمیں قیامت کے دن گناہگار غلاموں کے لئے جہنم (جہنم) کے جہنموں نے فتح ہوا۔" علی کی اور امامت داری کی۔" طبرانی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۹۳۲۲ فرمایا کہ "اے ۲۷ جہوں کے مرنے پر تمہارا دل ڈسے گا مگر اٹھایا گیا ہے جس میں پہلی آیتیں چار ہو چکی ہیں، نہ پڑھو تو لانا۔"

منقول علیہ مرویات حضرت انس رضی اللہ عنہ

۹۳۲۳ فرمایا کہ "اے قرآن کرنے والے لو! زین کرا اور زیادہ سنو۔" سعوی مروایت مودہ بن جیس رضی اللہ عنہ

تیسری فصل..... کمائی

کسب کی اقسام کے بیان میں

۹۳۲۵ فرمایا کہ "ہر وہ چیز جس پر تم اجر و سواہر لینے ہو۔ ان میں اجر لینے والے کی سب سے زیادہ مستحق چیز اللہ کی کتاب ہے۔"

بخاری بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۹۳۲۶ فرمایا کہ "سب سے پاک کمائی ان ۷ جہوں کی ہے جو بات کرتے ہوئے سمجھتے ہیں کہ ان کے پاس بہت رقموائی ہمارے تو

خیرات نہیں کرتے، اور اگر ان کے پاس ۷۰۰ روپے ہوں تو ان کی نہیں کرتے، خریدتے ہیں تو برائی نہیں کرتے، بیچتے ہیں تو دھکارتے نہیں، اگر کسی کا قرض دینا ہو تو

مال منول نہیں کرتے، اگر کسی سے قرض وصول کرنا ہو تو غمی نہیں کرتے۔" بیہقی فی شعب الايمان مروایت حضرت معاذ رضی اللہ عنہ

۹۳۲۷ فرمایا کہ "سب سے پاکیزہ رقموائی ان ۳ جہوں کی ہے جو بات کرتے ہیں تو سمجھتے ہیں کہ ان کے پاس امانت رکھوائی ہمارے تو

خیرات نہیں کرتے، اور نہ کرتے ہیں اور نہ اخلاقی نہیں کرتے، بیچتے ہیں تو دھکارتے نہیں، کسی کا قرض دینا ہو تو مال منول نہیں کرتے، کسی سے

قرض لینا ہو تو غمی نہیں کرتے۔" مسکیم، بیہقی فی شعب الايمان مروایت حضرت معاذ رضی اللہ عنہ

۹۳۲۸ فرمایا کہ "توڑنے کے خوف سے تجارت میں ہیں، اور دھوکے چاہتے ہیں۔"

سنن مسلمہ میں منقول مروایت مسلم بن عبد اللہ بن حمزہ الزدجلی اور یحییٰ بن جابر الطائی رضی اللہ عنہ

۹۳۲۹ فرمایا کہ "جب مالدار لوگ غریبوں کو شہر و گزیر میں تو اللہ تعالیٰ ان کی ہمتیں کی پاکست کی اجازت دے دیتا ہے۔"

ابن ماجہ مروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۹۳۳۰ فرمایا کہ "اگر کسی شخص کا بہترین مال اپنی پہلی جہان گذشتی ہے یا خالص مسکین، مسند احمد، بخاری مروایت حضرت مودہ بن جیس رضی اللہ عنہ

۱۳۶۶ فرمایا کہ "گھوڑے، سرور، گھوڑے، کدیا، مسکینوں کی پینٹیاں میں خرچ کر لی گئی ہے۔" بخاری مروایت مودہ بن جیس رضی اللہ عنہ

۹۳۳۱ فرمایا کہ "اگر عربوں میں سے ایک مرد مال کا کام کرنا۔ (اوردی) بنا اور مردوں میں سے ایک کوڑوں کا کام چھنا کاٹنا ہے۔"

تعمام، طوط اور اس لالہ اور اس عساکر مروایت حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ

۹۳۳۲ فرمایا کہ "اگر مل پلا کر کچھ بھٹکتا ہو، بڑی کر برکت والا کام ہے، اور اس میں بڑے لوگوں کو زیادہ ہذا ہے۔"

مراسلہ امی داؤد مروایت علی بن الحسن رضی اللہ عنہ

۱۳۶۷ "اگر روایت میں برائیاں ہے کہ ہم کو نہ پڑا، اور اور معصیان اللہ سے کسی انجام کے جوئی تھے ہیں وہ ہیں، "خیر پڑی" "توئی"؛

پیدا وہ کو ان جو شہر و زور میں مل کھوا جائے، اور مرداروں کو دوسرے مٹی کے علاوہ تمام مٹی کا کاغذ اس اثر میں مل کھوا جائے۔ (مترجم)

مصباح اللغات ۱۴۰، ص ۱۱۱ جمعیت

۹۳۳۵ فرمایا کہ "اگر اللہ تعالیٰ اس بہت کو تمہارے کی اجازت دیتے تو کچھ نہ اور عفر کی جہر کی اجازت دیتے۔"

طبرانی مروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۳۶۸ "اگر یہ روایت میں لفظ ہے جو ممکن یا وہی کے کھڑے کو کہتے ہیں۔ (مترجم)

تکلمہ

۹۳۳۶ فرمایا کہ "تبریاں دیکھو وہاں کوچ گردا ہی بھی بھلائی کے ساتھ آتی ہیں اور کچھ پر نے بھی بھلائی کے ساتھ جاتی ہیں۔"

سید احمد سرور لیت ام ہائی وحی اللہ علیہا

۹۳۳۷ فرمایا کہ "تبریاں دیکھو اس میں برکت ہے۔"

طہر انبی، دیہی فی شعب الایمان، اس جوہر و ابن ماجہ بروایت حضرت ام ہانی رضی اللہ علیہا

۹۳۳۸ فرمایا کہ "انجام دہائی! تبریاں رکھا کرو، یہ سچ پر نے بھی بھلائی کے ساتھ جاتی ہیں اور شاہ کوچ پر بھی بھلائی کے ساتھ آتی ہیں۔"

حطب سرور لیت حضرت ام المومنین عائشہ صلیبہ رضی اللہ تعالیٰ علیہا

۹۳۳۹ لکھی کوئی تو نہیں کہ جس کے پاس ہم جائیں اور امن کے پاس ہیں کالی سرٹ! تبریاں ہوں اور وہ کب آتی سے خائف ہوں۔"

الحطب عن عائشہ رضی اللہ علیہا

برکت والی روزی

۹۳۴۰ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جب عیث کو دیا تو تجرب میں اور کبھی باڑی میں برکت ڈال دی۔" جلیس روایت حضرت ام مسعودہ رضی اللہ علیہا

۹۳۴۱ فرمایا کہ "بہترین سال خالص (اصلی) مسیحا یا علی ہوئی (تاریخ یا نوس) نوجوان گھوڑی ہے۔"

الصخری فی الاختال بروایت حضرت سولہ میں سیرۃ رضی اللہ علیہ

فائدہ: تجرب میں کی برکت اور خفیات تو ان روایات سے ظاہر ہی ہے لیکن ساتھ کبھی باڑی اور روایت تو کئی بار آیا کہ یہ کام بھی بہت باعث برکت ہے جیسا کہ مشاہد بھی ہے

وہ نوجوان گھوڑی کا مسٹر تو یہاں روایت میں فقط خبر آتے تجربہ کے اس دن پہنچے تو کہا جاتا ہے جو ایک سوار کا وہ گھوڑی برداشت کر سکے، چنگ بہت چست اور پھر تیار ہوتا ہے اس لئے مسلمان کی جنگوں کے کام آتا ہے جو ایک نہایت اہم انفرادی اور کئی ضرورت ہے اور خاص کے سرور اور ہم یاد رہے جس میں ٹھوٹے ہوں۔ واللہ اعلم بالصواب

۹۳۴۲ "یا کہ" آنکھ کو لازم پکڑو اس کا سر پانچ کا سامان ہے اور اس کا نوک نہ زیادہ ہے کتاب (یا لائی) کے کپڑے (کی تجارت) کو بھی لازم پکڑا لیکر اس کے کسی میں سے فو حصوں میں برکت ہے۔ جلیس بروایت حضرت ابو حمزہ رضی اللہ علیہ

۹۳۴۳ فرمایا کہ "اے حکم اسب سے محال ترین کائنات وہ ہے جس میں یہ دونوں ہمیں مٹی کی راہ اور یہ دونوں کا سر میں مٹی ہا تھا ہو، جس میں اس پر پینہ آجائے یعنی پیشانی پر۔" جلیس بروایت حضرت حکیم بن حرام رضی اللہ علیہ

۹۳۴۴ فرمایا کہ "اے قریش کے گروہ یہ غلام تجارت میں خریدے غالب نہ آجائیں! کیونکہ رزق کے میں اور ان کے ہیں ان میں سے تاجر کے لئے ہیں اور ایک دروازہ ہوا کے لئے اور پھر تاجر بھی تھا کیونکہ ہوا اگر یہ کہ وہ گھوڑا ہو، بہت دھکے کھائے والا ہوا وہ ٹھیک ہوتا۔"

جلیس و اس النظار بروایت حضرت ابو حمزہ رضی اللہ علیہ

فائدہ: یعنی جو سنے والا جو قوت میں نہیں ہوتا بہت جو تاجر کی نہ ہوئے، گھوڑا اگر اسے کچھ چڑھے تو اسے کچھ اور امیدیں والا کچھ نہیں سمجھتا، وہ کھانے ہو جائے گا۔ (مذہب)

۹۳۴۵ فرمایا کہ "اے قریش کے گروہ تم لوگ وہ نہیں سے بخت کرتے ہو اس وقت وہ تجربہ کی زمین میں ہو جہاں بادشہ کوئی سے طبعی باڑی اور اس میں برکت ہے اور اس میں ہر سال آتی ہے۔" سر نی دلا وہ اسلحہ حطب علیہ روایت حضرت علی بن حسی رضی اللہ علیہ

۹۳۷۸۔ فرمایا کہ ”تمن چیزیں ایسی ہیں جو سب کی سب حرام ہیں، حجام کی کمانی، ارٹھی کا معاوضہ اور کتے کی قیمت، الیہ شکاری کتا اس سے مستثنیٰ ہے۔“ منفق علیہ بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
 ۹۳۷۹۔ فرمایا کہ ”تمن قسم کی کمانی بدترین کمانی ہے، ارٹھی کا معاوضہ، حجام کی کمانی، اور کتے کی قیمت۔“

مسند احمد، مسلم، نسائی، ابن جریر، طبرانی بروایت حضرت وافع بن خدیج رضی اللہ عنہ
 ۹۳۸۰۔ فرمایا کہ ”شاید کہ تم اسے کہو ہو جاؤ کہ لیاں اور کتے بھی نہ خریدو شاید کہ تم اسے فقیر ہو جاؤ کہ فقر تمہیں حجام کی کمانی کھانے پر مجبور کر دے۔“
 دیلمی بروایت حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ
 ۹۳۸۱۔ حجام (مشرک لگائے والا) کو اس کی اجرت دو، آپ سے حجام کی کمانی کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے جواب دیا۔

مسند احمد، سنن سعید بن منصور، مسند ابو یعلیٰ عن جابر رضی اللہ عنہ
 ۹۳۸۲۔ اسے اس کا اجر دو (یعنی حجام کو)۔ طبرانی کبیر عن یونس
 ۸۳۸۳۔ اسے اس کا اجر دو اور اسے اپنا دوست سمجھ کر کھلاؤ یعنی حجام کو اجرت پانچ۔

ترمذی قال حسن، ابن ماجہ ابو داؤد، ابن قانع عن ابن حبیبہ عن ابیہ
 ۹۳۸۴۔ اسے حجام کی اجرت دو اور اسے اس کی گھڑی میں بانٹ دے۔ منفق علیہ عن حبیبہ بن مسعود
 فائدہ..... مطلب یہ ہے کہ اس کی کمانی کو فقیر نہ سمجھا جائے اور ایک کام آئے اور رام دینے کا پیشہ اختیار کرنے والے کو اجرت دی جائے
 ۹۳۸۵۔ جب رسول اللہ ﷺ سے کتے کی کمانی کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہ زمانہ جاہلیت والوں کا کھاتا ہے۔“
 طبرانی بروایت حضرت عباد بن حمات رضی اللہ عنہ اور اسی طرح حضرت میمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہا
 فائدہ..... یعنی اسلام سے پہلے تو کتے کی خرید و فروخت ہوتی تھی لیکن اسلام میں کتے کی خرید و فروخت پر پابندی لگا دی گئی تاکہ یہ وہاب اور عیسائیوں اور یہودیوں کی مشابہت سے بچا جاسکے۔
 ۹۳۸۶۔ فرمایا کہ ”جو شخص کھانے پینے کی چیزوں کی تجارت کرتا وہ امر گیا تو اس کے دل میں مسلمانوں کے لئے کینہ ہوگا۔“

ابو نعیم بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

آزاد انسانوں کی تجارت حرام ہے

۹۳۸۷۔ فرمایا کہ بے شک سب سے بدترین لوگ وہ ہیں جو لوگوں کو بیعتے ہیں۔ عظیم بروایت حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ
 ۹۳۸۸۔ فرمایا کہ ”بدترین لوگ وہ ہیں جو لوگوں کی خرید و فروخت کرتے ہیں۔“ دیلمی بروایت حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ
 فائدہ..... مذکور روایات میں غلاموں کی خرید و فروخت سے منع فرمایا ہے جبکہ اس سے پہلے ایسی روایات گزر چکی ہیں جن میں غلام خریدنے کی ترغیب ہے تو ظاہر ان میں تعارض ہے لیکن اگر بطور فائدہ دیکھا جائے تو درحقیقت ان میں کوئی تعارض نہیں، دراصل انسانی معاشرے میں انسانیت کو غلام بنانے کی حوصلہ شکنی مقصود ہے لہذا وہ روایات جن میں غلام خریدنے کی ترغیب دی گئی ہے وہ ان لوگوں سے مخاطب ہو کر فرمایا گیا ہے جن کے بارے میں آپ ﷺ جانتے تھے کہ یہ باوجود روایات جن میں غلام کو آزاد کر دینے کا پھر غلام کے لئے مقرر کردہ اسلامی حقوق ٹھیک ٹھیک ادا کریں گے، جبکہ یہ روایات جن میں غلاموں کی خرید و فروخت کی بالکل ممانعت ہے یہاں آپ ﷺ کا خطاب خیر القرون کے بعد آنے والے لوگوں سے ہے اور دین داری کی کمی ہوتی جائے گی اور وہ ٹھیک نے غلاموں کے حقوق ادا نہیں کر سکیں گے جیسے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

خیر القرون قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم۔ الحدیث

ترجمہ..... سب سے بہترین زمانہ میرا زمانہ ہے، وہ جو اس کے بعد اور پھر جو اس کے بعد ہے۔ اچھی۔ واللہ اعلم بالصواب (مترجم)

۹۳۸۹۔ فرمایا کہ ”گائے والیوں کی خرید و فروخت نہ کرو اور نہ ان کو گانا سکھاؤ، ان کی تجارت میں کوئی بھلائی نہیں ہے اور ان کی قیمت حرام ہے۔“ (مشق علیہ)

۹۳۹۰۔ فرمایا کہ ”گائے والی عورتوں کو نہ چپٹا جائز ہے اور نہ خریدنا، ان میں تجارت بھی جائز نہیں، ان کی قیمت حرام ہے، اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

”وَمِنَ النَّاسِ مَن يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ“ (سورۃ لقمان آیت ۶)

ترجمہ:..... لوگوں میں بعض ایسے بھی ہیں جو فضول باتیں خریدتے ہیں۔

اور ہم اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا، کوئی شخص ایسا نہیں جس نے گائے کے لئے اپنی آواز بلند کی ہو مگر اللہ تعالیٰ نے دوزخیشے نہ بھیجے ہوں جو اس کے کندھوں پر چڑھ جاتے ہیں اور مسلسل اپنے پیروں سے اس شخص کے سینے پر مارتے رہتے ہیں یہاں تک کہ وہ خاموش ہو جائے۔“ ابن ابی الدلیاہی، دیم الملاہی، وابن مرددہ بروایت حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ ودوی صدرہ ای قولہ حرام

۹۳۹۱۔ فرمایا کہ ”ہانسی کی کمائی نہ کھاؤ کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ کہیں وہ اپنی شرمگاہ سے نہ کمانے لگے۔“

طبرانی بروایت حضرت رافع بن عديج رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... یعنی ایسا نہ ہو کہ نہ کروا کر پیسا کمانے لگے۔ (مترجم)

۹۳۹۲۔ جس چیز کی قیمت حلال نہ ہو اس چیز کا کھانا اور پینا بھی حلال نہیں۔ دارقطنی عن نسیم داری

۹۳۹۳۔ فرمایا کہ ”لوگوں میں سے رنگ کرنے والے۔ یعنی صباغ سب سے زیادہ چھوٹے ہوتے ہیں۔“

سنن دارقطنی بروایت حضرت نسیم الداری رضی اللہ عنہ

روزی میں خیانت کرنے والے

۹۳۹۴۔ قیامت کے دن ایک منادی آواز لگے گا اللہ سے خیانت کرنے والے لوگ کہاں ہیں چنانچہ جانوروں اور غلاموں کے تاجر، نقدی کی تجارت کرنے والے اور درزیوں کو لایا جائے گا۔ ہر دوس دہلیسی ابن عمر رضی اللہ عنہ

تکملہ

۹۳۹۵۔ فرمایا کہ ”مصوروں کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا اور کہا جائے گا زندہ کرو اسے جو تم نے بنایا ہے۔“

مسند احمد بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۳۹۶۔ فرمایا ”ان تصویروں والوں کو انہی سے عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ زندہ کرو ان چیزوں کو جن کو تم نے بنایا ہے، اور جس گھر

میں تصویریں ہوں وہاں فرشتے نہیں آتے۔“ مسند احمد بروایت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

۹۳۹۷۔ فرمایا کہ ”بے شک قیامت کے دن سب سے سخت عذاب مصوروں کو ہوگا۔“ نسائی بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۹۳۹۸۔ فرمایا کہ ”بے شک قیامت کے دن سب سے سخت عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو یہ تصویریں بناتے ہیں۔“

بخاری بروایت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

۹۳۹۹۔ فرمایا کہ ”جس نے کوئی تصویر بنائی اسے قیامت میں اس وقت تک عذاب دیا جاتا رہے گا جب تک وہ اس میں روح نہ چھوٹ سکے، اور ایسا نہ کر سکے گا، اور اگر کوئی شخص کسی کی بات سے حالانکہ یہ انہیں پسند نہ ہو کہ یہ ان کی بات سے تو ایسے شخص کے کان میں گھملا ہو ایسا نہ ڈالا جائے گا، اور جس نے جھوٹا خواب سنایا اس کو جو کہ ایک دانہ دیا جائے گا اور اس وقت تک عذاب دیا جائے گا جب تک یہ شخص اس دانے کی

دوسرے طرف اس میں کہہ دیا کہ وہ اپنا ترنمیں لے گا۔ مسند احمد بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۹۳۰۰ فرمایا کہ اگر کسی نے کوئی تصویر بنائی تو اللہ تعالیٰ اسے اس وقت تک عذاب دیں گے جب تک وہ اس میں درجن نہ پڑے۔ پھر ایک دن سارا کعبہ وہاں نہیں کر سکے گا۔ بخاری بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۹۳۰۱ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اس شخص سے زیادہ ظالم کون ہوگا جو میری صفت تخلیق کی طرح تخلیق کرنے لگے، وہ ایک دن تو بنائیں، مایہ ذرہ بنائیں، ایک جگہ لائے تو وہ نہیں۔ مسند احمد، بخاری، مسلم، بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۹۳۰۲ یعنی جو واقعات جو میری مشابہت اختیار کرنا چاہتے ہیں تو ذرا ایک تصویر بنانا شروع کر دیا کریں، تمام قرآن مجید اللہ تعالیٰ کے لئے جب تمام مخلوقات اس قدر بخیر اور بے نیس ہیں تو کیوں اس کی مبادت میں لگنا شروع کریں جو مخلوقات کے لئے یکساں ہے اور بے نیس ہے۔ (مترجم)

۹۳۰۳ فرمایا کہ تمہارا سب نے فرمایا ہے کہ اس شخص سے زیادہ ظالم کون ہوگا جو میری صفت تخلیق کی طرح تخلیق کرنے کی کوشش کرے، ذرا ایک تصویر بن کر دکھا کریں۔ (وہ ایک ذرہ بنی بنا کر دکھا کریں۔ ابن الحداد بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۹۳۰۴ فرمود کہ جو کوئی بھی تصویر بنائے تو اس کے بدن سے کہا جائے گا جو تو نے بنایا تھا اسے نہ کر۔ طبرانی وابن الحداد بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۳۰۵ فرمایا کہ اسے دیکھا ہے کہ ایک قوم کے بدن سے سخت عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی صفت تخلیق کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مسلم، سنن ابو داؤد، مسند احمد بروایت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

۹۳۰۶ فرمایا کہ ان لوگوں پر لعنت ہے کہ وہ لوگ بن چکے ہیں کہ جس طرح تصویر بنوائیں وہی فرشتے داخل نہیں ہوتے۔ یہ تصویریں بنائے گئے ہیں۔ (مترجم)

متفرق ممنوعہ ذرائع آمدنی کے بارے میں

۹۳۰۷ فرمایا کہ یہاں بی بی سائل ہے، ہنسی بھانے والے کی اجرت اور کتنے ہی قیمت۔

۹۳۰۸ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مسند احمد بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۹۳۰۹ مسند احمد، سنن ابی داؤد، مسند احمد بروایت ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

۹۳۱۰ فرمایا کہ مجھ کو آجس ہرام میں سے ہیں۔

۱۔ اداکار، شاعر، اور سب سے بدترین حرام ہے۔

۲۔ کئے کی قیمت۔

۳۔ اپنے مذکر جانور کی مالک۔

۴۔ ذیلی کام وادب۔

۵۔ نجس ممالک۔

۶۔ کاکن اور ان کی باتوں کو چلانا سمجھنا۔ اس مردودہ بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

فائدہ..... یعنی یہ جو عادات باہم حرام ہیں، (اولیٰ) کام کارشروع لینا، یہاں، ہم سے مراد فخریوں ہے، بڑے فخران پر طرح صاحب اختیار ہوتا ہے اس لئے اس پر زیست مسجد اور منصب کے ہوتے ہوئے، شہوت لہذا بدترین حرمت ہے۔

دوسرا باب..... خرید و فروخت کے بارے میں

اس میں ماہر فیسلیں ہیں۔

پہلی فصل..... خرید و فروخت کے آداب کے بیان میں

اس میں حدیثی مضامین ہیں۔

پہلا مضمون..... نری اور درگزر کے بیان میں

۹۳۶۰۔ فرمایا کہ ”ہندوستانی اپنے اس بندے سے محبت رکھتے ہیں جو بچہ تو نری سے کام لے۔“ جب خریدے تو نری سے کام لے، جب بیعہ کرے تو نری سے کام لے اور جب تقاضا کرے تو نری سے کام لے۔ ”بعض اہل شعبہ الاملاہ اور اہل حدیث میں ہر مرد و عورت اللہ تعالیٰ سے فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ اپنے اس بندے کو جنت میں داخل کریں گے جو خرید و فروخت کرتے ہوئے نری اور (درگزر سے کام) لے، بیعہ کرتے ہوئے نری اور درگزر سے کام لے اور طلبہ کرتے ہوئے نری اور درگزر سے کام لے۔“

مسند احمد، نسائی، ہر وہبت حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

۹۳۶۱۔ ”فرمایا کہ اللہ تعالیٰ رحم فرمائیں اپنے اس بندے پر جو نری کرے بیچے ہوئے نری کرے خریدے ہوئے نری کرے بیعہ کرتے ہوئے نری کرے تقاضا کرتے ہوئے“ بھاری ابن ماجہ، بروایت حضرت حاکم رضی اللہ عنہ

۹۳۶۲۔ ”فرمایا کہ“ تم سے پہلے لوگوں میں سے اللہ تعالیٰ نے ایک شخص کو معاف فرمایا جو بیچے ہوئے نری کرتا خریدے ہوئے نری کرتا اور طلبہ کرتے ہوئے نری کرتا“ مسند احمد، ترمذی، سنن کبیری، بیہقی، بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

دوسرا مضمون..... متفرق آداب کے بیان میں

۹۳۶۳۔ فرمایا کہ ”پہلے سوے پہلی بخشش کو لازم پکڑو کیونکہ فائدہ نری اور درگزر کے ساتھ ہے۔“

حافظ ابن ابی شیبہ، سنن ابی داؤد فی الصواعل، سنن کبیری، بیہقی، بروایت امام دھیری، رضی اللہ عنہ

فائدہ..... پہلی آفرین کی سوسے سوسے روپے کی ترقیب ہے کیونکہ نری اور درگزر کے ساتھ احسان کرنا زیادہ فائدہ مند ہے۔

۹۳۶۴۔ فرمایا کہ سامان کا مالک اس بات کا احتدار ہے کہ اس سے بھلاؤ ڈال دیا جائے۔ ”بعض اہل داؤد بروایت ابن حسین

۹۳۶۵۔ فرمایا کہ ”اے قبیلہ! ایسا مت کرو، لیکن (بلکہ) جب تم کو خریدنا چاہو تو اس چیز کے بدلے خریدو جسے تم خود بھی (بلکہ قیمت) مانگنا چاہو، (خود) اور جس میں علی گئی ہو یا نہ ہو، جس میں تم کو کچھ چاہا ہو تو اس چیز کے ساتھ بھلاؤ ڈال کر دے جسے تم خود بھی (بلکہ) چاہتے ہو، (خود) اور جس میں علی گئی ہو یا نہ۔“

ابن ماجہ بروایت حضرت قتیبہ، ابویس، اسرار، رضی اللہ عنہما

۹۳۶۶۔ فرمایا کہ ”الین وین کرنے والوں میں سے انہوں کو اختیار ہے جب تک سودے کی گفتگو ختم نہ ہو جائے، چنانچہ اگر دونوں نے کچھ تبادلہ بیان کر دیا تو ان کی خرید و فروخت میں برکت ہوگی مگر اگر انہوں نے چھوڑا اور محض بولا تو ان کی خرید و فروخت کی برکت ختم کر دی جائے گی۔“

مسند احمد، مسند علیہ بروایت حضرت حکیم بن عروام رضی اللہ عنہ

فائدہ..... اس روایت کے الفاظ یہ ہیں ”الکسبان بالعلو مدائم بتفرقا“ الخ یہ مشہور اختلافی مقام ہے یہاں شواہد اور اہل حدیث میں

پس وحی نہ دیکر تپے اور وحی بات ہے اور روز نہ دیکر تپے نہ مرنے کا ماسی کے ہاتھ میں ساری بھلی کی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک ایک کھوپیاں کھوپیاں کے اور اس کی ایک ایک برائیاں ملاویں گے اور اس سے ایک ایک کھارے پلٹے رہے بلکہ تپے کے لیے رحمت میں اس کے لئے کمر بنائیں گے۔ سعد احمد، نور علی، ابن ماجہ، مسندک حاکم بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۳۳۰ فرمایا کہ "خیر کی نماز کے بعد سے کمر کوئی طاقت ہوئے نہ اسے چھوئے پر بیٹھے بیٹھے نہ کھڑکڑ کرنے والا اس سے نیا، وہ بچکا، وہ ہے جو تلاشِ رزق میں تمام دنیا چھان چکا ہو" ابو داؤد، مسند احمد، حضرت عقیل رضی اللہ عنہ

۹۳۳۱ فرمایا کہ "اپنی ضروریات اور رزق کی تلاش کے لئے جمع جمع ہو کر نہ آکر، کیونکہ تم میں برکت اور کامیابی ہے۔"

مسند اوسط طبرانی بروایت ابو المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

تکلمہ

۹۳۳۲ فرمایا کہ "خرید و فروخت میں شراب اور خمیس اور غیرہ خوب، بولی میں ہذا میں کسی کو صدقہ وغیرہ ملا کر دے۔"

۹۳۳۳ فرمایا کہ "اے تاجروں کے کمر اور اس خرچ و فروخت کے دوران جو تم میں اور خمیس اور غیرہ بولی میں ہذا میں کسی کو صدقہ وغیرہ ملے ملا کر دے" مسندک حاکم بروایت حضرت فہس بن امی عمرہ رضی اللہ عنہ

۹۳۳۴ فرمایا کہ "خمیس اور اتوں کی ذمہ داری سونپی گئی ہے، چنانچہ تم سے پہلے اس کی ہلاک ہو چکی ہیں۔"

۱۳۳۵ فرمایا کہ "اے تاجروں کے کمر اور خمیس بہت کماتے ہو، نیز ان میں خرید و فروخت میں کسی کو صدقہ ملا کر دے۔"

ابو داؤد، بروایت حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ

تاجروں کو صدقہ کا اہتمام کرنا چاہئے

۹۳۳۶ فرمایا کہ "اے تاجروں کے کمر اور خرید و فروخت میں خمیس اور خمیس بولی میں ہذا میں کسی کو صدقہ ملا کر دے۔"

مسند احمد سنن ابی داؤد، نسائی، ابن ماجہ، مسندک حاکم اور متفق علیہ بروایت حضرت فہس بن امی عمرہ رضی اللہ عنہ

فائدہ: ... مطلب یہ ہے کہ خرچ و فروخت کی کھلی ایک ایسی مجلس ہوتی ہے جہاں جو کچھ بھی بھلا ہو جائے، خمیس بھی کھلی جاتی ہیں، شراب بھی، بھی بھوتے اور مختلف قسم کی دیگر فضولیات بھی ہوتی ہیں اور یہ سب کچھ کے کام میں جہذا ان کے کھانے کے طور پر کچھ صدقہ خیرات بھی کر دینا چاہئے کہ یہ مجلس وہاں نہ بن جائے۔ (مترجم)

۹۳۳۷ فرمایا کہ "بے شک تاجری گناہ گزرتے ہیں، صحابہ کرام نے عرض کیا، یا رسول اللہ! کیا اللہ تعالیٰ نے حق (خرید و فروخت) کو طلال نہیں قرار دیا؟ فرمایا ہاں نہیں، جب تاجریات کرتے ہیں تو بھوت بولتے ہیں، خمیس کھاتے ہیں اور گناہ گار ہو جاتے ہیں۔"

مسند احمد، ابن خزمہ، مسندک حاکم، طبرانی، بیہقی، شعب الایماہ بروایت حضرت عبدالرحمن بن سہل رضی اللہ عنہ، اور طبرانی بروایت حضرت حماد بن عمار رضی اللہ عنہ

۹۳۳۸ فرمایا کہ "جیسے چاہو، (خمیس) بھرنے کا کام، من کو جو تم سے کہیں بھرنے کا کام نہیں، (والت تک شامہ جب تک وہ (ذرا کے بعد) مرتد نہ ہو، اور جب (جب تک تمہارے ایک سلطان بھائی کا بھائی (نہ) کھلے نہ ہو جائے تو تمہاری پرستار نہ کرے، اور بولی بھانے کے لئے (جو تم سے) کشاکش ہوئی نہ کھائے، (بڑا امیر) تم سے) پہلے سوار نہ لولہ اور خیر و اندوہ نہ کرے" طبرانی بروایت حضرت ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ

۲۔۔۔ اس جانور کو دوا نہیں کر دے اور ایک صاع کھجور اضافی طور پر تھنوں میں موجو ۱۱۱۱۱ کے پٹے میں بھی دے۔

بھاری ہوایں حضرت امیر پرہیزگار نے

فائدہ:..... اس روایت میں جو مسئلہ بیان کیا گیا ہے وہ علماء کے ہاں بیخ معراج کے نام سے معروف ہے اور ائمہ کے ہاں اعتقاد فی مسئلہ چنگیز ہے جو یہ ہے کہ مسئلہ عام یا اور ائمہ کے لئے کھول دینا چاہیے۔ (مترجم)

۴۳۸ فرمایا کہ اگر کسی نے اسکا بکری خریدی جو زہر دار ہے تو اس کو تین دن تک اختیار ہے مگر چاہے تو اس کو روک لے اور نہ

چاہے تو واپس کر دے اور اس کے ساتھ ایک صابن مجوز بھی دلیکس کرے۔ جسے احمد، ترمذی، بروایت حضرت ابوہریرہؓ، اس کے

قائد..... صاحب ایک سناٹے سے کسی سے اتفاق نہ کر سکتا تھا، جو، کیوں، مجھ کو پہچانے سے، کسی اور اس طرح کی دیگر اشیاء کو اپنا پانچواں نمبر قرار دے۔

اس کی بیخ عدد معلوم کرنے کے علماء کو حضرت مولانا کی فکر میں صاحبِ وقت علیہ السلام کو اپنی سرحد ملاحظہ فرمائیے اور فراموش

سید عالم سے حج کی دعوت ملے اور اس نے حج کیلئے تیار ہو کر مکہ کی طرف روانہ ہوئے۔

[illegible]

۱۳۶۰ فرما کہ "جس کسی نے اپنی کجی یا خرابی کو جو بہت دور سے دیکھ لیا وہ اس نے اپنی کجی کو دیکھنا شروع کیا اور اس کا اعتقاد ہے کہ اگر مجھے تو ایسی کجی ہو جائے تو میں اسے دور سے دیکھ لے گا۔"

ہمارے خود نہیں کہہ سکا اور ساتھ میں ایک صاحب مجھ پر بھی ہاتھ کرے۔ پہلے کا آٹا ہے۔ مسلم بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... مذکورہ دونوں روایات کے آخر میں مجھوں کے آئے کا ذکر ہے۔ یہ اصل عربی الفاظ سے لے کر ترجمہ ہے۔ اس فقرہ کے اور بھی بہت

سے معاون ہیں، موقعِ دُعا کی مناسبت سے یہی معنی زیادہ مناسب معلوم ہوئے چنانچہ انہیں کوہِ کریم کا دینیس مصباح اللغات ۱۳۹۵ء

سورة التوبة (٩)

۹۳۶۱ فرمایا کہ گھبرا جاؤ اور پتہ چاہو کہ جس کے من میں وہ ہے، مجھے ہوئے اہل اور ان کو کہ سکھانے کے لئے چلاؤ گے۔

مجلس احمدیہ میں مجاہد پروازت حضرت امیر مکتوبہ رسی الہیہ

فرما کہ اگر کوئی شخص اس کے لئے دعا کرے تو اس کو کوئی اور نقصان نہ پہنچے گا۔

انہوں نے (یعنی جتنا دور تھا) اس کی ۱۲ گز مقدار میں بیل کے کھانے سے جس میں ابی بلقہ، ابن ماجہ وروایت حضرت یحییٰ بن عمرو رضی اللہ عنہ

۹۳۶۳ فرمایا کہ "اگر کسی نے میرا سنا تو فریاد نہ کرے کہ میں نے اس کو دیکھا ہے اور بہت دور جا رہے ہوں گا۔" (مکتبہ اربعہ، ج ۱، ص ۱۰۱)

انھیں ہجرت کر کے کوہکننا چاہئے تو رکھ لے اور اگر اس کو وہاں کس کرنا چاہئے تو وہاں کس کرے اور ساتھ ایک صانع مجبور بھی ہے۔

ابن ماجه، اساني بروايت صحوٹ ابي هريرة رضي الله عنه

۱۲۱۵... آپ نے ایسے جاہل اور احمق سے کیا کیا؟ جس نے کہ وہ اس سے مکرے کوئے ہوگی۔ جس کا ہر جواب حکمتوں میں راضی ہوگا

تکملہ

۱۳۶۶ء..... فرما کر ”جس قسم میں ہے کوئی شخص کوئی ایسی نونہلی مالکی بکری خریدے جو بہت دودھ دے والی نونہلی ہو تو اس کو وہ ہاتھوں کا اعتبار ہے۔“

۱۹۵۰ء کے بعد مباحثوں پر کہے، انھوں نے کہا کہ اس کو انہی کروے اور ساتھ ایک مصراع کی مقدار پر مبنی ہو جائے۔

محکم دوز اینست حضرت ابوهریرہ رضی اللہ عنہ

۴۶۴۔ ”فرمایا کہ ”جس نے دودھ دھونے کے لئے بکری خریدی اور صبح دن تک اس کا دودھ دھا تو اس کا اختیار ہے، چاہے کہ اسے دودھ دھنا

”نجنس“ یہ بھی ایک اصطلاح تھی۔ عرب میں خرید و فروخت کا ایک طریقہ تھا کہ بیچنے والا اپنے مال کی بولی لگواتا، تاکہ بڑا
 مزاح کر بولیں اور بے گنتے۔ ان ہی گونوں میں بیچنے والے کے اپنے طے نہم کی خرید و فروخت کے ممکن میں مہم جو ہوتے جو بولیوں کو بڑھاتے رہتے
 تھے مثلاً اگر ایک شخص نے بولی لگائی تھی۔ چیز اس روپے میں خریدنا ہوں اور دوسرے نے ارادہ کیا ہے کہ بولی لگائی تو بیچنے والے کا نام نہم (جو
 خریدار کے جیس میں وہاں موجود ہوتا) اور چند روپے کی بولی لگائی۔ بعد از اسے ارادہ کر لیا کہ بولی بڑھائی نہ پڑی۔ چونکہ اس میں بھی آپد قسم کا دھوکہ ہے لہذا
 آپ نے اس قسم کو بھی منوع قرار دیا۔

نفس، یہ بھی مرلہ زبان کا لفظ ہے اور اس کا مطلب ہے چھوٹا عرب میں خیر و فسادت کا ایک بہترین لفظ بھی اور بھی تھا کہ بیچنے والا اپنے سامان کو کھوں کے سامنے رکھ دیتا تھا کہ جب پاس گزرتے ہو کر سامان کو خرید لیتے تھے پھر اگر اس اور اس کی کباب کا پتہ ہو تو کسی چیز سے چھوٹا ہوتا تو: چیز کا کباب کو لا کر باغیچہ فی پرتی، چنگی کباب میں بھی نہ رہتی اور جری رشتہ مندی ہے بلکہ آپ حجۃ نے اسی کو ہمنوع فرمایا۔ (مترجم)

۱۳۷۸ھ فرمایا کہ ”دیر باتوں سے ملیں دینے نہ کرو، خواہ وہ قسم میں سے کسی کا بھائی یا باپ یا ماں کیوں نہ ہو۔“

۴۳۷۸ فرمایا کہ ”دیہاتیوں سے لین دین نہ کرو، خواہ وہ تم میں سے کسی

طهری ہی ہر ولایت حضرت امیرؑ را علی اللہ علیہ

۱۹۷۹ء۔ فرمایا کہ "میں نے اس کے طریقے سے خرید و فروخت نہ کرو، نہ خریدو اور نہ ہی اس کے خرید و فروخت نہ کرو اور کوئی سوچو، یہ بھی غائب (دیہاتی) کے لئے خرید و فروخت نہ کرے اور جس کی یہاں ہمارا خرید و فروش کے ضمن میں وہاں سے نہ بھرے۔ جو نئے قیود دن تک اسے دے دے۔ پھر انہیں جانور کو واپس کرے تو ایک صارف کے بقول انہوں نے ساتھ "سیر و بہت محفوظ" جس دینی اقدار

۱۹۹۰ء تم کس سے کہی آپ نے زکوٰۃ کو ہرگز نہ بیچے اس سے مراد کھوڑیاں تھیں موجود ہے۔ محبوبہ علیہ السلام

۱۳۸۱ فرمایا کہ "کسی شخص کے لئے جائز نہیں کہ جس مہل (گندم وغیرہ) کا پتہ غلط ہو چکا ہو اسے تخفیف سے نہ ملے جب تک کہ اس کے مالک کو نہ بتا دے۔ بعض علماء نے ان میں ازواج کی نفی ہے۔ اس کی سند متصل ہے یعنی سند میں دو سے زائد افراد کا غائب ہونا۔

بھاؤ پر بھاؤ کرنے کی ممانعت

۴۶۸۔ فرمایا کہ کوئی شخص اپنے (مسلمان) بھائی کے سوئے کے دوران اپنا سونڈ نہ شروع کر دے۔ جو نہ کسی اپنے کسی (مسلمان) بھائی کے رختے پر اثر نہ پڑے۔۔۔ اور اہل حضرت مسیح اور عیسیٰ علیہ السلام

۹۳۸۳ فرمایا کہ "کوئی شخص اپنے (مسلمان) بھائی کے حوالے کے دوران حوازیہ کر لے، اور وہ ہی اپنے (مسلمان) بھائی کے رشتے پر مشرک سمجھے اور مجلس نہ کر اور ہر شخص کو کفر و فحشاء میں نہ کر اور ہر جو کوئی کسی کو اجازت دے کر کے تو اس کو اس کی اجازت ملتا ہے۔"

معنی علیہ روایت حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ

۹۳۸۳۔ فرمایا کہ ”کوئی مسلمان کسی دوسرے مسلمان کے سوا دے پر سزا دینے کے لئے متعلق علیہ بروایت سطوت ہی ہر پرہیزگار اور عابد

عہ ۱۹۶۹ء ... فرمایا کہ "اے کوہ پیر کی طرف سے چار خامیائے کی اطلاع دے دو۔ ایک سوارے میں دہتر بیس نکس لگا کی جا سکتی ہے۔ جو چیز کلیتہ میں نہ ہوں گی کہ فروخت کیجیں ہو سکتی معقول علیہ ہر دولت حضرت ابی عمر رحمہ اللہ علیہ

۱۹۳۸ء۔ فرمایا کہ "اے کوئٹہ کے لوگو! ایک ایسے ہیچ میں ہو سوسے م ٹرینگیں" لاٹن ہی اس چیز کی بیچ جاتا ہے جو ٹیکٹ میں نہ ہو، اور اس بیچ کو اور خدایا کہ ساتھ لاٹن ہی ایک بیچ میں دوسریس لگا کر جاسکتی ہیں۔" مستطوک حاکم پورایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۳۷ء۔ فرمایا کہ ”کیا تو ایسا قوم کو دہشت و بے بنیاد ہے جس کا میں تجھے ہم دین گو مان سے کہنے کے ان میں سے کوئی بھی شیخ ابو ترغیہ کو نہیں دیکھتا۔“
 کہے اس زمان میں سے کوئی شخص ایسی چیز نہ دیکھتا جس کا پاس نہ ہو۔“ بطور ہی دولت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

۹۳۸۔ فرمایا کہ "میں نے تمہیں حکم دے دیا ہے کہ غنہ و احوال کے بارے میں اپنے غزوہِ طل سے دُور رہو، اللہ تم سے کوئی ایسا لافکرا نہ

[illegible]

۱۹۸۹ء تحقیق میں نے جیسے جیسے دہائیوں اور گزشتہ ہائیوں کی طرف مڑا، اندازاً ان کو اس چیز کے پچھنے سے منع کروں گا۔ ان کے پاس یہ ہو گا اور دنیا میں رہنے والے ہوں گے۔

وَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّهُ خَلَعَ عَنِّي خِطَابَهُ

غیر مملوکہ چیز کو فروخت کرنے کی ممانعت

۹۳۴۰ فرہنگِ معنی معنی کے لئے ایک جزیرہ تھا جس میں تمام لوگوں کو ایک ہی زبان تھی۔ یہاں سے ایک عہدہ کے شخص نے عربی زبان سے لفظ "عربی" اخذ کیا۔

۹۴۹۱ فرمایا کہ: "ہاں! ہر اس کے لئے جس نے مجھے علیؑ سے لڑا۔"

متفق علیہ از ابن عبد الوہاب: فی عیسا کہ بر دہانت حسد بن عبد اللہ بن عمر بن ابی امیہ عن حماد:

مہاجرین یا تکریم کردہ گھرانوں کو نہیں اور پتہ داروں سے تکریم نہیں اور۔ (مرتبہ)

۴۹۲ - فرمایا کہ اے ابن ابی جریج! وہ صراط و الہام الہی ہے اور ان دونوں کو ایک ساتھ نشوونما دینا تو کوشش کرو، یعنی دعا و استغاثہ و دعا و استغاثہ۔

عبد احمد - قبيدك حاكم بر ايت حصون علي رضي الله عنه

۹۸۳ فرمایا کہ "مصر میں عجمی جانتے ہیں ان تک کہ خدا کا مقدور معلوم نہ ہو جائے اللہ تعالیٰ یوں میں اس کی حکومت کے ساتھ ولی نہ کر جو عالم دینی آیت تلمذہ سے تلمذہ ان کا کینہ پیدا ہو جائے"۔ حاکم فر لکھی مروایت حضرت ابو ہریرہ - ص ۱۰۸

تیسرا مضمون ... دھوکے اور ملاوٹ کے بہانے میں

[illegible]

۵۳۹۵ قرۃ کب: جب تم قرۃ فروخت کرو تو کہو! اللہ! (کوئی دھوکہ نہیں)۔

[illegible][illegible]

سپھر فی السی الکبریٰ روایت حضرت عطاء بن خالد رضی اللہ عنہ

۴۴۷۔ "جس نے انہی کی چیزیں جس میں کوئی عیب نہ ہو اور جو مکمل اللہ کی ہر امانت میں رہے گا، اور فرشتے اس پر غصت بھیجتے رہیں گے۔"

ابن ماجه يروى عنه حصرياً والله اعلم بالصواب

۹۹۹۹ فرہادؑ مسلمان کا بھائی ہے اور کسی مسلمان کے لئے ہر چیز کے بھائی کو فرضی چڑھ چکے ہیں مگر وہ بھائی اور بیان

۴۳۹۹ فرمایا: جس نے مجھ کو یاد رکھا میں سے نیکی کے لئے دو سو سالوں کا عرصہ عطا کروں گا جسے اللہ چاہے

۹۴۵۔ فرمایا کہ ”تم میں سے نہیں جس نے وحی کی ہے۔“

محکمہ اعلیٰ تعلیم، ایف۔ او۔ ڈی، این۔ ایچ۔ سیٹھ روڈ، لاہور۔

۱۶۳ نمبر سے پہلے۔ یہ عدلی وزارت حصولِ نوہر پر درجی ہے۔

۹۵۲ فرمایا کہ "ہمارے ساتھ تعلق نہیں رکھنا جس نے کسی مسلمان کے ساتھ دھوکہ کیا، اس کو قصاص پہنچایا اس کے ساتھ نہ صرف سب سے کام نہیا۔"

راوی: بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ

۹۵۳ روایت فرمایا کہ "اے کھانہ دار! کیا یہ حلال ہے؟ تم نے اس کو اس کھانے کے دوپٹوں میں لٹکایا جسے لوگ دیکھتے ہیں، کسی نے مجھے دھوکہ دیا وہ مجھ سے نہیں"۔ مسلم بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۹۵۴ فرمایا کہ "اگر عورت یا غریبہ گھر میں۔"

مسند احمد، مسند دار الحکیم، شعب الایمان، بیہقی بروایت عبد اللہ بن شہل اور طبرانی بروایت حضرت معاذ بن عمرو رضی اللہ عنہ
نوٹ: اس حدیث میں اسلافی اصولوں کو مد نظر نہیں رکھتے اور صرف کھانے کی فکر کرتے ہیں، خواہ کھانے سے بھی بڑا اور ناجائز کھانہ ہو۔ (ترجمہ)

تکملہ

۹۵۵ فرمایا کہ "جس نے ہمیں دھوکہ دیا وہ ہم میں سے نہیں ہے اور جس نے ہمیں خیر سے باز رکھا وہ بھی ہم میں سے نہیں۔"

طبرانی بروایت حضرت اس عباس رضی اللہ عنہ

۹۵۶ فرمایا کہ "اے محمد و پیغمبر! اس کو طہ و تکوین، جس نے ہمیں دھوکہ دیا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔"

مسند احمد بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

نوٹ: ۱۔ ... ہم میں سے نہیں یعنی مسلمانوں سے اس کا کوئی تعلق نہیں، ذرا نے اور اذیبت کے لئے اور اس کی بجا آئی روایت میں ہے۔
۲۔ (ترجمہ)

۹۵۷ فرمایا کہ "اے لوگو! مسلمانوں کے درمیان آپس میں جو کچھ بازی نہیں ہوتی جس نے ہمیں دھوکہ دیا اس کام سے بڑی تعلق نہیں۔"

مسند احمد بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۵۸ روایت فرمایا کہ "اے کھانا پینا پیچھے رکھو، کیا یہ کھانا (اگر کھانا) پیچھے سے بھی "سیاق ہے جیسا وہ ہے، کھائی، پیا ہے" جس نے مسلمانوں کے ساتھ دھوکہ کیا وہ ہم میں سے نہیں۔" طبرانی بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۹۵۹ فرمایا کہ "میں بھی سمجھتا ہوں کہ تو نے یہ سب کچھ اپنے دین میں خیانت کرتے ہوئے اور مسلمانوں کے ساتھ دھوکہ کرتے ہوئے کیا ہے۔" بیہقی فی شعب الایمان بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرے جو کھانا کھا رہا تھا، چرخش علیہ السلام نے آپ کو پیچھے کی طرف اشارہ کیا کہ آپ اپنے ہاتھ اس میں رکھیں، چنانچہ اس وقت کے بعد مذکورہ اثر فرمایا۔

۹۶۰ فرمایا کہ "میں نے سے حلال نہیں کہ کوئی چیز پیچھے اور اس کے عیب بیان نہ کرے اور نہ ہی من عیب کے جانے والے سے لئے ہو کہ

بن کر کے پیچھے چلا دے۔" مسند دار الحکیم، مسند عبد الغفار، بروایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ

۹۶۱ فرمایا کہ "مجھ اور میری قوموں نے اللہ سے۔" مسند ابی یعلیٰ بروایت حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ

۹۶۲ فرمایا کہ "اگر کوئی دھوکہ نہیں دے، مسند دار الحکیم بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۶۳ فرمایا کہ "وہ کہہ سے نہ پتہ۔"

مسند ابی یعلیٰ بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ اور ابن النعمان بروایت حضرت ابو سعید اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۹۶۴ فرمایا کہ "نقصان اللہ و اور نہ کسی کو دے" جس نے نقصان پہنچایا یا نقصان اُٹھایا، اور جس نے کسی کو نقصان پہنچایا۔

حافظ بروایت عمرو بن یحییٰ ازہری، مسند دار الحکیم، مسند ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۵۱۵۔ فرمایا کہ ”نہ نقصان اٹھاؤ نہ کسی کو درد اور پڑوسی کی دیوار پر ہتیر رکھنے کا حق ہے اور سات ذرا غ کے برابر ہے۔“

مصنف عبدالرزاق، مسند احمد بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۹۵۱۶۔ فرمایا کہ ”اگر کسی نے کوئی چیز بیچی تو اس کے لئے جائز نہیں کہ اس کے میوب نہ بتائے، اور جو شخص اس کے میوب جانتا ہے اس کے لئے بھی جائز نہیں کہ وہ میوب نہ بتائے۔ مطلق علیہ اور عظیم بروایت حضرت وشنہ رضی اللہ عنہ

۹۵۱۷۔ کسی نے دوسرے مومن کو کوئی مال دکھا یا اس نے دھوکا بازی کی تو یہ دھوکا بازی ریا دہ شاربوئی۔ ابن عدی، مطلق علیہ عن ابی امامہ
۹۵۱۸۔ فرمایا کہ ”سنو! تمہارے اس زمانے کے بعد ایک ایسا زمانہ آئے والا ہے جو کئی کا ہوگا (اس زمانے میں) خوشحال آدمی خرب ہو جانے کے ڈر سے اپنے مال کو اس مضبوطی سے پکڑ کر رکھے گا جیسے دانتوں میں دبا رکھا ہو، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ”جو کچھ تم نے کسی چیز میں سے خرچ کیا وہی اس کا بدلہ لے گا۔“ (سورہ صبا ۳۹)

اور بدترین لوگوں کا سردار وہ ہوگا جو ہر مجبور سے خریہ و فروخت کرے گا، سنو! مجبوروں سے خریہ و فروخت کرنا حرام ہے، ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی جیسا کہ اس پر عظیم کرتا ہے اور نہ ہی اس کی شرمندگی کا باعث بنتا ہے، اگر تمہارے پاس کوئی نیکی ہے تو اس کے ساتھ اپنے (مسلمان) بھائی کی طرف لوگو اور اس کے ہلاکت میں مزید ہلاکت کا باعث نہ بنو۔ مسند ابی یعلیٰ بروایت حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ
فائدہ:..... مجبور سے خریہ و فروخت کرنے سے مراد مجبور کی مجبوری کا ناجائز فائدہ اٹھانے سے ہے، ورنہ مجبوری کی حالت میں نیک نیتی کے ساتھ صحیح اسلامی طریقے سے کسی سے خریہ و فروخت کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں، واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۹۵۱۹۔ فرمایا کہ ”بیچنے کے لئے دودھ میں پانی نہ ملاؤ، ایک آدمی شراب لے کر دو گنا چو گنا اضافہ کر دیا، پھر ایک بندہ خریہ اور سمندر کے سفر پر روانہ ہوا یہاں تک کہ جب گہرے سمندر میں پہنچ گیا تو اللہ تعالیٰ نے بندہ کے دل میں دیناروں کی تھیلی کا خیال ڈالا، بندہ دیناروں کی تھیلی لے کر بادبان کے ڈنڈے پر چڑھ گیا اور تھیلی کھولی، بندہ والا اس کو دیکھ رہا تھا، چنانچہ بندہ نے ایک دینار نکالا اور سمندر میں پھینک دیا اور ایک کشتی میں، (اور اسی طرح کرتا رہا۔ مترجم) یہاں تک کہ تمام دینار دوصوں میں تقسیم کر دیئے۔“

بیہقی فی شعب الایمان بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... یہاں گزشتہ امتوں میں سے کسی امت کا تذکرہ مقصود ہے جس میں شراب کی خریہ و فروخت جائز ہوگی، جو بہر حال اسلام میں حرام قرار دے دی گئی ہے

اور دیناروں کے دوصوں میں تقسیم کرنے سے مراد یہ ہے کہ جس طرح اس شخص نے شراب میں ملاوٹ کر کے بیچا تھا، اسی طرح بندہ نے آدھے دینار سمندر میں پھینک دیئے اور آدھے کشتی میں، گویا کہ اس شخص کے ہاتھ میں اتنے ہی دینار آئے جو بغیر پانی ملائے شراب کی اصل قیمت تھی۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۹۵۲۰۔ فرمایا کہ ”تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک شخص تھا جو سمندر میں کشتی چلایا کرتا تھا وہ شراب بیچتا تھا اور اس میں پانی ملا دیا کرتا تھا، کشتی میں اس کے پاس ایک بندہ تھا جو اس کی حرکت کو دیکھتا تھا، اور جب وہ کشتی میں موجود سارے شراب ختم کر لیتا تو بندہ تھیلی لے کر، بادبان کے ڈنڈے پر چڑھ جاتا اور ایک دینار سمندر میں اور ایک کشتی میں پھینکتے لگتا یہاں تک کہ دیناروں کو دوصوں میں تقسیم کر دیتا۔ عظیم بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۹۵۲۱۔ فرمایا کہ ”ایک شخص شراب لے کر کشتی میں سوار ہوا تاکہ شراب بیچے، اس کے ساتھ ایک بندہ بھی تھا، وہ شخص جب شراب بیچتا تو اس میں پانی ملا دیا کرتا تھا اور پھر بیچا کرتا تھا، پھر بندہ تھیلی اٹھا تا اور بادبان کے ڈنڈے پر چڑھ جاتا اور ایک دینار سمندر میں اور ایک کشتی میں پھینکتے لگتا یہاں تک کہ سارے تقسیم کر دیتا۔“ مسند احمد، بیہقی فی شعب الایمان بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۹۵۲۲۔ فرمایا کہ ”تم سے پہلے لوگوں میں ایک شخص تھا، اس نے شراب لی اور ہر ملک میں اُدھا پانی ڈال لیا، پھر اس کو بیچ دیا، جب (بیچ کر) پیسے جمع کر لے تو ایک کوڑی آئی اور تھیلی لے کر بادبان کے ڈنڈے پر چڑھ جاتا اور ایک دینار سمندر میں اور ایک کشتی میں پھینکتے لگتا یہاں تک کہ تھیلی میں

نہ ہو جائے۔" مسلم، ابوداؤد، ترمذی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۵۶۰ جب تک پہلے شام نہ ہوئے سے محفوظ ہو جائیں گے تو وقت تک آپ ﷺ کے پھل کی بیج سے منع فرمایا۔

طبرانی، معجم ص ۱۸۱، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ

۹۵۶۱ آپ ﷺ نے مجھ کو اور کچھ لوگوں کو بتا دیا کہ یہ لے کر بیچنے سے منع فرمایا۔ اسی طرح انہوں نے کھجور کے پھل کے پھل سے منع فرمایا۔

یہ لے کر بیچنے سے منع فرمایا۔ سن ۱۵۰۰ ہجری میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۵۶۲ آپ ﷺ نے پھل سے پہلے پھل کی بیج سے منع فرمایا اور یہ بھی کہ جب تک یہ قراب ہوئے سے محفوظ نہ ہو جائیں۔

مسند احمد بروایت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

۹۵۶۳ فرمایا کہ "جب تک وہ پک نہ جائے"۔ سن ۱۵۰۰ ہجری میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۵۶۴ فرمایا کہ "اگر کسی نے کھجور کے درخت کو کاٹ دیا تو اس کے بیج سے منع فرمایا۔" ابلیس نے کہا کہ یہ ہے کہ خریدار نے پہلے

شرط لگا لی ہو اور اگر کسی نے غلام خرید لیا تو غلام کو بیچنے والے کا ہکا ابلیس یہ ہے کہ خریدار نے پہلے اس شرط لگا لی ہو۔"

مسند احمد، بخاری، مسلم، بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۵۶۵ فرمایا کہ "موتے اپنے (مسلمان) بھائی کو کھجور پکائی اور وہ قراب ہو گئی تو اب تیرے لئے جو نہیں کرتا اس سے کچھ (بظور قیمت)

میں کرے۔" ابلیس نے کہا کہ "اگر کسی نے (مسلمان) بھائی کو کھجور پکائی تو اس سے کچھ (بظور قیمت) میں کرے۔"

۹۵۶۶ فرمایا کہ "جس نے پھل چھو لیا اور وہ پک ہو گیا تو اب وہ اپنے (مسلمان) بھائی سے کچھ بھی وصول نہ کرے گا۔" بھلائی کی چیز پر غم

سے کوئی اپنے (مسلمان) بھائی کا مال کھاتا ہے؟"۔ ابن ماجہ، ابن حبان، مستدرک حاکم بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

تکلمہ

۹۵۶۷ فرمایا کہ "اگر کسی نے کھجور کا بیار دیا تو خریدے جس کو کھجور دے دیا گیا ہو تو اس (درخت) کا پھل بیچنے والے کے لئے ہے۔" ابلیس

یہ ہے کہ خریدار نے پہلے اسی شرط لگا رکھی ہو۔"

موطا امام مالک، مصنف عبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ، سنن ابی داؤد بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۵۶۸ فرمایا کہ "اگر کسی نے اپنی زمین کا پھل بیچ لیا اور کھجور قراب ہو گیا تو اب وہ اپنے (مسلمان) بھائی سے کچھ نہ لے گا۔" بھلائی کی چیز پر غم

میں سے کوئی اپنے (مسلمان) بھائی کا مال کھاتا ہے؟"۔ ابن ماجہ، ابن حبان، مستدرک حاکم بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

۹۵۶۹ فرمایا کہ "بے شک یہ مال سرسبز اور پھل سے بھر پور ہے۔" ابلیس نے کہا کہ "اگر کسی نے (مسلمان) بھائی سے کچھ نہ لے گا۔"

طبرانی، معجم ص ۱۸۱، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ

۹۵۷۰ فرمایا کہ "اگر کسی نے اپنی زمین کا پھل بیچ لیا اور کھجور قراب ہو گیا تو اب وہ اپنے (مسلمان) بھائی سے کچھ نہ لے گا۔" بھلائی کی چیز پر غم

میں سے کوئی اپنے (مسلمان) بھائی کا مال کھاتا ہے؟"۔ ابن ماجہ، ابن حبان، مستدرک حاکم بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

۹۵۷۱ فرمایا کہ "اگر کسی نے کھجور کا بیار دیا تو خریدے جس کو کھجور دے دیا گیا ہو تو اس (درخت) کا پھل بیچنے والے کے لئے ہے۔" ابلیس

یہ ہے کہ خریدار نے پہلے اسی شرط لگا رکھی ہو۔"

ابلیس نے کہا کہ "اگر کسی نے (مسلمان) بھائی سے کچھ نہ لے گا۔"

طبرانی، معجم ص ۱۸۱، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ

۹۵۷۲ فرمایا کہ "اگر کسی نے کھجور کا بیار دیا تو خریدے جس کو کھجور دے دیا گیا ہو تو اس (درخت) کا پھل بیچنے والے کے لئے ہے۔" ابلیس

سورنہ نکلنے سے پہلے غریب نماز کا وقت ہو رہا ہے اور اس وقت سورے میں مصروف ہوئے پر غریب نماز ضائع ہو گئے کا خوف ہے اور اس لئے ہمت پر شجاعت کے ساتھ صبر فرما رہا ہے۔ دیکھ دینے والے جانور نے اذان کا مسئلہ تو گھر سے جب ایک جانور سے اس کی زندگی میں نہ دیکھا جس سے ہوئے تو اس میں یقین قائم ہے کہ جاری رکھو گی۔ جب تک ممکن ہو اور اقتداء مصداقاً۔ (سحر ج ۱)

[illegible]

۱۵۸۔ آپ نے کہیں کی خرید و فروخت سے منع فرمایا۔ "صلو اللہ علیہ وسلم، ابو ذرؓ، علیؓ اور حاتمہ و رایت حضرت حلیہ رضی اللہ عنہ
 فائدہ: اس روایت میں تین تین سے منع فرمایا، بیچ حسین کا مطلب یہ ہے کہ حنظلہ آپ اپنے وقتوں کے پہلے دو تین، چار یا زیادہ دوسروں
 سے خرید و فروخت کرے۔ یعنی پہلے جو بھی بیچ دے کسی کو نہ اور آئندہ ان دو تین لوگوں میں بیچا ہوں وہ میں آپ کے ساتھ بیچا ہوں
 اس کو بیچ تین تین ہیں اور یہ بالا اتفاق یا جائز ہے علامہ سبکی ابن المذہب وغیرہ کے حوالے سے اس کے بغیر ہونے پر اہل اہل و عورات کے لئے
 بھی مذکورہ حوالے کی طرف رجوع فرمائی۔ (جامعہ صحیح، صواب) (مستزاد)

رج فاسد کی بعض صورتیں

۹۵۹۳۔ یہ جگہ کے "مصراتین" علاقہ اور جس اہلیہ کی خراج و فروخت سے مشغول فرمایا ہے۔ بطور نمونہ یہ دو جہن حصہ ہر عبدی و حصہ اللہ علیہ فائدہ۔

۹۵۹۴۔ مضامین چار پاؤں کے ان چوکھوٹے ہیں۔ جو اچھی رائے ہوں گی۔ یہ ٹھہرائی ہوئی اور مالٹا مسکوٹو کی جیسے۔ جنہیں اور اس کی مال کو کہتے ہیں (پتہ پکے جانوروں میں سے) اور خلی الجملہ اس کی شیر میں عسافہ و قشہ رخ طعمے سے دو اقول نقل کئے ہیں۔

اول۔ ایک مقررہ وقت تک اوجھار قیست کے بدلے میں اپنی حوالہ افنی کے ان بچے کو بچہ بننے کے لئے جس محل سے پیدا ہونے والے بچے کو بچہ بننے کے لئے جو (معمولی) غمی کو تو اس وقت ان تمام مسلمانوں کے معصومین اور عرصی اللہ عزوجل سے جس قیصر کو کل کو یہ ہے۔ جو بھیر میں اس مسئلہ اور اس کے نوئی کے تمام۔ لکے اور اس کے شافعی کی طرف اس تیسرے مسئلہ کی جانب۔ جو بھیر میں اس مسئلہ کی طرف

۱۵۹۳۔ آپ نے حوزۃ العرفۃ میں بھی تعلیم فرمائی ہے۔ والدہ عالمہ (مترجم)

۹۵۴۔ یہاں یہ کریم فرمے کہ مجاہدہ محضہ و الحاسہ (ماتالیہ) اور مزاحمت کے معنی قرآن و روایت حضرت ابراہیم و اسماعیل علیہ السلام سے ملتا ہے۔ اس روایت میں چند مراد الفاظ استعمال ہوئے ہیں جن کی تشریح حسب ذیل ہے۔
۱۔ کہ تفسیر میں غلطی و اڑناں نقص کیے گئے ہیں۔

- ۱۔ گندم کے دانوں کے بدلے زمین (قیمت) کو گوارے پر دینا۔
 ۲۔ تہائی اجرتی حصہ ملے کر کسی کی زمین میں بھجی نہ دی کرنا۔
 ۳۔ کھانا (جتنی گندم، جو جو وغیرہ) چراگاہی اپنے خوشنوں ہی کی سوزاں کو گندم، جو وغیرہ کے محلے بچا دیا جائے۔

۹۶۱۹ فرمایا کہ "کتے کی قیمت حلائی نہیں اور نہ لاکھن کا۔" (عقب اور نہ لاکھن کا سوا بسترہ)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ حَقًّا مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ، أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ حَقًّا مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ».

۴۲۶۰۔ غریبا کا کہنے کی قیمت خبریٹ ہے اور وہ (یعنی سنا) اس سے بھی زیادہ خبیث ہے۔ (ابن عمرؓ کا جواب)

جستار کے حاکم سردار نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۹۴۱۔ فرمایا کہ "مکتبہ کی قیمت صحیفے (ناپاسہ) کے علاوہ دینی کا معاوضہ بھی خیریت ہے۔" اور چھپنے لگانے والے کو کوئی بھی خیریت ہے۔"

عبد الحميد، معلم، بو (نزل)، نرملہ، ہیرا اینڈ کنکرنے، راجی من حیدر صاحب رحمہ اللہ عتد

۹۱۴۲ جب ہی کریم بخش نے کئے اور ملیں قیمت سے بچ فرمایا۔

الحمد لله الذي افاض علينا هذه النعمه العظمى

۹۶۳ جناب نبی کریم ﷺ نے فریضہ شہدائے کربلا (باقی) آٹھوں کی قیمت (لئے) سے منع فرمایا ہے۔

مہدا احمد، سانی، نور ابنہ حضرت عابر رضی اللہ عنہ

۱۶۳۳ء۔ جناب نبی کریم ﷺ نے شکاری کتے کے کھادوں پر مبنی قیمت لینے سے منع فرمایا۔ نہ مدی، نہ روایت حضرت دھرمپورہ، ص ۱۸۷

۹۱۴۵ . آپ ﷺ نے مکے اور ثنوں کی قیمت اور تقریب کی کوئی بات منع فرمایا یا معلولی پر وہاں حضرت ابو جحیفہ: صی اندھ

۹۲۰۶ آپ بھٹانے کہتے کی قیمت، ذخیرہ کی قیمت، خراب کی قیمت، بکھری کے سواہ سے سے منع فرمایا ہے۔

میراجی فی الاوسط ہر اہل حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما

... چاہیے کہ کسی کے پاس گھر ہے اور وہ لوگوں کو بکرا کر اپنے گھر لے کر وہاں گھرے سے اپنی بہن کو نکال بھیج کر وہاں اسے

المطابق للصواب - (مترجم)

۱۶۳۔ . جنوبی بحرِ ارمینیا نے کتے کی قیمت، مغربی کے معادِ خضے اور کائنات کے معادِ خضے سے گنج فرمایا۔

سئل عليه السلام : انما نازل في ايام مدي . قال : ما جاء به يوم السبت فحضرته ابن مسعود ورجل من بني قومه

دوسرا مضمون ان چیزوں کے بیان میں جو ناپاک نہیں ہیں، مثلاً پانی، آگ وغیرہ

۵۶۶۶ فرمایا کہ: ”یہ دوزخ کی نند بن جائے گا اس سے کھا کر پکڑا جائے گا۔“ مسئلہ ہر اہل حضرت ابو ہریرہؓ کی یہ کہ

فائدہ: اس سے مراد ہے کہ ایک شخص کی حیثیت میں ایک کتاب اور کسی جنگی یا جرمی اور اس میں جو مافیہ ہے اس کی اس مالک کو

خبر دوست بھی ٹھنڈی ہے، اسی خوشی کے آسمان پر چھایا چھوٹی بھی آفاہوہوے (جو کہی کی حیثیت نہیں ہوتی) اب یہ نورانی محاسن پھول میں چھانے

۵. دل کے لئے تمہیں نہ ہو کہ تمہیں کا بانی حاصل کے بغیر یہ نور چرا لیں، تو وہ اس گلوں والے یہ کیا پتی کو بیچنا واجب ہے اور اس کا معاملہ

نہا حرام ہے۔ دیکھیں شریعہ اسلامیہ ص ۳۹، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵

۱۶۲۹ فریباز قریباً تہ کوئی شخص اسے ڈالتو ہیج ہوئے۔ لی کے شمال سے نذر کے کہ (آئیں یہ) حاکم پھوس (کھانے) سے بھی

روئے کے مختلف علاقہ میں اس کا پل، تیرہویں، اس واقعہ پر راپت، حضرت علیؓ اور حضرت علیؓ

۹۶۳۔۔۔ فرما دیا کہ ”اے نبی! یہی (کے) مقتول ہے کسی اور (کو نہ روکا جائے ماورائے کنہیں میں یا بلایا جانے سے روکا جائے۔“

ابن ماجہ، مسند، ۱/۲۸۱، حدیث ۱۰۸۱۰، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

۵۳۲۔ فرمایا کہ "مسئلہ حق تعالیٰ کے لئے ہے اور باقی کے لئے نہیں۔" (مجموعہ خطبات، ج ۱، ص ۱۰۷)

بن ماجه يروايت حضرت انس بن مالك رضي الله عنه

تین چیزیں سب کے لئے مباح ہیں

۹۶۳۲ فرمایا کہ تین چیزیں سے خدا کا کہنے والی سے انھیں نہیں ہے اور اگر کسی نے ان سے کسی ماحہ روایت حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کی

۹۶۳۳ فرمایا کہ "مسئلہ" تین چیزیں میں شریک ہوتے ہیں انھیں پھینک دیں۔ پانی اور آگ میں۔"

مسند احمد، سنن ابی داؤد، سنن ابی حنیفہ

۹۶۳۴ فرمایا کہ "اور چیزیں ایسی ہیں جن سے صلح کرنا عدل نہیں، پانی اور آگ۔"

ترمذی، سنن ابی داؤد، سنن ابی حنیفہ، سنن ابی حنیفہ

۹۶۳۵ آپ ﷺ نے کونین میں پانی جمع کرنے سے منع فرمایا۔"

مسند احمد، سنن ابی داؤد، سنن ابی حنیفہ، سنن ابی حنیفہ، سنن ابی حنیفہ

۹۶۳۶ "تین چیزیں کے پانی سے برائی، پانی کوئی چاہیے، واللہ اعلم بالصواب (مترجم)"

۹۶۳۷ آپ ﷺ نے اپنی ضرورت سے خدا کا کہنے والے کو پانی کو پینے سے منع فرمایا۔

مسند ابی داؤد، سنن ابی حنیفہ، سنن ابی حنیفہ، سنن ابی حنیفہ، سنن ابی حنیفہ، سنن ابی حنیفہ

۹۶۳۸ فرمایا کہ اگر کسی نے کوئی شے اپنے گھر کے پانی یا گھاس پھوس سے کسی کو روکا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اپنے گھر سے اس کی روایت کرے گا۔"

مسند احمد، سنن ابی داؤد، سنن ابی حنیفہ، سنن ابی حنیفہ

۹۶۳۹ فرمایا کہ اگر اللہ کوئی چیز چاہے، تو اس میں روایت حضرت جابرؓ سے جابر و جابر اللہ ہے۔

۹۶۴۰ "وہوہا، کوئی کوئی ہے جس کے ساتھ آگے بڑھنا چاہیے، واللہ اعلم بالصواب (مترجم)"

۹۶۴۱ "بہت ہی کلمہ ہے کہ اگر کسی نے اپنے گھر کے پانی کو پینے سے روکا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اپنے گھر سے اس کی روایت کرے گا۔"

۹۶۴۲ "مسند احمد، سنن ابی داؤد، سنن ابی حنیفہ، سنن ابی حنیفہ، سنن ابی حنیفہ، سنن ابی حنیفہ"

۹۶۴۳ "بہت ہی کلمہ ہے کہ اگر کسی نے اپنے گھر کے پانی کو پینے سے روکا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اپنے گھر سے اس کی روایت کرے گا۔"

مسند ابی داؤد، سنن ابی حنیفہ، سنن ابی حنیفہ، سنن ابی حنیفہ، سنن ابی حنیفہ، سنن ابی حنیفہ

۹۶۴۴ "تین چیزیں کے پانی سے برائی، پانی کوئی چاہیے، واللہ اعلم بالصواب (مترجم)"

۹۶۴۵ "آپ ﷺ نے اپنے گھر کے پانی کو پینے سے منع فرمایا، سنن ابی داؤد، سنن ابی حنیفہ، سنن ابی حنیفہ، سنن ابی حنیفہ، سنن ابی حنیفہ، سنن ابی حنیفہ"

۹۶۴۶ "فرمایا کہ "گھر کے پانی کو پینے سے منع فرمایا، سنن ابی داؤد، سنن ابی حنیفہ، سنن ابی حنیفہ، سنن ابی حنیفہ، سنن ابی حنیفہ، سنن ابی حنیفہ"

۹۶۴۷ "فرمایا کہ "گھر کے پانی کو پینے سے منع فرمایا، سنن ابی داؤد، سنن ابی حنیفہ، سنن ابی حنیفہ، سنن ابی حنیفہ، سنن ابی حنیفہ، سنن ابی حنیفہ"

۹۶۴۸ "فرمایا کہ "گھر کے پانی کو پینے سے منع فرمایا، سنن ابی داؤد، سنن ابی حنیفہ، سنن ابی حنیفہ، سنن ابی حنیفہ، سنن ابی حنیفہ، سنن ابی حنیفہ"

۹۶۴۹ "فرمایا کہ "گھر کے پانی کو پینے سے منع فرمایا، سنن ابی داؤد، سنن ابی حنیفہ، سنن ابی حنیفہ، سنن ابی حنیفہ، سنن ابی حنیفہ، سنن ابی حنیفہ"

۹۶۵۰ "فرمایا کہ "گھر کے پانی کو پینے سے منع فرمایا، سنن ابی داؤد، سنن ابی حنیفہ، سنن ابی حنیفہ، سنن ابی حنیفہ، سنن ابی حنیفہ، سنن ابی حنیفہ"

۹۶۵۱ "فرمایا کہ "گھر کے پانی کو پینے سے منع فرمایا، سنن ابی داؤد، سنن ابی حنیفہ، سنن ابی حنیفہ، سنن ابی حنیفہ، سنن ابی حنیفہ، سنن ابی حنیفہ"

مختلف ادکام کے بارے میں فہمیدہ اور اقالہ کے بیان میں

۴۶۳۵ فریاد کیا کہ ”جب خرید و فروش نہ کرنے والوں میں اختلاف ہو جائے اور دونوں کے پاس اٹکل نہ ہو تو سناں کے، مکہ کی بات اپنی جانے لے کر دونوں سے یہ معاملہ حل کر دیا جائے گا۔“

۹۶۳۷ فرما کہ: جب غریب و فروعیت کہے تو ان میں سے اختلاف ہو جائے اور انہوں نے اپنے اصل سے دور ہو کر حلال و حرام کی شے پر بے قراری ہو جاتی ہے۔

۹۶۳۸ فرما کہ: اگر کسی معاملے (سے) رہیں اللہ نہ ہو، اس بات سے رہیں تو مایوس رہیں۔

۹۶۳۹ اگر دیکھ لیں تو فرما رکھتے ہیں کہ میں نے اسے اپنے اقتدار پر ہوجائے تو دونوں محالہ سمجھتے ہیں۔

طبرانی، مؤلف: حضرت امیر مہجرت رضی اللہ عنہ

قرآن مجید میں ان کی عظمت سے جس نے زبانتہ و کلاماً العظمیٰ فی روافد المائت غیر ان عمر و بنی اعداء حصار شرط
رواۃ اختیار (خبر شرط) لینے انہوں نے قرآن کو اس طرح پہلے اختیار لینے والے کہے۔ اس ماحول سے مراد
انہی اشراف کا مطلب یہ ہے کہ قرآن و قرآنیت کے وقت قرآن انہیں اس تک پہنچا، نہ کہ وقت اٹھ ملے، وقت نہ ملے تو یہ رشتہ
کہا جاتا ہے۔

اقالہ کرنا باعث اجر ہے

اقالہ کرنا باعث اجر ہے

۹۲۵۲ نور، ماکڑ، جس نے کسی مسلمان کے ساتھ کفر اور کفریہ باتوں کا تعلق دیا، اس کی زبان پر کلمہ کبھی نہیں آتا۔

۹۷۳۳ فرما کہ اگر کسی نے ایمان نہ لیا تو کہہ کر یا تو توبہ کر لی یا قیامت کے دن اس سے رنجیدہ ہو کر کہیں سے۔

۹۶۵۳ فرما کہ "زمن اجل تک کہ (صغیر) ہے اور کمال (بڑا) اصل تک کہ"۔

پس ای فزونی، ای سرزبان عظیمت لبش عمر در صبی اهل خانه

۹۱۵۰ فرما کہ ایک وطن کی مقدار ستر سال تک ہے: اہم ہے "مسئلہ احمد، لن مبدع، ہر اہم حضرت ابو سعید راضی، اللہ عہد

۱۹۵۶ء فرما دیا کہ ”ختم میں سے جو کوئی کوئی گھبراہٹ میں (ہلائے) بیچے تو اسے یہ جان لینا چاہیے کہ یہ کچھ ایسے اہل حقیت ہے کہ ان میں برکت نہ ہو بلکہ ان میں صرف صورت میں گدا اس گھر وادی کی طرف سے ملے۔“

عبد الحميد، ابن دحية بن عبد بن الحارث بن عبد

لے گا۔ (ترجمہ معرہ نبی بروایت حضرت عدنان رضی اللہ عنہ)

۹۶۶۸۔ فرمایا کہ ”مگر کسی نے ایسا نام بھی جو اس کی عینیت و ملاقات اور اس پر فرض بھی تھا تو قرض (عام کا) بیٹے والے پر ہوگا لیکن اگر بیٹے والے نے قرض کی اثر و بھی خریداری نہ کی۔“ تو بقرض بھی خریدا سکتا ہے مکمل ہو جائے گا۔ (مترجم)

طبرانی مروایت حضرت عدنان رضی اللہ عنہ

۹۶۶۹۔ فرمایا کہ ”اگر کسی نے ایسا نام چاہا جس کے پاس مل تھا تو وہ مال بیٹے والے کا تھا اور وہ بیٹے والے پر اس کا قرض بھی ہوگا پس البتہ اگر پہلے ہی شرط لگا لی ہو، اس کو بچھا تو اس کا بھی بیٹے والے کا ہوگا پس البتہ اگر پہلے ہی شرط لگا لی ہو۔“

کامل ابن عدی، متفق علیہ مروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

۹۶۷۰۔ یحییٰ بن زکریا در فروخت کنندہ پہلے شرط لگا جس کو نام کا اس اور فروخت کا اس کا ہوگا۔ اللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۹۶۷۱۔ فرمایا کہ ”جس نے ایسا نام بھی جو ملاقات اس کا مال اس کے آقا (بیٹے والے) کا ہو گا پھر خریدا اس کی شرط کا تو مال بھی خریدا ہوگا۔“ مصنف بن ابی شیبہ بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۶۷۲۔ فرمایا کہ ”اگر کسی نے نام بیٹے والے کا ہوگا پس لیکن اگر خریدار شرط لگائے اور کہے کہ میں نے تجھ سے دانا اور اس کی مال خریدی ہے“ مصنف بن ابی شیبہ بروایت عطاء اور ابن ابی عیینہ و مرسلہ

۹۶۷۳۔ فرمایا کہ ”جس نے نام بیٹے والے کا ہوگا پس لیکن اگر خریدار شرط لگائے اور کہے کہ میں نے تجھ سے دانا اور اس کی مال خریدی ہے“ فرمایا کہ ”جس نے ایسا نام بھی جو ملاقات اور اس سے مکمل چکا تھا تو اس کا بھی بیٹے والے کا ہوگا پس لیکن اگر خریدار شرط لگائے۔“

متفق علیہ مروایت حضرت ثنیٰ رضی اللہ عنہ

۹۶۷۴۔ فرمایا کہ ”مگر اسے جس بیعتی خریدار و فروخت کنندہ جب تک وہ فی حدہوں۔“ چنانچہ مولا

متفق علیہ مروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ اور ابن عمر

مروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

اقالہ کے بیان کا کلمہ

۹۶۷۵۔ فرمایا کہ ”جس نے نام ذکر موم کا کیا۔ خریدار تو اللہ تعالیٰ کی امت کے دن اس کے تھا ہوں ست اقرار فرمائیں گے۔“

ابن حبان مروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۹۶۷۶۔ فرمایا کہ ”جس نے کسی مسلمان سے اقالہ کر لیا اللہ تعالیٰ کی امت کے دن اس کے گناہوں سے تہ فرمائیں گے۔“

مس ابی داؤد، ابن ماجہ، مستدرک حاکم متفق علیہ بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۹۶۷۷۔ فرمایا کہ ”جس نے کسی مسلمان سے خرید و فروخت کے معاملے میں اقرار کر لیا، اللہ تعالیٰ کی امت کے دن اس سے اقرار فرمائیں گے اور جس نے صفہ کو اپنا لیا تو اس کی امت کے دن اس کے گناہوں کو مٹا دیں گے“ مصنف عبدالرزاق عن معمر بن یحییٰ عن ابی ہریرہ مرسلہ

چوتھی فصل..... اختیار خرید و فروخت میں

۹۶۷۸۔ فرمایا کہ ”جب تم خرید و فروخت کرو تو کہو، لا بخلانہ، بخرتم جو یہ بھی خریدو گے۔“ یہی تین بات کا اختیار ہوگا ”اگر تم بائیں ہو تو کہو

اور اگر تم ہمارے (راضی نہ ہو تو جس کا مال ہے اس کو واپس کرو)۔ ابن ماجہ، سنن کبریٰ بیہقی عن محمد بن یحییٰ بن حاتم مرسلہ

۹۶۷۹۔ فرمایا کہ ”جب دو آدمی آپس میں خرید و فروخت کریں تو ان میں سے ہر ایک کو اختیار ہے، جب تک وہ ہدائت ہوں اور ایک ساتھ ہوں، یا ان میں سے ایک دوسرے کو اختیار دے، پھر اگر ایک دوسرے کو اختیار دے دے اور دونوں اس پر معاملہ کر لیں تو بیع واجب ہو جائے گی اور اگر وہ معاملہ طے کرنے کے بعد جدا ہو گئے اور معاملہ قرار رکھا تو بیع ضروری ہو گئی۔“ متعلق علیہ نسائی ابن ماجہ بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ
۹۶۸۰۔ فرمایا کہ ”خرید و فروخت کرنے والوں کو اپنے معاملے میں اختیار ہے جب تک وہ ہدائت ہوں یا بیع میں اختیار ہو۔“

بخاری بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۶۸۱۔ فرمایا کہ ”اختیار تمہیں دن تک دیتا ہے۔“ سنن کبریٰ بیہقی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۶۸۲۔ فرمایا کہ ”چار دن کے بعد کوئی ذمہ داری نہیں۔“ ابن ماجہ، مسندک بروایت حضرت عقیلہ بن عامر رضی اللہ عنہ

۹۶۸۳۔ فرمایا کہ ”دو آدمی ہرگز ہدائت ہوں جبکہ آپس میں راضی نہ ہوں۔“ سنن ابی داؤد، بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۹۶۸۴۔ فرمایا کہ ”خرید و فروخت تو ہوتی ہے نہ نامندی کے ساتھ۔“ ابن ماجہ بروایت حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ

۹۶۸۵۔ فرمایا کہ ”خرید اور فروخت کرنے والا جب تک ہدائت ہوں ان کو اختیار ہے۔“ قولہ بیع باقی رخصت خلوہم کر دیں۔

مسند احمد، سنن ابی داؤد، ابن ماجہ بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور مسندک بروایت حضرت عمرہ رضی اللہ عنہ

۹۶۸۶۔ فرمایا کہ ”تین دین کرنے والے کو اختیار ہے جب تک ہدائت ہوں، اور ایک دوسرے سے کہے گا کہ اختیار کر لو۔“

مسند احمد، بخاری، نسائی، ابو داؤد، ترمذی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۶۸۷۔ فرمایا کہ ”تین دین کرنے والوں کو اختیار ہے جب تک ہدائت ہوں، البتہ یہ ہے کہ وہ وراثتی اختیار ہو اور ایک کے لئے یہ جائز نہیں

کہ اس دوسرے دوسرے سے جدا ہو جائے کہ نہیں وہ اقالہ ہی نہ کر دے۔“ مسند احمد، ترمذی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۶۸۸۔ فرمایا کہ ”تین دین کرنے والوں کو اختیار ہے جب تک ہدائت ہوں اور ان میں سے ہر ایک بیع میں سے اپنا قصود حاصل کر لے، یا یہ

کہ تین ہر ایک دوسرے کو اختیار نہ دیں۔“ نسائی، مسندک، سنن کبریٰ بیہقی بروایت حضرت سمیرہ رضی اللہ عنہ

۹۶۸۹۔ فرمایا کہ ”تین دین کرنے والے دونوں میں سے ہر ایک کو دوسرے کے معاملے میں اختیار ہے جب تک وہ ہدائت ہوں، مگر یہ کہ بیع

اختیاری ہو۔“ سنن ابی داؤد، نسائی، متعلق علیہ بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۶۹۰۔ فرمایا کہ ”تین دین کرنے والوں کو اختیار ہے جب تک ہدائت ہوں، ہاں البتہ اگر سروسے میں اختیار ہو، اور ایک کے لئے جائز نہیں کہ

اقالہ کے خوف سے دوسرے سے جدا ہو۔“ سنن ابی داؤد، نسائی، بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۶۹۱۔ فرمایا کہ ”تین دین کرنے والوں کو اختیار ہے جب تک ہدائت ہوں، البتہ یہ ہے کہ معاملہ ہی انہوں نے اختیار کر رکھا ہو، لہذا اگر بیع

اختیار کے علاوہ ہو تو واجب ہو جائے گی۔“ نسائی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۶۹۲۔ فرمایا کہ ”سامی کی ذمہ داری تین دن تک ہے۔“ مسند احمد، سنن ابی داؤد، مسندک، سنن کبریٰ بیہقی بروایت

حضرت بلقیہ بن عامر رضی اللہ عنہ اور ابن ماجہ بروایت حضرت سمیرہ رضی اللہ عنہ

۹۶۹۳۔ فرمایا کہ ”دونوں فریقوں کے درمیان بیع نہیں (تمام) ہوگی جب تک ایک دوسرے سے جدا نہ ہو جائیں علاوہ اختیاری بیع کے۔“

مسند احمد، متعلق علیہ نسائی، بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

خیار العیب

۹۶۹۴۔ مسند احمد، مسندک، حاکم، سنن کبریٰ بیہقی بروایت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

۹۶۹۵۔ مسند احمد، سنن کبریٰ بیہقی بروایت حضرت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

۹۶۹۶۔ فرمایا کہ ”ہر گناہ کے ہوئے جانور کو ایسا کیا جائے“۔ کھل بن علی، مسند کبریٰ بیہقی بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

تکملہ

۹۶۹۷۔ فرمایا کہ ”میں شجر کیا چھیں معلوم نہیں کہ بھائے ہوئے یا نور کو کہاں کر دینا جاتا ہے۔“

حسن بن صفیان اور داؤدی اور ابن شاہین بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

اختیاری بیع..... تکملہ

۹۶۹۸۔ فرمایا کہ ”جب خرید و فروخت کرنے کو کوئی دھوکہ نہیں تو چھین پھر اختیار ہوگا اس سامان میں سے تم خریدو گے تمنا تک،

اگر تو راضی ہو تو اسے خرید کر لے اور کر تو راضی (راضی نہ) ہو تو واپس کر دے“ متفق علیہ بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۶۹۹۔ فرمایا کہ ”اگر کسی نے ایک چیز خرید لی، جسے دیکھ نہیں ہے تو اسے اختیار ہوگا جب اسے دیکھے اگر چاہے تو لے لے ورنہ اگر چاہے تو

چھوڑ دے (نہ لے)۔ مسند دارقطنی، متفق علیہ بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، ابو سعید

۹۷۰۰۔ فرمایا کہ ”اگر کسی نے بیع کر کے کچھ خرید تو بیع الایب ہوئی اور جب تک وہ اپنے سامنی (بیچنے والے) سے جدا نہ ہو جائے اسے اختیار

ہوگا اگر چاہے تو لے لے سنا کہ جدا ہو گیا تو اب اختیار نہیں“ متفق علیہ، مستدرک حاکم بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۷۰۱۔ فرمایا کہ ”جس شخص نے کسی گئی سے کوئی چیز خریدی تو ان میں سے ہر ایک کو اختیار ہوگا یہاں تک کہ وہ دونوں جدا ہو جائیں اپنی جگہ سے

ہاں اگر اس صورت میں اختیار رہا تو اسے کا کا روئے ہی خیار والی ہو اور دونوں میں سے کسی ایک کے لئے بھی جائز نہیں کہ اس خوف سے نہ ہر سے

سے جدا ہو جائے کہ کہیں دوسرا قادی نہ کر لے“۔ متفق علیہ بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۷۰۲۔ فرمایا کہ ”بیع کو قرضہ مندی سے ہوتی ہے اور اختیار سودے کے بعد ہوتا ہے۔“

۹۷۰۳۔ فرمایا کہ ”خرید و فروخت کرنے والوں کو اپنی بیع میں اختیار ہے جب تک وہ جدا نہ ہوں، یا ان کی بیع کو اختیار والی۔“

۹۷۰۴۔ فرمایا کہ ”خرید و فروخت کرنے والوں کو اپنی بیع میں اختیار ہے جب تک وہ دونوں جدا نہ ہوں۔“ مسند احمد، مصنف ابن ابی شیبہ،

ابو داؤد، ابن ماجہ، متفق علیہ بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، ابو سعید، مسند احمد، مصنف ابن ابی شیبہ،

ابو داؤد، ابن ماجہ، متفق علیہ بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، ابو سعید، مسند احمد، مصنف ابن ابی شیبہ،

ابو داؤد، ابن ماجہ، متفق علیہ بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، ابو سعید، مسند احمد، مصنف ابن ابی شیبہ،

ابو داؤد، ابن ماجہ، متفق علیہ بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، ابو سعید، مسند احمد، مصنف ابن ابی شیبہ،

ابو داؤد، ابن ماجہ، متفق علیہ بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، ابو سعید، مسند احمد، مصنف ابن ابی شیبہ،

ابو داؤد، ابن ماجہ، متفق علیہ بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، ابو سعید، مسند احمد، مصنف ابن ابی شیبہ،

ابو داؤد، ابن ماجہ، متفق علیہ بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، ابو سعید، مسند احمد، مصنف ابن ابی شیبہ،

ابو داؤد، ابن ماجہ، متفق علیہ بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، ابو سعید، مسند احمد، مصنف ابن ابی شیبہ،

ابو داؤد، ابن ماجہ، متفق علیہ بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، ابو سعید، مسند احمد، مصنف ابن ابی شیبہ،

ابو داؤد، ابن ماجہ، متفق علیہ بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، ابو سعید، مسند احمد، مصنف ابن ابی شیبہ،

ابو داؤد، ابن ماجہ، متفق علیہ بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، ابو سعید، مسند احمد، مصنف ابن ابی شیبہ،

ابو داؤد، ابن ماجہ، متفق علیہ بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، ابو سعید، مسند احمد، مصنف ابن ابی شیبہ،

[illegible]

۱۸۹۹ فرمایا کہ مجھ کو یہ ہے کہ ابد کوئی نہ ہو۔ اور میں تمہاری مثال سے کہتا ہوں کہ یہ ہے کہ جس نے اپنے لیے جسے چاہے وہ ہے۔

تیسرا باب..... ذخیرہ اندوزی اور نرخ مقرر کرنے کے بیان میں

۹۷۔ فرمودہ: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اِنّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَہٗ عَلَیْہِ السَّلَامُ یَقُوْلُ: اِنَّ اَمْرَ اللّٰہِ عَلَی الْبَرِّ اَمْرٌ اَوْفَیُّ اَمْرِ النَّاسِ عَلَی النَّاسِ

تذکرہ : - "میراجی، بیچمی فی شعبہ لایعنی"۔ رابع حکماء معارف امی لغوی

۱۰۴۰: "وَلَا تَقْرَأُ الْكِتَابَ طَرَفًا" (Do not read the book from a side). This is a warning against reading the Quran in a way that is not proper or respectful. The word "طَرَفًا" (ṭarafa) means "from a side" or "partially". The verse is part of a larger passage in Surah Al-A'raf (7:1-2) which discusses the importance of reading the Quran with a pure heart and a sincere intention.

تاجدار : یہ ایک نیا ہے جس سے مراد انھوں نے بنائی اسٹار ہے۔ (والہ عمیرہ اسٹار ہے۔) (مترجم)

۱۳: قہر کی تہ کو، زواروں کی طرف سے اٹائے گئے اللہ کے جیسے بھائی، ہمیں جہاد کے بارے میں بتاؤں گی

خانم، اچھا دماغ رکھنے والا ایسا ہے جسے غلطی سے نہیں کیا جا سکتا۔

وَيَرْجُو كَيْدًا فِي إِحْدَالِ الْمُؤْمِنِينَ. وَكَذَلِكَ يَدْعُوهُ إِلَى الْيَسْبِ فِي الْيَسْبِ مِنَ الْمُهْمِرِينَ وَلَا

۷۰۰ "خمس" سلطانوں نے غنائے غنائے کی چیزیں دیکھیں خدا تعالیٰ سے کہہ دیا کہ ہر غنائے کی دینی میں چھوٹا کر دینا ہے۔

عبد الحميد بن محمد بن عبد الله بن عبد الرحمن بن عبد الوهاب بن عبد المحسن بن عبد المطلب بن هاشم بن عبد مناف بن قصي بن كلاب بن مرة بن كعب بن لؤي بن غالب بن فهر بن مالك بن النضر بن كنانة بن خزيمة بن مدركة بن إلياس بن مضر بن نضرة بن معد بن تميم بن مر بن أد بن طابخية بن أسد بن أغربة بن قحطان بن عابر بن يشجب بن يعرب بن قحطان بن سبأ بن يافث بن نوح عليه السلام

[illegible]

وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ يَدُونَ مَعَهُ مَوَدَّةً وَمَعْنًى ذَوَاتُ أَصْنَانٍ

[illegible]

24) $\frac{d}{dt} \left(\frac{1}{t^2} \right) = -\frac{2}{t^3}$

Y. M. Ueda, K. K. S. Chiu, and J. H. Duerksen

[illegible]

1999, 2000, 2001, 2002, 2003, 2004, 2005, 2006, 2007, 2008, 2009, 2010, 2011, 2012, 2013, 2014, 2015, 2016, 2017, 2018, 2019, 2020, 2021, 2022, 2023, 2024, 2025, 2026, 2027, 2028, 2029, 2030, 2031, 2032, 2033, 2034, 2035, 2036, 2037, 2038, 2039, 2040, 2041, 2042, 2043, 2044, 2045, 2046, 2047, 2048, 2049, 2050, 2051, 2052, 2053, 2054, 2055, 2056, 2057, 2058, 2059, 2060, 2061, 2062, 2063, 2064, 2065, 2066, 2067, 2068, 2069, 2070, 2071, 2072, 2073, 2074, 2075, 2076, 2077, 2078, 2079, 2080, 2081, 2082, 2083, 2084, 2085, 2086, 2087, 2088, 2089, 2090, 2091, 2092, 2093, 2094, 2095, 2096, 2097, 2098, 2099, 2100, 2101, 2102, 2103, 2104, 2105, 2106, 2107, 2108, 2109, 2110, 2111, 2112, 2113, 2114, 2115, 2116, 2117, 2118, 2119, 2120, 2121, 2122, 2123, 2124, 2125, 2126, 2127, 2128, 2129, 2130, 2131, 2132, 2133, 2134, 2135, 2136, 2137, 2138, 2139, 2140, 2141, 2142, 2143, 2144, 2145, 2146, 2147, 2148, 2149, 2150, 2151, 2152, 2153, 2154, 2155, 2156, 2157, 2158, 2159, 2160, 2161, 2162, 2163, 2164, 2165, 2166, 2167, 2168, 2169, 2170, 2171, 2172, 2173, 2174, 2175, 2176, 2177, 2178, 2179, 2180, 2181, 2182, 2183, 2184, 2185, 2186, 2187, 2188, 2189, 2190, 2191, 2192, 2193, 2194, 2195, 2196, 2197, 2198, 2199, 2200, 2201, 2202, 2203, 2204, 2205, 2206, 2207, 2208, 2209, 2210, 2211, 2212, 2213, 2214, 2215, 2216, 2217, 2218, 2219, 2220, 2221, 2222, 2223, 2224, 2225, 2226, 2227, 2228, 2229, 2230, 2231, 2232, 2233, 2234, 2235, 2236, 2237, 2238, 2239, 2240, 2241, 2242, 2243, 2244, 2245, 2246, 2247, 2248, 2249, 2250, 2251, 2252, 2253, 2254, 2255, 2256, 2257, 2258, 2259, 2260, 2261, 2262, 2263, 2264, 2265, 2266, 2267, 2268, 2269, 2270, 2271, 2272, 2273, 2274, 2275, 2276, 2277, 2278, 2279, 2280, 2281, 2282, 2283, 2284, 2285, 2286, 2287, 2288, 2289, 2290, 2291, 2292, 2293, 2294, 2295, 2296, 2297, 2298, 2299, 2300, 2301, 2302, 2303, 2304, 2305, 2306, 2307, 2308, 2309, 2310, 2311, 2312, 2313, 2314, 2315, 2316, 2317, 2318, 2319, 2320, 2321, 2322, 2323, 2324, 2325, 2326, 2327, 2328, 2329, 2330, 2331, 2332, 2333, 2334, 2335, 2336, 2337, 2338, 2339, 2340, 2341, 2342, 2343, 2344, 2345, 2346, 2347, 2348, 2349, 2350, 2351, 2352, 2353, 2354, 2355, 2356, 2357, 2358, 2359, 2360, 2361, 2362, 2363, 2364, 2365, 2366, 2367, 2368, 2369, 2370, 2371, 2372, 2373, 2374, 2375, 2376, 2377, 2378, 2379, 2380, 2381, 2382, 2383, 2384, 2385, 2386, 2387, 2388, 2389, 2390, 2391, 2392, 2393, 2394, 2395, 2396, 2397, 2398, 2399, 2400, 2401, 2402, 2403, 2404, 2405, 2406, 2407, 2408, 2409, 2410, 2411, 2412, 2413, 2414, 2415, 2416, 2417, 2418, 2419, 2420, 2421, 2422, 2423, 2424, 2425, 2426, 2427, 2428, 2429, 2430, 2431, 2432, 2433, 2434, 2435, 2436, 2437, 2438, 2439, 2440, 2441, 2442, 2443, 2444, 2445, 2446, 2447, 2448, 2449, 2450, 2451, 2452, 2453, 2454, 2455, 2456, 2457, 2458, 2459, 2460, 2461, 2462, 2463, 2464, 2465, 2466, 2467, 2468, 2469, 2470, 2471, 2472, 2473, 2474, 2475, 2476, 2477, 2478, 2479, 2480, 2481, 2482, 2483, 2484, 2485, 2486, 2487, 2488, 2489, 2490, 2491, 2492, 2493, 2494, 2495, 2496, 2497, 2498, 2499, 2500, 2501, 2502, 2503, 2504, 2505, 2506, 2507, 2508, 2509, 2510, 2511, 2512, 2513, 2514, 2515, 2516, 2517, 2518, 2519, 2520, 2521, 2522, 2523, 2524, 2525, 2526, 2527, 2528, 2529, 2530, 2531, 2532, 2533, 2534, 2535, 2536, 2537, 2538, 2539, 2540, 2541, 2542, 2543, 2544, 2545, 2546, 2547, 2548, 2549, 2550, 2551, 2552, 2553, 2554, 2555, 2556, 2557, 2558, 2559, 2560, 2561, 2562, 2563, 2564, 2565, 2566, 2567, 2568, 2569, 2570, 2571, 2572, 2573, 2574, 2575, 2576, 2577, 2578, 2579, 2580, 2581, 2582, 2583, 2584, 2585, 2586, 2587, 2588, 2589, 2590, 2591, 2592, 2593, 2594, 2595, 2596, 2597, 2598, 2599, 2600, 2601, 2602, 2603, 2604, 2605, 2606, 2607, 2608, 2609, 2610, 2611, 2612, 2613, 2614, 2615, 2616, 2617, 2618, 2619, 2620, 2621, 2622, 2623, 2624, 2625, 2626, 2627, 2628, 2629, 2630, 2631, 2632, 2633, 2634, 2635, 2636, 2637, 2638, 2639, 2640, 2641, 2642, 2643, 2644, 2645, 2646, 2647, 2648, 2649, 2650, 2651, 2652, 2653, 2654, 2655, 2656, 2657, 2658, 2659, 2660, 2661, 2662, 2663, 2664, 2665, 2666, 2667, 2668, 2669, 2670, 2671, 2672, 2673, 2674, 2675, 2676, 2677, 2678, 2679, 2680, 26

... ..

مجلس شورای اسلامی - تهران - ۱۳۵۷

[illegible][illegible]

نرخ مقر و مرنا

[illegible]

تاریخ: ۱۴۰۲/۰۵/۰۵

[illegible]

تاریخ: ۱۳۸۵/۰۵/۰۵

المجلد ١٠٠ - العدد ١ - ١٩٩٩

اگرچه در این مقاله به بررسی تطبیقی و مقایسه‌ای بین این دو روش پرداخته شد، اما به دلیل محدودیت‌های زمانی و فنی، نتایج به دست آمده می‌تواند به عنوان یک مطالعه مقدماتی در نظر گرفته شود. در آینده، تحقیقات بیشتری نیاز است تا بتواند به طور دقیق‌تر به بررسی تأثیرات این روش‌ها بر روی سیستم‌های مختلف پرداخته شود.

میں ایک سری طرف سے کسی پر کوئی ظلم نہ دیا اور کان مان میں نہ جان میں۔ طوری بروایت اس وحی اللہ علیہ
 ۹۷۲۳ فرمایا کہ ”مجھے امید ہے کہ میں اپنے سے کسی حدیث میں جدا کرنا کر مجھے کوئی ایسے علم کے ہرے تلاش کرنے والا نہ ہو۔“ نے کیا ہوا۔
 اس واقعہ بروایت حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ
 ۹۷۲۵ فرمایا کہ ”میں ضرور اللہ تعالیٰ سے ملاقات کروں گا تو اس سے کہ مجھے کسی کے لئے کوئی چیز بخیر خواہی اور اللہ تعالیٰ کے دینی ہے۔“
 کئی احزاب اللہ تعالیٰ سے ہی ہوتی ہے حسن کھوی جہنی بروایت حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ

ذخیرہ اندوزی... تکملہ

۹۷۲۶ ”فرمایا کہ ”خوشخبری ملا، ہے ملک ہمارے، ہزار کی طرف ہاتھ کرالے والے ہیں اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے اور ہمارے
 ازاں میں ذخیرہ اندوزی کرنے والے یہاں سے جیسے اللہ کی کتاب میں ملے۔“ مستدرک حاکم بروایت اسید بن جعفر رضی اللہ عنہ
 ۹۷۲۷ ”میں نے اپنے سے ہر اکٹھے بیٹے کی شہادت کا ذخیرہ کرنے کے لئے ہزاروں میں بڑی مقدار میں سہا کرتا ہے کہ ہمارے ان کی خفیات
 بھی ہیں ہے اگر غلطی کہ اس سے زیادہ پر میں کرنے اور لکھنا ہو، مقصد یہ کہ میں ہر بڑی چھٹی طاقت سے دو اپنی طاقت کے مطابق ذخیرہ
 اندوزی کے لئے ہر سے زیادہ ہر سے زیادہ مقدار میں، شیہ نور الدین کی فرمائش کی خوشی کرنے اور ہر اس شخص کو کہے ہیں جو سیدھے ہمارے سے
 بہ بلا ہوں اللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

ذخیرہ اندوزی کی ممانعت

۹۷۲۸ ”فرمایا کہ ”میں نے اپنے ہر ایک اور کی کی کو خط فار ہے۔“ معلوم: مغل علیہ مروایت حضرت معمر بن عتبانہ رضی اللہ عنہ
 ۹۷۲۸ ”فرمایا کہ ”میں نے چالیس دن تک کہنے کی اپنے والدین کی توفیق اللہ تعالیٰ کی ہر ایک اور کی سے بری ہو اور اللہ تعالیٰ اس کی ذمہ
 داری سے بری ہو گیا اور میں کسی کی رائے اس حال میں نہ کرے کہ وہ ہمارے والدین کی ذمہ داری سے بعد میں ہو جائے۔“
 مستدرک حاکم بروایت حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ
 مستدرک حاکم بروایت حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ
 ۹۷۲۹ ”فرمایا کہ ”میں نے چالیس دن تک کہنے کا ذخیرہ کیا یہ اتفاق کیا ہمارے چچا اور اس کی والدی پائی اور صدق کیا اللہ تعالیٰ اس کو یہ
 صدق توں نہیں کرے، میں نے۔“ اس بعد ہر دن میں مکیہ ہر اس وحی اللہ علیہ
 ۹۷۳۰ ”فرمایا کہ ”میں نے اپنے والدین سے کہنے کے لئے کہنے کی اپنے والدین کی ذمہ داری سے بعد میں ہو جائے۔“
 کوئی صاحب کے سے خرید و فروخت نہ کرے اور کوئی شخص اپنے (مسلمان) بھائی کے سوا کے دوران اپنا سوا نہ کرے، اور نہ
 ہی کوئی شخص اپنے (مسلمان) بھائی کے رشتہ پر رشتہ نہ بھیے اور کوئی عورت اپنی (مسلمان) بہن کے برائی کو نہ مانے اور نہ اپنے والدین کی
 رازی نہ کرے۔“ ہر اس، اس بعد ہر دن حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ

۹۷۳۱ ”فرمایا کہ ”میں نے چالیس دن تک کہنے کے بعد پھر سے نکال دیا اور رازی پائی اور صدق کر لی، تو اللہ تعالیٰ اس سے اس
 بعد سے قبول نہ فرما کر کے۔“ خطیب بن دہلہ ہر اس وحی اللہ علیہ
 ۹۷۳۲ ”فرمایا کہ ”میں نے چالیس دن تک کہنے کے بعد پھر سے نکال دیا اور رازی پائی اور صدق کر لی، تو اللہ تعالیٰ اس سے اس
 بعد سے قبول نہ فرما کر کے۔“ خطیب بن دہلہ ہر اس وحی اللہ علیہ
 ۹۷۳۳ ”فرمایا کہ ”میں نے چالیس دن تک کہنے کے بعد پھر سے نکال دیا اور رازی پائی اور صدق کر لی، تو اللہ تعالیٰ اس سے اس
 بعد سے قبول نہ فرما کر کے۔“ خطیب بن دہلہ ہر اس وحی اللہ علیہ

میں ڈالیں اور اس کا سر نیچے کی طرف ہو۔" طبرانی، مسند احمد، مسند بک حاکم، مطلق علیہ بروایت حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ
 ۹۷۳۳۔ فرمایا کہ "صرف خائف لوگ ہی ذخیرہ اندوزی کرتے ہیں۔" مصنف عبدالرزاقی بروایت حضرت صفوان بن مسلمہ رضی اللہ عنہ
 ۹۷۳۵۔ فرمایا کہ "ذخیرہ اندوزوں اور انسانوں کو قتل کرنے والوں کو جہنم کے ایک ہی درجے میں جمع کیا جائے گا۔"

کامل ابن عدی، ابن لال وابن عساکر بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ واورده ابن الجوزی فی الموضوعات
 ۹۷۳۶۔ فرمایا کہ "جو کوئی مسلمان کے شہروں میں سے کسی شہر کی طرف کھانے کی اشیاء ہاتھ کر لایا تو اس کے لئے شہید کا اجر ہوگا۔"

دہلمی بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

نرخ کا بیان..... تکملہ

۹۷۳۷۔ فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ ہی قیمتیں قائم کرنے والے ہیں، اور میں امید کرتا ہوں کہ قیمتیں اس حال میں چھوڑوں گا کہ مجھے کوئی کسی ظلم کے
 بدلے تلاش کرنے والا نہ ہوگا جو میں نے کسی کے جان یا مال میں کیا ہو۔" مسند احمد، حطیب بروایت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ
 ۹۷۳۸۔ فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ ہی مصور ہیں، قابض ہیں، باسط ہیں اور مجھے امید ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس حال میں ملاقات کروں
 گا کہ تم میں سے کوئی بھی مجھے اس لینے نہ دھوئے، یا ہوگا کہ مجھ سے اس ظلم کا بدلہ لے جو میں نے اس کی عزت اور مال میں کیا ہو۔"

طبرانی بروایت حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ

۹۷۳۹۔ فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ ہی پست کرتے اور بلند کرتے ہیں، اور مجھے امید ہے کہ میں اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کروں گا کہ میں
 نے کسی پر ظلم نہ کیا ہوگا۔" مسند احمد، بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

جناب نبی کریم ﷺ نے یہ ارشاد اس وقت فرمایا جب ایک شخص نے درخواست کی کہ یا رسول اللہ! نرخ مقرر کر دیجئے

۹۷۴۱۔ فرمایا کہ "مجھے امید ہے کہ میں تم سے اس حال میں جدا ہوں گا کہ کوئی مجھے کسی کا بدلہ لینے کے لئے نہ دھوئے، یا ہوگا۔"

ابن ماجہ بروایت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ

۹۷۴۲۔ فرمایا کہ "سنو! میں ضرور اللہ تعالیٰ سے ملاقات کروں گا، قبل اس سے کہ کسی کو کسی کا مال اس کی رضامندی کے بغیر دیا جائے۔"

مسند ابی یعلیٰ، ابن حبان، سعید بن منصور، بروایت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ

کہا کہ "آپ ﷺ نے یہ ارشاد اس وقت فرمایا جب لوگوں نے آپ ﷺ سے قیمتیں بڑھانے کی شکایت کی اور درخواست کی کہ آپ
 نرخ مقرر فرما دیجئے۔"

۹۷۴۳۔ فرمایا کہ "مہنگائی اور سستاپن اللہ تعالیٰ کے لشکروں میں سے دو لشکر ہیں، ایک کا نام "زفت" اور دوسرے کا نام "رہبت" ہے جب اللہ
 تعالیٰ اسے مہنگا کرنے کا ارادہ کرتے ہیں تو تاجروں کے دلوں میں "زفت" ڈال دیتے ہیں لہذا تاجراں چیزیں میں زفت (دکھائی) کا اظہار کرتے
 ہیں اور روک لیتے ہیں، اور جب اللہ تعالیٰ کوئی چیز سستی کرنی چاہتے ہیں تو اللہ تعالیٰ تاجروں کے دلوں میں "رہبت" ڈال دیتے ہیں چنانچہ وہ اس
 چیز کو اپنے ہاتھوں سے نکال دیتے ہیں۔" حطیب، رطعی، دہلمی عن عبداللہ بن العسی عن عجمہ ثمامہ عن جندب رضی اللہ عنہ
 فائدہ:..... روک لینے سے مراد ذخیرہ اندوزی کر لینا یا مارکیٹ میں آنے سے روکنا ہے اور اپنے ہاتھوں سے نکال دینے سے مراد بازار میں مہیا
 کرتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۹۷۴۴۔ فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ مجھ سے ایسے طریقے کے بارے میں سوال نہ کریں گے جس کا انہوں نے مجھے حکم نہ دیا تھا اور میں نے تمہارے
 اندر شروع کر دیا لیکن اللہ سے اس کا فضل مانگو۔" طبرانی اور بقوی عن عہد بن نضلہ

کہا کہ ایک سال لوگوں پر سختی اور سختی آئی تو لوگوں نے آپ ﷺ سے درخواست کی کہ آپ نرخ مقرر فرما دیجئے تو اس کے جواب میں آپ

نے یہ ارشاد فرمایا۔

۹۷۴۵ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جب کسی امت سے ذرا غلٹ ہو یا نہیں تو ضرور ان کی قمیص بڑھا دیتے ہیں اور ان کے بازوؤں کو منہ آنے دیتے ہیں اور اس امت میں بہت کمزور نہ لگتا ہے اور ان کے سکران کا ظلم و تمسخت ہو چکا ہے تو اس وقت ان کے مالدار تک سناٹا نہ ہوں گے اور ان کے سکران پاک و صاف نہ ہوں گے اور ان کے قمیص نہ تر نہ پڑھتے ہوں گے نہ ان کے معاصروں کو اب حضرت امیہ بن عبد مناف رضی اللہ عنہ

چوتھا باب مسود کے بیان میں

اس میں تفصیل ہیں۔

پہلی فصل مسود سے ڈرانے کے بیان میں

۹۷۴۶ قرآن پاک مسود کا حصہ تھا اور کھانے والا، اور سونے والے اور نیچے والا، اور اس کی معالطے پر گواہ بننے والے اس حصہ میں گواہان نہیں اور حسن و جمال کے لیے جوئے والی اور جس کو گودا رکھتا ہو اور جس کو گودا رکھتا ہے والا جو کئی کے لئے رکھا ہوا اور ہجرت کے بعد سر نہ ہونے والا جب (سب کے سب) قیامت کے دن محمد (ﷺ) کی زبان سے غلوں نزول تھے۔ یہ دعائی بروایت حضرت امیہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

۹۷۴۷ فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی معاذ کو بلا کر مارے گا اور اورے میں تو اس میں مسود ظاہر ہو جائے گا۔

فردوس فیضی بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۹۷۴۸ فرمایا کہ مسود کے دو دروازے ہیں اور ہر ایک کی طرف سے دو دروازے ہیں اور اب حضرت امیہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

۹۷۴۹ فرمایا کہ مسود کے تین دروازے ہیں۔ میں معاذ بروایت حضرت امیہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

۹۷۵۰ فرمایا کہ مسود کے تین دروازے ہیں ان میں سے آسمان ترین ایسا ہے جیسے کوئی اپنی ماں کے ساتھ نکاح کرے اور سب سے زیادہ کسی

مسلمان ان کی جنگ عزت ہے۔ مسند ک حاکم بروایت حضرت امیہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

۹۷۵۱ فرمایا کہ مسود کے (تین) دروازے ہیں ان میں سے آسمان ترین (عزت) کا ہے کہ وہی اس کے ساتھ نکاح کرے۔

اسی معاذ بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۹۷۵۲ فرمایا کہ یقیناً مسود کے دروازے تین ہیں اگر تین دروازے ہوں تو ان میں سے کسی ایک کے پاس ہے۔

فیضی بروایت حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

۹۷۵۳ فرمایا کہ مسود کے زیادہ دروازے ہیں ان کا تمام اس کو کسی کی طرف لے جاتا ہے۔

مسند ک حاکم بروایت حضرت امیہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

۹۷۵۴ فرمایا کہ مسود کے تین دروازے ہیں ان میں سے کھتر میں ایسا ہے جیسے کوئی شخص اپنی ماں کے ساتھ نکاح کرے اور وہ اس کا سوا یہ ہے کہ

کوئی شخص اپنے (مسلمان) بھائی کی عزت نہ لگائے۔ غلو میں الاوسط بروایت حضرت امیہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

۹۷۵۵ فرمایا کہ مسود اپنے دو دروازے، اپنے دو دروازوں پر اور ہیں اس میں دو غلوں، مسند ک حاکم بروایت حضرت امیہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

۹۷۵۶ فرمایا کہ مسود کے دو دروازے ہیں ان کا ایک درجہ چھٹا ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک چھٹیں مرتبہ ان کے سے زیادہ عزت ہے۔

مسند احمد، غلو میں، بروایت حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

۹۷۵۷ فرمایا کہ مسود کا ایک درجہ چھٹیں مرتبہ ان کے سے زیادہ عزت ہے اور جس شوشہ کی شکل کا ہے اس کے لئے آگ

کی زیادہ بہتر ہے۔

المجلس

فریاد کیا کہ ”سہارا کئے بغیر“۔ بے میں ان میں سے سب سے زیادہ کسی شخص کا دلچسپی، سکے کا تھوڑا سا ٹکڑا ہے۔“

الحمد لله رب العالمين

۹۷۶۸۔ فرمایا کہ ”سور کے شہرے ہیں اور شہر بھی اسی طرح ہے۔“ ایسے عموماً روایت حضورؐ ایسے مسعود رضی اللہ عنہ

۹۷۶۹ فریڈک کی "سورگے" ستر شیعہ ہیں اور ان میں سے آرمین تھریٹن ٹمکی شخص کا انی ہاں سے نکاح کرنا ہے اور سوہودوں کا سودا سنی مسلمان کی

شہزادہ سے کہتا ہے: "اس الدہلیس کو انبیہ اور اس حریف کو روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۹۷۔ فرمایا: ”یہ سہو کے متراب ہیں اور ان میں سے کم ترین سنا ٹھیک کن طریق سے جھانی بن گئے ساتھ ساتھ کر سکتے۔“

مس کوی بیہقی سرور است حضرت ابو مریرہ رضی اللہ عنہ

۱۹۷۷ء۔ "سود کے اکثر وہ ہیں البتہ جنہیں طے ہوا وہ ان میں سے ایک تریس فی صد فیصد کا ایک فی صد کے ساتھ نہا کرتا ہے اور یہ

سورہ کا سہارا کر کے جس کا ہے مسلمان بھائی کی عزت کے لئے دے رہا ہے۔ مصنف عبدالرزاق ابن عیسیٰ و جلیل من الاملا

۹۷۲۔ فریڈرک نے شکسبرگ کے محکمے میں آٹھ سو سال سے کم تر کی سبھی شخصیات کا انگریزی میں نام لکھوا کر، ان کے گھر سے ملے ہوئے سواول

کا سوکھی شخص کا ہے ملہاں بھائی کی عزت کے لیے ہونے سے۔" منہ کھری دیوہی

۹۷۔ قریباً کہ "بے شک ایک شخص کو ۱۳۰ سے بڑا اور پہنچتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک جنتیں مرتبہ زاد کرنے کے برابر ہے" اسے جو کہ انگریز

۱۰. کراچی اور بے تکلف سوان کا سودا کی مسلمان آبادی کی طرح غریب ہے۔ جس کی بھٹی وہ ایٹ حضور نے اسی رخصی اللہ عہد

۹۷۷۴ فرما پاؤں امیر سراج کی رات میں نے ٹیپ لڑکی کو: تمہارے دو ایک سہر میں تیرے یہ قاتل اور اس کے ساتھ میں تھوڑا لے جا رہے تھے۔ میں نے

یہ بھی کہوں گے "آئیڈیال" یہ کہہ رہا ہے۔ "سن کئی مہینے ہوئے حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام

۵۷۷۵ نہ لیا کہ "جس نے ۶۰ کا ایک دھڑکھکھایا تو وہ تینتیس مرتبہ زنا کرنے کی طرح ہے۔"

ہیں۔ عساکر عن حبیبہ بن سمیرہ عن نوافلہم بن ابی جراح عن شکرہ عن ابن عباس وہی فدعہ

۱۷۷۰ء: ”قیقینا“ مرد کا ایک ہر جسم اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت قیمتی چیز قرار کرتے تھے۔ زیادہ بڑا جسم ہے اور سب سے بڑا مرد کسی مسلمان

شخص کی عزت و حال سمجھنا ہے۔" محد کوفی لکھی روایت امام المؤمنین حضرت ثلاثہ مدفونہ علی ارضہ

۱۷۷۷ء: خرو پا کے پٹینیا ایک سوانی در صحرای کوس قوی وقتاً ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک کسی مسلمان کے تینتیس (۳۳) مرتبہ پکارنے سے مراد ہے۔

۱۰۱۰ طبرانی در و ایست حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

۹۷۷A. ثریہ کہہ "اشد حقانی سے سوز کھائے والے اور گھائے والے پر دست کی ہے۔"

مسلّم روایت حضرت انس مسجود رضی اللہ عنہ روایتی پر روایت حضرت حماد رضی اللہ عنہ

۹۷۷ خیر، کئی تھ حقائق نے سورکھ نے، لے مورد کما لائے رات، گھنے وے اور گھوٹ چنے والے، چنے ہاں میں دوسری محوٹ کے جاں

حق نے الہی اور کھواتے وائن احمد زید کو نئے حالے اور حالہ کرنے والے اور جس کے لئے حلال کیا گیا ہے اس سب سے رحمت کی مبتلا۔

سمن گری بھلی پروایت محرمات علی رضی اللہ عنہ

۹۷۸۰ فرمایا: ”کوئی شیئہ دلا اور یاد دینے والا ہو تو میں وہ فوراً پڑاؤں۔“ مسلمانوں کو حکم دیا کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ

۹۷۷۔ فریادِ کشتی قوم میں سوا اوریز: طاہر یحیٰں جو اظہارِ بد کہ اسبھوں نے بندہ ملی کی برکت کو اپنے لئے خاص کر لیا۔

عبد احمد، نور ايس خويبريو باب حضرت ابن مسعود رضي الله عنه

۸۲۔ فرمایا کہ ”سود خواہ کتنا ہی زیادہ کیوں نہ ہو انجام کار کی طرف ہی جاتا ہے۔“ مسند احمد، طبرانی بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ
 ۸۳۔ فرمایا کہ ”کسی کا سود خواہ کتنا ہی زیادہ کیوں نہ ہو اس کا انجام کئی کی طرف لے جاتا ہے۔“

مسند ترک حاکم، سنن کبیری بیہقی بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ
 ۸۴۔ فرمایا کہ ”سود (خواہ) کتنا ہی زیادہ ہو مگر اس کا انجام اسے کئی کی طرف ہی لے جاتا ہے۔“

طبرانی بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ
 ۸۵۔ ”فرمایا کہ“ بے شک لوگوں پر ایک زمانہ ایسا بھی آئے گا کہ ان میں سود خور کے علاوہ کوئی نہ بچے گا، لہذا جو کوئی سود نہ کھائے گا تو اس کو سود کا غبار ضرور پھینکے گا۔“ ابن النجار بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
 ۸۶۔ فرمایا کہ ”لوگوں پر ایک ایسا زمانہ ایسا آئے گا کہ لوگ سود کھائیں گے، لہذا اگر کوئی سود نہیں کھائے گا تو اس کو اس کا غبار ضرور پھینکے گا۔“

مسند احمد، ابن النجار بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

دوسری فصل..... سود کے احکام کے بیان میں

۸۷۔ ”فرمایا کہ“ ”سوئے کو سونے کے بدلے اور چاندی کو چاندی کے بدلے نہ بیچیں یہ ہے کہ (اگر) دونوں کا وزن برابر ہو، ایک جیسے ہوں بالکل برابر ہوں۔“ مسند احمد، مسلم بروایت حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ

۸۸۔ فرمایا کہ ”سوئے کو سونے کے بدلے نہ بیچیں بالکل برابر (مقدار میں) اور چاندی کو چاندی کے بدلے نہ بیچیں بالکل برابر اور سونے کو چاندی کے بدلے اور چاندی کو سونے کے بدلے جیسے چاہیں بیچیں۔“ بخاری بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... سوئے کو سونے کے بدلے نہ بیچنے کا مطلب یہ ہے کہ ایسا نہ ہو کہ سونا بی بطور کرہی استعمال ہو یا بیعتی قیمت اور دوسری طرف سونا ہی مال پر اسے فروخت ہو، اور اگر ایسی صورت ہو یعنی بیچنا بھی سونا چاہا ہو اور اس کی ادائیگی جانے والی قیمت بھی سونے ہی کی شکل میں ہو تو یہ اسی صورت میں جائز ہے جب دونوں طرف مقدار برابر ہو، یعنی اگر ایک شخص ۱۰ گرام سونا خریدے تا ہے تو ضروری ہے کہ وہ سونا جو خریدے جانے والے سونے کی قیمت کے طور پر ادا کیا جائے وہ بھی ۱۰ گرام ہی ہو، اگر کم یا زیادہ ہوگا تو سود ہوگا اور یہ حرام ہے۔

چاندی کے بدلے چاندی کی خرید و فروخت میں بھی یہی صورت ہے البتہ اگر سونے کے بدلے چاندی یا چاندی کے بدلے سونے کی خرید و فروخت کی جاری ہو تو خواہ دونوں طرف مقدار برابر ہو یا کم یا زیادہ یہ جائز ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۸۹۔ فرمایا کہ ”سوئے کے بدلے سونا نہ بیچیں مگر یہ کہ بالکل برابر سرازیر اور اس کے بعض حصے کو بعض پر زیادہ نہ کرو اور نہ چاندی کو چاندی کے بدلے بیچیں مگر یہ کہ بالکل برابر سرازیر اور اس کے بعض حصے کو بعض پر زیادہ نہ کرو اور اس میں سے کچھ کسی عاقب کو موجود کے ہاتھ نہ بیچیں۔“

مسند احمد، متعلق علیہ بروایت حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ

۹۰۔ فرمایا کہ ”سوئے کو سونے کے بدلے نہ بیچیں مگر وزن کر کے۔“ سنن ابی داؤد بروایت حضرت فضالہ بن عبد، رضی اللہ عنہ

۹۱۔ فرمایا کہ ”ایک دینار کو دو دیناروں کے بدلے نہ بیچیں اور نہ ہی ایک درہم کو دو درہموں کے بدلے بیچیں۔“

مسلم بروایت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... کیونکہ دینار دراصل سونے کے سکے کو کہتے ہیں اور درہم چاندی کے سکے کو کہتے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۹۲۔ فرمایا کہ ”سونا سونے کے بدلے برابر سرازیر، چاندی چاندی کے برابر سرازیر، مگر جو کے بدلے برابر سرازیر، گندم گندم کے بدلے برابر سرازیر، اور حب حب کے بدلے برابر سرازیر اور جو جو کے بدلے برابر سرازیر، لہذا اگر کسی نے مقدار بڑھائی یا اضافہ چاہا تو اس نے سولایا، سونے کو چاندی کے بدلے جیسے چاہو بیچیں دست بدست اور سمجھو کہ جو کے بدلے بیچیں جیسے چاہو بیچیں دست بدست۔“

ترمذی بروایت حضرت عبادہ ابن الصامت رضی اللہ عنہ

۹۸۳۳۔ فرمایا کہ "سونے کے بدلے سونا، چاندی کے بدلے چاندی، گندم کے بدلے گندم، جو کے بدلے جو، کھجور کے بدلے کھجور، نمک کے بدلے نمک ایک جیسی مقدار میں برابر برابر دست بدست اور جب یہ چیزیں ایک دوسرے سے مختلف ہوں تو جیسے چاہو، بیٹو اگر دست بدست ہو۔"

مسند احمد، مصنف ابن ابی شیبہ، مسلم، ابوداؤد، ابن ماجہ بروایت حضرت عباد بن صامت رضی اللہ عنہ
۹۸۳۵۔ فرمایا کہ "سونے کے بدلے سونا ہم وزن مقدار میں، برابر برابر، ذلی بھی اور اصل بھی، پھر اگر کسی نے اضافہ کیا یا کم کر دیا تو تحقیق سودیا، اور جو کے بدلے جو، کھجور کے بدلے کھجور، نمک کے بدلے نمک برابر برابر پھر اگر کسی نے اضافہ کر دیا تو تحقیق سودیا۔"

طبرانی بروایت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ
۹۸۳۶۔ فرمایا کہ "چاندی کچلے چاندی اور سونے کے بدلے سونا، کھجور کے بدلے کھجور، گندم کے بدلے گندم جو کے بدلے جو، نمک کے بدلے نمک اصل کے بدلے اصل، اور فرمایا کہ چاندی کے بدلے دینار میں کوئی حرج نہیں دو کے بدلے ایک دست بدست، گندم اور جو میں کوئی حرج نہیں دو کے بدلے ایک، اور جو کے بدلے نمک میں بھی کوئی حرج نہیں دو کے بدلے ایک دست بدست۔"

طبرانی بروایت حضرت انس و حضرت عباد بن الصامت رضی اللہ عنہ

خلاف جنس میں سود نہ ہونا

۹۸۳۷۔ فرمایا کہ "چاندی کو سونے کے بدلے بیچتے ہیں چاہا اور سونے کو چاندی کے بدلے بیچتے چاہا۔" طبرانی بروایت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ

۹۸۳۸۔ فرمایا کہ "کھجوروں کے ایک صاع کو دو صاع کے بدلے بیچنے کی گنجائش نہیں، نہ ایک درجم کو دو درجم کے بدلے بیچنے کی نہ دینار کو دو دیناروں کے بدلے بیچنے کی اور ان میں کوئی فضل نہیں مگر ہاتھار وزن کے۔" ابن ماجہ بروایت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ

۹۸۳۹۔ فرمایا کہ "کھجور کے بدلے کھجور، گندم کے بدلے گندم، جو کے بدلے جو اور سونے کے بدلے سونا اور چاندی کے بدلے چاندی دست بدست، اصل کے بدلے اصل، برابر برابر، پھر اگر کسی نے اضافہ کیا تو سود ہے۔" مسند ک حاکم بروایت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ

۹۸۴۰۔ کھجور کے بدلے کھجور برابر برابر، گندم کے بدلے گندم برابر برابر، ہم وزن اور چاندی کے بدلے چاندی برابر برابر، ہم وزن اور ہتھار بھی اضافہ و قوت و سود ہے۔" طبرانی بروایت حضرت عمرو بن الخطاب رضی اللہ عنہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ

۹۸۴۱۔ فرمایا کہ "بظہر قم نے تو سود لے لیا اپنی بیع واپس کر دے، پھر کھجور کو سونے یا چاندی یا گندم کے بدلے بیچو اور پھر اس سے کھجور خریدو، کھجور کے بدلے کھجور برابر برابر، گندم کے بدلے گندم برابر برابر اور سونے کے بدلے سونا ہم وزن، اور چاندی کے بدلے چاندی ہم وزن، جب دونوں انواع ایک دوسرے سے مختلف ہو جائیں تو پھر کوئی حرج نہیں ایک کے بدلے دوسرے بھی ہو سکتے ہیں۔"

طبرانی بروایت حضرت عمرو بن الخطاب اور حضرت بلال رضی اللہ عنہما
فرماتے ہیں کہ میرے پاس تھوڑی سی کھجور تھی میں اس کو لے کر بازار پہنچا اور دو صاع کو ایک صاع کے بدلے بیچا اور رسول اللہ ﷺ کو اطلاع دی تو آپ ﷺ نے مذکورہ اشارہ فرمایا۔

۹۸۴۲۔ فرمایا کہ "تم نے دو گنا لے لیا تو نے سودی معاملہ کر لیا، اس کے قریب بھی مت جاؤ، جب تمہاری کھجوروں میں سے کچھ کھجوریں باہر جائیں تو ان کو کچھ دو پھر اس سے دو کھجوریں خرید لو جو تم چاہتے ہو۔" مسند ابی ہریرہ بروایت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ

۹۸۴۳۔ فرمایا کہ "جو وزن کیا جائے (سونا) برابر برابر (چینی) جب دونوں طرف نوع ایک ہی ہو اور اگر نا پائے تو وہ بھی اسی طرح اور جب دونوں طرف انواع مختلف ہو جائیں تو کوئی حرج نہیں۔" منط علیہ بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۹۸۴۴۔ فرمایا کہ "ہاتھار ہاتھار گندم کو جو کے بدلے بیچنے میں کوئی حرج نہیں اور جو الفضل ہے اور اس میں ادھار کی گنجائش نہیں۔"

طبرانی بروایت حضرت عباد بن الصامت رضی اللہ عنہ

۹۸۳۵ فرمایا کہ ”یہ تو اس حدیث کا ہے اور میں اہل کلمہ“

مذکورہ حدیث سے مراد حضرت ابن عمرؓ، جیسا کہ محدثین نے بیان کیا ہے۔

۹۸۳۶ فرمایا کہ ”یہ تو اہل کلمہ کا ہے اور میں اہل کلمہ“

اور فرمایا کہ ”یہ روایت لفظ اور سند کے اعتبار سے زیادہ صحیح ہے۔“

۹۸۳۷ فرمایا کہ ”یہ تو اہل کلمہ کا بیان ہے اور میں اہل کلمہ“

کتاب البیوع: اقوال کے بارے میں

باب کمائی کے بیان میں..... ”کمائی کی فضیلت“

۹۸۳۸ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ”اگر یہ مردہ وقت نہ ہوتی تو ہم لوگوں سے بھیک مانگتے۔“

۹۸۳۹ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ کی رضا و منہ کی خاطر قرآن مجید میں کلمہ ”یٰٰس“ ہے۔“

۱۔ حج کا سفر ۲۔ عید کا سفر ۳۔ عید کا سفر

اللہ تعالیٰ نے اپنے ولی کیساتھ جن رشتوں میں سے کسی رشتہ میں مقرر کیا ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ کلام اللہ اپنے مال سے اللہ کو بخش

کلام اللہ میں سے کلمہ ”یٰٰس“ ہے اس سے کہیں اپنے سفر پر مر جائیں کہ اگر ان میں سے کوئی کہ یہ شہادت ہے تو یہ حلال ہے۔ یہ

شہادت علی ہے۔“

۹۸۵۰ حضرت عمر بن عبد اللہ امرونی سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ”جو آدمی جس میں نہ خوشنویسی نہ

لوگوں سے بھیک مانگتے۔“

۹۸۵۱ حضرت عبد الرحمن بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے یہ منہ جو عقوق آپ فرمادے تھے۔“

علیہ السلام اس (سوئے) کا نام کرتے تھے جو اپنے باپ کو کھانے تھے۔ اس میں حق ہو اللہ

۹۸۵۲ واقع سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ”ایک مرتبہ ایک طاقتور جوان مسجد میں داخل ہوا اور اس کے ہاتھ میں چھوڑا ہوا نایاب و نادر

پاک ہاتھ کا لکڑی کا خرکون چربی ہوا کہ کچھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو چاہا۔“

سے لے لے ”یہ اس کی زمین میں کام کرنے کا نفع ہے۔“

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا کہ ”کیسے میں اس کو کھائی اور کھانے کا نفع؟“

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ”اگر اس نے کھائی تو اس کا نفع اس کی زمین میں کام کرنے کا نفع ہے۔“

پھر عمر بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس نفعی کو چھوڑ دیا۔“

امیر المؤمنین و صاحب دینی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ”اگر اس کو کھائی جائے اور اس کو جو نفع دینی ہے وہ لے لے“

اس کو جو نفع داری اور دین کی ایک جگہ لے لے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ”یہ (نفع) لے لو اور چاہو بیٹا چاہو اور چاہو“

پیشہ ہو“

۹۸۵۳ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ ”اگر میری موت بعد دینی نہ آئے تو میں یہ پسند کروں گا کہ میری موت آنے

اپنے دونوں کپڑوں کے درمیان اللہ کا نقش اور ذاتی تلاش کر دوں (پھر) انھوں نے یہ بات نہایت حماقت فرمائی اور دوسرے نے کہ وہ جو زمین میں

پہلے پھر کرنا ذاتی تلاش کرتے ہیں۔“

۹۸۵۴ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ، ایک شخص ایک شخص کو کہتا ہوں اور وہ مجھے چھانک رہا ہے۔ اس شخص نے چھانکنا شروع کیا تو میں نے کہا: "تو اس شخص کو چھانکنا چھوڑ دے۔" وہ جواب دیا: "میں اس شخص کو چھانکنا چھوڑ دیتا ہوں۔" (صحیح مسلم)

۹۸۵۵ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک شخص نے کہا: "میں نے ایک شخص کو چھانکنا دیکھا۔" عائشہ نے کہا: "تو اس شخص کو چھانکنا چھوڑ دے۔" وہ جواب دیا: "میں اس شخص کو چھانکنا چھوڑ دیتا ہوں۔" (صحیح مسلم)

۹۸۵۶ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک شخص نے کہا: "میں نے ایک شخص کو چھانکنا دیکھا۔" عائشہ نے کہا: "تو اس شخص کو چھانکنا چھوڑ دے۔" وہ جواب دیا: "میں اس شخص کو چھانکنا چھوڑ دیتا ہوں۔" (صحیح مسلم)

۹۸۵۷ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک شخص نے کہا: "میں نے ایک شخص کو چھانکنا دیکھا۔" عائشہ نے کہا: "تو اس شخص کو چھانکنا چھوڑ دے۔" وہ جواب دیا: "میں اس شخص کو چھانکنا چھوڑ دیتا ہوں۔" (صحیح مسلم)

حرام کے متعلق ضمیر

۹۸۵۸ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک شخص نے کہا: "میں نے ایک شخص کو چھانکنا دیکھا۔" عائشہ نے کہا: "تو اس شخص کو چھانکنا چھوڑ دے۔" وہ جواب دیا: "میں اس شخص کو چھانکنا چھوڑ دیتا ہوں۔" (صحیح مسلم)

کمانے کے آداب

۹۸۵۹ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے کہا: "میں نے ایک شخص کو چھانکنا دیکھا۔" عائشہ نے کہا: "تو اس شخص کو چھانکنا چھوڑ دے۔" وہ جواب دیا: "میں اس شخص کو چھانکنا چھوڑ دیتا ہوں۔" (صحیح مسلم)

مختلف آداب

۹۸۶۰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے کہا: "میں نے ایک شخص کو چھانکنا دیکھا۔" عائشہ نے کہا: "تو اس شخص کو چھانکنا چھوڑ دے۔" وہ جواب دیا: "میں اس شخص کو چھانکنا چھوڑ دیتا ہوں۔" (صحیح مسلم)

۹۸۶۱ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے کہا: "میں نے ایک شخص کو چھانکنا دیکھا۔" عائشہ نے کہا: "تو اس شخص کو چھانکنا چھوڑ دے۔" وہ جواب دیا: "میں اس شخص کو چھانکنا چھوڑ دیتا ہوں۔" (صحیح مسلم)

۹۸۶۲ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے کہا: "میں نے ایک شخص کو چھانکنا دیکھا۔" عائشہ نے کہا: "تو اس شخص کو چھانکنا چھوڑ دے۔" وہ جواب دیا: "میں اس شخص کو چھانکنا چھوڑ دیتا ہوں۔" (صحیح مسلم)

بسم اللہ علی نفسی، بسم اللہ علی اعلیٰ والہی، اللہم رخصنی بما قضیت لی، و عافنی فیما أنفیت، صلی

الحسین علیہ السلام و لا تنجز ما عجلت

ترجمہ: اللہ کے نام سے ہے۔ میں نے اللہ سے دعا کی کہ وہ میری ہر بات کو قبول فرمائے اور میری ہر بات کو قبول فرمائے۔ صلی

نے میرے لئے فرمایا ہے اور نہ نیت دیجئے اس میں جو آپ نے میرے لئے بنایا ہے یہ سب کام میں کام میں جلد پائی نہ رہے۔ آپ نے جو فرما کر دیا ہے اور اس کام میں تاخیر پسند نہ کرے اس میں جس کا آپ نے جلدی ہوا ہے کیا ہے۔ انہوں نے فرماتے ہیں کہ میں ان کلمات کو پڑھا کرتا تھا تو اللہ تعالیٰ نے میرا مال بڑھا دیا اور مجھ سے فرمایا میں ان کو دے دوں اور میرے لئے وہاں کوئی کرپا یا بدن عقدہ، انوعہ اور عیسیٰ بن الحضر

۹۸۲۳ حضرت زیدہ سے مروی ہے کہ کہتے ہیں کہ جب آپ حج یا اذان میں داخل ہوتے تو فرماتے

الصلب انی اسالک من حیہا وحبوہا فیتھوا عن ذلک من شرھا ومن عافیہا، اللہم انی اسالک ان لا یصل فیہا یمت فاحرقہ وصفقہ حاسرہ۔

ترجمہ:۔۔۔ اے میرے اسالک! آپ سے سوال کرتا ہوں اس کی بھلائی اور برائی کی بھلائی کا بدوس میں بناؤ کہ آپ کی بناؤ میں اے بدوس کی برائی سے اور برائی کی برائی سے جو اس میں ہے اسے اٹھائیں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے اس شر نہ چھوئی کہ تم اٹھائی پڑے اور نہ عافیت کے میں نقصان اٹھا پڑے۔

۹۸۲۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہاں تک کہ تم بتاؤ کہ ان میں ان کوئی ایسا مرجع بھلائی نہ ہو جس سے اللہ تعالیٰ اس لئے اسے لاکھ نکالیں کہتے ہیں اور اگر کسی نے یہ پڑھا لا حول ولا قوۃ الا باللہ تو وہ جس میں اللہ عزوجل کی مخالفت میں ہوگا۔۔۔ لہٰذا یعنی وہ عیسیٰ بن الحضر۔

۹۸۲۵ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ جناب نبی کریم ﷺ کے پاس دو عیال بنی فہرہ حاضر تھے آپ نے ارشاد فرمایا کہ اے تاجر! یہ تاجر ہوئے اور اگر وہیں اس میں قرآن ہے تو اسے پڑھو اور اگر وہیں تمہیں قرآن کے اس قاری ہو جس کی خبر تمہارے واسطے ہے سارا وہاں کے بھلاؤں نے لکھی کی اور صورتوں کی اور ایک روایت میں یہ آیت ہے کہ وہاں کے بھلاؤں نے لکھی کی اور نہ اس کی۔ طوسی زونہر حیر

۹۸۲۶ حضرت یحییٰ بن ابی نضرہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں قرآن پڑھتا ہوں اور اس میں ہے کہ اے تاجر! یہ تاجر ہوئے اور اگر وہیں اس میں قرآن ہے تو اسے پڑھو اور اگر وہیں تمہیں قرآن کے اس قاری ہو جس کی خبر تمہارے واسطے ہے سارا وہاں کے بھلاؤں نے لکھی کی اور نہ اس کی۔ طوسی زونہر حیر

۹۸۲۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں قرآن پڑھتا ہوں اور اس میں ہے کہ اے تاجر! یہ تاجر ہوئے اور اگر وہیں اس میں قرآن ہے تو اسے پڑھو اور اگر وہیں تمہیں قرآن کے اس قاری ہو جس کی خبر تمہارے واسطے ہے سارا وہاں کے بھلاؤں نے لکھی کی اور نہ اس کی۔ طوسی زونہر حیر

کمالی کی انواع

۹۸۲۸ منہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے حضرت محمد بن میر بن ابیہ و ہر سعد اپنے اپنے کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کیے تھے نماز ادا کی میرے پاس ایک بٹہ تھا نماز ادا کرنے کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ میری طرف متوجہ ہوئے اور یہاں تک فرمایا کہ یہ کیا ہے میں نے جواب دیا کہ میں یہاں ادا میں ہوں اور اللہ کا فضل خواہش کرتا ہوں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اے قریش کے سردار! یہ حج تم پر واجب نہ آجائے اور اس کے معافی تمہارے میں لکھے ہوئے ہیں بلکہ یہ تو اوجہ دل ہے۔

۹۸۲۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے کہا کہ ایک مرتبہ جناب نبی کریم ﷺ نے چھپنے لگوئے اور مجھے تمہارے کہ میں چھپنے لگے واسطے کہ عافیت آتا کہ وہاں۔۔۔ طوسی زونہر حیر

[illegible][illegible][illegible]

۴۸۶۵۔ امام حسینؑ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب تک کہ مجھ پر کلمہ نہیں پڑھا، میں اپنی بیوی بچوں سے نہیں مل سکتی تھی۔

مختلف مضمون پر کیا گیا

۷۸۱۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے اللہ کی قسم ہے کہ میں نے کسی کو تیرے کوئی سے عیب سے منع نہیں کیا۔

۱۶۷۰ء - اثنائے سیدنی محاسب سے مروی ہے کہ اسے بین کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سخت ترین غیور کا بعض لوگوں کے ہوجو جوش میں آئے، وہ سب کو مار مار کر اٹھا اٹھا کر مرئی اٹھ کر لے گئے، انکو کھانسی کی تھک ہوئی کہ مگر اس طرح نہ کرنا چاہیے تھا۔

مصطفى عبد الرزاق

۱۸۸۸ء - حضرت اعلیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے مسئلہ نوں دستہ رکھ فرما۔ ارادت کے بارے میں کچھ دوا نہ کریں گے۔ اس صحیفہ

۹۹۶۹۔ حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت حماد بن عمار رضی اللہ عنہ نے حضرت حماد بن عمار رضی اللہ عنہ کو خواب میں ایک مثال دی کہ ایک چاند چڑھتا ہے اور دوسرا چاند چڑھتا ہے۔ چاند چڑھتا ہے اور دوسرا چاند چڑھتا ہے۔ چاند چڑھتا ہے اور دوسرا چاند چڑھتا ہے۔

۴۹۰۔ قصہ بہادر خان سے روایت کے ساتھ عرض کیا کہ وہ جسے وہ اپنے بھائی کے لئے مقرر ہوا اور اسے طلب میں
۴۹۱۔ حضرت باقرؑ کے مرگنے کے بعد ان کے ایک صاحب مقرر ہوئے تھے۔ ان کے ساتھ ایک مجلس میں بیٹھ گئے تھے۔ حضرت نور علی ائمہ
عز کا کہنا ہے کہ ان کے ساتھ کسی کو اتنا احترام نہ دیا جتنا ان کے ساتھ کیا جاتا تھا۔ ان کے لئے ایک کرسی تھی اور ان کے لئے ایک کرسی تھی۔

موقوف علیہ اس سے جب کئی کوئی بات ہو چکی تھی انہوں نے ضرورت کی بلکہ اگر آپ نبی ہیں تو جو ہم پر بھیجیں گے وہ آپ کو دے دو جو جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جسہرہ کے خلاف اللہ تعالیٰ میرا مدد اور کوا ہے اور میں نے جہنمیں جلاؤ تو کیا ام من تنوں کر لو گئے؟ انہوں نے کہا ہاں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم لکھ لے اور پھر جڑ چاؤ جو چھو۔

یہودیوں نے سوال کیا کہ کن بنی جاکہ بڑی ہے؟ آپ ﷺ کا موقوف دے، اور اگر ہاں کہ شرا پنے ساتھی ہر شے سے جو چھوں گا چٹا چٹا نہیں دن گزار دے گا پھر جب حضرت جبریل علیہ السلام مکرمل لے کر آپ ﷺ کے ان کو سب بکھڑا کر اور ان سے دریافت فرمایا، حضرت جبریل علیہ السلام نے فرمایا کہ جس سے پوچھا گیا ہے وہ جو چھنے والے سے زیادہ دیکھیں جانتا لیکن میں اپنے رب سے پوچھوں گا، چنانچہ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ بے شک شہروں میں بدترین جنگیں ہوں گے بازار ہوتے ہیں اور بدترین جنگیں شہروں کی مساجد، حضرت جبریل علیہ السلام فاضل ہوئے اور فرمایا اے محمد! میں اللہ تعالیٰ سے ارشاد فرمایا کہ اس سے پہلے کبھی ارشاد فرمایا نہیں ہوا۔ میرے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان حذر قرار دے کر آپ ﷺ چٹا چٹا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ شہروں میں بدترین جنگیں ہوں گے بازار ہوتے ہیں اور بدترین جنگیں ان شہروں کی مساجد، پھر حضرت جبریل علیہ السلام نے فرمایا اے محمد! بے شک اللہ تعالیٰ کے بہت سے فرشتے چسے ہوتے ہیں جو زمین میں گھومتے پھرتے رہتے ہیں یہ حفاظت کرنے والے فرشتے نہیں ہوتے بلکہ اپنے کاموں کی ذمہ داری سونپی گئی ہے (بلکہ ایسا چھوٹے بڑے جہنزدوں کے ساتھ بھی کیا آتے ہیں اور ان جہنزدوں کو مسجدوں کے دروازوں پر گزار دیتے ہیں اور لوگوں کے سامان کے مخرجوں کے مطابق لکھتے ہیں کہ مسجد میں پہنچنے والے والے کون ہے اور سب سے آخر میں نکلتے والے کون ہے؟ سو اگر وہ اصل مسجد میں سے یا ان لوگوں میں سے ہو اللہ جہروں میں چل کر مسجد کی طرف چلتے ہیں کوئی مصیبت بلا پیش آتی ہو تو اس میں فرشتے اس کو روک دیتے ہیں اور جا کر تے ہیں کہ اے اللہ! اپنے لکھا ہونے کی مغفرت فرما دیجئے فرمایا "اور ان دنوں ان لوگوں کے لئے سعادت لکھتے ہیں۔"

پھر اپنے چھوٹے بڑے جہنزدوں کو مسجد میں لے جاتے ہیں اور جو سب سے آخر میں مسجد سے نکلتا ہے وہ بھی اس کے ساتھ نکلتے ہیں، ان جہنزدوں کے کمرے کے سامنے چھتے ہیں یہاں تک کہ وہ شخص اپنے گھر میں داخل ہوتا ہے، یہ بھی ان جہنزدوں کو لئے اس شخص کے ساتھ اس کے گھر میں داخل ہوتا ہے، یہاں تک کہ خبر ہو جاتی ہے، پھر یہ ان چھوٹے بڑے جہنزدوں کو لئے اس شخص کے ساتھ سامنے مسجد کی طرف چھتے ہیں جو سب سے پہلے مسجد کی طرف روانہ ہوتا ہے اور مسجد کے دروازے پر جہنزدوں کو گزار دیتے ہیں اور پھر ویسے ہی کرتے ہیں جیسے پہلے آیا تھا۔

اسی طرح انہیں صبح صبح مندر و نماز سے چھتے ہیں، اپنے برائیوں کے برائیوں کی اور اللہ تعالیٰ کی برائیوں کی پائی آتی ہے اور چھتے ہیں، اس کے ساتھ ساتھ ہر ایک بات سے بھرا گئے؟ تو ابھی کہتا ہے ان چھوٹے بڑے جہنزدوں کو لے جاؤ اور بازاروں اور راستوں میں لوگوں کے گزرتے ہوئے کی جگہ گزار دو اور لوگوں کے درمیان مصروف ہو جاؤ، ان کو بھیج دو اور ان کے درمیان فوج بھیج دو، چنانچہ وہ ایسا ہی کرتے ہیں، اور شام کے وقت بھی ایسا ہی کہتے ہیں، چنانچہ بازاروں میں آپ ﷺ صرف نماز ہی دیکھتے ہیں اور گدائی، شہر بھی ملتے ہیں۔

پھر یہ شہر میں اپنے چھوٹے بڑے جہنزدوں کو لئے سب سے آخر میں بازار سے نکلتے چھتے ہیں اور اس کے سامنے چھتے ہیں، حتیٰ کہ وہ شخص اپنے گھر میں داخل ہوتا ہے، وہ سب بھی اس کے ساتھ اس کے گھر میں رات گزارتے ہیں یہاں تک کہ رات کے پہلے بازار جانے والے کے ساتھ بازار جاتے ہیں اور اپنے چھوٹے بڑے جہنزدوں کو لئے اس کے ساتھ چھتے ہیں اور راستوں میں چھوٹے بڑے جہنزدوں اور بازوؤں میں گزار دیتے ہیں اور ان کی طرف اشارت کرتے ہیں۔ اس سے

منہ اللہ میں ذکر کیا ہے کہ میں نے ان کا سامان میں ہزار گھنٹوں سے عجیب عجیب باتیں کہتے ہیں میرے انہیں خیال کی یہ تمام باتیں وہ کسی اور سے نہ

باب ... خرید و فروخت کے احکام

آداب اور ممنوعات کے بیان میں ... احکام

۹۹۰۱۔ حضرت محمد بنی اللہ سے مروی ہے کہ جو کسی نے خرید و فروخت کے احکام میں کوتاہی کی، اس نے اپنے لیے عذاب

مقرر کیا ہے۔ (صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب ۱۱، ص ۱۱۱)

۹۹۰۲۔ حضرت انس بن مالک سے مروی ہے کہ ایک شخص نے اپنے باپ کی خرید و فروخت کے احکام میں کوتاہی کی، اس نے اپنے لیے عذاب مقرر کیا ہے۔ (صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب ۱۱، ص ۱۱۱)

۹۹۰۳۔ حضرت انس بن مالک سے مروی ہے کہ ایک شخص نے اپنے باپ کی خرید و فروخت کے احکام میں کوتاہی کی، اس نے اپنے لیے عذاب مقرر کیا ہے۔ (صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب ۱۱، ص ۱۱۱)

۹۹۰۴۔ حضرت انس بن مالک سے مروی ہے کہ ایک شخص نے اپنے باپ کی خرید و فروخت کے احکام میں کوتاہی کی، اس نے اپنے لیے عذاب مقرر کیا ہے۔ (صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب ۱۱، ص ۱۱۱)

۹۹۰۵۔ حضرت انس بن مالک سے مروی ہے کہ ایک شخص نے اپنے باپ کی خرید و فروخت کے احکام میں کوتاہی کی، اس نے اپنے لیے عذاب مقرر کیا ہے۔ (صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب ۱۱، ص ۱۱۱)

بھکا کر تو لہنا باعث برکت ہے

۹۹۰۶۔ حضرت انس بن مالک سے مروی ہے کہ ایک شخص نے اپنے باپ کی خرید و فروخت کے احکام میں کوتاہی کی، اس نے اپنے لیے عذاب مقرر کیا ہے۔ (صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب ۱۱، ص ۱۱۱)

ہاں ہی بھی شرافت سے ترم بھی اسی کا ہر گوارہ تھی ہے اس کی گوارہ دوست بچا جس کو گوارہ ہوا جس کو گوارہ کا بچا بیٹے والے کا گوارہ ہے۔ فریہ
بچاں کی گوارہ کا گوارہ بھی ان کا یہ پاس کا اور یہ بھلا رسول اللہ صلی علیہ وسلم سے کیا ہے۔ اس واقعہ، مسٹرک حاکم، مختلف علماء، دوسری

بچوں کی خرید و فروخت

۹۹۱۹۔ مسند عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ کو کے ارادت کا بچاں بچا جائے یہاں تک کہ
سرخ بازو نہ ہو جائے۔ "مصف عبدلہ زانی مصنف ابن ابی شیبہ

۹۹۲۰۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بچے تے بعد میں کو گوارہ کر کے بیچ دیتے ہیں۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۹۹۲۱۔ حضرت عمر فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک غلام تھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے خرید و فروخت پر مروت
تھے مگر مال نہ تھا۔ مصنف عبدلہ زانی

۹۹۲۲۔ ابو جعفر سے مروی ہے کہ فرماتے ہیں کہ جب آپ نے کربلا پہنچے تھے مگر آپ نے فرمایا کہ بچاؤ جس حضرت عبید بن جریہ رضی اللہ عنہ کے
پاس آیا اور اس سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک غلام تھا آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے خرید و فروخت پر مروت
رہے بچاؤ کا حق ہے۔ مصنف عبدلہ زانی

۹۹۲۳۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بچوں کی آفت ہے کہ انہیں بچاؤ میں سے خرید و فروخت پر مروت ہے۔ یہاں تک کہ
مال و خیر میں اور ان کی بہ راجح آفات میں بیعت سے وفاق لگے نہ کی بل اور اس پر بچاؤ۔ مصنف عبدلہ زانی

۹۹۲۴۔ حضرت عیسا بن یزید سے مروی ہے کہ فرماتے ہیں کہ حضرت زید بن ثابت و زید بن اسلم رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب وہی
فصل تھوڑے ارادت پر بچاؤ کر کے فرما کر گئے تھے پھر اسے بیچ کر اسے کوئی مرگ گیا۔ مصنف عبدلہ زانی

۹۹۲۵۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آپ نے کربلا پہنچے تھے مگر آپ نے فرمایا کہ بچاؤ جس حضرت عبید بن جریہ رضی اللہ عنہ
سے پوچھا گیا کہ کیا کیا ہے انہوں نے فرمایا کہ بچاؤ کر کے بچاؤ ہو جائے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۹۹۲۶۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم کے گھر کے بچے تھے پھر بچے تھے بیچ کر مال و خیر میں اور ان کی بہ راجح
اور بچوں کو بچاؤ کے قول ہو جائے تھے پھر۔ مصنف عبدلہ زانی

۹۹۲۷۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم کے بچے تھے پھر بچے تھے بیچ کر مال و خیر میں اور ان کی بہ راجح

۹۹۲۸۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آپ نے کربلا پہنچے تھے مگر آپ نے فرمایا کہ بچاؤ جس حضرت عبید بن جریہ رضی اللہ عنہ
سے پوچھا گیا کہ کیا کیا ہے انہوں نے فرمایا کہ بچاؤ کر کے بچاؤ ہو جائے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۹۹۲۹۔ ابو جعفر سے مروی ہے کہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مجھ کو کے ارادت کا بچاؤ بچا جائے یہاں تک کہ
انہوں نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی علیہ وسلم کے گھر کے بچے تھے پھر بچے تھے بیچ کر مال و خیر میں اور ان کی بہ راجح
کھا جائے اور ان سے کہ ان کا داران یہ ہاں اور ان کو کیا ہے انہوں نے کہا کہ بچاؤ کر کے بچاؤ ہو جائے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

مصف ابن ابی شیبہ

۹۹۳۰۔ خاں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ فرماتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں کہ آیا یہ بات رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے فرمائی
تھی کہ آپ نے بچے تھے پھر بچے تھے بیچ کر مال و خیر میں اور ان کی بہ راجح

۹۹۳۱۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرماتے ہیں کہ جب آپ نے کربلا پہنچے تھے مگر آپ نے فرمایا کہ بچاؤ جس حضرت عبید بن جریہ رضی اللہ عنہ
سے پوچھا گیا کہ کیا کیا ہے انہوں نے فرمایا کہ بچاؤ کر کے بچاؤ ہو جائے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۹۹۳۲ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ جب مجھ کو درخت کا بعض ٹھکڑا سرخ ہو جائے تو اسے چٹا پا کر کھاتے۔

محدث عبدالرزاق

(اس کتاب میں میں نے مایہ جنتی سے سنو ۱۹۱ھ تا ۵۵۰ھ سے پہلے کیا سنا وہ عربی میں، روایت بخاری، مسلم، ترمذی، ابو داؤد وغیرہ میں بھی ہے۔)

۹۹۳۳ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے چھلوں کو پکتنے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا، "خوار خریدا، بویا قرویت کند"۔ مالک، عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ

۹۹۳۴ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے کسی سے مجھو کو درخت خریدا، اسی سال درخت پر پھل بھی آئے، چنانچہ وہ دو دن مقدمہ لے کر جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت تقدس میں حاضر ہوئے تو جناب نبی کریم ﷺ نے درخت خریدا، کہ تم نے اس کے درہم کو کس طرح حلال سمجھا؟ اس کے درہم اس کو دیکھ کر دو اور مجھو کے درخت کو اس وقت تک حوالہ نہ کرو جب تک اس پر پھل نہ آئے، ظاہر ہے وہ بوجہ ہے۔

عبدالرزاق

۹۹۳۵ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے پھل کو مجھو کے بدلے بیچنے سے منع فرمایا، اور بھی کچھ سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا، "عبدالرزاق

۹۹۳۶ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے پھل کو پکتنے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا، "محدث ابن ابی شیبہ

۹۹۳۷ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے پھل کو پکتنے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ پکنا کیا ہے؟ تو فرمایا کہ اس کے خراب ہونے کا خوف نہ رہا، اور اس کا پکنا واضح ہو جائے، "ابن ابی شیبہ

۹۹۳۸ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے پھل کو اس وقت تک سے منع فرمایا جب تک وہ عارضہ سے محفوظ نہ ہو جائے، "محدث ابن ابی شیبہ

۹۹۳۹ یحییٰ ابن ابی خثیر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بیخ کو طرہ سے منع فرمایا، اور بیخ عاصیہ کے پھل کی بیخ کو کہتے ہیں، "عبدالرزاق

۹۹۴۰ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے پھل کو پکتنے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا، اور خوشے کو مفید ہونے سے پہلے وہ بھی مجھو کو پکتنے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا، "عبدالرزاق

۹۹۴۱ ہمیں اسرائیل سے مہاجرین بنو نوح کے حوالے سے عوامیوں نے ابن ابی شیبہ کے ہر حوالہ میں بنو نوح سے روایت کی ہے، وہ انہوں فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے کھانا کھا، مجھو کا درخت چھو تو اس کا پھل بیچنے والے کے لئے حلال ہے، اگر خریدا، شراب لے (تو وہ پھر بھی خریدا، کھا، بھگا) ورنہ کسی نے اپنا نام بیچے جس کے پاس مل تھا تو مل بیچنے والے کا، بھگا اگر خریدا، نے شراب لے گا۔

محدث عبدالرزاق

عیب کی وجہ سے معاملہ ختم کرنا

۹۹۴۲ خود جس نے، غری خریدا، اور بھگا، اس سے ڈھکی میں اور بھگا میں کوئی عیب پائے، تو اسے بھی فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر وہ غنی ہے تو دس میں کا، ورنہ وہاں اس کے گناہ اور اگر کوئی دھکی (یا بھگا) بھی تو دس میں حصہ دیکھ کر دے گا۔

شافعی، ابن ابی شیبہ، دارقطنی، سنن کبریٰ، بیہقی

۹۹۴۳ مسلم بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا غلام آٹھ سو درہم میں بیچا، خریدا، نے اس میں عیب پایا تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ نے مجھے اس کا عیب نہیں بتایا، تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کہ میں نے اس کو اس کے ساتھ فروخت کیا تھا، تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فیصلہ فرمایا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اس بات کی قسم کھیں کہ اس کی قسم میں نے جب اس کو بیچا تو مجھے اس میں کوئی عیب نہ تھا، تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ قسم کھائے، اسے نکال کر دیا، اور غلام واپس لے لیا، اور بعد میں

گو یہ فرما تے سنا تے کہ بے شک اللہ تعالیٰ شخص کو جنت میں داخل کرتے ہیں جو روزِ رُزگارتا ہے، خواہ بیچے ہوئے، یا خریدے ہوئے، یا بے وہ فیصلہ کرنے والا ہو یا فیصلہ چاہنے والا، پھر فرمایا اے پکارو اس جہاں میں اس بات کو ضرور پورا کروں گا جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی۔

المسألة الأولى

۹۹۵۲۔ مظلوم اور باقر فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حج کے لئے تشریف لائے، جب حج مکمل کر چکے تو حاکم میں اپنی زمین پر آئے، وہاں ان کی زمین کے پہلو میں بھی ایک زمین تھی، حضرت نے وہ ٹکڑا خریدنا چاہا تو اس کے مالک سے اس ہزار قیمت قسم ہی، چنانچہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایشیاء کا بیابان میں رکھا تو جناب نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے ایک صاحب کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ کیا آپ نے سنا جو نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ مجھ فرمائے اس شخص پر جو بیچے وقت درگزر سے کام لیتا ہے، خرچہ سے وقت درگزر سے کام لیتا ہے فیصلہ کرتے وقت درگزر سے کام لیتا ہے، فیصلہ چاہتے وقت درگزر سے کام لیتا ہے؟ ان کو ان صاحب نے کہا جی ہاں، تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس آدمی کو میرے پاس لاؤ، پھر اس کو دس ہزار دے اور زمین لے لی۔" ابن ماجہ

یہ اور اس سے پہلی دونوں روایات اصل میں ایک ہی ہیں لیکن اختلاف طرق کی بناء پر ایک دوسرے کی تائید کرتی ہیں اور جیسا کہ علامہ ابن حجر نے فرمایا ہے۔

خرید و فروخت میں درگزر سے کام لینا

۹۹۵۳۔ حضرت سالمؓ ایلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ایک شخص کے ساتھ زمین کے ایک ٹکڑے کا سودا کرنے لگے یہاں تک کہ باغ واجب ہوگئی یا واجب ہونے کے قریب ہوگئی تو اس آدمی نے کہا کہ خدا کی قسم میں زمین آپ کی تحویل میں اس وقت تک نہ دوں گا جب تک آپ مجھے مزید دس ہزار نہ دیں گے، یہ سن کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ایک شخص کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ روم فرماتے اس شخص پر جو فیصلہ کرنے میں درگزر سے کام لے، اور کروانے میں بھی ۱۹ شخص نے کہا ہاں، تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس زمین والے کو دس ہزار مزید دے اور زمین کا قبضہ لے لیا۔ مسند ابی یعلیٰ

۹۹۵۴۔ حضرت عبداللہ بن قیس السکونی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے نوغفار کے ایک شخص سے کوئی چیز خریدی اور فرمایا، جان لو کہ جو میں نے تم سے لیا ہے وہ بہتر ہے اس سے جو تم نے مجھ سے لیا ہے، اور وہ جو تم نے مجھ سے لیا ہے وہ بہتر ہے اس سے جو تم نے لیا ہے۔ (ابو یوسف و دیلمی)

۹۹۵۵ زہری روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ جناب نبی کریم ﷺ ایک اعرابی کے پاس سے گزرے، جو بلی چیز بیچ رہا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا پہلے مودے کو اڑام پکڑو کیونکہ درگزر رکھنا کے ساتھ ہی یہ ہے۔" مصنف ابن ابی شیبہ

مختلف آداب

۹۹۵۔ حضرت چاہر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے حق میں فیصلہ فرمایا اور مجھ سے زیادہ دیا۔ عبد الوہابی

۹۹۶۔ حضرت سراج فیض رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اور حضرت عہدی نے حجر سے کپڑا لیا اور مکہ آئے، جناب نبی کریم ﷺ چلتے حجر سے تھکے ہمارے پاس تشریف لائے اور ہمارے ساتھ ایک شلوار کا سودا کرنے لگے اور پھر اسے خرید لیا وہاں ایک وزن کرنے والا تھا جو جورت لے کر وزن کیا کہ اتنا تھا تو جناب نبی کریم ﷺ نے (اس سے) بخرمایا اور وزن کر دیا اور زیادہ کر دیا۔

طبرانی، عبد الرزاق، مسند احمد، دار می، نسانی ابن ماجه، ابن حبان، مستدرک حاکم، سنن سعید بن منصور

۴۹۵۸..... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے جناب نبی کریم ﷺ سے سوال کیا اور بتایا کہ اسے اللہ کے نبی اچھے

آپ اس کو کچا اور آفرمایا اس کی خرید و فروخت بھی حرام ہے۔ ”طہری، متن معادلین منصور

۹۹۸۳ حضرت سید الداری مکرہ بنی خالد سے ان کے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ سے شراب کو پیچھے رکھ کر چھاپا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ یہودیوں پر لعنت کرے، ان پر چربی حرام کی گئی تو انہوں نے اس کو پکھا اور اس کی قیمت نکالتے۔ ابو نعیم

۹۹۸۴ میں جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت اللہ کی میں حاضر ہوا اور کہا، یا رسول اللہ! میں نے ایک قیم پیچ کے لئے شراب خریدی ہے جو (بکری) میری گود میں بیٹھا آپ ﷺ نے فرمایا شراب کو یہاں اور اس کا برتن توڑ دو، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! وہ قیمیں کا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا شراب یہاں اور اس کے برتن توڑ دو۔ ”طہری، متن معادلین منصور

موجود کی بیع غائب کے لئے

۹۹۸۵ موجود کی غائب کے لئے بیع کے بارے میں ماہر اہم سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ انہیں نرنگہ اور بازار کی راہ دکھاؤ۔ ”عبد الرزاق

۹۹۸۶ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کوئی موجود غائب کے لئے لیکن دین نہ کرے۔ ”ابن ابی شیبہ

۹۹۸۷ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حج کیا گیا کہ کوئی موجود کی غائب کے لئے بیع کرے خود وہ اس کا پیا یا کھا جائے ہی کیوں نہ ہو۔ ”عبد الرزاق، ابن ابی شیبہ

۹۹۸۸ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے مانتے ہم آنے والے تاجروں سے ملنے سے منع فرمایا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ آپ ﷺ نے حاضر کی غائب کے لئے بیع کے معاملے کیا فرمایا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ اس کے لئے دلال ہوگا۔ ”عبد الرزاق

آنے والے تاجروں سے ملنا

۹۹۸۹ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منکلی الجلب سے منع فرمایا اور فرمایا کہ اگر کسی نے منکلی الجلب (راستے میں آنے والے تاجروں کو جا پکڑا) کی اور ان سے کچھ خریدا تو بیچنے والے کو ہانت ہے ہزار بیچنے پر نہ عبد الرزاق

۹۹۹۰ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منکلی الجلب سے منع فرمایا۔ ”صنف عبد الرزاق، ابن ابی شیبہ

مفرق ممنوعات

۹۹۹۱ مسند ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نقل فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور میں ایک مرتبہ ایک اونٹ کو دس حصوں میں تقسیم کیا گیا تو ایک شخص نے کہا کہ مجھے ایک حصہ بکری کے بدلے دے تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس کی تجویز نہیں ہے۔ ”عبد الرزاق، ابن ابی شیبہ

۹۹۹۲ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے یمن کے بدلے گوشت بیچا۔ ”المنذری

۹۹۹۳ حضرت ربیعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ انہوں نے ایک بیع کی تو فرمایا، اسے ”یرقا“ دیکھو یہ آواز کیا ہے، انہوں نے دیکھا اور آکر بتایا کہ قریش کی ایک باندی ہے جس کی ماں کو بچا جا رہا ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا انصار اور ہاجرین کو باؤ، چنانچہ ایک گھڑی گھڑی کے اندر ہی گھرا اور گھرا گیا و چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء جان کی بکھر فرمایا، اما بعد کیا تم لوگوں کو اس فیصلے کی خبر ہے جو رسول اللہ ﷺ نے کرتے کرتے سب نے کہا نہیں، تو فرمایا سو آج یہ تم سب کا مطہر

ہو جائے گی۔ پھر اس آیت کی حلاوت فرمائی، ترجمہ (سورہ محمد ﷺ) پھر فرمایا بھائی اس سے زیادہ پریشان کن فیصلہ کیا ہوگا کہ تم میں سے کسی شخص کی ماں کو بیٹا جائے جیکہ اللہ تعالیٰ نے تم پر وصعت بھی کی ہے؟ سب نے کہا کہ جڑ پ کی کھجور میں آتا ہے وہ کیجئے، پتہ پانچا آپ رضی اللہ عنہ نے تمام حدود و ملکات اسلام میں یہ فرمان جاری کروادیا کہ کسی آزاد کی ماں کو نہ بیٹا جائے کیونکہ یہ قطعاً رضی اللہ عنہ کی طرف سے منع ہے۔

ابن العنلقو . مسند رک حاکم . مطبوع علیہ

۹۹۹۶..... حضرت عمر بن عبد اللہ بن خطاب سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارادہ کیا کہ اپنی اہلیہ سے ایک باندی کو خرید لیں جس سے وہ غلط نہ کریں، قرآن کی اہلیہ نے کہا کہ میں وہاں کی آپ پر اس وقت تک نہ بھروسہ کی جب تک ایک شرط نہ مقرر کروں بلکہ شرط یہ ہے کہ اگر آپ نے اس باندی کو بیٹا تو میں اس کی قیمت کی اتنی دے دوں گی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اٹھیک سے لیکن پہلے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھوں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس کی قیمت مست اعتدال کرواں حال میں کس میں کس کی شرط ہو۔

عبد الرواق . ابن ابی شیبہ . مطبوع علیہ

شراب کی تجارت حرام ہے

۹۹۹۷..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فلاں شخص پر لعنت فرمائے کیونکہ وہ بیٹا بیٹا کر رہا تھا جس نے شراب کی اجازت دی گئی جیکہ کسی چیز کی تجارت بھی جائز نہیں جس کا کھانا بیٹا جائے نہیں۔ "ابن ابی شیبہ، مطبوع علیہ مصنف عبد الوفاق

۹۹۹۸..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اس کے بیٹے میں بدلتی دیکھتا ہوں کہ وہ اس میں شیبہ

۹۹۹۸..... حضرت ابو بکر فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ کو شرب میں سے ایک باندی دی، تو انہوں نے وہاں نکال اپنے شوہر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ پر ایک بڑا درد م کے بدلے اس شرط کے ساتھ بیچ دی کہ وہاں بیٹا نہ ہو، اور ان کی خدمت کرے گی، جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ معلوم ہوا تو انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے دریافت فرمایا کہ اسے جو عبداللہ بن آپ نے اپنی اہلیہ سے اس شرط پر باندی خریدی ہے کہ وہ ان کی خدمت کرتی رہے گی؟ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا جی ہاں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اسے مست خریدو اور اس میں کس کو کھانے کی کوئی بنیاد ہو۔ "مسند شمس علیہ

مٹانہ جسم کس کے حصے کو کہتے ہیں کہ جہاں بیٹا بیٹا کر رہا ہے۔

فائدہ:..... یہاں لفظ مشو یہ استعمال ہوا ہے جس کی نسبت مٹانے کی طرف ہے، یہاں مراد مٹانے کی کوئی بنیاد ہے، واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۹۹۹۹..... امام صفی فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شریعی بن سلا کو لکھ بھیجا کہ قیدیوں اور ان کی اولاد کے درمیان بدکاری نہ کروائی جائے۔ مطبوع علیہ

۱۰۰۰۰..... حضرت تابع فرماتے ہیں کہ مجھے بتایا گیا کہ حضرت حکیم بن ابراہیم رضی اللہ عنہ نے چیک خرید کر کہتے تھے۔

۱۰۰۰۱..... امام صفی فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس بات کو ناپسند فرمایا کرتے تھے کہ کوئی بیع واجب ہونے کے بعد قیمت بڑھ کر دے۔

عبد الوفاق

۱۰۰۰۲..... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ والد سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں لکھا کہ دو بھائیوں کے درمیان بدکاری نہ کروائی طریقہ ان اور اس کی اولاد کے درمیان بھی بدکاری نہ کرنا۔ "ابن جریر

۱۰۰۰۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں دو کو بیچوں، چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا، لیکن میں نے دونوں کو طعہ و صلحہ دیا، جب میں نے یہ بات نبی کریم ﷺ کی خدمت القدس میں عرض کی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ان کو دو صوفہ دار

واپس لے لو اور ہرگز علیحدہ علیحدہ مت بیچو اور زبان کے درمیان علیحدگی کرو۔

مسند احمد، ابن الجارود، ابن جریر، مسند رک حاکم، منق علیہ، سنن سعید بن منصور

۱۰۰۰۳۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مغزیب کوگوں پر ایسا سخت زمانہ آنے والا ہے کہ خوشحال آدمی بھی اپنی چیز کو مضبوطی سے تھام رکھے گا اور اس کے بارے میں کسی کو کچھ حکم نہ دے گا اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ ”تم آپس میں ایک دوسرے پر احسان کرنے کو فراموش نہ کرو۔“

(سورۃ الفقرۃ آیت ۲۴)

برے لوگ آگے بڑھ جائیں گے اور پھلوں کی رسولی ہوگی مجبوروں سے خرید و فروخت کی جائے گی جبکہ نبی کریم ﷺ نے مجبور لوگوں سے خرید و فروخت سے منع فرمایا ہے اور دھوکے کی بیع سے بھی اور پھلوں کی بیع سے بھی قبل اس سے کہ ان کو کھلایا جائے۔

سنن سعید بن منصور، مسند احمد، ابو داؤد، ابن ابی حاتم، غیر الطسی فی مساوی لا اخلاقی، منق علیہ

۱۰۰۰۵۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے ایک باندی اور اس کے بچے میں جدائی کرادی تو مجھے جناب نبی رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا اور بیع شتم کرادی۔ ابو داؤد، منق علیہ

۱۰۰۰۶۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے مجھے دوڑ کے تجھے میں دیئے دونوں بھائی تھے میں نے ایک کوچ دیا، ایک دن رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ اسے علی لڑکے کیا کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ میں نے ان میں سے ایک کوچ دیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا اس کو واپس لاؤ اس کو واپس لاؤ۔ طبرانی، ابن ماجہ، دار قطنی، منق علیہ مسند رک حاکم

۱۰۰۰۷۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے قیدیوں میں سے ایک باندی ملی اس کے ساتھ اس کا ایک بیٹا بھی تھا، میں نے ارادہ کیا کہ باندی کوچ دوں اور لڑکے کو اپنے پاس رکھوں تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ یا تو دونوں کوچ دو یا دونوں کو رکھو۔ حلیہ ابو نعیم، منق علیہ

۱۰۰۰۸۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے میرے ساتھ دو قیدی غلام لڑکے بیچے کہ میں نے انہیں بیچ دیں چنانچہ میں نے انہیں بیچ دیا، جب میں واپس آیا تو آپ ﷺ نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ آیا تم نے انہیں ایک ساتھ بیچا یا علیحدہ علیحدہ؟ میں نے جواباً عرض کیا کہ الگ الگ۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا انہیں دو صند و انہیں دو صند دو۔ ابن ابی شیبہ، ابن جریر

۱۰۰۰۹۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے لڑکے کی بیع سے منع فرمایا اور فرمایا کہ جو اپنے کسی ذی رحم رشتہ دار کا مالک بن گیا تو وہ آزاد ہو جائے گا۔ ابن حنبل

فائدہ: ذی رحم رشتہ دار سے مراد ماں باپ، بیٹا، بیٹی، بہن، بھائی وغیرہ ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۰۱۰۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے پاگلں کتے کی قیمت سے منع فرمایا۔ ابن وہب فی مسندہ

۱۰۰۱۱۔ ابو ابراہیم، عبدالرحمن بن مطعم سے وہاں ابن ابی ہریرہؓ کی روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کچھ لوگوں کو پانی بیچنے ہوئے دیکھا تو فرمایا، پانی مت بیچو کیونکہ جناب نبی کریم ﷺ نے پانی بیچنے سے منع فرمایا اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے بچے ہوئے پانی کو بیچنے سے منع فرمایا۔

عبدالرزاق، حمیدی، دارمی، حسن بن سلیمان، حارث، ابن حبان، بغوی، ابن السکین، ابو نعیم

۱۰۰۱۲۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حق کے دن جناب رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ ”بے شک اللہ اور اس کے رسول نے شراب، خنزیر، مردار اور بتوں کی خرید و فروخت کو حرام قرار دے دیا ہے، ایک شخص نے سوال کیا یا رسول اللہ! چرنی کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں کیونکہ اس سے کشتیں اور کھالوں کو لگایا جاتا ہے؟ (وہ شخص مزید وضاحت چاہ رہا تھا) تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ یہودیوں کو کھل کرے، جب اللہ تعالیٰ نے ان پر چرنی کو حرام قرار دیا تو انہوں نے اس کو لے لیا اور کھلایا اور بیچا اور اس کی قیمت کھا گئے۔

ابن ابی شیبہ، بخاری، مسلم، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ

۱۰۰۱۳۔ بشیر بن یسار فرماتے ہیں کہ انہوں نے سہل بن ابی حمزہ اور رافع بن خدیج رضی اللہ عنہما کو فرماتے سنا کہ جناب نبی کریم ﷺ نے خاقلہ اور حزاب سے منع فرمایا، معاویہ صاحب زمین کے کہ ان کو اجازت دی۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۰۰۹ حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے اس وقت تک نہ منہ نہ کبھی سے منع فرمایا جب تک وہ اپنے غلوں میں نہ رہے۔ (عبدلہ بن علی)

۱۰۱۰ فائدہ:۔ وقت ہونے سے مراد یہ ہوا ہے، واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۱۱ حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے جی بھڑکوا کر فرمایا کہ میں نے اپنے پیچھے سے منع فرمایا اور اگر کوئی اس سے پہلے اوروں کے اپنے غلوں میں بحث کرنے سے پہلے پیچھے سے منع فرمایا۔ (عبدلہ بن علی)

۱۰۱۲ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھائیوں کے درمیان جدائی کو چاہنا نہ کہتے تھے اور اسی طرح کسی شخص کی جدائی اس کی ماں سے یا باپ کی جدائی اس کے بچے سے بھی مانہ کرنا نہ تھا۔ (ابو جہر)

۱۰۱۳ فرمادہ کہ "مجھے چاہو، بھوکو، اور لوگوں کے سامنے سر اور اوروں کے سامنے بٹوکو، بٹوکو، اور نہ زنی نہ کرا، نہ خشک کھو، راستہ میں کسی مرد یا عورت کو خرید و فروش نہ کرو، کوئی چیز کسی غائب کے لئے نہ بیچ کرے، اور نہ ہی کوئی شخص اپنے (مسلمان) بھائی کی بیعت کرے اور نہ ہی اپنے (مسلمان) بھائی کے رشتہ پر رشتہ بیچے جب تک وہ اجازت نہ دے، اور ایک عورت دوسری کی لطافت کے مطالبہ نہ کرے، نہ کہ اس کے رشتہ پر نہ دے، اور خود نکاح نہ کرے، کیونکہ اس کا روز قیامت ہی نہ ہی کے ذمہ ہے۔" (طبرانی)

۱۰۱۴ حضرت اہل بیت علیہم السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے بھائیوں سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عیسیٰ بن مریم رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ جو چیز تمہارے پاس نہ ہو اس کو تمہاری بیعت نہ کرو۔ (عبدلہ بن علی)

۱۰۱۵ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تقسیم سے پہلے مال تقسیم کی نذر نہ دے منع فرمایا اور اپنے مالک تک پہنچنے سے پہلے صدقات کی بیعت سے منع فرمایا اور یہاں تک کہ وہ اپنے مال کی بیعت سے منع فرمایا جو بھی بیعت نہیں ہوئے اور نہ وہ جو بیعتوں کے شخصوں میں اس کی بیعت سے بھی منع فرمایا (ابن عباس)۔ (عبدلہ بن علی)

۱۰۱۶ اہل بیت علیہم السلام فرماتے ہیں کہ حضرت امیر محمد رضی اللہ عنہ ایک شخص کے پاس سے گزرے جو عیب دار تھا اور اس نے کہا کہ یہ شخص عیب دار ہے، حضرت امیر محمد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ شخص عیب دار ہے، اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ سے پھر پوچھو، آپ نے کہا کہ یہ شخص عیب دار ہے حضرت امیر محمد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے عرض کی ہے کہ "عبدلہ بن علی"

۱۰۱۷ امام زہری فرماتے ہیں کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے حضرت امیر محمد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے اپنے سے پہلے بیعت دے کر عبدلہ بن علی

۱۰۱۸ حضرت امیر محمد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب نبی کریم ﷺ سے نہ سہارے میں لوگوں کو اپنے شخص کو دے دیا تھا اور نہ کھانے کو نہ لے کر دیا ہے اور نہ اس سے بیعت کی کہ وہ اس کے گھر تک پہنچا دے۔ (عبدلہ بن علی)

باب ذخیرہ اندوزی اور نرخ مقرر کرنے کے بیان میں

ذخیرہ اندوزی

۱۰۱۹ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کلمہ گزشتہ میں ذخیرہ اندوزی کرنا ہی دارِ قلم ہے۔ اس سے عیسٰی منہور، یہودی، نصرانی، منہور، حضرت عیسیٰ بن مریم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ تم نے اس کو اس کی جگہ پر

ذخیرہ اندوزی نہ کرو، کیونکہ مکہ میں ذخیرہ اندوزی کرنا بیعت کے لئے الحاد ہے۔ (ابو زہری)

۱۰۲۰ فائدہ:۔ الحاد صحیح صراطِ مستقیم سے ہٹنا اور بدعتی قرار کرنا، واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۰۷۰۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے لئے نرغ مقرر کرو دیجئے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ نرغوں کی مہنگائی یا سستان اللہ تعالیٰ کے دست قدرت میں ہے، میں چاہتا ہوں کہ اپنے رب سے اس حال میں ملوں کہ کوئی مجھے کسی ایسے علم کے بدلے کے لئے تلاش نہ کر رہا ہو جو میں نے اس پر کیا ہو۔ البزار

۱۰۰۷۱۔ حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت عاتب ابن ابی جحہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے وہ بازار میں شمش سج رہے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عاتب رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ قیمت کچھ بڑھاؤ، یا پھر ہمارے بازار سے اپنا مال اٹھاؤ۔ مالک، عبدالرزاق، مصنف علیہ

۱۰۰۷۲۔ حضرت قاسم بن محمد فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت عاتب رضی اللہ عنہ کے پاس سے سوقی صلی سے گزرے تو وہاں وہ بڑے نوکر سے دیکھے جن میں شمش رکھی ہوئی تھی، آپ رضی اللہ عنہ نے شمش کے نرغ اور پائنت فرمائے تو حضرت عاتب نے شمش کے نرغ ایک درجم کے بدلے دوہ بتائے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے طائف سے آنے والے ایک کاغذ کی اطلاع ملی ہے جو شمش لے کر آرہے ہیں، وہ بھی آپ کے نرغ کا اقتدار کریں گے تو آپ نے نرغ کچھ بڑھاؤ، یا پھر اپنی شمش کو گھم لے گا اور جیسے چاہو بیٹو، پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ واپس روانہ ہوئے تو آپ نے شمس کا محاسبہ شروع کر دیا چنانچہ پھر حضرت عاتب رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لائے اور ان سے فرمایا کہ کہ میں نے آپ سے جو کہنا دی وہ کسی مضبوط ارادے کے تحت تھا اور نہ ہی اس سے کوئی بوجھ بکا نامر ادھکا، بلکہ وہ تو صرف ایک چیز تھی جس سے میں نے گھر والوں کے لئے بھلائی کا ارادہ کیا تھا لہذا اجناس تو چاہے سچ اور جیسے تو چاہے سچ۔ اللہ اعلم فی السن، مصنف علیہ

۱۰۰۷۳۔ حضرت عیسیٰ قتادہ کے حوالے سے اور انہوں نے حسن (العمری) سے بتایا کہ ایک مرتبہ یہ مذکورہ میں مہنگائی ہو گئی تو لوگوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! ہمارے لئے چیزوں کے نرغ مقرر کرو دیجئے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ بے شک اللہ ہی خالق ہے، رزق دینے والا ہے، قبض کرنے والا ہے، پھیلانے والا ہے، نرغ مقرر کرنے والا ہے، اور میں امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملوں کہ کوئی مجھے ایسے علم کا بدلہ لینے کے لئے نہ دھوڑ رہا ہو جو میں نے اس کے اصل یا مال میں کیا ہو۔ عبدالرزاق

۱۰۰۷۴۔ سفیان ثوری، اسماعیل بن مسلم سے اور وہ حسن (العمری) سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے عرض کیا کہ ہمارے لئے نرغ مقرر کرو دیجئے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یقیناً اللہ تعالیٰ ہی نرغ مقرر کرنے والے ہیں، وہی تھا سننے والے ہیں قبض کرنے والے ہیں اور پھیلانے والے ہیں۔ عبدالرزاق

باب سود اور اس کے احکام کے بیان میں

۱۰۰۷۵۔ مسند حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میں حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے آذر کردہ غلام اقبیس سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے لشکر کے سرداروں کو شام پہنچنے پر تحریر فرمایا کہ "تم سودی زمین میں چاہتے ہو چنانچہ سونے کے بدلے سود اور چاندی کے بدلے چاندی ہرگز نہ خریدنا مگر یہ کہ کم وزن مقدار میں ای طرح کھانے کے بدلے کھانا نہ خریدنا مگر برابر آپ کر۔"

ابن داؤد، طحاوی، مسند، صحیح

۱۰۰۷۶۔ حضرت مجاہد چودو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ سودا سونے کے بدلے اور چاندی کے بدلے نہیں جائے گی، اور ان میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت سعد، حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہم بھی شامل ہیں۔ ابن ابی شیبہ

۱۰۰۷۷۔ محمد بن سائب جناب رسول اللہ ﷺ کے آذر کردہ غلام اور ان سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ جس سال حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ غلیظہ بنائے گئے ہمیں شدید ضرورت پڑی چنانچہ میں نے اپنی اہلیہ کی پازیب لی، اسے میں حضرت ابوبکر صدیق رضی

اللہ عز و جہ سے ملے اور دریافت فرمایا کہ یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ ہمارے میں کچھ لغت کی کچھ چٹکی ہوگئی ہے تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے پاس چاندی کے کچھ تھکے ہیں جن سے میں چاندی خریدنا چاہتا ہوں (یہ کہہ کر) ترازو منگوایا اور دونوں بازوئیں ایک بازوے میں رکھیں اور چاندی کے تھکے دوسرے بازوے میں رکھے، تو بازوئیں والا بازو اٹھوڑا سے جھک گیا، تقریباً ایک دانق کی مقدار کے برابر تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بازو کا اتنا سا کھڑا کاٹ لیا، میں نے عرض کیا اے رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ (ذرا سا کھڑا) آپ کے لئے حلال ہے، تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اے ابورافع، اگر تم اس کو حلال کرتے ہو تو اللہ تعالیٰ تو اس کو حلال نہیں کرتا میں نے سنا رسول اللہ ﷺ فرما رہے تھے کہ سونے کے بدلے سونا، چاندی کے بدلے چاندی یا نفل، ہم وزن مقدار میں بیچو نہ زیادہ بیٹھو والا اور نہ زیادہ دینے والا دونوں جہمی ہیں۔

عبدالرزاق، ابن واہوب، الحارث، مسند ابی یعلیٰ اور عبد العسی من مسند فی البیاض الاشکال ۱۰۰۷۸۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سب سے آخر میں سوئی آیات نازل ہوئیں، اور جناب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوگئی اور آپ ﷺ نے ان آیات کی تفسیر نہیں فرمائی چنانچہ سود کے شک کو ہی طرح چھوڑ دو۔

ابن ابی شیبہ، ابن واہوب، مسند احمد، ابن ماجہ، ابن القیس، ابن جریر، ابن العسقلان، ابن مرددہ اور متفق علیہ ۱۰۰۷۹۔ قاضی شرف فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا درہم و درہم ہی کے بدلے بیچا جائے گا ان دونوں کے درمیان جو اضافہ ہوگا سود ہوگا۔ عبدالرزاق، مسند، طحاوی

۱۰۰۸۰۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس فارس کی سرزمین میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا بیٹا بیچا کہ ایک کوئی تلواریں چاندی کے تھکے کے بدلے نہ بیچیں جس کا صلہ چاندی کا ہو۔ عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ

۱۰۰۸۱۔ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں عرض کیا، اے امیر المؤمنین! میں سونے کو بیچتا ہوں اور اس کے وزن کے برابر قیمت کے بدلے بیچتا ہوں اور اپنے کام کی اجرت لیتا ہوں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سونے کو سونے کے بدلے نہ بیچو مگر ہم وزن مقدار میں، (اسی طرح) چاندی کو چاندی کے بدلے نہ بیچو مگر ہم وزن مقدار میں اور اضافہ یا نفل نہ۔

عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ ۱۰۰۸۲۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی شخص سونے کو چاندی کے تھکے کے بدلے بیچے تو ہرگز اپنے ساتھی (خریدار) سے الگ نہ ہو خواہ وہ عیار کے پیچھے ہی کیوں نہ جائے۔ عبدالرزاق، ابن جریر

۱۰۰۸۳۔ امام شافعی فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے سود کے ذریعے حلال کے انیس (۱۹) حصے چھوڑ دیئے۔ عبدالرزاق ۱۰۰۸۴۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک درہم کو دو درہموں کے بدلے نہ بیچو کیونکہ یہی تو سود ہے۔ ابن ابی شیبہ

۱۰۰۸۵۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس نے چاندی کے سکوں کے بدلے سونا بیچا (بیع صرف کی) تو وہ خریدار کو اتنی بھی مہلت نہ دے کہ وہ اپنی اونٹنی کا سودا نکال لے۔ اتنی بھی مہلت نہ دے۔ ابن ابی شیبہ، ابن جریر

۱۰۰۸۶۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے ذروہ کہ کہیں نہیں دس گنا زیادہ سود نہ دے دیا گیا ہو، سود کے خوف سے (خیال آیا)۔

مسند ابن ابی شیبہ ۱۰۰۸۷۔ حضرت سعید بن المسیب فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ ایک بکری کو دو بکریوں کے بدلے ہرگز بیچنا، اپنی میں بیچنا کیسا ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ۔ ابن ابی شیبہ

۱۰۰۸۸۔ حضرت تابع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیع الصرف کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے تھے، انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے کچھ نہیں سنا، چنانچہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سونے کو سونے کے بدلے نہ خریدو اور نہ چاندی کو چاندی کے بدلے نہ خریدو کہ برابر ہر درہم مقدار، اور ان کے بعض حصوں سے بعض پر اضافہ نہ کرو کیونکہ مجھے ذرا ہے کہ کہیں تم سود میں نہ دو گنا ہو جاؤ، مالک، متفق علیہ

سونے کو سونے کے عوض برابر فروخت کرنا ضروری ہے

۱۰۰۹۹۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سونے کو سونے کے بدلے نہ بیچ کر یہ کہ برابر مہار اور نہ چاندی کو سونے کے بدلے اس طرح بیچ کر دلوں (خرید و فروخت کرنے والوں) میں سے ایک سو چودہ ٹونہ اور دوسرا سو چودہ ٹونہ اور اگر تمھ سے اس بات کی اجازت، تمھے کو اپنے گھر میں داخل ہو جائے تو اس کو اجازت نہ دو مگر یہ کہ ہاتھ دیا تمھیں اس ہاتھ سے دو اور اس ہاتھ سے لاؤ، مجھے تمھارے دوستوں سے ملنا کہنے کا خوف ہے۔ مالک، عبد اللہ، ابن عمر، بعض علیہ

۱۰۰۹۰۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے چاندی کا ایک برتن بھیجا، مجھے اس کے ہٹانے کی کچھ کچھ سی، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تمھارے دوستوں کو لے کر آئے، یہ کہہ کر بعد ازاں دو اور دیانت کیا کہ کیا میں اس کے وزن پر اضافہ وصول کروں؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہیں، لیکن اضافہ سونے، نہ میں ضرور

۱۰۰۹۱۔ کاسم بن عمر فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دینار کے بدلے دینار اور درہم کے بدلے درہم اور صاع کے بدلے صاع اور قابک کی سو جود سے قطع نہ کیا جائے۔ مالک، ابن عمر

۱۰۰۹۲۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے دوسرے کو کھانے کی کوئی چیز لا کر بیچی اور اس شرط پر بیچ کر دوسرے نے شہر چلا کر دے گا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو کڑوا دیا اور فرمایا کہ کہیں اٹھائے گا؟ لے لے لے

۱۰۰۹۳۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ آپ رضی اللہ عنہ نے خطبہ ارشاد فرمایا اور فرمایا کہ تم مجھے یہ کہہ دو کہ ہم سونے کے دروازوں سے بے خبر ہیں، مہار مجھے سونے کا عالم اس بات سے دنیا بھر تک ہے کہ میں مہاروں کے آس پاس کے علاقوں کا مالک ہوں، مہاروں (سونے) کے بعض دروازے (معدنات) تو ایسے ہیں جو کسی سے پوشیدہ نہیں ہیں میں سے ایک بیع مسلم سے ہر سال میں مہار ایک پیسہ کہ کل اس شرط پر بیچے جائیں گے کہ جب تک کہ میں خود گئے دیکھوں کہ میں گھر آیا یہ بھی سونے کو سونا چاندی کے بدلے لا کر بیچ جائے۔ عبد اللہ، ابن عمر

۱۰۰۹۴۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے منع فرمایا کہ چاندی کو چاندی کے بدلے بیچ جائے مگر یہ کہ برابر مہار اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یا حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس سے تو ہمارے وزن کو کھولے ہو، میں نے کہ تم تو غیبت نہ کرو، کھولے گئے، یہ ہے میں اور غیب (معدنہ) کے بیچ ہیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایسا نہ کرو بلکہ بیع کی طرف چلے جاؤ یا چاندی کو کپڑے وغیرہ کے بدلے بیچو اور جب اس (کپڑے وغیرہ) کو اپنی تحویل میں لے لو اور دو تمھارا ہو جائے تو اس کو بیچو اور دو درجہ چاہو اس کے بدلے وصول کرو جو چاہو۔ عبد اللہ، ابن عمر

۱۰۰۹۵۔ حضرت یزید بن عمر فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ ایک شخص دوسرے سے دو مہار مانگا ہے تو کیا وہ اس کے ملے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب بھلا ملے ہو جائے تو اس کو قیمت کے بدلے دینا چاہیے۔ عبد اللہ، ابن عمر

۱۰۰۹۶۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ چاندی کے بدلے چاندی، ہم وزن مقدار میں، سونے کے بدلے سونا ہم وزن مقدار میں (بیچا جائے) اور جس شخص کی چاندی کوئی نفلہ تو وہ اسے لے کر غفلت لوگوں کے پاس نہ جائے بلکہ دو تو پاک (معدنہ) ہیں لیکن اس کو یوں کہنا چاہیے، کہ کن بیچو مجھے میں کھولنے سکوں کے بدلے پڑاؤ میں نہ کپڑا۔ عبد اللہ، ابن عمر

۱۰۰۹۷۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے طلحہ میں فرمایا کہ شاید میں تمھیں ایسی چیزوں سے منع کروں جن کی گنجائش ہے مہار تمھیں بلکہ باتوں کا حکم دوں۔ جن کی گنجائش نہیں ہے بلکہ قرآن کریم میں سب سے آخر میں سوئی آیت نازل ہوئی اور جناب نبی کریم ﷺ کی وفات ہو گئی اور انھوں نے اس آیت کی تفسیر ہمارے لئے بیان نہیں فرمائی چنانچہ جو چیز تمھیں نکلتی ہے چھوڑ کر اس چیز کی طرف متوجہ ہو جاؤ جس میں کوئی شک و شبہ نہ ہو۔ خط

- ۱۰۰۹۸۔ حضرت سعید بن المسیب فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہما نے بیع صرف سے منع فرمایا۔ عبدالرزاق، مسند
 ۱۰۰۹۹۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سود کے ستر دروازے ہیں ان میں سے سب سے کم یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی ماں سے نکاح کرے۔
 ۱۰۱۰۰۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے سود کھانے والے، سود کھلانے والے، اس کے گواہوں پر، سودی معاملہ
 کئے والوں اور طبی ہال لگانے والی اور لگوانے والی پر لعنت فرمائی ہے۔ ابن جریر

ترکھجور کو خشک کے عوض فروخت کرنا ممنوع ہے

- ۱۰۱۰۱۔ جناب نبی کریم ﷺ سے کہی گجھوروں کو چھوڑوں کے بدلے بیچنے کے بارے میں پوچھا گیا؟ تو آپ ﷺ نے اپنے ارد گرد بیٹھے ہوئے
 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے دریافت فرمایا کہ (ترکھجور جب خشک ہو جاتی ہے تو کیا اس میں کچھ کمی کی جاتی ہے؟ ہم نے کہا جی ہاں، تو آپ ﷺ
 نے اس سے منع فرمایا۔ "سعاک، ابن حبان، ابن ابی شیبہ، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ
 ۱۰۱۰۲۔ جناب نبی کریم ﷺ کے ماموں حضرت اسود بن وہب بن مناف بن زحرۃ القرظی الزہری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں جناب نبی
 کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا میں آپ کو سود کے بارے میں ایک چیز بتاؤں، شاید اس سے اللہ تعالیٰ
 آپ کو فائدہ پہنچائیں؟ میں نے عرض کیا ضرور، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ سود کے ستر دروازے ہیں؟ ان میں سے ایک دروازہ ستر واویوں کے برابر
 ہے، جن میں سے سب سے کم کنہہ کی داوی ایسی ہے جیسے کوئی شخص اپنی ماں کے ساتھ لیٹے، اور دروہوں کا سود یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے (مسلمان)
 بھائی کی عزت کے پیچھے لگا رہے۔ ابن مندہ و ابونعیم
 ۱۰۱۰۳۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ کے پاس ربیان کی گجھوریں لائی گئیں، تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض
 کیا کہ ہمارے پاس دوسری گجھوریں تھیں، ہم نے ان کے دو صاع دے کر ان گجھوروں کا ایک صاع لیا، یہ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان گجھوروں کو
 واپس کر دو جس سے لیجئے ہیں اور اپنی گجھوروں کو قیمت کے بدلے بیچئے۔
 ۱۰۱۰۴۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے جناب رسول اللہ ﷺ سے بیع صرف
 کے بارے میں دریافت کیا کیونکہ ہم تاجر تھے، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر ہاتھ دہرا تھو ہے تو کوئی حرن نہیں اور اگر اوصار ہے تو اس کی کوئی
 گنجائش نہیں۔ عبدالرزاق
 ۱۰۱۰۵۔ ابن جریر، عطاء سے، ابو سعید بن المسیب سے اور وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اور وہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں
 کہ جناب رسول اللہ ﷺ کی گجھوریں میرے پاس تھیں وہ کچھ خراب ہونے لگیں تو میں بازار لے گیا اور دو صاع کے بدلے ایک صاع دوسری
 (عمدہ) گجھور لے آیا، اور جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں پیش کیں، آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ اسے بلال! یہ کیا ہے؟ تو میں نے
 آپ ﷺ کو تمام تفصیلات سے آگاہ کیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا خبر دو، تم نے تو سودی معاملہ کر لیا، اپنی بیع کو کونا؟ پھر گجھوروں کو سونے، چاندی یا گندم
 کے بدلے بیچو اور اس سے دوبار دوسری گجھوریں خریدو، پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ گجھور کے بدلے گجھور برابر برابر، گندم کے بدلے گندم برابر برابر،
 سونے کے بدلے سونا ہم وزن مقدار میں، اور چاندی کے بدلے چاندی ہم وزن مقدار میں (بیچی جائے گی) اور جب خریدی جانے والی چیز بیچی
 جانے والی چیز کے مقابلے میں الگ ہو تو جائز ہے خواہ ایک دس کے بدلے ہو۔ طبرانی، ابونعیم
 ۱۰۱۰۶۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے پاس ردی گجھوریں تھیں میں نے ان کے بدلے بازار سے ان سے عمدہ گجھوریں
 آدھے پیمانے پر خریدی اور لے کر جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے آج تک ان
 سے اچھی گجھوریں نہیں دیکھیں، یہ کہاں سے لائے ہو؟ بلال! تو میں آپ ﷺ کو معاملے کی اطلاع دی تو آپ ﷺ نے فرمایا، چلو تو جس
 سے لی ہیں اس کو واپس کر دو اور اپنی گجھوریں لے کر گندم یا جو کے بدلے بیچو پھر اس گندم یا جو سے یہ گجھوریں خریدو اور میرے پاس لاؤ، تو میں

نے ایسا ہی کیا۔" طبرانی

۱۰۱۰۸۔ فضیل بن یزید ان کہتے ہیں کہ ابو حنیفہ نے مجھ سے حدیث بیان کی کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، تو انہوں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کرنا شروع کیا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ جناب نبی کریم ﷺ کے پاس ایک مہمان تشریف لائے تو آپ ﷺ نے مہمان کے لئے کھانا حاضر کرنے کا حکم دیا، مجبوراً اچھی نہ تھیں چنانچہ میں نے ان میں سے دو صاع لے کر ایک صاع محمد و مجبوروں سے تہلیل کروائیں اور لے آیا، آپ ﷺ نے پوچھا یہ کہاں سے آئیں تو میں نے بتایا کہ وصار کے بدلے ایک صاع کی ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہماری مجبور ہیں ہمارے پاس واپس لاؤ۔" ابو یوسف

۱۰۱۰۹۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سو دو کھانے والے کھانے والے، اس کے گواہوں اور لکھنے والوں پر لعنت فرمائی اور فرمایا کہ یہ سب براہ ہیں۔" ابن جریر

۱۰۱۰۹۔ حضرت عباد بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رمضان المبارک کے مہینے میں جمعرات کی رات انصار کی مجلس میں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ سونا سونے کے بدلے میں بالکل برابر سیراب، ایک پیسہ، ہاتھ دو، ہاتھ بچا جائے گا اور جو اضافہ ہوگا وہ سود ہوگا، اور گندم گندم کے بدلے گندم قفقیز کے بدلے قفقیز، اور اضافہ سود ہوگا، اور مجبور مجبور کے بدلے قفقیز،" الشافعی

قالہ۔ "قفقیز" ایک بیات ہے صاع کی طرح جو عرب علاقوں میں مستعمل تھا، مطلب یہ کہ گندم اگر قفقیز کے حساب سے بیچی جائے تو دونوں طرف مقدار برابر ہو، واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

سود خوری کا گناہ

۱۰۱۱۰۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سود کے جتنے حصے ہیں ان میں سے کم ترین حصے کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو مسلمان ہونے کے باوجود اپنی ماں سے زنا کرے اور سود کا ایک درہم میں بیستین مرتبہ زنا کی طرح ہے۔" عبدالرزاق

۱۰۱۱۱۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رشک کے گلوے احوال پر بیٹے جائیں تو ان کو نہ خریدو۔" عبدالرزاق قالہ۔ روایت میں سرق کا لفظ ہے جو جمع ہے السرقۃ مصدر کی، اور یہ کلمہ اس معنی کے لفظ سے فارسی ہے عربی نہیں، دیکھیں مصباح اللغات ص ۳۷ کالم ۲ اور سرق۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۱۱۲۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہودیوں اور نصاریوں کو اپنے کاروبار میں شریک نہ کرو اور نہ مجوسیوں کو، پوچھا گیا کیوں؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، کیونکہ وہ سودی لین دین کرتے ہیں اور یہ حلال نہیں۔" عبدالرزاق

۱۰۱۱۳۔ ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے سود باری کے بدلے بیع صرف کرنا چاہی، فرمایا کہ پھر عیسیٰ بن عبد اللہ نے مجھے بلایا اور زم دونوں راضی ہو گئے اور وہ مجھ سے سونا اپنے ہاتھوں میں لے کر اٹھنے پھٹنے لگے اور کہا کہ ذرا میرا خرچہ اپنی دیہات سے آ جائے، یہ باتیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے رہے تھے، چنانچہ فرمایا کہ جب تک اس سے وصول نہ کرو اس سے ہدامت نہ دینا، پھر فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سونا چاندی کے بدلے بیعت سود ہے البتہ یہ ہے کہ ہاتھ دو، ہاتھ دو اور گندم، گند کے بدلے سود ہے مگر ہاتھ دو، ہاتھ دو جو کے بدلے سود ہے اگر ہاتھ دو، ہاتھ دو اور مجبور مجبور کے بدلے سود ہے اگر ہاتھ دو، ہاتھ دو۔"

موطا مالک، عبدالرزاق، حمیدی، مسند احمد، عدلی، دارمی، بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، ابن حبان
۱۰۱۱۴۔ حضرت عمرو بن شیبہؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھی نے یثرب والوں سے مجبور ہیں وقت میں نہیں لے رہے تھے تو جناب نبی کریم ﷺ نے دریافت فرمایا کہ تم نے انہیں کیسے بیچی ہیں؟ عرض کیا کہ ایک اور دو صاع کے منافع پر تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایسا نہ کرو جب تک براہ نہ پائو۔" عبدالرزاق

فائدہ:..... ایک اور دو صاع کے متافیع سے ہر ایک نسبت دو ہے یعنی ہر ایک صاع کے بدلے دو صاع وصول کرنے قرار پائے ہیں۔۔۔۔۔ (مترجم)

۱۰۱۱۵۔۔۔۔۔ انسؓ نے زہری کے واسطے سے خبر دی فرماتے ہیں کہ میں نے ان سے حیوان کے بدلے حیوان کو ادھار پر بیچنے کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے فرمایا کہ ابن المسیب سے پوچھو، ابن المسیب نے فرمایا کہ حیوان میں سو جنس، البتہ انہوں نے مضمین ملائح اور خلی الکلبہ کی قطع سے منع فرمایا، مضمین ان اونٹوں کو کہتے ہیں کہ جو ابھی اپنے باپ کی پشت میں مادہ تولید کی صورت میں موجود ہوں اور ملائح ان کو جو اپنی ماں کے پیٹ میں ہوں اور خلی الکلبہ ماں کے پیٹ میں موجود نہ ہو کہتے ہیں۔۔۔۔۔

۱۰۱۱۶۔۔۔۔۔ انسؓ نے ابن مسعود سے، انہوں نے ایوب سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔۔۔۔۔ عبدالرزاق

۱۰۱۱۷۔۔۔۔۔ ابن المسیب فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے زائد و بکری کے بدلے گوشت بیچنے سے منع فرمایا۔۔۔۔۔ عبدالرزاق

۱۰۱۱۸۔۔۔۔۔ ابن المسیب فرماتے ہیں کہ سونے اور چاندی اور کھانے پینے کی چیزوں میں سے جو ناپ تول کر بیچی جاتی ہیں ان کے ملاوہ اور کسی چیز میں سو جنس ہے۔۔۔۔۔ مالک، عبدالرزاق

ردی کھجور بھی برابر بیچی جائے

۱۰۱۱۹۔۔۔۔۔ ابن المسیب فرماتے ہیں کہ حضرت ہلال رضی اللہ عنہ کے پاس کھجوریں تھیں جو خراب ہو رہی تھیں، چنانچہ حضرت ہلال رضی اللہ عنہ وہ کھجوریں بازار لے گئے اور دو صاع ایک صاع کے بدلے بیچی، جب یہ بات رسول اللہ ﷺ کو معلوم ہوئی تو آپ ﷺ نے ٹانپنہ کی کا انکھار فرمایا اور دریافت فرمایا کہ اسے ہلال یہ کیا ہے؟ جب حضرت ہلال رضی اللہ عنہ نے صورت حال سے آگاہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تو نے تو سودی معاملہ کر لیا، ہماری کھجوریں واپس لاؤ۔۔۔۔۔ عبدالرزاق

۱۰۱۲۰۔۔۔۔۔ سعید بن المسیب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سود کھانے والے، کھلانے والے، اس میں گواہ بننے والے اور لکھنے والے پر لعنت فرمائی ہے۔۔۔۔۔ عبدالرزاق

۱۰۱۲۱۔۔۔۔۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے سورۃ البقرہ کے آخر میں سودی آیات نازل فرمائیں تو جناب نبی کریم ﷺ کھڑے ہوئے اور ہمارے سامنے ان آیات کی تلاوت فرمائی اور شراب کی تجارت کو حرام قرار دے دیا۔۔۔۔۔ عبدالرزاق

۱۰۱۲۲۔۔۔۔۔ حضرت ابواسطر کی علیہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں کہ میں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ میں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے ہاتھ باندی بیچی ادھار پر آٹھ سو درہم میں، اور پھر اس سے چھ سو درہم میں خریدی، تو ام المؤمنین رضی اللہ عنہ نے فرمایا بہت برا کیا واللہ جو تم نے خریدا، بہت برا کیا واللہ جو تم نے خریدا یہ بات زید بن ارقم تک پہنچاؤ کہ اگر انہوں نے تو بہت کی تو جو جہاد انہوں نے حضرت نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں کیا ہے وہ بھی باطل ہو جائے گا پھر پوچھا گیا کہ اپنا کوئی حزن نہیں تو جس شخص کے پاس خدا کی نصیحت پہنچی اور وہ (سود لینے سے) باز آ گیا تو جو پہلے ہو گا وہ اس کا۔۔۔۔۔ سورۃ البقرہ آیت ۲۷۵

اور (اگر تم تو یہ کر لو گے) اور سود چھوڑ دو گے (تو تم کو اپنا اصل مال لینے کا حق ہے)۔۔۔۔۔

سورۃ البقرہ آیت ۲۷۹، عبدالرزاق ابن ابی حاتم ترجمہ الآیات مولانا فتح محمد جالندھری

۱۰۱۲۳۔۔۔۔۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ نے سود کھانے والے، لکھانے والے اور لکھنے والے اور چانتے ہوئے کے سودی معاملہ سے گواہ بننے والے اور ملا کرنے والے اور کروانے والے پر لعنت فرمائی ہے۔ ابن ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۱۲۴۔۔۔۔۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دو مرتبہ رسول اللہ ﷺ کو کھجور پر یہ فرماتے سنا کہ سونا سونے کے بدلے اور چاندی

چاندی کے بدلے ہم وزن مقدار میں بیچ جائیں گے۔

۱۰۱۲۵..... حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اکرم ﷺ کے پاس نہایت عمدہ بھجوریں اکھٹا کیں اور مقداد میں لائی گئیں ہماری بھجوریں کم کر دیں تو انھیں رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ یہ بھجوریں کہاں سے آئیں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا دوصاع بیچے ہیں ایسا نہ کر بلکہ اپنی بھجوریں بیچ کر اور چیز کے بدلے اور پھر (اس چیز سے) یہ والی بھجوریں خرید لو۔ نسائی

۱۰۱۲۶..... حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ اپنے بعض گھروالوں کے پاس آئے ان کے پاس ان بھجوروں سے عمدہ بھجوریں موجود تھیں تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ آپ کے پاس یہ بھجوریں کہاں سے آئیں تو انہوں نے عرض کیا کہ ہم نے اپنی بھجوروں کے دوصاع کے بدلے ان بھجوروں کا ایک صاع لے لیا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ دوصاع کو ایک صاع کے بدلہ میں اور دوسروں کو ایک درہم کے بدلہ میں نہ لو۔

۱۰۱۲۷..... حضرت ابو جریہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے سود کھانے والے اور کھانے والے پر لعنت فرمائی۔ ابن جریر
۱۰۱۲۸..... حضرت ابو قحطافہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگ سونے کو چاندی کے بدلے خریدتے تھے ادھار پر چنانچہ عشا بن عامر رضی اللہ عنہ ان کے پاس پہنچے اور فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں منع فرمایا کہ ہم سونے کو چاندی کے بدلے ادھار پر بیچیں اور ہمیں بتایا کہ یہ سو ہے۔ ابن جریر
۱۰۱۲۹..... حضرت ابو قحطافہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگ زیادہ کے زمانے میں بصرہ میں درہم کو دینار کے بدلے ادھار پر لیا کرتے تھے تو جناب نبی کریم ﷺ کے ساتھیوں میں سے ایک شخصیت حضرت عشا بن عامر الانصاری رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ نے سونے کے بدلے سوئے کو ادھار پر بیچنے سے منع فرمایا اور ہمیں بتایا کہ یہ سو ہے۔ ابن جریر

۱۰۱۳۰..... حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ خیبر کے دن رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک ہار لایا گیا، ہار سوئے کا تھا اس میں جواہرات جڑے ہوئے تھے اسے ایک شخص نے سات یا نو دیناروں میں خرید لیا تھا، یہ بات رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کی گئی تو آپ نے فرمایا کہ نہیں جب تک جواہرات اور سوئے کو الگ الگ نہ کر لیا جائے، اس شخص نے کہا کہ میں نے تو پتھروں کا ارادہ کیا تھا فرمایا نہیں جب تک جواہرات اور سوئے کو الگ الگ نہ کر لیا جائے چنانچہ ہار واپس کر دیا گیا اور پھر جواہرات اور سوئے کو الگ الگ کر کے خرید لیا گیا۔ اب یہی شبہ
۱۰۱۳۱..... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سود کے دروازے ستر سے کچھ زیادہ ہیں اور ہلکا ترین یہ ہے کہ کوئی شخص مسلمان ہونے کے باوجود اپنی ماں سے زنا کرے۔ عبدالرزاق

۱۰۱۳۲..... حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سود کھانے والا، کھانے والا، اس کے گواہ بننے والے اور جانتے ہو جتھے ہوئے اس کو لگھنے والے اور لٹقی بال لگانے والی اور لٹکانے والی، اور اٹھارہ حسن کے لئے گونے والیاں اور گودانے والیاں، اور حلالہ کرنے والے، اور کروانے والے اور صدق کھانے والا اور اس میں حد سے تجاوز کرنے والا اور حجرت کے بعد عرب ہونے کے باوجود مرتد ہو جانے والا، (یہ سب لوگ) جناب نبی کریم ﷺ کی زبان مبارک سے لعنتی تھمے گئے ہیں بروز قیامت عبدالرزاق، نسائی، ابن جریر، سنن کبریٰ بیہقی
۱۰۱۳۳..... حضرت علقمہ بن عبداللہ امرونی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے منع فرمایا کہ مسلمانوں کے درمیان جاری کئے کو توڑا جائے، البتہ یہ ہے کہ درہم کو توڑ کر چاندی بنالی جائے اور دینار کو توڑ کر سونا بنالیا جائے۔

۱۰۱۳۴..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ تیرا ذرہ یعنی اس کی بارہ کے بدلے بیع سو ہے۔ عبدالرزاق
۱۰۱۳۵..... یعقوب فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے خرید لیا پھر ان کے پاس چاندی کے سکے لے کر آیا جو ان کے سکوں سے عمدہ تھے تو یعقوب نے کہا یہ میرے سکوں سے عمدہ ہیں تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ میری طرف سے انعام ہے کیا قبول کرو گے؟
کہا ہئی ہاں۔ عبدالرزاق

۱۰۱۳۶..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ دیناروں کے بدلے درہم لینے میں اور درہموں کے بدلے دینار لینے میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔ عبدالرزاق

۱۸۳۸ء۔ حضرت امین عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ وہ لاہور پر خریدنے سے روک دیا اور کوئی مدت مقرر نہ کرتے تھے۔ عدم ہوا۔
۱۸۳۹ء۔ حضرت امین عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے ان سے کہا کہ میں نے ایک شخص کو قرض دیا پھر اس نے بھٹ حد دی۔ پھر یہ حد بچا کر لے گیا۔ حضرت امین عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ باتوں کے حد ہے کہ تم لوگوں کو کہہ دے۔ پھر اس نے حد بچا کر لے گیا۔
۱۸۳۹ء۔ حضرت امین عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے ان سے کہا کہ میں نے ایک شخص کو قرض دیا پھر اس نے بھٹ حد دی۔ پھر یہ حد بچا کر لے گیا۔ حضرت امین عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ باتوں کے حد ہے کہ تم لوگوں کو کہہ دے۔ پھر اس نے حد بچا کر لے گیا۔

۱۰۱۱ھ میں ایک لکھ فرماتے ہیں کہ انہیں معلوم ہوا کہ وہ ایک شخص صہبت بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کچھ کہتا ہے ابو عبد الرحمن! میں نے ایک شخص کو ابو عبد الرحمن سے ہمہ در ہمہ شرط مقرر کر لی ہے کہ جب وہ مجھے ادھر دیکھوں گا تو جو چیز اس نے مجھ سے لی تھی اس سے دو گنہ چیز واپس کرے گا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ تو سادہ ہے۔ اس شخص نے بھرپور کچھ دیا تو پھر آپ مجھے کیا منظور دیں گے؟ تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ادا کر دیں انہیں ہوئی چیز واپس دو ادھر ادھر جس سے تم ملنے کی رضا حاصل کرنا چاہو، اس سے تو تمہیں اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہو جائے گی اور مردود ادھر جس سے تم اپنے ساتھی کی رضا مندی حاصل کرنا چاہو تو اس سے تمہیں بڑے سہولت پائی کی رضا مندی حاصل ہوگی اور سوہو ادھر جو تو نے دیا تاکہ ابھی چیز کے بدلے بری چیز حاصل کرے اس سے بھر لیا کہ اب بھر آپ مجھے یہ منظور دیں گے؟ تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرا خیال ہے کہ تم بڑے شرط مانا ہے اور پھر اگر میں نے تمہیں وہی دیا جسب تم نے دیا تھا تو تمہیک اور اگر تمہاری چیز سے تمہارے کسی دینی اور قوم کے کسی تو تمہیں بڑھایا جائے گا اور اگر اس نے تمہیں تمہاری چیز سے محروم چیز دی اپنی رضا مندی سے تو یہ شکر ہوگا جو اس نے تمہارا دانا کیا ہے اور یہی اجر ہے جس کا تمہیں انتظار تھا۔" ابو عبد الرحمن

۱۵۱۳ھ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر عقیقہ قسم کے کھانے میں توبہ ہو جائے تو ہاتھ اور ہاتھ پہنچنے میں کوئی حرج نہیں، اگر نہ ہو مجھ سے کہہ دو۔

ادھار کی صورت میں سود

۱۳۴۰ھ۔ حضرت بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پچھا کہ جس سے کوئی نبی کے بدلے فریاد کرے تو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ جب تم ان میں سے ایک لے لو تو اپنے ساتھی (جس سے کیا) حب اس سے کہ نہ ہدایت نہ تائب ہارے اور اس کے درمیان۔ عبداللہ بن ابی

۱۰۱۳ھ طغرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے کئی ہندوستانی ساتھیوں سے صرف اقلی مہارت ہانگے۔ اچھی، دینی کاروانوں کا۔ تو بے ادبی بھی، دینی نہ نہ وہ "عبدالواقد"۔

فکر کن: ... بیشک صرف کلمات سے ہمارے دل کو شہرِ انطاکیہ سے نکال کر جسمِ شہر اور اصول بھی ہے۔ "اللہ و ہم باصواب۔" (مترجم)

۱۰۴۳۔ یہی خبر فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ میں (۶۰) چاندنی وغیرہ) کچھ کتابوں پر پھر ایسا داس کے
 دوزخ سے ناپذیر کے بدلے فروخت کر رہا ہوں اور اللہ فرماتا ہے کہ جو شخص ایسا کرے تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو
 منع فرمادیا کہ وہ دوزخ میں سے یہی پوچھتا ہے تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دوزخ کے بدلے اور دوزخ میں سے یہی پوچھتا ہے کہ
 ان میں کوئی اضافہ نہ ہوگا جناب نبی کریم ﷺ نے مجھ سے یہی وعدہ فرمایا تھا اور میں نے بھی اس سے یہی وعدہ کیا تھا اور تم بائیں طرف بھی ان کا بکری
 دوزخ سے ہے۔ عبد اللہ بن ابی

۱۹۶۵ء: زیادہ گنتیں ہیں کہ میں نے مخالفین میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس تو تھوڑی اپنی ولادت سے ستر اسی پہلے نبیوں نے بیچ صرف سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی

۱۹۳۶ حضرت امین عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حاضری کو کس شرط کے ساتھ مستکتو؟ عبدالرزاق

۱۰۶۷۔ امام شعبی فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے نجران کے صحابہ کی طرف تحریر کیا کہ قریم سے جس نے سوئی معاملہ یا تو اس کی ہم پر کوئی دسٹداری نہیں۔ لیکن اس شبہ

فائدہ: (مرداری سے مراد ہے کہ وہ ذی نہیں رہے گا۔ واللہ اعلم بالصواب۔) (محرم)

۱۰۶۸۔ امام شعبی فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے سوکھانے والے لکھنے والے اس کے گواہوں اور کہنے والے پر اور ظہار حسن کے لئے جسم کو کورنے والی اور گورہانے والی پر اور صدقہ سن روکنے والے پر اور حلالہ کرنے والے پر اور کورہانے والے پر سخت فرودئی تے اور آپ ﷺ نہ کرنے سے بھی منع فرمایا کرتے تھے۔ "عبداللہ بن ابی جہر" حضرت چاہر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے سوکھانے والے پر پٹھانے والے پر اتھنے والے پر اور گواہوں پر سخت فرودئی ہے اور فرمایا ہے کہ سب برابر ہیں۔ "سین النجر"

اختتامیہ

۱۰۵۷۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مراد یہ ہے کہ وہ چاندی کے بدلے سونے کے تھیلے میں اور سونے کے بدلے چاندی کے تھیلے میں کوئی حرت نہ سمجھتے تھے۔ "معراج" اس شبہ

۱۰۵۸۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہیں ایسے شخص کے بارے میں پوچھا گیا جہاں یہ دوسرے شخص پر اقت مقررہ تھے تو کوئی حق نہ تھا اور وہ کہے کہ اگر تو مجھے جلدی دے تو میں کچھ کی گزروں گا؟ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرت نہیں لیکن مردہ میں کہے کہ اگر تو نے مجھے دیر سے اولاد کی تو میں اتنا لگی لوں گا تو یہ سونے کی بات نہ تھی۔ "سین" اس شبہ

۱۰۵۹۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آقا اور اہل کے تمام کے درمیان کوئی سوئیں۔ "عبداللہ بن ابی جہر"

حرف تاء..... کتاب التوبۃ اقوال

اس میں چار تفسیریں ہیں۔

پہلی فصل..... توبہ کی فضیلت اور ترغیب کے بیان میں

۱۰۱۵۳: ایک شخص نے نواسے قتل کئے تھے، پھر اس کو توبہ کی تلقین ہوئی تو اس وقت دیا کے سب سے بڑے عالم سے اس نے دریافت کیا۔ اس عالم نے ذیل احباب کا پتہ بتا دیا، وہ شخص اس احباب کے پاس آیا اور اس سے پوچھا کہ میں نے ننانوے (۹۹) قتل کئے ہیں یا اس سے توبہ قبول ہو جائے گی؟ احباب نے کہا کہیں اس نے احباب کو بھی قتل کر دیا، اس طرح اس کے قتل قتل ہو گئے، پھر اس نے دنیا کے سب سے بڑے عالم سے پوچھا تو اس نے ایک عالم کا پتہ بتا دیا، پہلے شخص اس کے پاس بھی پہنچا اور اس سے پوچھا تو اس نے کہا توبہ نہ اس لئے نہ میرا کوئی مددگار نہیں، فلاں فلاں، میں نے اس کی طرف چلے جاؤ، وہاں پچھو لو، میں جو اللہ کی عبادت کرتے ہیں تو ان سے سزا اللہ کی عبادت کرو، اپنی سزا میں کی طرف واپس مت جانا کیونکہ وہ لوگوں کی سزا میں ہے چنانچہ وہ جلی پڑا، یہاں تک کہ گدا و غدا سے ملے کر ان میں سے کسی وقت موت کا فرشتہ بھی آجینا دیا، اس کے بارے میں اس وقت کے فرشتے اور طب کے فرشتے جیس میں نظر نہ کرتے تھے، چنانچہ رحمت کے فرشتوں نے یہاں شخص توبہ کرنے اور اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو کر گناہ سے باز رہا۔

خدا کے کئے فرشتوں نے کہا کہ اس نے بھی بھی کوئی بھائی کا کام نہیں کیا، اسی دوران اس کے پاس ایک فرشتہ آدمی کی صورت میں آیا۔ انہوں نے اس کو مصطفیٰ بتا دیا، اس نے یہ فیصلہ کیا کہ وہ ان طرف کی زمین تابی جائے کہیں سے وہ زیادہ قریب ہو، اس کے حق میں فیصلہ کر دیا۔ چنانچہ وہ زمین پہنچی تو اس سرزمین کا کھدیا قریب پایا، یہاں وہ جا رہا تھا چنانچہ اس کی روح کو صدمت سے فرشتے لے گئے۔

مسند احمد، شعبہ اس صاحبہ، روایت حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ

۱۰۱۵۴: بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جس نے ننانوے آدمیوں کو قتل کیا، پھر وہ پوچھتا پوچھتا نکلا، اور ایک دھب کے پاس آیا اور پوچھا کہ کیا توبہ پر گناہ سے باز رہا؟ اس نے کہا نہیں، تو اس قتل نے اس احباب کو بھی قتل کر دیا، اور اپنے سائل کو قتل کر کے پھر لوگوں سے پوچھتا نکلا تو اسے کسی نے شکار گھاٹ لٹا دیا، قتلے میں جاؤ، وہ قتل پڑا، لیکن راستے میں موت موت آ گیا، اس نے مرنے سے پہلے اپنے گناہوں کی سزا کی طرف جھٹکا، چنانچہ اس کے بارے میں رحمت کے فرشتے اور عذاب کے فرشتے آسمان میں جھگڑنے لگے، اور اللہ تعالیٰ نے شیطان کو سزا دیں کہ وہ دنیا کو اس سے قریب ہو جائے، نہ اس سرزمین کو حکم دیا کہ وہ اس سے دور ہو جائے، تو اس نے ان میں سے ایک یا ایک آدمیوں کی طرف کی زمین کو توبہ جانے چنانچہ انہوں نے اس شخص کو ہلاکت پھر نکلیں کی سزا میں سے زیادہ بڑا ایک پادشاہ اس کی مغفرت کر دی تھی۔

مسند احمد، شعبہ روایت حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ

۱۰۱۵۵: تمہارا اس شخص کی خوشی کے بارے میں یہ خیال ہے جس کی سوازی اس سے کہہ دو، کوئی عورت کی نکاح میں ہے، اور یہاں حالت میں کھینچ رہا تھا، یہاں تک کہ اسے موت پائی، لیکن اس کا خدا اور پالی اس کی سوازی مقررہ اس نے سنی، سوازی کو یہ بت دیا کہ اس کا نکاح ہو گیا، لیکن وہ سوازی نے اس کی طرف سوازی ایک درخت کے نیچے سے گزری اور اس کی کام کی گئی، اس کا ایک شخص نے اپنی سوازی کو دیکھ لیا، اس کا ایک شخص دیکھ کوئی توبہ کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی توبہ سے اس سے بڑے سے بھی زیادہ خوش ہو، تو اس شخص کی سوازی کہہ کر گئی تھی۔

مسند احمد، شعبہ روایت حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ

فائدہ: اس روایت میں پہلے اس شخص کا وعدہ کرنا ہے۔ "واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)"

صغائر سے بچنے کا حکم ہے

۱۰۲۰۰۔ فرمایا کہ ”چھوٹے چھوٹے گناہوں سے بچنا بھی ضروری ہے کیونکہ بڑے چھوٹے چھوٹے گناہ جب بہت سے جمع ہو جاتے ہیں تو انسان کو ہلاک کر ڈالتے ہیں، جیسے ایک شخص جو جنگل میں تھا وہ قوم کی عادت کے مطابق کام کرنے لگا اور لکڑیاں جمع کرنے لگا، دوسرے بھی جب لکڑیاں لانے لگے یہاں تک انہوں نے پورا جنگل جمع کر لیا اور آگ بھڑکا لی لہذا جو اس جنگل میں تھا جلا ڈالا۔“

مسند احمد، طوایر بروایت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۰۲۰۱۔ فرمایا کہ ”عذر کم کیا کرو۔“ مسند فردوس دہلوی بروایت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

۱۰۲۰۲۔ فرمایا کہ ”تم پر لازم ہے کہ ہر اس چیز سے جو جس سے عذر کیا جاتا ہے۔ عباد بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ یہاں کہ توبہ میں ہے ۲۳، ص ۳ فائدہ:..... یعنی ایسے کام ہی نہ کرو جن سے بعد میں عذر کرنا پڑے واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۲۰۳۔ فرمایا کہ ”آرزو میں اور خواہشات شیطان کا شعار ہیں جو وہ مؤمنین کے دل میں ڈالتا ہے۔“

مسند فردوس دہلوی بروایت حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ

۱۰۲۰۴۔ فرمایا کہ ”انسان کے لائق ہے کہ اس کی ایسی بیشک ہو جہاں وہ تھا وہاں پہنچے گا ہوں گویا دے کرے اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے۔“

بیہقی فی شعب الایمان بروایت مسروق

فائدہ:..... یہاں مراد بیشک سے گھر کا خاص حصہ نہیں بلکہ مراد یہ ہے کہ کبھی لوگوں سے الگ تھلک ہو کر تنہا بیٹھا کرے اور اپنے گناہوں کو یاد کرے ان کی اللہ تعالیٰ سے معافی مانگا کرے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۲۰۶۔ فرمایا کہ ”تم میں سب سے بہتر وہ ہیں جو آ نہ ناشتوں میں گھرے ہوں اور توبہ کرنے والے ہوں۔“

سنن کبیری بیہقی بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ

دنیا میں حقوق ادا کرے

۱۰۲۰۷۔ فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ رحم فرمائے ایسے بندے پر جو اپنے کسی (مسلمان) بھائی کا قصور ادا ہو، عزت کے معاملے میں یا مال کے معاملے میں اور اس نے ان معاملات پر گرفت ہونے سے پہلے معافی مانگ لی، (کیونکہ) وہاں نہ کوئی دینار ہوگا اور نہ کوئی درہم لہذا اگر اس کی کچھ نیکیاں ہوں تو ان میں سے لے لی جائیں گی اور اگر اس کی کوئی نیکی نہ ہوئی تو دوسرے کی برائیاں اس پر ڈالی جائیں گی۔“

ترمذی بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۲۰۸۔ فرمایا کہ ”دائیں طرف والا فرشتہ بائیں طرف والے فرشتے کا امیر ہے، چنانچہ جب کوئی بندہ نیک عمل کرتا ہے تو دائیں طرف والا اس کو دس گن کر کے لکھ لیتا ہے، اور جب وہ کوئی برا عمل کرتا ہے اور بائیں طرف والا فرشتہ لکھنے لگتا ہے تو دائیں طرف والا اس سے کہتا ہے کہ غصہ جاؤ، لہذا وہ چہرہ گھٹنے تک اتھار کرتا ہے، اگر وہ اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لے تو کچھ نہیں لکھا جاتا لیکن اگر وہ اللہ تعالیٰ سے معافی نہ مانگے تو ایک ہی گناہ لکھا جاتا ہے۔“ طوایر بروایت حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ

۱۰۲۰۹۔ فرمایا کہ ”مہر میں عرش کے پایوں کے ساتھ لگی ہوئی ہیں، لہذا جب کوئی حرام اور ناجائز کام کیا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے خلاف جرات سے کام لیا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ ایک مہر کو بھیج دیتے ہیں اور ایسے شخص کے دل پر مہر لگا دیتے ہیں چنانچہ اس کے بعد ایسے شخص کو عرش کی کوئی

بات سمجھائی نہیں دیتی۔“ معاذ ابو بیہقی فی شعب الایمان بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

[illegible][illegible]

۱۰۲۱۵ فرمایا کہ "میں سب کے سب جنت میں داخل ہوں گے اور میرے لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ کے احکامات سے جو چیزیں ان کے لئے
 مقرر ہیں، وہ سب جائز ہیں۔ میرے لوگوں کے لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر بھی رحم ہے۔"

۱۰۲۱۶ فرمایا کہ "میرے لئے کھانا نہ ہوگا۔ ان کے لئے کھانا ہوگا اور اللہ تعالیٰ تمہاری توبہ قبول کرے گا۔"

پھر یہ سب روایت حضرت ابو یوسف پر ۱۰۲۱۷ میں مذکور ہے۔

تو کہنے والے محبوب ہیں

[illegible]

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو قرآن و سنتی احکامات اللہ تعالیٰ سے معافی مانگی اور اللہ تعالیٰ اس کو عاف کر دیا۔

مسند احمد صفحہ ۱۰۷، ابواب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۲۳۳ فرمایا کہ وہ لوگ جن کی زبانوں کو اللہ تعالیٰ اچھا بنایا ہے ان سے بدلہ لینا ہے (جب یہ معذرت لکھیں گے تو ضرور بالآخر درگزر فرمائیں گے)

کتاب اللہ میں نے توبہ برائیاں کی جن میں سے سب سے زیادہ برا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ان کی جملہ برائیاں

فامکرہ۔ یعنی جب وہ لوگ دیکھیں گے کہ ان کی توبہ بہت جلد ہو گئی ہے ان سے بدلہ لینا ہے (جب یہ معذرت لکھیں گے تو ضرور بالآخر درگزر فرمائیں گے)

اور ان کی زبانوں کو اللہ تعالیٰ اچھا بنایا ہے ان سے بدلہ لینا ہے (جب یہ معذرت لکھیں گے تو ضرور بالآخر درگزر فرمائیں گے)

تو ان کے دل کو بھی ان کی زبانوں کی طرح اچھا بنایا ہے ان سے بدلہ لینا ہے (جب یہ معذرت لکھیں گے تو ضرور بالآخر درگزر فرمائیں گے)

۱۰۲۳۴ فرمایا کہ ”تم میں سے ہر ایک کو ازمنہ ہی یہ کہہ دیا کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر قیامت کریمہ فرمائی ہے۔“

علیہ التوفیقہ بروایت محمد بن انس و نحاوی مرسلاً

۱۰۲۳۵ فرمایا کہ ”کوئی بھی لوگ یہ کہہ کر نہ جاتا کہ اللہ تعالیٰ اس کو عاف کر دے۔“

عن ابی ہریرہ، ابواب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

فامکرہ۔ مطلب یہ کہ اگر تم لوگ یہ توبہ اس تہ کو کرنا کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو عاف کر دیا ہے تو اللہ تعالیٰ نے تم کو عاف کر دیا ہے (جب یہ معذرت لکھیں گے تو ضرور بالآخر درگزر فرمائیں گے)

تو اللہ تعالیٰ اس کو عاف کر دے دیتے ہیں۔ (اللہ اعلم بالصواب۔ (ترجمہ)

۱۰۲۳۶ فرمایا کہ ”جس شخص نے اپنے گناہوں سے معافی مانگ لی وہ اپنے گناہوں کو اپنا حصہ قرار دے گا اور اللہ تعالیٰ اس کو عاف کر دے گا۔“

نہیں نہ کہ اس نے اس کو عاف کر دیا ہے۔ (اللہ اعلم بالصواب۔ (ترجمہ)

فامکرہ۔ یہ تہ یہ کہ اگر تم لوگ یہ توبہ اس تہ کو کرنا کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو عاف کر دیا ہے تو اللہ تعالیٰ نے تم کو عاف کر دیا ہے (جب یہ معذرت لکھیں گے تو ضرور بالآخر درگزر فرمائیں گے)

سے بدلہ لینا ہے (جب یہ معذرت لکھیں گے تو ضرور بالآخر درگزر فرمائیں گے)

۱۰۲۳۷ فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ کو اپنے گناہوں سے معافی مانگنے کے بارے میں اس کے گناہ پر نہ مت کاٹو۔“

نہ کہ اس نے اس کو عاف کر دیا ہے۔ (اللہ اعلم بالصواب۔ (ترجمہ)

فامکرہ۔ مطلب یہ کہ اگر تم لوگ یہ توبہ اس تہ کو کرنا کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو عاف کر دیا ہے تو اللہ تعالیٰ نے تم کو عاف کر دیا ہے (جب یہ معذرت لکھیں گے تو ضرور بالآخر درگزر فرمائیں گے)

سے بدلہ لینا ہے (جب یہ معذرت لکھیں گے تو ضرور بالآخر درگزر فرمائیں گے)

۱۰۲۳۸ فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ کو اپنے گناہوں سے معافی مانگنے کے بارے میں اس کے گناہ پر نہ مت کاٹو۔“

نہ کہ اس نے اس کو عاف کر دیا ہے۔ (اللہ اعلم بالصواب۔ (ترجمہ)

صغیرہ گناہ اصرار سے کبیرہ بن جاتا ہے

۱۰۲۳۹ فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ کو اپنے گناہوں سے معافی مانگنے کے بارے میں اس کے گناہ پر نہ مت کاٹو۔“

نہ کہ اس نے اس کو عاف کر دیا ہے۔ (اللہ اعلم بالصواب۔ (ترجمہ)

۱۰۲۴۰ فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ کو اپنے گناہوں سے معافی مانگنے کے بارے میں اس کے گناہ پر نہ مت کاٹو۔“

نہ کہ اس نے اس کو عاف کر دیا ہے۔ (اللہ اعلم بالصواب۔ (ترجمہ)

۱۰۲۴۱ فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ کو اپنے گناہوں سے معافی مانگنے کے بارے میں اس کے گناہ پر نہ مت کاٹو۔“

نہ کہ اس نے اس کو عاف کر دیا ہے۔ (اللہ اعلم بالصواب۔ (ترجمہ)

۱۰۲۳۹۔ فرمایا کہ "توبہ کا دروازہ کھلا ہے، ہرگز نہ ہوگی، سب تک کہ سورج مغرب سے طلوع نہ ہو جائے۔"

۵۔ لغوی معنی: الاقر: عروہ و اب: حضور، صفوان بن عسال: رضی اللہ عنہ

توبہ کا دروازہ ہمیشہ کھلا ہے

۱۰۲۴۰۔ فرمایا کہ "مغرب میں ایک دروازہ ہے توبہ کے لئے جو کھلا ہوا ہے، اس کی پوزیٹی ستر سال کی مسافت کے برابر ہے، یہ دروازہ ہر توبہ کو دیکھتے سورج مغرب سے طلوع نہ ہو جائے۔"۔ حاصل اس حدیث عساکر میں انشوروفی سرب و اب: حضور، ابو ہریرہ، رضی اللہ عنہ اور عبد اللہ بن ابی اسود: حضرت صفوان بن عسال: رضی اللہ عنہ

۱۰۲۴۱۔ فرمایا کہ "بے شک مغرب میں ایک دروازہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے توبہ کے لئے کھولا ہے، جس کی پوزیٹی چالیس سال کی مسافت کے برابر ہے، اور یہاں وقت کے کھلا ہے، اب سے اللہ تعالیٰ نے زمین، آسمان و پیدا کیا تھا، اب اس کو بند نہیں کرے گا، جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہو جائے۔"۔ ابن حنفیہ: حضرت صفوان بن عسال: رضی اللہ عنہ

۱۰۲۴۲۔ فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ اپنے بند کے توبہ میں اس تک کوتاہی کرتے ہیں، جب تک اس کی موت نہ آجائے۔"۔ مسند احمد: وحید
۱۰۲۴۳۔ فرمایا کہ "انقر: اللہ کے راست ہیں، اور مریض اللہ کے محبوب لوگ ہیں، اور توبہ کر کے سر توبہ پہنچتی ہے، لہذا توبہ کر، اور مال میں موت نہ دیکھو، توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے، مغرب کی جانب یہ نہ ہوگا، جبکہ مغرب سے سورج طلوع نہ ہو جائے۔"

۵۔ صحیح فی کتاب العروہ و اندلسی: مروان بن حصیب: علی: رضی اللہ عنہ

۱۰۲۴۴۔ فرمایا کہ "احسن ذات کہ جس کے قبضے میں میری جان ہے، کوئی بھی شخص جو اپنی موت سے پہلے توبہ کر لے، تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لیتے ہیں۔"۔ یحییٰ بن زحلی: عن النضر بن زید: رضی اللہ عنہ

۱۰۲۴۵۔ فرمایا کہ "بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بند کے توبہ کی کوتاہی کرتے ہیں، اور ان پہلے تک قبول فرماتے ہیں۔"۔ مسند احمد: عن زحلی: رضی اللہ عنہ
۱۰۲۴۶۔ فرمایا کہ "کوئی انسان ایسا نہیں جو اپنی موت سے آدھان پہلے توبہ کر لے، اور اللہ تعالیٰ قبول نہ کریں۔"

۵۔ غوی: عن زحلی: عن النضر بن زید: رضی اللہ عنہ

۱۰۲۴۷۔ فرمایا کہ "کوئی انسان ایسا نہیں جو اپنی موت سے پہلے چاشت نہ کرے، نہ توبہ کر لے، نہ اللہ تعالیٰ قبول فرماتے ہیں۔"

۵۔ یحییٰ بن زحلی: رضی اللہ عنہ

۱۰۲۴۸۔ فرمایا کہ "یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے بند کے توبہ میں اس وقت تک کوتاہی کرتے ہیں، جب تک اس کی توبہ نہ فرماتا ہو جائے۔"

۵۔ مسند احمد: عن زحلی

۱۰۲۴۹۔ فرمایا کہ "کوئی انسان ایسا نہیں جو اپنی زندگی گزارتے ہوئے نزع کی حالت میں نہ ہو، نہ پہلے توبہ کر لے، اور اللہ تعالیٰ قبول نہ کریں۔"

۵۔ یحییٰ بن زحلی

۱۰۲۵۰۔ فرمایا کہ "جو شخص اپنی موت سے ایک سال پہلے توبہ کر لے، تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لیتے ہیں، اور بے شک سال تو بہت زیادہ ہوتا ہے، اگر کسی نے اپنی موت سے ایک مہینے پہلے توبہ کر لی، تو اللہ تعالیٰ قبول فرماتے ہیں، اور بے شک مہینہ بھی بہت زیادہ ہوتا ہے، اگر کسی نے اپنی موت سے ایک عرصہ پہلے ہی توبہ کر لی، تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لیتے ہیں، اور بے شک عرصہ بھی بہت زیادہ ہوتا ہے، اگر کوئی اپنی موت سے صرف ایک دن پہلے ہی توبہ کر لے، تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ بھی قبول کر لیتے ہیں، اور بے شک ایک دن بھی بہت ہوتا ہے، اگر کوئی نزع کی حالت میں نہ ہو، نہ پہلے توبہ کر لے، تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ بھی قبول کر لیتے ہیں۔"۔ حضرت مروان بن حصیب: رضی اللہ عنہ

۱۰۲۵۱۔ فرمایا کہ "جو شخص اپنی موت سے ایک سال پہلے توبہ کر لے، تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لیتے ہیں، اگر کسی نے اپنی موت سے ایک مہینہ پہلے توبہ کر لے، تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لیتے ہیں، اگر کسی نے اپنی موت سے صرف ایک دن پہلے توبہ کر لے، تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ بھی قبول کر لیتے ہیں، اور بے شک ایک دن بھی بہت ہوتا ہے، اگر کوئی نزع کی حالت میں نہ ہو، نہ پہلے توبہ کر لے، تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ بھی قبول کر لیتے ہیں۔"

ذکر فرمایا کہ "ابن حویہ، مستدرک حاکم، بیہقی فی شعب الامان، عطیہ فی المنطق والمطوق بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ۱۰۲۶۳۔ فرمایا کہ "کوئی ایسا مومن بندہ نہیں جو اپنی موت سے ایک مہینہ پہلے تو یہ کرے اور اللہ تعالیٰ قبول نہ فرمائیں اور اس سے بھی کم، اس کی موت سے ایک دن پہلے یا ایک گھنٹہ پہلے، اللہ تعالیٰ اس کی توبہ اور اغلاص کو ہائے میں اور توبہ قبول فرما لیتے ہیں۔"

طبرانی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

نزع کے وقت سے پہلے تک توبہ قبول ہے

۱۰۲۶۳۔ فرمایا کہ "بے شک اللہ تعالیٰ اس وقت تک اپنے بندے کی توبہ قبول کرتے ہیں جب تک اس بندے کی روح اس کے جسم میں موجود ہو اور اس کی زندگی میں صرف وہ چھوٹی چھوٹی نیکیاں ہی باقی ہوں۔" حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ دس چھوٹی نیکیاں کیا ہیں؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا یعنی جیسے چلک جھپکا۔"۔ دہلی بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۲۶۵۔ فرمایا کہ "جب شیطان نے دیکھا کہ انسان کو کھلا ہے تو کہنے لگا کہ (یا اللہ!) آپ کی عزت کی قسم جب تک اس کے جسم میں روح ہے میں اس کے اندر سے نہیں نکلوں گا تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے میری عزت کی قسم جب تک اس کے جسم میں روح ہے میں اس کے اندر اس کی توبہ کے درمیان رکاوٹ نہ دوں گا۔"۔ ابن حویہ عن الحسن دلا

۱۰۲۶۶۔ فرمایا کہ "کیا تم میں سے وہ شخص خوش نہ ہوگا جس کی سواری گم ہوگئی ہو اور پھر وہ اس کو پالے؟ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے، اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے اس شخص سے کہیں زیادہ خوش ہوتے ہیں جیسے اپنی گمشدہ سواری مل جائے۔"

مسند احمد بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۲۶۷۔ فرمایا کہ "یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے تم میں سے ایسے شخص سے کہیں زیادہ خوش ہوتے ہیں جس کی کوئی چیز گم ہوگئی ہو اور پھر وہ اسے مل جائے۔"۔ ترمذی بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۲۶۸۔ فرمایا کہ "یقیناً رب زیادہ خوش ہوتا ہے تم میں سے کسی کی توبہ سے اس شخص کی نسبت جو اپنی سواری کے ساتھ جنگل میں بیابان میں تھا، اس سواری پر اس کا ساز و سامان اور کھانا پینا بھی تھا، وہ کچھ دیر کے لئے اپنی سواری سے الگ تکیے لگا کر لیٹا اس پر نیند غالب آگئی اور وہ سو گیا، پھر وہ اٹھا اور اس کی سواری کہیں جا چکی تھی، وہ ایک ٹیلے پر چڑھا اور تلاش کیا لیکن اس کو کچھ دکھائی نہ دیا، پھر وہ اتر آیا لیکن اسے پھر بھی کچھ دکھائی نہ دیا، تو کہنے لگا مجھے اسی جگہ جانا چاہیے جہاں میں لیٹا تھا کہ میں مر جاؤں چنانچہ وہ وہاں لیٹ گیا اور بندا اس پر نیند غالب آگئی، پھر وہ چونک کر اٹھا تو دیکھا کہ سواری سامنے کھڑی ہے، (تو اس کو جتنی خوشی ہوگی) تو تمہارا رب اپنے بندے کی توبہ سے اس شخص کی نسبت کہیں زیادہ خوش ہوتا ہے جسے اپنی گم شدہ سواری مل گئی ہو۔"۔ ابن ماجہ عن النعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ

۱۰۲۶۹۔ فرمایا کہ "یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے اس شخص سے کہیں زیادہ خوش ہوتے ہیں جو شہید یا بیابان اور پانی کے گھاٹ پر آ پہنچے، جو باندھ ہو اور باپ بن جائے، جس کی کوئی چیز گم ہو چکی ہو اور اس کو مل جائے لہذا جو شخص سچے دل سے توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ اس کے دائیں بائیں والے فرشتوں کو اس کے اعضا و جوارح کو اور زمین کے ان حصوں کو بھلا دیتے ہیں جہاں اس نے یہ گناہ کیے۔"

ابو العباس احمد بن ابی ابراہیم نوکان الہمدانی فی کتاب التائبین عن الذنوب بروایت یحییٰ بن عبد العزیز الوصابی عن ابی العون

۱۰۲۷۰۔ فرمایا کہ "جو شخص بے آب و گیاہ زمین میں سڑ کر رہا تھا اور درخت کے نیچے آرام کرنے لگا اس کے ساتھ اس کی سواری بھی تھی جس پر اس کا کھانا اور پانی بھی تھا، جب وہ جاگا تو اس کی سواری گم ہو چکی تھی، لہذا وہ بندہ ٹیلے پر چڑھا لیکن اسے کچھ دکھائی نہ دیا، پھر دوسرے ٹیلے پر چڑھا (لیکن وہاں بھی کچھ دکھائی نہ دیا، پھر وہاں پہلے والی جگہ کی طرف متوجہ ہوا تو کیا دیکھتا ہے کہ اس کی سواری اپنی لگام گھسیٹتے ہوئے چلی آ رہی ہے (تو بھتا وہ شخص اپنی سواری ملنے پر خوش ہو گیا) لیکن اتنا خوش نہ ہوگا جتنا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے خوش ہوتے ہیں۔"

مستدرک حاکم بروایت حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

پھر جیسے جیسے یہ سارا جہان کھول گیا اور اسے میرے ہنر نے انکرتو مجھ سے اسے جان میں ہے کہ یوں زمین تیرے گدے میں سے
پھر جی رہی ہو تو نے شکر نہ کیا کہ تو جس قلعہ سے اسے جان میں مل گیا کہ یوں زمین میری مغفرت سے پھر جی ہوئی۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

1957ء فرمایا کہ اگر تم میں سے کوئی شخص اس وقت فطام کرے کہ اس کی خطہ میں زمین اور مسلمان کا، عربی کا، صندھ بھریں پھر تو کہہ جاؤ کہ
خوار اس کی تو یہ قول فرمائیے ہوا۔ اسی بحوالہ عن العبد مرسل

۱۰۶۳۔ فرمایا کہ: ”ایمانا نے جانے سے چار ہزار سال پہلے کہ عرش کے درگاہ پر پہنچا ہے کہ“ ”تہہ ملک بہت ہی زیادہ وسعاً ہے اور“ ”میں نے جو جہانوں نے اور ارحمان نے اور ملک میں سے اور جہان میں ہے کہ“ ”دیلمی سربراہ حضرت علی رضی اللہ عنہ

۱۸۰۰ء فریڈرک نے جب مختار کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ رنگہ ٹپکتا ہے جو تباہی و بربادی کا قیاس ہے تو وہ بڑا لرزتا ہے تو وہ سین و انگشتاں کے دل سے صاف کراہ کر جاتا ہے اور گریہ رہا نکلتا ہے تو وہ سوچتا ہے کہ اس پر کبھی جاتا ہے۔

منقول علیہ، بیانی، ابن ماجہ حسنین رحمہ اللہ پر ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۴۹۹ فرمایا کہ میرے حوش کے ساتھ نکلی ہوئی ہیں وہ جب کہ اس کا کپاں ہی مارتا ہے اور ڈھکاؤں پر حشرات کی ہڈی ہے اور برف مانی ہے کہ اسے ہاتھ نہ نہد حال مر کر بھیجیے جس جہاں نہ لگے ہوئی ہے پھر اس کے بعد نکلی کی کوئی بات بڑھائی نہیں آتی۔

۱۸۶۹۱ قرآن مجید کی تفسیر: مستغفر اللہ التائب الہ کہتے ہیں اور کہتا ہے، "خیر کلمۃ ہو کہ توبہ ہے، اور کلمۃ کثرت ہے پھر گناہ کرتے ہیں یا کلمۃ کثرت ہے۔" دعا میں یہ بات سمجھو اسے محمد رسول اللہ علیہ

۵۶۷ قرآن کریم کے کتب و نسخوں کے بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

دولتی پروژہ: تہذیب و حکومت، ایس ایس ایس (دہلی فکس)

1054 فرمایا کہ "اُمّیں طرف" اور "شعبہ" نہیں صرف وہ ہے۔ فرقہ بندی کا پھر جو پچانچہ بندو بھولی مٹتی کرتا ہے تو اُمّیں طرف وار اُمّیں طرف والے سے بہت ہے۔ کھوکھو، ہر جب بند ہوئی، اُمّیاں کرتے ہیں تو اُمّیں طرف والوں اُمّیں طرف والے کو ٹھکانے کی دیکھ جاؤ، صحت مٹھانے تک شاید گروہ پڑ گئے۔" ^۱ ہادیہ اہل بیت ابو حامد، ص ۱۰۵

۱۰۲۹۹ خرابیاں کہ آسمانی کے افس پر ہے کہ کبھی کبھی ہاتھ لگتی ہیں چھانچا یا کبھی چھینے ہوئے ہو۔ اپنے غم میں کیا کر کے اللہ تعالیٰ سے سولی، چھانچا کرے۔

۱۰۴۹۔ فرمایا کہ یہ سب دیکھو کہ تمہارا گناہ چھوڑے یا نہ کرے۔ یہ کہو کہ قربانیت تمہی پیش کرے ہو۔

جلد ۱۰، عجم پروايت حديث عمر بن الخطاب رضي الله عنه

۱۰۶۵ فرمایا کہ اے نبیؐ! تجھ کو نے چھوٹے چھوٹے غباروں سے ڈھکی دہلا رکھا ہے ان چھوٹے گناہوں کی بھی اللہ کی طرف سے ہڈ پڑتی ہے۔

— ۱۲۷ —

۱۰۶۲ھ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ کچھ سے زیادہ لوگ جن جو وہاں کرنے والے ہیں ان کے بہتروں میں سے اس طرح ان کی حفاظت کرتا ہوں جیسے انہوں نے کسی کوئی گناہ نہیں کیا اور یہ بھی میرے کرم سے ہے کہ میں تو یہ کرنے والے کی توبہ قبول کرتا ہوں حتیٰ کہ وہ جیسا کہ بات ہے جیسا کہ وہ وقت پر کہہ رہا ہوں، کوئی ہے جس نے میرے وعدے کو بے اثر رکھا، اسی سوا وہ جس نے ہر روز وہ نہ کھولا؟ انہوں نے جس نے مجھ سے انکار کیا اور میں نے نہ دیا، تو کہا کہ جس میں جو میرا بندہ بھی کرتا ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱۰۲۹۳۔ فرمایا کہ "میرے پہلی امیروں میں سے ایک شخص تھا جس نے خانوے قتل کئے تھے، سو اس نے زمین کے سب سے بڑے مالدار کو چھاپا اس نے ایک راہب کا بیٹہ یہ شخص اس کے پاس آیا اور بتایا کہ اس نے خانوے قتل کیے تھے کیا یہ واقعہ ہے؟ راہب نے کہا کیسی ہذا اس نے راہب کو بھی قتل کر دیا اور اس طرح اپنے سہ قتل مکمل کر لئے، پھر اس نے زمین کے سب سے بڑے مالدار کو چھاپا تو اس نے ایک آدمی کا بیٹہ بتایا، اس نے تاک کر وہ قتل کر چکا ہے کیا وہ تو یہ کر سکتا ہے؟ اس آدمی نے کہا ہاں، اس کے اور تو یہ کہہ دیا میں نے یہاں تک سے افسانہ لایا جلد چاہئے وہیں ایسے لوگ ہیں جو اللہ کی عبادت کرتے ہیں ان کے ساتھ دہرہ اور اللہ کی عبادت کرتے رہے اور ان میں پہلی سرزمین کی طرف منت جا کر کیونکہ وہ یہی سرزمین ہے، چنانچہ وہ دہرہ اور اللہ کی عبادت کر رہا تھا، جب آدھا راستہ ملے کہ چکا تو اس کا انتقال ہو گیا، وہ اس کے بارے میں رحمت اور عذاب کے فرشتوں کا ٹھکانہ بن گیا، اللہ بڑا رحمت کے فرشتے کہنے لگے کہ یہ بتا دے پاس تو یہ کر کے اور اپنے دل کو اللہ کی طرف متوجہ کر کے آیا ہے اور عذاب کے فرشتے کہنے لگے کہ اس نے بھی بھلائی کا کام نہیں کیا، چنانچہ ان کے پاس ایک فرشتہ آدمی کی شکل میں آیا تو انہوں نے اس کو اپنے درمیان منصف بنایا، اس نے کہا کہ دونوں طرف کی زمینوں کو بیچا، اس زمین کے تھوڑے اور تھوڑے دوکھائی ۵ فیصد اس کے لئے کر دیا جائے، چنانچہ انہوں نے زمین کو بیچا اور ان کی زمین سے زیادہ تھوڑے بیچا، بلکہ اللہ رحمت کے فرشتے اس کو لے گئے۔"

اس ۱۰۲۹۳ بروایت احمد بن حنبل، ابو سعید رضی اللہ عنہ

خانوے قتل کے بعد توبہ

۱۰۲۹۴۔ فرمایا کہ "ایک شخص بڑے کام کر رہا تھا اور اس نے خانوے قتل کئے تھے اور سب کے سب غصا غصا کئے تھے کوئی بھی حق کی نہ تو قتل نہ کیا تھا، چنانچہ وہ ایک راہب کے پاس آیا اور پوچھا کہ "راہب! ایک شخص نے خانوے قتل کئے ہیں، سب کے سب غصا کرتے ہیں، کیا وہ تو یہ کر سکتا ہے؟ راہب نے کہا کیسی ہذا وہ تو یہ نہیں کر سکتا، اس شخص نے راہب کو بھی قتل کر دیا، پھر وہ سرسہ راہب کے پاس آیا اور پوچھا کہ "راہب! ایک شخص نے اٹھواڑے قتل کیے ہیں، کیا وہ تو یہ کر سکتا ہے؟ راہب نے کہا کیسی، اس شخص نے اس راہب کو بھی قتل کر دیا، پھر ایک راہب کے پاس آیا اور پوچھا کہ ایک شخص نے کوئی برائی نہیں چھوڑی اور اٹھواڑہ طریقے سے خانوے قتل کئے ہیں، کیا وہ تو یہ کر سکتا ہے؟ راہب نے کہا کیسی، اس شخص نے اس راہب کو بھی قتل کر دیا، اور پھر ایک اور راہب کے پاس آیا اور اس سے کہہ کر ایک شخص ہے جس سے کوئی برائی نہیں نہیں چھوڑی جو نہ کی ہو یہاں تک کہ ظلم اس کو بھی کر چکا ہے کہ وہ تو یہ کر سکتا ہے؟ تو اس شخص نے کہا کہ اللہ کی قسم اگر میں تجھ سے یہ نہیں کہہ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والے کی توبہ قبول نہیں کرتے تو یہ بہت بڑا، یہاں ایک جہر ہے جہاں کیونکہ عبادت کرتے رہتے ہیں تو ان کی ان کے پاس چلا جا اور اللہ کی عبادت کر دینا چاہیے اسے تو یہ کی اور وہاں سے رات ہو گیا، جب آدھا راستہ ملے کہ خانوے قتل کئے اس کی طرف فرشتہ بھیج دیا جس نے اس کی روح قبض کر لی، اسے میں رحمت کے اور عذاب کے فرشتے بھی بھیجتے تھے، وہ اس کے بدن میں بٹھرنے لگے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے پاس ایک اور فرشتہ بھیجا تو اس نے کہا کہ یہ میں خرقہ کے ذریعہ توبہ کر چکا تھا، میں سے کچھ بچا جائے گا چنانچہ فرشتوں کی زمین کو بیچ دیا، چنانچہ فرشتوں نے اس کو ایک لوگوں کے علاقے کے قریب پلا، ایک شخص کوئی کہہ ملے کے بہرہ ور تو اس کو معاف کر دیا گیا۔"

طبرانی، مسند امی، بعض، وابن عساکر بروایت حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

۱۰۲۹۵۔ فرمایا کہ "کوئی بندہ ایسا نہیں جس کا پروردگار تعالیٰ نے دنیا میں رکھا، پھر آخرت میں اس کو سزا کر دے۔"

طبرانی، حطب، بروایت حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ

۱۰۲۹۶۔ فرمایا کہ "جس شخص کا پروردگار تعالیٰ نے دنیا میں رکھا، آخرت میں بھی اس کا پروردگار رکھے گا۔"

ابن الجارود عن علقمہ السمری عن ابیہ

۱۰۳۱۶۔ فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ نے اعمالِ شیعہ والوں فرشتوں کو وحی بھیجی کہ میرے بندے کی کوئی برائی اس کے ناپسند کرتے وقت نہ لکھو۔“

ذہلی بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ

۱۰۳۱۷۔ فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ نے میری امت سے خطا، بھول اور وہ باتیں معاف کر دیں ہیں جن پر انہیں مجبور کیا گیا ہو۔“

کامل ابن عدی، منقول علیہ بروایت حضرت عقیلہ بن عامر رضی اللہ عنہ

۱۰۳۱۸۔ فرمایا کہ ”تمنِ قسم کے لوگوں سے قلم اٹھایا گیا ہے، ایک سوئے والے سے جب تک وہ جاگ نہ جائے، اور (دوسرا) بے وقوف جب

تک اس کو افادہ نہ ہو جائے، اور بچے سے جب تک بالغ نہ ہو جائے۔“ طبرانی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۰۳۱۹۔ فرمایا کہ ”بچے سے قلم اٹھائے گئے ہیں جب تک وہ عقلمند نہ ہو جائے، اور سوئے والے سے جب تک وہ جاگ نہ جائے اور بچوں سے

جب تک وہ صحت یاب نہ ہو جائے۔“ ابن جریر بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۰۳۲۰۔ فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو خطا پر عذاب دینے اور ناس کی کئی مجبوری پر۔“ عطیہ بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۲۱۔ فرمایا کہ ”اے عائشہ! گھسیا پتی امت پر جان بوجھ کر گناہ کرنے سے زیادہ خوف ہے خطا، غلطی کا۔“

بروایت حضرت انیس بن عاصم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

۱۰۳۲۲۔ فرمایا کہ ”ظلم تمہن ہیں، ایک تو وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ چھوڑیں گے نہیں، ایک ظلم کو معاف کر دیں گے اور ایک ظلم کو معاف نہ کریں گے، رہا

وہ ظلم جس سے معافی نہ ہوگی تو وہ شرک ہے، اس کو اللہ تعالیٰ معاف نہ کریں گے، وہ ظلم جس کو اللہ تعالیٰ معاف کر دیں گے وہ وہ ہے جو بندے اور اس

کے رب کے درمیان ہوگا، اور وہ ظلم جس کو چھوڑا نہ جائے گا یہ بندوں کا ایک دوسرے پر ظلم ہے، اللہ تعالیٰ بعض کو بعض سے قصاص دلا نہیں گئے۔“

طبرانی بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۳۲۳۔ فرمایا کہ ”کیا تمہیں معلوم ہے کہ مغلس کون ہے، میری امت میں مغلس وہ ہوگا جو قیامت کے دن اس طرح آئے گا اس کے

پاس نمازیں ہوں گی، روزے ہوں گے، زکوٰۃ ہوگی، لیکن اس نے کسی کو گالی دی ہوگی، اور اس پر جھوٹا الزام لگایا ہوگا، اور اس کا مال کھایا ہوگا

اور اس کا خون بہایا ہوگا، چنانچہ یہ اپنی نیکیاں اس کو دے گا اور اس کو دے گا، اور اگر اس کی نیکیاں اپنی حق تلفیوں کا کفارہ ادا کرنے سے پہلے

یہی قسم ہو گئیں تو ان کی خطائیں لی جائیں گی اور اس پر ڈال دی جائیں گی اور پھر اس کو آگ میں ڈال دیا جائے گا۔“

مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۲۴۔ فرمایا کہ ”جہاں تک ہو سکے مظالم سے بچو، کیونکہ قیامت کے دن ایک شخص کو لایا جائے گا اور اس کی نیکیاں اتنی ہوں گی کہ اسے

نجات دلا سکیں، لیکن اس وقت یہ کہا جا رہا ہے کہ تو نے فلاں ظلم کیا تھا پھر کہا جائے گا کہ اس کی نیکیوں سے متادو، (اس طرح) اس کی

نیکیاں باقی نہ رہیں گی اور اس کی مثال ایسے سفری ہے جس میں مسافر ایک جنگل میں پہنچے جہاں اس کے پاس لکڑیاں نہ تھیں، چنانچہ لوگ

ادھر ادھر ٹھہر گئے اور لکڑیاں چن چن کر لانے لگے اور آگ جلائی جیسا کہ وہ چاہتے تھے، گناہ بھی اسی طرح ہیں۔“

حرر الخطی فی مساوی الاحلالی بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

فائدہ۔ گناہوں سے مثال دینے سے مراد یہ ہے کہ جس طرح آگ ہر چیز کو جلا کر رکھ کر دیتی ہے، اسی طرح گناہ بھی ہر چیز کو جلا کر رکھ

کر دیتے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

تیسری فصل..... توبہ کے لواحقات

۱۰۳۲۵۔ فرمایا کہ ”جب بندہ چالیس سال کا ہو جائے تو اس کے لئے واجب ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے خوف زدہ ہو اور ڈرے۔“

فردوس ذہلی بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ

۱۰۳۲۶ فرمایا کہ جب میری امت میں سے کوئی شخص، مجھ برس کا ہو تب نہ تو اللہ تعالیٰ اس کو قتل و غلامی سے بری کر دیتے ہیں۔

مسند ک حاکم بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۲۷ فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو سزا دے گی تو اس کی حرکت پہنچ دیتے ہیں تو اس کو الزام سے بری کر دیتے ہیں اور اس کو اس کی حرکت

پہنچا دیتے ہیں۔ (عبد بن مسعود بروایت حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ)

۱۰۳۲۸ فرمایا کہ جو شخص سزا دے گا اللہ تعالیٰ اس کو اس عمر میں الزام سے بری کر دے دیتے ہیں۔

مسند ک حاکم بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۲۹ فرمایا کہ میری امت میں سے جو مقرر سال کا ہو، تو اللہ تعالیٰ اس کو اس عمر میں معاف فرما دیتے ہیں۔

مسند ک حاکم بروایت حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ

۱۰۳۳۰ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتے ہیں جس کا آخری وقت موت ہو یہاں تک کہ وہ لحد میں کی حرکت چاہے۔

مسند احمد بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۳۱ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتے ہیں اس بندے کو جس کو زندہ رکھ دیتے ہیں یہاں تک کہ وہ سزا یا سزائیں کا ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ

اس کو الزام سے بری کر دیتے ہیں۔ مسند ک حاکم بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۳۲ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے جس بندے کے گناہوں کی پروا پوشش میں دنیا میں فرماتے ہیں تو قیامت میں بھی اس کے گناہوں کی پروا

پوشش نہیں گئے۔ مسند بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۳۳ فرمایا کہ میری پوری امت کو معاف کر دیا جائے گا خدا ان لوگوں کے گناہ عظیمہ دہشتہ، اور گناہ کا اطلاق کرنے کا

مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص رات کو کوئی گناہ کرے اور اللہ تعالیٰ اس کو لاکھوں گناہوں سے چھپا لے اور خود لوگوں سے کھینچ لے کہ رات

میں نے کیا اور یہ کیا حالانکہ رات واللہ تعالیٰ نے اس کی پروا پوشش فرمائی تھی اور صبح دو اللہ تعالیٰ کے پردہ سے بٹا دیتا ہے۔

مغنی شیعہ بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

اعلانہ گناہ کرنے والے کی معافی نہیں

۱۰۳۳۴ فرمایا کہ میری پوشش امت کو معاف کر دیا جائے گا خدا ان لوگوں کے گناہ عظیمہ دہشتہ، اور گناہ کا اطلاق کرنے کا

مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص رات کو کوئی گناہ کرے اور اللہ تعالیٰ اس کو لاکھوں گناہوں سے چھپا لے اور خود لوگوں سے کھینچ لے کہ رات

میں نے کیا اور یہ کیا حالانکہ رات واللہ تعالیٰ نے اس کی پروا پوشش فرمائی تھی اور صبح دو اللہ تعالیٰ کے پردہ سے بٹا دیتا ہے۔

۱۰۳۳۵ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو لاکھوں گناہوں سے چھپا لے اور خود لوگوں سے کھینچ لے کہ رات میں نے کیا اور یہ کیا حالانکہ رات واللہ تعالیٰ نے اس کی پروا پوشش فرمائی تھی اور صبح دو اللہ تعالیٰ کے پردہ سے بٹا دیتا ہے۔

۱۰۳۳۶ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو لاکھوں گناہوں سے چھپا لے اور خود لوگوں سے کھینچ لے کہ رات میں نے کیا اور یہ کیا حالانکہ رات واللہ تعالیٰ نے اس کی پروا پوشش فرمائی تھی اور صبح دو اللہ تعالیٰ کے پردہ سے بٹا دیتا ہے۔

۱۰۳۳۷ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو لاکھوں گناہوں سے چھپا لے اور خود لوگوں سے کھینچ لے کہ رات میں نے کیا اور یہ کیا حالانکہ رات واللہ تعالیٰ نے اس کی پروا پوشش فرمائی تھی اور صبح دو اللہ تعالیٰ کے پردہ سے بٹا دیتا ہے۔

۱۰۳۳۸ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو لاکھوں گناہوں سے چھپا لے اور خود لوگوں سے کھینچ لے کہ رات میں نے کیا اور یہ کیا حالانکہ رات واللہ تعالیٰ نے اس کی پروا پوشش فرمائی تھی اور صبح دو اللہ تعالیٰ کے پردہ سے بٹا دیتا ہے۔

۱۰۳۳۹ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو لاکھوں گناہوں سے چھپا لے اور خود لوگوں سے کھینچ لے کہ رات میں نے کیا اور یہ کیا حالانکہ رات واللہ تعالیٰ نے اس کی پروا پوشش فرمائی تھی اور صبح دو اللہ تعالیٰ کے پردہ سے بٹا دیتا ہے۔

۱۰۳۴۰ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو لاکھوں گناہوں سے چھپا لے اور خود لوگوں سے کھینچ لے کہ رات میں نے کیا اور یہ کیا حالانکہ رات واللہ تعالیٰ نے اس کی پروا پوشش فرمائی تھی اور صبح دو اللہ تعالیٰ کے پردہ سے بٹا دیتا ہے۔

۱۰۳۴۱ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو لاکھوں گناہوں سے چھپا لے اور خود لوگوں سے کھینچ لے کہ رات میں نے کیا اور یہ کیا حالانکہ رات واللہ تعالیٰ نے اس کی پروا پوشش فرمائی تھی اور صبح دو اللہ تعالیٰ کے پردہ سے بٹا دیتا ہے۔

۱۰۳۴۲ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو لاکھوں گناہوں سے چھپا لے اور خود لوگوں سے کھینچ لے کہ رات میں نے کیا اور یہ کیا حالانکہ رات واللہ تعالیٰ نے اس کی پروا پوشش فرمائی تھی اور صبح دو اللہ تعالیٰ کے پردہ سے بٹا دیتا ہے۔

سے دریافت کیا، واللہ تعالیٰ نے اس کو عاف فرمایا۔ مسند احمد، مطلق علیہ بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۲۹۔ فرمایا کہ "ایک شخص کی موت کا وقت آچکا اور وہ زندگی سے ناامید ہو گیا تو اس نے اپنے گھروالوں کو وصیت کی کہ جب میں مر جاؤں تو بہت سی گدازیں جمع کرنا اور پھر ان میں آگ دھکا تا جب تک (آگ) میرا گوشت نہ کھا جائے اور میری ہڈیاں جلا دے اور میں کوئٹہ بن جاؤں تو مجھے لے کر اچھی طرح پیسہ، پھر ایک دن بڑا روٹے دو اور پھر دریا میں بہا دو اس کے گھروالوں نے ایسا ہی کیا، اللہ تعالیٰ نے اس کی راکھ کو جمع کیا اور اس سے دریافت فرمایا کہ تم نے ایسا کیوں کیا؟ تو اس نے کہا کہ میں نے آپ کے خوف سے کیا ہے میرے رب! تو اللہ تعالیٰ نے اسے عاف کر دیا۔"

مسند احمد، مطلق علیہ، نسائی، ابن ماجہ بروایت حضرت حذیفہ اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما

۱۰۳۳۰۔ فرمایا کہ "تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک شخص کو اللہ تعالیٰ نے بہت زیادہ مال والی دیا تھا، لہذا جب اس کی موت وقت آیا تو اس نے اپنے بیٹوں سے کہا، تمہارا رب نے تمہارا باپ کیسے تھا، انہوں نے کہا کہ بہترین، پھر اس نے کہا کہ میں کبھی بھلائی کا کام نہیں کیا، چنانچہ جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا دینا اور پھر خوب پیسہ بنا کر پھر کسی تیز ہوا والے دن میں ادھر ادھر اڑا دینا، انہوں نے ایسا ہی کیا، اللہ تعالیٰ نے اس کی راکھ کو جمع کیا اور دریافت فرمایا کہ تجھے اس حرکت پر کس نے مجبور کیا؟ اس نے کہا آپ کے خوف نے تو اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ رحمت کا معاملہ فرمایا۔"

مسند احمد، مطلق علیہ بروایت حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ

۱۰۳۳۱۔ فرمایا کہ "اگر اللہ تعالیٰ چاہے کہ ان کی نافرمانی نہ ہو تو وہ انہیں کو پیدائی نہ کرتے۔" حلبہ ابی نعیم بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما
فائدہ: اس کا یہ مطلب نہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنی نافرمانی کر دے، بلکہ مطلب یہ ہے کہ نافرمانی کرنے کے بعد جب کوئی توبہ کرتا ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے، چنانچہ اسی مطلب کی طرف اس حدیث میں اشارہ ہے جس میں فرمایا ہے کہ اگر تم گناہ نہ کرتے تو اللہ تعالیٰ ایک ایسی قوم لے آتے جو گناہ نہ کرتی اور پھر معافی مانگتی، لہذا اصل اس روایت میں توبہ کی ترغیب ہے جس کیلئے نہایت حکیمانہ انداز اختیار کیا گیا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۳۳۲۔ فرمایا کہ "فرشتے اللہ تعالیٰ سے کہتے ہیں کہ اسے ہمارے رب آپ کا بندہ ہے جو برائی کرنا چاہتا ہے، حالانکہ اللہ تعالیٰ ان فرشتوں سے زیادہ جانتے ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، اس کی نافرمانی کرتے رہو، اگر وہ اپنے برائی کے ارادے پر عمل کر لے تو ایک سی برائی نکلتا اور اگر اس ارادے پر عمل نہ کرے تو اس کی ایک نیکی نکلتی، لہذا اللہ تعالیٰ نے برائی کو میری وجہ سے چھوڑا ہے۔" مسند احمد، مسلم بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
۱۰۳۳۳۔ فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میں دو آدمیوں میں بہت بھائی چارہ تھا ان میں سے ایک گناہ کرتا تھا جبکہ دوسرا بہت عبادت گزار تھا اور خوب محنت سے عبادت کرتا تھا اور دوسرے کو گناہ کرتے ہوئے دیکھتا رہتا تھا اور کہتا کہ کم کرو، اسی طرح اس نے ایک دن اس کو گناہ کرتے دیکھا تو کہا گناہوں کو کم کر دو تو اس نے کہا مجھے اور میرے رب کو چھوڑ دو کیا تو میرا گناہ نہ کر بھیجا گیا ہے؟ تو اس (عبادت گزار) نے کہا خدا کی قسم اللہ تعالیٰ تجھے عاف نہ کریں گے یا کہا کہ اللہ تعالیٰ تجھے جنت میں داخل نہ کریں گے، پھر ان دونوں کا انتقال ہو گیا اور دونوں رب العالین کے پاس پہنچے تو اللہ تعالیٰ نے عبادت گزار سے فرمایا کیا تو مجھے جانتا تھا یا میرے پاس موجود چیز پر قادر تھا؟ اور گناہ کار سے فرمایا چلو جاؤ میری رحمت کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ اور عبادت گزار کے بارے میں فرمایا کہ اس کو روزِ شمس میں داخل دو۔"

فائدہ: چونکہ عبادت گزار اللہ کی رحمت سے مایوس کی باتیں کر رہا تھا جبکہ مایوس تو نہ ہونا چاہیے اور پھر اللہ کی رحمت سے مایوس اور بھی بڑا گناہ ہے اور دوسروں کو اللہ کی رحمت سے مایوس کرنا اس سے بھی بڑا گناہ اور پھر اس میں دانستہ طور پر تکبر بھی شامل ہو جاتا ہے جو امام الامراض ہے لہذا اللہ تعالیٰ نے اس کو روزِ شمس میں ڈالنے کا حکم دیا۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۳۳۴۔ فرمایا کہ "نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک شخص تھا جو اپنے کسی کام کو گناہ سے نہیں بچاتا تھا اس کے پاس ایک مرتبہ ایک عورت آئی تو اس نے اس عورت کو ساتھ دینا رد دینے کا کہ یہ اس کے ساتھ نہ رہا کر سکے اور جب یہ اس جگہ بیٹھا جہاں مرد عورت سے جماع کرنے کے لئے بیٹھا کرتے ہیں تو وہ عورت کا پینے لگی اور رونے لگی، اس نے پوچھا کیوں رو رہی ہو؟ کیا میں نے تمہیں مجبور کیا ہے؟ وہ بولی نہیں؟ عمل ایسا ہے جو میں نے بھی نہیں کیا اور مجھے اس عمل پر ضرورت نے مجبور کیا ہے تو اس شخص نے کہا کہ تو یہ کام کر رہی ہے؟ حالانکہ پہلے تو نے یہ بھی نہیں

نامہ زندگی میں (بھی) برائیاں کیں اس کی گزشتہ زندگی میں کی ہوئی برائیوں پر بھی گرفت ہوگی اور باقی زندگی پر بھی۔"

ابن عساکر بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۵۴۔ فرمایا کہ تم اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن دین میں نیکو کرنے والے اور معیشت میں صفاقت کرنے والے کو ضرور معاف کر دیں گے۔" (الدهلمی عن حذیفہ رضی اللہ عنہ)

۱۰۳۵۵۔ فرمایا کہ "قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے وہ شخص جنت میں ضرور داخل ہوگا جو دین کے اعتبار سے گناہگار اور دنیا کے اعتبار سے احمق تھا، اور قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے وہ شخص بھی جنت میں ضرور داخل ہوگا جسے آگ نے اس کے گناہوں کے بدلے جلاؤ والا ہوا، اور قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اتنی زیادہ مغفرت فرمائیں گے کہ کسی انسان کا دل اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا، اور قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اتنی زیادہ مغفرت فرمائیں گے کہ ابلیس بھی اس مغفرت کی امید کرنے لگے گا۔"

طبرانی، معنی علیہ۔ فی البعث بروایت حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۵۶۔ فرمایا کہ "قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر تم بالکل گناہ نہ کرو کہ تمہیں اللہ سے معافی مانگنی پڑے تو اللہ تعالیٰ تمہیں معاف فرمادیں گے اور تمہیں دنیا سے متاثر نہ ہونے کے اعتبار سے بجائے ایک ایسی قوم لے آئیں گے جو گناہ کرنے کی اور پھر معافی مانگنے کی تو اللہ تعالیٰ ان کو معاف فرمادیں گے" اور اگر تم اتنی خطائیں کرو کہ تمہاری خطائیں آسمان تک جا پہنچیں اور پھر تم تو یہ کہو تو اللہ تعالیٰ تمہاری توبہ قبول فرمائیں گے۔" (ابن زحویہ بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ)

۱۰۳۵۷۔ فرمایا کہ "قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر تم اتنی خطائیں کرو کہ تمہاری خطائیں زمین و آسمان کے درمیان کا فاصلہ بھر دیں اور پھر تم اللہ تعالیٰ سے معافی مانگو تو اللہ تعالیٰ تمہیں معاف کر دیں گے، اور قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر تم خطائیں نہ کرو تو اللہ تعالیٰ ایک ایسی قوم لے آئیں جو خطائیں کرے گی پھر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے گی تو اللہ تعالیٰ اسے معاف کر دیں گے۔"

مسند احمد، نسائی، مسند ابی یعلیٰ، سنن سعید بن منصور بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۳۵۸۔ فرمایا کہ "میرے پاس سے جاتے وقت بھی تمہاری وہی حالت برقرار رہے جو میرے پاس موجود ہوتے ہوئے ہوتی ہے تو فرشتے تمہاری ملاقات کے لئے تمہارے گھروں میں آئیں، اور اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ ایک ایسی نئی مخلوق پیدا کریں گے جو گناہ کرنے کی اور اللہ تعالیٰ اس کو معاف فرمائیں گے۔" (ترمذی بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ)

۱۰۳۵۹۔ فرمایا کہ "اے استغفار گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ ایسے بندے بنائیں گے جو گناہ کریں گے اور اللہ تعالیٰ ان کو معاف فرمائیں گے۔"

الشیرازی فی الألقاب بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۶۰۔ فرمایا کہ "اگر میرے پاس سے جاتے وقت بھی تمہاری وہی حالت رہے جو میرے پاس موجود ہوتے ہوئے ہوتی ہے تو فرشتے راستوں میں تم سے ملاقات کریں، اور اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ ایک ایسی قوم لے آئیں گے جو گناہ کرے گی حتیٰ کہ ان کے گناہ آسمان کے کناروں تک جا پہنچیں گے پھر وہ اللہ عزوجل سے معافی مانگیں گے تو وہ ان کو معاف کر دے گا اور کوئی پروا نہ کرے گا۔"

ابن النجار بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۶۱۔ فرمایا کہ اگر تم خطائیں نہ کرو اور نہ گناہ کرو تو اللہ تعالیٰ تمہارے بعد ایک ایسی امت پیدا کر دیں گے جو خطائیں بھی کرے گی اور گناہ بھی کرے گی اور اللہ تعالیٰ اس کو معاف کر دیں گے۔"

ابن ابی الدنیا کتاب البکاء اور ابن جریر، ابن مردوہ بیہقی فی شعب الایمان بروایت حضرت عمرو

۱۰۳۶۲۔ فرمایا کہ "اگر تم خطائیں نہ کرو تو اللہ تعالیٰ ایک ایسی قوم لے آئیں گے جو خطائیں کرے گی اور پھر اللہ تعالیٰ انہیں معاف فرمادیں گے۔"

مسند ک حاکم بروایت حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۷۲ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک بندے کو غیب میں دلوں کا دار سے رکھا تھا، جب اس کی عمر ختم ہو گئی اور تعویذ ہی باقی رہ گئی تو اس نے اپنے بیٹوں سے کہا کہ تمہارا باپ کیا تھا؟ انہوں نے کہا، بہترین! اس نے پھر کہا کہ تم میں سے جس کے پاس بھی قرآن الہی ہے، اس کو لے کر چھوڑ دو، گا سوائے اس صورت میں کہ وہ میرا گناہ مانے، اور میرے ساتھ وہی معاملہ کرے جو میں کیوں، پھر اس سے وعدہ کر لیا، اور پھر کہا کہ سب سے پہلے تو یہ کہ دو گھنٹہ میں مر جاؤں تو مجھے آگ سے جلا دو، پھر مجھے خوب پینا، پھر کوئی آدمی وادان دیکھنا اور بیٹے (آدمی والے) کو مار مار کر میری رکھنا اور یہاں شاید اللہ تعالیٰ مجھے نہ پا سکے" (یہ معاملہ ہونے کے بعد) اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے پکارا گیا اور دیکھتے ہی دیکھتے ادا چھا، انسان بن کر اللہ تعالیٰ کے دربار میں حاضر ہو گیا، اس سے پوچھا گیا کہ تجھے اس حرکت پر کس نے ابھارا، تو اس نے کہا کہ میرے غلبہ کے خوف نے، اس سے کہا گیا کہ اسی طرح رہو اور اس کی توہین نہ کرنی تھی۔

مسند احمد، حاکم، طبرانی، بروایت ابن ماجہ، مسند ابن ماجہ، مسند ابن ماجہ، مسند ابن ماجہ

۱۰۳۷۳ فرمایا کہ "میرے عاشق! ہر شخص ایسا نہیں ہے کہ جس کی زندگی خوش ہو، بلکہ کسی کو اللہ تعالیٰ نے جہنم میں جلا کر

چوتھی فصل

اللہ تعالیٰ کے لطف و کرم اور رحمت کے غضب سے زیادہ وسیع ہونے کے بیان میں

۱۰۳۷۵ فرمایا کہ "جب اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو پیدا فرمایا تو خوب اپنے لئے یہ ضروری قرار دیا کہ میری رحمت میرے غضب پر غلبہ ہوگی۔"

ترمذی، بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۷۶ فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ نے سو قسمیں پیدا فرمائیں، ان میں سے ایک رحمت کو تمام مخلوقات میں تقسیم فرمایا، اور غلبہ رحمت پر غلبہ غضب کے لئے رکھا۔" طبرانی، بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۰۳۷۷ فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ رحیم ہے، رحیم کو پسند فرماتے ہیں اور اپنی رحمت کو ہر چیز پر مائل فرماتے ہیں، اس چیز کو ہی صالح مرسلاً فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ کی سو قسمیں ہیں، ان میں سے ایک رحمت اللہ تعالیٰ نے انسانوں، نباتات، جانوروں اور کیزے کے گھوڑوں پر مائل فرمائی، جس سے یہ ایک دوسرے پر مہربانی کرتے ہیں اور دوسرے کا معاملہ کرتے ہیں، اسی سے وحشی جانور اپنے بچے پر مہربان ہوتے ہیں، اور اپنی ناک سے سے اللہ تعالیٰ کی رحمت کے دن اپنے بندوں پر رحم فرمائیں گے" ابن ماجہ، بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۷۸ فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ نے سو قسمیں پیدا فرمائیں اور مخلوقات میں ایک رحمت بھیجی، مگر اس سے ایک دوسرے کے ساتھ رحم کا معاملہ کرتے ہیں اور اس سے دوسرے میں نے اپنے پاس اپنے دوستوں (اولیاء) کے لئے رکھ لئے۔"

ترمذی، ابن ماجہ، بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

جنت میں اللہ کی رحمت سے ہی داخل ہوگا

۱۰۳۷۹ فرمایا کہ "میں نے کسی کو اس کامل جنت میں نہ دیکھا اور نہ جہنم میں، اور نہ ہی میں مگر اللہ کی رحمت کے ساتھ۔"

مسلم، بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

۱۰۳۸۰ فرمایا کہ "میرا رب نے مخلوقات پیدا کرنے سے پہلے خدا اپنے لئے یہ ضروری قرار دے دیا کہ میری رحمت میرے غضب پر غلبہ ہوگی۔" ابن ماجہ، بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۸۱ فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب رہے گی۔" مسلم، بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۸۳ فرمایا کہ ”اگر تمہیں اللہ تعالیٰ کی رحمت کی وسعت و مقدار معلوم ہوتی تو تم اسی پر توکل کر بیٹھتے۔“

سراليرؤ ابنه حفص بن ابي سعيد رضي الله عنه

۱۳۸۳ء فرمایا کہ: ”جب اللہ تعالیٰ نے مخلوقات پر عالم نامیں آ پائے تو ضروری قرار دیا کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب رہے گی۔“ نہ علی۔ اس واقعہ پر واپس حضرت ابوہریرہؓ فرمائی کہ اللہ علیہ

۱۳۸۵۔ قربانکار احمد خاں نے رحمت کے واسطے جانے لگے، مگر اپنے پاس ہی رکھ لئے، اور زمین میں رحمت کو ایک مصر بھیجا، ان کے
مصر سے مخلوق انہیں میں ایک اور مصر پر دم کرتی ہے، یہاں تک کہ غمزدہ اپنا سر اٹھائے لے لے اٹھائے رکھتے ہو گھبراہٹ میں اٹھ جائے۔

منقول علیہ برہ: این حضرات نوہریر دار منی اللہ علیہ

۱۳۳۹ھ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے انکی کوئی چیز چھو نہیں فرمائی، جس پر غائب آئے والے کوئی دوسری چیز نہ ہو چنانچہ اپنی رحمت و اپنے غضب پر غائب بناؤ۔ (ابن ابی شیبہ، مستدرک حاکم، بو بویہ، حضرت ابو سعید، رضی اللہ عنہ)

۱۰۶۷ھ فرمایا کہ جس دن اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان پیدا فرمائے اسی دن جو شخص بھی چھوڑا نہیں، جو رحمت زمین اور آسمان کے درمیان پیدا نہیں ہے، ان میں سے ایک رحمت زمین پر نازل فرمائی، جس کی وجہ سے مائیں اپنے بچے اور دودھ سے اور مرد سے اپنی بیوی کے لئے دوسرے رحمت کرتے ہیں اور نساء سے جنس اپنے پس رکھتے ہیں، جب قیامت کا دن ہوگا تو اس ایک رحمت کے ساتھ جو ان لوگوں میں رہے ہوں۔

معتمد الاحكام، معلوم بر وراثت مختصه من سلبها و محلي الله فيه

[illegible]

۱۳۸۹ھ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے پاس رحمت کے سوا کچھ نہیں اور اللہ تعالیٰ نے مخلوقات میں رحمت کا نصف ایک حصہ ہی فرمایا ہے۔ درجانی بخیر ہے۔ حق پرست کے دین کے لئے رکھے ہیں۔ اور اگر وہ اہل حصوصہ میں عیسیٰ پر بھی لگا دے۔

۱۳۹۰ء لکھا کہ "مفتی محمد علی نے سہ ماہی میں بیاد افرامی میں اور اپنے دوست خانی خانات میں دینی مجلسیں کھولی تھیں۔ ایک سال سے ساتھ ساتھ وہ مدرسہ کا طالب علم ہے۔ میں اور اپنے پاس کے مفسر مفتی محمد بیچارہ بھی ہیں۔" معلوم ہوا تو یہی وجہ تھی کہ حضرت ابو الوہابؒ کو کسی مذہب سے

[illegible]

الهي ادر ابن ميمار بروايت حضرت ابي الحسن عليه السلام انه عليه

مکمل

۱۰۴۶ فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ نے قرآن کو میری رحمت میرے غضب پہ غالب آگئی"۔ مسلم ہوا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۴۳ فرمایا کہ ”بڑھک اندھ تعالیٰ نے جسے مخلوق پیدا کی تو خود بخود چلنے پر ضروری قرار دے دیا کہ تیری رحمت میرے غضب پر غالب ہے۔“

نرمه‌ی پروانه‌ی سحرناز از مجموعه‌ی دهمی تقدیم

۱۵۳۴۔ فرمایا کہ ”جب اللہ تعالیٰ نے مخلوقات پر یہ غرامیں تو خود ہی اپنے لئے مضر ہو کر قرار دے دیا کہ یہ ذرہ صحت میری خفیب پر غالب ہوگی۔“

دار الفکر، بی‌القصدات بروایت حمصت مرهوب و غنی الله عنه

۱۰۳۵۔ فرمایا کہ ”یہی اسرائائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے پوچھا کہ تھما آ۔ تاکہ وہ بھی غار پر چڑھتا ہو؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے

فرمایا ہے نبی اکرمؐ نے ارادت اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے موی آپ کی قوم آپ سے کیا پوچھتی ہے؟ حضرت موی علیہ السلام نے عرض کیا ہے میرے رب! وہی جو آپ جانتے ہیں انہوں نے پوچھ کر کیا آپ کا رب بھی نماز پڑھتا ہے؟ (تو) اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ان کو تار بجئے کہ میری نماز پڑھنے بدوں کے لئے بھیجی ہے کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے، ان پر یہ بدو کا تو میں انہیں دلاؤں گے۔

۱۰۳۹۲۔ قرآن کریمؐ میں اس سرائیل نے حضرت موی علیہ السلام سے دریافت کیا کہ کیا آپ کا رب بھی نماز پڑھتا ہے؟ حضرت موی علیہ السلام نے عرض کیا کہ اے رب! جو آپ نے سماعت فرمایا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ان کو تار بجئے کہ میں بھی نماز پڑھتا ہوں اور میرا نماز پڑھنا یہی ہے کہ میں غضبناک نہیں ہوتا۔ اس حوالہ میں روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۹۳۔ فرمایا کہ ”کیا تم اس اپنے بچے کو گم میں بھیجئے گا؟“ کہ جی ہاں اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ اپنے بدوں پر رحم کرنے والے ہیں جتنا پکرتی ہے۔ بخاری، ابن ماجہ، بروایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ

اللہ تعالیٰ سب سے بڑا مہربان ہے

۱۰۳۹۸۔ فرمایا کہ ”کیا تم اپنے بچے پر اس رحم کرنے والی کو رکھ دے جو تمہیں ذات کی جس کے لئے میں میری جان بچھتی یا اپنے بچے پر مہربان ہے اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ مہربان پر رحم کرنے والے ہیں۔“ عہدین حمید، مروی حضرت عبداللہ بن ابی اویس رضی اللہ عنہ

۱۰۳۹۹۔ فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ کی سورتیں ہیں، ان میں سے ایک کو اس نے مخلوقات کے درمیان تقسیم کیا ہے اور دیکھو کہ اسے قیامت کے دن کے لئے اپنے پاس رکھ چھوڑی ہیں۔“ طبرانی، بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۰۴۰۰۔ فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ کی سورتیں ہیں، ان میں سے ایک رحمت، دیکھو کہ اس نے اسی جیسے کوئی شخص اپنے بچے پر مہربان ہوتا ہے اور وہی پرندہ اپنے بچے پر مہربان ہوتا ہے جب قیامت کا دن ہوگا تو اس کو سورتیں رکھ دے گا اور اس سے مخلوق پر رحمت فرمائے گا۔“

۱۰۴۰۱۔ فرمایا کہ ”بے شک اللہ تعالیٰ کی سورتیں ہیں، ان میں سے ایک رحمت، اس نے اہل لوح کے درمیان تقسیم کی ہے جو ان کے مقررہ اوقات تک کے لئے کافی ہوگئی ہے اور غلو سے رمتیں اپنے دوستوں کے لئے تو فراموش کر دی ہیں اور اللہ تعالیٰ اس رحمت کو بھی دیکھ لیتے رہے ہیں جو انہوں نے اہل دنیا میں تقسیم کی تھی، چنانچہ قیامت کے دن اپنے دوستوں کے لئے سورتیں کھل کر دے گا۔“

۱۰۴۰۲۔ فرمایا کہ ”ہمارے رب نے اپنی رحمت کو جو مہربان میں تقسیم کیا، ان میں سے ایک حصہ انہیں نازل فرمایا، یہی حصہ جس کی وجہ سے انسان پرندے اور بندے ہر ایک میں رحم کرتے ہیں، بخاری، ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۰۴۰۳۔ فرمایا کہ ”کوئی شخص ہرگز جنت میں داخل نہیں ہو سکا مگر اللہ کی رحمت سے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا آپ بھی نہیں؟ فرمایا میں بھی نہیں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت کے سامنے رکھیں۔“ عبد اللہ، ابو ہریرہ، مروی حضرت موسیٰ رضی اللہ عنہ

۱۰۴۰۴۔ فرمایا کہ ”کی کو اس کا مکمل ہرگز جنت میں داخل نہیں کروا سکا، صحابہ نے عرض کیا کہ آپ تو بھی نہیں؟ فرمایا مجھے بھی نہیں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنے فضل و رحمت میں ڈھالیں، اللہ اس سے بڑا اور قریب ہو، وہ اور تم میں سے کوئی موت کی تمنا نہ کرے، جس کو اس لئے کہ وہ اس کے ایمان بڑھائیں اور بے عمل کرنے والا اس لئے (موت کی تمنا نہ کرے کہ شاید وہ آپ کرے۔“

بخاری، مسلم، بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۴۱۰ فرما کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں تم کو اپنا غیظ نہاؤں گا کہ تم نے اپنے اس بیٹے پر جو اللہ تعالیٰ نے تم کو عطا فرمایا تھا اس کی اور میری رحمت کے لئے جو تم نے اپنے لئے لیا تھا، ان کے میں ہمدردی نہ کرے گا۔ اپنے والد کو باوجود باپ کی ہمدردی کے کہ وہ اپنے بیٹے کی ہمدردی کرتا ہے اور اس کا ساتھ دیتا ہے۔ یہاں پر بھیجے ہیں اور تم میں اس حد سے اپنے بیٹے پر غصہ نہ کرنا کہ وہ اپنے والد پر غصہ نہ کرے۔ ہونے سے وہ تم سے ہے۔ تم کو میں ان کا غصہ نہ کرنا کہ وہ اس کے لئے اپنے والد کو ہمدردی نہ کرے۔ ہمدردی نہ کرے۔

الطف.....حکمر

۱۵۱۳ فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے بندے کو چار باتوں کے ساتھ قہقہیلہ دی، میں نے اسے پرکھ دیا اور اسے کھرایا مگر میں اسے توبہ کرنے والا نہیں دیکھتا۔" انہوں نے کہا کہ میں نے اسے توبہ کرنے کی طرف متوجہ کرنے کا ارادہ کیا تھا۔

اور میں نے جسے میرا گروں، یا اسی نے کہا تو کوئی قرین دہشت اپنے قریبی دہشت کے بھیجی جس نے کہا، کہ اس سے قبل کوئی مسئلہ
نہیں آیا، یہ کہ یہ تو اس قسم جو جانی اور میں نے بدستور کر دینی اور خواہش و آرزو کو محلول کر دیا، اگر یہ نہ ہوتا تو کیا میری ہوجانی، جو کوئی کام
کافی والا ہے کہ کام کو جس کے گروں کا مقابلہ نہ کرنا۔ عصبہ پرواہ حضرت عوام بن عوف رضی اللہ عنہ

۱۵۶۶ء قبا کا کہلا کا حال فروغ تھے چہرہ گو میں نے تمہیں ہاتھوں سے اپنے بندوں کو بخشیتے دیکھا۔ میں نے اسے پرکھنے کو صلا تیرا دیا، مگر یہاں تک پہنچا تو بلا مشاواس (الہ و خیر) کو بھیج دے چاہے وہی کی طرح فرخاؤ اس میں رکھتے نکلتے۔ (اور میں نے جسم میں بد بوی پیدا کر دی تھی، اگر ایسا نہ ہوتا تو جانی تمہیں ایسے قریبی ہو چکی ہوتی نہ کرتا اور میں نے تم کو ختم کر دیا، مگر ایسا نہ ہوتا تو فصل (انسان) ختم ہو جاتی۔"

دہلی، بروایت حضرت زہراؓ اور قم رضی اللہ عنہا

حرف تاء..... کتاب التوبہ

افعالِ توبہ کے بیان میں..... اس کی فضیلت اور احکام کے بیان میں

۱۰۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ مارے تھے کہ "وَنُ ابْنِ نَدْبَكَيْسَ" جس نے گناہ کیا کچھ کچھ اچھا اور بدھو کیا بہت بہت بدھو، پھر کھڑا ہوا اور اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کو معاف مانگی مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے نصیب ہوئی قرآن اور حدیث کے اس کو ضرور معاف فرمائیں گے، کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو کسی نے کوئی برائی کی، یا خود یا دوسرے یا مجھ ہی تو وہ اللہ تعالیٰ کو بہت معاف کرنے والا اور مہربان ہے۔"۔

سورة النساء آیت ۱۹۹ میں مرثیہ اور ابن السی ہی جعل الہرم والہیۃ

رسول اللہ ﷺ کی دعا کی برکت

۱۰۳۸۔ ابن اسماعیل اپنی سند سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب نبی کریم ﷺ وفات کے تین دن بعد ایک اعرابی آیا، وہ جناب رسول اکرم ﷺ قبر مبارک سے چھٹ گیا اور اپنے سر میں مٹی ڈالنے لگا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا تو ہم نے آپ کا کفر مان لیا، آپ نے اللہ تعالیٰ سے بیان فرمایا، ہم نے آپ سے بیان کیا، جو چیزیں اللہ تعالیٰ نے آپ پر نازل فرمیں، ان میں سے بھی ہے کہ "مگر وہ اپنی جان پر ظلم کرنے کے بعد آپ کے اس آئین اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگیں اور اللہ کا رسول بھی ہیں"۔

کھلا ہوا ہے، اس کی چوڑائی ستر یا چالیس سال کی مسافت کے برابر ہے اس کو بند نہیں کریں گے یہاں تک کہ وہاں سے سورج نکل آئے۔

سنن سعد بن منصور

۱۰۳۲۸۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ اسے گناہ کرنے والے اتوا اپنے انہام کی برائی سے خود کو محفوظ نہ سمجھو اور جب تو کوئی گناہ کرے تو اس کے بعد اس سے بڑا گناہ نہ کرو اور گناہ کرتے ہوئے اپنے دائیں بائیں کے فرشتوں سے حیا میں کمی کرنا تیرے اس گناہ سے بڑا ہے جو تونے کیا ہے اور تیرا اس حال میں ہنسنا کہ تجھے ظن نہیں کہ اللہ تعالیٰ تیرے ساتھ کیا کرنے والے ہیں تیرے گناہ سے بھی بڑی چیز ہے اور گناہ کرنے کے بعد اس گناہ پر تیرا خوش ہونا تیرے اس گناہ سے بڑی چیز ہے اور تیرا کسی گناہ کے چھوٹے پر غم زد ہونا تیرے گناہ کے لینے سے زیادہ بڑا گناہ ہے اور گناہ کی حالت میں اس گناہ سے بڑا گناہ ہے جس میں تو جتنا ہے کیونکہ (تو ہوا سے تو ذرا کمین) تیرا دل اس بات سے نہیں گھبرا یا کہ اللہ تعالیٰ تجھے دیکھ رہے ہیں۔ ابن عساکر

سوقل کے بعد توبہ

۱۰۳۳۰۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کسی گناہ کو بڑا نہیں سمجھتے بلکہ معاف کر دیتے ہیں، ہم سے پہلے والی امتوں میں ایک شخص تھا جس نے اٹھانوے قتل کئے تھے، چنانچہ وہ ایک راحب کے پاس آیا اور اس سے پوچھا کہ میں نے اٹھانوے قتل کئے ہیں کیا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ میری توبہ قبول ہو جائے گی؟ راحب نے کہا، تو نے تو حدی کر دی، چنانچہ وہ شخص کھڑا ہوا اور اس راحب کو بھی قتل کر دیا، پھر ایک اور راحب کے پاس آیا اور کہا کہ میں نے نناوے قتل کیے ہیں کیا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ میری توبہ قبول ہو جائے گی؟ اس راحب نے کہا کہ تو نے تو حدی کر دی، چنانچہ اس شخص نے اس راحب کو بھی قتل کر دیا پھر ایک اور راحب کے پاس آیا اور پوچھا کہ میں نے سوقل کیے ہیں کیا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ میری توبہ قبول ہو جائے گی؟ اس راحب نے کہا کہ تو تو حد سے تجاوز کر گیا، مجھے معلوم نہیں لیکن یہاں دو علاقے ہیں ایک کا نام نصرۃ ہے اور دوسرے کا نام کفرۃ، نصرۃ والے تو اہل جنت والے اعمال کرتے ہیں ان کے ساتھ ان کے علاوہ کوئی (گناہ گار) نہیں رہ سکتا اور کفرۃ والے دو رذیلوں والے اعمال میں مبتلا ہیں ان کے ساتھ بھی کوئی (نیکو کار) نہیں رہ سکتا، تو ہم نصرۃ کی طرف چلے جاؤ، سو اگر تم ان کے ساتھ رہنے لگے اور انہی جیسے اعمال کرنے لگے تب تو تیرا توبہ میں کوئی شک نہیں چنانچہ وہ نصرۃ والے علاقے کے ارادے سے روانہ ہوا، یہاں تک کہ جب وہ دونوں علاقوں کے درمیان پہنچا تو اس کی موت آگئی، فرشتوں نے اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے دریافت کیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ دونوں علاقوں کو دیکھو، جس علاقے کے زیادہ قریب تھا اس کی طرف کا معاملہ کرو، چنانچہ انہوں نے اس کو نصرۃ سے آگئی کے ایک پورے کے برابر زیادہ قریب پایا اور ان کا انہی میں شامل سمجھا گیا۔ طبرانی

فائدہ:..... یعنی اس کی توبہ کرنی گئی، واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۳۳۰۔ حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اکرم ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ مؤمن کے کتنے پردے ہوتے ہیں؟ فرمایا کہ کتنی اور شمار سے زیادہ لیکن جب مؤمن کوئی خطا کرتا ہے تو ان میں سے ایک پردہ چٹ جاتا ہے، دوسرا گردہ تو بہ کر لے تو نہ صرف یہ کہ وہ پردہ ٹھیک ہو جاتا ہے بلکہ اس کے ساتھ نو مزید پردوں کا اضافہ کر دیا جاتا ہے، اور اگر توبہ نہ کرے تو ایک ہی پردہ چھٹتا ہے، یہاں تک کہ جب اس پر کوئی پردہ باقی نہیں رہتا تو اللہ تعالیٰ جن فرشتوں کو چاہے جن میں غم دیتے ہیں کہ اپنے پرلوں سے اسے ڈھانپ لو، چنانچہ وہ ایسا ہی کرتے ہیں پھر اگر وہ توبہ کرے تو اس کے تمام پردے واپس آ جاتے ہیں اور اگر (پھر بھی) توبہ نہ کرے تو فرشتے اس کو دیکھ کر تعجب کرنے لگتے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس کو رکھو فرشتے اس کو بچائے رکھتے ہیں حتیٰ کہ اس کی شرمگاہ کا پر نہیں ہونے دیتے ہیں۔ ابن ابی الدہلی التوبہ

۱۰۳۳۱۔ حضرت ابو زعناہ ابیہی سے مروی ہے فرمایا کہ "بنی اسرائیل میں سے ایک شخص نے نناوے قتل کیے، پھر ایک راحب کے پاس گیا اور کہا کہ میں نے نناوے قتل کئے ہیں کیا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ میری توبہ قبول ہو جائے گی؟ اس راحب نے کہا نہیں، تو اس شخص نے اس راحب کو بھی

سے پاک ہے اس لئے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو معاف کرنے سے نہیں جھکتے، ہاں الہیت جب کوئی توبہ گھر سے تو اللہ تعالیٰ تو یہ قبول نہیں فرماتے، کیونکہ جب تک توبہ ہی نہیں تو قبولیت نہیں، لیکن اس کا یہ مطلب بھی نہیں کہ جو توبہ نہ کرے گا اس کی مغفرت نہیں، نہیں بلکہ اس کو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے معاف فرما دیں گے انشاء اللہ تعالیٰ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۴۳۱۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت اللہ میں بیٹھا تھا کہ اس نے میں، جو عمارت میں سے ایک شخص حضرت حمران بن زید الانصاری رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور آپ ﷺ کے سامنے تشریف فرما ہوئے اور عرض کیا، یا رسول اللہ! ایمان تو یہاں ہے، اور ہاتھ سے نہ ہاں کی طرف اشارہ کیا، اور اتفاق یہاں ہے، (اور ہاتھ سینے پر رکھا) اور اللہ کا ذکر بہت ہی کم کرتا ہے، جناب نبی کریم ﷺ نے پکڑ کر ایک طرف حضرت حمران رضی اللہ عنہ نے اپنی بات دھرائی، تو آپ ﷺ نے حضرت حمران رضی اللہ عنہ کی زبان کا کنارہ پکڑ لیا اور یوں دعا کی کہ اے اللہ! اس کی زبان کو سچا اور دل کو شکر کرنے والا بنادیتے، اس کو میری اور مجھ سے محبت کرنے والے کی محبت عطا فرما دیجئے اور اس کا معاملہ بھلائی کی طرف فرما دیجئے حضرت حمران رضی اللہ عنہ نے بھر عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میرے اور منافق بھائی بھی ہیں جن کا میں سردار تھا کیا میں ان کو بھی یاد دہا دوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا، جو ہمارے پاس آیا، جیسے تم آئے، تو ہم اس کے لئے معافی مانگیں گے جیسے تیرے لئے معافی مانگی اور جس نے اس پر اصرار کیا تو اس کے لئے اللہ ہی بہتر ہے۔ ابو نعیم

فصل..... توبہ کے تعلقات کے بارے میں

۱۰۴۳۲۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تیرے لئے ضروری ہے کہ توبہ جانی کی عیش و عشرت سے بچے۔

مصنف عبدالرزاق مستدرک حاکم

۱۰۴۳۳۔ ابو سلمہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا جب مکہ معظمہ تشریف لائے تو ان گھروں میں نہیں ٹھہرے جہاں سے انھوں نے ہجرت فرمائی تھی۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۰۴۳۴۔ ابو یوسف بیان فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سونے والا جب تک جاگ نہ جائے اس کے اعمال نہیں نکلتے جاتے (یہ سن کر)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ نے سچ کہا۔ مصنف عبدالرزاق

۱۰۴۳۵۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو زمین و آسمان کے

ملکوت دکھائے گئے تو آپ علیہ السلام نے ایک شخص کو دیکھا جو نافرمانی میں مصروف تھا، آپ علیہ السلام نے اس کے لئے بدعا فرمائی تو وہ بڑا پاک

ہو گیا، ایک اور نافرمان پر نظر پڑی تو آپ علیہ السلام اس کے لئے بھی بدعا کرنے والے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وہی نیکی کہ اسے

ابراہیم! آپ ایسے شخص ہیں جن کی دعا قبول کی جاتی ہے لہذا میرے بندوں کے لئے بدعا نہ کریں، کیونکہ ان کے میرے ساتھ تین طرح کے

معاملات ہیں، یا تو وہ توبہ کر لیں گے تو میں توبہ قبول کروں گا یا میں ان کی پشت سے ایسے لوگ پیدا کروں گا جو زمین کو میری بیعت سے بھروں گے،

یا میں ان کو اپنے دربار میں حاضر کروں گا یا ہوں گا تو معاف کروں گا اور چاہوں گا تو سزا دوں گا۔ ابن مردودہ

۱۰۴۳۶۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ "اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو ہر روز کچھ لے کر اترتے ہیں اور اس میں حضرت آدم علیہ

السلام کے بیٹوں کے اعمال لکھتے ہیں۔" ابن حبوب

گناہ چھوڑ کر نیکیاں اختیار کرو

۱۰۴۳۷۔ حضرت ابو سعید بن الجراح رضی اللہ عنہ اپنے لشکر میں بھرے تھے اور یہ فرما رہے تھے کہ سنو! بعض لوگ ایسے ہیں جو اپنے کچھوں کو

سفید رکھتے ہیں لیکن اپنے دین کو میاں کرنے والے ہیں، سنو! بعض لوگ ایسے ہیں جو آج اپنے لُکس کا احترام کرتے ہیں اور وہی کل ان کو ذلیل

نے تو اس کی پردہ پوشی کی تھی لیکن وہ اس پردے کو ہٹا دیتا ہے، اور ان کا یہ خیال تھا کہ وہ یہ کہتے ہیں کہ جب ہو جائے گا وہ جو مقرر ہے ہونے والا ہے تو اس کو دور کرنے والا کوئی نہ ہوگا، اللہ تعالیٰ کسی کے مقررہ وقت کو جلدی نہیں لاتے اور جو لوگ کوئی کام کرنا چاہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ بھی کوئی کام کرنا چاہتا ہے، جو وہ چاہتا ہے، وہ خود لوگ اس کو ناپسند ہی کیوں نہ کریں جس چیز کو اللہ تعالیٰ قریب کر دے اس کو دور کرنے والا کوئی نہیں اور جس کو اللہ تعالیٰ دور کر دے اس کو قریب کرنے والا کوئی نہیں

کام اللہ کے حکم کے بغیر ہوتا ہی نہیں، اور وہ سوتے وقت اور نمازوں کے بعد چوتیس مرتبہ اللہ اکبر، تینتیس مرتبہ سبحان اللہ، اور تینتیس مرتبہ الحمد للہ کہنے کا حکم دیا کرتے تھے اور یہ کل سو مرتبہ ہو جائے گا، اور سالم کا خیال تھا کہ یہ بات جناب رسول اللہ ﷺ نے اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمائی۔

۱۰۳۵۶۔ حضرت محمد بن الحنفیہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ ایک شخص نے ان سے پوچھا کہ مجھے اپنے دل میں غم کا احساس ہوتا ہے حالانکہ میں اس کی وجہ نہیں جانتا اور میرا دل تنگ ہو گیا ہے، تو محمد بن الحنفیہ نے فرمایا کہ ایسا غم جس کی وجہ تمہیں معلوم نہ ہو یہ اس گناہ کی سزا ہے جو تم نے نہیں کیا، اس شخص نے پوچھا کہ کیا مطلب، انہوں نے فرمایا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ دل کسی گناہ کا ارادہ کرتا ہے لیکن اعضاء و جوارح اس کا ساتھ نہیں دیتے تو اس کی سزا غم سے دی جاتی ہے اعضاء و جوارح کو اس کی سزا نہیں دی جاتی۔

فصل..... اللہ کی رحمت کے وسیع ہونے کے بارے میں

۱۰۳۵۷۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں کچھ قیدی لائے گئے تو ایک ایک قیدیوں میں سے ایک عورت تیزی سے تگے بڑھی، اسے قیدیوں میں اپنا بچہ ملا تھا، اس عورت نے اپنے بچے کو چاکل اور پیٹ سے اٹکایا اور اسے دودھ پلانے لگی، تو آپ ﷺ نے ہم سے دریافت فرمایا کہ تمہارا کیا خیال ہے کیا یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں پھینکے گی؟ ہم نے جواباً عرض کیا نہیں اگر یہ اس بات پر قادر ہو کہ اپنے بچے کو آگ میں نہ پھینکے تو آپ نے فرمایا کہ تمہارا اس عورت کو اپنے بچے پر اتار دے، اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ اپنے بندوں پر رحم کرتے ہیں۔

بخاری، مسلم، ابوعوانہ، حلیہ ابی نعیم

۱۰۳۵۸۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں عرض کیا کہ بے شک اللہ تعالیٰ اس پر قادر ہیں کہ تمام انسانوں کو جنت میں داخل کر دیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسے عمر! آپ نے سچ کہا۔ ابن حبان

۱۰۳۵۹۔ حضرت اسد بن کرزاقسری الکلبی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا اے اسد بن کرزاق تو کسی بھی عمل کے ساتھ جنت میں داخل نہیں ہو سکتا بلکہ صرف اللہ کی رحمت سے، میں نے عرض کیا آپ بھی نہیں یا رسول اللہ؟ فرمایا، میں بھی نہیں البتہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ میری تلافی فرمادیں یا مجھے اپنی رحمت سے آحباب لیں۔

بخاری فی تاریخہ، ابن السکین، شیخ الرازی فی الانقلاب، طبرانی، ابونعیم، سنن سعید بن منصور

۱۰۳۶۰۔ فرمایا کہ ”جس دن اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کو تخلیق فرمایا ہے اسی دن سو رحمتیں بھی تخلیق فرمائی ہیں، ہر رحمت اتنی بڑی ہے کہ زمین و آسمان کے درمیان سما جائے، وہاں میں سے ایک رحمت زمین پر اتاری، لہذا اسی وجہ سے مخلوق آپ ﷺ میں رحم کا معاملہ کرتی ہے، اسی وجہ سے ماں بچے پر مہربان ہوتی ہے، اسی سے پرندے اور درندے بانی وغیرہ پیٹے ہیں اور اسی سے مخلوقات زندہ رہتی ہیں، اور جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس رحمت کو مخلوق سے واپس لیں گے اور یہ رحمت صرف انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام میں رو جائے گی اور اس میں باقی نافرمانوں کا اضافہ فرمادیں گے، پھر اس آیت کی تلاوت فرمائی ”اور میری رحمت ہر چیز سے وسیع ہے جسے من قریب ان لوگوں کے لئے لکھ دوں گا جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں“۔ سورۃ الاعراف ۱۵۶۔ عطف فی المطلق و المطلق، ابن مرقہ عن سلیمان موقوفاً

حرف تاء

اس میں ایک کتاب ہے۔

کتاب التخلیس مفلس ہو جانے کا بیان

اس میں ایک کتاب ہے۔

قرض دار کے بارے میں

۱۰۳۶۱۔ لرونا۔ جو قرض مر جائے تو سامان کا مالک نہ بنا، دین دار ہے اپنے سامان کا حجب نہ ہو جائے۔

۱۰۳۶۲۔ فرمایا: کوئی قرض مر جائے اور اس کے پاس کسی اور شخص کا مال بھی نہ ہو تو چاہے دینے والا اس سے مانگے چکا ہو یا نہ، نکاح پر حال میں وہ تمام تر خدا اور اس کا شریک ہو گا۔ ابن ماجہ بروایت حضرت ابو ہریرہ

۱۰۳۶۳۔ فرمایا: جو کوئی آؤں اپنے سامان کو بیچے اور اس آؤں کے مفلس ہونے کے بعد ہی سامان کو اس آؤں کے پاس پہنچے اور اس کی قیمت میں سے کچھ کو قرض نہ ہو تو وہ سامان اس کا ہے اور اگر اس سامان کی قیمت میں سے کچھ کو قرض کر لیں، ہو تو وہ سامان قرض ہو جائے کہ دین دار یا بیگ۔ ابن ماجہ بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۶۴۔ فرمایا: جو کوئی قرض اپنے سامان کو بیچے کسی شخص کو تو وہ جس کو اس نے اپنے سامان بیچا اور بیچنے والے نے انہی تک اس سامان کی قیمت نہیں نہ تو گمروں یا دکانداروں کے پاس مر جو بیچے تو وہ اس کے بیچے کا سب سے زیادہ مقدار ہے لیکن خریدنے والا اگر مر جائے تو اس صورت حال میں یہ قرض بھی دوسرے خریداروں کا شریک ہو گا۔ مالک، عروذہ، بروایت حضرت ابو بکر بن عبد الرحمن بن حاتم مرسل

۱۰۳۶۵۔ کوئی قرض منکسر ہو جائے اور دوسرا شخص اپنا مال اس کے پاس عینہ پائے تو دوسروں سے زیادہ اس چیز کا حقدار ہے۔

۱۰۳۶۶۔ جو قرض اپنے سامان بھیجے ایسے شخص کے پاس پائے جو مفلس ہو چکا ہو تو دوسرا سامان سے زیادہ اس چیز کے لیے کا حقدار ہے۔

۱۰۳۶۷۔ علیہ ابو داؤد بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۶۸۔ کوئی قرض مفلس ہو جائے یا مر جائے اور دوسرا شخص اپنا مال اس کے پاس عینہ پائے تو وہ اس کا زیادہ حقدار ہے۔

۱۰۳۶۹۔ بوقازہ بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۷۰۔ جب کوئی قرض مفلس ہو جائے تو جو قرض اس کے پاس اپنی اپنی چیز بھیجے پائے تو دوسرے خریداروں سے زیادہ اس چیز کا حقدار ہے۔ مصنف عبد الرزاق بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۷۱۔ جو قرض اپنا سامان بیچے اور بیکس کسی نے اس کی قیمت میں سے کچھ بھی لے لیا ہو تو دین دار اس کا وہ حصہ کا دے گا اور اگر کچھ بھی قیمت میں نہ ہو تو دوسرے خریداروں کا شریک ہو گا۔ العطب بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۷۲۔ جو قرض اپنا سامان کسی بیسے آؤں کے ہاتھ بیچے جس نے اس کی قیمت لائی ہو تو جو بیکر مفلس ہو جائے تو بیچنے والا اگر اپنا سامان عینہ اس کے پاس موجود پائے تو وہ اس کے بیکس کے بیکس عبد الرزاق بروایت ابن مسعود

۱۰۳۷۳۔ جو قرض مفلس ہو جائے اور دوسرا شخص اپنے سامان اس کے پاس عینہ پائے تو دوسرے خریداروں کے جانے کو دغا کھولے۔

۱۰۳۷۴۔ مصنف عبد الرزاق بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۴۷ جو شخص اپنا سامان کسی کو بیچے پھر خریدنے والا مفلس ہو جائے تو بیچنے والا اپنا سامان اسی کے پاس اپنے تودوں کو لے کر اس نے اس کی قیمت اب تک نہ لی ہو اور ان سامان کو جو کسی قیمت لے چکا ہو تو وہ اور دوسرے قرضہ دار کی بیچ کے لئے اس کے پاس لے۔

۱۰۴۸ کوئی شخص سرگرمیوں اور اس کے پاس کسی شخص کا مال اسیہ موجود ہو تو یہ شخص دوسرے قرضہ دار کا شریک ہو گا یا ہے اور اپنے اس قرضہ کا تحفظ نہ کرے۔
۱۰۴۹ جو شخص اپنا مال کسی ایسے شخص کے پاس عید موجود رکھے جو مفلس ہو چکا ہو تو دوسروں سے زیادہ اس چیز کا حقدار ہے۔

۱۰۵۰ محمد بن یحییٰ ارحم فرماتے ہیں یہ قرضہ مفلس شخص کے پاس ہے اس کے پاس ہے اور اس سے کوئی حدیث چھوڑا کے مال کے بارے میں ہے۔
۱۰۵۱ مصنف ابی ابی شیبہ عبد الحمید بن صالحہ بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۵۲ جو شخص اپنا مال عید کسی ایسے مفلس کے پاس رکھے جو مفلس ہو چکا ہو تو دوسرے قرضہ داروں سے زیادہ اس چیز کا حقدار ہے۔
۱۰۵۳ سیدہ فاطمہ فی الامم ابو ابیہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۵۴ اپنے قرضہ خزانوں سے فرمایا جان تو تودوں کو اس کے لئے واپس لے کر۔
۱۰۵۵ عبد الحمید، وعبد بن حمید، ابن مردی، حسن صحیح، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، بروایت ابو سعید رضی اللہ عنہ، عبد حمید

۱۰۵۶ بروایت حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہ

کتاب الجہاد

اس میں چھ باب ہیں۔

پہلا باب جہاد کی ترغیب کے بارے میں

۱۰۳۷۷۔ فرمایا: تم پر تمہارے امیر کے ساتھ جہاد واجب ہے چاہے امیر نیک ہو یا فاجر اور اگرچہ وہ کبیرہ گناہوں میں مبتلا ہو، اور تم پر نماز واجب ہے ہر مسلمان کے پیچھے چاہے وہ نیک ہو یا فاجر اور تم پر ہر مرنے والے مسلمان کی نماز جنازہ واجب ہے چاہے وہ مرنے والا نیک ہو یا فاجر اور اگرچہ وہ کبیرہ گناہوں میں مبتلا ہو۔ ابو داؤد، مسند ابی یعلیٰ بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۷۸۔ فرمایا: جنت تلواریں کے سائے تلے ہے۔ مسند ابی یعلیٰ بروایت حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۷۹۔ فرمایا: تلے تلے جنت تلواریں کے سائے تلے ہے۔ مسلم ترمذی، بروایت حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۸۰۔ فرمایا: اگر کسی شخص پر بیوی اور اولاد کی ذمہ داری نہیں تو اسے چاہیے جہاد میں لگ جائے۔

طبرانی، کبیر بروایت حضرت محمد بن حاطب رضی اللہ عنہ
۱۰۳۸۱۔ فرمایا: ”جب مومن کا دل اللہ کے راستے میں لڑتا ہے تو اس کے گناہ ایسے محو ہوتے ہیں جیسے گجر کے خوشے درختوں سے محو ہوتے ہیں۔“

طبرانی کبیر علیہ اسی نعم بروایت حضرت سلمان رضی اللہ عنہ
۱۰۳۸۲۔ ”جو شخص ایک شام اللہ کے راستے میں لگا دے تو جس قدر ظہار اس پر لگا ہے اس کے بقدر محکوم کو قیامت کے دن ملے گی۔“

ابن ماجہ والبیہاء بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۳۸۳۔ فرمایا: ”جو شخص اللہ کے راستے میں ایک تیر چلائے تو کیا اس نے ایک غلام کو آزاد کر دیا۔“ ترمذی مسند ابی یعلیٰ بروایت ابو نعیم

۱۰۳۸۴۔ فرمایا: ”جو شخص اللہ کے راستے میں دشمن پر ایک تیر چلائے اور اس کا تیر دشمن تک پہنچ جائے پھر چلائے اس کا تیر کام دکھائے پھر دکھائے اس کے لئے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ہے۔“ مسند احمد، نسائی ابن ماجہ، طبرانی کبیر، مسند ابی یعلیٰ بروایت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۸۵۔ فرمایا: ”جو شخص اللہ کے راستے میں اپنی تلوار سونے تو گویا اس نے اللہ سے بیعت کر لی۔“ ابن مردودہ بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۸۶۔ فرمایا: ”اللہ کے راستے میں اگر کسی سر میں درد ہو اور وہ اس پر ثواب کی امید رکھے تو اس کے پیچھے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔“

طبرانی کبیر بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۳۸۷۔ فرمایا: ”جو پیرے ساتھ جنگ میں شریک نہ ہو سکا وہاں کو چاہیے کہ وہ سمندر میں جہاد کرے۔“ طبرانی الاوسط بروایت واقلہ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۸۸۔ فرمایا: ”جو شخص کسی قیدی کو دشمن کے ہاتھوں سے چھڑائے تو گویا اس نے چھٹے آزاد کیا۔“

طبرانی، صغیر بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۰۳۸۹۔ فرمایا: ”جو شخص اللہ کے دین کو بلند کرنے کی خاطر لڑے وہ اللہ کے راستے میں نکلا ہوا ہے۔“

مسند احمد، ہونلاہ الاربعہ، متفق علیہ بروایت حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۹۰۔ فرمایا: ”جو شخص اللہ کے راستے میں صرف اتنی دیر لڑے جتنی دیر میں اونٹنی کا دودھ نکالا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو آگ پر حرام

فرما دیتے ہیں۔“ مسند احمد، بروایت حضرت عمرو بن عبسہ

۱۰۳۹۱۔ فرمایا: ”جو شخص اللہ سے اس حال میں ملے کہ اس پر جہاد کا کسی قسم کا اثر نہ ہو تو وہ اس سے اس حال میں ملے گا کہ اس کے دین میں کمی ہوگی۔“

ترمذی، ابو داؤد، مسند ابی یعلیٰ بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۴۹۲۔ فرمایا "جو شخص دشمن سے جہاد کرے اور ثابت قدم رہے یہاں تک کہ شہید ہو جائے یا فتح ہو جائے تو وہ شخص قبر میں آرمایا نہیں جائے گا۔"

طبرانی کبیر مستدرک حاکم بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۴۹۳۔ فرمایا "جو شخص اللہ کے راستے میں سرحد کی حفاظت کرتے ہوئے پایا جائے اللہ پاک اس کو قبر کے فتنوں سے امن بخشے گا۔"

طبرانی کبیر بروایت حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ

۱۰۴۹۴۔ فرمایا "تین لوگ اللہ کی جماعت میں سے ہیں، جہاد سے کامیاب ہوئے والا، حج کرنے والا اور عمرو کرنے والا۔"

نسائی، لاہن حبان، مستدرک حاکم بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۴۹۵۔ فرمایا "کافر اور اس کو قتل کرنے والا آگ میں بھی قہقہہ ہوں گے۔" مسلم، ابوداؤد، بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۴۹۶۔ فرمایا "مجھے مہربانی کرنے والا اور جہاد کرنے والا بنا کر بھیجا گیا ہے مجھے تاجر یا کھیتی باڑی والا نہیں بنایا گیا، یا درکھو امت کے بدترین لوگ تاجر اور کھیتی باڑی کرنے والے ہیں مگر وہ شخص جو اپنے دین کی حفاظت کرنے والا ہو۔"

حلیہ ابونعیم بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۰۴۹۷۔ فرمایا ہے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے رحم کرنے والا اور جہاد کرنے والا بنا کر بھیجا ہے اور مجھے تاجر اور زراعت والا بنا کر بھیجا ہے ہے شک قیامت میں بدترین لوگ وہ ہوں گے جو تاجر اور کھیتی باڑی کرنے والے ہیں سوائے ان لوگوں کے جو اپنے دین کی حفاظت کرنے والے ہوں۔

سنن دارقطنی فی الازاہ، حلیہ ابونعیم وابن الساکر

۱۰۴۹۸۔ فرمایا "کوئی گھر والے ایسے نہیں جن کے پاس صبح دو بیلوں کی جوڑی آتی ہو مگر یہ کہ وہ ذلیل ہوں گے" (مراہم کھیتی باڑی والے

لوگ ہیں)۔ طبرانی، کبیر بروایت حضرت ابوامامہ، رضی اللہ عنہ

۱۰۴۹۹۔ فرمایا "جب تم حج حید کرے گلو"۔ ابوداؤد، بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۵۰۰۔ فرمایا "جب لوگ دینار اور درہم میں نخل کرنے لگیں، بیج عینہ کرنے لگیں اور جانوروں کے پیچھے مشغول ہو جائیں گے اور اللہ کے راستے میں جہاد کو چھوڑ دیں تو اللہ تعالیٰ ان پر ایسی ذلت ڈال دیں گے جس کو اس وقت تک نہیں ہٹائیں گے جب تک یہ لوگ اپنے دین کی

طرف لوٹ نہ آئیں"۔ مسند احمد، طبرانی کبیر، شعب الایمان، بیہقی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۵۰۱۔ فرمایا "سب سے افضل صدقہ ایک خیر کا سایہ اللہ کے راستے میں میا کرنا یا ایک غلام کا اللہ کے راستے میں دین جان افشانی کے

راستے میں دینا"۔ مسند احمد، ترمذی، بروایت حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ، ترمذی، بروایت حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ

۱۰۵۰۲۔ فرمایا "تم میں سے جو شخص اللہ کے راستے میں نقصان والے کے پیچھے اس کے گھر اور مال کا بھڑائی کے ساتھ خیال رکھے اس کو نکتے والے

کے اجر کے آدھے حصے جتنا ملے گا"۔ مسلم، ابوداؤد، بروایت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ

۱۰۵۰۳۔ فرمایا "اللہ کو فہر آلود قدموں میں سے کوئی قدم اتنا محبوب نہیں جتنے وہ قدم جو جہاد کی شخص سیدھی کرتے وقت فہر آلود ہوئے ہوں۔"

سنن مسند بن منصور، بروایت ابن سابط رضی اللہ عنہ، مسند

۱۰۵۰۴۔ فرمایا "اللہ کے راستے میں ایک دن کا جہاد دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے ان سب سے بہتر ہے، اور جنت میں تمہارے کوڑے کے رکھنے

کی جتنی جگہ ہے وہ جو کچھ دنیا میں ہے ان سب سے بہتر ہے اور اللہ کے راستے میں ایک شام یا ایک صبح لگا دو دنیا میں جتنی چیزیں ہیں ان سب سے بہتر ہے"۔ مسند احمد، بخاری، ترمذی، بروایت حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ

۱۰۵۰۵۔ فرمایا "اللہ کے راستے میں ایک دن سرحد کی حفاظت ایک مہینہ کے روزوں اور رات کی عبادت سے بہتر ہے اور اگر کوئی شخص سرحد کی حفاظت کرتے ہوئے مر گیا تو اس کے اعمال کا ثواب لکھا جاتا رہے گا اور اس کا رزق بھی جاری رہے گا اور وہ فتنوں سے محفوظ ہو جائے گا۔"

مسلم بروایت حضرت سلمان رضی اللہ عنہ

۱۰۵۰۶۔ فرمایا "سرحد کی ایک دن کی حفاظت ایک مہینہ کے روزوں اور راتوں کی عبادت سے افضل ہے"۔ مسند احمد، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

امت کے لئے رہبانیت ہوتی ہے یہی امت کی رہبانیت دشمنوں کے لوہا لوس سے ہر حد کی مخالفت کرنا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۵۲۳۔ فرمایا: میں قیامت کے قریب گوارے کا تھک چکا ہوں کہ قریب اللہ کی عبادت کرو، جس کا کوئی شریک نہیں اور میرا رزق میرے بزرے کے نیچے ہے اور عبادت اور ذلت وہی ایک ہی شے ہے اور جو میرے دین کی مخالفت کرے اور جو جس قوم کی مشابہت اختیار کرے گا وہ انہیں شمس سے ہوگا۔ "مسند احمد، مسند ابی اعلیٰ، طبرانی، کبیر مرویات ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۵۲۵۔ فرمایا: لوگوں میں سے بہترین وہ شخص ہیں ایک وہ شخص جو اللہ کے راستے میں جہاد کرے۔ یہی تک کہ کوئی جگہ تک جا چکے جہاں سے دشمن کو خطرہ ہو جائے اور وہ یہ شخص جو اپنی کے کنارے پر رہتا ہو اور پانچ وقت کی نماز میں ادا کرتا رہے، اپنے مال کا حق دیتے رہے اور اپنے رب کی عبادت کرتا رہے یہاں تک کہ اس کو موت آجائے۔ "مسند احمد مرویات حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۵۲۶۔ فرمایا: کیا میں تمہیں لوگوں میں سب سے بہترین مرد بتاؤں؟ یہ وہ شخص ہے جو اپنے گھوڑے کی گاس بکڑ کر اللہ کے راستے میں چلا رہے یہاں تک کہ مر جائے یا شہید کر دیا جائے اور وہ ایسا نہیں ایسے شخص کے ہارے میں نہ جاتاؤں اور اس کے پیچھے نہ چلے والا ہے۔ یہ وہ شخص ہے جو ایک عاتقی میں گشت نشین ہو کر لڑا، پڑھتا رہے، ذکر ادا کرتا رہے اور برے لوگوں سے دور رہے، خوب کن اور سب سے بدترین شخص وہ ہے جس سے اللہ کے نام پر سہمی کیا اور وہ بگڑی جھانڈ کرے۔ "مسند احمد، ترمذی، نسائی، ابی حنن، مرویات ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۰۵۲۷۔ فرمایا: سب سے کامل ایمان والا وہ شخص ہے جو اللہ کے راستے میں اپنی جان اور مال کے ساتھ جہاد کرے اور وہ شخص جو ایک گھاتی میں اللہ کی عبادت کرے اور لوگ اس کے شر سے محفوظ رہیں۔ "ابوداؤد، مستدرک حاکم مرویات ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۵۲۸۔ فرمایا: سب سے بہتر مسلمان وہ ہے جو اللہ کے راستے میں اپنی جان اور مال کے ساتھ جہاد کرے اور وہ دین کو چاہے کھائی میں نہ رہا اور اسے اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھے۔ "مسند احمد، ترمذی، نسائی، ابوداؤد، ابن ماجہ مرویات ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۵۲۹۔ فرمایا: اللہ کے راستے میں سرحد کی حفاظت کرنے والا اس شخص سے زیادہ اہم حاصل کرنے والا ہے جو اپنے آپ کو ہر گز ہمت کرے ایک مہینہ کے روزے اور اتوں کی عبادت کرے۔ "شعب الایمان، بیہقی مرویات حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۵۳۰۔ فرمایا: "بے شک اللہ کے راستے میں اپنے گھوڑے پر خرچ کرنے والا یہاں سے بھیسے اپنے ہاتھوں کو صدقہ دینے کے لئے گھولنے والے اور بچانے والے نہ کرے۔" حضرت ابی حنن، مرویات ابن حنفیہ

جنت کے سو درجہات مجاہدین کے لئے ہیں

۱۰۵۳۱۔ فرمایا: بے شک جنت میں سو درجے ہیں جن کو اللہ نے اپنے راستے میں جہاد کرنے والوں کے لئے تیار کر رکھا ہے ہر سو درجوں کے بیچ میں نہ تو اصل ہے نہ جنتا آسمان اور زمین کے درمیان کسی جہت میں نہ انتہے، نہ ٹھکانہ جنت و آخرت کا ایسا کوئی جہت کے بیچ میں ہے اور جنت کا علیحدہ ہے اور ان کے اوپر رحمان کا عرش ہے نہ اس کی سے جنت کی خبریں پہنچتی ہیں۔ "مسند احمد، بیہقی، مرویات حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۵۳۲۔ فرمایا: جو شخص اللہ کے راستے میں شہید ہوے اللہ کا رزق ہے کہ اسے کچھ پروانہ اور میرے رسولوں پر تصدیق نے نکالا ہے۔ محمد پر حق تعالیٰ سے کہ میں اسے اس کے برابر اور ساتھ لائی ہوئی قیمت کے ساتھ دہیں اور اس واسطے جنت میں داخل کروں "پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر میری امت کے لئے خشک نہ ہوتا تو میں کسی مہربانے (دوست) جس میں آپ خود شریک نہ ہوتے تھے اسے پیچھے نہ رہوں حالانکہ میری خواہش ہے کہ مجھے اللہ کے راستے جہاد (میں شہید) کیا جائے پھر میرا گھوڑا لیا جائے۔ "تہذیب قرآن، ابن عمر رضی اللہ عنہ

مسند احمد، ترمذی، نسائی، ابی حنن، مرویات ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۵۳۳۔ فرمایا: اللہ کے راستے میں سرحد کی حفاظت ایک مہینہ کے روزے اور اتوں کی عبادت سے بہتر ہے اور جو اس مخالفت کے

۱۰۵۳۳۔ دورانِ مر جائے، و قبر کے تختہ سے محفوظ کر دیا جائے گا اور اس کے محل کا اجر قیامت تک لکھا جا رہا ہے گا۔" نورمذی بروایت سلمان رضی اللہ عنہ فرمایا "میں اللہ کے راستے میں ایک جہاد کرنے والے کے لئے سامانِ سفر کی تیاری کروں۔"

۱۰۵۳۵۔ فرمایا "اللہ کے راستے میں کسی دشمنی کو کوئی دشمن نہیں لکھا اور اللہ کو خوب معلوم ہے کہ کون اس کے راستے میں دشمنی ہوئے گا یہ گریہ کر دو قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے دشمن سے خون جاری ہوگا جس کا رنگ خون جیسا ہوگا اور اس کی خوشبو مشک کی خوشبو کی طرح ہوگی۔"

۱۰۵۳۶۔ فرمایا "کوئی شخص اللہ کے راستے میں دشمنی نہیں ہوتا اور اللہ کو خوب معلوم ہے کہ کون شخص اللہ کے راستے میں دشمنی ہوئے گا یہ گریہ کر دو قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے دشمن سے خون بہہ رہا ہوگا جس کا رنگ خون جیسا ہوگا اور خوشبو مشک جیسی ہوگی۔"

۱۰۵۳۷۔ فرمایا "کوئی دشمنی اللہ کے راستے میں دشمن نہیں کھاتا مگر یہ کر دو قیامت میں اس طرح آئے گا کہ اس کے دشمن سے خون جاری ہوگا جس کا رنگ خون جیسا ہوگا اور خوشبو مشک جیسی ہوگی۔" بخاری بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۵۳۸۔ فرمایا "کوئی شخص ایسا نہیں کہ جس کو موت آئے اور اللہ کے پاس اس کے لئے بھلائی ہو کہ وہ دنیا میں لوٹنا پسند کرتا ہو اگر چہ اسکو دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے وہ سب مل جائے سوائے شہید کے کہ وہ یہ تمنا کرتا ہے کہ وہ دنیا میں اتر جائے تاکہ اس کو وہ بارہ شہید کر دیا جائے یا اس جہ سے کہ اسکو شہادت کی فضیلت کا پتہ چل چکا ہوگا۔" مسند احمد مطلق علیہ نورمذی بروایت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۵۳۹۔ فرمایا "میری امت کے بعض لوگ مجھ پر عیش کیے گئے جو اللہ کے راستے میں جہاد کر رہے ہیں اور سندر کے حج میں اس طرح سوار تھے جیسے بادشاہ تختوں پر ہوتے ہیں۔" متفق علیہ نورمذی، نسائی، بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ مسند احمد، مسلم، نسائی ابن ماجہ بروایت حضرت ام حرام بن ملحان رضی اللہ عنہ

۱۰۵۴۰۔ فرمایا "میں نے سندر پر سوار ہونے والے لوگوں میں سے ایک ایسی جماعت دیکھی جو اس طرح تھی جیسے بادشاہ تخت پر ہوتے ہیں۔" مراد جہاد کرنے والے لوگ ہیں۔ ابو داؤد بروایت ام حرام رضی اللہ عنہ

۱۰۵۴۱۔ فرمایا "اے لوگو! دشمن سے ملاقات کی تمنا نہ کرو اور اللہ سے عافیت طلب کرو اور جب تمہارا دشمن حکما مانا ہو جائے تو ثابت قدم رہو اور جان لو کہ جنت کمواروں کے سوائے تلے ہے اسے اللہ جو کتاب کو نازل کرنے والے ہیں اور بادلوں کو چلانے والے ہیں اور دشمنوں کو شکست دینے والے ہیں ان لوگوں کو شکست دے سہیں اور زمین ان پر فتح نصیب فرمائیں۔" مطلق علیہ، ابو داؤد بروایت حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ

۱۰۵۴۲۔ فرمایا "جو شخص اللہ کے راستے میں ایک گھوڑا دے دے اس حال میں کہ وہ اللہ پر ایمان رکھتا ہو اور اس کے بعد سے کوئی جاننا ہو تو اس گھوڑے کے کھانے پینے، پانچنا اور پیشاب کے بدلے میں اس کے تمام اعمال میں نیکیاں لکھی جائیں گی۔"

۱۰۵۴۳۔ فرمایا "جو اللہ کے راستے میں ایک گھوڑا عطا کر دے پھر اپنے ہاتھ سے اس کا چارہ دے تو ہر دانہ کے بدلے اس کے لئے ایک نیکی ہے۔" مسند احمد، ابن ماجہ، نسائی بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۵۴۴۔ ابن ماجہ ابن حبان بروایت لیثم داری رضی اللہ عنہ

جہاد کیلئے گھوڑے پالنے کا ثواب

۱۰۵۴۵۔ فرمایا "بے شک اللہ کے بعض ملائکہ ایسے ہیں جو ہر رات کو نازل ہوتے ہیں اور جنگ میں استعمال ہونے والے جانوروں کو گنتے ہیں

سوائے اس جانور کے جس کے منہ میں گھنٹی ہو۔ علم ہی بروایت حضرت ابو ہریرہؓ، وحی اللہ علیہ
 ۱۰۵۵۲۔ فرمایا ”جو اپنے خرچ پر کسی شخص کو اللہ کے راستے میں بھیج دے اور خود گھر پہنچے تو اس کے لئے ہزار گم کے بدلے ساٹھ سو درہم کا ثواب
 ہے اور جو خود اللہ کے راستے میں لاسے اور اس میں اہل خرچ کرے تو اس کے لئے ہزار گم کے بدلے ساٹھ لاکھ درہم ہوں گے۔“
 میں حاجہ بروایت حسن بن علی ابو ہریرہؓ وحی اللہ علیہ ابو ہریرہؓ، ابو ہریرہؓ، ابن عمرؓ، جابرؓ، عثمان بن حنیسؓ وحی اللہ علیہ
 ۱۰۵۵۳۔ فرمایا ”جس کو اللہ کے راستے میں ہر گھنٹہ سے لے کر ایک دن تک جنت کا ایک دن جیسے۔“

ابو داؤد، نسائی، ابن حبان، مسند کرم، حکم بروایت حضرت امیہ بن جحجیح
 ۱۰۵۵۴۔ فرمایا ”جو اللہ کے راستے میں جہاد کے لئے کسی کو تیار کرے تو گویا اس نے خود چوبیس ہزار جو کی جہاد کرنے والے کے پیچھے اس کے گھر والوں کا
 اچھی طرح سے خیال رکھے تو گویا اس نے خود چوبیس ہزار“ مسند احمد، مصنف علیہ ابن ماجہ بروایت حضرت زید بن خالد وحی اللہ علیہ
 ۱۰۵۵۵۔ فرمایا ”جو اللہ کے راستے میں جانے کے لئے کسی کو تیار کرے تو اس کے لئے اس چارے والے کے جتنا اجر ہے اور اس جانے والے
 کے برابر جس کوئی نہیں کی جائے گی۔“ ابن ماجہ بروایت حضرت زید بن خالد جعفی وحی اللہ علیہ
 ۱۰۵۵۶۔ فرمایا ”جو اللہ کے راستے میں لکھے اور اس دوران میں جائے یا شہید کر دیا جائے یا اس کا گھوڑا یا اونٹ اسے کھلے ڈالے یا اس کے ستر
 پر کوئی زہر ملا جائے اسے ڈس لے یا جس طرح چاہے اسے بھی اللہ چاہے وہ انتقال کر جائے تو وہ شہید ہو گا اور اس کے لئے مسعد ہوگی۔“

ابو داؤد، مسند کرم، حکم بروایت حضرت ابو مالک الانصاری وحی اللہ علیہ
 ۱۰۵۵۷۔ فرمایا ”جو مسلمان اللہ کے راستے میں اتنی دیر بھی قیام کرے جتنی دیر میں اونٹنی کا درود نکالا جاتا ہے تو اس کے لئے جنت واجب
 ہوگی اور جو اللہ سے بدلے کے ساتھ شہادت مانگے پھر وہ مرے یا قتل کر دیا جائے تو بے شک اس کے لئے شہید جتنا اجر ہے اور جس شخص
 کو اللہ کے راستے میں کوئی زخم لگے کہ اسے یا کوئی جرح پہنچے تو وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کا رنگ زعفران جیسا ہو گا اور خوشبو
 سبک جیسی اور جس شخص کو اللہ کے راستے میں کوئی زخم لگے تو اس پر شہیدوں کی ہر ہوگی۔“

مسند احمد، ابن ماجہ، ابن حبان بروایت حضرت معاذ وحی اللہ علیہ
 ۱۰۵۵۸۔ فرمایا ”جو نہ جہاد کرے نہ کسی کو جہاد کے لئے تیار کرے نہ کسی کو جہاد کے پیچھے اس کے گھر والوں کا خیال رکھے تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت
 سے پہلے پہلے کسی مصیبت میں مبتلا کر دیں گے۔“ ابو داؤد، ابن ماجہ بروایت حضرت ابو ہریرہؓ وحی اللہ علیہ
 ۱۰۵۵۹۔ فرمایا ”جو اس حال میں دنیا سے رخصت ہو کہ اس نے نہ بھی جہاد کیا ہو نہ بھی اپنے دل میں اس کا ارادہ کیا ہو تو وہ ایک طرح کے غزاق پر
 اپنا ہے رخصت ہوا۔“

فائدہ..... یعنی جس کی کو شان یہی ہے کہ وہ اللہ کے راستے میں لکھے یا پھر جتنے کا خواہش مند رہے۔“

مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، نسائی، بروایت حضرت ابو ہریرہؓ وحی اللہ علیہ

سرحد کی حفاظت میں جان وے دینا

۱۰۵۶۰۔ فرمایا ”جو اللہ کے راستے میں سرحد کی حفاظت کرنا ہو جان دے تو اللہ اسے تیب اعلیٰ کا ثواب اس کے لئے جاری رکھے جس اور
 اس کا رزق ایک طرح سے ملتا رہتا ہے اور وہ انھوں سے محفوظ رہتا ہے اور اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو اس محل میں اٹھائیں گے کہ وہ خوف
 سے اس میں ہوگا۔“ ابن ماجہ بروایت حضرت ابو ہریرہؓ وحی اللہ علیہ
 ۱۰۵۶۱۔ فرمایا ”اللہ کے راستے میں تیب گزلی کا جہاد یہ اللہ کے راستے میں جہاد ہے جس کو اس کے پاس عبادت کرنے سے بچر ہے۔“

ابن حبان، شعب الایمان بھی بروایت حضرت ابو ہریرہؓ وحی اللہ علیہ

۱۰۵۵۷۔ فرمایا "اللہ کے راستے کے لئے اپنے گھوڑے پر خرچ کرنے والا ایمان ہے جسے مسند دینے کیلئے ہاتھ گھولے۔ گئے اور ایمان کو بخند نہ کرنے۔"

مسند احمد، ابوداؤد، مسند ک، حاکم بروایت حضرت ابن الحنظلہ رضی اللہ عنہ

۱۰۵۵۸۔ فرمایا "اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کی شہادت لیتا ہوں کہ اگر میں نے اس کو سوت، بے دینی تو اس کو جنت عطا فرماؤ گا اور اگر اس کو بدی ہو تو اجریا نہیں دے گا۔" مسند احمد، بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۵۵۹۔ فرمایا "جو اللہ کے راستے میں ایک دن اور رات کی حفاظت کرنے کے دوران انتقال کر جائے اس کے لئے آقا صلی اللہ علیہ وسلم جہاد کے بارگاہ مبارک میں اس کو شہید کا درجہ منتوں سے محفوظ ہو جائے گا۔" ترمذی، مسند ک، حاکم بروایت حضرت سلمان رضی اللہ عنہ

۱۰۵۶۰۔ فرمایا "مومن ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر مومنین میں سے کوئی لوگ ایسے نہ ہوتے جن کو یہ گوارا نہیں کہ وہ جہاد میں میرے سے پیچھے رہ جائیں اور نہ ہی میرے پاس انتقال ہے کہ میں ان کو سواری دے سکوں تو میں اللہ کے راستے میں لڑائی جانے والی کسی جنگ میں بھی پیچھے نہ رہوں اور اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے مجھے یہ بات پسند ہے کہ میں اللہ کے راستے میں شہید کروا جاؤں پھر دوبارہ زندہ کیا جاؤں پھر شہید کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر شہید کیا جاؤں اور نہ کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر شہید کیا جاؤں۔"

مسند احمد، مصنف علیہ نسائی، بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۵۶۱۔ فرمایا "اللہ کے راستے کا فہم اور جنم کا حواس بھی کسی مسلمان کے نقصان میں نہیں ہو سکتا۔"

نسائی ابن ماجہ، ابن حبان بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۵۶۲۔ فرمایا "کسی بندے کے اندر اللہ کے راستے کا فہم اور جنم کا حواس ساتھ جمع نہیں ہو سکتے اور نہ ہی کسی انسان کے اندر ایمان اور عقل بھی

ایک ساتھ جمع ہو سکتے ہیں۔" ابوداؤد، مسند ک، حاکم بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۵۶۳۔ فرمایا "دوزخ میں کافر اور وہ مسلمان جس نے اس کا خرگوش کیا ہو پھر سیدہ حواجہ اور میانہ زوی اختیار کی ہو جمع نہیں ہو سکتے اور کسی مسلمان کے اندر اللہ کے راستے کا فہم اور دوزخ کا حواس جمع نہیں ہو سکتا اور نہ ہی کسی بندے کے اندر ایمان اور صدقہ کا ساتھ جمع ہو سکتے ہیں۔"

مسند احمد، نسائی، مسند ک، حاکم، بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

دو آنکھوں پر جنم کی آگ حرام ہے

۱۰۵۶۴۔ فرمایا "دوزخ میں دو ایسے لوگ جمع نہیں ہو سکتے جن میں سے ایک دوسرے کو قصاص پہنچا جو ایسا مومن جو کافر کو قتل کرے پھر

سیدھے راستے پر چلا رہے۔" مسند احمد، مسلم بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۵۶۵۔ فرمایا "بے شک شیطان نے آدم کے مختلف راستوں میں گھات لگائی ہے، جس میں اس کے اسلام کے راستے میں بیڑے ہیں اور جہنم کے ہم اسلام لاتے ہو اور اپنا اور اپنے باپ دادا کا دین چھوڑ دے لیکن وہ اس کی بات نہیں مانا اور اسلام سے آیا ہے پھر وہ اس کے جہنم کے راستے میں بیڑا اور کھاتم مقرر کر دے جو اور اپنا دین اور اپنا اسلام چھوڑ دے ہو (مرد اپنا دین ہے) جبکہ مرد کی مثال تو ایسی ہے جیسے گھوڑے کی چراگاہ میں ہے لیکن اس نے شیطان کی نہ ہائی اور مقرر کر لی پھر وہ اس کے جہنم کے راستے میں بیڑا اور کھاتم مل دے اور جہنم کو شفقت میں ڈال کر جہنم کر دے پھر اگر تم شہید کر دے جاؤ گے تو تمہاری بیوی سے کوئی اور نکاح کر لے گا اور تمہارا دین تو تمہارا جائے گا لیکن اسے شیطان کی بات نہیں بخانی اور جہاد کیا تو جو شخص اس طرح کرے تو اللہ پر واجب ہے کہ وہ اسے جنت میں داخل کرے، اور اگر وہ اسے جہنم پر واجب ہے کہ وہ اسے جہنم میں داخل کرے۔"

مسند احمد، نسائی، ابن حبان، بروایت حضرت مسند ک، حاکم بروایت ابن حاکم رضی اللہ عنہ

۱۰۵۶۶۔ فرمایا "لوگوں میں سے سب سے بہتر زندگی اس شخص کی ہے جو اللہ کے راستے میں اپنے گھوڑے کی لگام پکڑے ہوئے ہندی پرانہ چار پاؤں پر جب بھی کوئی پکارا جیسے سب سے اسی تک جا پہنچتا ہے لڑائی اور قتل کے مواقع تلاش کرتے ہوئے یا وہ شخص جو کھانوں

میں سے ایک گھنٹی میں پانچ سو ہیں میں سے ایک دوسری کے بیچ میں اپنی قبریں کے چھوٹے سے بڑے کے ساتھ ہر نماز پڑھتا رہے، ان کو؟
 انکار کر رہے اور اپنے رب کی عبادت کرتا رہے یہ سن سب کہ اس کو موت آ چکی، پھر لوگوں سے اس کا فتنہ بھلائی کے بارہ کوئی نہ بولتا۔

سلام، اس ماحول، پرواغت حضرت ابو حنیفہ رحمہ اللہ

۱۵۶۔ فرمایا ”مشرکین سے اپنے مالوں، جانوں اور زبانوں سے بھاڑ کرو۔“

محمد احمد - ابرار ذوق مہمانی لایں جان، سیتلر کے حاکم پرواہ نہ حضرت امی دلی افغان

۱۵۶۹ فرمایا: "گندہ کے راستے میں مندر کے سامں پر ایک رات کی حفاظت اس شخص کی عبادت سے بہتر ہے جو اپنے گھر میں روزانہ ایک خزانہ برسی تک روزانہ سہ گئے اور راتوں میں چوبت کرے اس سے اور ہر برس تین سو روپے کا فائدہ اور ہر سال خزانہ برسی کا۔"

أما ما وجدته من : يجب حلقه عن الحصى ، الصبي اغسله بحم

۱۸۶۹ فرمایا اللہ کے راستے کی ایک رات کی فطرت بھتر۔ یہ ایک بڑا ہی داتوس۔ سے جن میں مہارت کی جائے اور ان کے ذہن میں
 روزے رکھے جائیں۔ طبرانی کمر۔ صنوبر کا حکم طب الایمان بیہقی بروایت شہرہ عثمانی رضی اللہ عنہ

۱۰۵۷۰ فرمایا: ”آج حرام کر دی گئی اس آٹکھ پر جو اللہ کے ذمہ دے ہو اور آٹکھ کر مکرہ کی گئی اس آٹکھ پر جو اللہ سے روئے مس جانی ہو اور آٹکھ حرام کر دی گئی اس آٹکھ پر جو اللہ کے منع کر دیا ہو اور آٹکھ جو اللہ کے راستے میں ضائع ہو گئی ہو۔“

طریقی کبیر، سنارک، حاکم پر و بہت مضبوط امور، بحالہ و طبی اللہ تعالیٰ

۱۵۷۲ء مجاہدین کی حکومتیں پیچھے رہ جانے والوں پر اسی طرح حرام ہیں جیسے ان کی اپنی اُمیں اور پیچھے رہ جانے والوں میں سے مجاہدین میں سے کسی کے خیر الاول کا رکھنا۔ بنیاد میں خیریت کرے مگر یہ کہ قیامت کے دن مجاہدوں کو اس کے سامنے کھڑا کیا جائے گا اور اس سے کہہ جائے گا کہ یہ وہ شخص جس نے تمہارے پیچھے تمہارے مگر دلوں کے ساتھ ہر اپنی کی عمر اس کی نیکیوں سے جو چاہے ہوئے اور اس کے اعمال میں سے جو چاہے ہوئے لے لے گا تو تمہارا کیا ثمران ہے میرے ابھیں خیر اول کہو وہ اس کی نیکیوں میں سے کچھ بھڑکتے گا۔

عبدالاحمد علیہ، ابر ذاق، دعائی پر راجت حضرت، پو پید فار ہی، ملا علی

۱۵۷۳ فرمایا: "اسلام کی چوٹی اللہ کے راستے میں جہاد سے اس کو ہستی حاصل کر سکتا ہے جو لوگوں میں سب سے افضل ہو۔"

حضرت امیر، گنبد بزرگ است حضرت امیر امام رضا علیه السلام

۱۰۵۷ھ فرمایا "انہم کرم کرے جو کیا اور ان کے چکر کیا اور یہ اس عاجز، مستلک حاکم پرواہت حضرت عیسیٰ علیہ السلام رضی اللہ عنہ

۱۷۷۰ء۔ فرمایا: "موت کے راستے کی چند گزیاں پھیاں کھال سے بھرتا آتا۔ مسند پر دوس دھنسی پر وہیت حضور نبی محمد صلی اللہ علیہ

۱۰۵۷۱ فرمایا: "تکواریں ہست کی جہاں ہیں۔"

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ فی الحبشیات وامن عسا کہ ہر روایت صحیحانہ زیاد بن سمیونہ رضی اللہ عنہ

۷۷۵ء۔ "نرفا" الخوارزمی نے "کافی" کے "ساحلہ ہرابت" صلیب المعنی: جسی اللہ علیہ

تلوار میں گواہ دیں گی

فائدہ: یہی کوہِ قیامت کے دن ایسے استعمال کرنے والوں کے لئے گناہِ دسویں کی کہ انہوں نے اللہ کے راستے میں جہاد کیا تھا۔

۱۵۷۸ قرابا "کوارچی پایدین کی پادری میں۔" مسند فقہ فقہ دینی برادری حضرت امیر احمد دینی الفیغہ، لاجعلی فی سالیہ.

برای این مصروف زبدهن تاست و صلی الله علیه

۱۵۷۹ فرمایا: "جہاد میں شریک نہ ہوں" (۱۵) اور جھوٹی نماز میں شریک ہونے والا مردوں میں سے کوئی بھی جو اسے مرتد اور فاسق نہ سمجھے۔

کہا۔ (محل وقوع قضیت میں پرزور ہیں)۔ ابو منصور الحمدانی، فی مشیختہ، روایت مختصر مدنیان و حسنہ اندازہ

۱۰۵۸۵ فرمایا "خوشخبری اس کے لئے جو اللہ کے راستے میں کلمات سے چہرہ کرے گا جو اللہ کا ذکر کرے تو اس سے نئے برگم کے ہلے سبز برکتیں ہیں جو اس کا بڑا حادی جائیں گی اس کے ساتھ ہی اللہ کے پاس اس کے لئے اس سے بھی زیادہ برکت ہے۔"

طبرانی کبیر بروایت حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ

۱۰۵۸۸ فرمایا "اللہ کے راستے کی ایک میٹھی اور ایک شام نہ پانا اور دنیا میں جو کچھ جہان سے بھرتے۔"

مسئل علیہ، نسائی بروایت مہل بن سعد رضی اللہ عنہ

۱۰۵۸۳ فرمایا "ہمارے رب اس قوم پر قویٰ فرماتے ہیں جن کو انجیروں سے پاندھ کر جنت کی طرف لے جایا جاتا ہے۔"

مسند احمد، بخاری، ابوالدرداء بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۵۸۳ فرمایا "مجھے یہی آتی ہے ان لوگوں پر جنہارے پاس شریعت کی مسرت سے نہیں گمان کر جنت کی طرف لے جایا جائے گا اور اس بات کو آپ نے سنا ہے کہ محمد بن سعد رضی اللہ عنہ

۱۰۵۸۳ فرمایا "مجھے یہی آتی ہے ان قوموں پر جو انجیروں سے پاندھ کر جنت کی طرف لے جائے جائیں گے۔"

مسند احمد بروایت حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ

۱۰۵۸۵ فرمایا "مجھے تعجب ہوتا ہے اس قوم پر جو انجیروں میں پاندھ کر جنت کی طرف لے جائے جائیں گے وہ اس کی پختہ کر رہے ہوں گے۔"

طبرانی کبیر بروایت حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ، حلیہ ابو نعیم بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۵۸۶ فرمایا "ہمارے رب نے اس شخص پر تعجب فرمایا جو اللہ کے راستے میں جہاد کرے پھر اس کے ساتھیوں کو شکست ہو جائے تو وہ اپنی دوسری بیگم لے کر آئے اور لڑ کر وہیں تک کہ شہید ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتے ہیں انکو میرے بندے کی طرف یہ بخش اس لئے لڑا کہ یہ نہ کہ اس کی برائی نصرت کی خواہش تھی اور میرے خدا سے خوف تھا یہاں تک کہ اس کو شہید کر دیا گیا۔"

ابوداؤد، بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۰۵۸۷ فرمایا "تم پر اللہ کے راستے میں جہاد فرض ہے کیونکہ یہ جنت کے دروازوں میں سے ایک اور دروازہ ہے اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ تمہارے غم کو اور پریشانی کو دور فرماتے ہیں۔" طبرانی کبیر بروایت حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ

۱۰۵۸۸ فرمایا "اس شخص کے اعمال میں اور جزا دے۔"

فائدہ: ... یہ ان صحابی کے بارے میں فرمایا ہے جو ایمان لائے اور ایمان لاتے ہی جہاد میں چلے گئے اور ان شہید ہو گئے اسنے فرمایا کہ انہوں نے ایمان لانے کے بعد اعمال جاری بہت کم کئے ہیں لیکن اگر بھی اجر بہت لے گئے کیونکہ ان کو شہادت کا مرتبہ دیا جاتا ہے۔

مسئل علیہ بروایت حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ

۱۰۵۸۹ فرمایا "اللہ کے راستے کی ایک میٹھی اور ایک شام نہ پانا اور دنیا میں جو کچھ جہان سے بھرتے۔" مسند احمد مسئل علیہ بن ماجہ بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۵۹۰ فرمایا "اللہ کے راستے میں ایک میٹھی اور ایک شام نہ پانا اور دنیا میں جو کچھ جہان سے بھرتے۔" مسند احمد، نسائی، بروایت حضرت ابو یوسف رضی اللہ عنہ

مسند احمد، نسائی، بروایت حضرت ابو یوسف رضی اللہ عنہ

فائدہ: ... یعنی تمام کلمات سے افضل ہے۔

۱۰۵۹۱ فرمایا "مسند میں ایک جہاد کرنا کتنی کم ہے اس جہادوں سے بھرتے اور جس شخص کا مسند میں پر چکر آئے وہ اس شخص کی طرح ہے جو اللہ کے راستے میں اپنے قول سے نات پت ہو جائے۔"

فائدہ: ... یعنی اس کو شہادت کا ثواب ملے گا اور ماجہ بروایت حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ

۱۰۵۹۲ فرمایا "مسند میں ایک جہاد کتنی کم ہے اس جہادوں سے بھرتے اور جو مسند پر چکر آئے وہ اس کے تمام دواویں و جمود کر لیا اور مسند

میں جس شخص کا سر جکڑنا ہے، ایسا ہے، پیانا نہ کہہ رہا ہے، مگر اپنے خون میں ات پتہ ہونے والا ہے۔

حضرت امیر کبیر، شعب الانصار بیہقی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۵۹۳۔ جس شخص نے پہلے حج نہ کیا، اس کا حج کرنا اس جہادوں سے بڑھ کر ہے اور جو پہلے حج کر چکا، وہ ان کے لئے جہاد میں شریک ہونا اور انہوں سے بہتر ہے اور مسند میں آیا ہے جہاد میں مسدک جہادوں سے بڑھ کر ہے اور جو مسدک کو پار کر کے لگایا۔ ان کے مدافعی بن گیا، پار کر میں اور مسند سے غریب جس کا سر جکڑنے لگے وہ ایسا ہے جیسا کہ کہتا ہے میں اپنے خون سے لکھ کر لیا ہوں۔

حضرت امیر کبیر شعب الانصار بیہقی بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

مسند میں راستہ سے جہاد کرنے والوں کی فضیلت

۱۰۵۹۴۔ فرمایا "میری امت کی سب سے پہلی فوج جو مسند میں ہمارا ہوگی انہوں نے اپنے لئے جنت والیاب کروائی اور میری راستہ میں سے جو پہلی فوج قیصر، رشاہ کے شہر پر حملہ کرے گی ان کی مغفرت کر دی گئی۔" بخاری بروایت احمد حرم بنہ سمعان رضی اللہ عنہ

۱۰۵۹۵۔ فرمایا "ایک حج یا بیس جہادوں سے بہتر ہے اور ایک چار یا بیس حجوں سے بہتر ہے۔" ابو داؤد بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۵۹۶۔ "ایک مسدک مسدک کے لئے ہے جس پر حج فرض ہے اور دوسری صورت اس کے لئے جس پر حج فرض نہیں ہے۔"

شعب الانصار بیہقی بروایت حضرت امیر کبیر، امیر کبیر رضی اللہ عنہ

۱۰۵۹۷۔ فرمایا "جہاد سے پہلے حج کرنا بیس جہادوں سے افضل ہے اور حج کے بعد جہاد کرنا بیس حجوں سے بڑھ کر ہے اور اللہ کے راستے میں ایک گھڑی کا جہاد دینا بیس حجوں سے بڑھ کر ہے۔" حلیہ امی نعیم بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۵۹۸۔ فرمایا "اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والا حج کرنے والا اور مردہ کرنے والا سب اللہ کے وفد ہیں اللہ نے ان کو یہ توانیوں نے اخلاص کی اور انہوں نے اللہ سے سوال کیا تو اللہ نے ان کو عطا فرمایا۔" ابن ماجہ، ابوداؤد بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۵۹۹۔ فرمایا "جہاد میں خون و مال و جان کی قربانی ہے۔ مسدک دوسری چیز ہے اور اللہ رضی اللہ عنہ

۱۰۶۰۰۔ فرمایا "جہاد اور طریق کے ہیں سوائے شخص اللہ کی رضا کی خاطر جہاد کرنے اور میری طاعت کرنے اور بہترین الی خرچ کرنے۔ مائیں کے ساتھ آسانی کا معاملہ کرنے زمین میں خسار سے پہلے تو جنگ اس کی تہذیب اور بیداری سب اجرت حق ہیں اور جو شخص خسار دے دے جتنا لے لے کرے اور میری قربانی کرنے زمین میں خسار دے تو جب وہ خون و مال کے ساتھ جائے نہیں آئے گا۔"

مسند احمد، ابوداؤد، مسانی، مسند ابی بیہقی عن معاذ رضی اللہ عنہ

۱۰۶۰۱۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرا جہاد جہاد کے لئے اللہ کے راستے میں لگنا ہے میری رضا کی خاطر میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ میں سے کرواہیں لڑیں تو اس کے باوجود قیمت کے ساتھ وہ اس کی اس کا اور اس سے پہلے پاس باقی تو مخالف لڑے کہ ہم کر کے جنت میں داخل کر دوں گا۔"

حلیہ ابوالولاء عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۶۰۲۔ فرمایا "جہاد سے لانا جہاد میں قربانی ہے۔ مسند احمد، ابوداؤد، مسند ابی بیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۶۰۳۔ فرمایا "ایک گھڑی کا جہاد مسدک کے لئے ہے جس پر حج فرض ہے اور دوسری صورت اس کے لئے جس پر حج فرض نہیں ہے۔"

ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۶۰۴۔ "جہاد میں اگر مسدک پہلے گھڑی، دوں سال جہاد کرے، جہاد کے راستے میں لڑے گا، ایک گھڑی کے لئے ہے۔"

ابو داؤد، مسند ابی بیہقی

۱۰۶۲۵ فرمایا کہ ”جو کفار کو جواب دیتے ہوئے اللہ کی رضا کی خاطر اللہ کے راستے میں ہلکے، ان کے دھمکنے کی تعدیل کرتے ہوئے، ان کے سرواں پر ایمان رکھتے ہوئے تو وہ اللہ کی رحمت میں سے ہوں گا۔ اللہ کی رحمت میں ہی وہ جنت میں داخل ہوئے گا۔ اللہ کی رحمت میں جو جانے اُن پر اس کی عہد موجودگی میں ہی جو جانے پھر وہی سلامت اجر و ثواب اور مال و نعمت سب کچھ اپنے گھر و گھر کے پاس آئے اور جو اللہ کے راستے میں نکلا اور مر گیا یا قتل کیا گیا تو وہ شہید ہے یا اس کو اس کا ٹھکانہ یا اس کا گھر ہے۔ اس کے لئے ہے۔ اس کی گردن ٹوٹ جائے یا اس کو قتل کیا جائے یا اس کو قتل کیا جائے یا اس کو قتل کیا جائے یا اس کو قتل کیا جائے۔“

۱۰۶۲۱ فرمایا کہ ”جنت کے سارے جہنم میں جو اللہ تعالیٰ نے مجاہدین کے لئے تیار کر رکھے ہیں۔ یہ تمام روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے۔“
 ۱۰۶۲۲ فرمایا کہ ”جنت میں سارے جہنم میں جو اللہ تعالیٰ نے تیار کر رکھے ہیں۔ یہ تمام روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے۔“
 ۱۰۶۲۳ فرمایا کہ ”جنت میں سارے جہنم میں جو اللہ تعالیٰ نے تیار کر رکھے ہیں۔ یہ تمام روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے۔“

۱۰۶۲۴ فرمایا کہ ”جنت میں سارے جہنم میں جو اللہ تعالیٰ نے تیار کر رکھے ہیں۔ یہ تمام روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے۔“

۱۰۶۲۵ فرمایا کہ ”جنت میں سارے جہنم میں جو اللہ تعالیٰ نے تیار کر رکھے ہیں۔ یہ تمام روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے۔“

۱۰۶۲۶ فرمایا کہ ”جنت میں سارے جہنم میں جو اللہ تعالیٰ نے تیار کر رکھے ہیں۔ یہ تمام روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے۔“

۱۰۶۲۷ فرمایا کہ ”جنت میں سارے جہنم میں جو اللہ تعالیٰ نے تیار کر رکھے ہیں۔ یہ تمام روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے۔“

۱۰۶۲۸ فرمایا کہ ”جنت میں سارے جہنم میں جو اللہ تعالیٰ نے تیار کر رکھے ہیں۔ یہ تمام روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے۔“

۱۰۶۲۹ فرمایا کہ ”جنت میں سارے جہنم میں جو اللہ تعالیٰ نے تیار کر رکھے ہیں۔ یہ تمام روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے۔“

۱۰۶۳۰ فرمایا کہ ”جنت میں سارے جہنم میں جو اللہ تعالیٰ نے تیار کر رکھے ہیں۔ یہ تمام روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے۔“

۱۰۶۳۱ فرمایا کہ ”جنت میں سارے جہنم میں جو اللہ تعالیٰ نے تیار کر رکھے ہیں۔ یہ تمام روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے۔“

۱۰۶۳۲ فرمایا کہ ”جنت میں سارے جہنم میں جو اللہ تعالیٰ نے تیار کر رکھے ہیں۔ یہ تمام روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے۔“

۱۰۶۳۳ فرمایا کہ ”جنت میں سارے جہنم میں جو اللہ تعالیٰ نے تیار کر رکھے ہیں۔ یہ تمام روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے۔“

۱۰۶۳۴ فرمایا کہ ”جنت میں سارے جہنم میں جو اللہ تعالیٰ نے تیار کر رکھے ہیں۔ یہ تمام روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے۔“

۱۰۳۸۶: "ہمارے قہر میں سے کسی کا ایک سماعت بھی اللہ کے ہاتھ میں ٹکڑا ہوا ہے۔" (۱۰۳۸۷: "ہمارے قہر میں سے کسی کا ایک سماعت بھی اللہ کے ہاتھ میں ٹکڑا ہوا ہے۔")

اس لحاظ سے کہ: امت کو معذور ہی کے لئے یہ صلہ اور مستند رکھنا کہ ہر ایک امت معذور ہی امر فائدہ مند ہی نہیں ہے۔

۱۰۶۳: قرآن مجید اللہ کے دے میں کسی شخص کے لئے ہے جو اس کی چکانہ کے نزدیک اس کی سادھو سال کی عبادت سے ہے۔

طبرانی، معجمه سماک، مغنی علیه برایت حضرت عمران بن حصیر، ص ۱۸۱

۱۰۹۹۶ فرمایا کہ اللہ کے راستے میں کسی شخص کا قصہ میں لکھنے سے بیوقوف بنایا اور ہر اس چیز سے بچنا چاہیے جس سے کچھ نہ ہو اور جس نے اللہ کے راستے میں تھک کر ہلاک ہو گیا ہو تو اس کو اللہ نے ہلاک کر دیا اور جو اللہ کے راستے میں ہار جاتا ہو تو اس کو اللہ نے ہار جاتا ہے۔

۱۹۹۱ء کا قیامت کون اس کے لئے نور ہو گا۔ ” طبرہ می بیرواٹ حضرت عبداللہ بن حبیب

[illegible]

لے قطعہ جو مصحفِ چودھویں ہے غلط ہے۔ اسے میں ایک کتاب الفبہ شامی لکھا، جو دنا اور دواں جز سے ملتا ہے خواہ اس میں ہے، اور رقم بھی ہے کی کا

عقلمند کہے ہوئے ہیں کہ: "انچھ سال تک غلامی کرنے سے بچو"۔ مسند احمد، حصہ اول، برائیت حکیم نے جامعہ رضی اللہ عنہ

ایک صبح و شام دنیا و مافیہا سے بہتر ہے

۱۰۶۹: اہل مکہ نے شامیہ کے راستے میں اٹھارہ دنہہ گزار کر قریب سے ہجرت کی اور ایک نئے شہر بنائے جس کا نام

اور ان چیزوں سے بچنے کے لیے جو اہل میں سے اور ان کے جوہر کی جان، مہل اور عزت دوسرے مومن کے راقی غرض خیر اور دینی فلاح سے جس طرح متاثر ہوتے ہیں۔

تو کہ اگر تم سے "مفت احمد" نظر کرے، اسے انعام دیں، دینے سے ہرگز ہرجا نہیں۔

۱۹۸۷ء - فی الحال دنیا پر تمام جنگیں جاری ہیں۔ یہ سب کچھ اس لیے ہے کہ ہم نے اپنے عقیدے کو دنیا پر نافذ نہیں کیا۔

۱-۶۳۹ "انہ کرنا ہم ایک کھوکھلا ڈھول ہے۔ جس سے کوئی نہ سنے گا۔ اور یہی حال ہمارا ہے۔ جو کہ بے اثر ہے۔ وہاں لوگوں

[illegible][illegible]

مَنْ لَمْ يَجِدْ فِي هَذِهِ الْكُتُبِ مَا يَنْفَعُهُ مِنْهَا فَلْيَرْجِعْ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُ ذُنُوبَهُ وَاسْأَلْهُ بِمَنْ يَنْفَعُهُ مِنْهَا

وَأَمَّا الْفُلُ فَأُرْسِلَتْ بِرَحْمَةٍ مِنَّا لِيُبَيِّنَ مَا بَيْنَ أَيْمَانِهِ هَذِهِ وَأَيْمَانِ ذُو الْأُنْثَىٰ هَذِهِ ۚ فَيَقْبِضُوا عَلَىٰ الْأُتْرَاقِ فَكَانَ مِثْقَالِ الذُّبَابِ ۚ وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذَا ظَاهَرُوا الْأَرْضَ عَنْ لَئْلَىٰ أُخْرِجُوا مِنْهَا لَظَافَرُوا بِهِمْ ۚ فَاسْتَرْسِلْ يَوْمَئِذٍ الْغَنَاقَ ۖ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ۖ

ایسے عوام کیلئے یہ سزا سناتے ہیں کہ یہ سزا سننے کے لیے ان کے لیے یہ ہے۔ خدا کا حکم ہے کہ ان کے لیے یہ ہے۔

وہاں سے ایک ایک لاکھ روپے کی رقم لے کر اپنے اپنے گھر آئے۔

۱۹۹۶ء میں اس کے والد کے ہاتھ سے قتل کیا گیا اور وہ اس کی کفن کے لیے لے گیا۔

فصل دوم در بیان احوال و مشیبتات

... ..

۱۰۸

1994 1995 1996 1997 1998 1999 2000 2001 2002 2003 2004 2005 2006 2007 2008 2009 2010 2011 2012 2013 2014 2015 2016 2017 2018 2019 2020 2021 2022 2023 2024 2025 2026 2027 2028 2029 2030 2031 2032 2033 2034 2035 2036 2037 2038 2039 2040 2041 2042 2043 2044 2045 2046 2047 2048 2049 2050 2051 2052 2053 2054 2055 2056 2057 2058 2059 2060 2061 2062 2063 2064 2065 2066 2067 2068 2069 2070 2071 2072 2073 2074 2075 2076 2077 2078 2079 2080 2081 2082 2083 2084 2085 2086 2087 2088 2089 2090 2091 2092 2093 2094 2095 2096 2097 2098 2099 2100 2101 2102 2103 2104 2105 2106 2107 2108 2109 2110 2111 2112 2113 2114 2115 2116 2117 2118 2119 2120 2121 2122 2123 2124 2125 2126 2127 2128 2129 2130 2131 2132 2133 2134 2135 2136 2137 2138 2139 2140 2141 2142 2143 2144 2145 2146 2147 2148 2149 2150 2151 2152 2153 2154 2155 2156 2157 2158 2159 2160 2161 2162 2163 2164 2165 2166 2167 2168 2169 2170 2171 2172 2173 2174 2175 2176 2177 2178 2179 2180 2181 2182 2183 2184 2185 2186 2187 2188 2189 2190 2191 2192 2193 2194 2195 2196 2197 2198 2199 2200 2201 2202 2203 2204 2205 2206 2207 2208 2209 2210 2211 2212 2213 2214 2215 2216 2217 2218 2219 2220 2221 2222 2223 2224 2225 2226 2227 2228 2229 2230 2231 2232 2233 2234 2235 2236 2237 2238 2239 2240 2241 2242 2243 2244 2245 2246 2247 2248 2249 2250 2251 2252 2253 2254 2255 2256 2257 2258 2259 2260 2261 2262 2263 2264 2265 2266 2267 2268 2269 2270 2271 2272 2273 2274 2275 2276 2277 2278 2279 2280 2281 2282 2283 2284 2285 2286 2287 2288 2289 2290 2291 2292 2293 2294 2295 2296 2297 2298 2299 2300 2301 2302 2303 2304 2305 2306 2307 2308 2309 2310 2311 2312 2313 2314 2315 2316 2317 2318 2319 2320 2321 2322 2323 2324 2325 2326 2327 2328 2329 2330 2331 2332 2333 2334 2335 2336 2337 2338 2339 2340 2341 2342 2343 2344 2345 2346 2347 2348 2349 2350 2351 2352 2353 2354 2355 2356 2357 2358 2359 2360 2361 2362 2363 2364 2365 2366 2367 2368 2369 2370 2371 2372 2373 2374 2375 2376 2377 2378 2379 2380 2381 2382 2383 2384 2385 2386 2387 2388 2389 2390 2391 2392 2393 2394 2395 2396 2397 2398 2399 2400 2401 2402 2403 2404 2405 2406 2407 2408 2409 2410 2411 2412 2413 2414 2415 2416 2417 2418 2419 2420 2421 2422 2423 2424 2425 2426 2427 2428 2429 2430 2431 2432 2433 2434 2435 2436 2437 2438 2439 2440 2441 2442 2443 2444 2445 2446 2447 2448 2449 2450 2451 2452 2453 2454 2455 2456 2457 2458 2459 2460 2461 2462 2463 2464 2465 2466 2467 2468 2469 2470 2471 2472 2473 2474 2475 2476 2477 2478 2479 2480 2481 2482 2483 2484 2485 2486 2487 2488 2489 2490 2491 2492 2493 2494 2495 2496 2497 2498 2499 2500 2501 2502 2503 2504 2505 2506 2507 2508 2509 2510 2511 2512 2513 2514 2515 2516 2517 2518 2519 2520 2521 2522 2523 2524 2525 2526 2527 2528 2529 2530 2531 2532 2533 2534 2535 2536 2537 2538 2539 2540 2541 2542 2543 2544 2545 2546 2547 2548 2549 2550 2551 2552 2553 2554 2555 2556 2557 2558 2559 2560 2561 2562 2563 2564 2565 2566 2567 2568 2569 2570 2571 2572 2573 2574 2575 2576 2577 2578 2579 2580 2581 2582 2583 2584 2585 2586 2587 2588 2589 2590 2591 2592 2593 2594 2595 2596 2597 2598 2599 2600 2601 2602 2603 2604 2605 2606 2607 2608 2609 2610 2611 2612 2613 2614 2615 2616 2617 2618 2619 2620 2621 2622 2623 2624 2625 2626 2627 2628 2629 2630 2631 2632 2633 2634 2635 2636 2637 2638 2639 2640 2641 2642 2643 2644 2645 2646 2647 2648 2649 2650 2651 2652 2653 2654 2655 2656 2657 2658 2659 2660 2661 2662 2663 2664 2665 2666 2667 2668 2669 2670 2671 2672 2673 2674 2675 2676 2677 2678 2679 2680 2681 2682 2683 2684 2685 2686 2687 2688 2689 2690 2691 2692 2693 2694 2695 2696 2697 2698 2699 2700 2701 2702 2703 2704 2705 2706 2707 2708 2709 2710 2711 2712 2713 2714 2715 2716 2717 2718 2719 2720 2721 2722 2723 2724 2725 2726 2727 2728 2729 2730 2731 2732 2733 2734 2735 2736 2737 2738 2739 2740 2741 2742 2743 2744 2745 2746 2747 2748 2749 2750 2751 2752 2753 2754 2755 2756 2757 2758 2759 2760 2761 2762 2763 2764 2765 2766 2767 2768 2769 2770 2771 2772 2773 2774 2775 2776 2777 2778 2779 2780 2781 2782 2783 2784 2785 2786 2787 2788 2789 2790 2791 2792 2793 2794 2795 2796 2797 2798 2799 2800 2801 2802 2803 2804 2805 2806 2807 2808 2809 2810 2811 2812

[illegible][illegible][illegible]

۱۱۰

کی مشابہت کا چوراہے۔ ابو الشیخ بروایت حضرت ابو البرداء رضی اللہ عنہ

۱۰۶۹۶۔ فرمایا کہ ”اس سے پیچھے نہ ہو قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، کیونکہ یہ تو جنت کی خوشبو ہے یعنی غبار۔“

ماوردی اور یعوی اور ابن مندہ اور نسائی بروایت ربیع بن زہاد رضی اللہ عنہ

۱۰۶۹۷۔ فرمایا کہ ”ایسا نہیں ہو سکتا کہ کوئی شخص اللہ کے راستے میں ہو اور اس کے زخروں میں غبار ہو اور اسے آگ چھو جائے۔“

الشیرازی فی الالقاب بروایت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

۱۰۶۹۸۔ فرمایا کہ ”یہ نہیں ہو سکتا کہ کسی بندے کے پیٹ میں اللہ کے راستے کا غبار اور جہنم کا دھواں جتن ہو۔“

ابن زنجویہ بروایت حضرت ابو ہریرہ اور ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

۱۰۶۹۹۔ فرمایا کہ ”یہ نہیں ہو سکتا کہ کسی بندے کے پیٹ میں اللہ کے راستے کا غبار اور جہنم کا دھواں اور ایمان اور حسد جمع ہو۔“

ابن حبان بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۷۰۰۔ فرمایا کہ ”جس کے دونوں بچہ اللہ کے راستے میں غبار آلود ہو گئے تو وہ بچہ آگ پر حرام ہیں۔“ مسند احمد، ماوردی متفق علیہ

بروایت حضرت حلیو رضی اللہ عنہ، ابن زنجویہ عن رجل اور ابن عساکر بروایت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

۱۰۷۰۱۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک نو جوان کو دیکھا جو راستے سے ہٹ کر چل رہا تھا تو اس سے دریافت فرمایا کہ تجھے کیا ہوا جو راستے سے ہٹ کر چل رہا ہے؟ اس نے جواباً عرض کیا کہ مجھے گرد و غبار ناپسند ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس سے الگ مت ہو تو قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے یہ تو جنت کی خوشبو ہے۔“

ابو داؤد، فی المعامیل، نسائی فی الکلی اور یعوی طبرانی بروایت ربیع بن زہاد رضی اللہ عنہ

۱۰۷۰۲۔ فرمایا کہ ”کسی بندے کے قدم اللہ کے راستے میں غبار آلود نہیں ہوئے مگر یہ کہ وہ آگ پر حرام ہو گئے ہیں۔“ مسند ابی یعلیٰ، ابن

عساکر بروایت حضرت مالک بن خالد الخضر رضی اللہ عنہ اور الشیرازی فی الالقاب بروایت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

۱۰۷۰۳۔ فرمایا کہ ”کوئی شخص ایسا نہیں جس کا چہرہ اللہ کے راستے میں غبار آلود ہو مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس چہرے کو آئین میں دیکھیں گے اور کوئی شخص ایسا نہیں جس کے دونوں ہاتھ اللہ کے راستے میں غبار آلود ہوئے ہوں مگر اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان کو آگ سے محفوظ رکھیں گے۔“

بیہقی فی شعب الایمان بروایت حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ

۱۰۷۰۴۔ فرمایا کہ ”جس کے قدم اللہ کے راستے میں غبار آلود ہو گئے تو اللہ تعالیٰ ان کو آگ پر حرام کر دیں گے۔“

ابن زنجویہ اور مسعودی اور عمار اور ابن عساکر بروایت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

۱۰۷۰۵۔ فرمایا کہ ”جس نے غازی کو سامان فراہم کیا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو سامیہ فراہم کریں گے، اور جس نے غازی کو سامان فراہم کیا یہاں تک کہ وہ اس سامان کے ساتھ طاقتور ہو گیا تو اس (سامان فراہم کرنے والے) کے لئے بھی ایسا ہی اجر ہوگا جیسا کہ (غازی) امر ہائے یا فتن کر دیا جائے یا اہلس آباء کے اور جس نے مسجد بنائی جس میں اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنائیں گے۔“

مسند احمد، عدنی، مسند ابی یعلیٰ، ابن حبان، مستدرک حاکم، متفق علیہ، سعید بن منصور بروایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۷۰۶۔ فرمایا کہ ”جس نے اللہ کے راستے میں لڑنے والے کو سامان فراہم کیا تو اس (سامان دینے والے) کا اجر بھی اس (غازی) کی طرح ہے اور جس نے اللہ کے راستے میں لڑنے والے کی (عدم موجودگی میں) اس کے گھر والوں کے ساتھ بھلائی کا معاملہ رکھا اور ان پر خرچ کیا تو اس (خرچ کرنے والے اور نگرانی کرنے والے) کا اجر بھی غازی کی طرح ہوگا۔“

دارمی، ابن حبان، طبرانی، بروایت ربیع بن خالد الجہنی رضی اللہ عنہ

۱۰۷۰۷۔ فرمایا کہ ”جس نے غازی کو سامان فراہم کیا یا اس کے گھر کی بھلائی کے ساتھ خبر گیری کی تو وہ ہمارے ساتھ ہو گئے۔“

مسند احمد، طبرانی بروایت حضرت معاذ رضی اللہ عنہ

میں اے ہائے آفتاب کیست کہنے لگے۔ کچھ کچھ ہمارے کمرے کے کھڑکیوں پر حشرات طلعان دھنسی اٹھ رہے تھے۔

۱۳۲۷ھ فرما کر ”تکلیفِ اہلِ اہلِ اہلِ اللہ کے راستے میں سو۔ چھ مہینے ہجر کے روزوں اور نمازوں سے بہتر سے سرفرازی کی بات ہوگی تو اس کو سو۔ چھ ہزار سالہ عاقبت کے لئے جنت سے روزِ قیامت پر کیا جائے گا۔“

۱۷۷۷ء فرمایا: ”اللہ کے رستے میں ایک دن بھی روچے شریعت میں جہر کے دواؤں اور نواہیوں سے بھرتے ہو، جو اللہ کے راستے میں ہو، چہ دوائے کفر کے فتنے سے گھبرا کر گھس جائے گا اور اس کو اس کے بھرتے میں کمال قیامت تک ایڑیہ دے کر چھو کر نہ تھامے۔“

۱۳۳۷ء فرمایا کہ "اللہ کے راستے میں ایک دن قربانی کرنا اور آٹھ ماہ کی عمر میں موجود چیزوں سے بچنا ہے اور یقیناً دولت میں قسمت کی کیا کہان کہتے ہیں؟" فرمایا کہ "میں موجودہ چیز سے بچتا رہتا ہوں۔" ظہر اسی روز جب حضرت سلطان دہلی مدظلہ

۱۰۷۵ء: غزوات "لہ کے راستے میں ایک وادی میں پہنچے جہاں ان کے درویش اور لہانوں نے ان کے پیچھے اور عراقی حواریہ نے ان کی حمایت میں دفت پائیا تو ان کو اس کے بجائے کھلے فائر میں مارے گئے اور وہ زخمی ہو کر وادیوں سے محفوظ ہونے کے نام پر قیامت کے ان شبیہ اٹھاپانے لگے۔ انہیں پرہیزگیت حضرت سلیمان علیہ السلام سے

۱۷۳۶ء فروری: ایک دن رات سو رہے تھے، چنانچہ اپنے بھائی کے دروازے پر گزرا تو اس نے پہچانے "اگر کہے تے اس کا روتی ہو رہی تھی جیسے کاروان کا گھٹن اس کے کئے ہوئی تھا چاہے گا کہ وہ وہ تو رہے" اور اس سے ٹھوکر چومنے لگا۔ "طہرانی ہوا صاحب جعفر نے جو انصاف اور صبر سے ہے۔"

۱۷۳۷ء فروری: ایک صبح سردی اور غم میں تھے۔ کوئی آج بھی اس کا مکان نہ کرتے۔ پتھریا مسلمانوں کے شخص شامات اور دیگر ۱۲ ایسے تھے جن کی

کی بات سے کہتے ہیں جو خائف ہوں، "سبحو علیہ" مرویت حضرت عیسیٰ بن سلام دارسی، اللہ علیہ
 قاضیہ۔ "قال سال سے مراد وہ دہائی تھی۔ یہ کہتے ہیں جن میں میر کرنے کا موقع نہیں ملا وہ سال بھی مراد ہو سکتے ہیں جن میں جہاد کرنے کا
 موقع نہیں۔

علاوہ بریں مذکورہ روایت میں کہیں یہ طرز اور نہیں ملتا کہ لفظ آجائیں۔ نہ کسی معنی میں مثلاً تھوڑا سا سماں کی مسافت کی مراد میں۔ قطعہ و فیروز آباد کا تذکرہ روایت میں جابجواب ہو چکا اور کہیں یہ طرز اور کوثر آباد کی آجائیں ہے۔ (والفائدہ اظہار بالصواب)۔ (مترجم)

۱۹۳۷ء فروری کے مہینہ میں جب مرزا صاحب مر جاتا ہے تو اس کے غریب پر مہر لگا دی جاتی ہے۔ عداد اس شخص کے مبالغہ کے راستے میں سوچا جاتا ہے۔

ابو النبیخ برائے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ اور اس شعبہ کے شیخین - یہ بھی جو شعبہ ایمان و رویت حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ

۱۵۷۴۔ فرمایا کہ ”مجھ تک نہیں کہ اللہ کے راستے میں مسلمانوں کی شرمگاہ کی حفاظت کے لئے کب دن کی سوچ بندی جو رمضان المبارک کے مہینے میں نہ ہو اور سہول کی عبادت، روزوں اور نمازوں سے بچ رہے، اور مجھ تک نہیں کہ رمضان المبارک کے مہینے میں اللہ کے راستے میں مسلمانوں کی شرمگاہ کی حفاظت کے لئے کب دن کی سوچ بندی اللہ کے بابا بڑا رحیم کی عبادت اور روزوں اور نمازوں سے بچ رہے اور انھیں ہے، پھر اگر اللہ تعالیٰ سے (عجاہ کو) کچھ سالہ اپنے گھر والوں میں ایسا بھیج دیں تو بڑا رحیم اللہ اس کوئی برا نہیں لکھی ہوئی بلکہ نیکیاں لکھی ہوئی ہیں اور قیامت تک اس کے لئے سوچ بندی کا کرنا کاغذ کا رہتا ہے۔“

موردۃ: بروایت حضرت امیر مکتب وحی اللہ علیہ

مذکورہ تفسیر میں لکھا ہے کہ یہ روایت موضوع کن حضرت ہے اور موضوعوں کوئی خدمات تک نہیں ہیں اور کون سا ہوا ہے لکھا ہے کہ اس کی سند میں غرض ہے۔

۱۵۷۵۔ فرمایا کہ ”یقیناً اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایسی قوموں کو کفر کریں گے جن کے چہرے چمک رہے ہوں گے قوموں کے پاس سے ہوا کی غبار گزر جائے گی، یعنی حساب کتاب کے جنت میں داخل ہوں گے، عرض کیا گیا وہ کون لوگ ہوں گے، رسول اللہؐ فرمایا کہ وہ وہ لوگ ہوں گے جو سو رہے (باجبرے) کی حالت میں وکالت پگئے۔ بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۵۷۶۔ فرمایا ”میں دن تیار کر رہا ہوں کہ راتوں میں سے کہہ دو کہ انھیں چاہیے کہ مجھے یاد کریں۔“

طیۃ الاولیاء علی منیٰ الطہرۃ، رضی اللہ عنہ

۱۵۷۷۔ فرمایا کہ ”جہاں اللہ کے راستے میں روز عاصی کوئی توفیق تو اللہ تعالیٰ اس کے بڑھاپے و قیامت کے دن نور بہا دیں گے۔“

۱۵۷۸۔ فرمایا کہ ”اگر اللہ کے راستے میں کسی پر زرا بھی جو عبادت اور عبادت حضرت عسروں میں عبد و وحی اللہ علیہ

۱۵۷۹۔ فرمایا کہ ”اگر اللہ کے راستے میں کسی پر زرا بھی جو عبادت اور عبادت حضرت عسروں میں عبد و وحی اللہ علیہ

۱۵۸۰۔ فرمایا کہ ”اگر اللہ کے راستے میں کسی پر زرا بھی جو عبادت اور عبادت حضرت عسروں میں عبد و وحی اللہ علیہ

۱۵۸۱۔ فرمایا کہ ”اگر اللہ کے راستے میں کسی پر زرا بھی جو عبادت اور عبادت حضرت عسروں میں عبد و وحی اللہ علیہ

۱۵۸۲۔ فرمایا کہ ”اگر اللہ کے راستے میں کسی پر زرا بھی جو عبادت اور عبادت حضرت عسروں میں عبد و وحی اللہ علیہ

وہ ہے جس کا سنے مذکی رضا کے لئے رکھا ہوا اور اس پر بیٹھ کر اللہ کے دشمنوں سے نکال کرے اور ان کا گھوڑا وہ ہے جس کے پیٹھ کو وہ اپنے (سوار کی) لئے رکھے اور اس پر بوجھا جائے، مگر شیطان کا گھوڑا چڑھ کر رکھے رکھنے میں اور جوئے میں استعمال ہوتا۔

طبرانی بروایت حضرت حباب رضی اللہ عنہ

۱۰۷۱ء۔ فرمایا کہ گھوڑے تو تین ہیں ایک وہ گھوڑا جسے کسی نے اللہ کی رضا کے لئے باندھا ہو، سوائے قیمت اس کا اجر ہے اور اس کی عاریت بھی اجر ہے اور اس کو کھاس (ادۃ الخافض) اگر سے اور ایک گھوڑا وہ جس میں کوئی شخص شرطا کا ہے اور دین پر رکھے سوائے قیمت بھی بوجہ ہے اس کو کھاس و فلاح بھی بوجہ ہے اور اس پر سوار کی بھی بوجہ ہے اور ایک گھوڑا وہ ہے جسے پیٹ کے لئے رکھا ہو سو ہو سکتا ہے کہ وہ فقر و فاقہ دور کرنے کا باعث ہو اگر اللہ چاہے۔ مسند احمد عن رجل من الانصار

فائدہ: عاریت سے مراد کوئی چیز جس کی دوسرے کو بکرا معاوضہ کچھ وقت کے استعمال کے لیے دینا اور پیٹ کے لئے ہونے سے مراد اس کی ہے کہ اس سے بار برداری کا کام لے لیا اور بکھڑا کھائے چنانچہ اسی لئے آگے فرمایا کہ ہو سکتا ہے کہ وہ فقر و فاقہ دور کرنے کا باعث ہو۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۷۲ء۔ فرمایا کہ جو شخص اللہ کی رضا کی خاطر اپنے چوپائے پر خرچ کرتا ہے اور اللہ کی رضا کی خاطر اس پر اٹھاتا ہے تو اس کا اجر ان بھی اس چوپائے کی خرچ بھاری ہوگا۔ طبرانی بروایت حضرت معاذ رضی اللہ عنہ

۱۰۷۳ء۔ فرمایا کہ ایک دینار وہ ہے جسے تو اپنے آپ پر خرچ کرتا ہے اور ایک دینار وہ ہے جسے تو اپنے والدین پر خرچ کرتا ہے ایک دینار وہ ہے جسے تو اپنے بیٹے پر خرچ کرتا ہے ایک دینار وہ ہے جسے تو اپنے گھر والوں پر خرچ کرتا ہے اور ایک دینار وہ ہے جسے تو اللہ کی رضا کے لئے خرچ کرتا ہے اور وہ اجر کے لحاظ سے ان سب سے زیادہ اچھا ہے۔ دارالعلوم دیوبند بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

تکلمہ..... مسند در کی جنگ کے بیان میں

۱۰۷۴ء۔ فرمایا کہ جو شخص مسند کے کنارے اصاب اور مسلمانوں کی حفاظت کی نیت سے بیٹھا تو اللہ تعالیٰ مسند کے ہر قطرے کے بہنے اس کے لئے ایک نیک کلمہ دیتے ہیں۔ طبرانی بروایت حضرت ابو العزاد رضی اللہ عنہ

۱۰۷۵ء۔ فرمایا کہ مسند کے ساحل پر یہ رہا جاتا ہے اس سے زیادہ پسند ہے کہ میں صبح سویرا آ کر لاکھوں پھران کو کوران کی سوار ہوں کو تیار کر دے کہ اللہ کے راستے میں بھیج دوں۔ ابو النبیح بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ

۱۰۷۶ء۔ فرمایا کہ جس کسی نے مسلمانوں کے ساحلوں میں سے کسی ساحل پر تین دن سویر چھڑکی کی تو وہ اس کے لئے سال بھری سوار چہ بخدی کے برابر ہو جائے گا۔ مسند احمد، طبرانی بروایت حضرت ابو العزاد رضی اللہ عنہ

۱۰۷۷ء۔ فرمایا کہ جو شخص مسند میں ایک دن گزارے تو پانچ سو غلام ایسے ہوا کہ غلام زادہ کرنے سے تو افسوس ہے جن کو تیار کرو اور قیامت تک ان پر خرچ کیا جاتا رہے اور جس نے اللہ کی کھان کی خاطر کسی کو ایک آیت کھائی یا سنت میں سے ایک کلمہ سنا یا تو اللہ تعالیٰ اس کو ایسے نیک بھری ثواب دیں گے یہاں تک کہ وہ ثواب اللہ تعالیٰ نے دیا ہے اس سے افسوس کوئی شے ہے گا۔ حنفی ابو نعیم بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ

۱۰۷۸ء۔ فرمایا کہ جس نے مغرب کے وقت مسند پر اپنی آواز بلند کرنے وقت ایک تحیر کی کہ تو اللہ تعالیٰ ہی کو مسند کے ہر قطرے کے بہنے کی شکیلاں دے کر فرمائیں گے اور ان پر لائیاں مٹائیں گے اور اس کے دس درجہ بلند فرمائیں گے اور دو گنی ایسے کہ جہاں ہے کے درمیان اتنا صل ہوگا کہ ایسے تیز رفتور گھوڑا سو سال میں طے کرے۔ طبرانی، حلیہ امی، مسند، حکیم بروایت ایس بن معاویہ رضی اللہ عنہ بن طرہ عن ابنہ عن جده و ان اللہ ہی ہذا مشکوٰۃ و فی مسندہ من بہم

۱۰۷۹ء۔ فرمایا کہ جس نے مسند میں ایک جنگ بھی لڑی رضا کے لئے لڑی اور اللہ جانتا ہے کہ کون اللہ کی رضا کے لئے جنگ لڑتا ہے تو

تفہیم میں ہے: "انہی نے اللہ تعالیٰ کی ہر طرح کی نافرمانی اور کفر کی اور جنت کو ایسے سبب کیا جسے کہ اس کو سبب کرنے کا حق تھا اور جہنم سے اپنے بڑا کام جیسے اس سے بڑا تھا چاہیے۔" طبرانی روزہ برہمہ کی روایت حضرت عمر ابن ابی حفصہ رضی اللہ عنہ و فیہ تصریح صحیح کتاب

۱۵۷۴ فرمایا کہ "میں نے اللہ کی رضا کے لئے ستر سو سال تک جنگ لڑی تو اس سے لئے دو ہزار چوبیس سو چوبیس آدمی اور تیس سو چوبیس آدمی جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے لئے اپنے آپ کو مارے ہوئے۔" مولانا صاحب نے فرمایا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۵۷۵ فرمایا کہ "میں نے اپنے سے ملے جانے کا یہ مناسب نہیں۔" ہر ایک سے انکار میں قطعاً نہیں کرے کہ جہاں میں جہاد است و غیرہ میں معروض ہو جائے بلکہ مراد یہ ہے کہ نہ جہاد میں رہتے ہوئے دنیا اور دین کے ہر معاملے میں اللہ تعالیٰ کی رضا اور فرماؤ کی کافر و منافق نہ کرے۔ کچھ کہہ کر یا گویا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے ایک سو چوبیس آدمی اور تیس سو چوبیس آدمی کے درمیان سے مراد دو سو چوبیس آدمی ہیں جن کے نظروں میں تعداد کے مطابق نہیں بلکہ ہر سبب ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۵۷۶ فرمایا کہ "میں نے میرے ساتھ لڑ کر (یا لڑ کر) کے خلاف (یا جنگ) نہیں کیا تو اسے چاہیے کہ نہ لڑی جنگ میں جس سے ایک جنگ مندر میں ایسے دن قاتل کرنا دشمنی پر دو دن قاتل ہے (اور کے اتحاد سے باہر ہے) اور مندر میں جنگ کے ایک شہید کو دشمنی سے دو شہیدوں کی طرح ہے اور سب سے بڑا شہید اور سب سے بڑا کفر ہے۔" فرمایا کہ "یہ کیا اصول تھا؟ یہ کتاب ہے کہ کون لوگ ہیں ان فرمایا کہ "میں نے کشتیوں اور غمیرہ مندر میں اپنے ساتھیوں سے مل کر نہیں۔" مروایت جامعہ میں ملتا ہے طبری مرسل

۱۵۷۷ فرمایا کہ "میں نے میرے ساتھ جنگ نہ کیا تو اس سے چاہیے کہ مندر میں جنگ میں حصہ لے۔"

۱۵۷۸ فرمایا کہ "مندر میں کھانا کھانے والا ہے۔" ہونگی ہونگی کے لئے شہید جیسا کہ ہے اور دے دے والے کے لئے دشمنیوں کا اجر ہے۔

۱۵۷۹ میں امی داؤد مغل علیہ مروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

فصل ... صدق نیت کے بیان میں

۱۵۸۰ میں نے لکھ کر دئے میں جہاد کیا، انکی نیت صرف الی غیرت ہے اس کے لئے اور الی غیرت ہے۔

۱۵۸۱ مسند احمد، نسائی، مستدرک حاکم، مروایت عامہ رضی اللہ عنہ

۱۵۸۲ فرمایا کہ "یقیناً اللہ تعالیٰ قاتل قاتل میں کرنے والوں کو ان کی خون پر افغان نہیں کرے۔" ابن عباس کہ مروایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ

۱۵۸۳ فرمایا کہ "کہہ دو لوگ جو میری امت میں سے جہاد کرتے ہیں اور کچھ مقررہ اخذ نہیں لیتے ہیں اور دشمن کے خلاف قوت حاصل کرتے ہیں ان کی مثال حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کی طرح ہے جو اپنے بیٹے کو روکھ پانی بھیج کر دے اور علی رضی اللہ عنہ

۱۵۸۴ میں امی داؤد۔ میں امیہ مغل علیہ مروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۵۸۵ فرمایا کہ "میں نے اللہ سے پکے ہیں اللہ کی ذات اس میں کچھ فرق نہیں اگر لڑا جائے اور جہاد جائے۔"

۱۵۸۶ مسند احمد، ابو داؤد، مروایت حضرت سہیل بن الحنفیہ

۱۵۸۷ اس سے پہلے روایت کی روایت میں اگر کسی روایت کو دیکھا جائے تو اس کی مراد یہ معلوم ہوتی ہے کہ اگر جہاد کرتے ہوئے کچھ مقررہ اخذ کیا جائے اور ان کی کچھ تعریف بھی لڑائی کے لئے تو اس میں کچھ فرق نہیں کیونکہ مقررہ اخذ لینا بھی ضروری ہے جسے دشمن کے خلاف قوت حاصل کرنے کے لئے مستعمل کیا جائے اور تعریف سے جہاد بین کی حوصلہ افزائی ہو جائے اور اور زیادہ لڑائی آتی ہے جہاد کر رہے ہیں۔

۱۵۸۸ یہ امر کے نظروں میں لایا کہ جہاد کیا ہے کہ اگر جہاد کے دوران کچھ بین کو کچھ دیکھا گیا ہو تو اسے دیکھ جائے اور ان کی تعریف بھی کہ جہاد رہے تو اس کی وجہ سے ان کی نیت پر کچھ فرق نہیں پڑتا۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۷۷۔ فرمایا کہ ”میں نے نہیں پایا اس کے لئے اس جنگ کے بدلے میں کوئی اجر اس دنیا میں یا آخرت میں علاوہ ان دنیاویہ کے جو اس نے مقرر کئے تھے“۔ سنن ابی داؤد، مستدرک حاکم بروایت حضرت یحییٰ

۱۰۷۸۔ فرمایا کہ ”اے عبداللہ بن عمرو! اگر تم نے صبر کرتے ہوئے اقتساب کی نیت سے قتال کیا تو اللہ تعالیٰ تمہیں اسی طرح صبر کرنے والا اور اقتساب کی نیت کرنے والا بنا کر اٹھائیں گے، اور اگر تم نے دکھاوے اور تکاثر کی نیت سے قتال کیا تو اللہ تعالیٰ تمہیں اس دکھاوے تکاثر، تکاثر، بدحالی ظاہر کرنے کی حالت پر اٹھائیں گے اے عبداللہ بن عمرو! تم نے جس حال میں بھی قتال کیا تمہیں قتل کیا گیا اللہ تعالیٰ اس حال میں تمہیں اٹھائیں گے“۔ سنن ابی داؤد، مستدرک حاکم، مطلق علیہ بروایت حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہ

۱۰۷۹۔ فرمایا کہ ”مغربیہ تم پر شریع ہوئے چلے جائیں گے اور مغربیہ تم زبردست لشکر جبار بن جاؤ گے، پھر تمہارے اس معرکے میں مختلف دستے بنائے جائیں گے قسم میں سے ایک شخص ایک دستے سے ناپسندیدگی کا اظہار کرے گا اور اپنی قوم میں رہے گا پھر باقی قبیلوں سے الگ ہو جائے گا اور خود کو ان کے سامنے پیش کرے گا اور کہے گا کہ کون ہے وہ جس کے لئے میں اس وفد کے بدلے کافی ہو جاؤں؟ کون ہے وہ جس کے لئے میں اس وفد سے کافی ہو جاؤں؟ سنو ایہ وہ شخص ہے جو اپنے خون کے آخری قطرے تک کو کراتے ہوئے رہا ہو۔“

مسند احمد، سنن ابی داؤد، بیہقی فی شعب الایمان بروایت حضرت ابوالیوب رضی اللہ عنہ

۱۰۷۸۰۔ فرمایا کہ ”بعض قومیں مدینہ میں ہمارے پیچھے ہیں، ہم جس گھائی اور جس وادی سے گزرتے ہیں وہ ہمارے ساتھ ہوتے ہیں، انہیں کسی عذر نے روک لیا ہے“۔ بخاری بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۷۸۱۔ فرمایا کہ ”یقیناً مدینہ میں ایسی قومیں بھی ہیں کہ تم جتنا بھی چلے اور جو کچھ بھی خرچ کیا اور جس وادی سے گزرے وہ اس میں تمہارے ساتھ تھے حالانکہ وہ مدینہ میں ہیں کسی عذر کی وجہ سے نہیں آ سکے۔“

مسند احمد، بخاری ابو داؤد ابن ماجہ بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ اور مسلم، ابن ماجہ بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... ہمارے پیچھے رہنے سے مراد یہ ہے کہ وہ لوگ مدینہ منورہ میں ٹھہرے رہے ہیں اور ہمارے ساتھ جہاد میں شرکت کے لئے نہیں آ سکے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۷۸۲۔ فرمایا کہ ”دو خاتون اس کے خواہے کر دو کیونکہ وہ (خاتون) ان جنگوں میں اس کا حصہ ہے۔“

مسند احمد، مستدرک حاکم، بیہقی فی شعب الایمان بروایت یحییٰ بن منبہ رضی اللہ عنہ

تکملہ..... مقابلے کے بیان میں

۱۰۷۸۳۔ فرمایا کہ ”بے شک اللہ تعالیٰ اپنی رضا کی خاطر تمہارا لڑکانے والے پر فرشتوں کے سامنے فخر کرتے ہیں اور وہ (فرشتے) ان کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں جب تک وہ لوگ تمہارا لڑکا نہ ہوئے رہتے ہیں“۔ عظیم بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ

۱۰۷۸۴۔ فرمایا کہ ”جس نے اللہ کی رضا کی خاطر گئے میں تمہارا لڑکا کی اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن ایسا ہار پہنائیں گے جو دنیا کی ابتداء سے لے کر آخری دن تک نہ بنا ہوگا، بے شک اللہ تعالیٰ غازی کی تمہارا نیزے اور اسلحے پر فخر کرتے ہیں، اور جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے پر فخر کریں تو اس کو کبھی عذاب نہیں دے گا“۔ ابو الشیخ اور المصلح فی فوائدہ بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۷۸۵۔ فرمایا کہ ”جس نے اللہ کی رضا کے لئے اپنے گلے میں تمہارا لڑکا کی تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کے ہار پہنائیں گے وہ دنیا اور جو کچھ اس میں ہے وہ ان دو ہاروں کے برابر نہ ہوگا، دنیا کی ابتداء سے لے کر انتہا تک اور فرشتے اس وقت تک اس کے لئے رحمت کی دعا مانگتے ہیں جب تک وہ تمہارا لڑکا نہ رہے، اور بے شک اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کے سامنے غازی کی تمہارا نیزہ اور (دبیر) اسلحے پر فخر کرتے ہیں اور جب اللہ اپنے بندوں میں سے کسی پر فخر کریں تو اس کو کبھی بھی عذاب نہیں دے گا“۔ ابن النجار بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۷۸۲ فرمایا کہ "میں نے اللہ کے رستے میں اپنی کھوسائی کو تحقیق اس کے اندھ حالی سے متنبہ کر دیا۔"

۱۰۷۸۳ اس عرصہ میں مرویات حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۷۸۴ فرمایا کہ "مجھے میں کو اللہ کا نیکو کار اور اللہ کا عزیز کو دیکھنے کے بعد ان کے لئے سے سات سو سو روپے کا عہدہ ملا۔"

۱۰۷۸۵ حضرت مرویات حضرت علی رضی اللہ عنہ

۱۰۷۸۶ روایت فرماتا ہے کہ "میں نے اپنے آپ کو اللہ کے رستے میں کو اللہ کا نیکو کار اور اللہ کا عزیز کو دیکھنے کے بعد ان کے لئے سے سات سو سو روپے کا عہدہ ملا۔"

۱۰۷۸۷ مسندوں کا حکم مرویات حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۷۸۸ فرمایا کہ "میں نے اپنے آپ کو اللہ کا نیکو کار اور اللہ کا عزیز کو دیکھنے کے بعد ان کے لئے سے سات سو سو روپے کا عہدہ ملا۔"

۱۰۷۸۹ مسند احمد حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۷۹۰ فرمایا کہ "میں نے اپنے آپ کو اللہ کا نیکو کار اور اللہ کا عزیز کو دیکھنے کے بعد ان کے لئے سے سات سو سو روپے کا عہدہ ملا۔"

جنگی نوپا اور زور کا پہنچنا

۱۰۷۹۱ فرمایا کہ "میں نے اللہ کے رستے میں کو اللہ کا نیکو کار اور اللہ کا عزیز کو دیکھنے کے بعد ان کے لئے سے سات سو سو روپے کا عہدہ ملا۔"

شیعہ و ذکر

۱۰۷۹۲ فرمایا کہ "میں نے اپنے آپ کو اللہ کا نیکو کار اور اللہ کا عزیز کو دیکھنے کے بعد ان کے لئے سے سات سو سو روپے کا عہدہ ملا۔"

۱۰۷۹۳ فرمایا کہ "میں نے اپنے آپ کو اللہ کا نیکو کار اور اللہ کا عزیز کو دیکھنے کے بعد ان کے لئے سے سات سو سو روپے کا عہدہ ملا۔"

۱۰۷۹۴ فرمایا کہ "میں نے اپنے آپ کو اللہ کا نیکو کار اور اللہ کا عزیز کو دیکھنے کے بعد ان کے لئے سے سات سو سو روپے کا عہدہ ملا۔"

روزہ

۱۰۷۹۵ فرمایا کہ "میں نے اپنے آپ کو اللہ کا نیکو کار اور اللہ کا عزیز کو دیکھنے کے بعد ان کے لئے سے سات سو سو روپے کا عہدہ ملا۔"

کے بھٹاڑ میں اور ان کے درمیان ہے۔ طبری مروایت حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ بن عبدالمسلم رضی اللہ عنہ ۱۰۷۹ھ فرمایا کہ "جس نے اللہ کے راستے میں ایک دن روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو آگ سے سو سن کی مسافت تک اور گردن سے۔"

طبری مروایت حضرت عمرو بن عبیدہ رضی اللہ عنہ ۱۰۷۹ھ فرمایا کہ "جس نے اللہ کے راستے میں ایک دن روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو آگ سے اتنی دور کر دیں گے کہ ایک بہت

بہترین تیر دہائی تک روزہ رکھنے والے کو ملے گا۔" طبری، بیہقی فی شعب الایمان مروایت حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ ۱۰۷۹ھ فرمایا کہ "جس نے اللہ کے راستے میں ایک دن روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اس کو سو سال کی مسافت کی مقدار کے برابر جہنم سے دور کر دیں گے۔"

ابن سعد مروایت حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ ۱۰۸۰ھ فرمایا کہ "جس نے اللہ کے راستے میں ایک دن روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اس کے درجہ جہنم کے درمیان سات خندقیں بنادیں گے ہر خندق

کے درمیان اتنا فاصلہ ہوگا جتنا سات زمینوں اور آسمانوں کے درمیان ہے۔" مرویت حضرت حماد بن عمار رضی اللہ عنہ ۱۰۸۰ھ فرمایا کہ "جس نے اللہ کے راستے میں ایک دن روزہ رکھا تو اس دن کے بدلے اللہ تعالیٰ اس کے ہر آگ کے درمیان ستر سال کا

فاصلہ پیدا فرمادیں گے۔" حلیب مسند احمد، بخاری، مسلم، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، بیہقی فی شعب الایمان مروایت حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ ۱۰۸۰ھ فرمایا کہ "جس نے اللہ کے راستے میں ایک دن روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اس کے درجہ جہنم کے درمیان ایک خندق بنادیں گے جس کا فاصلہ

آسمان زمین کے برابر ہوگا۔" حلیب، ترمذی، طبری، مروایت حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ ۱۰۸۰ھ فرمایا کہ "جس نے اللہ کے راستے میں ایک دن روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو جہنم سے ستر سال کے فاصلے سے بھر دور

فرمادیں گے۔" نسائی مروایت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ ۱۰۸۰ھ فرمایا کہ "جس نے اللہ کے راستے میں ایک دن روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اس دن کے بدلے جہنم کی گرمی کو اس کے چہرے سے ستر سال

کے فاصلے کے برابر دور فرمادیں گے۔" نسائی مروایت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ ۱۰۸۰ھ فرمایا کہ "جو بندہ بھی اللہ کے راستے میں ایک دن روزہ رکھا ہے تو اللہ تعالیٰ اس دن کے بدلے جہنم کی آگ کو اس کے چہرے سے ستر

سال کے فاصلے کے برابر دور فرمادیتے ہیں۔" ابن حبان مروایت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ ۱۰۸۰ھ فرمایا کہ "جو بندہ بھی اللہ کے راستے میں ایک دن روزہ رکھا ہے تو اس کی شادی خود میں سے ایک عورت سے کر دی جاتی ہے اور

کھوکھلی موتی کے بے بوئے خیمے میں ہوتی ہے اور اس نے ستر مہینہ پس پیچے ہوئے ہیں ان میں سے ایک پس بھی (غیر بھارتی وغیرہ) اور اس

ان دور سے مشابہت نہیں رکھتا اور ستر یا قوت کے بنے ہوئے اپنے چنگ پر ہوتی ہے جس میں سوئی جڑے ہوئے ہوتے ہیں اور اس چنگ پر

ستر جڑا ہوا ہرنچھپے ہوئے ہوتے ہیں جو اندر سے مومنے دھڑکے ہوئے ہیں ان کی ضرورت پت چمکی کرنے کے لئے ستر ستر دھڑا دھڑا

ہوتی ہے اور ستر جڑا اس کے شوہر کے لئے ہر غلام کے پاس ہونے کے ستر ہزار تھالی ہوتے ہیں ان میں سے کوئی تھالی ایسا نہیں ہوتا جس

میں دوسرے سے مختلف کھانا ہو وہ شخص (یعنی روزہ دار) آخری کھانے کی لذت بھی ایسے ہی پاسے گا جیسے پہلے کھانے کی۔"

ابن عبدالحق مروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ ۱۰۸۰ھ فرمایا کہ "جو کوئی شخص بھی اللہ کے راستے میں ایک دن روزہ رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کو آگ سے سو سال کے فاصلے کے برابر دور فرمادیتے ہیں۔"

سیدہ، صوری، سی محمد بن مسعود مروایت حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ۱۰۸۰ھ فرمایا کہ "جو کوئی شخص بھی اللہ کے راستے میں ایک دن روزہ رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کو آگ سے سو سال کے فاصلے کے برابر دور فرمادیتے ہیں۔"

جس کا ایک روایت میں آتا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم اصرار پہلے کے برابر سو اب بھی صدقہ رو دو تو میرے صحابہ کے ایک ہر کے برابر بھی نہیں۔

او کما قال رسول اللہ ص

تو یہاں بھی اچھی برائی مقدار میں سو اصرار کرنے کے باوجود اب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایک ہر کے برابر بھی نہیں۔ اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایمان میں ثبوت کی وجہ سے ہے بھلا عام مسلمانوں کے ایمان و حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایمان سے کیا نسبت؟ چاہے نہ خاک و دھواں عالم پاک۔ (حزب نمبر)

فرمایا جو بعد از اللہ کے راستے میں دائرہ نکلتا ہے اللہ اس کی حور میں سے موتی کے بعد مینے ہوئے نیلے میں شادی کر نہیں گئے اس کے مزہ لہاس ہوں گے اور کوئی لہاس اس کی دوسری ساتھی کے لہاس سے ملے جتنا ہوگا اس کی مسکرتی سرخ باقوت سے بلی ہوگی جس پر سچے موتی جڑے ہوں گے اس پر ستر جڑا ہوا ہوں گے جو ان کے استعراق (ظلی رہنمائی) کے پتے ہوں گے اور اس کے ستر جڑا ہوا نہیں اس کی ضرورت کے لئے ہوں کی ستر جڑا ہوا اس کے شوہر کی۔ ہوں گی برضا کے ساتھ ستر جڑا لیں گے سوئے گی برپائے میں الگ الگ کھاتا ہوگا۔ دوسرے کھانے کی لذت پہلے کھانے بھی سی ہوئی۔ بن ہوا کر عین ابن عباس رضی اللہ عنہ اس روایت میں ولید بن زید و شقی خانی ہے جو کہ ستر لکھ بیٹ ہے۔ اس نے یہ روایت منکر ہے۔

۱۰۸۰ فرمایا کہ "جو شخص بھی اللہ کی رضا کے خاطر روزہ رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو جہنم سے سو سال کے فاصلے کے برابر دور لے جاتے ہیں۔"

سورہ طہ۔ ص ۱۱۔ منصور بروایت حضرت عبداللہ بن مسعود الاودی رضی اللہ عنہ

دوسری فصل..... جہاد کے آداب کے بیان میں

اس میں بھی مندرجین ہیں۔

پہلا مضمون..... مقابلے کے بیان میں

۱۰۸۰۹ فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ پسندیدہ و کبیل گھوڑا اور اتنا تیز و تھوڑی ہے۔"

کامل ابن عدی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۸۱۰ فرمایا کہ "جب حیرانہ و کا ایلو ہوتا ہے گھوڑا آخر جو جس کی پیشانی روشن اور چمکدار ہو اس کا دھبے ہاتھ میں سفیدی نہ ہو تو آخر سلاست

و دھبے اور بل قیمت حاصل کرے۔" طبرانی، مسندک حاکم و بیہقی فی شعب الاطباء بروایت حضرت عقیق بن عامر رضی اللہ عنہ

۱۰۸۱۱ فرمایا کہ "گھوڑوں اور فسیلہ حارہ و در فسیلہ میں سے۔" کامل ابن عدی ابن عساکر بروایت حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ

۱۰۸۱۱ فرمایا کہ "گھوڑا اور بے کے لئے شرط یہ ہے کہ نہ بڑے۔" سورہ اور حذیفہ بروایت حضرت ابو عقیقہ و ابی ریحہ رضی اللہ عنہ

۱۰۸۱۲ فرمایا کہ "گھوڑوں اور فسیلہ کے وہ کیونکہ دور فسیلہ ہوتا ہے جس۔" طبرانی اور ابی نعیم بروایت حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ

۱۰۸۱۳ فرمایا کہ "جس نے گھوڑوں کے دونوں کانوں کی راہ میں سے کسی سے نہ ملو تو بروایت حضرت ابو عاصم رضی اللہ عنہ

۱۰۸۱۴ فرمایا کہ "مقابلہ میں گھوڑوں کا گھڑ سوار فسیلہ کے ہاتھ کی۔" مسند احمد، مسند ابی داؤد، مسند ابی حورہ رضی اللہ عنہ

۱۰۸۱۵ فرمایا کہ "بشمور و دراز ایک شخص امدادی و بار بار پرتہ بخمور۔" ابی داؤد، بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۸۱۶ فرمایا کہ "جس نے گھوڑوں کے درمیان گھوڑا اوائل کیا حالانکہ وہ دوقدیر کرنے سے خود کو گھملا کر لگتا تھا تو جو نہیں ہے اور جس نے

دو گھوڑوں میں گھوڑا اوائل کیا۔" درود مقابلہ کرنے سے خود کو گھملا کر لگتا تھا تو اب یہ جو لڑا تو ہارے۔"

مسند احمد، ابی داؤد، ابن ماجہ بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۸۱۷۔ گھوڑہ کے سٹالے میں جلب اور حب میں گرفتار نہ کرے (یعنی کسی طرح ملعون بننا درست نہیں)
 ۱۰۸۱۸۔ سلام میں جلب اور حب اور نکاح شکار جائز نہیں اور جس نے نقب لگائی وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

مسند احمد، ترجمہ ابن ماجہ بروایت حضرت عمرو بن حصص رضی اللہ عنہ
 فائدہ۔۔۔۔۔ شکار نکاح کی ایک قسم ہے جس میں کوئی شخص کسی شخص کی بیٹی سے نکاح کرتا ہے اور دوسرا شخص اس پہلے والے شخص کی بیٹی سے نکاح کرتا ہے اور دونوں اپنی اپنی بیویوں (یعنی آپ دوسرے کی بیٹی) کے گھر کے طور پر رہتی ہیں، دوسرے کے نکاح میں رہتا ہے یعنی عطف ہے کہ بیٹی سے اس شکار پر نکاح کرتا ہے کہ حق میرے کے طور پر اپنی بیٹی اسکے نکاح میں آئے گا اور پلے بھی انکے نکاح میں جو بیٹی دی ہے وہ ان کی بیٹی کے نکاح کے حق میرے کے طور پر ہے اس کو شکار کہتے ہیں اور یہ غنیہ کے بل یا جائز ہے بلکہ اگر عطا اس کو نکاح پر نہیں پہنچا کرتے ہوئے یا جائز ٹھہراتے ہیں تفصیل کے لئے کسی مستند مفتی یا مستند اولیاء سے رجوع کیا جاسکتا ہے۔ (امدادی اصطلاح)۔ (مترجم)

۱۰۸۱۹۔ فرمایا کہ "کوئی عربی گھوڑا ایسا نہیں جو ہر روز حجر کے وقت دوسرے پر نہ پکارے کہ" اے میرے اللہ اتنے مجھے بے گناہ عطا فرما رہے مجھے اس کے لئے اس کے پسندیدہ اصل و مال میں سے بناوے۔"

مسند احمد، سانی مسند، حکم بروایت حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ
 ۱۰۸۲۰۔ فرمایا کہ "گھوڑوں کو ان کے کمانے کے دن پر تقسیم کر دو" ابن ماجہ بروایت حضرت ابن عمر اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ
 ۱۰۸۲۱۔ گھوڑے کی پیشانی کے بال مت کاٹو تو ان کو اور نہ اس کے دم کو کھنکھان کی اور نہ قانع کاڑھ دے اور ان کی بری حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ ابو داؤد، ابن ماجہ، ترمذی، مسند احمد

۱۰۸۲۲۔ فرمایا کہ "اوش شیلانوں کے لئے جو تے ہیں اور ان کے گھر جوتے ہیں"۔ ابو داؤد، بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
 ۱۰۸۲۳۔ فرمایا کہ "ہم نے غمراہت کی کوئی بات نہ سنی اور پہنچک دم نے اسے سمجھ دیا"۔ ابو داؤد، بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ
 ۱۰۸۲۴۔ فرمایا کہ "سنو! کسی اوش کی گردن میں تار کا پار پائی نہ رہے تو ڈرا جائے"۔ ابو داؤد، بروایت حضرت ابو شیبہ رضی اللہ عنہ

دوسرا مضمون..... تیر اندازی کے بیان میں

۱۰۸۲۵۔ فرمایا کہ "سوار ہو جاؤ اور تیر اندازی کا مقابلہ کرو اور اگر تم تیر اندازی کا مقابلہ کر دو تو میرے نزدیکی پتھر دے دو اور یقیناً اللہ تعالیٰ ایک تیر سے اس کے بڑے والے کو جنت میں داخل فرمائے گا" اس میں دو آپ کی امید رکھنا تھا اور تیر چلانے والے کو بھی اور اللہ تعالیٰ مدد کی ایک نکلے اور اٹھی بھر کھجوروں کے بدلے یا ایسی ہی کسی چیز کے بدلے جس سے سب کچھ فائدہ اٹھاتے ہیں تین افراد کو جنت میں داخل کریں گے گھر گھر جس نے اس کا شکر دیا ہے اس کی بیوی جو اس کو تیار کرتی ہے اور وہ حکام جہاں چیز کو کھسکن تک پہنچاتا ہے۔"

طبری، بروایت حضرت عمرو بن عطیہ رضی اللہ عنہ
 ۱۰۸۲۶۔ فرمایا کہ "کچھ شک نہیں کہ زمین مغرب پر ہے تو جتنی جلی جائیں گی اور دنیا کوئی ہو جائے گی ابتدا میں سے کوئی ایک بھی اپنے تیروں سے کہنے سے عاجز نہ رہے۔" طبری، بروایت عمرو بن عطیہ رضی اللہ عنہ
 ۱۰۸۲۷۔ فرمایا کہ "مغرب پر جلیں تو پر جھ پڑی ہیں اور اللہ تعالیٰ تمہارے لئے کافی دوپائیں گے اور تم میں سے کوئی ایک بھی اپنے تیروں سے کہنے سے عاجز نہ رہے۔" مسند احمد، مسند بروایت حضرت علفس عامر رضی اللہ عنہ
 ۱۰۸۲۸۔ فرمایا کہ "سنو! قوت پھیلنے میں ہے، سنو! قوت پھیلنے میں ہے، قوت پھیلنے میں ہے۔"

مسند احمد، ترجمہ ابن ماجہ، بروایت حضرت عمرو بن عطیہ رضی اللہ عنہ
 اور ترمذی نے یہ افادہ کیا ہے کہ سنو! مغرب اللہ تعالیٰ زمین تمہارے لئے لگا کر دیں گے اور کئی میں تمہارے لئے کافی ہو جائیں گے ابتدا

برگزار جائزہ دینے میں کوئی ایک بھی ایسے تیروں سے نہیں ہے۔

۱۰۸۲۸۔ فرمایا کہ: "معاذ اللہ! میں ہر دستہ کھینچنے والی روٹی سے بری ہوں اور اگر میں کسی کو دوست ہانا تو اب ہر صدیق رضی اللہ عنہ دوست ہانا۔" (نسخ) اسناد صحیحہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا کمال ہے۔ مسلمہ۔ ترمذی ابن ماجہ بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ۔ ۱۰۸۳۰۔ فرمایا کہ: "میں نے (میرے) اور سواروں پر ہمارے اور تمہارے تیر اندازی کرنا مجھے سوار ہونے سے زیادہ پسند ہے ہر دو چیز جس سے آدمی ٹھیکے اور باطل سے بے غلامی کے کر کوئی شخص اپنے کان سے تیر چلائے یا اپنے گھوڑے کی تربیت کرے یا اپنی بیوی سے ٹھیکے لگائے یہ چیزیں حق ہیں اور جس شخص سے تیر اندازی نہ کیئے گئے بعد چھوڑ دی تو اس نے اس چیز کی ناشکری کی جیسا کہ تھا۔"

۱۰۸۳۱۔ فرمایا کہ: "بے شک اللہ تعالیٰ ایک حیرت منں آدمیوں کو جنت میں داخل کرے گا۔" ایک شخص تیر کھانے والا جو جواب کی نیت رکھتا تھا اور تیر اندازی تیر انداز دیتے والا۔ مسند احمد، مرویات حضرت عقیق بن عمرو رضی اللہ عنہ۔ ۱۰۸۳۲۔ فرمایا کہ: "میں نے کھنکھانے والوں کو درمیان چنا تو اس کے لئے ہر قدم کے بدلے ایک نکل لکھ جانے کی۔"

۱۰۸۳۳۔ فرمایا کہ: "جس نے تیر اندازی، بھی طرح چن لی، پھر اسے چھوڑ دیا تو تحقیق اس نے نعمتوں میں سے ایک نعمت چھوڑ دی۔" انقباض فی الترمذی مرویات حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ۔ ۱۰۸۳۴۔ فرمایا کہ: "تیر اندازی کر کے سنبھل (خلیہ السلام) کے ہونے تک تیر نہ کرے والا بھی تیر انداز ہے۔"

۱۰۸۳۵۔ فرمایا کہ: "تیر اندازی وہ بہترین سنبھل ہے جو تم قیامت ہو۔" بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ۔ ۱۰۸۳۶۔ فرمایا کہ: "بپ تم میں سے کوئی شخص نہ ہو جس کی ہاتھیں آگے یا پیچھے ہوں اور اس کے پس تیر ہوں تو اپنے ہاتھ سے ان تیروں کو ٹوکوں تو سنبھل لے لوں گا کوئی مسلمان نہ ہو جس نے۔" متفق علیہ، ابو داؤد۔ اس واقعہ میں حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ۔ ۱۰۸۳۷۔ فرمایا کہ: "قریب تیر اندازی لازم ہے، کیونکہ یہ قیامت ہے، بہترین کھیلوں میں سے ہے۔" ابو داؤد بروایت حضرت سعید رضی اللہ عنہ۔ ۱۰۸۳۸۔ فرمایا کہ: "تم پر تیر اندازی لازم ہے، کیونکہ یہ قیامت ہے، بہترین کھیلوں میں سے ہے۔"

۱۰۸۳۹۔ فرمایا کہ: "پھر اس سے بچو، کیونکہ اس سے دانت ٹوٹنے میں اور دشمنوں میں ٹوڑ پڑی بھی ہوتی ہے۔"

۱۰۸۴۰۔ فرمایا کہ: "جس نے تیر اندازی سیکھ لینے کے بعد اس میں دشمنی نہ ہونے کی وجہ سے اس کو ترک کر دیا تو تحقیق اس نے بے شکری کی اس چیز کی جو ایک نعمت تھی۔" طبرانی مرویات حضرت علی بن عامر رضی اللہ عنہ۔ ۱۰۸۴۱۔ جناب نبی کریم ﷺ نے انکی چیز کو نشانہ نہ دینے سے منع فرمایا جس میں روح ہو۔

۱۰۸۴۲۔ فرمایا کہ: "میں نے اس چیز کو نشانہ نہ بنایا جانے جس میں روح ہو۔" مسلم، ترمذی، ابن ماجہ بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ۔ ۱۰۸۴۳۔ فرمایا کہ: "اس نے تیر نہ کرنا سیکھ کر اسے چھوڑ دیا تو اس نے میری نافرمانی کی۔"

ابن ماجہ مرویات حضرت عقیق بن عمرو رضی اللہ عنہ

۱۸۸۳ فرمایا کہ "جس کو تیرے ذاتی سکھائی تھی اور پھر اس نے چھوڑی تو وہ میری نہیں۔"

مسلمہ بروایت حضرت عیسیٰ بن سیرین رحمہ اللہ

تکملہ

۱۸۸۴ فرمایا کہ "اس کو چھینک دو چینی لادائی کمان وادار اور کولازم پڑو۔ یعنی عربی کتابوں وادار ان بھی دوسری کتابوں کو اور پھر اس کی انجس کو تیرے ذاتی سکھائی تھی اور پھر اس نے چھوڑ دیا۔ میں نے اس کا ذکر نہیں کیا۔"

طبرانی، مسند علیہ بروایت حضرت عیسیٰ بن سیرین رحمہ اللہ

۱۸۸۶ فرمایا کہ "اس نے اور پھر اس کی انجس سے اللہ تعالیٰ تمہیں عذاب عطا فرمائیں گے شیروں پر اور تمہارے دشمن کے خلاف تیرا ہی مدد فرمائیں گے۔" حضرت عیسیٰ بن سیرین رحمہ اللہ

۱۸۸۷ فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ ہے جو اسے اٹھائے یعنی تیری کن کو تم پر لازم ہے کہ یہ کتابیں پڑھو۔ یعنی قرآنی کہ تمہیں اور ان بیاض کی انجس سے اللہ تعالیٰ تم کو شیروں میں عذاب عطا فرمائیں گے اور تمہارے دشمن کے خلاف تیرا ہی مدد فرمائیں گے۔"

مسند علیہ بروایت حضرت عیسیٰ بن سیرین رحمہ اللہ

۱۸۸۸ فرمایا کہ "تیرا ذاتی تیرے اسامی (علیہ السلام) کی اور تیرے تیرا ہے اللہ تعالیٰ تیرا ہے اور میں نے ان کے ساتھ ہوں اور میں نے ان کے ساتھ ہوں۔"

حضرت عیسیٰ بن سیرین رحمہ اللہ

۱۸۸۹ فرمایا کہ "وہ جو تیرے ساتھ دشمن تھا پہنچ گیا اللہ تعالیٰ اس کا رعب بٹھائے۔" کہیں کہیں یہ کوئی قدرتی طاقت کی زمین (کے حساب) زمین کے رعب دور جو اس کے زمین کے سوال کا فاصلہ ہے۔" مسند بروایت حضرت عیسیٰ بن سیرین رحمہ اللہ

۱۸۹۰ فرمایا کہ "اس نے حج چلایا تو اس کے لئے رعب ہے۔" عرض کیا یہ بارسل تھا اور چلنے کے لئے فرمایا کہ یہ کوئی تیرا ہی طاقت کی زمین (کے حساب) نام کی زمین دور جو اس کے زمین کے سوال کا فاصلہ ہے۔" مسند بروایت حضرت عیسیٰ بن سیرین رحمہ اللہ

۱۸۹۱ فرمایا کہ "اس نے دشمن پر تیرے چلایا تو اللہ تعالیٰ اس کے رعب بٹھائے۔" کہیں کہیں یہ کوئی قدرتی طاقت کی زمین (کے حساب) نام کی زمین دور جو اس کے زمین کے سوال کا فاصلہ ہے۔" مسند بروایت حضرت عیسیٰ بن سیرین رحمہ اللہ

مسند احمد، اس حدیث بروایت حضرت عیسیٰ بن سیرین رحمہ اللہ

۱۸۹۲ فرمایا کہ "جس نے اللہ کے راستے میں تیرا چھوڑ دیا تو اس نے۔" فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ اس کے رعب بٹھائے۔" حضرت عیسیٰ بن سیرین رحمہ اللہ

حضرت عیسیٰ بن سیرین رحمہ اللہ

۱۸۹۳ فرمایا کہ "جس نے اللہ کے راستے میں تیرا چھوڑ دیا تو اس نے۔" فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ اس کے رعب بٹھائے۔" حضرت عیسیٰ بن سیرین رحمہ اللہ

۱۸۹۴ فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ اس کے راستے میں تیرا چھوڑ دیا تو اس نے۔" فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ اس کے رعب بٹھائے۔" حضرت عیسیٰ بن سیرین رحمہ اللہ

۱۸۹۵ فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ اس کے راستے میں تیرا چھوڑ دیا تو اس نے۔" فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ اس کے رعب بٹھائے۔" حضرت عیسیٰ بن سیرین رحمہ اللہ

۱۸۹۶ فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ اس کے راستے میں تیرا چھوڑ دیا تو اس نے۔" فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ اس کے رعب بٹھائے۔" حضرت عیسیٰ بن سیرین رحمہ اللہ

۱۸۶۸ فرمایا: ”تیسرا دعائیہ کلمہ کیونکہ دو نشانوں کے درمیان جنت کے درخشاں شمس سے ہے۔“

دہلی میں روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۸۶۹ فرمایا کہ ”میں نے اپنی چادر کھانی اور دائیں نوں کے درمیان پلاتا اس کے لئے یہ قدم اٹھائے اور اس نے کاٹا بولا۔“

دہلی میں روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۸۷۰ فرمایا کہ ”میں نے ملائی کی جس چیز کو میں نے بھی ہاتھ نہ دیا ہے میں نے اس کا کھانا نہ کھا ہے۔“

دہلی میں روایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۷۱ فرمایا کہ ”جب میں تم سے قریب ہوں میں تم کی توجہ لانا ہی گوارا نہ کرتا۔“

محدث روایت حضرت حماد بن عسید عن ابیہ رضی اللہ عنہ

۱۸۷۲ فرمایا کہ ”جب میں تم سے قریب ہوں میں تم کو اپنا وقت نہ دیتا۔“

امام داؤد، حنفی رحمہ اللہ روایت حضرت عائشہ بن مسعود رضی اللہ عنہا عن ابیہ عن حماد

۱۸۷۳ فرمایا کہ ”جو شخص میرا کھانا کھائے اس سے شک نہ کرو کہ میں نے اس کو بڑی ہوشیاری سے اس کے اوقات کو لئے میں اس کو بھولتی ہوں۔“

طبرانی میں روایت حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

تیسرا مضمون... مختلف آداب کے بارے میں

۱۸۷۴ فرمایا کہ ”جب میں تم سے قریب ہوں میں تم کو اپنا وقت نہ دیتا۔“

محدث روایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۷۵ فرمایا کہ ”اللہ کے لئے میں نے اپنے ہاتھ سے کھانا کھا ہے۔“

مسند احمد، طبرانی میں روایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۸۷۶ فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جس نے تم کو میرا کھانا کھایا ہے جو اپنے ہاتھ سے کھانا کھا ہے۔“

ترمذی میں روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۸۷۷ فرمایا کہ ”جو شخص میرا کھانا کھائے اس سے شک نہ کرو کہ میں نے اس کو بڑی ہوشیاری سے اس کے اوقات کو لئے میں اس کو بھولتی ہوں۔“

دہلی میں روایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

محدث روایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۷۸ فرمایا کہ ”جب میں تم سے قریب ہوں میں تم کو اپنا وقت نہ دیتا۔“

دہلی میں روایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۷۹ فرمایا کہ ”اللہ کے لئے میں نے اپنے ہاتھ سے کھانا کھا ہے۔“

مسند احمد، مسند حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا میں روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۸۸۰ فرمایا کہ ”جب میں تم سے قریب ہوں میں تم کو اپنا وقت نہ دیتا۔“

محدث روایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۸۱ فرمایا کہ ”جب میں تم سے قریب ہوں میں تم کو اپنا وقت نہ دیتا۔“

۱۸۸۲ فرمایا کہ ”اللہ کے لئے میں نے اپنے ہاتھ سے کھانا کھا ہے۔“

۱۰۹۸ فرمایا کہ "اے حکم! تمہاری محبت میں صرف امانت داری بیٹھے اور تمہارا کھانا بھی امانت داری کھائے اور بہترین دہشتہ دے دو چار سو پر مشتمل ہو اور پھر پانچ سو پر مشتمل ہو چار ہزار پر مشتمل ہو اور چار ہزار پر مشتمل ہو تو اس کو بخشش نہیں ہو سکتی۔"

۱۰۹۹ فرمایا کہ "بہترین ساتھی وہ ہیں جو چار سوں (بہترین دہشتہ وہ ہے جو چار سو پر مشتمل ہو اور بہترین لشکر وہ ہے جو چار ہزار پر مشتمل ہو اور دو چار ہزار پر مشتمل ہو تو اس سے بخشش نہیں کھاسکتا۔" (اور اس حکم نے یہ اضافہ کیا ہے کہ باحسب وہ صبر کریں اور جی کو پس۔

۱۱۰۰ مسند احمد، سنن ابی داؤد، ترمذی، حسی عربی، معنی غنیہ، مستدرک حاکم اس عساکر مرویات حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرمایا کہ "اے انصاف! تم ان لوگوں کے ان کے مالک ہم تیری ہی مروت کرتے ہیں اور تمہی سے دہانت کرتے ہیں۔"

۱۱۰۱ فرمایا کہ ہم جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک غزوہ میں تھے جب دشمن سے سامنا ہوا تو میں نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ فرماتے تھے۔
ابن السی ہی علی الموم والعلیہ اور دہلی مرویات حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرمایا کہ "بہترین دشمن سے سامنا ہونے کی تمنا نہ کرو اور اللہ تعالیٰ سے عاقبت مانگو اور جب دشمن سے سامنا ہو تو اپنے رسول اللہ ﷺ کو دیکھ کر کثرت سے گروہا کرو وہاں کریں اور پھر ان کو تم غاصب کو لازم پکڑو۔"

۱۱۰۲ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ، طبرانی، مستدرک حاکم مرویات حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرمایا کہ "بہترین دشمن سے سامنا ہونے کی تمنا نہ کرو اور اللہ تعالیٰ سے عاقبت مانگو کیونکہ تمہیں نہیں معلوم کہ تم میں سے کس کی آزمائش میں پڑے گی۔" (جب ان سے سامنا ہوا جائے تو کہو کہ اے ہمارے خدا! تو ہی ہمارا مددگار ہو اور ان کا بھی مددگار ہو کہ وہ اپنی پیشانیوں اور ان کی پیشانیوں کی آپ کی آیت قدرت میں ہیں۔) (جب وہ تمہیں خبر دے گا کہ تمہارے رسول اللہ ﷺ کو دیکھ کر کہو۔) (مستدرک حاکم مرویات حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرمایا کہ "بہترین دشمن سے سامنا ہونے کی تمنا نہ کرو، کیونکہ تمہیں نہیں معلوم کہ تمہاری طرف سے تم کس آزمائش میں مبتلا کیے جائے گے۔" (جب دشمن سے سامنا ہو جائے تو کہو۔ اے خدا! آپ ہی ہمارے رب ہیں اور ان کے بھی، ہماری دل اور ان کے دل آپ کے ہاتھ میں ہیں اور آپ ہی ان پر غالب ہو سکتے ہیں۔" (اور دشمن پر جیتنے ہو اور جب وہ تمہیں خبر دے کہ تمہاری طرف سے تمہارے رسول اللہ ﷺ کو دیکھ کر کہو۔)

۱۱۰۳ ابن السی ہی علی الموم والعلیہ مرویات حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرمایا کہ "یقیناً ہم اللہ تعالیٰ پر حملہ آور ہونے والے ہیں بلکہ اٹھائے ہوئے حالت میں۔" (طبرانی مرویات حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

تیسرا باب..... جہاد کے احکام کے بیان میں

اس میں پانچ فصلیں ہیں۔

پہلی فصل..... امان، معاہدہ، صلح اور وعدہ پورا کرنے کے بیان میں

۱۱۰۴ فرمایا کہ "جب کوئی شخص تمہارے خون کی حفاظت چاہے تو اس کو قتل مت کرو۔"

۱۱۰۵ مسند احمد، ابن ماجہ مرویات حضرت سلیمان بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرمایا کہ "خداوند مسلمانوں کا وہ مسابک ہی ہے جو جب ان پر ظلم ظلم کرے تو اس کو بھارت اور یہودی قیامت کے دن بڑھا دے۔" (پس ایک ہفتہ اور کما جس سے وہ بچتا جائے گا۔) (مستدرک حاکم مرویات ابن عباس رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

۱۱۰۶ فرمایا کہ "اے حکم! انی! جسے آپ نے پکارا اسے ہم نے بھی پکارا۔" (معنی علیہ مرویات حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہا

اور انہوں نے دوسری جگہ کے ساتھ ساتھ دو جگہوں میں کہ "غور کیسے آپ نے اعلان دیا ہے ہم نے بھی اعلان کیا۔"

۱۰۹۰۹ فرمایا: "بے شک عورت کو اس کی زندگی بھر اچھا گزارنا ہے۔" ترمذی نے اسے اس حدیث میں اضافہ کیا۔

۴۰۹۔ قرآن مجید کی تحریف کے کسی ذریعہ کو تسلیم نہ پہنچا تو ہمیں اس کے لئے انیسویں اور چھٹے جملے میں مذکور دو قیامت سے اس کی بجائے

تے اڑیں گے۔ "عقوب علی (الدریچ بر و میت حقیقت) نے یہ معراج دیکھی اور کہہ

۱۰۴۰ء: لارہور میں محکمہ معاش کو لکھا تو وہ ہنسنے کی خوشی بھی نہ پائے گا کہ وہ تو ہنسنے نہیں سہا کر کے خوش ہو جائیں۔ ماہی کے نام سے بھی

آپا ہے۔ "معد احمد۔ دہلاڑی۔ بعلی۔ لیس فریڈرہارٹ۔ خلیفہ بن عمر بن علی اللہ علیہ

۱۰۳۸۔ قرآن مجید میں سورۃ حاکم (علیہ السلام) کی روایت اللہ تعالیٰ میں جنت و عذاب میں ہے۔

محمد احمد، ابو ذؤاد، سانی محمد، اے کے جے مرزا، حضرت علی محمد، علی محمد

۱۹۶۶ء فرمایا کہ مجھے میرے عہد کے متعلق کیا کہہ سکیں، جب وہ پھر وہی علم فرمایا۔ "مستطوراتِ حاکم کے بڑے بڑے حصوں پر غور کرو۔ اللہ علیہ

۱۰۹۳ فرمایند کہ: مسلمان اپنی شہنشاہی پر شہید نہیں ہوا، جس ایسا ہوا تو، مسلمانوں کے ساتھ کہہ کر اوبست حضرت ابو بکر غریریؓ نے اے

فرمایا: "مسلمانان! تم طلبوں کے پڑ پڑ جتنی کے معائنہ کرو۔"

متنبرك: كذا هو من حصرت بهي راضي الله به اور حظم فاد الجواب عونه مديفه راضي الله به:

۴۹۱۵ فرہ پاک، مسلمانوں کی ان شرمیلیں — پاپ میں جو عالم ہیں، انسانی جردن، حلیت رفیع سے حلیج دھوسے لے لے

۱۰۹۶۔ فرمایا کہ: ”میں نے تم سے سب سے زیادہ تمہارے بھائی کو جواب دے کر دیا ہے۔“

مبني في الهند، لا، جات، مراد، عليهم، قد، امر، عدم، وهي، قد، عند

۱۸۶۷ء فرما یا کہ اسے انگریزوں نے پھانسی دے دی اور اس کی جھنڈی لگی۔ اس واقعہ پر میں نے کہا کہ اس کے لئے وہ بڑی بڑی جہازیں بھیجیں۔

مذہب، پھر دس اور فیڈوئل کا دوست کم پڑا، ام بھانڈو پر چڑھا دے اے بے خبر اور پچھے ہٹا لے پڑا۔ D: جانتے ہیں۔

مكة احمد، شريف الدين، رايث حبيب، محمد خالد، بن ولد، بن ابي احمد

فیضانِ اہلِ حق و جانان کوٹ سے مراد یہ ہے کہ ظاہر میں علی (علیہ السلام) جو جہانِ حق میں سرگرم و بانشین ہیں، ان کے لیے وہ جہانِ حق و جانان کوٹ ہے۔ اہلِ حق و جانان کوٹ کے لیے وہ جہانِ حق و جانان کوٹ ہے۔ اہلِ حق و جانان کوٹ کے لیے وہ جہانِ حق و جانان کوٹ ہے۔

نیک۔ والدہ اسماء السویدی (مترجم)

۱۰-۹-۸۔ اگرچہ اس نے نبی کو ہم سے دینا عید پر لکھا ہے اور وہ دونوں کو ہم سے جو کہے اور نہ ملے۔ یہاں تک کہ ان کی معاہدہ کرنا ہوگا۔

حسنہ احمد، ایف۔ ڈی ایم اے، تعلیماتِ عمر و مروت، جامعہ اسلامیہ، لاہور

۱۹۹۰ء کو چھوڑ دی گئی۔ یہودیوں کے یہودی مسلمانوں کو بھاری ٹیکسوں کا سامنا کرنا پڑا۔

تیسری طرف سے کیا جاسکتی ہے اور اگر ہم اس سے کوئی پہلو نہیں دیکھ سکتے تو اس سے کچھ نہیں ہو سکتا۔ یہ جاننا ضروری ہے کہ اگر ہم اس سے کچھ نہیں دیکھ سکتے تو اس سے کچھ نہیں ہو سکتا۔

کے درمیان میں ہے۔ مثلاً علیہ السلام اور اہل بیت علیہم السلام کی صحبت پر غور فرمائیے اور ان کے

[illegible][illegible]

انوارِ بیانی کی شمع ایضاً بر ذراتِ حقیقت کو روشن کر رہا ہے۔ ان کی وضاحت میں اس کی شمع کی روشنی کی ایک کرنی

[illegible]

... ..

موسسه تخصصی زبان آریانا

۱۰۹۳۹ فرمایا کہ ”مہمان کے ساتھ دھرم بھرا کرتے ہیں ادا ان کے خلاف اللہ سے خدا کی قسم ہیں“۔ مسلم بروایت حضرت حلیہ رحمہ اللہ
 ۱۰۹۳۷ فرمایا کہ ”یقیناً اللہ کے بندوں میں بہترین لوگ وہ ہیں جو اپنے وعدوں کو پورا کرتے ہیں اور پر سکون رہتے ہیں“۔ طبرانی، حلیہ ابی
 نعم بروایت حضرت ابو حمید الساعدی رضی اللہ عنہ اور مسند احمد بروایت ابو المؤمن حضرت عائشہ صدیقہ رحمہ اللہ عجا

تکملہ

۱۰۹۳۸ فرمایا کہ ”جس نے کسی شخص کو امان دی پھر اسے قتل کر دیا تو جہنم اس کے لئے واجب ہو گئی، نہ چہ وہ خود قتل کا فرعی کیوں نہ ہو۔“

طبرانی بروایت حضرت معاذ رضی اللہ عنہ

۱۰۹۳۹ فرمایا کہ ”جس نے کسی شخص کو امان دی اور پھر اسے قتل کر دیا تو وہ قیامت کے دن نعرہ اداں کا جھنڈا اٹھائے ہوئے ہوگا۔“

ابن ماجہ، طبرانی، منقول علیہ بروایت حضرت محمد بن عبد الحکم رحمہ اللہ عنہ

۱۰۹۴۰ فرمایا کہ ”اگر تم میں سے کوئی ان کے پاس چلائے تو انہوں نے اس کو گرد یا بون میں سے ہمارے پاس آگیا ہم اس کو داپہ کی کر دیں گے
 اللہ تعالیٰ اس کے لئے عذاب کی کوئی سزا نہیں دے گا۔“ مسند ابی ہریرہ بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ
 ۱۰۹۴۱ فرمایا کہ ”جس نے میرے سامنے خلاف ورزی کی جس اس سے ٹھکرانے کا ہوا جس سے شے ٹھکرتی تو۔۔۔“

طبرانی بروایت حضرت ابو اسود الدعدی رضی اللہ عنہ

۱۰۹۴۲ فرمایا کہ ”اے لوگو! یقیناً تم نے یہودیوں کے اموال میں چلوئی کی، سونا، مہربین کا مال، علق لے لینا حلال نہیں، اور تم پر
 گھر چلے گئے، گھوڑاں، ادا، خچروں کا گوشت حرام ہے اور ہر پھانسی کھانے والے جانور کا بھی اور پھانسی کے پرندوں کا گوشت بھی حرام ہے۔“

مسند احمد، ابو داؤد، ترمذی بروایت حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ

طبرانی یہ بھی اضافہ فرمایا کہ ”فرمایا کہ ”سونا کوئی شخص اپنے تخت پر بھی لگائے بیٹھ کر جو جس نے کسب اللہ میں سے حلال پایا سے حلال
 کیا اور جو کتاب اللہ میں حرام پایا سے حرام قرار دیا، سونا میں بھی تم پر مہربین کا مال، علق لینا حرام قرار دیتے ہیں۔“ خواہ جس کی وہ طاقت نہ رکھتا تو
 اس سے اس کی رضامندی کے بغیر کوئی چیز لے لی تو میں قیامت کے دن اس کے قتل میں شریک ہوں گا۔“

بروایت صفوان بن مسلم عن من اباء القضاة من اہل اہل اللہ عنہ

۱۰۹۴۳ ہر بخدی مسلم میں یہ اضافہ ہے کہ ”سونا جس نے کسی حجاب کو قتل کر دیا جو اللہ اور اس کے رسول کے ذمہ پر تھا تو اس پر جنت کی خوشبو بھی
 حرام کر دی جاتی ہے علاوہ اس کی خوشبو ستر سال کی مسشت سے آتی ہے۔“

۱۰۹۴۴ فرمایا کہ ”اگر کسی نے ایسے معاہدہ کو قتل کر دیا جسے کوئی نہ تھا اور اپنا سر ہر چیز پر بھی ادا کرتا تھا تو میں قیامت کے دن اس کی
 طرف سے ٹھکرانے کا۔“ ابن ماجہ اور ابو حمید فی النضر علیہ بروایت حضرت عبداللہ بن جواد
 ۱۰۹۴۵۔ ”خود کہ ”مسلمان اپنی شرطوں پر نہ تم، یہیں علاوہ ان شرطوں کے جو حلال کو حرام اور حرام کو حلال کر دیں، اور لوگوں کے
 دھرم میں بھی با اثر ہے۔“ اس کے بعد جو حرام کو حلال اور حلال کو حرام کر دیں۔“

طبرانی، کاس بن عدی، منقول علیہ بروایت کثیر بن عبد اللہ عن ابیہ عن جندہ رضی اللہ عنہ

اور صحیح مسلم میں یہ اضافہ ہے علاوہ اس صلح کے جو حرام کو حلال کر دے اور حلال کو حرام کر دے۔“

مسند داؤد، منقول علیہ، مسند ابی حاکم بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، ترمذی، ابن ماجہ، منقول علیہ بروایت کثیر بن

عبد اللہ بن عمرو بن عوف اللہ عن ابیہ عن جندہ، مسند ابی حاکم عنہ

اور یہ اضافہ فرمایا کہ ”مسلمان اپنی شرطوں پر یہیں علاوہ اس شرط کے جو حلال کو حرام کر دے۔“

۱۰۹۳۵۔ بحکم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہ خدا اللہ کے رسول محمد کی طرف سے ذیہ بن نیش کی طرف سے ملاحتی ہوئی، پر جو حاجت کا پیر و کار ہو، میں تمہارے سامنے اللہ کی تحریف بیان کرتا ہوں اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں خدا وہ اس کے الٰہ ہے اور وہی اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور نہ ذات قائم کردار نہ کوہ ادا کردار مشرکوں سے جدا ہو جاؤ اور مال غنیمت میں سے پانچواں حصہ اور نبی اور غنی کا حصہ الگ کر دو تو تم لوگ محفوظ رہو گے اللہ اور اس کے رسول کن امان میں۔" اس حوالہ، مسند احمد، ابوداؤد، مستدرک حاکم، بغوی، یازدی طبرانی، معنی علیہ بروایت حضرت نعمان بن لویہ رضی اللہ عنہ

۱۰۹۳۶۔ فرمایا کہ "ہم نے بھی اس کو پہنچا دیا، جس کو آپ نے بنا دیا تو انہوں نے بھی اس کو ان دیکھیں جس کو آپ نے امان دیا۔"

ابوداؤد، معنی علیہ، ترمذی بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

۱۰۹۳۷۔ فرمایا کہ "میں نے اس کو پہنچا دیا جب تک وہ جہنم نہ چھوڑیں۔" طبرانی بروایت حضرت ذی الکلاع رضی اللہ عنہ

۱۰۹۳۸۔ فرمایا کہ "میں نے اس کو پہنچا دیا جب تک وہ جہنم نہ چھوڑیں۔" طبرانی بروایت حضرت معاذ رضی اللہ عنہ

دوسری فصل..... عشر کے بیان میں

فائدہ:۔۔۔ جس طرح خمس پانچویں حصے کو کہتے ہیں اس طرح عشر ہویں حصے کو کہتے ہیں اپنی جس کی قیمت میں ہوتا ہے اور اللہ اسمعہ۔ (مترجم)

۱۰۹۳۹۔ فرمایا کہ "عشر تو صرف یہودیوں اور عیسائیوں پر ہے اور مسلمانوں پر عشر نہیں ہے۔" ابوداؤد۔ مروایت رحل

۱۰۹۴۰۔ فرمایا کہ "دوڑیں جو بارانی ہوں یا نہ ہوں اور چشموں سے سیراب ہوں، ان عشری ہوں تو ان میں عشر ہے اور وہ زمینیں جو راحت کے ذریعہ چھڑکاؤ کے ذریعہ سیراب کی جاتی ہیں تو ان میں نصف عشر ہے۔" مسند احمد، بخاری، مسلم، ابوداؤد، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۹۴۱۔ فرمایا کہ "وہ زمینیں جو بارانی ہوں یا نہ ہوں یا چشموں سے سیراب ہوں، ان میں عشر ہے اور وہ زمینیں جو راحت کے ذریعہ سیراب کی جاتی ہیں ان میں نصف عشر ہے۔" مسند احمد، ابوداؤد، بخاری، مسلم، ابوداؤد، بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

۱۰۹۴۲۔ فرمایا کہ "وہ زمینیں جو بارانی ہوں یا چشموں کے ذریعہ سیراب کی جاتی ہیں ان میں عشر ہے اور وہ زمینیں جو چھڑکاؤ کے ذریعہ سیراب کی جاتی ہیں ان میں نصف عشر ہے۔" مسند احمد، ابوداؤد، بخاری، مسلم، ابوداؤد، بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۹۴۳۔ فرمایا کہ "مسلمانوں پر عشر نہیں ہے، عشر تو صرف یہودیوں اور عیسائیوں پر ہے۔"

ابن سعد، مسند، احمد، بروایت حرب بن ہلال الثقفی، بروایت ابن جراحہ، ابن ابی حاتم، ابن ابی حاتم

۱۰۹۴۴۔ فرمایا کہ "عشر تو صرف یہودیوں اور عیسائیوں پر ہے اور مسلمانوں پر عشر نہیں ہے۔"

ابن سعد، بغوی، ابن قتیبہ، معنی علیہ، بروایت حرب بن عبد اللہ عن ابن ابی حاتم، ابن ابی حاتم

اور بغوی نے کہا ہے کہ اس حدیث کو ایک جماعت نے دعاء ابن السائب عن حرب بن عبد اللہ سے روایت کیا ہے اور کسی ایک نے بھی

اس میں من ابی نہیں کہا تھا اور جراحہ کے مسند احمد، ابوداؤد، معنی علیہ عن رجل من بکر بن وائل عن خالہ اور بغوی عن حرب

عن عبد اللہ عن رجل من خالہ اور بغوی عن رجل من بکر بن وائل عن خالہ اور بغوی عن رجل من بکر بن وائل

تیسری فصل..... خمس اور غنیمت کی تقسیم کے بیان میں

۱۰۹۴۵۔ فرمایا کہ "مجھے نے والے ہاں اور موقوف ہیں بعد نیاں مبالغہ ہیں اور خود کو لے دے، ان میں خمس ہے۔"

مسند احمد، بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... اس روایت کے ذیل میں کچھ علماء بھی بحث ہے جس کے لئے کسی مستند دارالافتاء مفتی کی طرف رجوع کیا جاسکتا ہے عوام الناس کے لئے یہ تفصیل بیان کرنا ضروری نہیں ہے بقول مجھے:

۱۰۹۵۶۔ فرمایا کہ ”بے شک اللہ تعالیٰ جب اپنے کسی نبی کا کچھ کھلاتے ہیں تو یہ کھلا اس کے لئے ہوتا ہے جو ان کے بعد کھڑا ہوگا۔“
 ان مسائل میں کوئی تماشہ لب یا تمثیل - دانشاظم بالصواب - (مترجم)

۱۰۹۵۷۔ فرمایا کہ ”کاہرہ مال ہے جز مین کے اندر پیدا ہوتا ہے۔“ بھی علی شعب الایمان بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
 ۱۰۹۵۸۔ فرمایا کہ ”کارو سوز اور چاغی ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس ملک میں پیدا فرمایا تھا جب زمین کو پیدا فرمایا تھا۔“
 ابھی علی شعب الایمان بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۹۵۹۔ فرمایا کہ ”جزیرہ کاشی کے لئے ہے جواسکوپا ہے۔“ ابن الجوزی بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ
 فائدہ:..... عمرو بن لوطی کو کہتے ہیں۔ دانشاظم بالصواب - (مترجم)

۱۰۹۶۰۔ فرمایا کہ ”کارا کاشی“ ہے۔ ابن ماجہ بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اور ضریبی بروایت حضرت طلحہ و زید بن عاصم
 اور معجم وسط بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۰۹۶۱۔ فرمایا کہ ”کارا کاشی“ ہے۔ ابو یوسف بن ابی داؤد فی جہہ من حبیبہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
 ۱۰۹۶۲۔ فرمایا کہ ”اللہ کی مال کاشی“ کے بعد حق دیا جاسکتا ہے۔ احمد بروایت حضرت معن بن یزید رضی اللہ عنہ
 ۱۰۹۶۳۔ فرمایا کہ ”میرے لئے تمہارے مال قیمت میں سے اس بھی کوئی چیز حلال نہیں علاوہ جس کے دو گیس میں لڑا دیا جائے گا۔“

ابو داؤد بروایت حضرت عمرو بن حبہ رضی اللہ عنہ
 ۱۰۹۶۴۔ فرمایا کہ ”اے لوگو! میرے لئے اس مال میں سے کوئی چیز نہیں اور یہ (اور انٹ کے کھپن کے یاٹوں کے کچھ کی طرف اشارہ ہے) علاوہ جس کے دو گیس میں لڑا دیا جائے گا سوہاگ اور سوا کی گدا: کرد۔“ ابو داؤد ترمذی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۹۶۵۔ فرمایا کہ ”اے لوگو! میری عمارتیں وہاں دے اور خدا کی قسم اگر میرے پاس تمہارے درختوں کی تعداد کے برابر بھی کوئی چیز ہوتی تو میں تم کو ان میں تقسیم کر دیتا۔“ ابو داؤد ترمذی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ
 ۱۰۹۶۶۔ فرمایا کہ ”اے لوگو! بے شک حلال نہیں ہے میرے لئے اس مال میں سے جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا فرمایا ہے اور ان کی علاوہ جس کے

کے ان صرف عمارتیں مندئی بلکہ عیب اور گناہ کا باعث ہوگی۔“ احمد بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ
 ۱۰۹۶۷۔ فرمایا کہ ”اے لوگو! بے شک حلال نہیں ہے میرے لئے اس مال میں سے جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا فرمایا ہے اور ان کی علاوہ جس کے
 اور جس قسم میں لڑا دیا جائے گا۔“ ترمذی بروایت حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ

۱۰۹۶۸۔ فرمایا کہ ”جس علاقے میں تم پہنچو اور قیام کرو تمہارا اندھاں میں ہے اور یہ علاقہ جس نے اللہ تعالیٰ کے رسول کی ہدایت کی تو
 اس کا شرف اللہ اور اس کے رسول کا ہے میرے تمہارے۔“ احمد بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
 ۱۰۹۶۹۔ فرمایا کہ ”میری کوہری اور عین کوہینا کھو۔“ کامل بن عدی ابھی علی شعب الایمان عن مکحول مرسل

فائدہ:..... مجھیں اس قسم کو کہتے ہیں جس کا باپ عرب اور ماں ہندی ہو۔ دانشاظم بالصواب - (مترجم)
 ۱۰۹۷۰۔ فرمایا کہ ”میری کوہری اور عین کوہینا کھو۔“ کامل بن عدی ابھی علی شعب الایمان عن مکحول مرسل

۱۰۹۷۱۔ فرمایا کہ ”میری کوہری اور عین کوہینا کھو۔“ کامل بن عدی ابھی علی شعب الایمان عن مکحول مرسل
 ۱۰۹۷۲۔ فرمایا کہ ”میری کوہری اور عین کوہینا کھو۔“ کامل بن عدی ابھی علی شعب الایمان عن مکحول مرسل
 ۱۰۹۷۳۔ فرمایا کہ ”میری کوہری اور عین کوہینا کھو۔“ کامل بن عدی ابھی علی شعب الایمان عن مکحول مرسل

۱۰۹۷۱ فرمایا کہ "میں اپنے لوگوں کو ضرور دیتا ہوں جو سنے سنے مسلمان ہوئے ہوں تاکہ ان کی سوسد ان لوگوں کو جانے کیا تم میں سے رہتی نہیں ہو کہ لوگ اپنا مال سے ترچہ جائیں اور تم اپنے گھروں میں اللہ کے رسول کو ملے ہو، سو خدا کی قسم میں چیز کے ساتھ تم کو اپنے ہر وہ بہتر ہے جس سے تم نے سچا دل سے نہیں، یقیناً تم میرے جدو شدید حالت دیکھو گے، سو میرا کرنا یہاں تک کہ اللہ اور اس کے رسول سے آلو بنے، شک میں نہیں رہیں گے"۔ محاذِ ہند: بیت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۹۷۲ فرمایا کہ "تیرا کیا حال ہوگا جب میرے بعد آنے والے لشکر ان اس مال سے اپنے لئے خصوصاً کر لیں گے، سو میرا کرنا یہاں تک کہ مجھ سے آلو"۔ مسند احمد بروایت حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ

۱۰۹۷۳ فرمایا کہ "قربت پہلے سرداروں میں سے کسی سردار کے لئے دنیا قسمت حلال نہ تھا اور تم کیا ہو؟ تھا تو آگے آ رہا ہے کہ لکھتا ہے تمہیں۔"

ترمذی، مروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۹۷۴ فرمایا کہ "میں قریش کو دیتا ہوں تاکہ ان کی حوصلہ افزائی ہو جائے کیونکہ ان سے سنے مسلمان ہوئے ہیں اور نہ جانہت سے قریب ہیں۔"

بخاری بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

غنیمت کی تقسیم کے بیان میں

۱۰۹۷۵ فرمایا کہ "کیا حال ہوگا جب میرے بعد والے لشکر ان اس مال کو اپنے لئے مخصوص کر لیں گے؟ فرمایا میں: چنانچہ تو اور اپنے کندھے پر بکتا ہوں پھر اس سے مار ڈالوں جس کی کہ کھاتا ہوں تو فرمایا کہ کیا میں تیری رہنمائی اس سے؟ یا وہ چیز کی طرف نہ کروں؟ میرا کرنا یہاں تک کہ مجھ سے آلو۔ مسند احمد، بخاری، ابن سعد، و ترمذی بروایت حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ

۱۰۹۷۶ دوسری مرتبہ جہ غزا فرمایا، اشتیال ہوا تب وہ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کے لئے پہنچی حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ غزہ و اطرابلس (سیرجہ)۔ (تخریج)

تخلہ

۱۰۹۷۷ فرمایا کہ "قرمت پہلے سرداروں میں سے کسی سردار کے لئے مال غنیمت منہاں نہ تھا اور تم کیا ہو؟ تھا تو آگے آ رہا ہے کہ لکھتا ہے تمہیں۔"

ترمذی، معنی علیہ بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۹۷۸ فرمایا کہ "میں نے گھوڑے سے کھانچے مقرر کیے ہیں اور سوار کے بھی دو حصے، سو جو اس میں سے کم کرے اللہ تعالیٰ اس کو کم کرے۔"

طبرانی بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۹۷۹ فرمایا کہ "غلام کو مال غنیمت میں سے ہاتھ نہیں دیا جائے گا، بکواسی دیا کی اور غنیمت منہاں میں سے دیا جائے گا وہ اس کا مال نہ جائے گا۔"

صوفیہ بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۰۹۸۰ فرمایا کہ "غلام کے لئے غنیمت میں کوئی حصہ نہیں، غلام تم قیت دینا، لبت اس کا، ان دینا جائز ہے اور رسولی عورت کسی قوم کو مالان سے تو دینا جائز ہے۔" معنی علیہ بروایت حضرت عیسیٰ رضی اللہ عنہ

۱۰۹۸۱ فرمایا کہ "کوئی شخص مال سے تقسیم ہونے سے پہلے اس میں اپنا مال پائے تو اس کا ہے اور اگر تقسیم کے بعد پائے تو اب اس کے لئے اس میں سے کچھ نہیں۔" صحیحہ بروایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۹۸۲ فرمایا کہ "شتر کوئی غنیمت میں سے مسلمانوں کے لئے، کچھ تو نہیں، نہ کھانا، نہ دھوا، نہ سوئی، نہ لینے والے کے لئے نہ دینے

والے کے لئے مگر اس کے حق کے ساتھ۔" حسنہ ابی یحییٰ بن وہب حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ
 ۱۰۹۸۲۔ فرمایا کہ "ایک شخص شہ کے لئے اور باقی چاروں شکر کے لئے عرض کیا کہ کیا کوئی ایک شخص سے زیادہ حق دار ہے؟ فرمایا،
 اس جبر کا بھی جو قرآن سے پہلے سے نکلا ہے ہے مسلمان ہوئی سے زیادہ حق دار نہیں؟ یعقوب بن زحل عن یحییٰ بن
 ایک شخص نے سوال کیا تھا کہ یا رسول اللہ! آپ فانی قسمت کے بارے میں کیا فرماتے ہیں تو آپ ﷺ نے مذکورہ اشارہ فرمایا۔
 ۱۰۹۸۳۔ فرمایا کہ "شاید قرآن مال پاسے جہاں لوگوں میں تقسیم نہیں ہوا اور میرے لئے تو سارے دین سے اللہ کے راستے میں ایک ساری
 دیکھتے وہی کافی ہے۔" طبرانی، یعقوب، ابن عساکر بروایت ابو نعیم بن شیبہ بن عبدہ
 ۱۰۹۸۴۔ فرمادے کہ "عرب مسلمانوں کے لئے مال کی اور قسمت میں کوئی حصہ نہیں جب تک کہ اس اور مسلمانوں کے ساتھ جہاد نہ کریں۔"

ابن العساکر بروایت حضرت ابو نعیم بن شیبہ رضی اللہ عنہ

مجاہدین کے لئے مباح چیزیں

۱۰۹۸۵۔ فرمایا کہ "دس چیزیں جنگ میں مباح ہیں۔

- ۱۔ لکھنا۔ ۲۔ سہاگن۔ ۳۔ بھس۔ ۴۔ درخت۔ ۵۔ سرکہ۔
- ۶۔ تیل۔ ۷۔ مٹی۔ ۸۔ بجر۔ ۹۔ بے بھی بکری۔ ۱۰۔ بڑا کھال۔

طبرانی، ابن عساکر بروایت ابو نعیم بن شیبہ رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

۱۰۹۸۶۔ فرمایا کہ "میری چادر مجھ سے ذرا گرمی کے پاس ان کا ٹوا کی اتحاد کے برابر نہیں ہوتی تو میں سب تیرے درمیان تقسیم کر دیتا ہوں
 تم مجھے شہر بنانا دے گئے نہ کچھ اور نہ بڑا دل۔"

مسند احمد، بخاری، ابن حبان، بروایت حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ، اور طبرانی بروایت حضرت عباس رضی اللہ عنہ

۱۰۹۸۷۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اگر آپ اپنے لئے تخت بنائیں تو (کیسا ہوگا؟) کیونکہ لوگ آپ کو تکلیف
 دیتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ خدا کی قسم میں ان کے درمیان موجود ہوں گا، میری چادر مجھ سے کچھ بچی رہے گی اور ان کا خوار گھ
 تک پہنچتا ہے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے اسے راحت دے۔" ابن سعد جو روایت حکمہ

۱۰۹۸۸۔ فرمایا کہ "میں ان کے درمیان موجود ہوں گا وہ میرے نقش قدم کو دہانتے رہیں گے اور مجھ سے میری چادر پہنچنے رہیں گے اور ان کا
 خوار گھ تک پہنچتا ہے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے اسے راحت دے گا۔" طبرانی بروایت حضرت عباس رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ صدیقہ

۱۰۹۸۹۔ فرمایا کہ "میں تمہارے درمیان رہوں گا اور جو لوگ میرے نقش قدم پر چلتے رہو گے یہاں کہ اللہ تعالیٰ مجھے انہیں گئے مجھے میرے
 حق سے زیادہ پیش نہ کرنا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے نبی بنانے سے پہلے بندہ بنایا ہے۔"

ابن عساکر بروایت حضرت علی بن الحسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، وصال رسول حسن الاسناد

مکملہ..... خمس کے بیان میں

۱۰۹۹۰۔ فرمایا کہ "پچھارہ فیصوں میں سے ہے، اور اس میں سے میرے لئے کچھ بھی حلال نہیں مگر وہ میرے مجھے کے حق میں ہے۔" یہ ہے
 غلاموں خمس کے اور خمس کے پانچویں حصے کا سودا حال اور سونے یا اس سے بڑی کوئی چیز، چھوٹی، دارا کردار یا غلاموں نہ کرو، کیونکہ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) نے جہاد سے
 اور دین اور خیر میں غلاموں کے لئے کار وافر فرمائی ہے، اور اللہ کی رضا کے لئے اور دین کے لوگوں سے جہاد کرو اور اللہ کے راستے
 میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پروا نہ کرو، مگر میں اللہ کی حدود کا کام کرو، اللہ کے راستے میں جہاد کرو کیونکہ جنت کے

دروازوں میں سے ایک عظیم دروازہ ہے اور اس سے اللہ تعالیٰ تم اور پریشانیوں سے نجات عطا فرماتے ہیں۔“

مسند احمد، شاشی، طبرانی، مستدرک حاکم، سعید بن منصور، بروایت حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ
 ۱۰۹۹۲۔ فرمایا کہ ”اے جنگ میرے لئے اس مال میں سے کچھ حلال نہیں جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں بخشا ہے ان مالوں کی طرح علاؤہ فیس کے پھر وہ تم میں لوٹا دیا جائے گا۔“ مصطفیٰ عبدالرزاق حضرت حسن رضی اللہ عنہ مروا

۱۰۹۹۳۔ فرمایا کہ ”سنو! بے شک یہ تمہارا مال غنیمت میں سے ہے اور میرے لئے اس میں سے صرف فیس حلال ہے اور فیس تم پر لوٹا دیا جائے گا چنانچہ ایک دھاک اور سوئی پان سے چھوٹی کوئی چیز اور اس سے بڑی کوئی چیز (ہوتو) ادا کرو، کیونکہ مال غنیمت میں خیانت، خیانت کرنے والے کے لئے دنیا اور آخرت میں عار اور شرمندگی کا باعث ہوگی، اللہ کی رضا کے لئے دور و نزدیک لوگوں سے جہاد کرو اور اللہ کی راہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پر ولادت کرو، اور سفر میں ہو یا حضر میں اللہ کی حدود قائم کرو اور تم پر جہاد لازم ہے کیونکہ جہاد جنت کے دروازوں میں سے ایک عظیم دروازہ ہے، اس سے اللہ تعالیٰ تم اور رنج سے نجات عطا فرماتے ہیں۔“

منلق علیہ، ابن عساکر، بروایت حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ

مال غنیمت کے چار حصے مجاہدین کے ہیں

۱۰۹۹۴۔ فرمایا کہ ”جو علاقہ بھی اللہ اور اس کے رسول فتح کریں وہ اللہ اور اس کے رسول کا ہے اور جس علاقے کو مسلمان جنگ کر کے فتح کریں تو اس کا خمس اللہ اور اس کے رسول کا ہے اور باقی سارا ان لوگوں کا ہے جنہوں نے جنگ کی ہے۔“

منلق علیہ، بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۹۹۵۔ فرمایا کہ ”اے لوگو! نہ میرے لئے اور نہ کسی اور کے لئے مسلمانوں کے مال غنیمت میں سے کچھ حلال ہے اس اونٹ کی پشت کے بال برابر بھی کوئی چیز حلال نہیں علاؤہ اس کے جو اللہ نے میرے لئے فرض کیا ہے۔“

طبرانی، بروایت حضرت عمرو بن خارجه رضی اللہ عنہ

۱۰۹۹۶۔ فرمایا کہ ”میں مسلمانوں میں سے کسی شخص سے زیادہ اس مال کا حق دار نہیں ہوں۔“ مسند احمد، بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ
 ۱۰۹۹۷۔ فرمایا کہ ”اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے جو کچھ تمہیں بخشا ہے اس میں سے میرے لئے فیس کے علاؤہ کچھ حلال نہیں، اور فیس تم پر لوٹا دیا جائے گا، لہذا دھاک اور سوئی (سب) ادا کرو، اور مال غنیمت میں خیانت سے بچو کیونکہ مال غنیمت میں خیانت، خیانت کرنے والے کے لئے قیامت کے دن عار اور شرمندگی ہے اور تم پر اللہ کی رضا کی خاطر جہاد کا ضرور ہے کیونکہ یہ جنت کے دروازوں میں سے ایک عظیم دروازہ ہے اللہ تعالیٰ اس سے رنج و غم دور کر دیتے ہیں۔“ طبرانی، مستدرک حاکم، بروایت حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ

۱۰۹۹۸۔ فرمایا کہ ”اس مال میں میرا کوئی حصہ نہیں سوا تم میں سے کسی ایک شخص کے جسے کی طرح علاؤہ فیس کے اور وہ تم پر لوٹا دیا جائے گا، لہذا ایک دھاک اور سوئی پان سے بڑی کوئی چیز بھی ادا کرو، اور مال غنیمت میں خیانت سے بچو کیونکہ وہ خیانت کرنے والے کے لئے قیامت کے دن نہ صرف عار اور شرمندگی ہوگی بلکہ آگ اور بدترین عذاب بھی ہوگا۔“ مسند احمد، طبرانی، بروایت حضرت غریب رضی اللہ عنہ

چوتھی فصل..... جزیرہ کے بیان میں

۱۰۹۹۹۔ فرمایا کہ ”مسلمان پر جزیرہ نہیں ہے۔“ مسند احمد، ابو داؤد، بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۱۰۰۰۔ فرمایا کہ ”ایک سرزمین پر دو قبیلے نہیں ہو سکتے اور نہ ہی مسلمان پر جزیرہ ہے۔“

مسند احمد، ترمذی، بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۰۰۱۔ فرمایا کہ: ”ایک شہر میں دو قبیلے تھے۔ حسن بنی داؤد بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ
 ۱۰۰۲۔ فرمایا کہ: ”جس نے زمین کا کوئی حصہ اس کے جزیہ کے بدلے لیا تو اس نے اپنی ہجرت کو خسر کر لیا اور جس نے کافر کے گھنے سے اتار کر
 اپنے گھنے میں ڈال لیا تو اس نے اسلام کو پس پشت ڈال دیا۔“ حسن بنی داؤد، بروایت حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ

تکمیلہ

۱۰۰۳۔ فرمایا کہ: ”کوئی بھی اصل کتاب ہی کا ایک گروہ ہے بلقان کو بھی اسی مقام پر رکھو جس پر اصل کتاب کو رکھتے ہو۔“
 ابو نعیم فی المعرفہ بروایت حضرت عبدالرحمن بن ہوف رضی اللہ عنہ

پانچویں فصل اجتماعی اور مختلف احکام کے بیان میں

اجتماعی احکام

۱۰۰۴۔ فرمودہ اللہ کے نام سے اور اللہ کی راہ میں جب گروہ اور قبائل کرو اس کے ساتھ جو فائدہ کا انکار کرے، غزوہ (جنگ)، غزوہ مال
 غنیمت میں خیانت نہ کرے نہ کسی غدار کی کر نہ ہی اعلان ہندہ ہو، مولود بچے کو کشت مت کرو اور جب تو مشرکین میں سے اپنے دشمن سے ملے تو
 اس کو تمہیں باتوں کی دعوت دے اور دشمن میں سے جس کا بھی وہ خواہ وہ بے غلبہ کر لے اور اس سے ہاتھ روک لے، پھر ان کو اسلام کی دعوت
 دے مگر وہ جواب دیں تو قبول کرے تو ان سے ہاتھ روک لے پھر ان کو ان کے عداوت اور غزوات سے مبرا جزیہ کے علاقے کی طرف
 منتقل ہونے کی دعوت دے اور ان کو بتا دے کہ اگر انہوں نے اس پر عمل کیا تو ان کے لئے بھی وہی (سبوتاہ) ہیں جو مہاجرین کے لئے
 ہیں اور ان پر وہی (ذمہ داریاں) ہیں جو مہاجرین پر ہیں، سو اگر وہ اپنے علاقوں سے منتقل ہونے سے انکار کر دیں تو ان کو بتا دے کہ ان
 صورت میں اگر وہ عرب مسلمانوں کی طرح ہوں گے ان پر بھی اللہ کا حکم اس طرح جاری ہوگا جس طرح (عام) مومنین پر جاری ہوتا ہے
 اور ان کے لئے مالی نصیحت اور مال نے جس سے کوئی حصہ نہ ہوگا، عداوت اس (غزوہ) کے لئے (بھی) مسلمانوں کے ساتھ مل کر جہاد
 کریں اور اگر وہ انکار کریں تو ان سے جزیہ لے لیں اگر وہ جواب دیں تو قبول کر لے ورنہ ان سے ہاتھ روک لے اور ان کو اس سے بھی انکار
 کر دیں تو اللہ سے مدد طلب کرو اور ان سے قتال کرو اور جب تو کسی قلعہ والوں کا محاصرہ کرنا اور دیکھو سے چاہیں کہ تو ان کو اللہ اور اس کے
 رسول کی ذمہ داری پر ڈال دے تو ان کو جہاد اللہ کے اور اس کے نبی کی ذمہ داری پر نہ ڈال البتہ اپنی اور اپنے ساتھیوں کی ذمہ داری پر ان کو
 ایمان سے دے کیونکہ اگر تم اپنے اور اپنے ساتھیوں کے نام پر گئے مگر اللہ کی عہد شکنی کر دے تو یہ اس سے بلکہ اس کے لئے اللہ اور اس کے رسول
 کے نام پر گئے مگر اللہ کی عہد شکنی کر دے، جب تو کسی قلعہ داروں کا محاصرہ کرے اور دیکھو سے چاہیں کہ تو انہیں اللہ کے حکم پر ایمان دے دے
 تو ان کو اللہ کے حکم پر ایمان نہ دے بلکہ اپنے حکم پر ایمان دے کیونکہ تو انہیں جاننا کہ ان کے معاملے میں اللہ کے حکم کا پاس رکھنا چاہیے۔“

مسند احمد، مسند بخاری، نسائی، ترمذی، بروایت حضرت ہریرہ رضی اللہ عنہ

مختلف احکام

۱۰۰۵۔ فرمایا کہ: ”مشرکوں کے ہر دھوکے کو تو ایمان میں سے بھی پیسے نہ کماؤ جو بیجا کم کرنا۔“

مسند احمد ابو داؤد ترمذی بروایت حضرت مسعد رضی اللہ عنہ

۱۰۰۶۔ فرمایا کہ: ”جب تم دوسروں سے ملو تو اسے قتل کرو۔“ مسند احمد بروایت حضرت مالک بن حنابلہ

۱۱۰۰۷۔ فرمایا کہ ”یہ ہانے لے جاؤ اور جب تم اپنے شہر آؤ تو اپنے گرجے کو زبردستی اور ان کی جگہ کن پنی سے اچھی طرح سے دھواؤ اور پھر جس جگہ کو مسجد بنانا“۔ مسند احمد، ابن حبان، بروایت حضرت طلحہ بن علی رضی اللہ عنہ
 ۱۱۰۰۸۔ فرمایا کہ ”کسی صورت (تصویر) لکھنا یا بنیے مت چھوڑنا اور نہ کسی بلند (دھکی ہوئی) قبر کو براہ کئے بغیر چھوڑنا“۔

مسند، نسائی، بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ

جہاد میں کن لوگوں کا قتل جائز نہیں

۱۱۰۰۹۔ فرمایا کہ ”طہو اللہ اور اس کے نام کے ساتھ اور اس کے رسول کی ملت پر شیخ فانی کو قتل نہ کرنا نہ پھونے ہوئے بچے کو اور نہ کسی عورت کو اور مال قیمت میں خیانت نہ کرنا اور اپنے مالی قیمت کو لوٹا اور اصداغ کرنا اور اچھا سلوک کرو جو شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ اچھا سلوک کرنے والوں کو پسند کرتا ہے“۔ مسند ابی داؤد، بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۱۰۱۰۔ فرمایا کہ ”کیا ہمارے قوموں کو قتل ان کا حد سے آگے بلاہ گئی یہاں تک کہ نصیبیوں کو قتل کر دیا۔ سنو! قریش سے بہترین لوگ وہ ہیں جو مشرکوں کے بیٹے ہیں، سنو! وہاں لوگ قتل نہ کرو، سنو! وہاں لوگ قتل نہ کرو، ہر انسان فطرت پر پیدا ہوتا ہے اور اسی فطرت (فطری طریقے) پر ہی رہتا ہے یہاں تک کہ اس سے اس کی زبان کا تو خرابی قسم کر دیا جائے پھر اس کے ماں باپ اس کو یہودی یا عیسائی بنا دیتے ہیں۔“

مسند احمد، نسائی، ابی حبان، مسند، حاکم، بروایت مسدودین صریح رضی اللہ عنہ

۱۱۰۱۱۔ فرمایا کہ ”یہودیوں اور مسلمانوں کو زبردستی عرب سے نکال دو“۔ مسند بروایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ

۱۱۰۱۲۔ فرمایا کہ ”یہودیوں کو جو زبانتے نکال دو اور اہل ایران کو زبردستی عرب سے نکال دو اور جن لوگوں بدترین لوگ وہ ہیں جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو کھجہ دیا تھا“۔ مسند احمد، مسند ابی حبان، مسند احمد، بروایت ابو نعیم، بن الحراح رضی اللہ عنہ
 ۱۱۰۱۳۔ فرمایا کہ ”ہجرت اس وقت تک متقلبات ہوگی جب تک جہاد جاری رہے گا۔“

مسند احمد، بروایت حضرت جنادہ رضی اللہ عنہ

۱۱۰۱۵۔ فرمایا کہ ”قوم کا حلیف (ساقی) انہی میں سے ہے اور کسی قوم کی لڑائی کا چیلنجی انہی (ایسی قوم) میں سے ہے۔“

طبرانی، بروایت حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ

۱۱۰۱۶

۱۱۰۱۷۔ فرمایا کہ ”اصل یہ دس میں سے جو مسلمان ہو گیا تو وہ قریشی ہے۔“۔ ابن الجار، بروایت حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہ
 ۱۱۰۱۸۔ فرمایا کہ ”جس نے کسی قیدی کو گرفتار کرنے پر گواہی قائم کر دی تو اس قیدی سے چھینا اہل ان کی گرفتار کرنے والے کا ہوگا۔“

بہقی، فی شعب الامان، بروایت حضرت ابو داؤد رضی اللہ عنہ

۱۱۰۱۹۔ فرمایا کہ ”جس شخص نے کسی کا فرقہ قتل کیا اور اس مقتول کا فرقہ قتل کرنے والے کا ہوگا۔“

متفق علیہ، ابو داؤد، طبرانی، بروایت حضرت ابو داؤد رضی اللہ عنہ اور مسند احمد، ابو داؤد، بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ اور مسند احمد، ابی حبان، بروایت حضرت سعید رضی اللہ عنہ

۱۱۰۲۰۔ فرمایا کہ ”کی اللہ اور اس کے رسول کے سوا کسی کی (نہیں)۔ مسند احمد بخاری، ابو داؤد، ابن حبان، ابن ماجہ

جی دراصل زمین کھدو حصہ ہے جو جنگ اپنی زمینوں کے آس پاس کے حصے کو روک کر سناچے جائیداد کا ایک طرح سے حصہ قرار دیتے تھے لیکن جسے کہتے تھے کہ یا ان کی جائیداد کا بفرزاد ہون کا حق اسلام نے اس جائیداد کو قبضہ کا سد باب فرمایا کہ اس شخص کی زمین اللہ اور اس کے رسولوں کی جائیداد کی نہیں

۱۱۰۳۵۔ فرمایا کہ "بہ شک میں اس کا تھوہ سے قیمت کھان ہرگز قبول نہ کروں گا جب تک تو ہی اسے جو حقیقت کھان میں پاپڑا کر دے گا۔"

مسند احمد بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۱۰۳۶۔ فرمایا کہ "حقیق تو نے بی قیمت میں خیانت کی۔" طبری بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۱۰۳۷۔ لکھا کہ "یہ جہاں سچاں میں سے کچھ لینے والے کے لئے گھڑی سے منہ دے والے کے لئے نہاگتہ سوئی۔"

بہیسی علی شعب الایمان بروایت حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ

۱۱۰۳۸۔ فردین کہ "انبیاء کرام میں سے ایب نبی نے ایک شہر و دیوں سے قتال کیا، جب شہر فتح ہونے والا تھا تو انہیں ڈر ہوا کہ کہیں سورج غروب نہ ہو جائے تو انہوں نے سورج سے مخاطب ہو کر کہا کہ اس سورج تو بھی مامور ہے اور ہم بھی، سورج میں تجھے میری عزت کی قسم ان میں کچھ نہ ہو اور مجھ پر اور اللہ تعالیٰ نے سورج کو اس جگہ بند دیا یہاں تک کہ شہر فتح ہو گیا اور وہ جگہ جب مال ثابت حاصل کیا کرتے تھے تو اس کو ایک جگہ جمع کر دیا کرتے تھے تو آگ آتی، اس کو گلہاڑتی، چنانچہ اس بار بھی انہوں نے مال قیمت جمع کر کے رکھ دیا لیکن آگ اس مال کو جلائے نہ آئی، وہاں لوگوں نے نبی سے عرض کیا کہ اس اللہ کے نبی! کیا ہوا کہ ہماری قربانی قبول نہیں ہوئی، انہوں نے فرمایا کہ تم میں سے کسی نے خیانت کی ہے، عرض کیا کہ ہمیں کیسے معلوم ہوگا کہ تم میں سے کون خائن ہے، وہ بارہ فیصلے تھے تو اس نے فرمایا کہ ہر فیصلے کا مرد میرے ہاتھ پر بیعت کرے گا، چنانچہ تمام فیصلوں کے سرداروں نے بیعت کی تو اس نبی کے ہاتھ میں ایک مرد کا ہاتھ پکڑ لیا تو انہوں نے اس سے فرمایا کہ تیرے پاس خیانت ہے، اس نے عرض کیا کہ مجھے اس شخص کے بارے میں کیسے معلوم ہوگا کہ فیصلے میں سے وہ کون ہے؟ فرمایا کہ تو اپنے پیچہ کو ہاتھ تمام لوگوں کو فروزا، بیعت کریں گے، اپنا ہاں کیا تو ان میں سے ایک شخص کا ہاتھ ان کے ہاتھ میں پکڑ لیا تو انہوں نے فرمایا کہ تیرے پاس خیانت ہے، اس نے کہا ہاں میرے پاس خیانت ہے، اور بیعت فرمایا کہ وہ کیا ہتیر ہے؟ کہا کہ ایک ٹیل کا سر ہے جو سونے کا تھوہ ہے مجھے اچھا لگا تو میں نے لے لیا، پھر وہ اسے آگیا اور مال قیمت میں شامل کر دیا تو آگ آگئی اور اس مال کو ہار دیا۔"

مصنف عبدالرزاق - مسند رک حاکم مروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۱۰۳۹۔ فرمایا کہ "میں نے سچ کی گواہی دیا تو وہ قیامت کے دن آئے گا اور ان کی سچی گواہی پر سوار ہوگا اور اسے دوزخ نکال دیا جائے گا اور اگر کسی نے سچ کی گواہی دے کر ان کے گناہوں کو دھو کر دے گا اور وہ گناہ اس کی گواہی پر سوار ہوگی اور اسے دوزخ نکال دیا جائے گا اور اگر کسی نے سچ کی گواہی دے کر ان کی گواہی کو قیامت کے دن لے لیا جائے گا اور پھر اس کی گواہی پر سوار ہوگی اور اسے دوزخ نکال دیا جائے گا۔"

ابن جریر بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۱۰۴۰۔ فرمایا کہ "جب میرے وحی مال قیمت میں خیانت نہ کریں گے ان کا کوئی دشمن نہ ہوگا۔"

طبری بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۱۰۴۱۔ فرمایا کہ "مگر جسے وحی مال قیمت میں خیانت نہ کرے تو اس کا بھی کوئی دشمن نہ ہوگا" بخاری بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۱۰۴۲۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو مدد حاصل کرنے بھیجا تو فرمایا کہ اسے مدد اس سے کچھ کہ تم قیامت کے دن اس حال میں آؤ کہ لوگوں تمہاری گردن پر سوار ہو آؤ اور نکال دیا ہو" اس پر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۱۰۴۳۔ فرمایا کہ "تمہارے مدد لازم ہے کہ تم مال قیمت میں خیانت سے بچو، کوئی شخص کسی عزت پر بیعت کر لیتا ہے مال تقسیم ہونے سے پہلے اور ہر تقسیم کرنے والے کو وہاں کر دیتا ہے۔"

حسن بن علیہ اور ابن عبدہ اور ابن السکین اور ابو نعیم فی المعرفہ مروایت حضرت ثابت بن رفیع الانصاری رضی اللہ عنہ

۱۱۰۴۴۔ فرمایا کہ "تم لوگوں کے لئے ضروری ہے کہ مال قیمت میں خیانت سے بچو، ایک شخص کسی عزت سے نکاح کر لیتا ہے یا فسخ نکاح سے پہلے کسی کا تھوہ پر سوار ہو جاتا ہے۔"

بخاری علی الشاریع اور ابوی اور یازیدی اور ابن عبدہ اور ابن السکین اور ابن قانع بروایت حضرت ثابت بن رفیع رضی اللہ عنہ

مأمور ہے اور میں بھی اے اللہ اس کو ہمارے لئے روک دیجئے چنانچہ سورج کو روک دیا گیا یہاں تک کہ شہر فتح ہو گیا اور مال غنیمت جمع کیا گیا اور آگ اس کو جانے آئی مگر نہ جلایا تو انہوں نے فرمایا کہ یقیناً تم میں سے کسی نے خیانت کی ہے سو تم میں سے ہر قبیلے کا ایک فرد میرے ہاتھ پر بیعت کرے چنانچہ ان کے ہاتھ میں ایک ٹھنڈ کا ہاتھ بھسل گیا فرمایا تم میں سے کسی نے خیانت کی ہے لہذا تمہارے قبیلے کو میرے ہاتھ پر بیعت کرنی ہوگی، چنانچہ وہ یا تمین آدمیوں کے ہاتھ ان کے دست مبارک میں پھسلے تو انہوں نے فرمایا کہ تم کو کونوں نے مال غنیمت میں خیانت کی ہے چنانچہ وہ لوگ ایک سر لائے جو گائے کے سر کی طرح تھا اور سونے کا بنا ہوا تھا اور اس کو مال غنیمت میں رکھا تو آگ آئی اور اس نے سارا مال غنیمت کھا (جلایا)، پھر اللہ تعالیٰ نے ہماری کمزوری اور عاجزی کو دیکھتے ہوئے مال غنیمت کو حلال کر دیا۔ مسند احمد، مطلق علیہ

۴۷۴۔۔۔ فرمایا کہ ”جسے تم مال غنیمت میں خیانت کرتے ہوئے پکڑو اس کا مال و متاع جلاؤ۔“ نسائی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ
 ۴۷۵۔۔۔ فرمایا کہ ”یہ فلاں فلاں کی قبر ہے جسے میں نے فلاں کی اولاد کی طرف دست دے کر نبھایا تھا تو اس نے مال غنیمت میں سے ایک چٹکیری چادر اٹھالی چنانچہ اسے ایسی آگ سے بھنی ہوئی چادر اس کو پہنائی جا رہی ہے۔“ مسند احمد، نسائی بروایت ابو رافع رضی اللہ عنہ
 ۴۷۶۔۔۔ فرمایا کہ ”قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، وہ چھوٹی چادر جو جنگ خیبر کے دن اس نے مال غنیمت میں سے تقسیم سے پہلے لئے تھی وہ اس پر آگ دکھا رہی ہے۔“ مطلق علیہ ابو داؤد، نسائی بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
 ۴۷۷۔۔۔ فرمایا کہ ”اے لوگو! یہ تمہارے مال غنیمت ہیں چنانچہ دھاگہ اور سوئی یا اس سے بڑی کوئی چیز یا اس سے چھوٹی اور کروہ کیونکہ مال غنیمت میں خیانت کرنا خیانت کرنے والے کے لئے قیامت کے دن نہ صرف عار اور شرمندگی کا باعث ہوگی بلکہ عیب اور آگ کا باعث بھی ہوگی۔“
 ۴۷۸۔۔۔ فرمایا کہ ”جس نے اونٹ یا بکری بطور خیانت لے لیا تو قیامت کے دن وہ اسے (اس جانور کو) اٹھائے ہوئے آئے گا۔“

مسند احمد، والقباء بروایت حضرت عبداللہ بن انس رضی اللہ عنہ
 ۴۷۹۔۔۔ فرمایا کہ ”لوٹا و سوئی اور دھاگہ اگر کسی نے سوئی یا دھاگہ کی بھی خیانت کی تو قیامت کے دن اس سے کہا جائے گا کہ وہ لے کر آئے لیکن وہ نہ لے سکے گا۔“ طبرانی عن المسعود
 ۴۸۰۔۔۔ فرمایا کہ ”جسے ہم کسی کام پر مقرر کرتے ہیں اس کے لئے کچھ عہدہ بھی مقرر کرتے ہیں اس کے بعد اگر اس نے کچھ لیا تو وہ خیانت ہے۔“
 سنن ابی داؤد، مسند بک حاکم بروایت حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ
 ۴۸۱۔۔۔ فرمایا کہ ”تم میں سے جس کو ہم کسی کام پر مقرر کریں اور پھر وہ ہم سے ایک سوئی یا اس بھی چھوٹی کوئی چیز چھپالے تو یہ خیانت ہوگی اور یہ چیز قیامت کے دن اس کو لانا ہوگی۔“ مسلم ابو داؤد، بروایت علی بن عبیدہ رضی اللہ عنہ

مال غنیمت میں خیانت خطرناک گناہ ہے

۴۸۲۔۔۔ فرمایا کہ ”جس نے خیانت کرنے والے کو چھپایا تو وہ بھی اسی جیسا ہے۔“ ابو داؤد بروایت حضرت سمیرہ رضی اللہ عنہ
 ۴۸۳۔۔۔ فرمایا کہ ”اسلام میں نہ چوری ہے اور نہ خیانت۔“ طبرانی بروایت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ
 ۴۸۴۔۔۔ فرمایا کہ ”مومن مال غنیمت میں خیانت نہیں کرتا۔“ طبرانی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ
 ۴۸۵۔۔۔ فرمایا کہ ”کیا وہ اس کارکن کو جسے ہم مقرر کرتے ہیں اور پھر وہ ہمارے پاس آتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ تمہارے کام میں سے ہے اور یہ مجھے حد یہ کیا گیا ہے کیا وہ اپنے ماں باپ کے گھر نہیں بیٹھ جاتا کہ دیکھے کوئی اسے حد یہ دیتا ہے یا نہیں سوچم اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے، تم میں سے جو بھی خیانت کرے گا وہ اس چیز کو قیامت کے دن اپنی گردن پر اٹھا کر لائے گا، اگر وہ اونٹ ہو تو وہ اس کو گردن پر اٹھا کر لائے گا اور وہ آواز نکال رہا ہوگا اور اگر وہ گائے ہوئی تو اسے بھی لائے گا اور وہ آواز نکال رہی ہوگی اور اگر وہ بکری

۱۱۰۹۵ فرمایا کہ "شہداء جنت کے دروازے پر دو تین خبر کے کنارے پر سبز قمیصوں میں ہوں گے جن کا شمار ان کو ان کا رزق نہ کرے گا۔"

مسند احمد، طبری، مستطوک، ساک، بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۱۰۹۶ فرمایا کہ "شہداء اللہ تعالیٰ کے پاس یا قنوت کے بنے ہوئے سرور پر عرض کے سامنے میں ہوں گے جس دن اس مائے سعادت کوئی ساریٹ ہوگا فلک کے نیل پر اتار دیا جائے گا اور ان سے فرما کر کہ یا میں نے تم کو پورا پورا نیک و نیک دین اور تم کو چاہا نہیں کر دیا، دو لوگ تمہیں گئی ہاں اسے فارسیہ بنائے، علی بن ابی طالب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۱۰۹۷ فرمایا کہ "میں درجہ شہید کا خون اٹھتا ہے اسی وقت اس کی مغفرت ہو جاتی ہے اور جو اس سے اس کا نکاح ہو گیا یا جسے ہمارے گھر والوں میں سے سزا فرما دے کسی میں اس کی سفارش توں کی جاتی ہے اور سزا چھ بندہ اپنے سر پر جس میں مر جائے تو اس کا عرق موت تک اس کے لئے نکھایا جاتا رہتا ہے اور اس کو خدا دی جاتی ہے۔ اور سر جو دل سے اس کا نکاح کر لیا وہ تاپے ہو رہا ہے کہ تپے کہ تپے اور سزا فرما کر اس کے

یہاں تک کہ اس کو حساب سے فارغ کر دیا جاتا ہے۔" معجم اوسط طبری، بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
۱۱۰۹۸ فرمایا کہ "شہید کو کسی تکلیف دہی سے محفوظ کرنا ہے جسے تمہیں سے کوئی شخص اپنے چمڑے کو چھوڑے۔"

سنن ابی داؤد، بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۱۰۹۹ فرمایا کہ "شہید کو کسی تکلیف دہی سے محفوظ کرنا ہے جسے تمہیں سے کسی کا پنے والے نے۔" معجم اوسط طبری، بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

شہداء کے فضائل

۱۱۰۰۰ فرمایا کہ "شہید وہ لوگ ہیں جو ہماری صف میں اللہ کی خاطر شہید کر لے جاتے ہیں اور اہل بیت کے لئے جہاد میں جاتے ہیں اور ان کو جنت میں لانے والے ہیں۔" صحیح مسلم میں بھی ہے اور اللہ تعالیٰ ان کی طرف میں کرنا نہیں گوارا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے کسی بندے کی طرف میں کرنا نہیں گوارا ہے۔" معجم اوسط طبری، بروایت حضرت نبی بن ہاشم، وبقال عمار رضی اللہ عنہ
۱۱۰۰۱ فرمایا کہ "شہید ہوتا ہے۔"

۱۱۰۰۲ فرمایا کہ "میں کا ایمان بہت اچھا ہے اور اللہ کی چیز میں جان کر لے یہاں تک کہ قتل ہو جائے سو میں وہ ہے جس کی طرف لوگ قیامت کے دن ایسے نکھیں گے کہ وہ نہیں گئے۔"

۱۱۰۰۳ فرمایا کہ "میں کا ایمان بہت اچھا ہے اور اللہ کی چیز میں جان کر لے یہاں تک کہ قتل ہو جائے سو میں وہ ہے جس کی طرف لوگ قیامت کے دن ایسے نکھیں گے کہ وہ نہیں گئے۔"

۱۱۰۰۴ فرمایا کہ "میں کا ایمان بہت اچھا ہے اور اللہ کی چیز میں جان کر لے یہاں تک کہ قتل ہو جائے سو میں وہ ہے جس کی طرف لوگ قیامت کے دن ایسے نکھیں گے کہ وہ نہیں گئے۔"

۱۱۰۰۵ فرمایا کہ "میں کا ایمان بہت اچھا ہے اور اللہ کی چیز میں جان کر لے یہاں تک کہ قتل ہو جائے سو میں وہ ہے جس کی طرف لوگ قیامت کے دن ایسے نکھیں گے کہ وہ نہیں گئے۔"

۱۱۰۰۶ فرمایا کہ "میں کا ایمان بہت اچھا ہے اور اللہ کی چیز میں جان کر لے یہاں تک کہ قتل ہو جائے سو میں وہ ہے جس کی طرف لوگ قیامت کے دن ایسے نکھیں گے کہ وہ نہیں گئے۔"

۱۱۰۰۷ فرمایا کہ "میں کا ایمان بہت اچھا ہے اور اللہ کی چیز میں جان کر لے یہاں تک کہ قتل ہو جائے سو میں وہ ہے جس کی طرف لوگ قیامت کے دن ایسے نکھیں گے کہ وہ نہیں گئے۔"

۱۱۰۰۸ فرمایا کہ "میں کا ایمان بہت اچھا ہے اور اللہ کی چیز میں جان کر لے یہاں تک کہ قتل ہو جائے سو میں وہ ہے جس کی طرف لوگ قیامت کے دن ایسے نکھیں گے کہ وہ نہیں گئے۔"

قرض کے علاوہ شہید کا ہر گناہ معاف ہوگا

۱۱۰۶۔ فرمایا کہ "شہید کے تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں مگر قرض کے"۔ مسند احمد، سنن بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ
۱۱۰۷۔ فرمایا کہ "میں نے جبرئیل علیہ السلام سے اس آیت کے بارے میں پوچھا:

"وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَصُحِلَ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللَّهُ"۔ سورۃ الزمر آیت ۶۹
کہا میں یہ یوں لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ جلی کی کڑک سے بے ہوش ہونے سے محفوظ رکھے گا تو جبرئیل امین علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ شہداء و شہداء کے شاخوٹ ہیں اور اپنی کمزوریوں اور لگاؤ عرش کے دور گردن سے تھیں۔

مسند ابی حاتم علی الانباری اور سنن ابی یوسف فی البعث بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
۱۱۰۸۔ فرمایا کہ "خفگی کے شہید کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں علاوہ قرض اور انہ کے، اور مسند کے شہید کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور انہ کے شہید کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔"۔ صحیح مسلم، باب: سولہ شہید کی ہونگی کے

۱۱۰۹۔ فرمایا کہ "مسند کا شہید بھی خفگی کے شہیدوں کی طرح ہے اور مسند میں جہاد کرنے والا ایسا ہے جیسے خفگی میں اپنے خون میں لپٹ پٹ ہونے والا اور مسند میں جو دوسروں کے درمیان ہے اور ایسے ہے جیسے اللہ کی اطاعت کی خاطر دنیا سے قطع تعلقی کرنے والا اور جیسا اللہ تعالیٰ نے سوت کے فرشتے کو درمیان قہقہے کرنے پر مقرر کیا ہے علاوہ مسند کی شہداء کے کیونکہ ان کی روحوں کو قہقہے کرنے اور اللہ تعالیٰ نے خود اپنے ذمہ لیا ہے اور خفگی کے شہید کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں علاوہ قرض کے اور مسند کے شہید کے قرض سمیت تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں"۔ ابن ماجہ، طبرانی، بروایت حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ

۱۱۱۰۔ فرمایا کہ "مسند میں کھا کھانے والے کو پیسے سے ملنے والی قرض کے لئے ایک شہید کا اجر ہے اور وہ جو دے والے کے لئے دو شہید کا اجر ہے۔"
ابوداؤد بروایت حضرت ام خزامہ رضی اللہ عنہ
۱۱۱۱۔ فرمایا کہ "اللہ کے راستے میں لڑنے کا تمام خطاؤں کا کفارہ ہو جاتا ہے علاوہ قرض کے۔"

مسلم بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اور ترمذی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ
۱۱۱۲۔ فرمایا کہ "اللہ کی راہ میں لڑنے کا تمام گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے اور ان میں سب سے سخت (امانت) (دینیت) ہے۔"

طہرانی، حلیہ ابن تیمیہ بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ
فائدہ: روایت کہتے ہیں بائبل والی چیز کسی دوسرے کے پاس حفاظت کے لئے یا کسی اور قرض سے رکھ دینا اور اللہ تعالیٰ نے انہ کو (مقرر کیا)۔
۱۱۱۳۔ فرمایا کہ "جو شخص اپنے دل سے اللہ تعالیٰ سے شہادت دے لے گا وہ اللہ تعالیٰ اس کو شہیدوں کے تمام گناہ پہنچاتے ہیں اگرچہ اس کی وفات سے پہلے ہی ہوئی ہو"۔ مسلم، ابوداؤد، ترمذی، بروایت حضرت مسلم بن حنفیہ رضی اللہ عنہ

۱۱۱۴۔ فرمایا کہ "جو شہادت مانگا جس کو کوئی جانتی ہے اگرچہ وہ شہید نہ ہو"۔ مسند احمد، مسلم بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۱۱۵۔ فرمایا کہ "شہید اپنے گمراہوں میں سے سزاواردی شہادت کرے گا"۔ ابوداؤد، بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۱۱۶۔ فرمایا کہ "سب سے افضل شہید وہ ہے جو پہلی صف میں لڑ کر مارے گیا ہو اور اسے جہاد سے دھمکا دیا ہو اور اس نے کہا کہ میں اپنے گناہوں سے معاف ہو جائے گا"۔ ابوداؤد، بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ
۱۱۱۷۔ فرمایا کہ "سب سے افضل شہید وہ ہے جو پہلی صف میں لڑ کر مارے گیا ہو اور اس نے جہاد سے دھمکا دیا ہو اور اس نے کہا کہ میں اپنے گناہوں سے معاف ہو جائے گا"۔ ابوداؤد، بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ
۱۱۱۸۔ فرمایا کہ "سب سے افضل شہید وہ ہے جو پہلی صف میں لڑ کر مارے گیا ہو اور اس نے جہاد سے دھمکا دیا ہو اور اس نے کہا کہ میں اپنے گناہوں سے معاف ہو جائے گا"۔ ابوداؤد، بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۱۱۹۔ فرمایا کہ "سب سے افضل شہید وہ ہے جو پہلی صف میں لڑ کر مارے گیا ہو اور اس نے جہاد سے دھمکا دیا ہو اور اس نے کہا کہ میں اپنے گناہوں سے معاف ہو جائے گا"۔ ابوداؤد، بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

شہادت کی دعائے مانگنے والے کے لئے شہادت کا مرتبہ

۱۱۱۱۔ فرمایا کہ "میں نے سچے دل سے اس کے راستے میں فکر کرنے کی دعائے مانگی تو اللہ تعالیٰ اس کو شہداء کا اجر دین کے امر چاہا اس کی وفات اپنے ستر پہلی ہوئی بولے "مردی، بروایت حضرت معاذ رضی اللہ عنہ اور مسند کوک حاکم بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۱۱۲۔ فرمایا کہ "میں نے شہادت کے فرائض میں سے کسی ایک کو بھی نہیں کیا تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف ایسے محبوبہ پہنچائی ہیں، گو یا کہ وہ دونوں دوزخ پلانے والی اونٹیاں ہوں جن کو کچھ شیخ و فریض زمین میں لہو ہو گیا تھا، دونوں میں سے جو ایک کے ماتھ میں لباس ہوتا ہے جو دنیا اور اس چیز سے بھرتے ہوئے ہیں ہے "مسند احمد۔ ابن ماجہ بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۱۱۳۔ فرمایا کہ "خوش ہوتے ہیں انہی تعالیٰ ان دوزخ میں کچھ کر جنہوں نے ایک دوسرے کو قتل کیا تھا اور دونوں جنت میں ہیں۔"

ابن حبان بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۱۱۴۔ فرمایا کہ "خوش ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ ان دوزخ میں کچھ کر جنہوں نے ایک دوسرے کو قتل کیا تھا، دونوں جنت میں داخل ہوتے ہیں یہ اللہ کے راستے میں قتال کرتا ہوا شہید کیا گیا، پھر اس کے قاتل کو اللہ تعالیٰ نے توبہ کی توفیق دی اور وہ مسلمان ہو گیا اور اللہ کے راستے میں قتال کرنے کا شہید کر دیا گیا" مسند احمد، معنی علیہ، مسنی، ابن ماجہ بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۱۱۵۔ فرمایا کہ "شہید کو قتل ہوئے ہوئے اس سے زیادہ تکلیف نہیں ہوتی جتنی دیکھنے سے ہوتی ہے۔"

ترمذی، ابن حبان بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۱۱۶۔ فرمایا کہ "سب سے افضل اللہ کی راہ میں قتل ہونا ہے، پھر یہ کہ حیرت انگیز دقت پر ہونے کی حالت میں پھر یہ کہ حیرت انگیز وفات، اور نچا کر مرنا کرتے ہوئے اور آخر دقت رکھتا ہے کہ دیرپائی لوٹا کر ہو کر مرے" علیہ یہی نعيم بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۱۱۷۔ فرمایا کہ "کچھ شک نہیں کہ شہداء کی روحیں ہر پندہوں کے بیت میں ہوتی ہے ان کے لئے عرش کے ماتھے قد لیں لگی ہوئی ہوتی ہیں۔ رستے بھرتے ہیں جنت میں جب جاتے ہیں اور پھر اپنی قوموں میں، بیٹھتے ہیں، پھر ان کا رب ان کی طرف توبہ فرماتا ہے اور دریافت فرماتا ہے کہ تم کسی چیز کی خواہش رکھتے ہو؟ کہتے ہیں: نہیں کسی چیز کی خواہش ہوگی جبکہ ہم جنت میں جہاں چاہتے ہیں سمعے بھرے ہیں؟ ان سے تمہیں مرتب اس طرح پوچھا جاتا ہے اور جب وہ نہ سمجھتے ہیں کہ ان سے یہ سوال ہوتا ہے گا تو وہ کہتے ہیں کہ اب ہمارے رب ہم چاہتے ہیں کہ تو ہماری مددوں کو ہمارے جسموں میں لوٹا دے تاکہ ہم دنیا کی طرف لوٹ جائیں اور حیرت سے راستے میں ایک بار پھر قتل کر دیے جائیں اور جب رب دیکھتا ہے کہ ان کو کسی چیز کی ضرورت نہیں تو ان کو پھونک دیا جاتا ہے۔"

مسلم، ترمذی بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۱۱۸

۱۱۱۹۔ فرمایا کہ "آخر تو اللہ کے راستے میں مہر کرنے والے حساب کی نیت سے اور پیچھے بننے کے بجائے آگے بڑھتے ہوئے قتل کر دیا گیا تو اللہ تعالیٰ اس کو تیری تمام خطاؤں کا کفارہ بنا دیں گے علاوہ فرض کے، اسی طرح جبریل نے بھی مجھے بتایا ہے۔"

مسند احمد، مسلم، ترمذی، نسائی بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور نسائی بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

متر افتراؤ کے حق میں شہداء کی سفارش قبول ہوگی

۱۱۲۰۔ فرمایا کہ "عقیدہ ہے متر افتراؤں میں سے متر افتراؤں کی شفاعت کرے گا۔" ابن حبان بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۱۲۷۔ فرمایا کہ ”جو کوئی کاٹنا شہید کے لئے زیادہ تکلیف دہ ہے بہ نسبت اسلحہ گھسنے کے، بلکہ یہ اس کے نزدیک گرمی کے دن میں ٹھنڈے میٹھے لذیذ پانی کے مشروب سے زیادہ قابل اشتہا ہے۔“ ابو الشہدہ بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۱۲۸۔ فرمایا کہ ”اللہ کے پاس شہید کی سات خوبیاں ہیں۔

- ۱۔ اس کے خون کا یہاں قطرہ نکلنے ہی اس کی مغفرت ہو جاتی ہے۔
- ۲۔ اور جنت میں اپنا ٹھکانہ نہ کیے لیتا ہے، اور اس کو ایمان کا جوڑا پہنایا جاتا ہے۔
- ۳۔ حور عین میں سے بہترین حوروں کے ساتھ اس کا نکاح کروایا جاتا ہے۔
- ۴۔ قبر کے عذاب سے محفوظ ہو جاتا ہے۔
- ۵۔ بڑی گھبراہٹ کے دن محفوظ رہے گا۔
- ۶۔ اس کے سر پر وہ قار کا تاج رکھا جاتا ہے جس کا ایک یا قوت بھی دیا اور اس چیز سے بہتر ہے جو دنیا میں ہے۔
- ۷۔ اور اس کی شفاعت اس کے گھر کے سزاخواروں کے حق میں قبول کی جاتی ہے۔“

مسند احمد، ترمذی، ابن ماجہ، بروایت حضرت مقدام بن معدیکونہ رضی اللہ عنہ

۱۱۲۹۔ فرمایا کہ ”جنت میں داخل ہونے والوں میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جو یہ نہ چاہتا ہو کہ وہ دنیا کی طرف واپس آئے اور اس کے پاس دنیا کی کوئی چیز ہو علاوہ شہید کے کہ وہ قتل کرتا ہے کہ وہ واپس آئے اور قتل کیا جائے اس مرتبہ، جب عزت و اکرام دیکھتا ہے۔“

مطلق علیہ ترمذی، بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۱۳۰۔ فرمایا کہ ”زمین پر کوئی نفس ایسا نہیں جس کی وفات ہو اور اللہ کے پاس اس کی کوئی بھلائی ہو اور وہ یہ پسند کرے کہ تمہاری طرف لوٹ آئے اور اس کی دنیا بھی ہو علاوہ اس محتول کے جو اللہ کے راستے میں قتل ہوا کیونکہ وہ چاہتا ہے کہ واپس لوٹ آئے دنیا کی طرف اور دوسری مرتبہ قتل کرے اس ثواب کی وجہ سے جو اس نے اپنے لئے اللہ کے پاس دیکھا۔“

مسند احمد، نسائی، بروایت حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ

۱۱۳۱۔ فرمایا کہ ”اہل جنت میں جس قیامت کے دن ایک شخص کو لا جایا جائے گا“ اور اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے اے ابن آدم! تو نے اپنی منزل کسی پائی؟ وہ کہے گا اے میرے رب بہترین منزل، پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے مانگ اور خواہش کر، وہ کہے گا کہ اے میرے رب کیا لوگوں اور کیا خواہش کروں علاوہ اس کے کہ آپ مجھے دنیا کی طرف لوٹا دیں تو میں آپ کے راستے میں دس مرتبہ قتل کروں، اس فضیلت کی وجہ سے جو اس شہادت کے بدلے دیکھی ہے مگر اصل جہنم میں سے ایک شخص کو لا جایا جائے گا، اللہ تعالیٰ اس سے کہے گا اے ابن آدم! تو نے اپنا ٹھکانہ کیا پایا؟ وہ کہے گا اے رب! یہ تیرا ٹھکانہ پھر اللہ تعالیٰ دریافت فرمائیں گے کہ کیا تو اس کے قدمے میں زمین کی مقدار بھر سوتا ہے؟ وہ کہے گا جی ہاں اے میرے رب، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تو نے جھوٹ بولا، میں نے تجھ سے اس سے کم اور اس سے آسان چیز مانگی مگر تو نے اس پر عمل نہ کیا، پھر اس کو جہنم کی طرف واپس لے جائے گا۔“ مسند احمد، مسلم، نسائی، بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۱۳۲۔ فرمایا کہ ”کوئی انسان ایسا نہیں، اس کے لئے اللہ کے پاس بھلائی ہو وہ اس سے خوش ہو مگر دنیا کی طرف واپس آ جائے (خواہ) دنیا اور وہ سب جو دنیا میں ہے وہ بھی اس کا ہو علاوہ شہید کے کیونکہ وہ قتل کرتا ہے کہ دنیا کی طرف واپس آئے اور ایک مرتبہ قتل ہو جائے اس فضیلت کی وجہ سے جو اس نے شہادت دیکھی ہے۔“ مسند احمد، مطلق علیہ، ترمذی، بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۱۳۳۔ فرمایا کہ ”کوئی مسلمان ایسا نہیں جس کو اس کا رب وفات دے اور وہ یہ پسند کرے کہ لوٹ کر تمہارے پاس آ جائے اور پوری دنیا میں جو کچھ ہے وہ بھی اس کا ہو علاوہ شہید کے اور یقیناً مجھے اللہ کے راستے میں قتل ہونا زیادہ پسند ہے بہ نسبت اس کے کہ تمہارا دنیا کے گھر یا میرے ہو جائیں۔“

مسند احمد، نسائی، بروایت محمد بن ابی عقیقہ رضی اللہ عنہ

تکملہ

۱۱۳۳۔ صومہ میں سے کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ: ہوشیاری کو یہ بوا کہ شہید ہونے کا واسطہ ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ”شہید کے سر پر پتھر کی آوار میں ایک آتماش ہیں“۔ سنائی۔ حکیم بن راشد بن سعد بن رحل بن الصبحاء و صبی اللہ علیہ

۱۱۳۵۔ ایک شخص اپنے بیٹے کے بارے میں پوچھتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے جو کہتے ہیں میں شہید ہو چکا ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میرے بیٹے کے لئے دشمنیوں کا اجر ہے کہ کسے اس کتاب نے نقل کیا ہے۔

ابو داؤد، ابن عبد بن قیس ثابت بن قیس بن شحاتہ عن امی بن حماد و صبی اللہ علیہ
۱۱۳۶۔ فرمایا کہ ”وہ شخص جو اللہ کی راہ میں بیچے جانے آئے یا شہید ہوا، اس شہید سے جو کچھ کہے ہوئے شہید ہوا تو اس کی مسرت کے مقابلے میں آگے ہوگا اور یہ میری امت کے عرض صحت یا برون سے ستر سال آگے ہوں گے اور انبیاء و حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام سے چالیس سال پہلے آگے بڑھ جائیں گے کیونکہ ان میں بادشاہت تھی۔“

طبرانی بروایت حصوف اس عاصی رضی اللہ عنہ
۱۱۳۷۔ لہذا یہ کہ ”شہید“ کے خون کا پہلا قطرہ جو گرے گا اس کے سارے منہ کو صاف کر دیتا ہے اور دوسرا قطرہ اس کو آسمان کو جڑا دیتا ہے اور تیسرا قطرہ اس کا نکاح حورین سے کر دیتا ہے۔“ حضرت ابو حماد رضی اللہ عنہ
۱۱۳۸۔

۱۱۳۹۔ فرمایا کہ شہید کی صفات چھ ہیں۔
۱۔ اس کی تمام خفایاں اس کے خون کا پہلا قطرہ کر کے عی و عاف ہو جاتی ہیں۔

- ۲۔ وہ قبر کے عذاب سے محفوظ کر دیا جاتا ہے۔
- ۳۔ وہ اس کو جزا کا لباس پہنا دیا جاتا ہے۔
- ۴۔ وہ جنت میں اپنے گھرانے کی طرح ہے۔
- ۵۔ وہ بڑی گہراحت سے محفوظ رہے گا۔

۶۔ اس کا نکاح حورین سے کر دیا جاتا ہے۔“ بیہقی فی شعبہ الامین مروایت حضرت قیس الجندی رضی اللہ عنہ
فائدہ:۔۔۔ بڑی گہراحت سے مراد قیامت کے دن اس کی افراتفری ہے، اللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۱۴۰۔ فرمایا کہ ”جو اللہ کے راستے میں شہید کیا گیا وہ قیامت کے دن آئے گا اور اس کی خوشبو مشک کی خوشبو کی طرح ہوگی اور اس کا رنگ زعفران کے رنگ کی طرح ہوگا جس پر شہیدوں کی قبر ہوگی اور جس نے ظلم سے اللہ تعالیٰ سے شہادت مانگی تو اللہ تعالیٰ اس کو شہید کا اجر دے گا، اگر یہ اس کی اوقات اپنے بستر پر ہوئی ہو۔“ طبرانی بروایت حضرت معاذ رضی اللہ عنہ

۱۱۴۱۔ فرمایا کہ ”جس نے اپنے دل سے اللہ کی راہ میں قتل ہونے کی دعا مانگی اور شہید کیا گیا اور اس کے لئے شہید کا اجر ہوگا، اور جو اللہ کے راستے میں شہید ہوا اسے اللہ کی کوئی معیت پہنائی گئی تو وہ قیامت کے دن اس طرح آئے گا جیسے وہ بہت حسین شکل و صورت میں تھا، اس کا رنگ زعفران کے رنگ کی مانند اور اس کی خوشبو مشک کی طرح ہوگی، اور جس کو اللہ کی راہ میں کوئی پھرہ بخشی تھا تو وہ اس پر شہید کا اجر ہوگا۔“

ابن تیمیہ، طبرانی بروایت حضرت ابو ملک الاشعری رضی اللہ عنہ
۱۱۴۲۔ فرمایا کہ ”جو کوئی تمہیں سے میرا تابو آگے بڑھتا تو اللہ کی راہ میں قتل ہو گیا تو وہ جنت میں ہے۔“

حمیدی۔ مسند حماد، علی بن یحییٰ، ابن حبان، مسند ترک حاکم، متعل علیہ، سنن معجم بن منظور بروایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ

۱۱۳۳... فرمایا کہ "تم میں سے خود کی مہر کرتا ہوا" کے بلاغت ہوا اللہ کے راستے میں قتل ہو گیا تو وہ جنت میں ہے۔"

طبرانی، معجم بن محبوب، بروایت حضرت سعد رضی اللہ عنہ

۱۱۳۴... فرمایا کہ "شہید اللہ کے سامن ہوتے ہیں قتل ہو جائیں اپنے بستروں پر ان کی موت آئے۔" المعجم بن سعد رضی اللہ عنہ

۱۱۳۵... فرمایا کہ "شہید زمین پر ہند کی مخلوق میں اس کے میں ہوتے ہیں قتل ہو جائیں اپنے بستروں پر ان کی وفات ہو جائے۔"

یعنی عن ابي عبد الله الحولاني قال حدثنا اصحاب قبيبا

۱۱۳۶... فرمایا کہ "اے لوگو! تم نے مسیح کی اور تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی ہر صفت کی نعمتیں ہیں ہزاروں اور سوئے اور دوسرے اور گھروں میں بھی جو کچھ ہے وہ دشمن سے جب تمہارا سامنا ہو تو قدم بقدام کے بڑھتے رہو کیونکہ تم میں جو بھی اللہ کے راستے میں لگتا ہے تو خود دشمن میں سے وہ اس کی طرف بڑھتی ہیں ہوا کردہ تاخیر کرتا ہے تو وہ اس سے چھپ جاتی ہیں اور جب وہ شہید ہو جائے تو اس کے خون کے پینے قطرے سے ہی اس کی تمام خطائیں معاف ہو جاتی ہیں پھر وہ انوں خود اس کے پاس آتی ہیں اور اس کے سر کے پاس ٹھٹھکی ہیں اور اس کے چہرے سے نور مچھڑاتی ہیں اور اس سے آگئی ہیں کہ مر جاتا تھا لا وقت پہنچا وہ مکی کہتے ہیں کہ تم لوگوں کو وقت بھی آجائے۔"

ابن ابی عمیر اور ابو نعیم اور ابو داؤد اور ابن ماجہ، طبرانی، المعجم بن محبوب، بروایت حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ
۱۱۳۷... فرمایا کہ "شہید اپنے خاندان کے سزا خوار کے لئے قیامت کے دن شفاعت کرتے گا۔"

ابو داؤد، طبرانی، معجم بن محبوب، بروایت حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ

۱۱۳۸... فرمایا کہ "شہید کو پھر عاصیات دی جائیں گی۔"

۱... اس کے خون کا پیرا قطرہ نکلے ہی اس کے تمام خطاؤں کا کفار ہو جائے گا۔

۲... وہ جنت میں اپنا مکان دیکھ لے گا۔"

۳... اس کا کافح حورین سے کروا جائے گا۔"

۴... وہ بڑی گھبراہٹ سے محفوظ رہے گا۔

۵... وہ عذاب قبر سے محفوظ رہے گا۔"

۶... اور اس کی ایمان کا جزو پہنایا جائے گا۔" حسنہ احمدہ ابن سعد عن قیس الجعفی

۱۱۳۹... فرمایا کہ "شہید کو تین چیزیں دی جائیں گی۔"

۱... اس کے خون کا پیرا قطرہ نکلے ہی اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

۲... اور اس سے پہلے اس کے چہرے سے مٹی جھڑکیں گی وہ دشمن میں سے اس کی پوری ہوگی۔

۳... اور جب اس کا پولز دشمن سے لگتا ہے تو وہ جنت میں لگتا ہے؟ دار قلمی فی الاثر اور دار قلمی اور ابی ہریرت حضرت ابن رضی اللہ عنہ

۱۱۴۰... فرمایا کہ "شہید کا کچھ خوبیاں ہوتی ہیں۔"

۱... اس کے خون کا پیرا قطرہ نکلے ہی اس کی بخشش ہو جاتی ہے۔

۲... وہ بڑی گھبراہٹ سے محفوظ رہے گا۔"

۳... وہ جنت میں اپنے مکان نہ دیکھ لے گا۔

۴... حورین سے اس کا کافح کر دیا جائے گا۔

۵... وہ عذاب قبر سے محفوظ رہتا ہے۔" طبرانی، بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۱۴۱... فرمایا کہ "مؤمن پر گرنے والے قہروں میں سے اللہ کے نزدیک ایک قطرہ سب سے زیادہ پسندیدہ قطرہ ہے، ہے ہر مسلمان مرد کے خون کا ہوا جو اللہ کے راستے میں شہید تھا یا وہ آئسو جو رات کی تاریکی میں اللہ کے خوف سے لگا اس کی تہائی میں جس میں اس کو

اللہ کے علاوہ کوئی نہیں دیکھتا۔" دہلیس بروایت حضرت مولانا رضی اللہ عنہ

۱۱۵۲۔ فرمایا کہ "جنت میں جانے والوں میں سے کوئی بھی ایسا نہ ہوگا جو دنیا میں واپس آنے کی خواہش کرے علاوہ شہید کے کیونکہ وہ یہ چاہتا ہے کہ وہ واپس آئے تاکہ وہ بارہنگی ہو" ماہی حبان بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۱۵۳۔ فرمایا کہ "جنت میں جانے والوں میں سے کوئی بھی ایسا نہ ہوگا جو دنیا میں واپس آنے کو پسند کرے یا جو اس کے کہ دنیا کی سب چیزیں اس کی ہو جائیں علاوہ شہید کے کہ وہ تمنا کرتا ہے کہ دنیا میں واپس جائے اور اس میں جہنم کی ہوا اس امر کی وجہ سے جو اس نے شہید کا دیکھا ہے" ابن ماجہ و ترمذیہ ابن حبان بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۱۵۴۔ فرمایا کہ "مسلمانوں میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جس کو اس کا پاس اپنے پاس لے لے اور وہ دنیا میں واپس آنے کو پسند کرے اور دنیا کی ہر چیز اس میں ہے اس کا ہوا و تہا و تہاد کے علاوہ اللہ کے راستے میں قتل ہو جائے یا شہید ہو جائے یا پھر اس سے دنیا پھرنے سے روکے"۔

مسند احمد، نسائی، بخاری بروایت محمد بن ابی عبیدہ رضی اللہ عنہ

۱۱۵۵۔ فرمایا کہ "اہل جنت میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جسے دنیا میں واپس آنا چاہیے کیونکہ وہ دنیا میں آئے اور وہاں شہداء کے کیونکہ وہ چاہتے ہیں کہ وہ مرتد نہ بنیں واپس آئیں اور شہید ہوں" ابن ماجہ کی وجہ سے جو انہوں نے دیکھا ہے" دہلیس بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۱۵۶۔ فرمایا کہ "اے جاہل کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے والد کو زندہ کیا؟ اور کیا جو چاہتا ہو اللہ کے سامنے تمنا کرتا؟ انہوں نے کہا مجھے دنیا کی طرف ہونا چاہیے جس میں وہ بارہنگی ہو یا اس کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ وہ واپس نہیں جاسکتے۔"

مسند احمد، ابوداؤد، ابویعلیٰ، شافعی، سعید بن منصور بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

۱۱۵۷۔ فرمایا کہ "اے جاہل کیا میں تمہیں خوشخبری نہ دوں اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے؟ بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے والد اور چچا کو زندہ کیا اور ان پر بخش کیا، ان دونوں نے دنیا میں واپس جانے کی اجازت مانگی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے کتاب میں فیصلہ لکھ رکھا ہے کہ وہ واپس نہیں جاسکتے"۔ عبید بن جریج بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

۱۱۵۸۔ فرمایا کہ "اے جاہل! بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے والد کو زندہ کیا اور ان سے بات کی اور کہا کہ تمنا کرو تمہاں کو زندہ رہنے اور انہوں نے عرض کیا میری تمنا یہ ہے کہ آپ میری روح کو تھامیں اور مجھے دو بار دہرایاں بنا دیں جیسا میں تمہارا گھمے اپنے پی کے پاس بچھ دیکھتے کہ میں ایک مرتبہ پھر آپ کے سامنے میری مثال کر سکوں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے فیصلہ کر دیا ہے کہ وہ واپس نہیں جاسکتے۔"

مسند احمد، حاکم بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

۱۱۵۹۔ فرمایا کہ "اے جاہل! میں تمہیں بھلائی کی خوشخبری دیتا ہوں، بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے والد کو زندہ کیا اور اپنے سامنے بٹھایا اور فرمایا کہ میرے سامنے تمنا کرو جو تم چاہو گے وہ میں تمہیں دوں گا تو انہوں نے عرض کیا۔ میرے رب میں آپ کی اس طرح عبادت نہیں کرتا جس طرح اس کا حق تھا میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ مجھے دنیا کی طرف واپس بھیج دیجئے میں آپ کے پی کے ساتھ مل کر آپ کے راستے میں ایک بار پھر قاتل کروں گا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں یہ پہلے ہی طے کر چکا کہ وہ واپس (دنیا) کی طرف نہ جائے گا۔"

حدیث ابن نعیم بروایت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

شہید کی تمنا

۱۱۶۰۔ فرمایا کہ "کیا میں تجھے خوشخبری نہ دوں؟ کیا تجھے پتہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میرے والد کو زندہ کیا اور اپنے سامنے بٹھایا اور فرمایا کہ اے میرے بندے تمنا کر میرے سامنے، جو تو چاہے گا میں وہ تجھ کو دوں گا تو انہوں نے عرض کیا کہ اے میرے رب میں آپ کی ایسی عبادت نہیں کرتا کہ مجھے کرنی چاہیے مگر میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ مجھے دنیا کی طرف واپس بھیج دیں میں آپ کے پی کے ساتھ مل کر

ایک اور پھر قرآن مجید اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میری طرف سے ہے۔ یعنی تم کو جو چاہے کہہ دو ان کی طرف تو سن جائے۔

مستطرتی، در گوشت و در آن هم از آن و در آن وقت به آن و در آن وقت به آن

۱۹۳۷ء - قلمی زبان کا قیام: قلمی زبان کو جس میں سے محقق نے "روایتیں" کا لفظ اختیار کیا ہے۔

حکومت : این کشور به سه بخش شمالی، مرکزی و جنوبی تقسیم

۱۱۶۴ فرما کر کہ اب میرے دل پر ظلم اندوز ہے جو امت کو کفر میں ڈال رہا ہے۔ اب اس کے لئے میرے لئے اللہ تعالیٰ کا فیصلہ کرنا ہے۔ میرے دل پر ظلم اندوز ہے۔

میں نے کہا کہ ہاتھ سراسر جھوٹے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ

۱۹۳ فرمایا کہ اے محمدؐ! جو شخص اللہ کے لئے جان و مال قربان کرے، میں اس کو چار گنا اجر دے گا۔

وہ عوام کے لئے اور بھی اور ایسے انوکھے وعدے کر رہے ہیں۔

۱۱۶۳ قریب سے آئے۔ انھوں نے ایک دوسرے کو دیکھ کر پہچان لیا اور کہنے لگے کہ ہمارے شہر کی حالت اور بادشاہت سے اس قدر اچانک بھی تبدیلیاں

(۱) $\frac{1}{x^2} = x^{-2}$ (۲) $\frac{1}{x^3} = x^{-3}$ (۳) $\frac{1}{x^4} = x^{-4}$ (۴) $\frac{1}{x^5} = x^{-5}$ (۵) $\frac{1}{x^6} = x^{-6}$ (۶) $\frac{1}{x^7} = x^{-7}$ (۷) $\frac{1}{x^8} = x^{-8}$ (۸) $\frac{1}{x^9} = x^{-9}$ (۹) $\frac{1}{x^{10}} = x^{-10}$ (۱۰) $\frac{1}{x^{11}} = x^{-11}$ (۱۱) $\frac{1}{x^{12}} = x^{-12}$ (۱۲) $\frac{1}{x^{13}} = x^{-13}$ (۱۳) $\frac{1}{x^{14}} = x^{-14}$ (۱۴) $\frac{1}{x^{15}} = x^{-15}$ (۱۵) $\frac{1}{x^{16}} = x^{-16}$ (۱۶) $\frac{1}{x^{17}} = x^{-17}$ (۱۷) $\frac{1}{x^{18}} = x^{-18}$ (۱۸) $\frac{1}{x^{19}} = x^{-19}$ (۱۹) $\frac{1}{x^{20}} = x^{-20}$ (۲۰) $\frac{1}{x^{21}} = x^{-21}$ (۲۱) $\frac{1}{x^{22}} = x^{-22}$ (۲۲) $\frac{1}{x^{23}} = x^{-23}$ (۲۳) $\frac{1}{x^{24}} = x^{-24}$ (۲۴) $\frac{1}{x^{25}} = x^{-25}$ (۲۵) $\frac{1}{x^{26}} = x^{-26}$ (۲۶) $\frac{1}{x^{27}} = x^{-27}$ (۲۷) $\frac{1}{x^{28}} = x^{-28}$ (۲۸) $\frac{1}{x^{29}} = x^{-29}$ (۲۹) $\frac{1}{x^{30}} = x^{-30}$ (۳۰) $\frac{1}{x^{31}} = x^{-31}$ (۳۱) $\frac{1}{x^{32}} = x^{-32}$ (۳۲) $\frac{1}{x^{33}} = x^{-33}$ (۳۳) $\frac{1}{x^{34}} = x^{-34}$ (۳۴) $\frac{1}{x^{35}} = x^{-35}$ (۳۵) $\frac{1}{x^{36}} = x^{-36}$ (۳۶) $\frac{1}{x^{37}} = x^{-37}$ (۳۷) $\frac{1}{x^{38}} = x^{-38}$ (۳۸) $\frac{1}{x^{39}} = x^{-39}$ (۳۹) $\frac{1}{x^{40}} = x^{-40}$ (۴۰) $\frac{1}{x^{41}} = x^{-41}$ (۴۱) $\frac{1}{x^{42}} = x^{-42}$ (۴۲) $\frac{1}{x^{43}} = x^{-43}$ (۴۳) $\frac{1}{x^{44}} = x^{-44}$ (۴۴) $\frac{1}{x^{45}} = x^{-45}$ (۴۵) $\frac{1}{x^{46}} = x^{-46}$ (۴۶) $\frac{1}{x^{47}} = x^{-47}$ (۴۷) $\frac{1}{x^{48}} = x^{-48}$ (۴۸) $\frac{1}{x^{49}} = x^{-49}$ (۴۹) $\frac{1}{x^{50}} = x^{-50}$ (۵۰) $\frac{1}{x^{51}} = x^{-51}$ (۵۱) $\frac{1}{x^{52}} = x^{-52}$ (۵۲) $\frac{1}{x^{53}} = x^{-53}$ (۵۳) $\frac{1}{x^{54}} = x^{-54}$ (۵۴) $\frac{1}{x^{55}} = x^{-55}$ (۵۵) $\frac{1}{x^{56}} = x^{-56}$ (۵۶) $\frac{1}{x^{57}} = x^{-57}$ (۵۷) $\frac{1}{x^{58}} = x^{-58}$ (۵۸) $\frac{1}{x^{59}} = x^{-59}$ (۵۹) $\frac{1}{x^{60}} = x^{-60}$ (۶۰) $\frac{1}{x^{61}} = x^{-61}$ (۶۱) $\frac{1}{x^{62}} = x^{-62}$ (۶۲) $\frac{1}{x^{63}} = x^{-63}$ (۶۳) $\frac{1}{x^{64}} = x^{-64}$ (۶۴) $\frac{1}{x^{65}} = x^{-65}$ (۶۵) $\frac{1}{x^{66}} = x^{-66}$ (۶۶) $\frac{1}{x^{67}} = x^{-67}$ (۶۷) $\frac{1}{x^{68}} = x^{-68}$ (۶۸) $\frac{1}{x^{69}} = x^{-69}$ (۶۹) $\frac{1}{x^{70}} = x^{-70}$ (۷۰) $\frac{1}{x^{71}} = x^{-71}$ (۷۱) $\frac{1}{x^{72}} = x^{-72}$ (۷۲) $\frac{1}{x^{73}} = x^{-73}$ (۷۳) $\frac{1}{x^{74}} = x^{-74}$ (۷۴) $\frac{1}{x^{75}} = x^{-75}$ (۷۵) $\frac{1}{x^{76}} = x^{-76}$ (۷۶) $\frac{1}{x^{77}} = x^{-77}$ (۷۷) $\frac{1}{x^{78}} = x^{-78}$ (۷۸) $\frac{1}{x^{79}} = x^{-79}$ (۷۹) $\frac{1}{x^{80}} = x^{-80}$ (۸۰) $\frac{1}{x^{81}} = x^{-81}$ (۸۱) $\frac{1}{x^{82}} = x^{-82}$ (۸۲) $\frac{1}{x^{83}} = x^{-83}$ (۸۳) $\frac{1}{x^{84}} = x^{-84}$ (۸۴) $\frac{1}{x^{85}} = x^{-85}$ (۸۵) $\frac{1}{x^{86}} = x^{-86}$ (۸۶) $\frac{1}{x^{87}} = x^{-87}$ (۸۷) $\frac{1}{x^{88}} = x^{-88}$ (۸۸) $\frac{1}{x^{89}} = x^{-89}$ (۸۹) $\frac{1}{x^{90}} = x^{-90}$ (۹۰) $\frac{1}{x^{91}} = x^{-91}$ (۹۱) $\frac{1}{x^{92}} = x^{-92}$ (۹۲) $\frac{1}{x^{93}} = x^{-93}$ (۹۳) $\frac{1}{x^{94}} = x^{-94}$ (۹۴) $\frac{1}{x^{95}} = x^{-95}$ (۹۵) $\frac{1}{x^{96}} = x^{-96}$ (۹۶) $\frac{1}{x^{97}} = x^{-97}$ (۹۷) $\frac{1}{x^{98}} = x^{-98}$ (۹۸) $\frac{1}{x^{99}} = x^{-99}$ (۹۹) $\frac{1}{x^{100}} = x^{-100}$ (۱۰۰) $\frac{1}{x^{101}} = x^{-101}$ (۱۰۱) $\frac{1}{x^{102}} = x^{-102}$ (۱۰۲) $\frac{1}{x^{103}} = x^{-103}$ (۱۰۳) $\frac{1}{x^{104}} = x^{-104}$ (۱۰۴) $\frac{1}{x^{105}} = x^{-105}$ (۱۰۵) $\frac{1}{x^{106}} = x^{-106}$ (۱۰۶) $\frac{1}{x^{107}} = x^{-107}$ (۱۰۷) $\frac{1}{x^{108}} = x^{-108}$ (۱۰۸) $\frac{1}{x^{109}} = x^{-109}$ (۱۰۹) $\frac{1}{x^{110}} = x^{-110}$ (۱۱۰) $\frac{1}{x^{111}} = x^{-111}$ (۱۱۱) $\frac{1}{x^{112}} = x^{-112}$ (۱۱۲) $\frac{1}{x^{113}} = x^{-113}$ (۱۱۳) $\frac{1}{x^{114}} = x^{-114}$ (۱۱۴) $\frac{1}{x^{115}} = x^{-115}$ (۱۱۵) $\frac{1}{x^{116}} = x^{-116}$ (۱۱۶) $\frac{1}{x^{117}} = x^{-117}$ (۱۱۷) $\frac{1}{x^{118}} = x^{-118}$ (۱۱۸) $\frac{1}{x^{119}} = x^{-119}$ (۱۱۹) $\frac{1}{x^{120}} = x^{-120}$ (۱۲۰) $\frac{1}{x^{121}} = x^{-121}$ (۱۲۱) $\frac{1}{x^{122}} = x^{-122}$ (۱۲۲) $\frac{1}{x^{123}} = x^{-123}$ (۱۲۳) $\frac{1}{x^{124}} = x^{-124}$ (۱۲۴) $\frac{1}{x^{125}} = x^{-125}$ (۱۲۵) $\frac{1}{x^{126}} = x^{-126}$ (۱۲۶) $\frac{1}{x^{127}} = x^{-127}$ (۱۲۷) $\frac{1}{x^{128}} = x^{-128}$ (۱۲۸) $\frac{1}{x^{129}} = x^{-129}$ (۱۲۹) $\frac{1}{x^{130}} = x^{-130}$ (۱۳۰) $\frac{1}{x^{131}} = x^{-131}$ (۱۳۱) $\frac{1}{x^{132}} = x^{-132}$ (۱۳۲) $\frac{1}{x^{133}} = x^{-133}$ (۱۳۳) $\frac{1}{x^{134}} = x^{-134}$ (۱۳۴) $\frac{1}{x^{135}} = x^{-135}$ (۱۳۵) $\frac{1}{x^{136}} = x^{-136}$ (۱۳۶) $\frac{1}{x^{137}} = x^{-137}$ (۱۳۷) $\frac{1}{x^{138}} = x^{-138}$ (۱۳۸) $\frac{1}{x^{139}} = x^{-139}$ (۱۳۹) $\frac{1}{x^{140}} = x^{-140}$ (۱۴۰) $\frac{1}{x^{141}} = x^{-141}$ (۱۴۱) $\frac{1}{x^{142}} = x^{-142}$ (۱۴۲) $\frac{1}{x^{143}} = x^{-143}$ (۱۴۳) $\frac{1}{x^{144}} = x^{-144}$ (۱۴۴) $\frac{1}{x^{145}} = x^{-145}$ (۱۴۵) $\frac{1}{x^{146}} = x^{-146}$ (۱۴۶) $\frac{1}{x^{147}} = x^{-147}$ (۱۴۷) $\frac{1}{x^{148}} = x^{-148}$ (۱۴۸) $\frac{1}{x^{149}} = x^{-149}$ (۱۴۹) $\frac{1}{x^{150}} = x^{-150}$ (۱۵۰) $\frac{1}{x^{151}} = x^{-151}$ (۱۵۱) $\frac{1}{x^{152}} = x$

۱۰۶۵ فرمایا کہ جو شخص میری بات کو نہ مانے اس کے لئے اللہ تعالیٰ کی قسم ہے کہ میں اس سے کفر کا دعویٰ کرتا ہوں۔

الحمد لله رب العالمين

۶۶۔ فرمایا کہ انھوں نے کہا کہ اس سے پہلے وہ اس میں رہتے تھے، اب تو یہ لوگ بھی گئے ہیں اور ان کے گھر خالی ہو چکے ہیں۔

میں جوں جوں طاقے جڑا کرتے تھے، نے میرا اہم ہونے کی طرف اشارہ کیا تھا کہ انہیں یہ چیزیں ضرورت سے زیادہ غرضی نہ بن گئے۔ میرا اب بھابھ صاحب

تیسری بات یہ ہے کہ اگرچہ ان کے پاس ایک ہی کتاب ہے مگر ان کے پاس اس کی کئی کاپیاں ہیں۔

المعروف في تاريخه من أن يكون له من الأسماء ما لا يكون له من الأسماء

103. *سورة الاحزاب* (سورة الاحزاب) سورة الاحزاب

Journal of Management Education 30(6)p.789-804

[illegible]

ہذا :۔ اے بن حنیفہ! اوس سے کہو : اے علیہ

یہ وہ سب سے پہلے شہادتِ حتمی کے بیان ہیں

۱۵۹۔ حضرت علیؓ نے فرمایا ہے کہ جو شخص اپنے آپ کو اللہ کے رسول کے ساتھ جانتا ہے، وہ اللہ کے رسول کے ساتھ ہے۔

وہاں سے لوگوں کو روک دیا۔ ان کے پاس سے گزرتے ہوئے ان کے ہاتھوں میں سے ہتھیاروں کو ہٹا دیا۔ ان کے پاس سے گزرتے ہوئے ان کے ہاتھوں میں سے ہتھیاروں کو ہٹا دیا۔

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ كَبِيرٌ

[illegible]

درجہ اول (پہلا درجہ) : اس درجہ میں وہ شخص شامل ہے جو کسی خاص شعبہ میں کام کر رہا ہو اور اس شعبہ میں اس کی خدمات اور کام کی نوعیت کے لحاظ سے اس کو پہلا درجہ دیا جائے۔

۱۱۹۔ قلمی کتب کی نسبت ایک خاص قسم کی محنت و توجہ کی ضرورت ہے۔ ان کی نگارش و تصنیف کے لیے وقت کی ضرورت ہے۔

مجلس شورای ملی - تهران - ۱۳۰۲

1997, 1998, 1999, 2000, 2001, 2002, 2003, 2004, 2005, 2006, 2007, 2008, 2009, 2010, 2011, 2012, 2013, 2014, 2015, 2016, 2017, 2018, 2019, 2020, 2021, 2022, 2023, 2024, 2025, 2026, 2027, 2028, 2029, 2030, 2031, 2032, 2033, 2034, 2035, 2036, 2037, 2038, 2039, 2040, 2041, 2042, 2043, 2044, 2045, 2046, 2047, 2048, 2049, 2050, 2051, 2052, 2053, 2054, 2055, 2056, 2057, 2058, 2059, 2060, 2061, 2062, 2063, 2064, 2065, 2066, 2067, 2068, 2069, 2070, 2071, 2072, 2073, 2074, 2075, 2076, 2077, 2078, 2079, 2080, 2081, 2082, 2083, 2084, 2085, 2086, 2087, 2088, 2089, 2090, 2091, 2092, 2093, 2094, 2095, 2096, 2097, 2098, 2099, 2100, 2101, 2102, 2103, 2104, 2105, 2106, 2107, 2108, 2109, 2110, 2111, 2112, 2113, 2114, 2115, 2116, 2117, 2118, 2119, 2120, 2121, 2122, 2123, 2124, 2125, 2126, 2127, 2128, 2129, 2130, 2131, 2132, 2133, 2134, 2135, 2136, 2137, 2138, 2139, 2140, 2141, 2142, 2143, 2144, 2145, 2146, 2147, 2148, 2149, 2150, 2151, 2152, 2153, 2154, 2155, 2156, 2157, 2158, 2159, 2160, 2161, 2162, 2163, 2164, 2165, 2166, 2167, 2168, 2169, 2170, 2171, 2172, 2173, 2174, 2175, 2176, 2177, 2178, 2179, 2180, 2181, 2182, 2183, 2184, 2185, 2186, 2187, 2188, 2189, 2190, 2191, 2192, 2193, 2194, 2195, 2196, 2197, 2198, 2199, 2200, 2201, 2202, 2203, 2204, 2205, 2206, 2207, 2208, 2209, 2210, 2211, 2212, 2213, 2214, 2215, 2216, 2217, 2218, 2219, 2220, 2221, 2222, 2223, 2224, 2225, 2226, 2227, 2228, 2229, 2230, 2231, 2232, 2233, 2234, 2235, 2236, 2237, 2238, 2239, 2240, 2241, 2242, 2243, 2244, 2245, 2246, 2247, 2248, 2249, 2250, 2251, 2252, 2253, 2254, 2255, 2256, 2257, 2258, 2259, 2260, 2261, 2262, 2263, 2264, 2265, 2266, 2267, 2268, 2269, 2270, 2271, 2272, 2273, 2274, 2275, 2276, 2277, 2278, 2279, 2280, 2281, 2282, 2283, 2284, 2285, 2286, 2287, 2288, 2289, 2290, 2291, 2292, 2293, 2294, 2295, 2296, 2297, 2298, 2299, 2300, 2301, 2302, 2303, 2304, 2305, 2306, 2307, 2308, 2309, 2310, 2311, 2312, 2313, 2314, 2315, 2316, 2317, 2318, 2319, 2320, 2321, 2322, 2323, 2324, 2325, 2326, 2327, 2328, 2329, 2330, 2331, 2332, 2333, 2334, 2335, 2336, 2337, 2338, 2339, 2340, 2341, 2342, 2343, 2344, 2345, 2346, 2347, 2348, 2349, 2350, 2351, 2352, 2353, 2354, 2355, 2356, 2357, 2358, 2359, 2360, 2361, 2362, 2363, 2364, 2365, 2366, 2367, 2368, 2369, 2370, 2371, 2372, 2373, 2374, 2375, 2376, 2377, 2378, 2379, 2380, 2381, 2382, 2383, 2384, 2385, 2386, 2387, 2388, 2389, 2390, 2391, 2392, 2393, 2394, 2395, 2396, 2397, 2398, 2399, 2400, 2401, 2402, 2403, 2404, 2405, 2406, 2407, 2408, 2409, 2410, 2411, 2412, 2413, 2414, 2415, 2416, 2417, 2418, 2419, 2420, 2421, 2422, 2423, 2424, 2425, 2426, 2427, 2428, 2429, 2430, 2431, 2432, 2433, 2434, 2435, 2436, 2437, 2438, 2439, 2440, 2441, 2442, 2443, 2444, 2445, 2446, 2447, 2448, 2449, 2450, 2451, 2452, 2453, 2454, 2455, 2456, 2457, 2458, 2459, 2460, 2461, 2462, 2463, 2464, 2465, 2466, 2467, 2468, 2469, 2470, 2471, 2472, 2473, 2474, 2475, 2476, 2477, 2478, 2479, 2480, 2481, 2482, 2483, 2484, 2485, 2486, 2487, 2488, 2489, 2490, 2491, 2492, 2493, 2494, 2495, 2496, 2497, 2498, 2499, 2500, 2501, 2502, 2503, 2504, 2505, 2506, 2507, 2508, 2509, 2510, 2511, 2512, 2513, 2514, 2515, 2516, 2517, 2518, 2519, 2520, 2521, 2522, 2523, 2524, 2525, 2526, 2527, 2528, 2529, 2530, 2531, 2532, 2533, 2534, 2535, 2536, 2537, 2538, 2539, 2540, 2541, 2542, 2543, 2544, 2545, 2546, 2547, 2548, 2549, 2550, 2551, 2552, 2553, 2554, 2555, 2556, 2557, 2558, 2559, 2560, 2561, 2562, 2563, 2564, 2565, 2566, 2567, 2568, 2569, 2570, 2571, 2572, 2573, 2574, 2575, 2576, 2577, 2578, 2579, 2580, 2581, 2582, 2583, 2584, 2585, 2586, 2587, 2588, 2589, 2590, 2591, 2592, 2593, 2594, 2595, 2596, 2597, 2598, 2599, 2600, 2601, 2602, 2603, 2604, 2605, 2606, 2607, 2608, 2609, 2610, 2611, 2612, 2613, 2614, 2615, 2616, 2617, 2618, 2619, 2620, 2621, 2622, 2623, 2624, 2625, 2626, 2627, 2628, 2629, 2630, 2631, 2632, 2633, 2634, 2635, 2636, 2637, 2638, 2639, 2640, 2641, 2642, 2643, 2644, 2645, 2646, 2647, 2648, 2649, 2650, 2651, 2652, 2653, 2654, 2655, 2656, 2657, 2658, 2659, 2660, 2661, 2662, 2663, 2664, 2665, 2666, 2667, 2668, 2669, 2670, 2671, 2672, 2673, 2674, 2675, 2676, 2677, 2678, 26

۱۱۷۷ فرمایا کہ ”پہلی کی حفاظت کے لئے لاہور میں ایک کھانپے والی کو جاسلہ یا تو قتل کر دیا جائے تو تو آخرت کے شہیدوں میں سے ہوگا۔“

مسند احمد، طبرانی بڑی، حضرت عسکری رضی اللہ عنہ

۱۱۷۸ فرمایا کہ ”اللہ کی راوی میں قتل ہوئے شہادت ہے، طاعون شہادت ہے، پست کی پدمی سے مرنا شہادت ہے، زہر شہادت ہے، تلوار اور زور و قوت کسی کو دلاوت کے بعد خود قتل آتا ہے اس کا بچا اس کی آف سے اس کو جنت کی طرف بھیج دیا جاتا ہے۔“

مسند احمد، بروایت حضرت راشد بن حسن رضی اللہ عنہ

شہداء کی اقسام

۱۱۷۹ فرمایا کہ ”فیروز اور طاعون اور دھبہ کر مرنا اور زہر سے کہ لقمہ بن جائے اور زہر یا تلوار جلے اور پست کی بیماری میں مرنا اور ذات الجنب کی بیماری میں مرنا شہادت ہے۔“ ابن قانع بروایت حضرت ریح الاعطاری رضی اللہ عنہ

۱۱۸۰ فرمایا کہ ”یہ نہ نا بھی شہادت ہے“ ابو الفتح بروایت حضرت عباد بن العاص رضی اللہ عنہ

۱۱۸۱ فرمایا کہ ”جو اپنے جانور کے ہاتھوں بچھا کر یا قتل ہو تو وہ شہید ہے“ حنفی بروایت حضرت حنفیہ بن عسکری رضی اللہ عنہ

۱۱۸۲ فرمایا کہ ”جس نے قتل کیا اور بچھا کر پاک دامن ہو گیا اور مر گیا تو وہ شہادت کی موت مر۔“

غلیب بروایت ام احمد بن حضرت عاتقہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

۱۱۸۳ فرمایا کہ ”جو اپنے مال کی خاطر قتل ہوا تو وہ شہید ہے، جو اپنی جان کی حفاظت کرتے ہوئے قتل ہو تو وہ بھی شہید ہے اور جو اپنے دین کی خاطر قتل ہوا تو وہ بھی شہید ہے اور جو اپنے کمر والوں کی خاطر قتل ہوا تو وہ بھی شہید ہے۔“

مسند احمد، نسائی، ابو داؤد، ترمذی ابن حبان بروایت حضرت معبد بن زید رضی اللہ عنہ

۱۱۸۴ فرمایا کہ ”بخاری میں مرنا شہادت ہے“ احمد و بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۱۸۵ فرمایا کہ ”شہداء اللہ کے من پرانہ خدائی کے امین ہیں اس کی مخلوق میں قتل ہو جائیں یا ویسے وفات پا جائیں۔“

مسند احمد، مسند ترک حاکم بروایت رجال

۱۱۸۶ فرمایا کہ ”اللہ کے راستے میں قتل ہونے کے علاوہ شہادت سات طرح کی ہے۔“

۱۔ اللہ کی راوی میں قتل ہونے والا بھی شہید ہے۔

۲۔ نیز سے وفات پانے والا بھی شہید ہے۔

۳۔ زہر سے قتل بھی شہید ہے۔

۴۔ امتداد سے قتل ہوئی کسی وفات پانے والا بھی شہید ہے۔

۵۔ دین کی بیماری میں قتل ہوئی کسی وفات پانے والا بھی شہید ہے۔

۶۔ جل کر مرنے والا بھی شہید ہے۔

۷۔ دھبہ کی چیز کے پیچھا کر مرنے والا بھی شہید ہے۔

۸۔ اور قوت جو بچنے کی پیدائش کی وجہ سے وفات پانے والا بھی شہید ہے۔“

ملک، مسند احمد، ابو داؤد، مسند ابن حبان مسند ترک حاکم بروایت حضرت حاکم بن عسکری رضی اللہ عنہ

۱۱۸۷ فرمایا کہ ”یہی امت کے اکثر شہداء ہیں جو سترائے وفات پائیں گے اور بعض منوں میں قتل ہونے والوں کی بیویوں کے پاس۔“

میں بھی اللہ پرانہ پائے ہیں“ مسند احمد، بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۱۸۲ فرمایا کہ ”پانچ چیزیں ایسی ہیں جن میں اگر کوئی آدمی مر جائے تو وہ شہید ہے۔

۱۔ اللہ کے راستے میں قتل ہونے والا شہید۔

۲۔ اللہ کے راستے میں ڈوب کر مرنے والا شہید۔

۳۔ اللہ کے راستے میں پیٹ کی بیماری سے مرنے والا بھی شہید ہے۔

۴۔ اور اللہ کے راستے میں طاعون کی بیماری میں مرنے والا بھی شہید ہے۔

۵۔ اور وہ خاتون جو نفاس سے ہوائیہ کے راستے میں تو وہ بھی شہید ہے۔ نسائی بروایت حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرمایا کہ ”طاعون، ڈوبنا، پیٹ کی بیماری، طاعون اور نفاس میں وفات پانے والی خاتون بھی شہید ہے۔“

مسند احمد، طبرانی، المعجم، بروایت حضرت صفوان بن اخیاض رضی اللہ عنہ

۱۱۸۵ فرمایا کہ ”اللہ کے راستے میں ڈوبنے والا بھی شہید ہے۔“ بخاری فی التلویح بروایت حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ

۱۱۸۶ فرمایا کہ ”کیا میری امت کے شہداء کم ہوں گے؟ اللہ کے راستے میں قتل ہونے والا شہید ہے، طاعون کی بیماری میں قتل ہونے والا شہید ہے، اور نفاس میں وفات پانے والی خاتون بھی شہید ہے، ڈوب کر مرنے والا، جل کر مرنے والا اور ذات الحجب کی بیماری میں مرنے والا بھی شہید ہے۔“ ابن ماجہ بروایت حضرت حبان بن عتیک رضی اللہ عنہ

۱۱۸۷ فرمایا کہ ”اللہ کے راستے میں قتل ہونے والا شہید ہے اور پیٹ کی بیماری میں مرنے والا شہید ہے اور طاعون میں مرنے والا شہید ہے،

ڈوبنے والا بھی شہید ہے اور وہ خاتون جو نفاس میں مری تو وہ بھی شہید ہے۔“ طبرانی بروایت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فائدہ:..... نفاس وہ خون ہے جو بچے کی ولادت کے بعد خاتون کو آتا ہے اس کی کم سے کم مدت کوئی نہیں جبکہ زیادہ زیادہ مدت چالیس دن ہے واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۱۸۸ فرمایا کہ ”جسے پل کے پاس لایا گیا اور قتل کیا گیا اور وہ قتل ہو گیا تو وہ شہید ہے۔“ ابن ماجہ بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۱۸۹ فرمایا کہ ”جو مورچہ بھیدی کی حالت میں مراد شہید ہے اور قبر کے فتنے سے بچا دیا گیا ہے اور اسے نغدادی جاتی ہے اور اس کا رزق بنت سے جاری کیا جاتا ہے۔“ ابن ماجہ بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۱۹۰ فرمایا کہ ”تم اپنے شہید کے بارے میں کیا کہتے ہو، عرض کیا جو اللہ کی راہ میں قتل ہو، فرمایا کہ اس طرح تو میری امت کے شہداء کم ہو جائیں گے، جو اللہ کی راہ میں قتل ہو جائے وہ شہید ہے اور جو اللہ کی راہ میں مر جائے وہ بھی شہید ہے اور پیٹ کی بیماری میں مرنے والا شہید ہے اور جل کر مرنے والا بھی شہید ہے، اور ڈوب کر مرنے والا بھی شہید ہے۔“ ابن ماجہ بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۱۹۱ فرمایا کہ ”جو اللہ کی راہ میں قتل ہو جائے اس کے علاوہ تم شہید کس کو سمجھتے ہو؟ اس طرح تو تمہارے شہید کم ہو جائیں گے، اللہ کی راہ میں قتل ہونے والے بھی شہید اور پیٹ کی بیماری میں مرنے والا بھی شہید اور جل کر مرنے والا بھی شہید اور ڈوب کر مرنے والا بھی شہید ہے اور کسی مہدم کے پیچھے دب کر مرنے والا بھی شہید ہے اور گھر سے دب کر مرنے والا شہید ہے اور وہ خاتون جو نفاس میں وفات پانے والی تو وہ بھی شہید ہے۔“

نسائی بروایت حضرت عبداللہ بن حبیر رضی اللہ عنہ

۱۱۹۲ فرمایا کہ ”جو اللہ کے راستے میں قتل ہو جائے تو وہ شہید ہے، اور جو اللہ کے راستے میں مر جائے وہ بھی شہید ہے اور جو طاعون میں مر جائے وہ بھی شہید ہے اور جو پیٹ کی بیماری میں مرنے والا بھی شہید ہے اور جو ڈوب کر مرے وہ بھی شہید ہے۔“

مسند بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۱۹۳ فرمایا کہ ”جو اپنے مال کی خاطر قتل کیا جائے تو وہ بھی شہید ہے۔“ مسند احمد مطلق علیہ، ترمذی، نسائی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اور نسائی ابن ماجہ ابن حبان بروایت حضرت سعد بن زید رضی اللہ عنہ اور نسائی بروایت حضرت بريدة رضی اللہ عنہ

۱۱۴۴ فرمایا کہ ”جو اپنے مال کی خاطر مظلوم قاتل ہوا تو اس کے لئے جنت ہے۔“ نسائی ہیروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۱۹۵۔ فرمایا کہ "اللہ کے راستے میں قتل ہونا شہادت ہے ظالموں میں مرنا شہادت ہے ایدین کی بیماری میں مرنا شہادت ہے ذیوب کمر مرنا شہادت ہے۔" اور اس میں مرنا شہادت ہے۔

۱۱۹۶۔ فرمایا کہ ”کہتے ہیں ایسے لوگ ہیں جو اسلحہ سے مرے لیکن نہ وہ شہید ہیں نہ ان کی قبر لے لی جاتی ہے اور کہتے ہی اپنے ہنسنے پر پراچا موت آپ مر جائے والے ہیں اور اللہ کے اس صدق اور شہید ہیں۔ حلیہ ابو نعیم و روایت حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ

۱۱۹۷۔ فرمایا کہ: ”وہی مسلمان ایسا نہیں جو کلمہ اقل گیا کیا“ اور روایت ہے کہ: ”وہ مسلمان احمد بن حنبلہ بن عمرو و عیسیٰ بن علی بن ابی حمزہ“

۱۹۸۸۔ فجر مایاک کہ ”جس کے مال کا ناقص ارادہ کیا گیا اور اس نے قتال کر لیا اور وہ قتل ہو گیا تو وہ شہید ہے۔

۱۱۹۹۔ فرمایا کہ جس نے عقیق کیا اور پھینکا اور پاک دامن ہو گیا اور مر گیا تو وہ شہید ہے۔ عقیقہ بیروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۱۳۰۰ فرمایا کہ ”جیسے اس کے ہاٹنے سے قتل کیا ہوا ہے قبر میں عذاب نہ ہوگا۔“

۱۱۶۱۔۔۔ فرمایا کہ ”جو کچھ ظلم ہو رہا ہے اسے دے مارا گیا وہ کچھ شیعہ ہے۔“ لسانی، ص ۱۷۰ بروایت حضرت سید بن مقرن راضی اللہ عنہ

۱۲۰۲۔۔۔ فرمایا کہ ”جو شخص اپنے گھر بار سے ۱۱۱ روکات پاپائے تو اس کی موت بھی شہادت ہے۔“

۱۳۰۳ قمری ماہ کی ۱۱ کو فی شخص دس روپے دیئے گئے۔ ان کے علاوہ کسی دیگر مرگیا تو ان کی وفات کی جگہ سے لے کر ہائے پیدائش تک مہربانی

ہے اور جسے میں بھی اتنی جگہ دی چاہی ہے۔"۔ لسانی ابن ماجہ، بروایت حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہ

۱۲۰۴ فرمایا کہ ”اے اللہ کی بیاد میں مرا ہوا بھی شہید ہے“۔ عہد احمد علی بدوایت حصول عقیدہ بن عامر رحمہ

۱۲۰۵ فرمایا کہ ”کیا ہی اچھی موت ہے اس شخص کی جو اللہ تعالیٰ سے کہتا ہے کہ ”یا اللہ! میں نے اپنے لیے کچھ نہیں کیا۔“ (مسند احمد، بروایت حضرت سعد بن ابی وقاصؓ)

۱۱۴۶۔ فرمایا کہ جو سچے دل سے تہمت لکھ کر لے لائیں وہ ساری پالی سہارا چھوڑ دیتا ہوں۔

۱۱۴۰۷۰ فرمایا کہ جس نے سچے دل سے شہادت طلب کی تو اللہ تعالیٰ اس کو شہداء کی منزل تک پہنچا دیتے ہیں خواہ وہ اپنے بستر پر ہی لیٹا

۱۳۰۸ھ فرمایا کہ: ”میں نے دل کی سچائی کے ساتھ اللہ کی راہ میں کل ہونے کی دعا کی تو اللہ تعالیٰ اس کو قبول فرما دیتے ہیں چاہے وہ اپنے بستر پر ہی کیوں نہ رہا ہو۔“

تم عذری، پروایت حضرت معاذ رضی اللہ عنہ اور مسند تک حاکم پروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ تکملاً

۱۲۰۹) فرمایا کہ ”کیا تمہارا سنے ہو کہ میری امت کے شہید کون ہیں؟ عرض کیا کہ مسلمان کا قتل ہونا شہادت ہے۔ فرمایا کہ پھر تو میری امت کے

عقیدہ بہت کمزور ہے۔ مسلمان کا قتل ہونا شہادت ہے، اپنی ہی بیماری میں مرنا شہادت ہے، ادب کرنا شہادت ہے، اور عورت محبت کا پتہ اس کو مل کر سننا شہادت ہے۔ ابن سعد بروایت حضرت عبداللہ بن الصامت رضی اللہ عنہ

فقائد: بچے کے ہاتھوں میں اوستے سے مراد یہ ہے کہ اگر کوئی عورت بچے کی ولادت کے وقت ہونے والی تکلیف برداشت نہ کر سکی اور

۱۱۲۱۹۔ فرمایا کہ ”جو شخص مورچہ بندی کی حالت میں وفات پا گیا تو وہ شہادت کی موت مرا اور قبر کے فتنے سے بچا لیا گیا اور صبح و شام اس کا رزق جنت سے اس کو پہنچایا جاتا ہے۔“ - حلیہ اسمی بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۱۲۲۰۔ فرمایا کہ ”جو اللہ کے راستے میں قتل ہوا تو وہ شہید ہے اور جس نے اللہ کے راستے میں ڈوب کر جان دی وہ بھی شہید ہے اور جس کو اس کے پیٹ نے قتل کیا وہ بھی شہید ہے اور وہ عورت جس کو اس کے نفاس نے قتل کیا وہ بھی شہید ہے۔“

مسلم، طبرانی بروایت حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہ

۱۱۲۲۱۔ فرمایا کہ ”ڈوب کر مرنے والا شہید ہے۔“ - ابو الشیخ بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

۱۱۲۲۲۔ فرمایا کہ ”بنار میں مرنے والا شہید ہے۔“ - دیلمی بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۱۲۲۳۔ فرمایا کہ ”ذات لکھب کی بیماری میں مرا والا شہید ہے۔“ - مسند احمد، طبرانی بروایت حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ

۱۱۲۲۴۔ فرمایا کہ ”طاعون کی بیماری میں مرنے والا بھی شہید ہے۔“ - ابن شاہین عن علی بن الارقم الوادعی عن ابیہ رضی اللہ عنہ

۱۱۲۲۵۔ فرمایا کہ ”پیٹ کی بیماری میں مرنے والا شہید ہے اس کو قبر میں عذاب نہ ہوگا۔“

طبرانی بروایت حضرت سلیمان بن مسود اور خالد بن عرفطہ رضی اللہ عنہ

۱۱۲۲۶۔ فرمایا کہ ”پیٹ کی بیماری میں مرنے والے کو قبر میں عذاب نہ دیا جائے گا۔“ - طبرانی بروایت سلیمان بن مسود اور خالد بن عرفطہ معاً

۱۱۲۲۷۔ فرمایا کہ ”اپنے گھر بار سے دور کسی شخص کا مرجنا شہادت ہے اور جب کسی کی موت کا وقت آچے اور وہ اپنے دامیں پائیں کسی اپنے کو نہ پائے اپنے گھر والوں اور لوگوں کو یاد کرے اور آج میں بھرے تو ہر آہ و جوہ و ہر تائب اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں لاکھ برائیاں مٹاتے ہیں اور جس لاکھ نیکیاں اس کے لئے لکھی جاتی ہیں اور جب اس کا سانس نکل جاتا ہے تو اس پر شہدائی مہر لگا دی جاتی ہے۔“

طبرانی، والعی عن وہب بن منہ بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۱۲۲۸۔ فرمایا کہ ”اگر اس نے تجھے قتل کر دیا تو تو جنت میں جائے گا اور اگر تو نے اس کو قتل کر دیا تو وہ جہنم میں جائے گا۔“

طبرانی بروایت فیض بن عطف الغفاری رضی اللہ عنہ

ایک شخص نے جناب رسول اللہ ﷺ سے دریافت فرمایا کہ اگر دشمن مجھ پر پڑھائی کرے تو؟ اس کے جواب میں رسول اللہ ﷺ نے مذکورہ بالا ارشاد فرمایا۔

مال کی مدافعت میں جان دینے والا بھی شہید ہے

۱۱۲۲۹۔ ایک شخص نے جناب نبی کریم ﷺ سے دریافت فرمایا کہ اگر کوئی شخص مجھ سے ملے اس طرح کہ وہ میرا مال ہتھیانا چاہے تو آپ اس مسئلے میں کیا سمجھتے ہیں؟ اس کے جواب میں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس کو تین مرتبہ اللہ کا واسطہ دو اگر وہ انکار کرے تو اس کے ساتھ قتال کرو پھر اگر اس نے تجھے قتل کر دیا تو تو جنت میں جائے گا اور اگر تو نے اس کو قتل کر دیا تو وہ جہنم میں جائے گا۔

عبد بن حمید بروایت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ

۱۱۲۳۰۔ فرمایا کہ ”جس نے اپنے مال کا حق ادا کر دیا اور پھر اس کے ساتھ حد سے تجاوز کیا گیا اور قتال کیا گیا اور اس نے بھی قتال کیا اور قتل

کر دیا گیا تو وہ شہید ہے۔“ - الحکم و ابن النجار بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۱۲۳۱۔ فرمایا کہ ”جس نے اپنے مال کی خاطر قتال کیا یہاں تک کہ قتل کر دیا گیا تو وہ شہید ہے۔“

طبرانی بروایت حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ

۱۱۲۳۲۔ فرمایا کہ ”جس نے اپنی جان کے خاطر قتال کیا یہاں تک کہ قتل کر دیا گیا تو وہ شہید ہے اور جسے اپنے مال کی خاطر قتل کیا گیا تو وہ شہید ہے

اور جس نے اپنے گمراہوں کی خاطر قتال کیا یہاں تک کہ قتل کر دیا گیا تو وہ بھی شہید ہے اور جو فتنہ کے راستے میں قتل کیا گیا تو وہ بھی شہید ہے۔

مصنف عبدلرزاقی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۱۳۳۲ .. فرمایا کہ ”جو اپنے گمراہوں کی خاطر غلام قتل کیا گیا تو وہ شہید ہے اور جو اپنے مال کی خاطر غلام قتل کیا گیا تو وہ بھی شہید ہے اور جو اپنے پردہ کی خاطر غلام شہید کیا گیا تو وہ بھی شہید ہے اور جو فتنہ کی ذات میں قتل کیا گیا تو وہ بھی شہید ہے۔“

ابن المحضر بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۱۳۳۳ .. فرمایا کہ ”اپنے مال کے خاطر قتل کیا جائے والا شہید ہے اور اپنے گمراہوں کی خاطر قتل کیا جائے والا شہید ہے اور اپنی جان کی خاطر قتل کیا جائے والا بھی شہید ہے۔“ طبرانی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۱۳۳۵ .. فرمایا کہ ”جو اپنے مال کی خاطر قتل کیا گیا تو وہ شہید ہے“ مصنف عبدلرزاقی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۱۳۳۶ .. فرمایا کہ ”جو فتنہ کے راستے میں صدق دل سے شہادت طلب کرے تو اس کو سے دی جاتی ہے خواہ اس کی وفات اپنے بستر پر ہی ہو۔“

ابو حوثر اللہ بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

صَنَائِنِ کے بارے میں مضمون

فائدہ:..... قطع نظر کو عمرہ حالی و طالب کے یہاں۔ خدا کن کے دو حوالے پیش کر رہے ہیں۔

۱۔ خدا تعالیٰ کی مخلوق میں سے خواص لوگ۔

۲۔ اور وہ جو یہ جن کی خواست کی وجہ سے قتل کیا جائے حدیث میں از ترجمہ المنجد شکر ۵۹۷ کلام نمبر ۱

۱۱۳۳۷ .. فرمایا کہ ”مخلوق میں بعض اللہ تعالیٰ کے بہت خاص بندے ہوتے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ کن سے دور رکھتے ہیں اور ان کی عمر بھی کر دیتے ہیں ایسے اعلیٰ میں، ان کا رزق اچھا کر دیتے ہیں، بلکہ ان کی عیالت کے ساتھ دیکھ کر کہتے ہیں اور خیر و عافیت کے ساتھ ان کے بستر پر ان کی روح قبض فرماتے ہیں اور پھر ان کی شہداء کا مشاہیر جہاں فرماتے ہیں۔“ طبرانی بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۱۳۳۸ .. فرمایا کہ ”اللہ کی مخلوق میں بعض بہت خاص بندے ہوتے ہیں، اپنی رحمت میں ان کو غفر ابراہم کرتے ہیں، ان کی زندگی بھی خیر و عافیت میں گزرتی ہے اور ان کی وفات بھی خیر و عافیت کے ساتھ ہوتی ہے اور جب ان کو اللہ تعالیٰ انھیں اس پر اٹھا کر جنت کی طرف لے جاتے ہیں، سیکر دلوگ ہیں جن پر سے نئے ایسے گزرتے ہیں جیسے نہ چرنی رات کے صبح کو طلحہ نور و ہاں سے عافیت میں لے جاتے ہیں۔“

الحکیم، طبرانی، حلیہ ابو نعیم بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۱۳۳۹ .. فرمایا کہ ”یقیناً اللہ تعالیٰ تم میں سے اپنے خاص مومن بندے کو اس کے اچھے مال کے ساتھ بچا رکھتے ہیں یہاں تک کہ بستر پر اس کی روح قبض فرماتے ہیں۔“ الحکیم بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۱۳۴۰ .. فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ ضرور یاد رکھتے ہیں ان کی قوم کو کہ جو دنیا میں بھیجے ہوئے بستر پر چڑھیں اور انھیں جنت میں داخل کرتے ہیں۔“

مسند ابن جلی بروایت حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ

تکلمہ

۱۱۳۴۱ .. فرمایا کہ ”یقیناً اللہ تعالیٰ کے کچھ خاص بندے ہوتے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ بخیر و خیر سے اس دنیا میں دور رکھتے ہیں خیر و عافیت کے ساتھ ان کو زندہ رکھتے ہیں اور خیر و عافیت کے ساتھ ان کی وفات ہوتی ہے اور خیر و عافیت کے ساتھ ان کو جنت میں داخل کرتے ہیں۔“

الحکیم بروایت حضرت شہر بن حوشب رضی اللہ عنہ

۱۱۲۳۲۔ فرمایا کہ ”بے شک اللہ تعالیٰ کے خاص بندے ہوتے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ بلا و غیرہ سے دور رکھتے ہیں انہیں خیر و عافیت کے ساتھ زندہ رکھتے ہیں اور خیر و عافیت کے ساتھ جنت میں داخل کرتے ہیں۔“ ابن النجار بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۱۲۳۳۔ فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ کے بعض خاص بندے اوستے ہیں جنہیں خیر و عافیت کے ساتھ زندہ رکھتے ہیں اور خیر و عافیت کے ساتھ ان کو وفات دیتے ہیں اور خیر و عافیت کے ساتھ ان کو جنت میں داخل کرتے ہیں۔“

معجم اوسط طبرانی بروایت حضرت ابو مسعود الانصاری رضی اللہ عنہ

۱۱۲۳۴۔ فرمایا کہ ”کوئی شخص ایسا نہیں جس کے مال میں بہترین حصہ نہ ہو جو خرچ ہونے سے محفوظ رہا ہو، اور بے شک اللہ کی خاص حقوق ہے اس کی حقوق میں سے ایسی قوم ہے جن کی ارواح کو اللہ تعالیٰ ان کے بہترین پرقبض فرماتے ہیں اور ان کے لئے شہداء کا اجر تقسیم کیا جاتا ہے۔“

الحکیم بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

چھٹا باب..... مقتول کے احکام اور دیگر متعلقہ احادیث کے بیان میں

احکام مقتول

۱۱۲۳۵۔ فرمایا کہ ”مقتولوں کو ان کے لینے کی جگہ پر پہنچا دو۔“ ابو ذریہ، ابن حبان بروایت حضرت حاتم رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... شہید چونکہ زندہ ہوتا ہے اس لئے اس کی قبر کو لینے کی جگہ سے تعبیر فرمایا۔ ”واللہ اعلم بالصواب۔“ (مترجم)

۱۱۲۳۶۔ فرمایا کہ ”انہیں ان کے خون کا نسل ہی اڑھا دو کیونکہ ہر دو غم جو اللہ کی راہ میں لگا تھا وہ قیامت کے دن اس کی خوشبو ملک کی مانند ہوگی۔“

نسائی بروایت حضرت عبداللہ بن لعلہ رضی اللہ عنہ

۱۱۲۳۷۔ فرمایا کہ ”مقتولوں کو اسی جگہ دفن کرو جہاں دو قتل ہوئے۔“ سنن اربعہ بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

تکملہ

۱۱۲۳۸۔ فرمایا کہ ”جنگ احد کے دن آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان (شہیدوں) کو ان کے خون کے ساتھ ہی دفن کر دو۔“

بخاری بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

۱۱۲۳۹۔ فرمایا کہ ”ان کو ان کے خون اور کپڑوں سمیت دفن کر دو۔“ مسند احمد بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۱۲۴۰۔ فرمایا کہ ”لپٹ دو ان کو ان کے کپڑوں میں ان کے زخموں اور خون سمیت کیونکہ میں نے ان پر گواہی دی ہے ان میں سے اکثر قرآن

پڑھتے ہوئے آئے۔“ مسند احمد، ابن مندہ، مسند بک حاکم، ابن عساکر بروایت حضرت عبداللہ بن لعلہ بن ابی

۱۱۲۴۱۔ فرمایا کہ ”ان کو غسل مت دو یعنی غزوہ احد کے شہداء کو کیونکہ ہر زخم یا زخون کا قطرہ قیامت کے دن ملک کی خوشبو سے مہک جائیگا۔“

مسند احمد، معین بن مسعود بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

مختلف احادیث

۱۱۲۴۲۔ فرمایا کہ ”بے شک اللہ تعالیٰ جب کسی قوم کے لئے کوئی سہارا مقرر فرما دیتے ہیں تو ان کو اپنی مدد سے نوازتے ہیں۔“

ابن قانع بروایت صفوان بن اسید

۱۱۲۵۳۔ فرمایا کہ ”اب تم ان سے جنگ کرو گے اور وہ ہم سے جنگ نہیں کریں گے۔“ مسند احمد، بخاری بروایت سلیمان بن عمرو

۱۱۲۵۴۔ فرمایا کہ ”عزنی ختم ہو گیا، آج کے بعد کوئی عزنی نہیں“۔ ابن عساکر بروایت قتادہ مرسلاً

فائدہ:..... عزنی زمانہ جاہلیت کے مشہور بت کا نام ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۱۲۵۵۔ فرمایا کہ ”جب بھی کوئی یہودی مسلمان کے ساتھ تھا تو ۳۰ ہے تو اسے مسلمان کے قتل کرنے کا ذیل ضرور آتا ہے۔“

خطیب بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

جہاد اکبر کے بیان میں

۱۱۲۵۶۔ فرمایا کہ ”خوش آمدید! تم لوگ واپس آ گے چھوٹے جہاد سے بڑے جہاد کی طرف جس میں بندہ اپنی خواہشات کے خلاف جہاد کرتا ہے۔“ خطیب بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

۱۱۲۵۷۔ فرمایا کہ ”جہاد وہ ہے جو اپنے نفس کے ساتھ جہاد کرے۔“ ترمذی، ابن حبان، بروایت حضرت فضالہ بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ

۱۱۲۵۸۔ فرمایا کہ ”سب سے افضل جہاد وہ ہے جو اللہ کے راستے میں اپنے نفس اور خواہش سے مقابلہ (جہاد) کرے۔“

ابن الحجاز بروایت حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ

تکملہ..... جہاد اکبر

۱۱۲۵۹۔ فرمایا کہ ”وہ تیرا دشمن نہیں کہ اگر وہ تجھے قتل کر دے تو اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ تجھے جنت میں داخل فرمادیں اور اگر تو اس کو قتل کر دے تو تیرے لئے نور ہو، بلکہ دشمنوں کا دشمن تیرا نفس جو تیرے دو پہلوؤں کے درمیان ہے اور تیری بیوی جو تیرے ساتھ بیٹھی ہے۔“

العسکری فی الامثال عن سعد بن ہلال مرسلاً

۱۱۲۶۰۔ فرمایا کہ ”وہ تیرا دشمن نہیں ہے کہ اگر وہ تجھے قتل کر دے تو اللہ تعالیٰ تجھے جنت میں داخل کر دے اور اگر تو اس کو قتل کر دے تو اس کا قتل تیرے لئے نور ہو، بلکہ تیرا دشمن تو تیرا نفس ہے جو تیرے دونوں پہلوؤں کے درمیان ہے اور تیری بیوی جو تیرے ستر پر تیرے ساتھ بیٹھی ہے اور تیرا بیٹا جو تیری صلب سے پیدا ہوا ہے سو یہ دشمن نہیں۔“ دیلمی بروایت حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ

۱۱۲۶۱۔ فرمایا کہ ”سب سے افضل جہاد یہ ہے کہ تو اللہ کی خاطر اپنے نفس اور خواہش سے مقابلہ (جہاد) کرے۔“

دیلمی بروایت حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ

۱۱۲۶۲۔ فرمایا کہ ”جہاد وہ ہے جو اللہ کی رضا کی خاطر اپنے نفس سے جہاد کرے۔“

ترمذی، حسن صحیح ابن حبان، عسکری فی الامثال بروایت حضرت فضالہ بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ

ساتواں باب..... احکام جہاد کے بیان میں

تکملہ

۱۱۲۶۳۔ خاتون سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ (بیٹھ جاؤ!) کہیں لوگ یہ نہ کہیں کہ تم عورت کو ساتھ لے کر جنگ کرتا ہے۔“

ابن سعد بروایت حضرت ام کثیر رضی اللہ عنہا

۱۱۲۶۴۔ فرمایا کہ ”جب لگام بھاگ جائے اور دشمن سے جا ملے اور مر جائے تو وہ کافر ہے۔“

مسند احمد، ابن خزیمہ، طبرانی بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

۱۱۷۷۹... فرمایا کہ ”جب دشمن سے سامنا ہو تو بڑی است دعا کرو اور مالی غنیمت حاصل کرو تو اس میں خیانت نہ کرو اور ہرگز پوچھوں کو قتل نہ کرو۔
پھر سارے بچوں کو ”ابن عباسؓ کے ہوا بیت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ
۱۱۷۸۰... فرمایا کہ ”تم میں سے کوئی ایک بھی اپنے ساتھی سے قیدی نہ پھیر چھوڑ کرے کہ اس کو پکڑ کر قتل کر دے۔“

۱۱۷۸۱... فرمایا کہ ”تم میں سے کوئی اپنے ساتھی کے قیدی کے ساتھ چھوڑ چھوڑ کرے کہ اسے قتل کر دے۔“
ابن عباسؓ اور ابن عباسؓ کے ہوا بیت حضرت سعید رضی اللہ عنہ

۱۱۷۸۲... فرمایا کہ ”اسلام میں کوئی گرجا وغیرہ بنایا جائے گا اور جو قبیلہ وہاں کے رہے اس کو نئے سرے سے لگایا جائے گا۔“
مسند احمد، طبرانی، مسند صحیح بن مسعود بروایت حضرت سعید رضی اللہ عنہ

۱۱۷۸۳... فرمایا کہ ”اسلام کے بدلنے میں نئے گرجے مستحبہ قرار دیا شدہ کی غیرت نہ کرو۔“
ابن عباسؓ اور ابن عباسؓ کے ہوا بیت حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ عنہ

۱۱۷۸۴... فرمایا کہ ”رسول اللہ ﷺ کے صلوات میں مشرکوں کے بچے مارے جائے ہیں ان کا کیا گھم ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جان بوجھ کر ایسا مت کرو۔“
ابن عباسؓ اور ابن عباسؓ کے ہوا بیت حضرت سعید رضی اللہ عنہ

۱۱۷۸۵... فرمایا کہ ”کوئی مسلمان کافر کے ہاتھوں قتل نہ کیا جائے اور نہ کوئی ذمی اپنے ذمہ دار سے اور مسلمان اپنے سوا دشمن کو قتل نہ کیا جائے۔“
ابن عباسؓ اور ابن عباسؓ کے ہوا بیت حضرت سعید رضی اللہ عنہ

۱۱۷۸۶... آپ ﷺ (کافر) کا مال وغیرہ مسلمان قاتل کو دینے کا نہیں فرمایا۔“
ابن عباسؓ اور ابن عباسؓ کے ہوا بیت حضرت سعید رضی اللہ عنہ

۱۱۷۸۷... یہ حالت جنگ کا بیان ہے اور محمدؐ مسلمان سپاہیوں کی توسل فرمائی ہے واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

آٹھواں باب..... جہاد کے ملکیات کے بیان میں

۱۱۷۸۸... فرمایا کہ ”جب نبی کریم ﷺ نے یمنین کی طرف ایک دست بھجوا دیا اور فرمایا کہ ”برو آؤ میں سے ایک جائے اور دوسرا ان کے
مسلمان میں رہے۔“ مسند احمد، مصنف ابن ابی شیبہ، مسلم، ابن حبان بروایت حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ

۱۱۷۸۹... فرمایا کہ ”جب کسی قوم کی مدد اس کے افراد اور اس کے ساتھ کی جائے تو ان کی ذمہ داریاں دو تھیں۔“
ابن سعد، ابن عساکر، ابن عساکر، ابن عساکر

۱۱۷۹۰... فرمایا کہ ”وہیں لوٹ جاؤ، ہم ہرگز کسی مشرک سے مدد نہیں لیتے۔“
مسلم، ترمذی، ابوداؤد، ابن حبان بروایت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ

۱۱۷۹۱... فرمایا کہ ”ان کو گھم نہ دو کہ وہیں پہلے یا نہیں کیونکہ ہم مشرکین کے خلاف مشرکین ہی سے مدد نہیں لیتے۔“
طبرانی، مستدرک حاکم، بروایت ابو حنیفہ الساعدی رضی اللہ عنہ

۱۱۷۹۲... فرمایا کہ ”سب سے افضل جہاد وہ ہے کہ جس میں مجاہد گھوڑا بھی مارا جائے اور اس کا خون بھی بہا جائے۔“
طبرانی بروایت حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ اور ابن عباسؓ بروایت حضرت عمرو بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ

۱۱۷۹۳... فرمایا کہ ”غرض تیرے جہاد یہ ہے کہ تیرے گھوڑے کی کھوپڑی کا شیشی جاگے اور تیرا خون بہا جائے۔“
مسند احمد، عبد بن حمزہ، دارمی، ابویعلیٰ، ابن حبان، معجم اوسط طبرانی، مسند بن مسعود بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

۱۱۲۹۳ فرمایا کہ "افضل ترین شہادت یہ ہے کہ تیرے گھوڑے کی ٹانگیں کاٹ دی جائیں اور تیرا خون بہایا جائے۔"

مروایت حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہ

۱۱۲۹۴ فرمایا کہ "بزدل کے لئے دواجر ہیں۔" مصنف ابن ابی شیبہ بروایت ابو عمرو النخعی مروی

۱۱۲۹۵ فرمایا کہ "قتال تو وہی ہیں۔"

۱۔ مشرکوں کے ساتھ جنگ کرنا یہاں تک کہ وہ ایمان لے آئیں یا اپنے ہاتھ سے یہ بچتے ہوئے بڑی دیر تک حقیر ہیں۔

۲۔ اور باغی گروپ سے قتال کرنا یہاں تک کہ اللہ کے حکم کو پورا کرے، مگر پورا کرے تو ان کے ساتھ عدل کا معاملہ کیا جائے۔

ابن عساکر مروایت بشیر بن عون عن بکار بن نسیم عن مکحول عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ وحنی نے میدانِ امتداد میں کہا ہے کہ بکار مقبول ہے۔

۱۱۲۹۶ فرمایا کہ "لوگوں کے ساتھ الفت پیدا کرو اور ان کو مہلت دو اور ان پر اس وقت تک حملہ نہ کرو جب تک دعوت نہ دے اور سونپائیں جو گھر

یا جھوپڑیاں یا کھیتی باڑی کے لئے زمین یا پھانسیاں ہیں۔" مجھے یہ زیادہ پسندنا پسند ہے نہ بہت اس کے کہ تم میرے پاس ان کی عورتیں اور بچے لے کر آؤ اور ان کے

مردوں کو قتل کرو۔" ابن مندہ، ابن عساکر مروایت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ

جب جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک دست بچھاؤ دے کر واپس فرمایا۔

۱۱۲۹۷ فرمایا کہ "اللہ کے رسول محمد کی طرف سے مکر بن واکل کے لئے، اسلام قبول کر لو گھوڑے بوجھاؤ گے۔"

مسند احمد ابی یعلیٰ طبرانی سعید بن منصور بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ مسند احمد بروایت حضرت مرثد بن طیان

۱۱۲۹۸ اللہ کے رسول محمد کی طرف سے فارس کے سب سے بڑے (فخض) کسریٰ کی طرف یہ کہ اسلام قبول کر لو گھوڑے بوجھاؤ گے جس نے ہماری

گواہی کی طرح گواہی دی اور ہمارے قبیلے کو اپنا قبیلہ بنایا اور ہمارے ہاتھوں میں شد و جاؤں لکھا یا تو اس کے لئے اللہ اور اس کے رسول کا ذمہ ہے۔"

خطبہ عن ابی معشر عن بعض المسبختہ

۱۱۲۹۹ فرمایا کہ "اللہ کے رسول محمد کی طرف سے قبیلہ اور تینوں عورتوں کی طرف، ان پر ظلم نہ کیا جائے گا، ان کو کٹاجا کر مجبور نہ

کیا جائے گا، اور ہر مومن یا مسلم کا ذمہ دار وہ دگر دگر ہوگا، اچھا کیا یا کرو اور برائیاں نہ کرو۔"

طبرانی بروایت حضرت قتیبہ بنت معرکہ رضی اللہ عنہ

۱۱۳۰۰ فرمایا کہ "اے قریش کے گروہ اقسام اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میں تمہاری طرف صرف پاک کرنے کے لئے بھیجا

گیا ہوں۔" طبرانی بروایت حضرت عمرو رضی اللہ عنہ

۱۱۳۰۱ فرمایا کہ "بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ تم لوگوں کو وہ کچھ سکھاؤں جو تم نہیں جانتے ان علوم میں سے جو آج کے دن اللہ

تعالیٰ نے مجھے سکھائے، مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہر وہ مال جو میں نے اپنے بندوں کو دیا ہے تو وہ مال ہے اور میں نے اپنے سب بندوں کو کسو

پیدا کیا ہے لیکن شیاطین نے انہیں فتنے میں مبتلا کر دیا اور ان کو ان کے دین سے دوسری طرف بھجور دیا اور وہ چیزیں ان پر حرام کر دیں جو میں نے

حلال کی تھیں اور ان کو میرے ساتھ شریک کرنے کا حکم دیا ہے جس کی میں نے کوئی دلیل نہیں اتاری اور بے شک اللہ تعالیٰ نے اصل زمین کی

طرف دیکھا تو غریب ہوں یا غم سب کو پسند کرو یا دعا اور قبیلہ احبب کتاب کے اور بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا کہ قریش سے جنگ کروں تو میں

نے عرض کیا کہ اسے میرے رب اور پھر تو وہ میرے سر پہ آیا، اللہ اس کو اس کے بھائی (روٹی کہیں گے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے

آپ کو بھیجا ہی اس لئے ہے کہ آپ کو آزمائیں اور آپ کے ذمہ ان آزمائشوں اور میں نے آپ پر کتاب نازل کی ہے جسے پانی نہیں دھو سکتا آپ

اس کو سوتے جاتے پڑھتے، سوان سے جنگ کیجئے ہم آپ کے ساتھ حق کر لیں گے اور فریض کیجئے آپ پر فریض کیا جائے گا، اور آپ نظر

کیجئے، اس جیسے پانی گھٹا کے ساتھ ہم آپ کی مدد کریں گے اور اپنے فرمانبرداروں کو شانہ بٹانہ لے کر اپنے ہاتھوں کے ساتھ قتل کیجئے۔"

طبرانی بروایت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ

۱۱۳۰۳۔ فرمایا کہ ”ہائے قریش کی بربادی، جنگ انہیں کھا گئی، بھلا اگر وہ میرے اور باقی عربوں کے درمیان سے نکل جائیں تو ان کو کیا ہو جائے گا پھر اگر میرے ساتھ انہوں نے وہ معاملہ کر دیا جو وہ چاہتے ہیں اور اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے ان پر غلبہ عطا فرما دیا تو وہ بڑی تعداد میں اسلام میں داخل ہوں گے اور اگر وہ قبول نہ کریں گے تو ان کے ساتھ قتال کرو اور ان کے پاس طاقت بھی ہے، اور تم قریش کو کیا سمجھتے ہو؟ سو اللہ کی قسم میں ان سے جہاد کرتا ہی رہوں گا اس پر جس پر اللہ تعالیٰ نے مجھے بھیجا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان پر غلبہ عطا فرمائیں یا یہ جماعت الگ ہو جائے۔“

۱۱۳۰۴۔ فرمایا کہ ”شاید کہ تو میری مسجد اور قبر کے پاس سے گزرے اور میں نے تجھے ایسی نرم دل قوم کی طرف بھیجا ہے جو حق پر قتال کرتے ہیں سوان میں سے جو تیرے فرمانبردار ہیں ان کے ساتھ مل کر ان کے ساتھ قتال کر جو تیرے فرمان ہیں پھر وہ اسلام کی طرف آئیں گے یہاں تک کہ عورت اپنے شوہر سے پہلے اسلام کی طرف بڑھنے لگی اور بیٹا باپ سے پہلے اور دونوں محلوں سے بچوں میں سکون پھیلے۔“

مسند احمد، طبرانی، موطا، علیہ بروایت حضرت معاذ رضی اللہ عنہ

۱۱۳۰۵۔ فرمایا کہ ”امام بعد از زمین روم سے مدینہ کی طرف واپس لوٹتے ہوئے تمہارا قتل شدہ ہم تک پہنچا اور وہ چن چن پٹائی جو تم نے اسے دے کر بھیجا تھا اور تمہارے بارے میں اطلاع دی اور میں تمہارے اسلام اور مشرکوں کو قتل کرنے کے بارے میں بتایا، تحقیق اللہ تعالیٰ نے تمہیں اپنی حدایت سے نوازا اگر تم نے اصلاح کی، اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی، نماز قائم کی، زکوٰۃ دے دی اور مال قیمت میں سے اللہ کا شکر اور اس کے نبی اور صفی کا حصہ نکالا اور وہ صدقہ بھی نکالو جس کی ادائیگی مؤمنین پر ضروری ہے۔“ اس سعد بن ابی وقاص نے حضرت عیسیٰ بن عبد اللہ بن ابی وقاص سے روایت اس شخص سے ہے جو فساد میں غوطہ خانی جگہ پر جناب رسول اللہ ﷺ سے ملا اور میر والوں کا پیغام پہنچایا تو جواب میں جناب نبی کریم ﷺ نے مذکورہ تحریر لکھوائی۔ علاوہ ازیں دیکھیں مراسیل ابو داؤد۔

۱۱۳۰۶۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم، اللہ کے رسول محمد کی طرف سے بدیل بن ورقہ اور بشر اور بنی عمرو کے سرداروں کی طرف ”ساتھی ہو تم پر سو میں تمہارے سامنے اللہ کی تعریف بیان کرتا ہوں کہ جس کے علاوہ کوئی مبادت کے لائق نہیں، امام بعد از ہم میں نے بھی چھپا کر کوئی گناہ نہیں کیا اور نہ بھی تمہارے پہلو میں رکھا اور اہل قہارمہ میں سے میرے نزدیک سب سے معزز یقیناً تم لوگ ہو اور رشتے داری کے اعتبار سے بھی سب سے زیادہ قریب تم ہو اور وہ تمہاری اتباع کریں نیکو کاروں میں سے، اور تم میں سے جنہوں نے ہجرت کی ہے ان کے لئے بھی میں نے ویسا ہی لیا ہے جیسا اپنے لئے لیا ہے اگرچہ اس نے اپنی سرزمین سے ہجرت کی ہو، ہائے مکہ کے اور بھی حج و عمرہ کے علاوہ مکہ گیا بھی نہ ہو، اور جب تم نے اسلام قبول کر لیا تو میں نے تمہیں رکھا تم میں کچھ اور تم میری طرف سے خوفزدہ بھی نہ تھے اور نہ تم میرے پاس حاضر کیے گئے تھے۔ امام بعد از ہم شک عاتقہ بن مہملہ اور حمزہ کے دونوں بیٹے اسلام قبول کر چکے اور انہوں نے ہجرت کی اور تمہارے متبعین میں سے کلمہ وغیرہ کے ہاتھ پر بیعت کی اور تم میں سے اپنے تابع کے لئے بھی وہی پسند کیا جو اپنے لئے کیا تھا اور بے شک ہم میں سے بعض ملحد و حرم میں ہیں، اور اللہ کی قسم میں نے بھی تمہیں نہیں چھپایا، اللہ تعالیٰ تم پر مسرت فرمائے۔ اس سعد بن ابی وقاص نے حضرت عیسیٰ بن عبد اللہ بن ابی وقاص سے روایت فیہ صمد بن ذوق، اور یازدہ ذی الحجہ فی احبار مکہ، طبرانی، ابویعرب، سعید بن منصور اور مصنف بن ابی شیبہ ایک دوسرے طریق سے۔

۱۱۳۰۷۔ فرمایا کہ ”ضرور بخوار بعد باز آ جائیں گے ورنہ میں ان کی طرف ایسا شخص بھیجوں گا جیسے میں خود سو وہ ان میں میرا حکم جاری کرے گا اور زبردست قتال کرے گا اور بچوں کو قیدی بنائے گا۔“

ابن ابی شیبہ، ابویعرب، سعید بن منصور بروایت حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ

۱۱۳۰۸۔ فرمایا ”ہر وہ شخص جس نے اپنے بیٹے کو بچان لیا اور اس کو لے لیا تو اس بیٹے کا مالک بن جائے اس کی آزادی ہے۔“

ابن ابی مہملہ، و ابن جریر فی التہذیب اور یازدہ

قریبی رشتہ کا مالک بننے ہی آزاد ہونا

فقہہ..... مسئلہ یہ ہے کہ کوئی بھی شخص جیسے ہی اپنے ذمی رجم حریم کا مالک بنے گا تو اس کے مالک بننے ہی کو ملک خود، خود، خود آزاد ہو جائے گا، جیسے کسی شخص کا بیٹا اگر غلام ہو اور کسی آزاد غیر مسلم ایک دن ہو اور وہ شخص اس کو بیچ کر لے کر یہ میرا بیٹا ہے اور اس کو خریدے تو جیسے ہی یہ شخص خریدے فریادی اپنے بیٹے کا مالک بنے گا تو اس کا چیرا خود، خود آزاد ہو جائے گا یعنی اب شرقی قانون میں اس کو غلام نہ سمجھا جائے گا (ایسی طرح میں) بیٹا، ماں بیٹی یا باپ بیٹی میں مسئلہ سمجھا جا سکتا ہے، اور اگر زیادہ تفصیل کی ضرورت ہو تو کسی مستند دارالافتاء یا مفتی صاحب سے رجوع کیا جا سکتا ہے۔ (الاشیام بالصواب۔ مترجم)

۱۳۶۹۔ فرمایا کہ ”اگر نے اس سے یہ کہوں گے کہ اس (لڑکی یا عورت) کو نکال کر لے کر تو انصاری لڑکا ہوں۔“ بغیر عن میں عقبہ العباسی
۱۳۱۰۔ فرمایا کہ ”اگر کہنے بہت اچھا اور زیادہ درست قتال کیا ہے جو کہ اس بن حنیف اور ابو جابر اور ہاک بن خثعم نے بھی بہت عمدہ قتال کیا ہے۔“

طبرانی، مستدرک حاکم بروایت حضرت ابی بنیاس وحی اللہ عنہ
۱۳۱۱۔ فرمایا کہ ”جو کسی غلام کو لے کر آئے تو اس غلام کا مال اس لئے والے کا ہوگا۔“ ابن ماجہ عن رجل عن انس بن مالک عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ
۱۳۱۲۔ فرمایا کہ ”بے شک اس امت کا انجام نیکو رہے ملا اس کے لئے مقررہ وقت قیامت ہے اور قیامت بہت اندھیری اور کڑی ہے۔“

طبرانی بروایت حضرت معطل بن یسار وحی اللہ عنہ
۱۳۱۳۔ فرمایا کہ ”اگر تم دنیا سے لے کر قیامت تک جب بھی دو شخص (جنگ کے لئے) آؤ میں میں ملتی ہیں تو قلہ الرمن کا ہاتھ ان کے درمیان میں ہوتا ہے، جو جب دو اپنے کسی بندے کو عداوت اور افرامات سے تو اپنے اتحاد کے اشارے سے فرماتا ہے کہ ”ای طرح“ اور پھر چٹک چٹکتے ہی دوسری جانب کچلتی ہو جاتی ہے۔“ جہلی بروایت حضرت ابو سعید وحی اللہ عنہ اور عسکری فی الاموال عن سعید بن ابی حمزہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ
۱۳۱۴۔ فرمایا کہ ”فوشی ہوتی ہے ہمارے رب کو ان دو آدمیوں سے جن میں سے ایک نے دوسرے کو قتل کر دیا تھا اور دونوں جنت میں داخل ہو جاتے ہیں۔“ ابن حزمہ بروایت حضرت اسر وحی اللہ عنہ

کتاب الجہاد..... افعال کی اقسام میں سے

جہاد کی فضیلت اور اس پر ترغیب کے بیان میں

۱۳۱۵۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا کہ ان کے لئے میں جھوک پائی رکھوں، پھر فرمایا کہ اپنے کپڑے سے مجھے چھپاؤ اور میری طرف سے اپنا رخ دوسری طرف پھیر لو، پھر فرمایا کہ ہند کی قسم میں قریب سے ضرور جنگ کروں گا اللہ کی قسم میں قریب سے ضرور جنگ کروں گا۔“ سنن ابی داؤد وحی اللہ عنہ

۱۳۱۶۔ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے لشکر کے ساتھ مشایعت کی اور ان کے ساتھ چلے اور فرمایا کہ تمام قریشیں ہڈی کے لئے ہیں، جس نے ہمارے قتل کو اپنے دانتوں میں غبار آلود فرمایا، ایک شخص نے عرض کیا کہ حضرت ہم نے تو صرف مشایعت کی ہے تو فرمادے کہ ہم نے ان کو تیار کیا، ہم نے ان کے ساتھ مشایعت کی اور ہم نے ان کے لئے دھن کیا۔“

مصنف ابن ابی شیبہ اور معطل عنہ
فقہہ..... لشکر کی روانگی یا کسی جانے والے شخص کے ساتھ روانہ ہوتے ہوئے کچھ روز تک جانے کو مشایعت کہتے ہیں۔“ واللہ اعلم

پانصواب۔ (مترجم)

۱۱۳۱۔ حضرت محمد بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے شام کی طرف لشکر روانہ فرمایا اور کچھ دور چلنے کے ساتھ پیدل تشریف لے گئے تو اصل لشکر نے عرض کیا کہ رسول اللہ کے خلیفہ تو آپ سوا ہو جاتے تو (اچھا ہوتا) تو فرمایا کہ میں اللہ کے راستے میں اپنی خطاؤں کا احتساب کرنا چاہتا ہوں "حصف بن ابی حبہ

۱۱۳۱۸۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس تھا اور تموڑے سے لوٹ بھی وہاں موجود تھے کہ آئے میں ایک آدمی آیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ اقیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک اچھا، کرام اور امفیاء کے بعد سب سے زیادہ چندرتہ انسان کون ہوگا؟ تو آپ نے فرمایا کہ وہ شخص جو اپنی جان اور مال کے ساتھ اللہ کے راستے میں جہاد کرے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا مالہ اس تک پہنچے اور وہ اپنے تموڑے کی پشت پر لگا ہوا ہے میں ہوں اس نے پھر عرض کیا کہ اس کے بعد کس کا دور ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ شخص جو ایک کوٹنے میں خوب باتھیں طریقے سے اپنے رب کی عبادت کرے اور لوگوں کو اپنے شر سے بچائے۔

اس نے پھر عرض کیا کہ یا رسول اللہ اقیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک کون سب سے زیادہ بدترین شخص ہوگا؟ فرمایا کہ مشرک اس نے پھر عرض کیا کہ اس کے بعد؟ تو فرمایا کہ ظالم حکمران جو ظالم جائز جگہوں میں ظلم کرتا ہے حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے خاص کر اس پر یاد دلائیے ہیں ختنوں کے موقع پر، پھر فرمایا کہ پوچھو مجھ سے (جو جاو) کدو کی چیز کے بارے میں اس وقت تک نہ پوچھو جب تک میں خود نہ بتا دوں، تو میں نے کہا کہ ہم راضی ہو گئے اللہ تعالیٰ کی ربوبیت اور اسلام کی بحیثیت دین دہن کر اور آپ کو کیا ماننے پر اور کانی ہے انور سے لئے جو آئے ہوا آپ ﷺ سے قصے کے شرارت ڈالیں ہو گئے۔

۱۱۳۱۱۔ حضرت زید بن ابی حبیب فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا کہ آپ کہاں تھے؟ اس نے جواب دیا کہ میں پیر وادی پر تھا، آپ رضی اللہ عنہ نے دوبارہ دریافت فرمایا کہ "تو عمر صدیق پرے ندی کی؟ تو اس نے عرض کیا کہ نہیں۔ (خاندان مترجم) تو فرمایا چالیس کیوں نہیں گھل گئے؟ حصف بن ابی حذاف

۱۱۳۲۰۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ اگر تمیں چنیں نہ ہوتی تو میں اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنے کو پسند کرتا، اگر میں اللہ کے راستے میں نہ چلتا یا میں اگر اللہ کے راستے میں سجدہ کرتے ہوئے اپنی اپنی ملتی میں نہ نکلتا یا کسی قوم کے ساتھ الفتا فیہ صانع یا نیزہ کلام سنتے ہیں مجھے پائیز اور اچھے گھل چنے جاتے ہیں۔

ابن الجبارک، ابن سعید، سعید بن منصور، ابن ابی حبہ، مسند احمد فی الزہد اور ہذا اور حلیہ میں سعید ۱۱۳۲۱۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ کج کرتا ہمارے لئے ضروری ہے کہ ایک بیک بیک گھل جائے اور اللہ تعالیٰ نے اس کا حکم دیا ہے اور جہاد اس سے بھی زیادہ افضل ہے "حصف بن ابی حبہ

۱۱۳۲۲۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ "میں یہاں سے نشان لگاؤ یہاں تک کہ تو قتل ہو جائے" ابو عبیدہ ۱۱۳۲۳۔ حضرت مالک بن الحنفی فرماتے ہیں کہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک شخص کا ذکر کیا جس نے نہ زندگی جنگ میں اپنے آپ کو خرید لیا تھا ایک شخص کھینچا کہ وہ میرا مومن تھا لوگوں نے یہ سمجھا کہ اس نے خود کو پاکست میں ڈالا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ان سب سے نبوت کا لہجہ وہ تو ان لوگوں میں سے ہے جنہوں نے آخرت کو لیا ہے بدلے فریاد لیا تھا "حصف بن عبد

۱۱۳۲۴۔ حضرت خیر بن ابی شیبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ہم ایک غزوے میں تھے تو ایک شخص آگے بڑھا اور قتل کیا یہاں تک کہ قتل ہو گیا تو وہاں سے کہا کہ اس نے خود کو پاکست میں ڈال دیا بلکہ ایسا معاملہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سمجھا گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دھماکا کہ معاملہ ہی طرح ہے جیسے انہوں نے کہ تو وہ ان لوگوں میں سے ہے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ "لو کہ بعض لوگ ایسے بھی ہیں جن سے دے دیتے ہیں اپنی جان اللہ کی رضا، جی ملی" مسند ابی حذافہ ص ۲۰۷ کتب فیہ ابی عبد بن سعید اور ابن جریر نور بن عبد بن سعید

۱۱۴۵ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تو ایسا کہ تم پر جب لازم ہو رہی ہے جب تک کہ تم بے پروا نہ رہو اور اس سے پہلے کہ پرانی کجی کا اندھ جھوٹا نہ ہو۔ جب تک کہ اس مال کی نسبت نہ لکھا جائے، لے اور حرام کو حلال کیا جائے، لے تو تم پر جبر سے روکی (اسو) چہ بھلائی (لازم ہے کہ لوگ یہ تمہاری سب سے افضل نہ کہے۔) مصنف عبد اللہ زہری

مجاہد کی دعا

۱۳۶۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور عرض کیا اے امیر المومنین مجھے کچھ بتائیے میں نے جہاد کا ارادہ کیا ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فیک اور فھس سے کہہ کر اس کا ہاتھ پکڑ دیا اور بیت المال سے جا کر اس کا جوہی چاہے سنے اور داخل ہو تو وہاں بہت ہی نرم و چنبید چیزیں تھیں مگر میں نے کہا یہ کیا ہے مجھے ان کی ضرورت نہیں مجھے تو ساری اور سبز کھجور چاہیے تو اس شخص کو اب اس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لے گئے اور اس نے جو کچھ اٹھایا تو اس نے اپنے ہاتھ اٹھا لئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور ان کے اصحاب نے اس کے ساتھ جو سعادۂ کمال اور جود و سخا اٹھا لیا پر لفظ کی حمد و ثناء کی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس خزانہ میں اس کے جو کچھ چاہے وہ سب لے لے کر وہاں کے لئے دیکھ کر اسے کافور و خوش و طافراغ ہو کر انہوں نے کہا اے میرے سالار! حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بہتر چیزیں دلا دینا۔

۱۳۶۷ حضرت صدیق اکبرؓ فرماتے ہیں کہ یہ شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پاس آیا اور عرض کیا کہ مجھے سوار کروا دیجئے سو سفیر کی قسم اگر آپ نے مجھے سوار کروا لیا تو میں آپ کی طرف سے کروں گا مگر آپ نے مجھے معاف کر دیا تو میں آپ کی خدمت سے کروں گا مگر آپ نے خدا کی قسم مجھ کو میں تجھے سوار کروا کر اس کا جو سب اس کو سوار کروا دیا تو وہ اللہ تعالیٰ کی قسم بیان کرنے لگا اور شکر کرنے لگا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کے پیچھے میں رہے تھے اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا بالکل ذکر کیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ یہ شخص اللہ تعالیٰ سے تمہاری دعا قبول کی" خدا

۱۳۶۸ حضرت ابی ذرؓ نے ابن عمرؓ سے عرض فرمادی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک فلسفہ بیان کیا جس میں حضرت سواذینؓ نے بالکل رضی اللہ عنہ بھی تھے جب فلسفہ بیان پڑا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو چونچھا کیوں دے ہوئے سو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرا ارادہ ہے کہ جو پڑھوں بھرنگوں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا آپ نے سنا نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کیا فرمایا؟ اللہ کے راستے میں

وہی صبح ایک شام گیارہ بجایا اور میرا سچ ہے بہتر سے جود شاکیاں سے کہیں واہودہ و صغی علیہ

۱۳۲۹۔ حضرت صاحبزادہ بن ابی النبیس سے مروی ہے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو سنا جو یہاں آیت کی تلاوت کر رہا تھا۔

وإذا قيل له اتق الله أخذته العبرة بالإثم. الى قوله ومن الناس من يشعرون أنفسهم ابتغاء عرضات الله
ترجمہ..... اور جب کہا جائے اس کو کہ مت ڈرو یا تم کو گناہ یا بھارتی ہے، اور بعض آدمی ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی رضا و نفع
میں اپنی جان تک صرف کر کے اپنے چہرے اور اللہ تعالیٰ کی رضا و نفع کے حصول پر بہت زیادہ توجہ دیتے ہیں۔ ۲۰۷
یہ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لفظ و تعالیٰ و اسموں پر غور فرمایا کہ انکے کلمہ کا حکم و اثر کیا ہے

منع کیا اور کس کو یا مینہ کو بھیج، عبد بن حمید و ابن جریر

۱۳۳۰ء..... حضرت حسان بن کریم سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کہ تم اپنے غوجوں کا حساب کیسے کرتے ہو؟ کہا کہ ہم جب کسی جنگ سے واپسی آ رہے ہوتے ہیں تو اس کو سات سو کے حساب سے گنتے ہیں اور جب ہم اپنے گھر میں ہوتے ہیں تو سات سو کے حساب سے گنتے ہیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم غنیمتیں تم نے تو اپنے خرچے کو سات سو کے حساب سے واجب کرالیا ہے غلام، جنگ میں ہوا اپنے گھر میں۔

۱۱۳۳۱۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے سنا ایک شخص کہہ رہا تھا کہ اسے اللہ آپ مجھے دودھ پینے جو آپ نے اپنے ٹیک اور صالح بندوں کو دیتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ پھر تو اللہ کے راستے میں تیرے گھوڑے کی ٹانگیں کاٹ دی جائیں گی اور تیرا خون بہا دیا جائے گا۔ عدی، ابن ابی عاصم، ابویعلیٰ، اب ابی حزیمہ ابن حبان، مستدرک حاکم اور ابن السنی فی عمل اليوم والليلة

۱۱۳۳۲۔ حضرت اسامہ بن زید ابن خنیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ میں نے سنا کہ جناب نبی کریم ﷺ اپنے صحابہ کے لئے فرما رہے تھے کہ سنا کیا کوئی تیار ہے جنت کے لئے؟ یہ شک جنت میں کوئی خطر نہیں اور وہ رب کو بھی قسم ایک سو برس چمکتا دیکھا ہوا اور پھول سے پہلہ پاتا ہوا اور پر گل اور بے باری نہر ہے، اور پکا ہوا پھل ہے، اور حسین و جمیل بیوی ہے اور بہت سے جوڑے ہیں، اور بہت بڑا ملک ہے ایسی جگہ جو ہمیشہ کی خوشی اور تازگی کے ساتھ لوگے، مسافری والے پر رونق گھر میں ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، جی ہاں، یا رسول اللہ! ہم جنت کے لئے تیار ہیں فرمایا تو ابوالثنا، مالک، قسب نے کہا انشاء اللہ فرمایا کہ پھر جہاد کا ذکر کیا اور اس کی ترغیب دی۔

ابن ماجہ، مزار، ابی یعلیٰ، ابن ابی داؤد، فی البعث و النبی، و امہو مزنی فی الامثال، طبرانی، منقول علیہ فی البعث اور حلیہ ابی نعیم ۱۱۳۳۳۔ محمد بن زبیر عمارت بن عیسر سے اور وہ حمید سے اور وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے سب سے زیادہ پسندیدہ مورچہ بندی کی بارے میں پوچھا کہ کون سی ہے؟ تو فرمایا کہ جس نے ایک رات میں مسلمانوں کی پسرے دار کرتے ہوئے مورچہ بندی کی تو اس کے لئے ان سب لوگوں کے اجر کے برابر اجر ہوگا جو اس کے پیچھے نمازیں پڑھتے اور روزے رکھتے ہیں۔ ابن السجاد

سب سے زیادہ اجر والا مؤمن کون ہے؟

۱۱۳۳۴۔ حضرت ابراہیم بن احمد سے مروی ہے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ارد گرد بیٹھے ہوئے لوگوں سے دریافت فرمایا کہ لوگوں میں سب سے زیادہ اجر والا کون ہے، لوگ نمازی اور روزے دار وغیرہ کا ذکر کرنے لگے اور کہنے لگے کہ ان اور فلاں امیر المؤمنین کے بعد، تو فرمایا کہ کیا میں تمہیں اس شخص کے بارے میں نہ بتاؤں جو ان سب سے زیادہ اجر والا ہے جس کا تم نے ذکر کیا ہے اور امیر المؤمنین سے بھی؟ لوگوں نے عرض کیا کہ جی ہاں فرمایا شام میں ایک چھوٹا سا آدمی جو اپنے گھوڑے کی لگا مٹھائے مسلمانوں کی حفاظت کرتا اور نہیں جانتا کہ آیا اس کو کوئی دزدہ بچھاڑ کھائے گا یا کوئی زہریلا جانور اسے ڈے گا مگر اس کو ڈھالنے کی، موسیقی وغیرہ سے جو ان سب سے زیادہ اجر والا ہے جن کا تم نے ذکر کیا اور امیر المؤمنین سے بھی زیادہ اجر ہے۔

۱۱۳۳۵۔ حضرت عقیل بن مسلم روایت کرتے ہیں حضرت ثابت بن ابی عاصم سے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بیشک اللہ کی راہ میں مجاہدین کا ذکر اسامہ بن جابر سال بھیجے سال بھر کے روزوں کو گھڑے ہو کر عبادت کرنے کے برابر ہے۔ کسی پوچھنے والے نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! مجاہدین کا ذکر اسامہ بن جابر سے؟ تو فرمایا کہ اچھے ہوئے اس کی تو اور کر جائے اور وہ اسے اٹھائے۔ ابن ابی عاصم اور ابی نعیم

۱۱۳۳۶۔ سالم بن ابی الجعد فرماتے ہیں کہ ہم سے جابر بن سمرۃ الاسدی نے حدیث بیان کی اور فرمایا کہ میں نے سنا کہ رسول اللہ ﷺ فرما رہے تھے جہاد کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ شیطان بن آدم کو گھیرنے کے لئے اس کے راستوں میں بیضا و اسلام کے راستے میں بھی بیضا اور کہا کہ تو مسلمان ہوتا ہے اور اپنا اور اپنے بزرگوں کا دین چھوڑتا ہے؟ لیکن اس نے شیطان کی نافرمانی کی اور مسلمان ہو گیا، پھر اس (ابن آدم) کے پاس ہجرت سے پہلے آیا اور کہا کہ تو ہجرت کر رہا ہے اور اپنی زمین اور اپنی جائے نشوونما اور جائے پیدائش چھوڑ رہا ہے؟ اور اپنے حرم و اولاد و صالح کر رہا ہے؟ لیکن اس نے شیطان کی نافرمانی کی اور ہجرت کر لی، پھر اس کے پاس جہاد سے پہلے آیا، اور کہا کہ تو جہاد کر رہا ہے اور اپنا خون بہا رہا ہے، اور اپنی بیوی کا نکاح کر رہا ہے اور اپنا مال تقسیم کر رہا ہے اور اپنے گھر والوں کو صلح کر رہا ہے؟ لیکن اس نے اس کی نافرمانی کی اور جہاد کیا پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ جس نے یہ سب کیا اور اپنی عمارت سے گرا اور مر گیا تو اس کا اجر اللہ کے ذمے ہے اور اگر

کھل گیا اور گزریاں تو اللہ کے دے سے کہیں کو جنت میں داخل کرے۔ "یا نعم
۱۱۳۳۷... حضرت عزہ، اہلکی سے مروی ہے فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کے راستے میں ایک مینے کی مہر چہ ہندی بھر ہے
جزیہ..... کی مبادت سے۔ "یا نعم

فائدہ:..... ہزار کے بعد کتاب میں بھی جگہ خالی ہے سالوں کی قسمیں نہیں ہے اللہ اعظم بالصواب۔ (مترجم)

۱۱۳۳۸... حضرت ربیع ابن زید سے مروی ہے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ طے چارہ ہے مجھے کہ کسی روز میں آپ ﷺ نے ایک قرنیہ کو جو ان کو دیکھا جو
انگ ہت کر میں رہا تھا تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کیا یہ قتل نہیں ہے؟ عرض کیا کیا گئی اس فرمایا کہ اس کو بلاؤ وہ تو رسول اللہ ﷺ نے
دریافت فرمایا کہ یہ جو انہیں راستے سے ہٹ کر میں رہے ہو تو اس نے عرض کیا کہ مجھے یہ خبر پہنچیں تو آپ ﷺ نے فرمایا وہ نہ سے انگ
ہٹ کر نہ بل موسم میں اس کی قسم کے قبضے میں بہری جان ہے وہ (یعنی ہزار) تو رفت کی ایک حرکت خوشبو ہے۔ دہلیس
فائدہ:..... روایت میں اللہ "قونوفا" جاباب قسم کی خوشبو کہتے ہیں وہ انعام بالصواب۔ (مترجم)

۱۱۳۳۹... حضرت سلمہ بن نعیل انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا کہ میں نے اپنے
گھوڑے کو آزاد چھوڑ دیا ہے اور اسے کھڑا رکھ دیا اور کہا کہ اب قتل نہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اب یہ تو قتل کا وقت آیا ہے میری امت
میں سے ایک جماعت لوگوں پر غائب ہو چکی، اللہ تعالیٰ ان سے تو مومن کے دل میں پڑھا کر دیں کہ وہ ان سے بڑیں گے اور اللہ تعالیٰ ان کو ان
سے رزق دیں گے یہاں تک کہ اللہ کا حکم آجائے اور وہ اسی حال پر ہوں استوا! مسلمانوں کے گھر کا درمیان علاقہ شام ہے، اور گھوڑوں کی پیشانیوں
میں خیر ہندی ہوئی ہے قیامت تک۔ "سنت احمد، ابوداؤد

۱۱۳۴۰... حضرت سلمہ بن نعیل انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کو ان کی قوم نے فرمائندہ دیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت اندس
میں بھیجا تھا فرمایا کہ اس دوران کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا اور میرا گھنا آپ ﷺ کے مبارک گھنے سے چھو رہا تھا آپ ﷺ کا رخ مبارک
شام کی طرف اور پشت مبارک میں کی طرف تھی، کراچے میں ایک شخص آیا اور عرض کیا رسول اللہ ان کو ان کے گھوڑوں کو لا کر ہندی کی وجہ سے دہلا
کر دیا اور اس کو کھانا دیا۔ یہ گھنے لگے کہ جگہ اپنے کیل کا سنے سے لا رہا ہو گئی تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "انہوں نے نبوت کہا لہذا اب
یہ تو قتل کا وقت آیا ہے میری امت میں سے ایک مرد (اور ایک طریق میں ہے کہ) میری امت میں سے ایک قوم اللہ کے لئے قتل کرنی
رہے گی ان سے اللہ تعالیٰ تو مومن کے دل خیر سے کریں گے اور ان کی ان قوموں کی خلاف مدد کریں گے یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے یا اللہ
کا حکم آجائے، گھوڑوں کی پیشانیوں میں خیر قیامت تک ہندی ہوئی ہے اور یہی میری طرف دہلی کر گیا ہے کہ مجھے وہیں بڑا جانے والا ہے،
یلا خیر اور تم لوگ میرا اتباع کرنے والے ہو، وہیں کے تم میں سے بعض کی روئیں اور مسلمانوں کے گھر کا درمیان علاقہ شام ہے۔"

۱۱۳۴۱... حضرت سلمہ بن نعیل انصاری سے مروی ہے فرمایا کہ اللہ عز و جل نے رسول اللہ ﷺ کو فرمایا کہ نواز اور میں آپ ﷺ کے پاس آیا اور
ان سے قریب ہو کر یہاں تک کہ قریب تھا کہ میرے کپڑے آپ ﷺ کے کپڑوں کو چھو جائیں، تو میں نے عرض کیا رسول اللہ! میں نے
گھوڑے کو آزاد چھوڑ دیا اور اس کو ایک طرف رکھ دیا اور انہوں نے کہا ہے کہ جنگ اپنے کیل کا سنے سے لا رہا ہو گئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
کہ انہیں نے نبوت کہا آپ ﷺ سے دوسرے قتل کا وقت آیا ہے اور پہلے کا بھی اللہ تعالیٰ تو مومن کے دل خیر سے کرتے رہیں گے اور تم ان سے قتل
کرتے ہو اور اللہ تعالیٰ نہیں ان سے رزق دیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ان پر آجائے اور میں دن مسلمانوں کے گھر کا درمیان
علاقہ شام ہوگا۔

۱۱۳۴۲... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جنگ جنگ کے دن جناب نبی کریم ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا کہ لوگوں میں سے کوئی
میں شخص کی طرف نہیں ہو سکتا جو اپنے گھوڑے کی لگام تھا سے اللہ کے راستے میں جہاد کرتا ہے اور وہ لوگوں کے شر سے بچا رہتا ہے، اور شام شخص کی
طرف کوئی ہو سکتا ہے جو ان کی طرف میں مصروف رہے، جہان کی جہان نواز کی کرے اور اس کا حق لو کرے۔ "صحیح ہی شعب الاصل
۱۱۳۴۳... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ جنگ میں لوگوں کی دو قسمیں ہیں، ایک مرد (مترجم) تو وہ ہے جو کثرت سے

اللہ کا ذکر کرتے ہوئے اور اس کو یاد کرتے ہوئے نکلے، اور چلنے میں فساد سے بچے اور سادگی کے ساتھ آہستہ گفتگو کرتے ہیں اور اپنا بہترین مال خرچ کرتے ہیں تو یہی وہ لوگ ہیں جن سے ان کے اس مال کی بدولت جس سے وہ دنیا میں استفادہ کرتے ہیں زبردست فائدہ کیا جاسکتا ہے اور جب وہ قتل و قتل کی جگہوں میں ہوتے ہیں تو جہاد کرتے ہیں ان جگہوں میں اللہ تعالیٰ سے اس بات پر کہ کہیں وہ ان کے دلوں کے شک پر مطمئن نہ ہو جائے یا مسلمانوں کی ناکامی کے خیالات پر آگاہ ہو جائے (یعنی وہ اسی طرح کی باتیں سوچتے ہی نہیں بلکہ پرہیز کرتے ہیں۔ مترجم)

اور جب وہ مال قیمت پر قادر ہوتے ہیں تو اس سے اپنے دل اور اعمال کو پاک کر لیتے ہیں سو شیطان طاقت نہیں رکھتا کہ ان کو فتنے میں مبتلا کر سکے اور ان کے دلوں سے بول سکا ہے سوائے اسے اللہ تعالیٰ اپنے دین کو عزت دیتا ہے اور اپنے دشمن کو ذلیل کر دیتا ہے
رہا دوسرا گروہ وہ وہ اس طرح نکلے کہ نہ تو انہوں نے اللہ کا ذکر کثرت سے کیا نہ اس کو یاد کیا اور نہ فساد سے کنارہ کشی کی اور انہوں نے باطل خواستہ ای دنیا مال خرچ کیا اور جو کچھ بھی انہوں نے اپنے مال میں سے خرچ کیا اس کو بوجہ اور تاوان سمجھا اور شیطان نے ان سے گفتگو کی، اور جب وہ قتل کی جگہوں پر پہنچے تو آخری آخری اور ناکام کام کو لوگوں میں سے اور انہوں نے پہاڑوں کی چوٹیوں پر بنا دیا حاصل کی اور دیکھتے رہے کہ لوگ کیا کرتے ہیں اور جب اللہ قیمت پر قادر ہوئے تو اس میں اللہ پر جرات کی اور شیطان نے ان کو یہ سمجھایا کہ یہ قیمت ہے اور ان کو کچھ سہولت ملی تو انہوں نے لگے اور انہیں بھی ہوئی تو شیطان نے انہیں فتنے میں مبتلا کیا پیش کر کر کے، سو ان کے لئے مومنین کے اجر میں سے کوئی چیز نہیں علاوہ اس کے کہ ان کے جسم ان کے جسموں کے ساتھ ہوں گے اور ان کا چلنا ان کے چلنے کے ساتھ ہوگا، اور ان کی نینیں اور اعمال کھڑے ہوئے ہیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان کو قیامت کے دن جمع فرمائیں گے اور پھر ان کو جہاد کر دیا جائے گا۔

۱۱۳۳۳۔۔۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ ایک پکارنے والا پکارے گا کہ کہاں ہیں وہ لوگ جن کو اللہ کے راستے میں تکلیف دی گئی تو صرف چھاپدیں ہی کھڑے ہوں گے۔

۱۱۳۳۵۔۔۔ حضرت نو اس بن سمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے فتح سے نوازا تو میں جناب نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اٹھو لوں کو آواز دو گیا، اٹھو رکھ دیا گیا اور جنگ اپنے کیل کا سننے سے فارغ ہو گئی اور لوگوں نے کہا کہ اب قتال ختم ہو گیا ہے، تو جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ انہوں نے جھوٹ کہا اب یہی تو قتال کا وقت آیا ہے تو مومن کے دل میڑھے ہو جاتے ہیں تو ان سے قتال کرتے ہو اللہ تعالیٰ جنہیں ان سے رزق دیتا ہے یہاں تک کہ اللہ کا حکم آجائے اس پر اور مسلمانوں کے گھر کارومانی علاقہ شام ہوگا۔

مسند ابی یعلیٰ

امت محمدیہ کی سیاحت جہاد ہے

۱۱۳۳۶۔۔۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے سیاحت کی اجازت مانگی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کے راستے میں جہاد کو تائی میری امت کی سیاحت ہے۔" ماہن ماجہ

۱۱۳۳۷۔۔۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو میں تمہارے لئے اللہ کی قسم کھالوں کہ بے شک تمہارے سب سے بہتر اعمال میں جہاد اور مسجدوں کی طرف جانا ہے۔" ماہن ذلحیہ

۱۱۳۳۸۔۔۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ اللہ عزوجل کسی شخص کے پیٹ میں دو غبار جہاد کے راستے میں اس کے پیٹ میں گیا تھا اور انہم کا دھواں جمع نہ کریں گے، اور جس کے دلوں میں اللہ کے راستے میں فہاد آلود ہو گئے تو اس کے سارے جسم کو اللہ تعالیٰ آگ پر حرام کر دیں گے، اور جس نے نیک دن اللہ کے راستے میں دو روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اس کو آگ سے ایک ہزار سال کی مسافت کے بعد دور کر دیں گے جو بہایت تیز رفتار مسافر طے کرے، اور جس کو اللہ کے راستے میں ایک دھم لگا اس کو شہداء کی مہر لگا دی جائے گی وہ قیامت کے دن اس طرح

آئے تاکہ میں جا کر تم کو سزاؤں کے درمیان کی مانند ہوں اور میں کی خوشبو مشک کی خوشبو کی طرح ہوگی۔ اس خوشبو سے اس کو پیسے اور بعد والے سب کچھ میں سے ہر کچھ ملے گا۔ خدا کی سہرت اور حسن نے ایک لائٹ کی نگینا کے برابر بھی اللہ کے راستے میں قرب کیا تو اس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔ عیسیٰ علیہ السلام

۱۳۶۹ھ۔ حضرت بولدر داؤد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہوا کا ذوق میں سے ایک شخص سے فرمایا کہ اسے فلاں اسیر تو خود سے میں جھڑنے لگا تو اس نے عرض کیا رسول اللہ! میں نے مجھ کو پھونکا ہوا لگاؤ (پوچھا) ہے اور اس میں نے غلو سے اس شہرت کو تو مجھے ذرا سے کہ کہیں وہ جھٹکے نہ ہو جائے تو رسول اللہ ﷺ نے دشمن فرمایا کہ غزوہ میں شہرت تجھ سے چوڑے کے لئے بہتر ہے فرمایا کہ پھر اس شخص نے غزوہ میں شہرت کی اور پہنے ہوئے کو پہلے سے بہتر اور عمدہ پہنایا۔ دہلی

۱۳۵۰ء حضرت شعبہ اُورنگی بن قیس سے اور وہ عسکری سے روایت کرتے ہیں فرمودہ کہ رسول اللہ ﷺ کو ایک شخص کی عدم موجودگی کے بارے میں علم ہوا تو آپ ﷺ نے اس کے بارے میں دریافت فرمایا تو وہ آیا اور عرض کیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کو چاہتا تھا کہ اس پر ہاتھ پڑا جاوے اور تمہارے ہوا اور عبادت کروں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اسلام میں کسی میدان جنگ یا غم میں سے جب کوئی لاپرواہ ہو گا تو ہم کو کوئی بھروسہ نہ رہے تو وہ صبر و تحمل میں چاہیں سال عبادت کرنے سے بچتے ہیں یہی اسی شعبہ الامین

عزیز فرمایا کہ اسی روایت کو کھارہی مسئلہ نے ازرق بن نفیس سے لہذا انہوں نے معتمد سے لہذا انہوں نے ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے اور انہوں نے ازرق بن نفیس سے روایت کیا ہے اور انہوں نے ازرق بن نفیس سے روایت کیا ہے۔

۱۱۳۲۱۔ یونانی روایت کرتے ہیں مصحف بن سلیمان سے فرمایا کہ ہم وہاں تھے اور حضرت ابو جعفر الاسدی رضی اللہ عنہ بھی وہاں سے گئے تھے تو قوم میں سے ایک نے کہا کہ میری چاہتا ہے کہ ہمارا اس وقت جہان میں ایک مگر ہر قوم میں ایک تاکہ تاویل اس کو ایک مگر ہر باب رسول اللہ ﷺ نے اپنے بعض صحابہ کو جو وہاں پہلے اور ان کے بارے میں روایات فرمائی تھیں کیا کہ وہ اس علاقہ کی کسی جگہ میں ایک عسک ہو کر عبادت کرتے ہیں تو آپ ﷺ نے ان کو بلوا دیکھو وہ اپنے کو آپ ﷺ نے روایت فرمایا کہ میں اس حرکت پر کسی نے انہیں یہاں عرض کیا یا رسول اللہ! میری عمر زیادہ ہو گئی، میں نے یہ ہو گیا اور اتنے قریب پہنچے تو میں نے یہ پند کیا کہ میں تہہ ہوا چاکل اور اپنے زہن کی عبادت کروں، یا رسول اللہ! میں نے ہمدان سے لے کر (و جب) آپ ﷺ پہنچے کہ وہ قول کو کوئی بات جا میری طرح رہے، یا رسول اللہ! آواز سے بکا کر کے تھے۔ انہوں نے انہوں کے میدان جنگ میں سے ایک میدان جنگ بھی لکھا تھا کہ جس طرح سال کی عبادت سے ہجرت ہے، اس جیسے کہ تین مرتبہ بکا کر رہے ہیں۔ یہی صحیح ہے نہ لاہیان

سرحد کی حفاظت کرنے والا خوش نصیب

۱۱۴۴ حضرت زید علیہ السلام سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بعد نماز کو ایک شخص کو ذاتِ یحیٰی (میں) کو گواہی دے کر کہا کہ یا رسول اللہ! اس کی نماز بجا رہی ہے۔ تو آپ ﷺ نے ان کو گواہی دے کر فرمایا کہ کیا تم میں سے کوئی اس کو گواہی دے کر کہے ہے؟ تو ایک شخص نے عرض کیا کہ میں نے ان کو گواہی دے کر کہی ہے۔ آپ ﷺ نے اس کی نماز بجا دیا۔ پھر اس کی قبر پر صرف تقریباً ۷۰ سال بعد ہی آئے جاتے تھے۔ فرماتے کہ میرے ساتھی یہ سمجھتے ہیں کہ تو جہنم میں سے ہے۔ اور میں کوئی دیکھتا ہوں کہ تو اس جنت میں سے ہے۔ پھر فرمایا کہ اسے میرے شک نہ ہو کہ میں نے ان کو گواہی دے کر کہی ہے۔ پھر وہ جہنم میں سے تھا۔ حضرت کے بارے میں جو صحابہ نے گواہی دے کر کہی ہے۔

[illegible]

نشریف فرما ہوئے اور اپنے لئے جنت واجب کر دی، میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میرے لئے دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان میں سے بلا دے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسے میرے آپ اس کو انکس میں سے بلا دیجئے، پھر آپ ﷺ نے پھر میں نے عرض کیا آپ کس بات پر جسے؟ فرمایا کہ میری امت کا پہلا لشکر جو قبر کے شہر کا محاصرہ کئے ہوئے ہے اور اس کی منتقر ہوگئی۔“

۱۱۳۵۴۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فرمایا کہ مرد کو کس چیز نے عاجز کر دیا اگر میں مرد ہوئی تو میں صرف اللہ کی راہ میں سو رہندی اور محاصرہ بندی کرتی، جس نے لوطی کی انگلی کے برابر بھی مرد چھو نہ تو اللہ تعالیٰ اس کو تمگ پر حرام کر دیتے ہیں اور جس کے دونوں ہیرا اللہ کے راستے میں غبار آلود ہو گئے تو اس کو گد کی نیشہ نہ پہنچ سکتی۔“ اس میں زنجیر

۱۱۳۵۵۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ فرمایا کہ اگر جہاد مومنوں پر فرض کیا جاتا تو وہ ضرور سو رہندی کو اختیار کرتیں۔“ اس میں زنجیر

چادر مبارک سے گھوڑے کی پشت صاف کرنا

۱۱۳۵۶۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ فرمایا کہ ایک مرتبہ چلے گا تو دیکھا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کی سہارک چادر سے بڑے گھوڑے کی پشت کو صاف فرما رہے ہیں، میں نے عرض کیا کہ میرے ہاں باپ آپ پر قربان ہوں یا رسول اللہ! کیا آپ اپنے پیڑوں سے اپنے گھوڑے کو صاف فرما رہے ہیں؟ فرمایا کہ ہاں اے عائشہ! تمہیں کیا معلوم شاید یہ حکم مجھے میرے رب نے دیا ہو؟ یا جو اس کے کہیں قرب رکھتا ہوں اور بے شک فرشتے مجھ سے ہمراہ ہوتے ہیں گھوڑے کو تمہارے ہور صاف کرنے پر تو میں نے عرض کیا کہ مالے اللہ کے نبی! آپ مجھے متروک فرمائیے کہ آپ کا یہ کام میں کروں، تو فرمایا کہ میں ایسا نہیں کروں گا، تحقیق مجھے میرے دوست جبریل نے بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے لئے بردارنے کے بدلے جو میں اس کو دوں گا ایک جنگی گھوڑے کے اور میرا رب بردارنے کے بدلے مجھے سے ایک برائی اور فرما میں گے ہر مسلمان جس نے اللہ کے راستے میں گھوڑا یا بچہ تو اس کے لئے بردارنے کے بدلے جو وہ اس کو دے گا جنگی گھوڑے کے اور بردارنے کے بدلے سے ایک برائی اور فرما میں گے۔“

۱۱۳۵۷۔ زہری فرماتے ہیں کہ مجھ سے حدیث بیان کی خطا میں بڑے بڑے کبار کو بعض صحابہ رضی اللہ عنہم سے حدیث بیان کی فرمایا اور عرض کیا کیا یا رسول اللہ! کوئی میں سب سے افضل کون ہے؟ فرمایا کہ میں نے اپنے شمس اور مال کے ساتھ اللہ کے راستے میں جہاد کیا، پھر عرض کیا میں کے بعد کون ہے یا رسول اللہ؟ فرمایا کہ وہ مومن جو گھوڑوں میں سے کسی کھانی میں رہے جانتے نہ رہے اور لوگوں کو اپنی برائی سے محفوظ رکھے۔“

۱۱۳۵۸۔ بخاری سے مروی ہے کہ فرمایا کہ لشکر کا زارنا مہربان نہ ہو، جنگ کے چ خوب میں سے ایک باغ ہے۔

۱۱۳۵۹۔ بخاری سے مروی ہے کہ فرمایا کہ لشکر والے کے زار سے گھبرا جانے سے جنت کے باغ خریدو۔

فائدہ: زار سے گھبرا جانے کی وضاحت پہلے ہو چکی ہے، واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

باب آداب جہاد کے بیان میں

فصل نیت کی سچائی کے بیان میں

۱۱۳۶۰۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی سند سے مالک بن ادی بن اللہ بن ثعلبہ فرماتے ہیں کہ ہمارے دو مہاجرین ایک ایسے مہاجر کے ہاں سے گئے جس سے شک و تردید ہوگئی جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں اللہ کے راستے میں شہداء ہو گیا تھا تو ایک کہنے والے نے کہا اللہ کے کارکن اللہ کے راستے

میں ہیں، ان کا اثر اللہ کے ذمے ہے، اور ایک کہنے والے نے کہا کہ اللہ تعالیٰ انہیں اسی حالت میں دوبارہ اٹھائیں گے جن میں ان کو وفات دی گئی تھی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاں، قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اللہ تعالیٰ ان کو ضرور ایسی حالت میں اٹھائیں گے جس حالت میں ان کو وفات دی تھی، بے شک کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جو دکھاوے اور شہرت کی خاطر قتال کرتے ہیں اور بعض ایسے ہوتے ہیں جو دنیا کی خاطر قتال کرتے ہیں اور ان میں سے بعض ایسے ہوتے ہیں جن کو قتال کی انعام پر پائی جاتی ہے ان کو اس سے فرار کا کوئی راستہ نہیں ملتا اور بعض ایسے ہیں جو صبر کرتے ہوئے احتساب کی نیت سے قتال کرتے ہیں سو یہی ہیں شہداء، اس کے باوجود مجھے نہیں معلوم کہ میرے ساتھ کیا ہونے والا ہے اور تمہارے ساتھ کیا ہونے والا ہے علاوہ یہ کہ میں یہ جانتا ہوں کہ اس قبر میں جو ہیں وہ رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہیں جن کے پہلے تمام گناہ معاف کیے جائیں گے۔

۱۱۳۶۱۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ بے شک بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جو دکھاوے اور شہرت کی خاطر جہاد کرتے ہیں اور بعض ایسے ہوتے ہیں کہ انہیں قتال ڈراتا ہے تو وہ اس سے فرار کا کوئی راستہ نہیں پاتے اور بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جو اللہ کی رضا مندی کی خاطر قتال کرتے ہیں سو یہی شہید ہیں اور بے شک ہر قسم اسی حالت میں اٹھایا جائے گا جس حالت میں اس کی وفات ہوئی تھی۔ مصنف عبد الواقع ۱۱۳۶۲۔ حضرت سروق سے مروی ہے فرمایا کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے سامنے شہداء کا ذکر ہوا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے دریافت فرمایا کہ تم شہید کسے سمجھتے ہو؟ لوگوں نے عرض کیا، اے امیر المؤمنین! وہ جو ان جنگوں میں قتل ہوتے ہیں، تو اسی وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس طرح تو تمہارے شہید بہت کم ہو جائیں گے، میں تمہیں اس کے بارے میں بتاتا ہوں، بے شک بہادری اور بزدلی دونوں کی باتیں ہیں جو لوگوں میں گاڑی (وراثت فرمائی) گئی ہیں، اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے بھی چاہتا ہے عطا فرماتا ہے، سو بہادری اس طرح جنگ لڑتا ہے کہ کوئی اس کو مرد نہیں ہوتی کہ وہ اپنی اپنے گھر بھی پہنچ سکے گا یا نہیں اور بزدلی تو اپنی بیوی سے بھی بھاگتا ہے، لیکن شہید وہ ہے جو اپنے نفس کا احتساب کرے، اور مہارو ہے جو ان چیزوں کو چھوڑ دے جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے اور مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔۔۔ ان ہی شبہ

جہاد میں اخلاص نیت کی ضرورت

۱۱۳۶۳۔ ابوالمختار فرماتے ہیں کہ لوگ کوئی ایسا اہل حقار کے ساتھ تھے یعنی بخاری بن ابی عبید کے والد کے ساتھ اس طرح کہ جہاد اپنی عبید پر قتل ہو گیا تھا، سو وہ آدمیوں کے علاوہ سب قتل ہو گئے اور انہیں بچنے کا موقع مل گیا یا وہ عین تھے وہ وہ یہ منور آئے، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ لکھے اور وہ لوگ بیٹھے اپنی کا ذکر کر رہے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا کہ تم نے ان سے کیا کہا تھا؟ عرض کیا کہ ہم نے ان کے لئے مسافت مانگی اور وہ عالماتگی فرمایا کہ یا تو تم لوگ وہ بات صاف صاف بتا دو گے جو تم نے کہی اور میری طرف سے سخت مشکل میں پڑ جائے، انہوں نے عرض کیا کہ ہم نے ان سے کہا تھا کہ وہ لوگ شہداء ہیں فرمایا کہ قسم اس ذات کی جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور قسم اس ذات کی جس نے محمد ﷺ کو حق دے کر بھیجا قیامت بھی اس کے حکم سے قائم ہوگی کوئی زندہ انسان نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ کے پاس کسی مرنے والے کے لئے کیا ہے علاوہ اللہ کے نبی کے کیونکہ ان کے تو اگلے پچھلے تمام گناہ معاف ہوتے ہیں، اور قسم اس ذات کی جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور اس نے محمد ﷺ کو حق اور چاربت دے کر بھیجا ہے اور قیامت بھی اس کے حکم سے قائم ہوگی بے شک ایک شخص دکھاوے کی نیت سے قتال کرتا ہے اور ایک شخص غیرت میں قتال کرتا ہے اور ایک شخص دنیا کے لئے قتال کرتا ہے اور ایک شخص مال کے لئے قتال کرتا ہے اور نہیں ہے ان لوگوں کے لئے اللہ کے ہاں کچھ علاوہ ان چیزوں

کے جوہد کرتے تھے۔۔۔ المحارث

ان جہز کے کہا ہے کہ اس کے راوی ثقاہت ہیں مگر سند منقطع ہے۔

۱۱۳۶۳..... ابن ابی ذئب، روایت کرتے ہیں قاسم بن عباس سے اور وہ کبیر بن عبد اللہ الاشج سے اور وہ ابو بکر زجاجی شام کے ایک شخص سے اور وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! ایک شخص اللہ کے راستے میں جہاد کرنا چاہتا ہے، اور وہ دنیا کا مال مانگتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کے لئے کوئی اجر نہیں ہے، بلوگوں نے اس بات کو بہت برا سمجھا اور اس شخص سے کہنے لگے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس واپس جاؤ شاید تو ٹھیک سمجھنا ہو تو اس شخص نے کہا کہ یا رسول اللہ! ایک شخص اللہ کے راستے میں جہاد کرنا چاہتا ہے اور وہ دنیا کا بھی کچھ مال چاہتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کے لئے کوئی اجر نہیں، تو لوگوں نے اس بات کو بہت برا سمجھا، اور اس شخص سے کہنے لگے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس واپس جاؤ، چنانچہ اس نے تیسری مرتبہ عرض کیا کہ ایک شخص اللہ کے راستے میں جہاد کرنا چاہتا ہے اور دنیا کے مال میں سے کچھ چاہتا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کے لئے کوئی اجر نہیں ہے۔

فصل..... تیر اندازی کے بیان میں

۱۱۳۶۵..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ تیر اندازی کرو، کیونکہ تیر اندازی تیری اور قوت دکھانے کا موقع ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ ۱۱۳۶۶..... حضرت عبدالرحمن بن عثمان سے مروی ہے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک ایسی قوم کے پاس سے گزرے جو تیر اندازی کر رہے تھے تو کسی ایک نے کہا کہ تو نے برا کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ برا لہجہ بری تیر اندازی سے زیادہ برا ہے۔ ابن سعد ۱۱۳۶۷..... حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اصل شام کو لکھا کہ اے لوگو! تیر اندازی کرو اور سوار ہو جاؤ، اور تیر اندازی بھی سوار ہونے سے زیادہ پسند ہے کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ ایک تیری کی وجہ سے جنت میں داخل فرمائیں گے اس کو جس نے اس کے راستے میں کام کیا اور جس نے اللہ کے راستے میں طاقت پہنچائی۔“

الغراب فی فضل الرمی

۱۱۳۶۸..... حضرت نزال بن سبرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہماری طرف تین باتیں لکھ بھیجیں۔

۱..... تجھے پیچھنا، سیکھو اور چلو۔

۲..... جہد (شکار) کو نٹوں سے اوپر رکھو۔

۳..... اور تیر اندازی سیکھو۔ ہکر بن بکازی فی جزئیہ

۱۱۳۶۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ کے ہاتھ مبارک میں عربی کمان تھی، آپ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا کہ اس کے ہاتھ میں فارسی کمان ہے تو فوراً بابت فرمایا کہ یہ کیا ہے؟ اسے پھینک دو تمہارے لئے یہ اور اس جیسی دوسری چیزیں اور نیزے ضروری ہیں، کیونکہ صرف انہی سے اللہ تعالیٰ تمہارے دین میں اضافہ فرمائیں گے اور تمہیں شہروں میں ٹھکانہ دیں گے۔ ابن ماجہ فائدہ..... یہ اور اس جیسی مراد عربی کمان اور دیگر چیزیں تیر نیزے وغیرہ ہیں اور شہروں میں ٹھکانہ دینے سے مراد ہے کہ شہروں کو فتح کرویں گے، واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۱۳۷۰..... حضرت ابی شیخ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ طائف کے قلعہ کا محاصرہ کیا، تو میں نے سنا کہ رسول اللہ ﷺ فرما رہے تھے کہ جس نے تیر چلایا اور وہ نشتا لے کر چاہا پہنچا تو وہ شخص جنت میں جائے گا، ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! اگر میں نے تیر چلایا اور نشتا لے کر لگا تو مجھے دھچکے لگے گا؟ فرمایا ہاں حضرت ابو جحیفہ فرماتے ہیں کہ پھر اس شخص نے تیر چلایا اور نشتا لے کر لگا، اور میں نے اس دن مولیٰ نشتا لے لگا۔

۱۱۳۷۱..... حضرت اسید الساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ جنگ بدر کے دن جب ہم نے مصفٰی باندھ لیں قریش سے مقابلہ کرنے کے لئے اور انہوں نے ہمارے مخالف مصفٰی باندھ لیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب وہ ہمیں گھیر لیں تو ان پر تیر چلاؤ۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۱۳۷۴۔ حضرت حبیب بن عبد ربیع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں قتال کا قصہ فرمایا تو ایک شخص نے دُخُن سے تیر چلایا آپ ﷺ نے فرمایا کہ کون ہے یہ تیر چلانے والا تحقیق اس نے واجب کرایا۔ ابو اسحاق

۳۲۷ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو جو تیرہ یا دو تیرہ فرسخ کے فاصلے پر گیا کہ وہ کسی نے عرض کیا کہ کھینچ کر لے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارا کھیل ہے یہ تعلق؟ تو ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ جو تیرہ فرسخ کی گرتے گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تیرہ فرسخ کی کھیل ہے، لہذا تیرہ فرسخ کی انسانیت سے بہتر ہے، جو تمہارے حلیہ ہو۔ (صحیح)

فصل.....مقابلے اور ووٹر کے بیان میں

۱۳۷۳ء مسند محمد رضی اللہ عنہ سے حضرت ذی نفع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان فرماتے ہیں: اردو حضرت محمد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو یہ کتاب لکھ کر دیا، پتے، ابلے جعرج سے مجھ کو کھانے کو مسجد بنی زید کی طرف بھیجا۔ ابو جعفر الکلابی

[illegible]

ٹالیسٹرید و گھوڑا

۱۱۶۶۔ حضرت ابی حمزہ رضی اللہ عنہ میں سے کہ جناب رسول اکرم ﷺ کو کھڑوس میں سے ایسے کھوڑے کو باندھ فرماتے تھے جس کی تین ٹانگیں ایک رنگ کی اور چوٹی یا ٹانگہ باقی تین سے الگ کسی اور رنگ کی ہوتی تھی "عصب ابن عباس"۔

۱۲۷۷ھ امام زہری سے مروی ہے، فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں لوگ گھر واد کی شیطانی لگیا کرتے تھے اور سب سے پہلے اس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دیا۔ مصنف ہی بھی تھے۔

۱۱۴۷ھ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے کھڑے ہو کر اپنے کمرے کا دروازہ کیا تو نائب کی ہوائے فرمایا کہ میں تجھے سے اپنی مخلوق پیدا کرنے والا ہوں جسے میں اپنے دوستوں کے لئے عزت اور اپنے دشمنوں کے لئے ذلت اور اپنے فرمانبرداروں کے لئے جہاں بڑاں کا جو ہوائے عرض کیا کہ خلق فرما دیجئے تو اللہ تعالیٰ نے اس ہوائے آپ ﷺ کے لئے کھڑے ہو کر فرمایا اور فرمایا کہ میں نے تجھے کھڑا بنایا۔ اور تجھے عربی بنایا اور عجمانی و حبشی پیدائشی کے ساتھ باوجود اور خاتم تو تیری پشت پر بیٹھ کر رہا (اور تجھے) منبر پر اس لئے نہ بنایا اس لئے طلب کے لئے ہے اور تو دوڑنے کے لئے ہے اور قریب میں تیری پشت پر اس لئے تو لوگوں

۱۱۳۸۳... حضرت گھیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تک نہیں پہنچا اور عثمان بن مظعون کی اطلاع پہنچنے میں تاخیر ہوئی تو ”سپہ اللہ اللہ سے روئی کا فرما دے گا“ معصن اس امر حید

۱۱۳۸۵... حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک کسی قوم کے پاس آئے جنہوں نے عاصرا کر رکھا تھا تو سحر دیا کہ روزے تو دو عید

۱۱۳۸۶... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کی عادت مبارکہ وہاں جنگ یہ نہ کی تھی اسے، مہجولائی کے مالک۔

یوحی، صلیہ بن منصور

۱۱۳۸۷... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کی زبان مبارکہ سے جگ کا نام ”جوکر“ رکھا۔

مسند احمد، عبد الوہاب، ابن جبر اور دودلی

۱۱۳۸۸... حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت سعید رضی اللہ عنہ کو جاسوسی بنا کر بھیجا ”لستم ابوہم

۱۱۳۸۹... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ جنگ بدر کے دن جب نبی کریم ﷺ نے روایات فرمایا کہ تم لوگ کسی قوم سے قتال کی طرح کرتے ہو جب ان سے سامنے ہو جائے تو حضرت عجم بن ثابت رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! جب دشمن ہم سے آتی دور ہو کر ہوں تک تیری پہنچ سکتا ہو جنگ خیر اندازی سے ہوتی ہے اور جب قاصداً تم ہو جائے کرے یا جس میں ہتھکڑوں سے جنگ ہو سکے تو پھر ایک اور سے ہر پھر آتا ہوتا ہے اور یہ کہہ کر ایک پھر ہاتھ میں اور دوسرا پھر گویا میں اللہ سے (میرے رب! تم) سے آتا قریب اور تم سے کہنے کے ایک دوسرے تک پہنچ سکتے تو پھر اس وقت تک آجس میں نیزے چلتے ہیں جب تک ٹوٹ نہ جائیں اور جب نیزے ٹوٹ جاتے ہیں تو کھاروں سے کات چھانٹ شروع ہوتی ہے تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جنگ ہی طرح نازن ہوئی ہے جو قتل کرنا چاہتے اسے چاہیے کہ عام کے سر چیتے سے قتل کرے“ مہر مہی

۱۱۳۹۰... حضرت کبیل بن اظہر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ نے ایک دست روانہ فرمایا جب دشمن سے سامنا ہوا تو قبیلہ غزوہ کے ایک شخص نے حملہ کیا اور کہا کہ (میرے حملے کا جواب دو) میں ایک غلامی نو جوان ہوں یہ سن کر ایک شخص نے کہہ کر اس کا اجر ضائع کر دیا یہ واقعہ جب رسول اللہ ﷺ کی خدمت اللہ میں عرض کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ سبحان اللہ کوئی حرج نہیں؟ اور ایک روایت میں الفاظ ہیں کہ کوئی حرج نہیں کہ اس کی تعریف کی جائے اور ابراہیم جانتے“ مسند ابی یوسف

جنگی چال اختیار کرنا جائز ہے

۱۱۳۹۱... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ میں سے ایک صحابی کا ایک یہودی کے قتل کا حکم دے کر روانہ فرمایا صحابی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! جب تک آپ مجھے کچھ کچھ اجازت نہ دیں گے تو میں کچھ نہیں کر سکتا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جسے تو ہے ہی جو کہ تو چاہے کر۔ ابن جبر

فائدہ:..... اجازت لینے سے مراد یہ ہے کہ حکمت عملی کے طور پر اس یہودی تک رسائی کے لئے میں آپ ﷺ یا اسلام اور مسلمانوں کے خلاف کچھ کرنا چاہوں تو کہہ سکتا ہوں یا نہیں؟ تو آپ ﷺ نے اس کی اجازت مرحمت فرمائی۔ ”واقعا یہاں صواب (مترجم)“

۱۱۳۹۲... حضرت عبدالرحمن بن عائذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ جب کوئی دست روانہ فرماتے تو یہ فرمایا کرتے کہ قوموں کے ساتھ الفت پیدا کرو اور ان پر اس وقت تک حملہ نہ کرو جب تک ان کو دعوت نہ دے دو اس لئے کہ مجھے تمام اہل زمین کا خواہ وہ مکر میں رہے وہاں ہو یا حید میں مسلمان ہو کہ آتا تو باوجود پندہ پہنچا ہوا ہے کہ تم ان کے مروی کو قتل کرو اور عورتوں اور بچوں کو

قید کی اطلاع نہیں ملے

۱۱۳۹۳..... ابراہیم بن صابر الانصاری اپنے والد سے اور وہ اپنی والدہ سے عقیقہ بن مسعود سے اور وہ اپنے والد عقیقہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتی ہیں فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے جنگ خندق کے دن مجھ سے فرمایا کہ ہماری مدد چھوڑنے پر اسکاؤ کیونکہ جنگ تو ہے ہی دھوکہ "ابن جریر ۱۱۳۹۴..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے جنگ کا نام دھوکہ رکھا۔ العسکری فی الامال ۱۱۳۹۵..... حضرت عبداللہ بن المبارک ابو بکر بن عثمان سے روایت فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوالولیدہ رضی اللہ عنہ کو کعبہ بیٹ بیان کرتے ہوئے سنا کہ فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل اور عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اسے ہل بن حنیف اور اسے عامر بن ربیعہ ہمارے لئے جاسوس بن کر لکھو۔

۱۱۳۹۶..... حضرت عمروؓ سے مروی ہے کہ بنو قریظہ سے جنگ کے دن آپ ﷺ نے فرمایا کہ جنگ تو دھوکہ ہے۔ "عصف ابن ابی شیبہ ۱۱۳۹۷..... حضرت عطاءؓ سے مروی ہے فرمایا کہ جنگ خندق کے دن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ لوگ ایسا کہتے ہیں اور ایسا کرتے ہیں اور ایسے ایسے ارادے ہیں تو جاسوس (جاکران دشمنوں) کو خبر دی تو انہیں شکست ہوگئی، حالانکہ اس نے جھوٹ نہیں کہا تھا بلکہ اسی بات کو سوالیہ انداز سے کہا تھا کہ کیا انہوں نے ایسا کیا؟ اور کیا انہوں نے ایسا ایسا کیا؟" ابن جریر ۱۱۳۹۸..... حضرت عمروؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام میں ایک شخص تھا جن کا نام مسود تھا اور وہ اصرہ کی بات ادھر لگانے میں ماہر تھا وہ جنگ خندق کے دن بنو قریظہ کے لوگوں نے حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص کو بھیجا کہ ہمارے پاس ایک ایسا شخص بھیجے جو ہمارے قلعوں میں رہے حتیٰ کہ ہم محمد سے مدینہ کی طرف سے قتال کریں اور آپ ﷺ کی طرف سے یہ بات جناب رسول اکرم ﷺ کو بتا کر گزری کہ وہ جانب سے قتال کریں چنانچہ آپ ﷺ نے مسود رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اے مسود! ہم نے بنو قریظہ والوں کے پاس ایک بندہ بھیجا ہے کہ ابوسفیان کے پاس حاضر ہو کر ہاتھ دیکھ کر دیکھا جائے اور جب ابوسفیان کے مددگار بنو قریظہ کے یہودیوں کے پاس پہنچیں گے تو بنو قریظہ والے انہیں قتل کر دیں گے، مسود کا یہ سننا تھا کہ وہ برداشت نہ کر سکا اور جا کر ابوسفیان کو ساری بات سنائی تو حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سچ کہا، خدا کی قسم محمد نے کبھی جھوٹ نہیں بولا، اور جب بنو قریظہ والے ابوسفیان کے پاس مددگار مانگئے آئے تو ابوسفیان نے کوئی آدمی ان کے ساتھ نہ بھیجا۔ "عصف ابن ابی شیبہ

فائدہ:..... یہ جنگ خندق کا واقعہ ہے جو مکہ کے مشرکین کے ساتھ لڑی گئی، اس وقت تک حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ مسلمان نہیں ہوئے تھے دوسری طرف مدینہ کے یہود تھے ان کے ساتھ اگرچہ مسلمانوں کا معاہدہ ہو چکا تھا لیکن وہ کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیتا چاہتے تھے اور پھر غزوہ خندق کا موقع جس میں مسلمانوں کی شکست کا خطرہ واضح تھی، جناب رسول اکرم ﷺ کو جب یہودیوں کی اس سازش کا علم ہوا کہ وہ اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مدینہ کے مسلمانوں کو گھیر کر قتل کر دیں تو آپ ﷺ نے جنگی حکمت عملی کے طور پر یہودیوں کی چال کا جواب دیتے ہوئے اپنا منصوبہ مسود نامی شخص کے سامنے بیان کر دیا جو لڑائی میں ماہر تھا یعنی ادھر کی ادھر کی اور لڑائی جھگڑے کے ساتھ تھا چنانچہ یہ منصوبہ بن کر اس سے رہا گیا اور اس نے جا کر حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کو اطلاع دے دی وہ یہ سمجھے کہ یہ یہود مدینہ مسلمانوں کا ساتھ دے رہے ہیں اور انہوں نے کفار مکہ کو قتل کرنے کے لئے مسلمانوں کے ساتھ مل کر جوڑ کی ہے۔ لہذا جب بنو قریظہ کے یہودی اپنے منصوبہ کے تحت حضرت ابو سفیان سے آدمی مانگئے آئے تو انہوں نے دینے سے انکار کر دیا یہودیوں کا منصوبہ دھوا گیا۔ زیادہ تفصیل کے لئے کتب سیر کا مطالعہ کسی مستند عالم کی زیر نگرانی مفید ہوگا، واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۱۳۹۹..... حضرت سعید بن جبیر سے مروی ہے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ جب سفر پر نکلے تو کثرت سے اللہ تعالیٰ سے عافیت بہت کثرت سے مانگتے ہیں حالانکہ ہم وہ بھلائیوں کے درمیان ہیں یا تو ہماری فتح ہوگی یا ہم شہید ہو جائیں گے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہارے لئے اس چیز سے ڈرتا ہوں جو ان دونوں کے درمیان ہے یعنی شکست۔ "ابن جریر ۱۱۴۰۰..... حضرت حسن سے مروی ہے فرمایا کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ اے اللہ کے نبی میں ان پر حملہ نہ کروں؟ تو آپ ﷺ نے دریافت

فرمایا کیا تو ان سب کو قتل کر دیتا ہے اور اس بات کو پسند کر اور فرمایا کہ چھوڑ دو میں نے بتا دیا کہ بڑے ساتھیوں کے ساتھ جو: تو حضرت حسنؓ بھی اس بچے کو پسند فرمایا کرتے تھے یہی فعلی شخص صرف۔ بتا دے کہ بڑے ساتھیوں کے ساتھ جو: جس حرم

امام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ فاطمہ بنت عباسؓ سے مراد ہے فرمایا کہ عجم بن مسعود رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ اسے اندک کے آٹا میں مسلمان ہو گیا ہوں لیکن میری قوم کو میرے ساتھ اس طرح نہیں ہے سو مجھے جو چاہیں حکم کر، کہ تو آپؐ سے ہٹنے فرمایا کہ تو کہو:۔ اب آپؐ نے حکم فرمایا

فرم سے کہ اگر چاہے تو حق اور حاکم سے کہو کہ تو میری دعاؤں سے نفع کی ہی امید

جہاد کے احکام کا باب

فصل..... مختلف ادکام کے بارے میں

۱۳۰۴ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ عرض فرماتے ہیں: میں سعید روایت کرتے ہیں کہ فرمایا کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے شام کی طرف لشکر بجا لایا۔ یزید بن ابی سفیان کو اس کا اہم خطرہ ملا اور اس کے ساتھ رہ کر تھوڑے چلے لگا، یزید بن ابی سفیان نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ یا خدایا! آپ سوار ہو جائیں یا میں سوار ہو جائیوں؟ عرض فرمایا: میں سوار ہونے والا ہوں اور تم قاتلے والے ہو۔ اسی اپنے الینہ قہ میں گوانے کے راستے میں گئی رہا ہوں، یعنی قریب قریب ایک ایک قوم سے ملنے والے ہو جن کو یہ خیال ہے کہ انہوں نے قحطاً کو کر چوں میں بند کر دیا ہے۔ حوائج و ضروریات نے خدایا کو کوہ پہنچا دیا، وہ قریب قریب ایک ایک قوم سے ملے ہوئے ہیں جنہوں نے اپنے پیروں کے پیچھے سے باطن کو گھوڑ کر رکھا ہے اور ان میں سے چنچوں کی طرح کچھ باقی چھوڑ رکھا ہے سواروں کے لئے جن حصوں کو نکلو اور سے اور دیگر چیزیں دیں، قول کی اہمیت کو جانیں کہ عورت کو قتل نہ کرنا، روٹی کی بیج کو کھانے کی چیز کو کھانے کو اور کسی پھل یا دوا دہشت کو بھی نہ کھانا اور نہ کسی گھوڑے کے دم سے کو کھانا اور نہ کسی آبادی کو کھانا کرنا، اور نہ کسی گائے کے بکری یا دیگر کو کھانے کے غلام دارانہ یا دارنہ یا دارنہ کا مظہر ہو کر دارنہ والی قیمت میں ضمانت کرنا۔

مذکورہ عبارتوں کی تصدیق اس لیے کی گئی ہے کہ

۱۴۰۳ھ... حضرت حاجت بن ابی طالبؑ کی ولادت ہوئی کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو گڑے ہوئے اور انہی نقول کی خبر ہوئی۔
 بیان میں پھر فرمایا کہ سنو! اگرچہ میں موجود رہا مگر کون نقل کیا جائے! نصف اس میں ہے

مجاہدین کے ساتھ پیدل چلنا

[illegible]

پر بھی اللہ کا حکم اسی طرح نافذ ہوگا جو مومنوں پر ہے اور ان کے لئے مال نے اور مال نصیحت میں سے کوئی چیز نہ اور کسی یہاں تک کہ وہ مسلمانوں کے شانہ بشانہ مل کر چہاڑ کریں، اور اگر وہ اسلام قبول کرنے سے انکار کریں تو ان سے جزیہ طلب کرنا اگر وہ قبول کر لیں تو تم بھی قبول کر لینا اور ان سے اپنے ہاتھوں کو روک لینا، اور اگر وہ انکار کریں تو ان کے خلاف اللہ سے مدد مانگو اور ان کے ساتھ قتال کرو انشاء اللہ، اور کسی درخت کو نہ کاٹنا نہ جلانا اور کسی جانور کو نہ کاٹنا اور نہ کسی پھل دار درخت کو کاٹنا، کسی گرسے کو نہ گرانہ، بچوں کو قتل نہ کرنا اور نہ بزرگوں اور نہ عورتوں کو اور تم عقیقہ ایسی قوم سے ملو گے جنہوں نے خود کو گرجوں میں بند کر رکھا ہے سوان کا اور ان کے خیالات کو چھوڑ دینا، اور تمہیں ایک قوم ایسی بھی ملے گی جنہوں نے شیطان کے لئے اپنے سروں میں جگہ بنا رکھی ہے جب ایسے لوگ تمہیں ملیں تو ان کی گردنیں اڑا دو انشاء اللہ۔ سن سکوی بھی

۱۱۴۰۵۔۔۔ ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ صالح بن کسبان نے مجھ سے بیان کیا فرمایا کہ جب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یزید بن ابی سفیان کو شام بھیجا تو وصیت کرتے ہوئے ان کے ساتھ چلنے لے گا اور یزید سوار تھے اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ پیدل چل رہے تھے تو یزید نے عرض کیا کہ اے رسول اللہ کے خلیفہ! یا تو آپ سوار ہو جائیں یا میں اترتا ہوں تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نہ تو اترتے گا اور نہ میں سوار ہوں گا، میں اپنے ان قدموں کو اللہ کے راستے میں گن رہا ہوں، اے یزید! تم عقیقہ ایسے شہروں میں پہنچو گے، جہاں تمہیں طرح طرح کے کھانے دیئے جائیں گے تو ان میں سے پہلے پر بھی اللہ کا نام لینا اور آخری پر بھی اور تم عقیقہ ایسی قوموں کو پاؤ گے جنہوں نے خود کو گرجوں میں بند کر رکھا ہے سوان کا اور ان کے مقاصد وہیں چھوڑ دینا جن کے لئے وہ گرجوں میں بند ہوئے ہیں، اور تم اس قوم سے بھی ملو گے کہ شیطان نے ان کے سروں میں اپنے جھنڈے کے لئے جگہیں بنا رکھی ہیں یعنی پھتریوں یا سوانی گردنوں کو کاٹ ڈالو، اور بڑے حسے کو قتل نہ کرنا نہ عورتوں کو نہ بچوں کو نہ بیماروں کو اور نہ راعیوں کو، آدیاں کو تھانہ کرنا اور نہ بلا ضرورت کسی درخت کو کاٹنا، اور نہ بلا ضرورت کسی جانور کو کاٹنا، اور سمجھو گے کسی درخت کو بھی نہ کاٹنا اور نہ انہیں ضائع کرنا، اور درختاں نہ باندھنا، اور نہ بزدلی دکھانا، مال نصیحت میں خیانت نہ کرنا اور یقیناً ضرر یا الضرر اللہ تعالیٰ مد فرمائیں گے عقیقہ سے اس کی جو اس (اللہ) کی اور اس کے رسول کی مدد کرے بے شک اللہ تعالیٰ طاقت والا اور بزرگ دست ہے اور میں تمہیں اللہ کے سپرد کرتا ہوں اور تم پر سلامتی ہو، پھر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ واپس روانہ ہو گئے۔ سن سکوی بھی

۱۱۴۰۶۔۔۔ ابن شہاب زہری و حنظلہ بن علی بن اسحاق سے اور وہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ جب حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو لشکر دے کر بھیجا تو ان کو حکم فرمایا کہ پانچ باتوں پر لوگوں سے جنگ کرنا اور اگر کوئی ان پانچ میں سے کوئی ایک بات بھی چھوڑے تو اس سے ایسی ہی جنگ کرنا جیسے پانچوں چھوڑنے والے سے جنگ کی جائے گی۔ یعنی اگر وہ ان باتوں کا اقرار کریں کہ:

۱۔ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ ۲۔ اور نماز قائم کریں۔

۳۔ اور زکوٰۃ ادا کریں۔ ۴۔ اور رمضان کے روزے رکھیں گے۔

۵۔ اور حج کریں گے۔ عہد احمد فی السنۃ

فائدہ..... یعنی قتال اسی صورت میں ہوگا جب وہ لوگ ان پانچوں چیزوں کا یا ان میں سے کسی ایک کا بھی انکار کر دیں (اور اگر) وہ ان پانچوں چیزوں کو قبول کر لیں تو قتال نہ ہوگا۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۱۴۰۷۔۔۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یزید بن ابی سفیان کو لشکر دے کر شام کی طرف روانہ فرمایا اور ان کے ساتھ پیدل تقریباً دو میل تک گئے، عرض کیا گیا کہ اے رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ۔ (اتنی تکلیف برداشت کرنے کے بجائے) اگر آپ واپس تشریف لے جائیں (تو بہتر نہ ہوگا؟) تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: "نہیں اس لئے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرمایا کہ جس کے دونوں بیٹے اللہ کے راستے میں گھبراؤ دو ہو گئے تو اللہ تعالیٰ ان کو آگ پر حرام کر دیں گے، پھر جب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ واپس روانہ ہوئے گئے تو لشکر میں خبر سے ہوئے اور فرمایا کہ میں تمہیں اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں اور تم فرمائی نہ کرنا اور نہ مال نصیحت میں خیانت کرنا، اور بزدلی نہ کرنا، اور نہ کسی گرسے کو مہدم کرنا اور نہ کسی درخت کو کاٹنا اور نہ کسی بھتی کو جانا اور نہ کسی جانور کو مارنا، اور نہ کسی پھل دار درخت کو

تھیں انہی میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بھی تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو دھوا آوا حاکم کر لیا اور آدھا خود سے لیا اور آدھا انہی کو عطا فرمایا، ابن سعد

۱۳۱۷ھ میں جس فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب کسی کو گواہ بناتے تو اس کو کہتے تھے "ابن سعد"

۱۳۱۸ھ حضرت اسعد سے مروی ہے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے گواہوں کو لکھا کہ مشرکوں کی عورتوں اور بچوں کو قتل نہ کرو اور علم دیا کہ ان کو اس پر عمل کر سکتے ہیں نہ کوئل کرنا "ابن سعد رحمہ اللہ"

۱۳۱۹ھ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ کسی دشمن کو قتل نہ کرو اور نہ کسی پیچھے سے نہ مارو گالے کا پیچھا نہ کرو۔

مسند شافعی، مصنف عبد الوہاب، مصنف ابن ابی شیبہ، حنفی علیہ

جنگ میں احتیاط کرنا

۱۳۲۰ھ... قیصر عسکری ایک خاتون سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کے جنگ میں سے فارغ ہونے کے بعد سنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کسی آگے بڑھنے والے کو قتل نہ کرو اور کسی پیچھے رہنے والے کو اور کسی دشمن کو قتل نہ کرو اور کسی گھر میں داخل نہ ہو اور جس نے اسے اطمینان دیا تو وہ محفوظ ہے اور جس نے اپنے دروازہ بند کر لیا وہ بھی محفوظ ہے۔ مصنف عبد الوہاب

۱۳۲۱ھ... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ جب کسی لشکر کو بھیجے مشرکین کی طرف تو فرماتے تھے کہ "جہل بن وائد کے نام کے ساتھ اور بکھرے ہوئے دشمنوں اور ان میں سے بھی ہے کہ فرماتے تھے کہ "اسی جھوٹے کوئل نہ کرو نہ کسی عورت کو نہ کسی بڑھے کو"۔ (عمر کی درخت کو بھی نہ کاٹنا)۔ علاوہ اس درخت کے جس سے تمہاری جنگ میں شکست ہو تو تمہارے اور مشرکین کے درمیان حائل ہو اور کسی آدمی کا شکار نہ کرو اور نہ کسی جانور کا اور نہ اس کی بھی نہ کرو اور نہ مال قیمت میں حیا کرنا۔ مسند کبریٰ بیہقی

۱۳۲۲ھ... جب رسول اللہ ﷺ نے اس کو لڑائی کی طرف ایک لشکر بھیجا تو انہوں نے عربوں کے ایک محلے پر حملہ کیا اور ان کے لاکھوں اور آدمیوں کو گرفتار کر لیا تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! انہوں نے ہمیں بغیر دعوت دینے کے قتل کر دیا تو جب رسول اللہ ﷺ نے دستے والوں سے دریافت فرمایا انہوں نے اس بات کی تحدید کی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان کو ان کے قتل گاہوں کی طرف لانا اور ہر گھر کو دہرائے۔ ابو داؤد

۱۳۲۳ھ... حضرت زید بن ابی حنیبل سے مروی ہے فرمایا کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ میں نے آپ کو کہا تھا کہ آپ تمہیں ان تک لوگوں کو اسلام کی دعوت دیں، اگر کوئی قتل کرے تو آپ سے پہلے آپ کی بات ان کے قتل سے پہلے ان سے بھی مسلمانوں میں سے ایک شخص سے اس کے لئے لے لی اور سب کچھ جو مسلمانوں کے لئے ہے اور اسلام میں اس کا حصہ ہے اور اگر کوئی آپ کی دعوت کو قتل کے بعد قبول کرے یا قتل کے بعد قبول کرے تو مسلمانوں کے مال میں سے اس کے لئے کچھ نہیں دے گا بلکہ مسلمان اس مال کو اس کے اسلام سے پہلے ہی میں سے لے کر چھوڑ دے اور سب کچھ آپ کی طرف۔ ابو عبد

۱۳۲۴ھ... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ان کو لکھا کہ دینا اور بھیجا، ہر ایک شخص سے فرمایا کہ میں نے کچھ چاہا اور چھپے سے ان کی حفاظت نہ چھوڑا اور ان سے کہنا کہ نبی ﷺ آپ کو قتل کرتے ہیں آپ میرا نظارہ بنیں گا یہ بھی کہنا کہ کسی قوم سے اس وقت تک نہ فرار نہ کرو جب تک ان کو دعوت نہ دے دو۔ ابن ماجہ

۱۳۲۵ھ... حضرت زید بن ابی حنیبل سے مروی ہے فرمایا کہ "رسول اللہ ﷺ جب کسی امیر کو کسی شہر یا لشکر کی طرف روانہ فرماتے تو ان کو وصیت فرماتے کہ اگر تمہارے ساتھ کسی مشرک آئے تو اس سے خود اس کے تین میں سے ایک بات کی دعوت دو، اگر وہ ان میں سے ایک بات کو بھی مان لیں تو اسے چھوڑ دینا اور قبول کر لینا، انہیں اسلام کی دعوت دینا اور وہ ان میں سے قبول کر لیں اور ان سے ہاتھ رکھ لینا، اگر ان سے ہاتھ نہ رکھ لیں یا نہ چھوڑ کر لیں تو ان کی طرف سے قتل کر دینا اور ان سے قتل نہ کر لینا، انہوں نے اس بات کو مان لیا تو ان کے لئے بھی دینی کچھ ہو گا جو

مہاجرین کے لئے ہے اور اگر وہ انکار کریں اور اپنے علاقوں میں ہی رہیں تو انہیں بتا دینا کہ وہ عرب مسلمانوں کی طرح ہونگے ان پر بھی اللہ کا حکم اسی طرح نافذ ہوگا جس طرح اور مسلمانوں پر نافذ ہوتا ہے لیکن مال غنیمت اور مال نے میں سے ان کو اس وقت تک حصہ نہ ملے گا جب تک وہ مسلمانوں کا نشانہ بنانے جہاد نہ کر لیں، اگر وہ انکار کریں تو ان کو جزیہ دینے کی طرف بلانا اگر وہ مان لیں تو قبول کر لیں اور اگر انکار کر دیں تو اللہ سے مدد مانگنا اور ان سے قتال کرنا۔ مصنف ابن ابی شیبہ

مقتولین کو مشلہ کرنے کی ممانعت

۱۱۳۶۶۔ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ اللہ کے نام کے ساتھ اللہ کے راستے میں جہاد کرو اور جو اللہ کے ساتھ کرنے کے اس کے ساتھ جہاد کرو اور مال غنیمت میں خیانت نہ کرنا، اور غداری نہ کرنا، اور مشلہ نہ کرنا کسی بچے کو قتل نہ کرنا اور جب تم اپنے مشرک دشمنوں سے ملو تو ان کو تین باتوں کی دعوت دینا، ان میں سے جو بھی وہ مان لیں تو تم بھی قبول کر لینا اور ان سے ہاتھ روک لینا، انہیں اسلام کی دعوت دینا، اگر وہ مان لیں تو تم بھی قبول کر لینا اور ان سے ہاتھ روک لینا، پھر انہیں اپنا گھریا پھوڑ کر مہاجرین کے علاقوں میں آنے کی دعوت دینا، سو اگر وہ اس سے انکار کر دیں تو ان کو بتا دینا کہ ان کا حکم بھی دیگر مسلمانوں کی طرح ہوگا ان پر بھی اللہ کا حکم اسی طرح نافذ ہوگا جس طرح دیگر مسلمانوں پر نافذ ہوتا ہے، اور جب تک وہ مسلمانوں کے ساتھ مل کر جہاد نہ کریں گے غنیمت اور فتنے میں سے ان کو حصہ نہ ملے گا اگر وہ اس سے انکار کریں تو ان سے جزیہ طلب کرنا، اگر وہ مان لیں تو قبول کر لینا اور ان سے ہاتھ روک لینا، سو اگر وہ انکار کر دیں تو اللہ سے مدد مانگنا اور ان سے قتال کرنا، اور جب تم کسی قادیانی کا عصرہ کرو اور اصل قلعہ اللہ اور رسول کا ذمہ قبول کرنا چاہیں تو ان کو اللہ اور رسول کا ذمہ نہ دینا، بلکہ ان کو اپنا اور اپنے ساتھیوں کا ذمہ نہ دینا، کیونکہ اگر تم اپنے ساتھیوں کے ذمہ دیکو وعدہ خلافی کرو گے تو یہ اسان ہوگا جہنم اس کے کہ تم بے وفائی کرو اللہ اور اس کے رسول کے ذمہ کی، اور اگر تم کسی قلعہ کا عصرہ کرو اور اصل قلعہ یہ چاہیں کہ تم ان کو اللہ کے حکم پر مان دو تو انہیں اللہ کے حکم پر مان نہ دو بلکہ ان کو اپنے حکم پر مان دو، کیونکہ تم نہیں جانتے کہ اس معاملے میں تم اللہ کا حکم پورا کر سکتے ہو یا نہیں۔

مسند الشافعی، مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، دارمی، ابن الجارود، طحاوی، ابن حبان اور حسن کبریٰ بیہقی ۱۱۳۶۷۔ سلیمان بن بریدہ اپنے والد حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے دیہاتی مسلمانوں کے بارے میں فرمایا کہ جب تک وہ ہمارے ساتھ مل کر جہاد نہ کریں اس وقت تک ان کو غنیمت اور فتنے میں سے حصہ نہیں ملے گا۔ ابن الجارود ۱۱۳۶۸۔ فضل بن حمیم اپنے والد حمیم بن غیاث ابن سلمہ اشجعی سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوسفیان بن حرب، حضرت مغیرہ بن شعبہ اور ایک اور شخص انصاری یا حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو روانہ فرمایا اور فرمایا کہ ثقیف کی عبادت گاہوں کو زور و عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم ان کی مسجدیں پھر کہاں بناؤ گے؟ فرمایا کہ جہاں ان کی باطل عبادت گاہیں تھیں تاکہ اس جگہ سے بھی اللہ کی عبادت کی جائے جہاں سے نہ کی جاتی تھی۔ ابونعیم

۱۱۳۶۹۔ حضرت جابر بن نفیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ ایک شخص حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرا، انہوں نے دریافت فرمایا کہ کہاں کا ارادہ ہے، عرض کیا کہ اللہ کے راستے میں جہاد کرنے جا رہا ہوں فرمایا کہ جب دشمن سے سامنا ہو تو بڑی تندی نہ دکھانا، مال غنیمت میں خیانت نہ کرنا، کسی بوڑھے کو قتل نہ کرنا نہ کسی بچے کو، اس شخص نے پوچھا کہ آپ نے یہ باتیں کہاں سے سنی ہیں، فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ سے۔

۱۱۳۷۰۔ حضرت حذافہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ ہم مشرکین سے ایک جنگ کے دوران رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے تو ہم ایک ایسی عورت کے پاس سے گزرے جو مقتول بڑی تھی، بہت سے لوگ اس کے ارد گرد بیٹھ گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ جنگ کرنے والی نہ تھی پھر فرمایا کہ خالد بن ولید کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ نہ بچاؤں کو قتل کرے نہ مردوں کو۔ ابونعیم

۱۱۳۳۱..... حضرت ابی البکری فرماتے ہیں کہ جب حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ، فارس کے مشرکین سے جہاد کرنے لگے تو فرمایا کہ تمہارے یہاں تک کہ میں ان کو ان چیزوں کی دعوت دے دوں جیسے میں رسول اللہ ﷺ کو دعوت دیتے ہوئے سنا کرتا تھا، پھر ان کے پاس آئے اور فرمایا کہ میرا تعلق تمہاری قوم سے ہی ہے اور ان لوگوں نے جو مقام و مرتبہ مجھے دیا ہے تم وہی دیکھ رہے ہو، اور ہم تمہیں اسلام کی طرف بلا رہے ہیں اگر تم مسلمان ہو گئے تو تمہارے لئے بھی وہی کچھ ہوگا جیسا ہمارے لئے ہے اگر تم انکار کرو تو جہاد پر دو اپنے ہاتھوں سے خود کو حقیر سمجھتے ہوئے اور اگر پھر بھی تم انکار کرو گے تو ہم تم سے قتال کریں گے، انہوں نے انکار کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارا وہاں پر..... مصطفیٰ ابن ابی شیبہ

۱۱۳۳۲..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا کہ جنگ خیبر میں ایک شخص نے ایک عورت کو گرفتار کر لیا اور اپنے پیچھے بٹھالیا، اس عورت نے اس شخص سے تلوار چھیننے کی کوشش کی تو اس شخص نے اس عورت کو قتل کر دیا، رسول اللہ ﷺ نے اس عورت کو دیکھا تو فرمایا کہ اسے اس نے قتل کیا ہے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے واقعہ سے آگاہ کیا تو آپ ﷺ نے عورتوں کے قتل سے منع فرمایا..... مصطفیٰ ابن ابی شیبہ

۱۱۳۳۳..... عبدالرحمن بن ابی عمر فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک مقتول عورت کے پاس سے گزرے تو دریافت فرمایا کہ اس کو کس نے قتل کیا ہے؟ تو ایک شخص نے عرض کیا کہ میں اس کو اپنے پیچھے بٹھا کر لارہا تھا تو اس نے مجھے قتل کرنے کی کوشش کی تو میں نے اس کو قتل کیا تو آپ ﷺ نے اس کے دفن کا حکم دے دیا..... ابن حبان

جنگ میں بچوں کو قتل نہیں کیا گیا

۱۱۳۳۴..... حضرت علقمہ القرظی فرماتے ہیں کہ میں ان لوگوں میں تھا جن کو قتل کرنے کا حکم حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے جاری کر دیا تھا، سو جب مجھے قتل کرنے کے لئے پکڑ کر لایا گیا تو لوگوں میں سے ایک شخص نے میرا ازار کھینچ لیا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی نظر میرے زیر ناف پر گئی جہاں کچھ بال وغیرہ تھیں اُسے تھے چنانچہ مجھے قیدیوں کے ساتھ لکھا گیا..... مصطفیٰ عبدالرزاق

۱۱۳۳۵..... حضرت علقمہ رضی اللہ عنہما نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عورتوں اور بچوں کے قتل سے منع فرمایا.....

۱۱۳۳۶..... حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے میرے پیارے دوست ابوالقاسم (جناب رسول اللہ ﷺ) کی کنیت ہے (نے) وصیت فرمائی کہ جنگ سے نہ بھاگنا، نہ ہولناکی کیوں نہ ہو جائے..... ابن حبان

۱۱۳۳۷..... خالد الاحول روایت کرتے ہیں خالد بن حمید سے اور وہ اپنے والد سے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت خالد بن سعید بن العاص رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا تو فرمایا کہ اگر ایسے علاقے سے گزر رہو جہاں سے اذان کی آواز نہ سنائی دے تو ان تک نہ پہنچو، چنانچہ جب وہ غزوہ بدر کے علاقے سے گزرے تو انہوں نے اذان کی آواز نہ سنی تو ان کو گرفتار کر لیا اسے میں عمرو بن معدیکرب رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور ان کو لکھوا کہ تو حضرت خالد رضی اللہ عنہ تمام قیدی حضرت عمرو بن معدیکرب رضی اللہ عنہ کو ہدیہ کر دئے.....

۱۱۳۳۸..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے بھی گھسی قوم سے اس وقت تک جنگ نہ کی جب تک ان کو دعوت نہ دے دی..... ابن الحبار

امان

۱۱۳۳۹..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مسند سے حضرت طلحہ بن عبید اللہ بن کریم روایت کرتے ہیں فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ جس شخص نے بھی مشرکوں میں سے کسی کو دعوت دی اور آسمان کی طرف اشارہ کر دیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کو امان دے دی تو وہ اللہ ہی کے عہد اور میثاق کے عہد میں ہے..... مصطفیٰ عبدالرزاق

۱۱۳۴۰..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے لکھوایا کہ بے شک مسلمان تمام بھی مسلمانوں میں سے ہی ہے اگر وہ

امان دینے سے تو یہی سمجھا جائے گا کہ مسلمانوں نے ایمان دیا ہے۔ مصنف عبد الحلزانی، مصنف ابن امیہ، مصنف علیہ
 ۱۱۳۳۱ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک یہودی نے ایک مسلمان خاتون کو تکلیف پہنچائی پھر اس پر اس کے اہل گھر
 جو خور و زانا چاہا اور تمنا یہ حالہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ لوگ وہی ہیں
 جب تک تمہارے ساتھ نہ ہو، بعد چار گز تک یہ تمہارے ساتھ نہ آئے، پناہ دے لو کہ انہوں نے تو ان کا کوئی عہد نہیں بگڑا دیا ہے۔

ہند الحلزانی، مصنف علیہ

۱۱۳۳۲ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ من کا حکم بنا دیا ہم تک پہنچا جب تم نے ظلم کا سامرو کر لیا تھا، پھر انہوں
 نے تم سے چاہا کہ تم ان کو اللہ کے حکم پر ایمان دو، وہ ان نہ دیا، کیونکہ تم نہیں جانتے کہ ان کے بارے میں اللہ کا حکم کیا ہے لیکن ان کو اپنی ذمہ
 داری پر ایمان دو، پھر ان کے بارے میں وہ فیصلہ کر دے جو تمہیں اچھا لگے، پھر جب ایک شخص کسی دوسرے شخص سے کہہ دے کہ خور و زنا سے روکا تو
 تحقیق اس نے ایمان دے دیا اس فساد اگر کسی شخص نے دوسرے سے کہا کہ تم اس کو تحقیق اس نے بھی اس کو ایمان دے دیا کیونکہ اللہ تعالیٰ تمام
 زبانوں کو کہتا ہے۔ مصنف علیہ

فائدہ:..... جس فارسی زبان کا کلمہ ہے یعنی نہ تو اللہ و نہ با صواب۔ (مذہب)

جنگ میں بھی وعدہ خلافی جائز نہیں

۱۱۳۳۳ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ ہم نے تسعرا کا سفر کر لیا اور ہر جہاں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حضور
 آتا اور لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ من کی خدمت اللہ کی پیش کرتے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تو اس نے کہا کہ وہ بات کروں جو زندہ
 لوگ کہا کرتے ہیں پڑھو بات کروں جو عمر نے دالے لپکا کرتے ہیں فرمایا کہ ہاں کوئی حرج نہیں، جب میں نے انہوں کو کہا کہ اس کو کوئی کر دے گی
 عرض کیا کہ اسے ابھی تک نہیں کیا جاسکتا کیونکہ آپ نے اسے کہہ دیا ہے کہ یوں کوئی حرج نہیں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا تو نے اس
 سے رشوت لی ہے اور کہہ حاصل کیا ہے، انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ من کو مالک اسے عرض کیا کہ خدا کی قسم میں نے اس سے رشوت لی ہے
 اور نہ کچھ حاصل کیا ہے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تو تو کو دے کر آیا، پھر سراسر لٹی، میں نکلا اور زور بنی عوام سے ملاقات ہوئی
 انہوں نے میرے ساتھ کوئی دنی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے قتل نہ کر دیا، اس پر ان مسلمان ہو گئے۔ مصنف علیہ

۱۱۳۳۴ اصل کوئی میں سے ایک حد جب فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک لشکر کے معیار کو لکھا جسے جنگ کے لئے بھیجا تھا کہ مجھے
 اطلاع ملی ہے کہ تم میں سے کوئی شخص علاج کا غر کو طلب کرتا ہے یہاں تک کہ مجازوں میں خفت لڑائی اور کاٹ ہوئی ہے تو کہتا ہے "حسرت"
 کہتا ہے کہ خور و زنا سے روکا، پھر جب اس کو پکڑ لیتا ہے تو اس کو قتل کر دیتا ہے، اور ہم اس ذات کی قسم کہ جس نے قبضے میں میری جان ہے، اگر مجھے اطلاع
 ملی کہ کسی نے ایک حرکت کی ہے تو میں اس کی زبان از لہوں گا۔ تمام ممالک

۱۱۳۳۵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان
 ہے، اگر کسی نے تمہیں سے کسی مشرک کے لئے اپنی اہلی ہے آسمان کی طرف اشارہ دیا یا اپنی زبان دینے کا کہا، اور جب وہ اس کے پاس آیا تو
 اس نے اس کو پکڑ کر قتل کر دیا تو میں اس کو اس کا سر کے دے آسمان کروں گا۔ ہر صحتہ نور الا لکھنؤ

۱۱۳۳۶ واقعہ کی سچے ہیں کہ جو یہ بیان کیا اور یکرین عہد اللہ بنی انبی الخویٹ سے لود فرمایا کہ بیت المقدس سے ہیں یہودی آئے ان کا
 سردار عسک بن نون تھا، ان کے لئے ایمان کی تحریر لکھوائی اور وہ یہ کہ بڑے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ صلہ کر لی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ
 نے ایک تحریر لکھوائی اور وہ یہ کہ بڑے مشرک کیا اور لکھا، ہم اللہ الرحمن را صبح تمہارا دے لئے تمہارا مال اور تمہارے غنیمت میں ہم تک تر شہادت
 نہ کرو ورنہ تمہاری کوتاہی اور سوا کر تم سے کسی نے کوئی شرارت کی یا شرارتی کو پناہ دی تو اس سے اللہ کا نام شہادہ جانے گا اور اللہ نے مجھے
 کی ذمہ داری مجھ پر نہ ہوئی، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور ابوجہاد بن ابیہرہ رضی اللہ عنہ اس تحریر کے گواہ بنے اور حضرت ابی بن سہب رضی اللہ

لکھی تو وہ عرفات اور مکہ کے درمیان ٹھہرے ہوئے تھے اور مسلمان نہ ہوئے تھے اور یہ لوگ جناب رسول اللہ ﷺ کے حلیف تھے۔

مصنف ابن ابی شیبہ

ذمیوں کے احکام

۱۱۳۵۳۔ مسند عمر رضی اللہ عنہ سے حضرت خالد بن ولید بن ابی مالک اپنے والد سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ مسلمان جابیہ کے مقام پر ٹھہرے ہوئے تھے ان میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے تو ذمیوں میں سے ایک شخص ان کے پاس آیا اور بتایا کہ لوگ اس کے گھوروں کے پاس کو جا کر رہے ہیں، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اٹھے ہی تھے کہ انہیں ایک شخص ملا اپنے ساتھیوں میں سے جو ان گھوروں کے کچھے اٹھا رہے ہوئے تھا، اس کو دیکھ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا تو بھی؟ اس نے عرض کیا، امیر المؤمنین، ہم بہت بھوکے تھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ واپس تشریف لے گئے اور باغ والے کو ان گھوروں کی قیمت ادائی۔ ابو عبیدہ

۱۱۳۵۴۔ تعلیم بن عبیدہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اہل ذر سے برأت ظاہر کروا کر ان کی تکلیف سے۔

۱۱۳۵۵۔ حضرت سوبع بن غنملہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ شام آئے تو اصل کتاب میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا اے امیر المؤمنین، ہمنوں میں سے ایک شخص نے میرا یہ مال کیا ہے جو آپ دیکھ رہے ہیں (اس شخص کا سر بھی پھٹا ہوا تھا، اور پٹائی لگی تھی، ہوتی تھی) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سخت غصہ آیا پھر حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے فرمایا جاؤ اور دیکھو اس کا یہ شرکس نے کیا ہے، حضرت صہیب رضی اللہ عنہ گئے تو دیکھا کہ وہ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ تھے، حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ امیر المؤمنین تم سے سخت ناراض ہیں اور غصے میں ہیں لہذا حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ اور بات کر لو کیونکہ میں ذر تانہوں کہ کہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ تمہارے بارے میں جلدی نہ کریں سو جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا زادی کی تو دریافت فرمایا کہ صہیب کہاں ہے کیا اس شخص کو پکڑ لیا، حضرت صہیب رضی اللہ عنہ لکھائی ہاں وہ عوف تھے جو حضرت معاذ کے پاس آ کر تفصیل بتا رہے تھے، پھر حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا اے امیر المؤمنین، وہ عوف بن مالک ہیں ان سے صفائی سن لیجئے اور ان کے معاملے میں جلدی نہ کیجئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا کہ تیرا اس کا کیا قصہ ہے، حضرت عوف رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے امیر المؤمنین میں نے اس شخص کو دیکھا کہ ایک مسلمان عورت کو پکڑ کر لئے جا رہا ہے اور مار رہا ہے تاکہ اس کو بچھاؤں، پھر اس نے اس عورت کو بچھاؤ نہیں بلکہ دھکا دے دیا وہ گر پڑی تو اس نے اس عورت کو ڈھانپ لیا یا اس پر حاوی ہو گیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس عورت کو لاؤ تاکہ تمہاری بات کی تصدیق کر دے، حضرت عوف رضی اللہ عنہ اس عورت کے پاس پہنچے تو اس کے والد اور شوہر بولے کہ تم ہماری عورت سے کیا جانتے ہو تم نے تو ہمیں روا کر دیا تو وہ عورت بولی کہ خدا کی قسم میں ان کے ساتھ ضرور جاؤں گی، اس کے والد اور شوہر نے کہا کہ ہم جاؤں گے اور تیری بات مانگاؤں گے، چنانچہ وہ دونوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضرت عوف رضی اللہ عنہ کی بات کی تائید کی چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس یہودی کو چھانسی دینے کا حکم دیا، اور فرمایا کہ اس بات پر تم سے صلح نہیں کی، پھر فرمایا اے لوگو! محمد (ﷺ) کے ذمے میں اللہ سے ڈرو، سو اگر ان میں سے کسی نے ایسی حرکت کی تو اس کا کوئی حصہ نہیں، حضرت سوبع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہی پہلا یہودی شخص ہے جسے میں نے اسلام میں چھانسی دیتے ہوئے دیکھا۔ ابو عبیدہ، سنن بحری بیہقی

۱۱۳۵۶۔ حضرت صخرہ بن حبیب فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ذمیوں کا نام رکھو نہ رکھو، ان کو ذلیل کرو (کھجور) اور ان پر ظلم نہ کرو اور جب تم اور وہ کسی راستے پر آکھٹے ہو جائیں تو انہیں ٹھک حصے کی طرف کر دو۔

۱۱۳۵۷۔ حضرت حارث بن معاذ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو انہوں نے دریافت فرمایا کہ آپ نے اہل شام کو کس حال میں چھوڑا؟ انہوں نے تفصیل بتائی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ کا شکر ادا کیا اور تعریف بیان کی، پھر فرمایا کہ شاید تم مشرکوں کے ساتھ بیٹھے رہے ہو؟ عرض کیا، نہیں اے امیر المؤمنین تو فرمایا کہ اگر تم ان کے ساتھ بیٹھے تو ان کے ساتھ کھاتے، ان کے ساتھ پیتے اور تم ان

وقت تک بھڑکی پر رہو گے جب تک یہ کام نہ کر گئے۔" یعقوب بن سفیان: یہ بھی فی شعبہ الایمان
۱۱۳۵۸ ... قبول فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ صبر کو تحکم، یا کرتے تھے کہ اپنی پوشائی کے بال کا ٹھس اور اساطیر سے خود کو بے خد میں اور
مسلمانوں کے معاملات میں ان کے ساتھ بالکل بھی مشابہت اختیار نہ کریں۔" ابن زنجویہ

۱۱۳۵۹ ... حضرت لیث بن ابی سلیم فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے گورنروں کو لکھا کہ خزیروں کو قتل کر دو اور جو لوگ جزیہ دیتے ہیں
ان کے جزیہ میں سے ان خزیروں کی قیمت ان کو واپس کر دو۔ ابو عبیدہ، ابن زنجویہ معانی الاموال

۱۱۳۶۰ ... حضرت محمد بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں لکھا کہ جو عیسائیوں میں سے جو تمہیں اپنی باندہ ہوں، بیٹوں اور
بھائیوں کے حکم پر بلاؤ گے قرآن سے پہلو تکی کر دو اور اس سے بھی کہ وہ ایک ساتھ کھانا کھاؤ گے تاکہ کہیں ہمیں کو اصل کتاب کے ساتھ نہ ملادیں
اور یہ کام نہ دہرا کر کوئی کر دو۔ ابن زنجویہ فی الاموال وروستہ فی الایمان اور محمل فی المعالیہ

۱۱۳۶۱ ... محمد بن عائذ فرماتے ہیں کہ ولید نے کہا کہ مجھے ابو عمرو وغیرہ نے بتایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور رسول اللہ ﷺ کے دیگر صحابہ نے اس
بات پر اتفاق ہائے کیا کہ ان کے پاس سختی زمین وغیرہ ہے وہ ان کو آباد کریں گے اور اس کا خراج مسلمانوں کو دیں گے بلکہ اگر کوئی ان میں سے
مسلمان ہو گیا تو اس سے خراج ختم کر دیا جائے گا اور اس کے پاس جو زمین وغیرہ ہوگی وہ اس کے علاقے کے لوگوں میں تقسیم کر دی جائے گی اور وہ
جو آباد کرنا خطاب اس کے علاقے والے اور ان کو دیں گے اور اس کا بل گھر والے اور جانوروں کے حوالے کر دیں گے، اور اس کا ہم مسلمانوں کے
رجسٹر میں لکھا جائے گا اور حصہ مقرر کیا جائے گا اور وہ مسلمانوں میں سے ہوگا اور اس کو دیں جو تیس حاصل ہوں گی جو مسلمانوں کو حاصل ہیں اور اس
پر وہی ذمہ داریاں قائم ہوں گی جو دیگر مسلمانوں پر قائم ہوتی ہیں، اور ان کی رہائش یہ ہوتی کہ خواہ کوئی مسلمان ہی کیوں نہ ہو جائے عمر اس کی
زمین اس کے گھروں اور رشتے داروں میں تقسیم ہو جائے اور مسلمانوں کے لئے نہ بھیجتے تھے اور ان میں سے جو اپنے زمین پر رہ
قرار ہے اس کو ڈی بکار دے، اور اس پر بھی اتفاق رائے ہوا کہ مسلمانوں کے لئے اس بات کی گنجائش نہیں کہ زمینوں کے پاس موجود زمینوں کی
جہ سے ان کی زمینیں لیا گیا تھا اور ان کو ان کے روی و شئون پر غالب رکھا گیا تھا، چنانچہ اس سے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ چمکے ہوئے اور تمام
بڑے صحابہ کی زمین کی خرچ ہوئی گو پسند نہ کیا کیونکہ مسلمانوں کا غلبہ شہروں پر تھا اور ان علاقوں پر جن کے لئے یہ قرار کرتے تھے، اور مسلمانوں اور
ان کے سرکردہ لوگوں کے پاس اپنا دوا بھیجے ان مانگنے کے لئے مسلمانوں کے طبقے سے پیسے ہی چھوڑ دینے کی وجہ سے چنانچہ انھوں نے کہا کہ وہ
لوگ نہ سے اپنی مرضی سے ہی خرید، پسند نہ کرتے تھے کیونکہ حضرت عمر اور زمین کے مالکان نے ان زمینوں کو امت کے بعد میں آنے والے
مسلمان جماعت میں سے لئے دیکھ کر دیا تھا چنانچہ وہ نہ بی جا سکتی تھیں اور نہ وراثت میں تقسیم ہو سکتی تھیں تاکہ بعد کے مشرکین کے خلاف جو دین
قوت حاصل رہے اور اس وجہ سے بھی کہ انھوں نے خود پر فریضہ جماعہ کو لازمی کر لیا تھا، ابن عساکر

جزیہ کے احکام

۱۱۳۶۲ ... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی سند سے سروق روایت کرتے ہیں کہ بعض قبیلوں میں سے ایک شخص مسلمان ہو گیا اور اس سے جزیہ نہ
جا تا تھا چنانچہ، و حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ اے ابو اسحاق! میں مسلمان ہو گیا ہوں اور مجھ بھی مجھ سے جزیہ نہ
جاتا ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ شاید تو نے نہ دیکھنے کے لئے اسلام قبول کیا ہے، اس نے کہا کہ بالاسلا تو اس میں مجھے کون بناء
دے گا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاں، اور پھر لکھ دیا کہ اس سے جزیہ نہ لیا جائے۔

ابو عبیدہ، ابن زنجویہ فی الاموال اور ورنہ فی الایمان اور سنن کبریٰ بیہقی
۱۱۳۶۳ ... مسلم فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سونے والوں پر چار دینار، روپے والوں پر چالیس درہم جزیہ مقرر کیا اور یہ بھی کہ
مسلمانوں کا دین اور مومن و ان کی زمینوں سے لئے نہ کریں گے۔" امام مالک، ابو عبیدہ فی الاموال، سنن کبریٰ بیہقی

۱۱۳۶۳ امام ابن حیدر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تو اس کے سرداروں پر جزیہ عسکر کیا، مگر یہ جزیہ عسکر، محمد اور سنانے اور بچے پر ۲۴۰۰ گم اور فقیر پر ۱۲۰۰ گم۔ مسکن کو نصفی

۱۱۳۶۵ حضرت عروث بن مسلوب فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس ۶۰ ایک دن اور تین مہینوں کو زلی مقرر کیا، اور اس کو کسی بیادنی و پوشا وغیرہ کو ایک تاج اور چادر اور خراج نہ رکھے۔ واللہ اعلم۔ ابو عبد اللہ ابن عبدالحکم ابن فوج العصور۔ مسکن کو بھی یہی

۱۱۳۶۶ اخلف ابن یحییٰ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کے ساتھ ایک دن اور رات تین مہینوں کو زلی کی شرط لگاتے تھے خواہ ان کے پاس ستنی ہی تھا کٹیں ہو اور ان کے کھانوں میں کوئی مسلمان مقرر نہ ہو تو ان پر رات تین ماہ نہ ہوگی۔ ابو عبد اللہ در مسند۔ معنی جلد

۱۱۳۶۷ امام غفرلہ نے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ۷۰ جزیہ میں سے بہت سے راہزواروں کو آزاد اور مسلمان کر دیا اور اس کے ساتھ ایک دن اور رات تین مہینوں کو زلی کی شرط لگاتے تھے خواہ ان کے پاس ستنی ہی تھا کٹیں ہو اور ان کے کھانوں میں کوئی مسلمان مقرر نہ ہو تو ان پر رات تین ماہ نہ ہوگی۔ ابو عبد اللہ در مسند۔ معنی جلد

۱۱۳۶۸ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا کہ زلی میں سے کسی کو بھی نہ کرنا اور اس کے ساتھ ایک دن اور رات تین مہینوں کو زلی کی شرط لگاتے تھے خواہ ان کے پاس ستنی ہی تھا کٹیں ہو اور ان کے کھانوں میں کوئی مسلمان مقرر نہ ہو تو ان پر رات تین ماہ نہ ہوگی۔ ابو عبد اللہ در مسند۔ معنی جلد

۱۱۳۶۹ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا کہ زلی میں سے کسی کو بھی نہ کرنا اور اس کے ساتھ ایک دن اور رات تین مہینوں کو زلی کی شرط لگاتے تھے خواہ ان کے پاس ستنی ہی تھا کٹیں ہو اور ان کے کھانوں میں کوئی مسلمان مقرر نہ ہو تو ان پر رات تین ماہ نہ ہوگی۔ ابو عبد اللہ در مسند۔ معنی جلد

۱۱۳۷۰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا کہ زلی میں سے کسی کو بھی نہ کرنا اور اس کے ساتھ ایک دن اور رات تین مہینوں کو زلی کی شرط لگاتے تھے خواہ ان کے پاس ستنی ہی تھا کٹیں ہو اور ان کے کھانوں میں کوئی مسلمان مقرر نہ ہو تو ان پر رات تین ماہ نہ ہوگی۔ ابو عبد اللہ در مسند۔ معنی جلد

جزیہ کی مقدار

۱۱۳۷۱ امام غفرلہ نے فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا کہ زلی میں سے کسی کو بھی نہ کرنا اور اس کے ساتھ ایک دن اور رات تین مہینوں کو زلی کی شرط لگاتے تھے خواہ ان کے پاس ستنی ہی تھا کٹیں ہو اور ان کے کھانوں میں کوئی مسلمان مقرر نہ ہو تو ان پر رات تین ماہ نہ ہوگی۔ ابو عبد اللہ در مسند۔ معنی جلد

۱۱۳۷۲ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا کہ زلی میں سے کسی کو بھی نہ کرنا اور اس کے ساتھ ایک دن اور رات تین مہینوں کو زلی کی شرط لگاتے تھے خواہ ان کے پاس ستنی ہی تھا کٹیں ہو اور ان کے کھانوں میں کوئی مسلمان مقرر نہ ہو تو ان پر رات تین ماہ نہ ہوگی۔ ابو عبد اللہ در مسند۔ معنی جلد

۱۱۳۷۳ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا کہ زلی میں سے کسی کو بھی نہ کرنا اور اس کے ساتھ ایک دن اور رات تین مہینوں کو زلی کی شرط لگاتے تھے خواہ ان کے پاس ستنی ہی تھا کٹیں ہو اور ان کے کھانوں میں کوئی مسلمان مقرر نہ ہو تو ان پر رات تین ماہ نہ ہوگی۔ ابو عبد اللہ در مسند۔ معنی جلد

۱۱۳۷۴ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا کہ زلی میں سے کسی کو بھی نہ کرنا اور اس کے ساتھ ایک دن اور رات تین مہینوں کو زلی کی شرط لگاتے تھے خواہ ان کے پاس ستنی ہی تھا کٹیں ہو اور ان کے کھانوں میں کوئی مسلمان مقرر نہ ہو تو ان پر رات تین ماہ نہ ہوگی۔ ابو عبد اللہ در مسند۔ معنی جلد

۱۱۳۷۵ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا کہ زلی میں سے کسی کو بھی نہ کرنا اور اس کے ساتھ ایک دن اور رات تین مہینوں کو زلی کی شرط لگاتے تھے خواہ ان کے پاس ستنی ہی تھا کٹیں ہو اور ان کے کھانوں میں کوئی مسلمان مقرر نہ ہو تو ان پر رات تین ماہ نہ ہوگی۔ ابو عبد اللہ در مسند۔ معنی جلد

۱۱۳۷۶ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا کہ زلی میں سے کسی کو بھی نہ کرنا اور اس کے ساتھ ایک دن اور رات تین مہینوں کو زلی کی شرط لگاتے تھے خواہ ان کے پاس ستنی ہی تھا کٹیں ہو اور ان کے کھانوں میں کوئی مسلمان مقرر نہ ہو تو ان پر رات تین ماہ نہ ہوگی۔ ابو عبد اللہ در مسند۔ معنی جلد

۱۱۳۷۷ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا کہ زلی میں سے کسی کو بھی نہ کرنا اور اس کے ساتھ ایک دن اور رات تین مہینوں کو زلی کی شرط لگاتے تھے خواہ ان کے پاس ستنی ہی تھا کٹیں ہو اور ان کے کھانوں میں کوئی مسلمان مقرر نہ ہو تو ان پر رات تین ماہ نہ ہوگی۔ ابو عبد اللہ در مسند۔ معنی جلد

تھا تو حضرت مجاہد نے فرمایا کہ کلمات کے لئے "ابو عبد اللہ بن زہبوعہ

۱۱۳۷۳... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بزرگ سے کہ پاس سے گزرے جو مسجدوں کے دروازہ پر ہانکا کرتا تھا تو فرمایا کہ تم نے میرے ساتھ انصاف نہیں کیا کہ "حجاب کے باوجود تجھ پر جزیہ مقرر کر دیا اور تجھے میرے بڑے حجاب کے لئے ضار نہ کر دیا، مگر بیت اہمال سے اس کی ضرورت کے لئے مجھ پر دی فرمایا۔" ابو عبد اللہ بن زہبوعہ

۱۱۳۷۴... حضرت جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس جزیہ کا بہت سالانہ گائیو میری فیملی ہے کہ تم نے لوگوں کو ہلاک کر دیا ہے، عرض کیا کہ نہیں خدا کی قسم ہم نے جو کچھ لیا ہے وہ اپنی امت آسانی سے صاف کرتے ہوئے لیا ہے، اور پاست فرمایا بغیر غلطی، گڑے کے عرض کیا ہاں تو فرمایا کہ تمام یقین خدا ہی کے لئے ہیں جس نے نہ یہ کام میرے ہاتھ سے کر دیا اور نہ میرے درمیان میں کر دیا۔"

ابو عبد اللہ فی الاموال

۱۱۳۷۵... ابو عبد اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے غلام نہ خریدے کیونکہ وہ خزانہ دے ہیں اور ان کی زمین بھی سود نہیں خریدے اور تم میں سے کوئی بھی چھوٹوں کے ساتھ شطارت نہ کرے جبکہ اللہ تعالیٰ اس کو اس سے نجات دے چکے ہیں۔" ابو عبد اللہ فی الاموال سن

کبریٰ

۱۱۳۷۶... مختصر فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ صابو پر جزیہ مقرر کرتے تھے، یہاں تک کہ وہ اس قافلہ نہ ہو جائیں چنانچہ پھر ان پر زور دم مقرر کرتے ہوئے پھر ان پر ان کی حیثیت اور کام کا کچھ لکھا ہے بڑے حجاب کے لئے۔" ابن زہبوعہ فی الاموال

۱۱۳۷۷... ابن زہبوعہ فرماتے ہیں کہ اصل تجرین میں سے جن لوگوں نے تجزیہ کی شرط پر رسول اللہ ﷺ سے صلح کی تھی ان میں سے ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے درمیان مسلمان ہو گیا، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ میں مسلمان ہوں، تجھ پر جزیہ نہیں دیا گیا تو فرمایا کہ بلکہ تم جزیہ سے بچنے کے لئے مسلمان ہوئے ہو، اس نے کہا کہ آپ کی کیا خیال ہے، عرض میں جزیہ سے بچنے کے لئے مسلمان ہوا ہوں جیسے کہ آپ فرمادے ہیں تو کیا اسلام میں کوئی ایسا چیز نہیں جو مجھے پناہ دے اور فرمایا اہل انحراف سے جزیہ صاف کر دیا۔" ابن زہبوعہ

۱۱۳۷۸... قسم کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لشکروں کے امراء کو لکھا کہ اصل تجزیہ کی گردنوں میں صبر لگاؤ، "مسلم کبریٰ بیہقی

۱۱۳۷۹... بولتے ہیں عید فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط آیا کہ تجوہیوں سے جزیہ لےو، کیونکہ عبدالرحمن بن کوفہ نے مجھ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تجرین جویوں سے جزیہ وصول کیا۔" ابو یوسف محمد بن زہبوعہ لفظی فی فوائد

۱۱۳۸۰... مسند محمد رضی اللہ عنہ سے نظر میں انہم روایت کرتے ہیں فرمایا کہ فردا بین توکل اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کس بنا پر تجوہیوں سے جزیہ لےو گے جبکہ وہ اصل کتاب بھی نہیں "تو حضرت مستور کھڑے ہوئے اور ان سے بات کرنے لگے اور فرمایا کہ اسے اللہ کے دشمن کیا تو حضرت ابو بکر محمد رضی اللہ عنہ پہنچ کر کہے، پھر ان کو لے کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے گھر کی طرف گئے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تجوہیوں کے بارے میں سب سے پہلے وہ جانتا ہوں، ان کی علامت وہی ہے جو وہ بچپن سے ہی ان کی کتاب ہے، جو وہ پڑھتے پڑھاتے ہیں اور ان کا دشنام ایک دن نے ان کی حالت میں اپنی بیوی اور بچوں سے زنا کر چھوڑا، ان میں سے بعض قوموں کو علم ہو گیا کہ یہ کتاب آدم علیہ السلام کے دین سے بجز کسی دین سے واقف ہو اور وہ اپنے بیٹے اور بیٹی کی آنکھ میں شادی کر دیا کرتے تھے اور میں آدم علیہ السلام کے دین پر ہوں، سو جو وہ لکھتے ہیں سے برگشتہ ہو کر اس کے کچھ دیکھو، گویا انہوں نے کانٹوں سے جگہ کی، سو اگلے ہی دن ان سے ان کی کتاب انھوں نے انہوں کو جو ان سے سینوں میں تھا وہ بھی نکال دیا، اور وہ اصل کتاب ہیں اور جناب رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے جزیہ لیا ہے۔" لفظی، "مسند، "ابو یوسف، "ابن زہبوعہ فی الاموال سن کثرت بیہقی

۱۱۳۸۱... زہبوعہ بن عدی نے فرمایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ایک دہقان مسلمان ہو گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر تو اپنی زمین پر ہی رہے گا تو ہم تجھ سے تیرا جزیہ صاف کر دیں گے اور اگر تو اس زمین سے مٹ گیا تو ہم اس کے زیادتی دہ ہوں گے۔"

ابو عبد اللہ زہبوعہ فی الاموال، مسند کبریٰ بیہقی

کریں گے اور ہم اپنے گرجوں کے دروازے گزرنے والوں اور مسافروں کے لئے وسیع کر دیں گے، اور اگر کوئی مسلمان گزرا تو ہم تین دن تک اس کی مہمان نوازی کریں گے اور کھانا کھائیں گے، اور یہ کہ اپنے گرجوں اور گھروں میں کسی جاسوس کو نہ رکھیں گے اور نہ مسلمانوں کے جاسوس کو چھپائیں گے، اور نہ ہم اپنی اولاد کو قرآن سکھائیں گے اور نہ شرک کا اظہار کریں گے اور نہ کسی کو شرک کی دعوت دیں گے، اور اگر ہمارے لوگوں میں سے کوئی مسلمان ہونے کا ارادہ کرے گا تو ہم اس کو بھی منع نہ کریں گے اور ہم مسلمانوں کی عزت کریں گے اور اگر وہ ہماری مجلسوں میں بیٹھنا چاہیں تو ہم کھڑے ہو جائیں گے، اور ہم کسی بھی چیز میں اس کی مشابہت اختیار کریں گے نہ لباس میں نہ ٹوٹی میں نہ حمام میں اور نہ جوتوں میں اور نہ بال بنانے میں اور نہ ہم ان جیسی گفتگو کریں گے اور نہ ان جیسی باتیں کریں گے نہ ہم زین پر سوار ہوں گے اور نہ تلوار لٹکائیں گے اور نہ ہم کوئی اسلحہ وغیرہ بنائیں گے نہ اپنے پاس رکھیں گے، اور نہ اپنی مہروں میں عربی نقش بنائیں گے اور نہ شراب پیئیں گے، اور ہم اپنی پیشانیوں کے بال کاٹیں گے، ہم اپنا حلیہ خاص رکھیں گے جہاں بھی ہوں، اور اپنے بچے میں زنا باندھیں گے، اور مسلمانوں کے راستوں اور بازاروں میں صلیب اور اپنے کتابیں نہ لٹا کر کریں گے، اور ہم اپنے گرجوں پر بھی صلیب کو ظاہر نہ کریں گے، اور مسلمانوں کی موجودگی میں اپنے گرجوں میں ناقوس بھی نہیں بجائیں گے اور ہم سانپان بھی باہر نہیں نکالیں گے اور نہ بارش کے لئے اجتماع کریں گے، اور نہ اپنی موتوں پر اپنی آواز بلند کریں گے، اور نہ مسلمانوں کے راستوں میں اپنی موتوں کے ساتھ آگ ظاہر کریں گے ان کے پاس اپنی میتوں کو نہ لائیں گے، اور جو مسلمانوں کے حصے میں ہوں کو اپنا تلہام نہ بنائیں گے، اور ہم مسلمانوں کی آبادیوں میں بھی نہ جائیں گے۔

اور جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ تک یہ خط پہنچا تو انہوں نے مندرجہ ذیل اضافہ فرمایا کہ ہم مسلمانوں میں سے کسی کو نہ ماریں گے، ہم نے شرط مقرر کی ہے تمہارے لئے اپنے آپ پر اپنے اصل مذہب پر اور ان (مسلمانوں) سے ہم نے امان قبول کی، مگر اگر ہم نے اپنی مقرر کردہ شرائط کی مخالفت کی تو ہم اس کے خود مددگار ہیں ذی نہر ہیں گے اور تمہارے لئے حلال ہو جائے گا وہ معاملہ جو شوقی اور مجتہدوں کو ان کے ساتھ کرنا حلال ہوتا ہے۔ ابن مندہ فی غرالب شعبہ اوزابن زہری شرط نصاریٰ

۱۱۳۹۰..... سعید بن عبد العزیز فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جبہ بن ابیہم سے فرمایا اسے جبہ انہوں نے عرض کیا کہ جی موجود ہوں تو فرمایا: مجھ سے تین میں سے ایک بات قبول کر لو، یا تو تم مسلمان ہو جاؤ تو تمہیں بھی وہی سہولتیں ملیں گے جو مسلمانوں کو ملتی ہیں اور تم پر بھی وہی ذمہ داری ہوگی جو تمام مسلمانوں پر ہوتی ہے، یا پھر خراج ادا کرو یا پھر تم رومیوں سے مل جاؤ فرمایا تو پھر وہ رومیوں سے مل گیا۔

ابو عبیدہ، ابن زنجویہ معاً فی کتاب الاموال ۱۱۳۹۱..... خلیفہ بن قیس فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے یزقا امصر کے اصل کتاب کے لئے خط لکھو کہ اپنی پیشانیوں کے بال کاٹیں اور کشتیاب نامی کپڑا وغیرہ اپنے وسط میں باندھیں، تاکہ ان کا علیہ مسلمانوں کے طے سے ممتاز ہو جائے۔ ابو عبیدہ، اوزابن زنجویہ ۱۱۳۹۲..... اصل سواد کے سردار وغیرہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا کہ اے امیر المومنین اصل قارس ہم پر غالب آگئے اور انہوں نے ہمیں تکلیف دی اور ہمارے ساتھ برا سلوک کیا، سو جب اللہ تعالیٰ آپ کو لے آئے تو ہمیں آپ کے آنے سے خوشی ہوئی ہم آپ کے پاس آئے ہیں، ہم آپ کو کسی چیز سے نہ دوں گے اور نہ آپ سے قتال کریں گے، یہاں تک کہ ہمیں علم ہو کہ آپ ہمیں غلام بنانا چاہتے ہیں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب میں فرمایا کہ، اب تو اگر تم چاہو تو اسلام قبول کر لو، اگر چاہو تو جزیرہ ادا کرو اور اگر چاہو تو جنگ کرو، تو انہوں نے جزیہ دینا اختیار کیا۔ ابو عبیدہ

یہودیوں کو نکالنے کے بیان میں

۱۱۳۹۳..... مسند عمر رضی اللہ عنہ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن دینار روایت کرتے ہیں فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک یہودی کو یہ کہتے سنا کہ وہ کہہ رہا تھا رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ گویا کہ میں تم سے ساتھ ہوں انوے اپنا پالا ان اپنے اونٹ پر ڈال دیا پھر تو راتوں رات سفر

کرنے لگا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خدا کسی قسم انکی باتوں پر کان نہ دھرتا۔ مصنف عبد اللہ الوافی

۱۱۳۹۳..... اسلم فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہودیوں، عسائیوں اور مجوسیوں کے لئے تین دن مقرر کئے اپنی ضروریات پوری کر لیں اور ان میں سے کوئی ایک بھی تین دن سے زیادہ نہ منورہ میں نہ رہے۔ مالک، سنن کبیری، بیہقی

۱۱۳۹۵..... یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نجران کے یہودیوں اور عسائیوں کو جلا وطن کر دیا، اور ان کے زمین کا اچھا حصہ اور انگوڑوں کے باغات خرید لئے، اور ان زمینوں کا لوگوں کے ساتھ اس طرح معاملہ کیا کہ اگر وہ گائے اور بیل اپنے پاس سے لے کر آئیں گے تو دو تہائی ان کا اور ایک تہائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اور اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیچ اپنے پاس سے دیا تو ان کا ایک حصہ اور ہوگا، اور بھجوروں کے درختوں کا معاملہ اس طرح کیا کہ ان کے لئے ایک ٹمس اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے چار ٹمس اور انگوڑوں کا معاملہ اس طرح کیا کہ ایک تہائی کام کرنے والوں کے لئے اور دو تہائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لئے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۱۳۹۶..... سالم بن ابن الجعد فرماتے ہیں کہ اصل نجران کی قعد او چالیس ہزار تھی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس بات کا خطرہ تھا کہ کہیں یہ مسلمانوں پر حملہ نہ کر دیتیں، لیکن اصل نجران کے درمیان آپس میں حسد ہو گیا چنانچہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور عرض کیا کہ ہمارا آپس میں جھگڑا ہو گیا ہے ہمیں جلا وطن کر دیجئے اور رسول اللہ ﷺ نے بھی ان کے لئے دستاویز لکھی تھی کہ ان کو جلا وطن کیا جائے چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے موقع فلیت ہانا اور ان کو جلا وطن کر دیا پھر وہ دوبارہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور عرض کیا کہ پہلا والا معاملہ (یعنی جلا وطنی کا) ختم کر دیجئے، لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انکار کر دیا، جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کا دور خلافت آیا تو یہ لوگ پھر ان کے پاس آئے اور کہا کہ ہم آپ سے آپ کے دائیں ہاتھ کی کھیروں کے واسطے سے اور آپ کے نبی کے ہاں آپ کی سفارش کے واسطے سے عرض کرتے ہیں کہ آپ ہم سے پہلے والا معاملہ ختم کر دیجئے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی انکار کر دیا اور فرمایا کہ مقہور عمر زیادہ معاملہ فہم تھے چنانچہ جو کچھ انہوں نے کیا ہے میں اس میں تہدیلی نہ کروں گا۔

سالم کہتے ہیں کہ لوگوں کا خیال تھا کہ اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ پر کسی چیز میں طعن کرنے والے ہوتے تو اصل نجران کے معاملے میں کرتے۔

ابن ابی شیبہ، ابو عید فی الاموال، سنن کبیری، بیہقی

یہودیوں کو مدینہ سے جلا وطن کرنا

۱۱۳۹۷..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہودیوں کو مدینہ سے جلا وطن کر دیا تو یہودیوں نے عرض کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں یہاں ٹھہرایا ہے اور آپ ہمیں یہاں سے نکال رہے ہیں؟ یحییٰ کریم ﷺ نے انہیں یہاں ٹھہرایا ہے اور اب میری رائے یہ ہے کہ انہیں مدینے سے نکال دوں۔ ابو یوسف، النطعی فی العلل والایات

۱۱۳۹۸..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا کہ رسول اللہ ﷺ فرما رہے تھے اگر میں زندہ اور باقی رہا تو ضرور یہودیوں اور عسائیوں کو جزیرہ عرب سے نکال دوں گا یہاں تک کہ یہاں مسلمانوں کے علاوہ کوئی زندہ نہ رہے۔ ابن جریر، فی تہذیبہ

۱۱۳۹۹..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر کسی کا خیمہ میں حصہ ہو تو وہ لے آئے تاکہ ہم اسے ان کے درمیان تقسیم کریں چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے درمیان حصے کو تقسیم کر دیا تو ان یہودیوں کا سردار یولا اسے امیر المؤمنین ابی بکر نے نکالنے، ہمیں یہیں رہنے دیجئے جیسے رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ہمیں رہنے دیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے سردار سے فرمایا کیا تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کے قول سے گرا ہوا سمجھتا ہے؟ اس وقت تیرا کیا حال ہوگا جب تیری سواری تجھے لے کر قرض کرتی ہوئی شام کی طرف پہلی جارہی ہوگی اور ہرگز رتے دن کے ساتھ آگے بھی بڑھتی جارہی ہوگی، پھر اصل حد یہیہ میں سے جو لوگ خیر میں موجود تھے ان لوگوں کے درمیان تقسیم کر دیا۔ ابن جریر

۱۱۵۰۰۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے گھر والوں کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور خطبہ ارشاد فرمایا کہ ”بے شک رسول اللہ ﷺ نے خیر کے یہودیوں کے ساتھ ان کے مال پر معاملہ فرمایا تھا اور فرمایا تھا کہ ہم تمہیں اس وقت تک اپنے پاس نہ رہنے دیں گے جب تک اللہ تمہیں نہ دے گا اور عبداللہ بن عمرو ہاں موجود مال کی طرف گئے تھے سورات کے وقت ان پر حملہ کیا گیا اور ہاتھوں میں لوگوں کو چھڑا دیا اور وہاں ان کے علاوہ ہمارا کوئی دشمن نہیں، وہی ہمارے دشمن اور قہر تہیں ہیں، اور میری رائے ان کو جلا وطن کرنے کی ہے چنانچہ اس معاملے پر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اجتماعی فیصلہ کر لیا تو بنو النبیہ عقیق نامی قبیلہ کا ایک شخص ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ اے امیر المؤمنین آپ ہمیں نکال رہے ہیں جبکہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نہیں رہنے دیا اور ہمارے ساتھ ہمارے اموال کا معاملہ کیا اور شرط لگائی، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے قول مبارک کو بھول گیا ہوں (کہ) تیرا اس وقت کیا حال ہوگا جب تجھے خیر سے نکالا جائے گا اور تیری اونٹنی تجھے لے کر راتوں رات بھاگتی چلی جائے گی؟ یہودی نے کہا کہ یہ تو ابوالقاسم (ﷺ) کا مذاق تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے اللہ کے دشمن تو جھوٹا ہے، اور پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو جلا وطن کر دیا۔ بخاری، سنن مجہدی بیہقی

۱۱۵۰۱۔ یحییٰ بن یزید بن ابی حمزہ فرماتے ہیں مظہر بن رافع الحارثی میرے والد کے پاس شام سے دس ہمدو سونے تازے کا فر مزدور لے کر آئے تاکہ ان سے اپنی زمین پر کام کروائیں چنانچہ جب وہ خیر پہنچے تو تین دن ٹھہرے، اسی دوران یہودی وہاں داخل ہوئے اور ان مزدوروں کو مظہر کے قتل پر ابھارا اور دو تین چھریاں چھپا کر ان کے لئے لے گئے، پھر جب مظہر خیر سے نکلے اور شام نامی جگہ پر پہنچے تو ان مزدوروں نے مظہر پر حملہ کر دیا اور پائٹ پھاڑ کر قتل کر دیا اور پھر شہر کی طرف واپس چلے گئے، انچنانچہ یہودیوں نے ان کو زار اور خوراک وغیرہ دی اور یہ قاتل شام پہنچ گئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جب یہ اطلاع ملی تو فرمایا کہ میں خیر کی طرف نکلے والا ہوں اور وہاں موجود اموال کو تقسیم کرنے والا ہوں، اس کی حدود کو واضح بھی کروں گا اس کے سارے کو کشادہ کروں گا اور یہودیوں کو وہاں سے جلا وطن کر دوں گا کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے بارے میں فرمایا تھا کہ اللہ نے تم کو کھانا دیا ہے، اور اللہ تعالیٰ نے اجازت دے دی ہے کہ ان کو جلا وطن کر دیا جائے، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہی کیا۔ ابن سعد

۱۱۵۰۲۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے لوگو! رسول اللہ ﷺ نے خیر کے یہودیوں کے اس شرط پر معاملہ فرمایا تھا کہ ہم جب چاہیں گے تمہیں نکال دیں گے، اگر کسی کا وہاں مال ہے تو وہ اپنے مال کے پاس پہنچ جائے کیونکہ میں یہودیوں کو نکالنے والا ہوں، پھر انہوں نے یہودیوں کو خیر سے جلا وطن کر دیا۔ مسند احمد، ابوداؤد، سنن مجہدی بیہقی

مصالحات و صلح

۱۱۵۰۳۔ مسند عمر رضی اللہ عنہ سے مغیرہ بن سراح بن الحنفی اشجانی، زید بن العثمان سے یا نعمان بن زید سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان سے، بنو تغلب کے عسائیل کے بارے میں بات کر رہے تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا رادہ تھا کہ ان سے جزیہ لیں اور وہ مختلف شہروں میں پھیل گئے تھے تو نعمان بن زید نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ اے امیر المؤمنین، بنو تغلب والے عرب ہیں اور جزیہ کو پسند نہیں کرتے ان کے پاس مال بھی نہیں وہ صرف کھیتی باڑی کرتے ہیں اور مویشی پالتے ہیں، اور دشمن پر غالب آجاتے ہیں لہذا ان سے لڑ کر ان کو اپنے دشمن کی مدد پر ابھاریں، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے اس شرط پر صلح کرنی کہ بنو تغلب والے دو گنا صدقہ ادا کریں گے اور یہ بھی شرط لگائی کہ وہ اپنی اولاد کو عیسائی نہ بنائیں گے۔

مغیرہ کہتے ہیں کہ مجھے بیان کیا گیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر میں بنو تغلب کے لئے فارغ ہوتا تو ان کے بارے میں ضرور میری بھی ایک رائے ہوتی، میں ان کے ساتھ زبردست جنگ کرتا، اور ضروران کی اولادوں کو قیدی بناتا، جب سے انہوں نے اپنی اولاد کو عیسائی بنایا ہے تو ان کا مذہب ختم ہو گیا ہے اور انہوں نے وعدہ طمانی کی ہے۔ ابو عبیدہ، ابن زبیر وغیرہ معافی الاموال

فرمان مہر کر کے روم کی طرف جا رہے تھے اس شرط پر کہ وہ اپنے بچوں کو عیسائیت کے رنگ میں نہ ڈھکیں گے اور نہ اپنے دین کے علاوہ کسی اور دین پر زبردستی نہ کریں گے اور یہ کہ ان پر دو گنا عشر ہو، ہمیں درہم پر ایک درہم۔ ابو عبیدہ فی الاموال

۱۱۵۱۶۔ زیاد بن حدیر کہتے ہیں کہ ان کے والد عیسائیوں سے سال میں دو مرتبہ عشر لیا کرتے تھے چنانچہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور عرض کیا کہ اے امیر المومنین آپ کا کارندہ کارکن مجھ سے سال میں دو مرتبہ عشر وصول کرتا ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس کو سال میں دو مرتبہ وصول کرنے کی اجازت نہیں ہے بلکہ اس کو سال میں ایک ہی مرتبہ عشر وصول کرنا چاہیے، پھر وہ عسائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ میں عسائی شیخ ہوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ شیخ ہوں اور میں نے تیری ضرورت پوری کر دلی ہے۔

۱۱۵۱۷۔ حضرت سائب بن یزید فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ مبارک میں مدینہ کے بازار کا عامل تھا چنانچہ ہم شش میں سے عشر لیا کرتے تھے۔ الشافعی، ابو عبیدہ

خراج

۱۱۵۱۸۔ مسند معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ مجھے جناب رسول اللہ ﷺ نے عرب علاقوں کی طرف روانہ فرمایا اور حکم فرمایا کہ میں زمین کا حصہ وصول کروں، دشیان کہتے ہیں کہ اس (زمین) کا حصہ تہائی اور چوتھائی تھا۔ عبد الرزاق

فحس

۱۱۵۱۹۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مسند سے حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ براء بن مالک نے مرزبان الزرارۃ سے مبارزۃ (مقابلہ) کیا، اور ایسا نیزہ مارا کہ جس سے درویش گئی اور نیزے کا پھل اندر گھس گیا اور براء بن مالک قتل ہو گیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ صبح کی نماز سے فارغ ہوئے تو ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ ہم چھینے ہوئے مال سے فحس نہ لیا کرتے تھے لیکن براء کا مسلوب مال بہت زیادہ ہے اور مجھے یہی سمجھ آتا ہے کہ اس کا بھی فحس نکالوں، چنانچہ اس کی قیمت تیس ہزار دینار مقرر کی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیس چھ ہزار دینار عطا فرمائے، چنانچہ پہلی مرتبہ فحس کی اسلام میں کسی مقتول کے چھینے ہوئے مال سے فحس وصول کیا گیا۔

عبد الرزاق، ابو عبیدہ فی کتاب الاموال، ابن ابی شیبہ، ابن جریر، ابو عوالہ، طحاوی، اور محاملی فی اعمالہ

۱۱۵۲۰۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ فحس کو فحس ہی سے نکالا جائے گا۔

ابن ابی شیبہ، ابن الصلار فی الارسطہ، الضعفاء للعقیلی، دار فطی، متفق علیہ

۱۱۵۲۱۔ حانی بن کلثوم فرماتے ہیں کہ جب اسلامی لشکر نے شام فتح کر لیا تو سالار لشکر نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ ہم نے ایسی سرزمین فتح کی ہے جس پر کھانا دینا اور گھاس چوس بہت ہے، میں نے اپنے پاس سے کوئی قدم اٹھانا مناسب نہ سمجھا چنانچہ آپ مجھے اس معاملے میں کوئی حد لیا تو فرمایا میں، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ لوگوں کو کھانا پینے دو، جو کوئی سونے چاندی کی خرید و فروخت کرے تو اس میں اللہ کا حصہ فحس اور مسلمانوں کا حصہ بھی ہے۔ متفق علیہ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی دعا کی قبولیت

۱۱۵۲۲۔ نافع فرماتے ہیں کہ جس لشکر نے شام فتح کیا ہے اس میں حضرت معاذ اور مال رضی اللہ عنہما بھی تھے چنانچہ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ یہ مال نے جو بیس حاصل ہوا ہے اس میں سے فحس (پانچواں حصہ) آپ کا ہے اور باقی ہمارا اور اس کے علاوہ اس میں کسی کا کوئی

حق نہیں جیسے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیر میں عمل فرمایا تھا۔

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تحریر فرمایا کہ ایسا نہیں ہے جیسے تم سمجھتے ہو بلکہ میں اسے مسلمانوں کے لئے وقف کرتا ہوں۔
سو جب انہوں نے انکار کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور دعا فرمائی کہ اے میرے اللہ میرے بال اور ان کے ساتھیوں کی طرف سے کافی ہو جائیے، چنانچہ ابھی سال بھر بھی نہ گزرا تھا کہ تمام حضرات کی وفات ہو گئی۔

ابو عبید، ابن زلعوبہ، اور مسن کبیری بیہیلی
فائدہ:..... اسی روایت کے آخر میں مشاہرات صحابہ کی طرف اشارہ ہے، اصل علم کو اس کا حکم معلوم ہی ہے اور عوام کو اس کی ضرورت نہیں لہذا
ایسی روایات و مسائل کی کھود کرید کرنے کی ضرورت نہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۱۵۲۳..... زید بن عمر فرماتے ہیں کہ نجد کے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے نام خط لکھ کر شتہ داروں کے حصے کے بارے میں دریافت
فرمایا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے لکھا کہ یہ ہمارا تھا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں بلایا تاکہ ان کا جگہ کرادیں قیام کا، اور ہمارے
گھر والوں کو خدام دیں، اور ہم میں سے جو لوگ قرض دار ہیں ان کو دیں لیکن ہم نے انکار کر دیا اور کہا کہ سب ہمیں دیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ
نے بھی انکار فرمادیا۔ ابو عبید، ابن الاساری فی المصاحف

۱۱۵۲۴..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہمیں قس میں سے اتنا دیتے جتنا مناسب سمجھتے چنانچہ ہم نے اس
میں عدم و بچی کا اٹھارہ لکھ دیا اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے شتہ داروں کا حق قس کا قس ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے قس
انہی اقسام میں مقرر فرمایا ہے جن کی نشاندہی فرمائی ہے چنانچہ سب سے زیادہ خوش قسمت وہ ہے جن کی تعداد زیادہ ہو اور فاقہ سخت ہو چنانچہ ہم
میں سے بعض نے لے لیا اور بعض نے چھوڑ دیا۔ ابو عبید

۱۱۵۲۵..... زہری فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر عراق کا قس آ گیا تو کسی باغی کو نکاح کروائے بغیر نہ چھوڑوں گا اور جس
کے لئے کوئی لڑکی نہ ہو اس کی میں خود خدمت کروں گا۔ ابو عبید

مال غنیمت کے پانچویں حصہ کی تقسیم

۱۱۵۲۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں فاطمہ، عباس اور زید بن عاص رضی اللہ عنہم جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں بیٹھے
تھے تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میری عمر بڑھ گئی، ہڈیاں نرم ہو گئیں اور تکلیف بڑھ گئی سو اگر آپ مناسب سمجھیں تو
میرے لئے اتنے وقف کھانے (بلور و خلیف) کا حکم دے دیجئے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے حکم دے دیا، پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہ نے
عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اگر آپ مناسب سمجھیں تو میرے لئے بھی ویسا ہی حکم جاری فرمائیے جیسا اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے جاری
فرمایا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں یہ حکم جاری کروں گا، پھر حضرت زید بن عاص رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپ نے مجھے
زمین مرحمت فرمائی تھی، میرا اگر اوقات اسی سے تھا پھر آپ نے وہ زمین مجھ سے واپس لے لی، اب اگر آپ مناسب سمجھیں تو واپس کر دیں تو
آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایسا ہی ہوگا، پھر میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اگر آپ چاہیں تو اس حق پر مجھے مقرر فرمائیے تو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب
میں ہمارے لئے مقرر فرمایا ہے یعنی قس تو میں اس کو آجنا ب کی حیات مبارکہ ہی میں تقسیم کروں گا تاکہ آپ کے بعد کوئی مجھ سے اس معاملے
میں جھگڑا نہ کرے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہم ایسا کر دیں گے چنانچہ آپ ﷺ نے مجھے اس پر مقرر فرمایا اور میں نے آپ ﷺ کی حیات مبارکہ
ہی میں اس کو تقسیم کر دیا، پھر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھے مقرر فرمایا اور میں نے اسے ان کی حیات مبارکہ ہی میں تقسیم کر دیا، پھر مجھے
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر مقرر فرمایا اور میں نے ان کی حیات مبارکہ ہی میں اسے تقسیم کر دیا۔

۱۱۵۲۷۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے جس کے کس پر مقرر فرمایا پتا چپس میں کو آپ ﷺ کی حیات مبارکہ میں آج کر دیا اسی طرح حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی حیات مبارکہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس مال لایا گیا، انہوں نے مجھے لایا اور کہا کہ اے مجھے، میں نے کہا کہ مجھے ضرورت نہیں، پھر فرمایا کہ اے مجھے آپ لوگ اس کے زیادہ حق دار ہیں، میں نے عرض کیا کہ میں اس سے باز ہوں تو انہوں نے اس مال کو بیت المال میں جمع کر دیا۔ ابن ابی شیبہ، ابو داؤد

۱۱۵۲۸۔ محمد بن ابی بکر کہتے ہیں کہ میں نے ابو جعفر محمد بن عثمان بن ابی طالب سے پوچھا کہ جب ابن ابی اسحاق نے پوچھا کہ یہ میرا تھا تو آپ ﷺ کے رشتہ داروں کے حصے کے بارے میں مانہوں نے کیا معاملہ کیا تھا؟ فرمایا کہ بالکل وہی جو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہمارے کیا تھا، میں نے پھر پوچھا کہ پھر کیا روایت آئی؟ فرمایا کہ ان کو یہ ہانت پسند تھی کہ کوئی ان کے بارے میں یہ کہے کہ وہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہمارے رشتہ دار ہیں، ان کے خلاف چلتے تھے۔ ابو عبد اللہ بن ابی اسحاق رضی اللہ عنہ

۱۱۵۲۹۔ عبدالرحمن بن ابی بکر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہمارے آپ کے حصے کے ساتھ کیا معاملہ کیا کرتے تھے؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمایا کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانے میں جس شخص سے ہی نہیں اور نہ ان کو کسی کا موقع ملا، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر جس میں حصہ دینے سے بعد یہ پاور کے کسی تک چپ چپ انہوں نے میری موجودگی میں فرمایا کہ اسے اصل روایت ایسے میں سے تمہارا حصہ ہے، اور مجھ کو حصہ مجوز دیا ہے، ان کی ضروریات زیادہ ہو گئیں ہیں، مگر تم پسند کر دو یا نہ حصہ مجوز دیتا کہ ہم اس کو سولہ مانوں میں خرچ کریں، جب وہ بارہ ملے گا تو میں اس میں سے تمہارا حصہ دو کر دوں گا؟ میں نے عرض کیا کہ جی ہاں، درست ہے، لیکن حضرت عباس رضی اللہ عنہ فوراً اٹھ کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ اپنے حصے کو برگزیدہ مجوز دیا ہے، ان سے کہنا کہ اسے ابوالفضل، اکیس تمام مسلمانوں میں، رحمت نہ ہو، چاہیے؟ امیر المؤمنین بھی سفارش کرتے ہیں، اپنی بیٹی میں حصہ کو لایا گیا، چپ چپ میں نے اسے پیسے دیے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت ہو گئی اور خدا کی قسم انہوں نے اس کو لایا، فرمایا اور نہ ہی میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں یہ مال لے سکا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان کرنا شروع کیا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے صدق اپنے رسول پر حرام فرمایا اور اس کے بدلے میں جس سے حصہ مقرر فرمایا، اور صدق آپ ﷺ پر اور خصوصاً آپ ﷺ کے گھر والوں پر حرام کیا، میں امت پر نہیں چڑھتا، میں نے حرام ہوا تھا اس کے بدلے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ان کے لئے بھی حصہ مقرر فرمایا۔ ابن الصلو

۱۱۵۳۰۔ ابن ابی یونس فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جس کے بارے میں سوال کیا؟ تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے صدق کو اس کے لئے حرام قرار دیا اور اس کے بدلے میں میں جس کو عطا فرمایا، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اس پر ضرور فرمایا، چنانچہ آپ ﷺ کی وفات ہو گئی پھر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بھی مجھے اس پر مقرر فرمایا، یہاں تک کہ ان کی بھی وفات ہو گئی اور پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی مجھے اس پر مقرر فرمایا، اس کو حد تک پہنچ کر جمع کیا۔ ابو عبد اللہ بن معروف فی المسائل بن مسلم

۱۱۵۳۱۔ ابن سیرین فرماتے ہیں کہ ایک امیر نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مال کا حصہ بھی منہ دے کر اس نے میں سے کوئی چیز دی تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے وہ مالیت فرمایا کہ یہاں میں سے ہے؟ اس نے کہا نہیں تو آپ رضی اللہ عنہ نے قبول نہ فرمایا۔ ابن سعد

مال غنیمت اور اس کے احکامات

۱۱۵۳۲۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی سند سے عبدالرحمن بن عمار کے آثار ذکر وہ شہام بخرقہ روایت فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے تنہا فرمائی سو میرے لئے بھی اتنی ہی حصہ رکھنا، تا میرے آقا کے لئے رکھ۔

ابن سعد اور ابو عبد اللہ بن ابی اسحاق رضی اللہ عنہ

۱۱۵۳۳۔ زیاد بن عبد اللہ بن حبہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن ابی بکر کو پانچ

مسلمانوں کے ساتھ زیادہ سے زیادہ برائی اپنی امی کی مدد کے لئے بھیجا، فکر کے حالات سوائے جو گئے اور انہوں نے یمن میں ہجرت کی علاقہ فتح کر لیا لیکن زیادہ سے زیادہ یمن کی قسمت میں وہ اسے لئے آئے والے نظر کو بھی شریک کر لیا اور اس کے بعد پہنچا تھا، پہنچا ہی حضرت ابوذر صدیق رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ مال قسمت میں اسی کا حق ہے، جو واقعہ کے دوران موجود تھا۔ "عنتی، سنن کبریٰ بیہقی

۱۱۵۳۴ ... ایک صاحب روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوذر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ مال جو دشمن نے مسلمانوں سے لئے لیا تھا ان پر غلبہ کر یا کوئی بھاری کر دشمن سے مل گیا تھا اور مسلمانوں نے اس کو جمع کر لیا ہے تو مال کے صلہ تک مال تقسیم ہونے سے پہلے بھی وہ بعد میں ملے گی اپنے مال کے زیادہ حق دار ہیں۔ "الشفعی، معنی علیہ

۱۱۵۳۵ ... یزید بن حبیبہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابوذر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، جو اس میں لوگوں کو براہ کرتے اور لڑا، کہ میں چاہتا ہوں کہ اس معاملے سے ملنا جان بھڑاؤں اور رسول اللہ ﷺ کے لئے چاہتا ہوں کہ رسول۔ (یعنی میرا جہاد فاعل ہو جاتا ہے)۔

ابو عبیدہ فی الاموال

۱۱۵۳۶ ... ابن ابی حبیبہ وغیرہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوذر صدیق رضی اللہ عنہ کو لشکر کی تقسیم کے دوران لوگوں میں فضیلت کو پیش نظر رکھنا چاہیے یا نہیں تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگوں کے فتنائیں تو اللہ کے ہاں ہیں، ہاں معاشی حالات تو اس میں برابر بھرتے ہیں، جو عہد مسند عمر رضی اللہ عنہ سے طلاق میں شہاب فرماتے ہیں کہ اس قسمت میں حصہ کی کوئی بات جو جنگ کے دوران موجود تھا۔

الشفعی، عبد الرزاق، ابن ابی شیبہ، بخاری، سنن کبریٰ بیہقی

۱۱۵۳۸ ... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو تقسیم کا مال اس مال میں سے تھا جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو عطا فرمایا، اس سے مسلمانوں نے کوئی گھوڑے وغیرہ نہیں دوئے بلکہ یہ مال صرف رسول اللہ ﷺ کے لئے تھا چنانچہ آپ ﷺ اس میں سے اپنے گھروالوں پر سال بھر خرچ فرماتے تھے اور بنی نادیہ کو اسلحہ وغیرہ میں لگا دیتے کہ لشکر سے میں کو نہ ہائے۔ "الشفعی، ابوالحمیدی، سنن ابی شیبہ، مسند احمد، عینی، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن الجارود، ابن جریر، ابن ماجہ، ابن الصغیر، ابن مردودہ، سنن کبریٰ بیہقی

۱۱۵۳۹ ... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو اس غلامیوں کے ساتھ عطا فرمایا تھا کہ ان کے غزوہ کوئی ان غلامیت کا، لگ نہ تھا، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو تقسیم کا مال عطا فرمایا، جو عطا کیا آپ ﷺ نے اس کو تقسیم کر دیا، جس میں ان اور نہ تمہیں پھوڑ کر حاصل کیا بلکہ مال بھی آپ ﷺ نے تمہارے درمیان تقسیم کر دیا اور تمہاری طرف بھیجا، یا یہ مال تک کس میں سے یہ مال یا تو عطا ہوا، رسول اللہ ﷺ اس میں سے اپنے گھروالوں کا سال بھر خرچ کر لیا کرتے تھے اور باقی، خدا کا مال کو اللہ کے راستے میں خرچ فرمایا کرتے تھے۔

عبد الرزاق، عینی، شعبین، حبیہ، بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن مردودہ، سنن کبریٰ بیہقی

۱۱۵۴۰ ... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کو تقسیم کے مجبور کے اور شرف فروخت کر کے اپنے گھروالوں کے لئے سال بھر کا خرچہ کر کے تھے۔ "بخاری

بارغندک کی تفصیل

۱۱۵۴۱ ... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے لئے تین چیزیں تھیں، اونٹنیں، غیر اور غنم، اور باغ و غنم تو اپنے انہیں کے لئے قرار دیا کہ باغ تو وہ مسلمانوں کے لئے رکھا، اور باغ اور غیر کے آپ ﷺ نے تین حصے کر کے تھے دو حصے مسلمانوں کے لئے اور ایک حصہ اپنے اور اپنے گھروالوں کے مال بھر کے خرچ کر لیا، اور خرچہ سے بچا ہوا اس کو غیر امیر ترین میں تقسیم فرمادیتے۔

ابوداؤد، ابن سعد، ابن ابی عمیر، ابن مردودہ، معنی علیہ، سنن معجم من مصنف

۱۱۵۴۲ ... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو عطا کیا اس پر تم گھوڑے وغیرہ نہیں دلاؤ، جس کے پناہ صرف

جب آپ رسول اللہ ﷺ کے لئے ہے عربیہ مذکور اوراق نقاش۔ (ابو داؤد)

۱۱۵۴۳۔ مالک بن انس بن حداد فرماتے ہیں کہ ایک دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مال نے کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ خدا کی قسم میں اس مال کا تم سے زیادہ حق دار نہیں ہوں، اور نہ ہم میں سے کوئی اس مال کا زیادہ حق دار ہے اور خدا کی قسم مسلمانوں میں سے کوئی نہیں جس کا اس میں حصہ نہ ہو علاوہ مقام کے جو کسی کی ملکیت ہو، لیکن ہم سب میں تقسیم کتاب اللہ میں مقررہ وراثت اور رسول اللہ ﷺ کے لئے کردہ حصص کے مطابق ہوگی مثلاً کسی کا قدم اسلام کسی شخص کا اسلام کی خاطر زیادہ بصیرت زدہ ہونا اور کسی شخص کا گھر بار والا ہونا۔

اور طریق میں اس طرح ہے، کسی شخص کا اسلام میں زیادہ مشقت والا ہونا، اور کسی شخص کا زیادہ ضرورت مند ہونا، اور خدا کی قسم اگر میں ان کے لئے باقی رہا تو صنعا، کے پہاڑ سے ایک چرواہا آئے گا اس کا بھی اس مال میں حصہ ہوگا باوجود اس کے کہ وہ اپنی جگہ پر جانور چرا رہا تھا۔

مسند احمد، ابن سعد، ابو داؤد، متفق علیہ، مسند سعید بن منصور

۱۱۵۴۴۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دنیا پر کوئی مسلمان ایسا نہیں جس کا اس مال نے میں حصہ نہ ہو، حق جو دیا جائے گا یا ملک لیا جائے گا علاوہ تمہارے غلاموں کے۔

الشافعی، عبدالرزاق، ابو عیوبہ، معانی، کتاب الاموال، ابن سعد، مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد، عبد بن حمید، متفق علیہ
۱۱۵۴۵۔ اوس بن حداد فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بن عبید اللہ اور حضرت زبیر العوام رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ سوار کے لئے دو حصے اور پیادہ کے لئے ایک حصہ فرماتے۔" ذوالقطی

۱۱۵۴۶۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کا وہ مال جو مشرکین کے ہاتھ لگا، اور پھر وہ بارہ مسلمانوں کو مل گیا تو اگر مسلمانوں کے حصے تقسیم ہونے سے پہلے وہ مال اسی مسلمان کے ہاتھ آیا جس کا پہلے وہ تھا تو اب وہی اس کا زیادہ حق دار ہے، اور اگر حصے ہو گئے تو اب اس مال کو حاصل کرنے کا نصیب کے علاوہ کوئی راستہ نہیں۔ عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ، متفق علیہ

۱۱۵۴۷۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تمام جو کسی کی ملکیت ہو اس کا مال نصیب میں کوئی حق نہیں ہے۔" مصنف ابن ابی شیبہ

۱۱۵۴۸۔ حسن فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ سوار کے لئے دو حصے اور پیادہ کے لئے ایک حصہ اور چرواہے کے لئے بھی ایک حصہ۔" مصنف عبدالرزاق

۱۱۵۴۹۔ سفیان بن حرب الخولانی فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جاہلیہ نامی مقام پر دیکھا، انہوں نے اللہ تعالیٰ کی ایسی حمد و ثناء کی جس کے وہ لائق ہے پھر فرمایا ابا عبد، یہ مال نے جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں عنایت فرمایا، بہت بلند مرتبہ اور عظیم الشان ہے، اس میں کوئی کسی سے زیادہ حق دار نہیں علاوہ ان دو گھلوں یعنی قنم اور جزام کے کیونکہ میں ان کے لئے کچھ تقسیم کرنے والا نہیں ہوں، یہ میں کرنا تو ہم سے ایک شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا اے ابن الخطاب! میں اپنے معاملے میں عدل اور برابری کرنے کے لئے اللہ کا واسطہ بنا ہوں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ عمر بن الخطاب نے عدل اور برابری کا ارادہ کیا ہے اور خدا کی قسم میں جانتا ہوں اگر ہجرت صنعا کی طرف ہوتی تو قنم و جزام میں سے چند ایک کے علاوہ کوئی اس طرف نہ جاتا، سو میں سفر کی مشقت برداشت کرنے اور سواری خریدنے والے کو اس شخص کی طرف نہ بناؤں گا جو اپنے علاقے میں اڑتے رہے، تو اسی وقت ابوترک خضریٰ ہوئے اور کہا اے امیر المؤمنین! اگر اللہ تعالیٰ نے ہجرت ہمارے علاقے میں بھیجی، ہم نے اس کی مدد کی اور تصدیق کی تو کیا یہی چیز ہے جو اسلام میں ہمارا حق فتح کر دے؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں تمہارے لئے تین مرتبہ تقسیم کروں گا، پھر لوگوں کے درمیان تقسیم کیا، چنانچہ ہر شخص کو آدھا دینا ملا، مگر اس کے ساتھ اس کی بیوی بھی تھی تو اس کو پورا دینا دیا، اور اگر کیا تھا تو اس کو آدھا دینا دیا، پھر زمین والے ان کا طور کو بایا اور فرمایا کہ مجھے بتاؤ کہ ایک شخص کے لئے ایک مہینے میں اور ایک دن میں حتیٰ خدا تک کافی ہو جاتی ہے؟ چنانچہ وہودہ اور قطلہ نے گواہی اور عرض کیا کہ یہ وہ مہینے میں کافی ہوتی ہیں اور ایک قطلہ زیتون کا تیل اور ایک قطلہ سرکہ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حکم دیا اور وہودہ جو کہ پیسے گئے اور ان کو گوندھا گیا اور پھر اس میں دو قطلہ زیتون کا تیل ملا کر سامان بنایا، پھر اس پر نہیں

ہو پھر اپنے قدموں پر چل پڑے یہاں تک کہ جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو گئے اور اپنے ساتھیوں، اطراف و افواج کی تفصیلات بیان کیں۔ پھر اپنے ساتھیوں کی طرف لوٹ گئے۔ رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں سوز و گم کے ساتھ کہ رسول اللہ ﷺ انہیں بھی ان دونوں میں سے کوئی وقفہ فرما دیجئے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ابو مالک کے پاس جاؤ، چنانچہ دو چوک حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو انہوں نے ان دونوں کو بیچ پانچ گرامی کے قسیم کر دیا۔ یہی وقت جناب رسول اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں ارادہ فرمایا، ان شخص کے بعد وہی تہائی روک لیا اور اپنے ساتھیوں کے دوسرے قسیم کر دیں پھر باقی دو گرامی دو مسکینوں کے، یہاں قسیم کر دیا، چنانچہ لوگ جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو گئے اور عرض کیا کہ جو چاہا مالک نے اس قسیم کے لئے جو کیا وہ ہم نے آج تک نہیں دیکھا، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر میں ہوتا تو میں بھی یہی کرتا۔ ”طبرانی

۱۱۵۶۱ حبیب بن مہر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہلالی قسمت کی قسم لی ابتدا میں جو تھا لی پھر فرمایا کرتے تھے اور بعد میں جہاں پہنچتی۔

اسی ہی صبیحہ ۱۱۵۶۰

۱۱۵۶۲ حبیب بن مہر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قسمیں کے بعد پہنچتی دیا۔ ”اسی صبیحہ

۱۱۵۶۳ صبیحہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قسمیں فرماتے اور بعد میں قسمیں ”اسی صبیحہ

۱۱۵۶۴ حبیب بن مسعود فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جب قسمیں فرماتے تھے تو میں قسمیں کے بعد جو قسمیں فرماتے اور اب بھی قسمیں کے بعد کہتے تھے ”اسی صبیحہ

۱۱۵۶۵ حبیب بن مسعود فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قسمیں فرماتے اور بعد میں قسمیں ”اسی صبیحہ

۱۱۵۶۶ کھوس اہل بیت میں یہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قسمیں فرماتے تھے اور بعد میں قسمیں ”اسی صبیحہ

اسی ہی صبیحہ ۱۱۵۶۰

۱۱۵۶۷ یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ نے قسمیں فرماتے اور بعد میں قسمیں ”اسی صبیحہ

۱۱۵۶۸ یہی کہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ان کی طرف سے کھوسا تو انہوں نے اس خط کو قبول کرنا شروع کیا اور ان میں لگا لگا کر کھوسا۔ رسول اللہ ﷺ کا بیچو بیچو یہاں سے ان کے اوقات کے لئے اور یہ مسلمانوں کے لئے رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا کہ قسمیں ہونے سے پہلے پہلے جو کچھ ہوتا ہے مال میں سے باقی کو کسی سے نہ روکو اور اس سے ”اسی صبیحہ ۱۱۵۶۰

جاسوسی کی گہر قہاری

۱۱۵۶۹ امام شافعی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رعیت کی طرف خط لکھا اور یہ خط رسول اللہ ﷺ کے خط کو لے کر اپنے اہل بیت اور بیٹوں کے پاس لے گیا اور انہوں نے اس خط کو قبول کرنا شروع کیا اور ان میں لگا لگا کر کھوسا۔ رسول اللہ ﷺ کا بیچو بیچو یہاں سے ان کے اوقات کے لئے اور یہ مسلمانوں کے لئے رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا کہ قسمیں ہونے سے پہلے پہلے جو کچھ ہوتا ہے مال میں سے باقی کو کسی سے نہ روکو اور اس سے ”اسی صبیحہ ۱۱۵۶۰

رات کے وقت مدینہ منورہ پہنچے اور رسول اللہ ﷺ کے سامنے تھے۔ جب رسول اللہ ﷺ فجر کی نماز پڑھا چکے تو وجہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ اپنا ہاتھ بڑھا دیجئے کہ میں بیعت کر لوں۔ رسول اللہ ﷺ نے ہاتھ بڑھایا، جب وجہ ہاتھ بڑھانے لگے تو رسول اللہ ﷺ نے اپنا دست مبارک واپس کھینچ لیا۔ وجہ نے پھر کہا یا رسول اللہ! دست مبارک بڑھا دیجئے رسول اللہ ﷺ نے فوراً دست مبارک کی طرف ہاتھ بڑھا دیا، جب وجہ نے ہاتھ بڑھا دیا تو رسول اللہ ﷺ نے ان کو بازو سے پکڑ لیا اور بلکے کیا پھر فرمایا کہ اسے لوگو! یہ وجہ بھی ہے جس کی طرف میں نے خط لکھا تھا اور اس نے میرے خط کو بچہ نہ بنایا تھا اب مسلمان ہو گیا ہے۔ وجہ نے پھر عرض کیا یا رسول اللہ! میرے گھر والے اور میرا مال، یا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تیرا مال مسلمانوں میں تقسیم ہو گیا اور میرے گھر والے تو دیکھو جو مٹا ہے۔ لو! میرے بیٹے ہیں کہ میں ان کو تم سے دیکھ کر میرا بیٹا سمجھتا ہے اور ساری کوچیوں میں اسے اور اس کے پاس ہی مکر رہا ہے۔ چنانچہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یہ میرا بیٹا ہے تو آپ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو میرے ساتھ روانہ فرمایا، انہوں نے جاکر وجہ کو لایا، انہوں نے جاکر وجہ کو لایا، کیا میں تیرا باپ ہے؟ اس نے کہی کہ میں چنانچہ اس کو میرے حوالے کر دیا۔ پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا کہ خدا کی قسم ان میں سے ایک کو بھی میں نے دہم سے کے لئے آنسو بہا ہے، لیکن دیکھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ تو دیہاتوں کی سخت دلی ہے، معصیہ ہی یہ ہے۔

۱۵۲۹۔ وجہ بھی لڑتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو سر پہنچے پڑے پرچہ لکھا تو اس کا بیچ نہ کرنا پڑے ذول میں لگا لیا، اس بات کی اطلاع جب رسول اللہ ﷺ کو دی گئی چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دستہ نہ فرمایا جس نے ان کے دونوں کوجے والے ہاتھ پھوڑے و ہتھاتوں کو چکر آنے والے اندھرا لے لیا، وہ اسباب بلکہ سب کچھ لے لیا، وجہ نے ہاتھیں کی حالت میں نکلے میں کامیاب ہو گئے، پھر بھی رسول اللہ ﷺ کی طرف روانہ ہوئے اور مسجک کے قریب کے وقت وہاں پہنچے جناب نبی کریم ﷺ نماز فجر اور فرما رہے تھے جب درمحل فرما چکے تو وجہ نے عرض کیا کہ اپنا ہاتھ بڑھا دیجئے میں آپ کے ہاتھ پر بیعت کر لوں گا، چنانچہ جناب رسول اللہ ﷺ نے دست مبارک بڑھا دیا، جب وجہ ہاتھ بڑھانے لگے تو آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک پیچھے کھینچ لیا، پھر وجہ کی طرف ہوا پھر سامنے آئے اور عرض کیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کا بیٹا ہوں، رسول اللہ ﷺ نے انہیں بازو سے پکڑ کر زمین سے اٹھالیا اور فرمایا کہ یہ وجہ بھی ہے جس نے ان کو خط لکھا تھا جس کا میں نے بیچ نہ کرنا دل میں لگا لیا۔ وجہ نے عرض کیا کہ میرے گھر والے اور میرا مال، یا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اے تو! تیرا تقسیم ہو چکا، تیرا مال اور گھر تو دیکھ لو کہ کون مٹا ہے؟ چنانچہ دروازہ ہوئے پھر واپس آئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ان کے بیٹے نے ان کو بچھڑا لیا ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کی طرف واپس آئے اور عرض کیا کہ میرے بیٹا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اسے بلال ان کے ساتھ جاؤ اور معلوم ہو کہ وہ ان کا بیٹا ہے تو ان کے حوالے کر دو، چنانچہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ روانہ ہوئے، آج اس کے کہنا کہ یہ میرے والد ہیں تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے بیان کے حوالے کر دیے اور رسول اللہ ﷺ کے پاس وہیں آئے اور عرض کیا وہ ان کا بیٹا ہے اور میں نے انہوں میں سے ایک کو بھی دوسرے کے لئے آنسو بہا ہے، لیکن دیکھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ تو دیہاتوں کی سخت دلی ہے، مصلوٹو۔

۱۵۳۰۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جاتے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے قبلی عطا فرماتے اور اب اس کے دوران تمہاری جانی۔

ابن ابی شیبہ۔ ابن ماجہ

۱۵۳۱۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عہد مبارک میں ایک جگہ میں مجھے جب دشمن سے سامنا ہوا تو مجھے اس کے گھوڑے کے لئے "ابن ابی شیبہ"۔

۱۵۳۲۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ایک جگہ میں مجھے جب دشمن سے سامنا ہوا تو مجھے اس کے گھوڑے کے لئے "ابن ابی شیبہ"۔

۱۵۳۳۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عہد مبارک میں ایک جگہ میں مجھے جب دشمن سے سامنا ہوا تو مجھے اس کے گھوڑے کے لئے "ابن ابی شیبہ"۔

گئی، سونچا نہیں گی، اور جنگی اشعار سنائیں گی اور اللہ کے راستے میں مدد کریں گی، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کمزری ہو جاؤ، قربانی ہیں کہ ہم لڑیوں کو دو اور غیر وہی تھیں اور ان کے لئے کھانا وغیرہ دینا تھیں، ان کو تیر وغیرہ دینا تھیں اور دو اور غیر وہ تیار رکھیں تھیں اور جب جنگ خیر میں فتح ہوئی تو آپ ﷺ نے ہمارے لئے بھی اسی طرح حصہ مقرر فرمایا جس طرح مزدوری کے لئے مقرر فرمایا تھا میں نے عرض کیا کہ اسے دادی اہل اودہ حصہ کیا تھا فرمایا کہ مجھو یہ۔۔۔ اہل اہل شیبہ، اہل مدینہ

۱۱۵۸۵۔ حضرت عبداللہ بن مظفل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خیر کے دن ایک چہنی کا تھیلا ملا میں نے اس کو اہتمام سے اپنے پاس رکھا اور خود سے کہنے لگا کہ اس میں سے میں کسی کو کچھ نہ دل گا، اتنے میں میں نے مرکز دیکھا تو چنانچہ رسول اللہ ﷺ سکرارہ تھے تو مجھے حیا آگئی۔۔۔ اہل اہل شیبہ

مال غنیمت کے بقیہ مسائل

۱۱۵۸۶۔ مسند عمر رضی اللہ عنہ سے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام بڑا کوان فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس خواتین کے استعمال کا سامان خوشبو وغیرہ رکھنے کا تھیلا لایا گیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں نے بھی دیکھا لیکن اس کی قیمت کا اندازہ نہ کر سکتے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر تم اجازت دو میں یہ تھیلا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھجوا دوں کیونکہ آپ ﷺ ان سے خصوصی محبت فرمایا کرتے تھے، ساتھیوں نے عرض کیا جی ہاں بھجوا دیجئے تو میں یہ تھیلا لے کر ام المومنین رضی اللہ عنہا کی خدمت القدس میں پہنچا تو آپ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کیا فتح کر لیا۔۔۔ مسند اہل بعلی

۱۱۵۸۷۔ مطرف اپنے ساتھیوں سے روایت کرتے ہیں کہ فرماتے ہیں کہ طلحہ بن عبید اللہ نے بنو لوط کے نشانچ میں سے کچھ خرید لیا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت القدس میں حاضر ہوئے اور تفصیل بیان کی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا کہ تم نے یہ کس سے خریدا ہے؟ یہ میں نے کوفہ میں قادیسہ والوں سے خریدا ہے، طلحہ نے کہا کہ تم نے یہ سب کے سب اصل قادیسہ سے کیسے خریدا لیا؟ فرمایا کہ تم نے کچھ نہیں کیا یہ تو مال فتنے ہے۔۔۔

۱۱۵۸۸۔ قتادہ سے دو بار ابن حبیب سے اور وہ قتیبہ بن ذؤیب سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو شرکوں نے جمع کر رکھا ہے ان میں سے جو مسلمانوں کو ملا اور اس مال والے نے اس کو بچھان لیا فرمایا کہ اسے مال کو تقسیم سے پہلے چاہا تو اسی کا ہے اور اگر ولید بن عبد اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا کہ اشتر نے کہا ہے کہ یہ کیا بات ہوئی کہ جو کچھ لشکر میں ہوتا ہے وہ تو تقسیم کیا جاتا ہے اور جو گھروں میں ہوتا ہے وہ تقسیم نہیں ہوتا؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو یاد دہینا اور دریافت فرمایا کہ کیا تو نے یہ بات کہی ہے؟ اس نے کہا جی ہاں، تو فرمایا کہ واللہ میں نے تم پر اللہ کے مال میں سے اسلحہ کے علاوہ کچھ تقسیم نہیں کیا جو مسلمانوں کے خزانے میں تھا، جو وہ لے کر تہارٹی طرف آئے تھے، سو وہ مال میں نے تمہیں عطا فرمایا اگر وہ ان کو ہوتا تو میں ہرگز تمہیں نہ دیتا اور اسی کی طرف لوٹا دیتا جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں عطا فرمایا ہے، عطا ہمیشہ حلال ہوتا ہے اور حرام ہمیشہ حرام ہوتا ہے، خدا کی قسم اگر تم میرے بارے میں ملامت کرو گی خبریں پھیلاؤ اور میرے ہاتھ پر بیعت کر لو تو میں تمہارے بارے میں ایسی سیرت اختیار کروں گا کہ تو ریت، زبور، اور انجیل بھی اس بات کی گواہی دیں گی کہ میں نے وہی فیصلہ کیا ہے جو قرآن میں ہے اور کڑے سے خوب خبر لی۔

۱۱۵۹۰۔ شیخان ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس قیدی لائے گئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو آزاد کر دیا۔۔۔ اہل اہل شیبہ

۱۱۵۹۱۔ سبحان بن موسیٰ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ غنیمت کے شرور میں کوئی عطا نہیں اور غنیمت کے بعد بھی کوئی عطا نہیں، اور تقسیم سے پہلے مال غنیمت میں سے کچھ نہ دیا جائے گا علاوہ چارے کے، یا جو کچھ لارے کے کسی اور کے ہنگامے والے کے۔۔۔ اہل اہل شیبہ

۱۱۵۹۲۔ حسن حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ مذمیوں کے غلاموں اور زمینوں کو نہ خریدا، حضرت حسن سے پوچھا گیا کہ

پتہ تھی، اصل یہ کہ مجھے معلوم ہے کہ تم قتل کر کے آئے ہو سو تمہیں مشرکین کے مال قیمت میں سے کیا ملا؟ بولے اس سوئی کو سنیاں لو اس سے اپنے کپڑے سینا اور سوئی اصل یہ کہ حوالے کر دی، ماتے میں رسول اللہ ﷺ کے نمائندے کو پکارتے سنا جو کبیر ہاتھ لگا کر کسی کو کوئی چیز مٹی ہے تو واپس کر دے اگر چہ سوئی ہی کیوں نہ ہو، حضرت قتیل اپنی اصل یہ کہ پاس واپس آئے اور کہا کہ میرا خیال ہے کہ تمہاری سوئی تمہارے پاس نہ رہے گی چنانچہ سوئی واپس لی اور جا کر مال قیمت میں جا کر ڈالی دی۔

۱۱۵۹۹۔ ابو رفیع فرماتے ہیں کہ جناب رسول اکرم ﷺ صلوات اللہ علیہ میں سے گز رہے اور فرمایا اے اے، جبکہ ان کے ساتھ میرے علاوہ اور کوئی نہ تھا سو میں خوف زدہ ہو گیا اور میں نے پوچھا کہ میرے مال باپ آپ پر قربان ہوں، فرمایا کہ اس قبر میں جو شخص ہے اس کو میں نے دیوٹلاں میں اپنا نمائندہ جتنا کر بھیجا تھا تو اس نے ایک چادر بطور خلیات اٹھالی میں اسے اسی حلقی ہوئی چادر میں لپیٹے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔ طبرانی

۱۱۶۰۰۔ حضرت عمارہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے مال قیمت کے اونٹ کو سامنے کھڑا کر کے نماز ادا فرمائی، اور فارغ ہونے کے بعد ایک کھڑا انھیوں میں اٹھایا یہ بالوں کا گچھا تھا، فرمایا کہ یہ بھی تمہارے مال قیمت میں سے ہے اور اس میں سے میرے لئے غنم کے علاوہ کچھ نہیں اور غنم تم میں لوٹایا جائے گا چنانچہ سوئی اور دھاگہ تک ادا کر دیا اس سے چھوٹی یا بڑی کوئی چیز بھی اور مال قیمت میں خلیات نہ کرو کیونکہ مال قیمت میں خلیات کرنا حائش کے لئے دنیا اور آخرت میں عار اور شرمندگی ہوگا، اللہ کے راستے میں لوگوں سے جہاد کرو، قریب اور دور اور اللہ کے راستے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پروا نہ کرو، اور سفر میں ہو یا حضر میں اللہ کی حدود قائم کرو، اور تم پر اللہ کے راستے میں جہاد کرنا ضروری ہے، کیونکہ جہاد جنت کے دروازوں میں سے ایک عظیم دروازہ ہے اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ غم اور فکر سے نجات عطا فرماتے ہیں۔ ابو نعیم

جنگی قیدی

۱۱۶۰۱۔ معمر بن عبد اللہ بن جریج رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ مشرک قیدیوں کے بارے میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھے لکھا کہ (جبکہ قیدیوں کے بدلے) اتنا تلافی قبول کیا جائے گا تھا ان کا فدیہ نہ لو بلکہ ان کو قتل کر دو۔ ابو عیوبہ فی کتاب الاموال ۱۱۶۰۲۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کافروں کے ہاتھ سے ایک مسلمان کو چھڑو الینا مجھے جزیۃ العرب سے زیادہ پسند ہے۔

مصنف ابن ابی شیبہ

۱۱۶۰۳۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نیزہ مارا گیا تو آپ نے مجھ سے فرمایا، جان لو کہ مشرکوں کے پاس جتنے بھی مسلمان قیدی ہیں ان کی آزادی کے لئے مال مسلمانوں کے بیت المال سے دیا جائے گا۔ ابن ابی شیبہ اور ابن ابی عیوبہ

۱۱۶۰۴۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کسی عربی کو غلام نہیں بنایا جاسکتا۔ الشافعی، مطلق علیہ

۱۱۶۰۵۔ امام شافعی فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سائب بن الاقرع کو لکھا کہ مسلمانوں میں سے جو کوئی بھی اپنا غلام اور سازو سامان بالکل اصل پالے تو وہی اس کا زیادہ حق دار ہے اور اگر اس نے اپنا مال تقسیم ہونے کے بعد کسی تاجر کے پاس بیچا تو اس کا اب کچھ نہیں ہو سکتا، اور کوئی بھی آزاد بنے گا جو اس نے خرید لیا ہو تو ان کو اصل قیمت واپس کی جائے گی کیونکہ آزادی کی خرید و فروخت نہیں ہو سکتی۔

۱۱۶۰۶۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کو روانہ فرمایا تو ان کو کچھ قیدی ملے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ان میں سے جتنے بھی کسان اور کاشتکار وغیرہ ہیں ان کو چھوڑ دو۔ ابو عیوبہ

۱۱۶۰۷۔ ابیہیم بن محمد بن مسلم بن بحرۃ اپنے دادا ابیہیم بن بحرۃ الانصاری سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے انہیں قرعہ کے قیدیوں پر مقرر فرمایا تھا تو وہ ان کے زیر نفاذ دیکھتے تھے اور ہاں بال اس کے ہوتے تو اس کو قتل کر دیتے اور اگر بال ناگے ہوتے تو اس کو مسلمانوں کے مال قیمت میں رکھا جاتا ہے۔ الحسن بن سلیمان، ابن مندہ

۱۱۶۱۷۔ ابو جکندہ وغیرہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عثمان بن حنیف کو سواد کا خراج وصول کرنے بھیجا اور ان کا روزانہ کا وظیفہ چوتھائی کبریٰ اور پانچ درہم مقرر فرمائے، اور انہیں حکم دیا کہ پورے سواد کی پینٹائش کر لیں خود علاقہ آدابو یا بنجر البیت شہر زدہ زمین، ٹیلوں، جھاڑیوں اور تالابوں کی پینٹائش نہ کریں اور ان پتھروں کی جہاں پانی پہنچتا ہے چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بن حنیف نے جبل کے علاوہ سارے علاقے کی پینٹائش کی یعنی ملوان سے لیکر عرب سر زمین تک جو فرات کے زیریں علاقے میں واقع ہے، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ ہر وہ چیز جہاں تک پانی پہنچتا ہے خواہ آدابو یا بنجر اس کو میں نے چھتیس کروڑ جریب پایا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا بیان نہ ایک ذراع ایک مٹھی اور ایک مڑا ہوا انگوٹھا ہوا کہتا تھا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو لکھا کہ ہر جریب خواہ آدابو یا بنجر، اس پر کام ہوتا ہو یا نہ ایک درہم اور ایک قلیہ مقرر کرو، اور ہر گھجروں پر پانچ درہم اور دس قلیہ مقرر کرو اور ان کو گھجروں اور دیگر درختوں کے پھل کھلاؤ، اور فرمایا کہ یہ ان کے لئے ان کے شہروں کو آباد کرنے کے لئے خوراک ہوگی اور دسویں میں سے خوشحال ہراڑ تالیس درہم اور اس سے کم ہر چوبیس درہم مقرر کرو اور جس کے پاس کچھ نہ ہو تو اس پر بارہ درہم مقرر کرو فرمایا کہ ایک معتدل درہم ہر ماہ کسی کھیتان نہیں کرے گا، اور جو خراج ان پر مقرر کیا تھا اس کے بدلے ان سے خلائی کو دور کر دیا اور اس کو زمین کا کرایہ بنادیا، چنانچہ پہلے سال سواد کو فہ کے خراج سے آٹھ کروڑ درہم لئے گئے پھر آٹھ سال بارہ کروڑ درہم لئے گئے اور یہ سلسلہ چلتا رہا۔ ابن سعد

۱۱۶۱۸۔ عمرو بن عمارت کہتے ہیں کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ ہر سال اپنی ضرورت کے مطابق مال روگ کر مصر کا جزیرہ اور خراج روانہ فرماتے تھے، پھر ایک مرتبہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو خراج بھیجنے میں دیر ہوئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو کلامت کی اور ڈانٹا اور لکھا کہ اس بات پر مت غبر، اے ابوعبد اللہ! کہ حق ہی کی وجہ سے تم سے لیا جائے اور دیا جائے، کیونکہ حق تو روشن ہے، لہذا مجھے اور اس کو اکیلا چھوڑ دو جو اس معاملے میں جھگڑتا ہے (تاکہ میں اس کو دیکھ لوں) اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان سے ناراض رہے، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن العاص نے جوابی خط لکھا کہ اہل مصر بہت چاہتے تھے کہ ان کے غلے کو دیکھ لیا جائے، چنانچہ میں نے مسلمانوں کے لئے دیکھا تو ان کے لئے نری کو بہتر پایا اس سے کہ اس کو پھانسیا دیا جائے سو وہ ایسی چیزیں بیچنے میں لگ جائیں گے جس سے ان کو کوئی بھلا نہ ہوگا اور خراج ختم ہو جائے گا اور خدا کی قسم میں نے صحیح کیا ہے اے امیر المؤمنین۔ والسلام۔ ابن سعد

۱۱۶۱۹۔ عبدالملک بن مہیر کہتے ہیں کہ ابیاط شام کے لوگوں پر یہ شرط لگائے کہ ان کے پھل اور تنکے وغیرہ مسلمانوں کو بیس گے اور انھوں نے نہیں لئے۔ ابوعبید

۱۱۶۲۰۔ طارق بن شہاب کہتے ہیں کہ نیر الملک کی ایک عنت شمس عورت کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے لکھا کہ اس کی زمین اس کے حوالے کر دو وہ اس سے خراج ادا کرے گی، وہ مسلمان ہوئی تھی۔ ابوعبید فی الاموال، عبداللہ بن عوف

۱۱۶۲۱۔ ابن سیرین فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اہل نجران کو لکھا کہ میرے بعد تم میں سے جو مسلمان ہو جائے میں اس کو بھلائی کی وصیت کرتا ہوں اور اس کو گھم کو گھم دیتا ہوں کہ وہ اپنی مٹی باڑی کا نصف ادا کرے، اور جب تک تم ٹھیک رہو میں تمہیں وہاں سے نکالنا نہیں چاہتا اور تمہارے عمل سے راضی ہوں۔ بیہقی فی شعب الامان

۱۱۶۲۲۔ عطیہ بن قیس کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سعید بن عامر بن حزم کو انص کے لشکر کا عامل بنایا، جب وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو آپ نے کوڑا اٹھایا، سعید نے عرض کیا کہ آپ کا سیلاب بارش سے پہلے آ گیا اگر آپ رضا مندی طلب کریں گے تو آپ کو راضی نہ کریں گے اگر آپ سزا دیں گے تو ہم جبر کریں گے اگر آپ معاف کر دیں گے تو ہم شکر میں ادا کریں گے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کا لحاظ کیا اور درود رکھ دیا اور فرمایا کہ مسلمان ہر اس سے زیادہ ذمہ داری نہیں، تم نے خراج بھیجنے میں دیر کی؟ تو سعید نے عرض کیا، کیا آپ نے ہمیں حکم دیا تھا کہ کسان سے چار دینار سے زیادہ نہ لیں، ہم نہ اس پر اضافہ کرتے ہیں نہ کسی البتہ ہم ان کی فصل کا تلفاز کرتے ہیں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب تک میں زندہ ہوں تیری عزت کروں گا۔ ابوعبید، ابن زلعوف فی الاموال

۱۱۶۲۳۔ ابو جکندہ لاحق بن حبیہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت قمار رضی اللہ عنہ بن یاسر رضی اللہ عنہ کو کوفہ کے لئے نمازوں

اور لشکر اہل ہاجرہ کا کرکچا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ وقتلہ اور بیت النمل کا امیر بن کر بیٹھ کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں گئی پھر کئی دن کے کام پر مقرر ہو کر پھر اہل ان کے لئے پروردگار ایک بڑی مقرر کی اس میں سے ایک سعد اور خیرہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لئے اور دوسرا سعد بن ابی وقاص حضرت کے درمیان تقسیم کر دیا اور پھر فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ کئی کئی علاقے سے آکر روزانہ ایک کرفی قریبی ہو جائے گا، اس کے بعد حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ نے زمین کی پیمائش کی اور انھوں نے گھٹان یا غریب کے ہر جزیب پر دس درہم بخود ان کے ہر جزیب پر پانچ درہم اس نے ہر جزیب پر پندرہ درہم لکھ کر ہر جزیب پر چار درہم جو کے ہر جزیب پر دس درہم مقرر فرمائے اور دس سال کے مال میں جو غنیمت ہو رہا تھا ہر دس درہم میں ایک درہم مقرر فرمایا اور ان پر ان کے بغیر اور اہل بخاری اور یمن میں سالانہ چوبیس درہم مقرر فرمائے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو تحصیل سے آگاہ کیا، انھوں نے عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی اجازت دی اور رضی ہو گئے۔

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ قرنی یا جزیب ہمارے پاس نہیں تو ان سے ہم کتنا وصول کریں؟ فرمایا کہ جب قرنی کے پاس جے ہو تو کتنا وصول کرتے ہو؟ عرض کیا کہ مقرر فرمایا کہ ان سے مقرر وصول کرو۔ ابو سعید بن زبیر علیہ السلام نے بیان کیا کہ قرنی بن شیباء فرماتے ہیں کہ شمر غلبہ کے علاقے سے ایک سو ست مسلمان ہو گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ان کو روکنا چاہی زمین اختیار کرنے اور اپنی زمین پر واجب الا کو اکرا کرے تو اس کو اور اس کی زمین کو چھوڑ دو اور نہ پھر مسلمانوں اور ان کی زمینوں کے درمیان روایت پھوڑ دو۔ معنی علیہ

۱۱۶۵: ابو بکرؓ فرماتے ہیں کہ میں سواویس سے جب کوئی مسلمان ہو یا نہ ہو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کو اپنی زمین کا خزانہ بنا کر لے کر لے جاتے تھے۔ معنی علیہ

۱۱۶۶: امام شعبیؒ فرماتے ہیں کہ غلبہ مسلمان ہو گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی زمین خراج کے بدلے اس کے جانے کو دی اور اس کے لئے دس ہزار مقرر کئے۔ معنی علیہ

۱۱۶۷: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سعید رضی اللہ عنہ کو سید بن زید کو کچھ زمین دے دیں تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ان کو غلبہ کی زمین میں سے ان کو دے دی، چنانچہ بنی المطلب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا کہ اسے امیر لوگوں میں ہماری ہر آپ کی ملک شہاد پر پہنچی، فرمایا اس شرط پر کہ قرنی دس درہم اور قرنی دس درہم اور ہر قبیلہ سے بیس درہم میں سے عرض کیا، امیر لوگوں میں یہی زمین سعید بن زید کے واسطے مقرر کی گئی چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو لکھ کر دس درہم دیا، قرنی اور بنی المطلب کو اس کی دس درہم دیا اور بنی قریظہ کو اس کے لئے سات سو مقرر کیا اور اس کے اس خط کو انھیں میں رکھا اور فرمایا کہ ان کو قرنی دس درہم پر ہے اور جو یہ خطا جا رہا ہے۔ معنی علیہ

۱۱۶۸: امام شعبیؒ فرماتے ہیں کہ شمر بنی قریظہ نے دریائے نرست کے کنارے ایک غریبی کی گاہ میں غلبہ لگا کر اسے اب بات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کہنے کی تو آپ نے پوچھا کہ کس سے غریبی ہے؟ عرض کیا کہ اس کے مالگوں سے سوچ جا کر بنی انصار حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچ گئے تو فرمایا کہ یہ بنی زمین سے رہتے والے ہیں ان میں سے کسی سے غریبی نہ تھی، عرض کیا نہیں، فرمایا تو میں نے غریبی تھی اس کو دیکھا، اور انہوں نے لکھا: ابو سعید اور ابن مسعود

۱۱۶۹: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ قرانی زمین خریدنے کو پابند فرماتے تھے اور فرماتے تھے کہ اس پر آنے والوں کا خراج ہے۔ معنی علیہ

وخلایفہ اور عطا

۱۱۷۰: امام شعبیؒ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے زاد گروہ و غلام سام شہید ہو گئے تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سام کی جلیب کو نصف دے اور باقی نصف دل اللہ کے راستے میں دے دیا۔ اس میں شبہ

بنا جس پر پورے گن کر بتائے ہیں چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے مہاجرین کو طلب فرمایا اور مال کے بارے میں ان سے مشورہ فرمایا لیکن سب میں اختلاف ہو گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے پاس سے اٹھ جاؤ یہاں تک کہ ظہر کے وقت ان کو دوبارہ طلب فرمایا اور فرمایا کہ میں اپنے ساتھیوں میں سے ایک شخص سے ملتا ہوں اور اس سے مشورہ کیا ہے اور ان کا راسے مجھ پر منتشر نہیں ہوئی، پھر فرمایا کہ جو چاہو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا والوں سے اپنے رسول ﷺ کو دیا ہے تو وہ اللہ ہاں کے رسول ﷺ ان کے قربات داروں، شیعوں، مسکینوں اور مسافروں کا حق ہے، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس مال کو کتاب اللہ کے مطابق تقسیم فرمایا۔۔۔ میں ابی شیبہ

۱۱۶۳۶۔۔۔ اسلم فرماتے ہیں کہ میں نے سنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرما رہے تھے کہ اس مال کے لئے جمع ہو جاؤ اور دیکھو اس بارے میں تم کیا سمجھتے ہو اور میں نے اللہ کی کتاب سے آیات پڑھی ہیں میں نے اللہ تعالیٰ کا کلام سنا کہ "اللہ نے اپنے رسول کو جو مال عطا کیا ہے" سے لے کر یہی لوگ ہیں جو ہے چپ ٹنگ۔ (سورۃ الحشر آیت ۷-۸) اور خدا کی قسم وہ جہان سب کے لئے نہیں ہے اور وہ لوگ جنہوں نے گھر فراموش کئے اور (سورۃ الحشر آیت ۹) اور خدا کی قسم وہ جہان کے لئے نہیں ہے اور لوگ جو آئے ان کے بعد (سورۃ الحشر آیت ۱۰) خدا کی قسم مسلمانوں میں سے کوئی نہیں جس کا اس مال میں حق نہ ہو، خواہ اس کو دیا گیا ہو یا نہ دیا گیا ہو، بھلے وہ عدل کا کوئی چاہا ہی کیوں نہ ہو۔۔۔ سن تھری بیٹھی، ابن ابی شیبہ

۱۱۶۳۷۔۔۔ حضرت انس بن قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دروازے پر بیٹھے تھے کہ ایک باندی اُٹھی ہم نے کہا امیر المؤمنین کی مولیٰ نہیں ہوں اور نہ ہی ان کے لئے حلال ہوں تو اللہ کے مال میں سے ہوں یہ بات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے بیان کی گئی آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس کے صحیح نہیں بتاتا، ہوں کہ میں نے اس مال میں سے کیا حلال سمجھا ہے اس سے میں نے دو کپڑے حلال سمجھ کر لئے ہیں ایک مرد بڑوں کے لئے اور ایک گرمیوں کے لئے اور میرے پاس اپنے چچ اور عمر سے اور اپنے بعد اپنے گھر والوں کی خوراک کی گنجائش نہیں ہے اور مسلمانوں کے ساتھ میرا احسان بھی کی طرح ہے نہ ان نے زیادہ اور نہ ان سے کم۔۔۔ ابو سعید فی الاموال، معبد بن منصور، ابن ابی شیبہ، ابن سعد، سن تھری بیٹھی

۱۱۶۳۸۔۔۔ عیسیٰ بن سعید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عبد اللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ مسلمانوں کے بیت المال کا مال ہر ماہ ایک مرتبہ تقسیم کیا کرو، مسلمانوں کا مال ہر جمعہ کو تقسیم کیا کرو، پھر فرمایا کہ مسلمانوں کے بیت المال کا مال ہر روز ایک مرتبہ تقسیم کیا کرو، تو قوم کے ایک شخص نے عرض کیا کہ اے امیر المؤمنین اگر آپ مسلمانوں کے بیت المال میں کچھ باقی رکھیں جو کسی مصیبت میں یا کسی باہر کے کام میں کام آجائے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس شخص سے فرمایا کہ تیری زبان پر شیطان جاری ہو گیا ہے اللہ تعالیٰ نے اس کی حجت مجھے القافر مانی اور اس کے شر سے مجھے بچایا، میں نے بھی اس کے لئے وہی تیار کر رکھا ہے، جو رسول اللہ ﷺ نے تیار کر رکھا تھا یعنی اللہ عزوجل کے رسول ﷺ کی اطاعت۔۔۔ سن تھری بیٹھی

۱۱۶۳۹۔۔۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آئے لا کھڑے تھم لے کر پہنچا تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کیا لے کر آئے ہو، میں نے عرض کیا کہ آٹھ لاکھ دینار لایا ہوں فرمایا کہ تم ہی ہزار لائے ہو گے میں نے عرض کیا کہ نہیں بلکہ میں آٹھ لاکھ دینار لایا ہوں فرمایا کہ میں نے تم سے کہا کہ نہیں تھا کہ تم یمن کے بے عقل ہو، تم ہی ہزار لائے ہو اچھا بتاؤ آٹھ لاکھ کتنے ہوتے ہیں؟ سو میں نے ایک ایک لاکھ کر کے گنا یہاں تک کہ آٹھ لاکھ پورے گئے، پھر فرمایا کہ کیا یہ پاکیزہ مال ہے تو پریشان ہو! میں نے عرض کیا ہاں میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ رات بے چینی سے گزاری یہاں تک کہ جب فجر کی اذان ہوئی تو ان سے ان کی بھلیہ لے کر آپ رات بھر نہیں سوئے؟ فرمایا کہ عمر بن خطاب کیسے سو جائے جبکہ اسے لوگ آگئے ہیں جو آٹھ لاکھ اسلام سے اب تک اسے نہیں آئے مگر عمر حلاک ہو گیا تو کون بچائے گا؟ اور وہ مال بھی اس کے پاس ہو اور حق دار کو بھی نہ دیا ہو؟ سو جب آپ رضی اللہ عنہ فجر کی نماز ادا فرما چکے تو رسول اللہ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ایک گروہ آپ کے پاس جمع ہو گیا، تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آج رات توگوں کے پاس اتنا مال آیا ہے کہ آٹھ لاکھ اسلام سے پہلے آج تک اتنا مال نہیں آیا، سو میری اس معاملے میں ایک رائے ہے تم بھی مجھے مشورہ دو، میرا خیال ہے کہ لوگوں کو پینے کے پھر بھر کروں، عرض کیا کہ اے امیر المؤمنین ایسا نہ کریں لوگ اسلام میں داخل ہو رہے ہیں اور مال بڑھتا جا رہا ہے، بلکہ ان کو آپ

کتاب اللہ کے مطابق دینے سو جب کبھی لوگ زیادہ ہوں اور مال بھی زیادہ ہو تو آپ ان کو اسی طریقے سے وظائف دے سکیں گے۔ پھر فرمایا کہ اچھا مجھے یہ مشورہ دو کہ میں پہلے کس سے شروع کروں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا امیر المؤمنین آپ اپنے آپ سے شروع کیجئے آپ ہی اس معاملے کے سرکار ہیں اور انہی میں سے کسی نے کہا کہ ابو امیر المؤمنین زیادہ جانتے ہیں، فرمایا نہیں بلکہ میں جناب نبی کریم ﷺ سے شروع کرتا ہوں اور پھر جو زیادہ قریب ہو، درجہ بدرجہ چنانچہ اسی کے مطابق فہرست تیار کی گئی، خواہ شام اور دو بعد اطلب سے شروع کیا گیا اور ان سب کو دیا گیا پھر دو بعد شمس کو دیا گیا، پھر رات کو نفل بن عبد مناف کو دیا گیا اور دو بعد شمس کو شروع میں اس لئے رکھا تھا کیونکہ وہ خواہ مخواہ کے مال شریک بھائی تھے۔

ابن سعد، سنن کبریٰ بیہقی

۱۱۶۵۰۔۔۔ حکم فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شروع اور سلمان بن ربیعہ الہاشمی کو قضاء پر مقرر فرمایا۔ "عبدلوا ذی"

۱۱۶۵۱۔۔۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر لوگوں کو میں نے طریقے کے مطابق نہ سمجھو تو اس کو کچھ نہ ملتا۔ میں نے جو عاقبت بھی فتح کیا اس کا مال ایسی ہی تقسیم کر دیا جیسے رسول اللہ ﷺ نے خبیرہ کا مال تقسیم کرو یا تھا لیکن، میں اس کو ان کے لئے بطور خزانے کے چھوڑتا ہوں۔"

بخاری، ابوداؤد، سنن کبریٰ بیہقی

مال غنیمت کی تقسیم کا طریقہ

۱۱۶۵۲۔۔۔ منذر بن عمرو الوادی فرماتے ہیں کہ انہوں نے ٹھوڑے کے لئے دو حصے اور ٹھوڑے والے کے لئے ایک حصہ مقرر کیا پھر تفصیل سے

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو آگاہ کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم نے تو سنت پر عمل کیا۔ "سنن کبریٰ بیہقی

۱۱۶۵۳۔۔۔ جبیر بن الحویرث فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فہرستیں بنانے کے سلسلے میں مسلمانوں سے مشورہ کیا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو مال سال بھر میں آپ کے پاس جمع ہو وہ آپ سارا کا سارا تقسیم کر دیں اور اس میں سے کچھ نہ رکھیں، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ مال بہت زیادہ ہے، لوگوں کے لئے کافی ہے اگر چہ ان کو گناہ جائے تا کہ آپ لینے والوں اور نہ لینے والوں کو الگ الگ پہچان لیں کہیں ایسا نہ ہو کہ معاملہ الجھ جائے، ولید بن حشام بن مغیرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اسے امیر المؤمنین میں شام سے ہو کر آیا ہوں انہوں نے الگ الگ فہرستیں اور الگ الگ لشکر بنا رکھے ہیں سو آپ بھی الگ الگ فہرستیں اور الگ الگ لشکر بنا کر رکھیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس مشورے کو قبول کر لیا اور قتل بن ابی طالب مخزومہ بن نوفل اور جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کو بلایا؟ یہ لوگ قریش کے نسب ناموں کے ماہر تھے، ان کو حکم فرمایا کہ لوگوں کے نام ان کے درجات کے مطابق تحریر کریں، چنانچہ انہوں نے لکھ دیا اور خواہ مخواہ سے شروع کیا اور پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور ان کی قوم کا نام لکھا اور پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور ان کی قوم کا نام لکھا خلافت کالی طور رکھتے ہوئے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھا تو فرمایا کہ خدا کی قسم میرا بھی بدل چاہتا ہے کہ ایسا ہی ہو لیکن نبی کریم ﷺ کے قریبی رشتے داروں سے شروع کرو اور درجہ بدرجہ لکھتے جاؤ اور عمر کو ہاں رکھو جہاں اللہ نے رکھا ہے۔ "ابن سعد

۱۱۶۵۴۔۔۔ اسلم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ کے سامنے فہرستیں پیش کی گئیں، سب سے پہلے بنو ہاشم تھے پھر بنو تیم، پھر بنو عدی، فرمایا کہ عمر کو بنو ہاشم رکھو جہاں اس کی جگہ ہے اور رسول اللہ ﷺ کے رشتے داروں سے درجہ بدرجہ شروع کرو، بنو عدی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور عرض کیا کہ آپ ﷺ کے خلیفہ یا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے خلیفہ ہیں اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ جناب رسول اکرم ﷺ کے خلیفہ تھے، سو اگر آپ خود کو بھی اسی حیثیت سے رکھیں جیسے ان لوگوں نے رکھا تو (کیسا ہو؟) فرمایا ارے ارے، بنو عدی کیا تم میری پشت پر مارنا چاہتے ہو، اس طرح تو میں ضرور تمہاری خاطر اپنی نیکیاں ضائع کر بیٹھوں گا نہیں خدا کی قسم یہاں تک کہ تمہارا راجا داؤ آجائے اور میں فہرستیں تمہارے سامنے ترتیب دے دوں یعنی تمہیں سب سے آخر میں رکھوں، اب شک میرے دوسرا بھی تھے جو ایسے راستے پر چلے کہ اگر میں نے ان کی مخالفت کی تو میری بھی مخالفت کی جائے گی خدا کی قسم ہمیں دنیا میں کوئی غنیمت نہیں ملی نہ ہی ہم آخرت میں اپنے اعمال پر ثواب دار و فضیلت کے خواہاں ہیں اللہ کی طرف، معاودہ جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ وہی ہماری عزت ہیں ان کی قوم تمام عربوں میں افضل و اشرف ہے

پھر ان سے قریب تر چمران سے قریب تر اور عربوں کو عزت و عظمت رسول اللہ ﷺ سے ہی دلی نفرت چاہتے ہیں۔ بعض اہل کواچے آبا اجداد کی طرف منسوب کریں اور کہیں ہمارے اور ان قوموں کے درمیان جو اس عزت کو اپنے نسب کی طرف منسوب کریں پھر ہر حضرت آدم علیہ السلام سے چند چھوٹوں سے زیادہ دور بھی نہیں اور اس کے باوجود اللہ کی قسم اگر کئی لوگ اعلان کر آئے اور ہم بغیر اولیائے گنہگار قوم سے ہیں رسول اللہ ﷺ سے زیادہ حق دار ہیں گئے پھر کئی شخص قرابت داری کی طرف نہ دیکھے اور جو اللہ کے پاس سے اس کے لئے نکل آئے، کیونکہ جس کا عمل تمہیں اس کا نسب ہی کے لئے رکھنا کر سیکھنا نہیں سہل

۱۶۵۵ء، حصار مانگی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ نے جو خواجہ والوں کی فرزندیں اٹھا رکھی تھیں یہاں تک کہ قد یہ پہنچے، پھر ان کے پاس قد یہ پہنچے وہاں کوئی عورت (خواجہ کرہو یا شیخ) مانگی لیکن اندری جس نے اپنے ہاتھ سے وغیرہ وصول نہ کیا ہو، پھر روانہ ہوئے اور عسکان پہنچا وہاں بھی یہی بات کہی گئی کہ ان کی وفات ہوئی نہیں سہل

۱۱۶۶ء محمد بن زید کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے وہ عذت میں، جو مجھے والوں کی غیر مستانک بھارتی تھی۔ میں سہل

۱۱۶۵ء خیر بن ابی نعمت کہتے ہیں کہ خالد بن عرفہ رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے پیچھے دو جانے والوں (مگر بارہ چلے) کے بارے میں دریافت فرمایا تو انہوں نے کہا کہ اس بارہ انہوں میں اپنے پیچھے ایسے لوگوں کو چھوڑا یا کہیں جو آپ کی عمر میں برکت کی دعا، کھنچے ہیں اللہ تعالیٰ سے، جو بھی قادیان میں تھے اس کا طریقہ دور دورہ اور پانچہ دو سوک ہے، اور جو بھی کو مو لوہا پی پانچ پیچھا ہوئی ہے اس کا بھی طریقہ سوارہ درجہ یہ برہنہ مقرر کیا گیا ہے، پھر ہمارے ہیں جو پیچھے بھی باغ ہوا ہے اس کا طریقہ پانچ سو سے چھ سو تک ہا پانچا ہے، سو اگر میر نکالے ہے پھر والوں کے لئے جن میں سے بیش کھاتے ہیں اور پھل میں سے کھاتے تو آپ کا بیان خیال ہے؟ کیا وہ ان پچھ دن میں خورج کرے جو مناسب ہیں اور ان میں بھی جو مناسب ہیں؟

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ مددگار ہے، یہ تو اٹھا کا حق سے ان کو دے دو اور میں خوش قسمت ہوں کہ میں نے یہ سہل مران تو ان کا حق اور کو دیا ہے، سہل پر میری تعریف نہ کرو یہ تک کہ یہ خطاب کے سہل سے ہو گا تو میں اس کو بڑھانے دیتا لیکن میں جانتا ہوں کہ اس میں فضیلت ہے اور میں مناسب نہیں سمجھتا کہ اس کو ان سے روک رکھوں، سو اگر ان دیباچوں میں سے کسی کی عطا ہوگی تو وہ اس سے گہراں فریے اور اس کو اپنے چکل میں رکھ لے، پھر اگر دوسری مرتبہ کسی کی عطا ہوگی تو اس سے شام فریے سے اور اس کو بھی دینا، کچھ، کچھ کہہ میں (خیر سمجھ آئے) اسے خالد بن عرفہ اس بات سے دیکھا ہوں کہ میرے بعد ایسے لوگ آئیں گے جو اپنے ذمہ لے کر عطا کو ان کے لئے گئے، سو اگر ان میں سے کوئی وقتی دعا، جان کی اولاد میں سے تو ان کے لئے وہ چیز ہوگی، جس کی وہ امید رکھتے اور اسی پر ٹکریں گے، سو میری نصیحت تیرے لئے بھی یہی ہے جیسے کہ شخص کے لئے جو اسلامی علاقوں کی انتظامی سرحد پر ہوا مال و قوت ہے، پاس ہی بیٹھا ہے، اور یہ اس سے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کا معاملہ میرے ہاتھ لیا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اس حال میں مرا کہ اپنی رعایا سے دھوکہ کرے؟ اللہ تعالیٰ جنت کی توفیق بھی سونپ دے گا، میں سہل

مال غنیمت کے چار حصے تقسیم کرنا

۱۱۶۵۸ء حضرت حسن فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عذراہ دیکھا کہ لوگوں کو ان کے عطیے اور دھننے دے رہے ہیں انہوں نے جواب دیا کہ ہم وہ سب سبے لیں، چہ کچھ انہی بیت باقی ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ یہ ان کی کا حد ہے جو اللہ نے ان کو دیا ہے اور ہر کو سے نہ کرنا، اللہ تعالیٰ مال و کو کچھ انہی میں تقسیم کر دے، میں سہل

۱۱۶۵۹ء حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ چند تہرہ دست آئے اور علی میں غم ہے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن جوف رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ یا بنی، امت محمدیہ وہی ہے، ہمارے کے لئے ان کی جو کچھ دینی آریں، اچھا چھوڑ دو ان کے ان

کی پہرہ لاری کرتے گئے مائے مات خوراش اور نماز پڑھتے۔ جسے حضرت رضی اللہ عنہ نے من کے غضب میں قتل بھیجی۔ اس نے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک بیچ کے رونے کی آواز سنی تو اس کی طرف متوجہ ہو گئے اور اس کی من سے کہہ کر امدت ڈراو اپنے بیچ کے ساتھ چھوٹا حاملہ کر کے کبریا واپس آ گئے۔ پھر بیچ کے رونے کی آواز سنی مائے مات کی من کے پاس واپس آئے اور اس نے اسی طرح کہا، اور اپنی جگہ واپس آ گئے۔ مائے مات سے آخری جہر انہوں نے پھر بیچ کے رونے کی آواز سنی تو اس کی من کے پاس آئے اور فرمایا تو یہ دو اور سے خلیج میں تو بھیجی مائے مات سے، بھلا کیا مسئلہ ہے کہ مائے مات پھر تیار ہو جائے؟ یہ سن کر وہ کہنے لگی کہ اسے اللہ کے بندے! اللہ مائے مات سے پریشان ہوں کیونکہ میں اس کا اور بھرا ہوا چاتی ہوں اور یہ ایک مرتبہ ہے آپ رضی اللہ عنہ نے دیہات فرمایا، کیوں؟ تنبیہ کی اس لئے کہ مائے مات عمر رضی اللہ عنہ حنای بیچ کے لئے اٹھو مقرر کرتے ہیں جس کا وہ پھر چاہا یا چاہا ہو، پھر یہ بھی کہ اس کا کتنا ہوگا؟ عورت نے کہا کہ انا اٹھا ہوا فرمایا تو یہ دو اور جہد میں کہ پھر فرمائی کہ تیرا یہ مسئلہ اور اسی دن تیرا میں انکار ہو رہے تھے کہ کوئی ٹھیک سے آواز نہ سن پا رہے تھے۔ سو جب سلام پھیرا تو فرمایا کہ ہائے تیرے عمر کی برائی، مسئلوں کے بیچ قتل کر دیئے پھر اعلان کرنے والے کو عمر دیہات تو اس نے اعجاز کیا کہ اپنے بیچوں سے اور دو چھڑائے میں جہد میں نہ دوں ہم پر انصاف اور صلہ نہ بیچ کے لئے، انھیں سزا دے دیتے ہیں اور یہ تکبر تمام سزا تک اسلام میں بچا کر یا کہ مسلمانوں کے ہر پیروں سے والے بیچ کا کلیف سزا دیا جسے کانٹہ اس سے اور دو عید بھی لاہوں

۱۱۶۱۰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرمایا ہے تھے خدا کی قسم اگر میں اگلے سال تک رہا تو میں تو اس میں سے سب سے

آخری کو بیچ سے ملاؤں کہ دوران میں ایک ہی طرح بیچ پرانہ دول کا۔ ابو عبد اللہ ابن سعد

۱۱۶۱۱ حضرت عمر رضی اللہ عنہ عرفا سے ہیں کہ اگر میں من بڑھ جاتا تھو تو میرا ایک مسخر آؤں گا خلیفہ میں ہزار تک پہنچاؤں گا، و خیر

اس کے انکار یا تو روٹی پر دست لئے ہزار میں کے کھڑے کے لئے ہو۔ ہزار میں کے کھڑے والوں کے کھڑے کے لئے۔ ابو سعد

۱۱۶۱۲ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر مجھے اس معاملے میں اپنا حصہ معلوم ہوتا تو میرے کمرے میں اس کا بچہ لانا بھی اپنا حصہ بیچے آتا ہ

اور اس کی بی بی کی پائین تک نہ آتا۔ ابو عبد اللہ فی شعر لب و دامن سعد

۱۱۶۱۳ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اہل مکہ میں ایک مرتبہ میں اس قسم فرمائی کہ ایک شخص دوا تو میں

یہ کہ اسے ابیرہ بنو شعیب اور مملکت تمام سے تو فرمایا کہ اس کو دانا ڈیچہ فرمایا کہ چھوڑ دے والے۔ ابو سعد

۱۱۶۱۴ عبد اللہ بن جہد میں خبر فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے امید ہے کہ میں ان کو حاکم بھی بھر کر کرال دوں گا۔

ابن سعد

ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے لئے وظائف

۱۱۶۱۵ ابو حنیفہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہہ پاس ہمارے وظائف بھیجا کرتے تھے اور نہ ہمارا جو، نہ یہ بھیجی۔ ابن سعد

۱۱۶۱۶ عبد اللہ بن جہد میں خبر فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم جب تک ملیں: ہمارے کام میں وظائف بھیجنا جاری رکھو، ان سے سب تیار رکھو، ان کے اپنے ساتھیوں کے سے یہ سب بھر کر کرال دے گا، تاکہ میرے ساتھی (عوام) بہت تیار نہ ہوں، میں ان کو تمناں بھر کر رہے ہوں، ان کا دوا نہیں کاہل ہے، جو دینے ہیں۔ ابن سعد

۱۱۶۱۷ حسن فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوسوی رضی اللہ عنہ کو کہہ کر دیا، جہاں لوگ آتی سال ۱۰۵۵ھ سے کہ بیت امال میں ایک دو مہنگی باقی نہیں رہا، لکل ہمارا پھر بھیجی ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے کہ بیت امال میں ایک دو مہنگی باقی نہیں رہا، جگہ باقی ہمارا پھر بھیجی ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے کہ میں نے حق دار کا حق ادا کر دیا ہے۔ ابن سعد

۱۱۶۶۸۔ حضرت بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے بلایا، میں اسے تو دیکھ کر لان کے سامنے ایک چڑی کے چٹائی پر بھیجی ہوئی ہے اور اس پر مٹھیاں بھر کر ہونا بکھرا دیا ہے۔ میں بن عباس رضی اللہ عنہما کہنے میں کہ کیا آپ کو معلوم ہے کہ مٹھی بھر کیا ہے؟ تو نہ تو کیا کا ذکر کیا اور بکھرا دیا یہاں آؤ کہو یہ ایسی قوم ہے اور میان خیمہ پر دروازہ اللہ تعالیٰ بناتے ہیں کہ یہاں اس کو اپنے بیٹے اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے اور کھانا کھائے، دیکھنا کسی بھائی کے لئے مجھ، دیکھنا میری ماں کے لئے؟ مجھ کو پڑے اور فرمایا کہ میری مٹھیاں قسم کی ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کسی برائی کی وجہ سے نہیں روکا گیا عادت ہو کر دیکھا کسی بھلائی کے لئے۔

أبو عبيد في الأموال، ابن سعد، ابن زاهرية، شامي

۱۶۹۹ھ... مجھ میں میری فرمائش تھی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ایک داماد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور درخواست کی کہ انہیں بیت المال سے تھوڑا سا مال دیا جائے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ تم میری فرمائش سے بچو، جو کہ میں اللہ تعالیٰ سے سنائی ہوئی باتوں کر لیوں، اس کے بعد ان کو اپنے ذاتی مال سے کچھ بڑا مال دیا۔ اے میرے صاحب! میرے صاحب!

۷۰۱۱ حضرت محمد رسی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی باقی رہا تو تم ترین او کو بھی کا وظیفہ بھی دینا ہرگز نہ روکا جائے گا۔ (سنن سعد)

۱۶۷۱ ۱۶۷۰ء میں ابن ابی صبیحہ (جنہوں نے یہ زمانہ پایا) فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ: تجھ میں کوہ پے سے پہلے کون لوگ ہیں جنہوں نے زور دیا کہ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کی جگہ کو اسرار و سحر و جادو کا محل اور اس کا پناہ گاہ ہے اور اپنی اصلاح کے لئے بھی نہیں کر سکتا اور علامہ ابن کثیر نے اس کو بھی ممکن و اسرار و سحر کا ایک بہت بڑا ذریعہ دیا جس میں اور خدائے بنائے ہیں ابن ابی العاص کو بھی ممکن و ایک گندہ بہت مہمان نواز ہے۔ ابن سعد، ابو یوسف، ابی اسحاق و ابن عبدالحکم

[illegible]

۱۱۶۴۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجھے یہ دیکھ کر اپنا خلیفہ بنا کر جاہ کرتے تھے اور جب مجھ کو واپس آتے تو مجھے چھوڑ کر ایک باغ عطا فرماتے۔ اس بعد

پیت المال سے عطیہ

[illegible]

۱۱۶۷۵۔ حضرت عبداللہ بن ابی ہذیل فرماتے ہیں کہ حضرت مرومشی اللہ عنہ نے حضرت ثناء حضرت ابراہیم مسعودی رضی اللہ عنہما حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کو غوطہ عطر فرمایا، مروموزا کہہ کر کہا میں اس کا پانی ابراہیم صمد حضرت ثناء رضی اللہ عنہ کے لئے دیکھ کر حقیقی حضرت عبداللہ

۱۶۷۱۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے لئے اور آپ پر تھا ہی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ میں حلیف کے لئے اس سعد
ساک بن حرب فرماتے ہیں کہ ایک شخص اس کے ان غویں میں سے تھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسکو ذلیف کا لقب دیا تھا کہ اپنی عطا فرمادیا۔

ابو عبد اللہ علیؑ

۱۶۷۲۔ عبد اللہ بن قیس یا ابن قیس فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جابہ نظر ہف لائے اور زمین کو مسماؤں کے درمیان تیسہ کرنے کا عہدہ
کیا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر آپ نے ایسا کیا تو پھر وہ دعوے کا گڑھا ہے کہ آپ نے زمین کو آٹھ تیسہ کر دیا تو
زبردست ہندو ہو گئی جو کسی قوم کے ہاتھ میں علی بن ابی طالب کو ملاک ہو جائے گی اور سب کو ایک ہی شخص کے ہاتھ میں چل جائے گا اور ان کے
جدوں کی قوم کے گئی جو اس زمانہ کا سردار ہوئے گئی اور انھیں کچھ نہ ملے گا سوا یہ معاملہ کرنے کی کوشش کریں کہ اس میں اللہ و اختیار و ان کی کوشش ہو
چتا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مشورے کو قبول فرمایا "ابو عبد اللہ علیؑ مکرہ الاحادیث

۱۶۷۳۔ ابو عبد اللہ فرماتے ہیں کہ جب مسلمانوں نے یہ موقع گرایا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے درخواست کی کہ اسے جو دوسے درمیان تیسہ
کر دینے کی اجازت اسے ہم نے کچھ کرنا ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان دونوں اور فرمایا کہ ان مسلمانوں کا یہ قسم ہے جو تمہارا ہے۔ حدائش
کے اور مجھے دے گئے کہ اس میں تیسہ کر لوں اور آپ کے معاملے میں سارا دعوہ ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے اصل سوا دونوں کی زمینوں پر
بقرا کر رکھا اور ان پر تہ یہ قرار دیا کہ اور ان کی زمینوں پر قرار دیا "ابو عبد اللہ بن جابر

۱۶۷۴۔ عمر بن عثمان فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے غیرت کی یاد رکھی تو اہل بیت کے سرانہ فرمایا کہ اس سے شراب نہ کریں اور میں یہ تمہارا
کراچے آپ سے ہو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نہیں، بلکہ جب یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں چنانچہ ان میں اس سب سے پہلے کچھ توبہ ہو جب
رشتے داروں کا نہ ہو کہ "ابو عبد

دور دنیا روتی میں مالی فراوانی

۱۶۷۵۔ حضرت عبد الرحمن بن عوف فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے ہوا ان کا ظہیر کے وقت میں ان کے دروازے پر پہنچا تو مجھے
ان کے روکنے کی ڈر نہ تھی وہی تو میں نے انہیں داتا یہ دعویٰ کیا کہ میں نے ان کو جو میرا والد امیر المؤمنین کا بھتیجا ہے اور ان کے والدین کا
کنہہ کا چچا اور جو میں کیا کہ کوئی بات نہیں کہوں یا نہیں میرا والد امیر المؤمنین فرمایا یہ صرف ہوتے ہیں بلکہ بہت سخت بات ہے پھر میرا چچا بڑا اور ایک
کمرے میں لے گئے جہاں ایک دوسرے کے خوب بہت سے پہلے چڑے تھے مگر فرمایا کہ اب خطاب کی اوپر اللہ کے سامنے آئے کش کا وقت آیا
نے ان کو اللہ پناہ ہے تو یہ عداوتیں میرے دونوں ساتھیوں یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ کو لگی ہیں۔ اپنے اور اس کا کوئی طریقہ
مقرر نہ کیا ہے تو میں بھی اسی طریقے کی دروٹی کرتا ہوں اس سے عرض کیا کہ بیٹھ جائے ہم کچھ سوچیں ہیں۔ چنانچہ ہم نے اس وقت امیر المؤمنین کا بلینہ چار
چوڑا ہوا مہاجرین کا وظیفہ بھی چار چار ہوا ۱۱۰ ہر سب کو ان کا وظیفہ دو ہزار مقرر کیا جی کہ ہم نے اس زمانہ تیسہ کر دیا "ابو عبد اللہ علیؑ و ابوالحسن

۱۶۷۶۔ حضرت قیس بن علیؑ جازم فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ شام گئے تو حضرت ابی بنی اللہ رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے
وہیں انکسروں کے امیر بھی تھے اسی فرماتے تھے کہ میرا اس عمر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ باعترق حضرت ابی بنی اللہ رضی اللہ عنہ نے
فرمایا کہ "پان کے ساتھ وہ کہے درمیان میں کہ آپ کے والد کے درمیان کوئی نہیں دوا ہے یا نہیں؟ میں نے اس سے کہنے میں وہ تو کہہ رہے ہیں جو
آپ کے پاس آئے ہیں اور انہوں نے یہ کہوں کے دوست کے علاوہ بالکل نہیں سمجھا یا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ نے جی کہہ میں جی
جیسے اس وقت تک نہ تھا ابوں کا جب تمہارا آپ کو کہ مسکن و خلق کے لئے وہ دہ گندہ اور ان دونوں کے حصص کا کر کا اور اس دینے کی ذمہ
داری نہ قبول کر لیا انہوں نے عرض کیا کہ یہ میرا مسکن ہے نہ داری قبول کرتے ہیں۔ یہ بھی ہمارے امت اللہ تعالیٰ کے حیرانہ رحمت بہت عطا
فرمائی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پھر تمہارے لئے ہو عبد

۱۱۶۸۲۔ حضرت حارث بن مغرب فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حکم دیا چنانچہ ایک حسیلہ کھانے کا گوند حاکم کیا اور پھر اس سے روٹی بنائی گئی، پھر تیل میں اس کا ٹرید بنایا گیا اور پھر اس پر تمیں آدمیوں کو بٹھایا گیا تو انہوں نے صبح کے وقت چیت بھر کر کھایا، پھر عشاء کے وقت بھی ایسا ہی کیا گیا اور فرمایا کہ ہر شخص کو مینے بھر دو حسیلے کافی ہو جائیں گے، چنانچہ تمام لوگوں کو ہر ماہ دو حسیلے ملتے خواہ مرد ہو یا عورتیں یا مملوک غلام۔ ابو عبیدہ

۱۱۶۸۳۔ سفیان بن وہب فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک ہاتھ میں دو ہاد اور ایک ہاتھ میں دو قطر اٹھائے اور فرمایا کہ میں نے ہر مسلمان کے لئے ہر ماہ دو گندم اور دو قطر سر کا ایک ہاتھ میں دو قطر تیل مقرر کیا ہے ایک شخص نے عرض کیا کہ اور غلاموں کے لئے؟ اور فرمایا ہاں غلاموں کے لئے بھی۔ ابو عبیدہ

۱۱۶۸۴۔ عبد اللہ بن ابی قیس فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور اللہ تعالیٰ کلمہ دو شاہیان کی پھر فرمایا و اما بعد ہم نے تمہارے وظائف اور عطایا ہر ماہ جاری کر دیئے، فرمایا ان کے ہاتھوں میں ہر ماہ دو قطر تھو پھر فرمایا کہ ان دونوں کو لئے، جس نے ان میں کمی کی تو اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ایسا سلوک کرے گا، پھر بدعا فرمائی۔ ابو عبیدہ

۱۱۶۸۵۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بعض حدیث سے بھری ہوئی سنتیں ایسی ہیں جنہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ ﷺ کی امت میں جاری فرمایا ان میں سے ہر ماہ دو قطر بھی ہیں۔ ابو عبیدہ

فائدہ۔۔۔۔۔ ہر ماہ دو قطر دو پیمانے ہیں ہر اوسطہ تو لے تین ماشے کا ہوتا ہے، دیکھیں چشتی زیور حصہ دوم، تاج کھنٹی، واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۱۶۸۶۔ حضرت عکیم بن عمر فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انفقروں کے کامرا کو کھسا کر سرخ لوگوں میں سے جو تم نے آزاد کئے ہیں اور دو مسلمان ہو چکے ہیں تو ان کو ان کے آقاؤں کے حوالے کر دو، ان کو وہی ملے گا جو ان کے آقاؤں کو ملے گا اور ان پر وہی ذمہ داریاں ہوں گی جو ان کے آقاؤں پر ہوں گی اور اگر وہ ایک قبیلے کی صورت الگ رہتا جا چیں تو جنگی اور وظائف وغیرہ میں اپنے طریقے کے مطابق رکھو۔ ابو عبیدہ

۱۱۶۸۷۔ حسن فرماتے ہیں کہ کچھ لوگ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو انہوں نے عربوں کو دیا اور آزاد کردہ غلاموں کو چھوڑ دیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو کھسا کہ آپ نے ان کے درمیان برابری کا سلوک کیوں نہ کیا، انسان کے براہوں کے لئے یہی کافی ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے۔ ابو عبیدہ

۱۱۶۸۸۔ ابو بکر بن قیس فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں جب کوئی بچہ پیدا ہوتا تھا تو اس کے لئے دس تک وظیفہ مقرر ہوتا اور جب وہ بالغ ہو جاتا تو بیڑوں والا وظیفہ ملتا۔ ابو عبیدہ

۱۱۶۸۹۔ سلیمان بن جعوب فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سپاہیوں کے گھروالوں اور بچوں وغیرہ کے لئے دس مقرر کئے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور بعد والے امراء می طریقے پر چلے اور اس کو دراشت بنادیا، بیٹوں کی وراثت میں ان کو ملے گا جن کا کوئی عطا دار وظیفہ نہ تھا۔ ابو عبیدہ

۱۱۶۹۰۔ طارق بن شہاب فرماتے ہیں کہ ہمارے عطایا و عطیے بغیر زکوٰۃ وغیرہ کے لکالے جاتے تھے اور ہم خود ہی ان سے زکوٰۃ وغیرہ لکالا کرتے تھے۔ ابو عبیدہ فی الاموال

عطیہ دینے میں فوقیت

۱۱۶۹۱۔ زید بن اسلم فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب وظائف مقرر کئے تو حضرت عبد اللہ بن حنظلہ کے لئے دو ہاد و زعم مقرر کئے، حضرت طلحہ اپنے بھتیجے کو لے کر ان کے پاس آئے تو اس کے لئے اس سے کم مقرر کیا تو انہوں نے عرض کیا کہ یا امیر المؤمنین! آپ نے اس انصاری کو میرے بھتیجے پر فضیلت دی؟ تو فرمایا کہ ہاں اس لئے کہ میں جنگ احد میں اس کے باپ کو ہتھیار لے کر چھپنے سے روک دیکھا تھا جیسے اونٹ چھپتے ہیں۔

[illegible][illegible]

۴ سلمان رضی اللہ عنہ۔ ۳ در "الدرداء" رضی اللہ عنہ۔ میں حرمہ

۱۷۶۳ شہزاد شہنشاہ بن گئے ہیں کہ جب حضرت سجاد رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی تو حضرت امیر ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اپنے بعد اس سے کسی شہنشاہ کو دفرمایا جسے کہ میں نے تھا مسلمان ہوں، فرمایا کہ تو حاکم ہر شے سے انتہا سے حاکم سے کہ گناہیں میں ہو کر گناہ کا پیر نہ کر کہ حضرت شہنشاہ بن حنیفہ رضی اللہ عنہ کو کہے ہوئے دفرمایا کہ خدا کی قسم میں بھی مسلمان ہوں اور تم ہمارے امیر ہو بہت نیکوئی میں کیا ہوں وہ نیکو کیا کہتے ہیں، (حاکم کو کہہ سونے لگا کہ جب کسی سرزمین پر طحان کھیل جائے اور تم میں موجہ اچھو وہاں سے نہ بھاگے ہو کہ موت جبر ہو کر آؤں میں سے اور جب کہیں حاکم پہنچے (اور تم میں سے جو نہ ہو تو تم میں سے وہ کہ نہ کدے نہ جان کہ کیا آج سے فاکرہ ... موت کا نہر میں کہے ہوئے سے مراد یہ ہے کہ وہ میں بھی طے جاؤ موت سے پہنچا کہ میں میں سے واللہ اعلم بالصواب۔ (استاذ)

۵۵۴۔ ایمان من سیرۃ ابن علیؓ فرماتے ہیں کہ یونسؑ بڑا (۶۳۰۰۰) مسلمان کا بیٹا تھا جو اپنے باپ پر طاعون پھیل گیا جس سے ہمیں بڑا (۶۰۰۰۰) کا انتقال ہو گیا اور چار ہزار (۳۰۰۰) بانی اپنے انہوں نے کہا کہ یہ طوفان سے یہ ذات ہے یہ بات حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوئی تو انہوں نے شخصہاراں کو بلایا کہ لوگوں کو جمع کریں اور کہنا کہ حج حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے پاس رہا جنھوں نے مذہب سے لوٹ نہ دیا گئے تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کہہ رہے ہوئے اور فرمایا: یہ لوگوں کی قسم کہ مجھے مصروعہ کہ جس کے بعد بھی اس بدعت قرار دے وہ وہاں گزرا۔ رسول کا تو حکم ہے یہ تکلیف کرنے کی ضرورت نہ تھی اور مجھے معلوم ہو رہے کہ تم لوگ کہہ رہے ہو کہ یہ طوفان ہے یہ ذات ہے نہ کہ قسم یہ طوفان ہے اور نہ ہی ذات کیونکہ طوفان اور ذات تو صرف مذہب علی ہیں جس سے اللہ تعالیٰ احسنیٰ و جدہ دیتے ہیں لیکن دنیا میں سوتہا۔ لئے تمہارے نبیؐ کی دعا قبول فرمائی، سنا! جس کو پانی مل گئے اور وہ طاقت رکھتا ہے کہ سر بات تو میں دہرا جائیے۔ یہ بہتر ہے اس سے کہ وہی شخص ایمان کے بعد کافر ہو جائے اور اس حق قلوب بیان جات یا باحق اللہ تعالیٰ اس طرح کہ دیا جائے کہ اس کے لئے جہنم بولے یا فتنے و بکد کرے اور بہتر ہے اس سے کہ تم لوگوں کے دھرمین خلت اور است ظاہر ہو یا باحق اللہ تعالیٰ جس نے تمہیں اللہ تعالیٰ کے لئے شہداء میں زکوٰۃ و عمارت کو تمہیں نہیں جانتا سیرۃ انبیا مال بیوگہ

فائدہ... یعنی میری جان حضورؐ کے پیشِ گئے تے۔ بھرت سوانہ علیہ السلام (مترجم)

[illegible]

دوسری نوع

عزتِ محمدی کی مانند حضرت جید بن السبیب، روایت فرماتے ہیں کہ حضرت محمدؐ نے فرمایا کہ ایک پہاڑ پر جنابِ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ ایک آدمی، وہی کہ جس نے ایک کبوتر کو مار کر پھاڑا جاتے ہوئے، پھینکا، اچھے کسی کی جوانی، اچھی لکھی جس کے غرض تو یہ ہوا کہ اللہ کی کیا خوب جو اس نے اُترائی کہ جو اس اللہ کے راستے میں کسی کو کھینچے اسے فرما کر اسے ہر گز نہ کہہ دے کہ میں نے اللہ کے لئے یہ کبوتر جو تمہیں مسطور ہے، یہ بھی جنابِ رسول اللہ ﷺ نے اسے طلب فرمایا اور فرمایا کہ اس کو جو اس نے اپنا کھلی لیا ہے جس کے پاس تم لوگ نہ رہا جاتے وہ اس نے وہ اسے اپنی ہی فرما دی کہ اسے عرض کیا پھر میری والدہ میرا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ میں نے اس کی بی بی کو مارا تو کھانے کے قدر تو اس میں دقت ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر صرف کھانا سے اُٹھ جائے تو وہاں شہید ہو جائے تو پھر تو میری امت کے شہید ہے کہ جو اس کا نام ہے۔ پھر یہی

متفرق روایات

۶۶۱ ۱۱۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ عرب کے یہاں اہل کتاب نہیں اور نہ ہی ہمارے لئے ان کا ذبیحہ حلال ہے اور میں انہیں اس طرح چھوڑنے والا بھی نہیں ہوں، یا تو وہ مسلمان ہو جائیں گے یا پھر میں ان کی گروہیں اڑا دوں گا۔" - الشافعی

۶۶۲ ۱۱۔ جریر بن عثمان الرقی فرماتے ہیں کہ عادیہ بن عیاض بن فطیط حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور انہوں نے ایک قباہ اور دو پتے موزے پہنے ہوئے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ گوار کرنا اور پوچھا کہ یہ کیا ہے، عرض کیا اے امیر المؤمنین! یہ قباہ تو اس لئے ہے کہ بندہ اپنے کپڑوں کو سمیت کرنا باندھ کر رکھ سکتا ہے۔ رہے یہ پتے موزے جو پہنے ہوئے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ گوار کرنا اور پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ عرض کیا اے امیر المؤمنین! یہ قباہ تو اس کے لئے ہے کہ بندہ اپنے کپڑوں کو سمیت باندھ کر رکھ سکتا ہے۔ رہے یہ پتے موزے تو ان سے بی رکابوں میں اچھی طرح جتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں ٹھیک ہے اور ان کو اجازت دے دی۔" - ابن ابی الدہلی بحکام الامم

۶۶۸ ۱۱۔ مسند علی رضی اللہ عنہ سے عباد بن عبد اللہ روایت فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن صبح تشریف فرما ہوئے اور خطبہ ارشاد فرمایا آزاد شدہ غلامان کو دیکھ رہے تھے، چنانچہ انھیں بن قیس کھڑا ہوا اور کہا کہ ان سرخوں نے ہمیں آپ پر غالب کر دیا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھ پر کون غالب آئے گا؟ سنو! خدا کی قسم میں نے سنا جناب رسول اللہ ﷺ فرما رہے تھے کہ تمہیں ضرور بالضرور دین کے معاملے میں مارے گا جیسے تم پہلے ان کو مارتے تھے۔

ابن ابی شیبہ حجازی ابن واہب ابو عبد فی العریب ذورقی، ابن جریر، صحیحہ ابن عدی، یزید سنن سعید بن منصور

۶۶۹ ۱۱۔ زبید بن عدی الاسدی فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر میں، غوثِ غلبہ کے یہاں انہوں کے لئے باقی رہا تو ضرور بالضرور ان سے زبردست قتال کروں گا اور ان کی اولاد کو قیدی، بناؤں گا کیونکہ میں نے دستاویز لکھی تھی ان کے اور جناب رسول اللہ ﷺ کے درمیان اور اس میں یہ شرط تھی کہ وہ اپنی اولاد کو عیسائی نہ بنائیں گے۔ ابو داؤد

اور فرمایا کہ یہ حیثیت منکر ہے اور مجھے اطلاع ملی کہ امام احمد اس روایت کو سخت منکر قرار دیتے تھے بلکہ وہ کہتے ہیں کہ امام ابو داؤد نے خود بھی دوسرے دور میں ای حدیث کو نہیں پڑھا۔ الضعفاء للعلفی

اور کہا کہ ابو نعیم انہی اور ابن جریر کا اس میں کوئی متعلق نہیں ہے اور ابو نعیم نے علیہ میں اس کو صحیح قرار دیا۔

۶۷۰ ۱۱۔ حضرت ابی نعیم بن حارث انہی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ میں ایک ہاتھ کے ساتھ بھیجا اور ہمیں حکم فرمایا کہ ہم صبح شام یہ پڑھیں:

أفحسہم انما خلقناکم عبداً قرجمہ کیا تم سمجھتے ہو کہ ہم نے تمہیں تو یہی سب کا رب پیدا کر دیا ہے۔ العوض ۱۱۵

ہم نے اسے پڑھا تو ہمیں مالِ قیمت بھی ملا اور ہم محفوظ بھی رہے۔

ابو نعیم بن العرفہ وابن مندہ والا باہم اس کی سند کے بارے میں کراچی ہے۔

۷۱ ۱۱۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم منافق کی طاقت سے مدد حاصل کرتے ہیں اور اس کا گناہ اس کے اپنے اوپر ہے۔ ابن ابی شیبہ

۷۲ ۱۱۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے قریش کو ای دن دیکھا جس دن انہوں نے جناب نبی کریم ﷺ کے گلے کی سازش کی اور ارادہ کر لیا، اس وقت خانہ کعبہ کے سامنے میں بیٹھے ہوئے تھے اور جناب رسول اللہ ﷺ مقام ابراہیم کے نزدیک نماز ادا فرما رہے تھے چنانچہ عقبہ بن ابی معیط کھڑا ہوا اور اپنی چادر کو آپ ﷺ کے مبارک گلے میں ڈال کر کھینچا یہاں تک کہ آپ ﷺ اپنے ٹخنوں پر گر پڑے، لوگوں نے چٹخا شروع کر دیا اور سمجھے کہ شاید (معاذ اللہ) رسول اللہ ﷺ قتل ہو گئے، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور پیچھے سے آپ ﷺ کے مبارک پہلوؤں کو پکڑ کر کھینچا اور کہا کہ کیا تم ایسے شخص کو قتل کرتے ہو جو یہ کہتا ہے کہ اللہ میرا رب ہے؟ چنانچہ پھر وہ لوگ جتا جتا

روح اللہ کو چھڑ کر ایک طرف ہو گئے، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: جب تم لوگو! ہاتھ لگاتے ہو تو اس سے ڈرو۔ وہ دستورِ خدا کے سامنے نہیں بیٹھے ہو گئے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قریشیوں کے مرد و عورتوں کو تمہیں میں میری بات سے میں تمہیں ڈرانے کے لئے بھی بھیجا گیا ہوں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کشتِ مبارک اپنے حق کی طرف اشارہ فرما کر فرمایا: ہاتھ لگاتے جاؤ تو اللہ تمہارا خدا ہے۔

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: تو جہاد سے منسوب ہے۔ منسوبیہ

۱۷۷۳ حسن فرماتے ہیں کہ جناب کی کمر بھرت سے جھنڈے کا کٹہہ سیاہ تھا۔ بہاری ہی تاریخ

جہاد اکبر اور جہاد اصغر

۱۷۷۴ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے یہ ”راکرو اور غلام“ تھے جن کی خدمت اکثر عسکری و مدنی امور پیش آتے تھے جن کی وجہ سے اللہ نے اپنے کس سے بخش دیا۔ مدنی امور اور اپنے غرض سے محفوظ رکھنے کے لئے اس میں اللہ ہر محنت لیتا تھا۔

۱۷۷۵ حضرت ہادی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کچھ یزیدی ایک جماعت جناب کی کمر بھرت کی خدمت میں مدنی امور پیش کرتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہیں جہاد کی طرف آگے بڑھنا ہو جس میں ہندو کا کس سے جہاد نہ پڑتا ہے۔ مدنی

۱۷۷۶ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کس سے جہاد کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہاد اصل ہے ”فرماؤ کہ کوئی تمہارا منہ نہیں دیرا پائی خواہش سے جہاد کرتے۔ منہ الحار

کتاب الجعالة

بمعنی اجرت اور جنگ کرنے والے کا وظیفہ

انفال کی قسم میں سے

۱۷۷۷ حضرت حمید بن مسیب فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کھنڈے کا نام گوانے کی اجرت پائیں اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے اس میں حصہ

۱۷۷۸ حضرت قتادہ بن اسود فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کھنڈے کے جڑانے میں حصہ لیا جس پر کھنڈے کا قرضہ دیا۔ وہ اس میں حصہ

۱۷۷۹ ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابی مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس چند کھنڈے دے دیے ان میں سے حصہ میں نے جو بڑا کھنڈہ

آب رضی اللہ عنہ دے دیا اور کھنڈے کی اجرت ہے ہاتھ سے لیا اس نے عرض کیا یہ تو جہاد ہے نصرت ہے اور تو فرمایا جہاد میں ہر لمحہ عداوتی

اللہ تعالیٰ کی دعا سے کئی اعمال کی چوتھی جلد منسلک ہوئی

اس کے ساتھ جلد پنجم ہے جو حرف ”خاء“ سے شروع ہوتی ہے اور حج و عمرہ، حدود و عقاب اور الخوف پر مشتمل ہے

ترجمہ سنہ ۱۴۰۰ اکبر۔ واصل چودھری حسن علوی

